1245

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम वकाये राजपूताना

तीसरा भाग

लेखक बाबू ज्वाला स्वाई

प्रकाशन वर्ष 1871

आगत संख्या 1245

۳۱۰	۱۸۶۰
۳۱۶	...ری.....
۳۲۲	سرکار انگریزی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نایاب تاریخ راجستان المسمی

وقائع راجپوتانہ

جلد سیوم

۱۸۷۹ء

از تصنیف محقق کامل جناب بابو جوالا سہائے صاحب عدالتی بھرتپور

مطبع مفید عام آگرہ مطبوع گردید

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ترتیب مضامین کل کتاب یعنی ہر سہ جلد وقایع

جلد اول

باب اول مجمل حالات کل راجپوتانہ وراج کل یعنی راجپوتون کے خاندان کا بیان وعہدنامجات فیمابین سرکار انگریزی وروسار راجپوتانہ ودیگر حالات جو کل ریاستون مین مشترک ہین ؛

باب دوم ضلع اجمیر ومیرواڑہ جغرافیہ وتاریخ وکیفیت انتظام وحالات سرداران واستمرار داران ضلع ؛

باب سوم ایجنسی میواڑ ؛

فصل اول راج اودے پور ؛

فصل دوم ڈونگرپور ؛

فصل سوم بانسواڑہ ؛

فصل چہارم پرتاب گڈہ ؛

باب چہارم ایجنسی جے پور ؛

فصل اول راج جے پور مع شیخاواٹی ؛

فصل دوم کشنگڈہ ؛

فصل سوم لاوہ ؛

جلد دوم

باب پنجم ایجنسی مارواڑ ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

resented by Lala Labhu Rai Nagar of Ludhiana for Gurukula Library Murar Lal 24-5-1911

فصل اول راج جودہ پور ؛
فصل دوم جیسلمیر ؛
باب ششم ایجنسی راجپوتانہ شرقی ؛
فصل اول راج بہرت پور ؛
فصل دوم راج الور ؛
فصل سوم راج دہولپور ؛
فصل چہارم راج قرولی ؛

جلد سوم یعنی جلد ہذا

باب ہفتم ایجنسی ہاڈوتی ؛
فصل اول بوندی ؛
فصل دوم کوٹہ ؛
فصل سوم جہالاواڑ ؛
فصل چہارم ٹونک ؛
فصل پنجم شاہ پورہ ؛
نیماہیڑہ ..... ہشتم ریاست بیکانیر ؛
پیراوہ ..... ریاست سروہی ؛
سرونج .....

1245;U

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فہرست مضامین جلد سوم وقایع راجپوتانہ۔

مضمون	صفحہ
ساتوان باب	
ہاڑوتی ایجنسی و مینہ کہیراڑ..	۱
ہاڑوتی	۱۸
پہلی فصل	
بوندی	۳۹
قدیم تاریخ	۴۶
نسب نامہ خاندان چوہان	۵۸
تاریخ زمانہ حال	۱۲۹
قولنامہ پاٹن ۱۸۴۷ء	۱۳۷
دوسری فصل	
کوٹہ	۱۵۸
تاریخ قدیم	۱۶۴
تاریخ زمانہ حال	۲۲۹
سندھ عطاء چار پرگنات	۲۳۴
شرایط ارث عہدہ منتظمی بنام راج راناظالم سنگہ..	۲۳۶

مضمون	صفحہ
خطراج راناظالم سنگہ صاحب بنام صاحب پولیٹیکل ایجنٹ	
مشعر انتقال مہاراؤ اسید سنگہ صاحب	۲۴۰
خط مہاراؤ کشور بنام کرنل ٹوڈ صاحب متضمن	
شرایط صلح وصفائی	۲۵۶
عہد نامہ مقبولہ مہاراؤ کشور سنگہ صاحب مقام ماتہہ دوارہ	۲۶۸
اقرار نامہ مادہو سنگہ	۲۷۴
عہد نامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراؤ رام سنگہ صاحب	
تجارت غلہ وقحط ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء	۳۱۰
سرداران کوٹہ	۳۱۶
انتظام منجانب سرکار انگریزی	۳۲۲

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مضمون	صفحہ
ایجنسی	۳۴۱
نقشہ آمدنی راج کوٹہ	۳۴۲
نقشہ مصارف راج کوٹہ	۳۴۴
تیسری فصل	
جہالاواڑ	۳۴۷
تاریخ	۳۴۸
عہدنامہ	۳۵۰
خلاصہ رپورٹ کپتان ایبٹ صاحب	۳۶۹
آمدنی وخرچ راج جہالاواڑ ...	۳۷۷
چوتھی فصل	
ٹونک	۳۸۱
نقشہ تعداد دیہات ورقبہ وآبادی وجمع علاقہ ٹونک	۳۸۲
پرگنات ٹونک ورام پورہ	۳۸۴
نمباہیڑہ	۳۸۶
پیراوہ	۳۸۷
سرونج	״
حصہ	۳۸۹

مضمون	صفحہ
تاریخ	۳۸۹
قحط ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء	۴۳۱
جمع وخرچ ریاست	۴۳۷
شستہ مال	۴۴۷
تجارت وشستہ سایر	۴۴۶
فوج	۴۵۲
پرگنہ ٹونک	۴۵۳
پرگنہ رام پورہ عرف علی گڈہ ...	۴۵۵
پرگنہ نمباہیڑہ — مال	۴۵۷
انتظام فوجداری وقوم موگھیہ	۴۶۱
سرونج	۴۷۰
چیڑہ	۴۷۷
پیراوہ	۴۸۰
نقشہ جمع وخرچ ریاست ٹونک	۴۸۶
مدرسہ	۴۹۱
شفاخانہ	۴۹۳
پانچویں فصل	
شاہ پورہ	۴۹۴

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مضمون	صفحہ
پرگنہ پھولیہ	۴۹۵
پرگنہ کچولہ	۴۹۷
ریاست	۴۹۸
جمع وخرچ شش تہ سالہ	۵۰۶
آمدنی ومصارف	۵۱۰
قحط ۱۸۶۹ء	۵۱۳
عدالت فوجداری وجیلخانہ	،،
مقدمات تنازعہ سرحد	۵۱۴
مدرسہ	۵۱۵
دارالشفاء	۵۱۶
آٹھواں باب	
بیکانیر	۵۱۷
نقشہ تحصیلات وچیرہ جات علاقہ بیکانیر	۵۴۳
نقشہ مجمل دیہات علاقہ بیکانیر ..	۵۴۶
نقشہ سرداران راج بیکانیر	۵۴۷
فہرست ہمراہان تعظیمی راج بیکانیر	۵۵۰
بہٹنیر	۵۶۴

مضمون	صفحہ
شہر بیکانیر	۵۷۱
علاقہ بیکانیر کے قصبہ جات ...	۵۷۲
تاریخ قدیم	۵۷۸
بیداواٹی	۶۰۱
فہرست مہاراجہ صاحبان بیکانیر	۶۰۴
کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان بیکانیر	۶۰۶
تاریخ زمانہ حال	۶۱۱
سند عطاے دیہات بالعوض خیرخواہی ۱۸۵۷ء	۶۱۴
فہرست جاگیرداران وٹھاکران ریاست	۶۵۷
انتظام فوجداری وکارروائی محکمہ اسسٹنٹی سجان گڈہ	۶۷۵
عدالت دیوانی	۷۰۲
شش تہ سالہ	۷۰۴
منڈی یعنی شش تہ سایر	۷۱۰
جمع وخرچ ریاست	۷۲۸
تفصیل قرضہ ریاست بیکانیر	۷۳۰

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مضمون	صفحہ
تفصیل آمدنی راج بیکانیر...	۷۳۴
تفصیل مصارف راج بیکانیر...	۷۳۶
بیکانیر کی فوج	۷۳۹
قحط ۶۸ و ۱۸۶۹ء	۷۴۲
تعلیم	۷۴۴
دارالضرب	۷۴۶
دارالشفاء	۷۴۷
تعمیرات	۷۴۸
ڈاکخانجات	۷۵۰
پیمایش ٹوپوگرافیکل سروے ..	۷۵۱
تنازعات سرحدی	״
نوان باب	
سروہی	۷۵۳
نقشہ پرگنات راج سروہی ..	۷۶۱
کوہ آبو	۷۶۴
تاریخ ریاست	۷۶۷
نامہ ۱۸۲۳ء	۷۶۹
تعہدنامہ ۱۸۴۷ء	۷۷۳

مضمون	صفحہ
عہدنامہ ٹھاکران نیم لوج ...	۷۷۴
شرایط متعلقہ صحت گاہ کوہ آبو..	۷۷۶
خریطہ ۲۶ - جنوری ۱۸۵۴ء دربارہ انتظام انگریزی	۷۷۸
خریطہ ۱۱ - فروری ۱۸۵۴ء بمقدمہ مذکور	۷۷۹
بغاوت نتھوسنگھ	۸۱۴
فساد ٹھاکر لوہانہ علاقہ مارواڑ	۸۲۰
نزاع باہمی ٹھاکران بھلانگڑی ودہانتہ	۸۲۲
بغاوت لالجی جاگیردار دومانی علاقہ سروہی وگنگول علاقہ پہلن پور	۸۲۳
مینہ وبھیلون کی وارداتین	۸۲۷
مقدمہ قتل وقوعی دلواڑہ ...	۸۳۲
معاملات متفرق	۸۳۵
شعبۂ تعلیم	۸۴۱
دارالشفاء	۸۴۴

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مضمون	صفحہ
سڑک و تار برقی و ریلوے و	
ڈاکخانجات	۸۴۴
چھاونی آبو	۸۴۵
تفصیل آمدنی راج سروہی ..	۸۴۸
مصارف راج سروہی	۸۵۰

مضمون	صفحہ
تتمہ رپورٹ مئو کالج اجمیر	
بابت ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ء	۱۵۶
تعمیرات	۱۶۱
جمع و خرچ	۱۶۴
فہرست طلبار مئو کالج	۱۷۲

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ ریاستہائے متعلقہ ایجنسی ہاڑوتی باب ہفتم وقایع راجپوتانہ

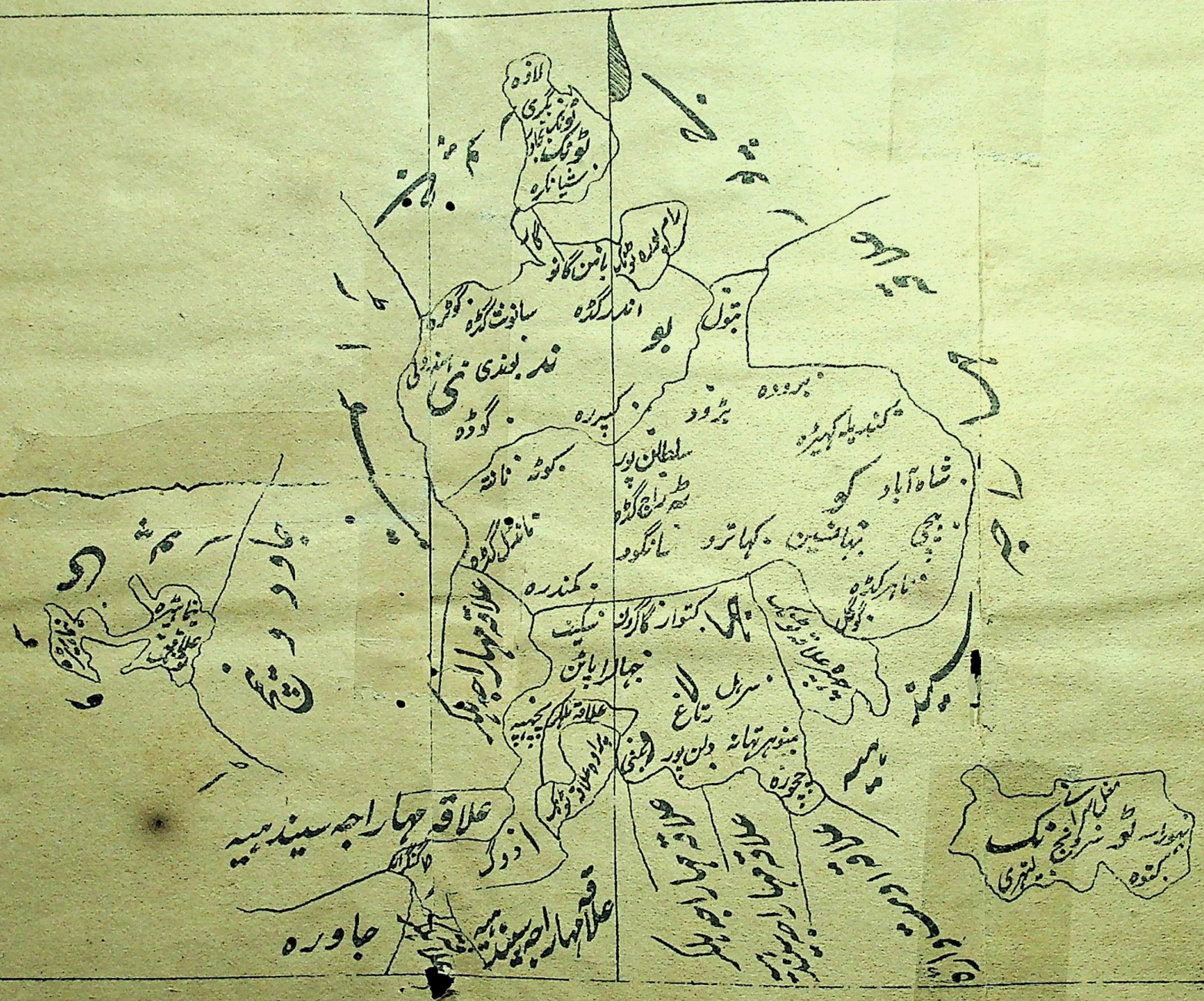

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ساتوان نا

ہاڑوتی ایجنسی

ایجنسی ہاڑوتی سے متعلق پانچ ریاستین بوندی کوٹہ جھالاواڑ ٹونک
شاہ پورہ ہین صاحب پولیٹکل ایجنٹ چھاونی دیولی مین کہ سرحد ملحقہ سو
وجے پور و بوندی پر واقع ہے رہتے ہین یہہ علاقہ جہان چھاونی
دیولی ہے کہیراڑ کہلاتا ہے اور تینون مندرجہ بالا ریاستون کے کسیقد
دیہات اس علاقہ مین داخل ہین اور اس سبب سے کہ مینہ لوگون کی
آبادی بکثرت ہے مینہ کہیراڑ کے نام سے مشہور ہے اور صاحب پولیٹکل
ایجنٹ ہاڑوتی مینہ کہیراڑ کے سپرنٹنڈنٹ بھی کہلاتے ہین ؛
اس ملک کے مینے بخلاف دیگر ممالک کے مینون کے پرہیزگار مینہ مشہور ہین
اور زیادہ تر بود و باش اونکی چھاونی دیولی کے قرب و جوار اور جنوبی
ضلع مین جہان پر علاقہ میواڑ سے بارہ میل تک بجانب مشرق ہے ؛

لفظ کہیراڑ کا وجہ تسمیہ مشتبہ ہے بعض کہتے ہین کہ اس علاقہ مین کہیر کے درخت
کی جہاڑی ہے اس سے ملک کا نام کہیراڑ ہے مگر اکثر باشندگان ملک کا
بیان ہے کہ صرف کہیڑہ بمعنی موقع آبادی دیہہ یا قصبہ کی جمع کہیراڑ ہے
اس علاقہ مین قریب چودہ دیہات ہین اور اونکے درمیان پہاڑیان
ہین علاقہ زرخیز ہے اور آبپاشی بہ آسانی ہوسکتی ہے ؛

پرپہارمینہ منڈور واقع مارواڑ کے پرپہار راجپوت اور راجپوتانہ کے
قدیم مینون سے پیدا ہوئے ہین کہتے ہین کہ ناہرراؤ کے پسر شوم نے مینہ
قوم کی عورت سے شادی کرلی اور کہیراڑ مین آکر رہنے لگا اوس سے جو
اولاد پیدا ہوئی پرپہارمینہ کہلاتے ہین ؛

موضع اوڈمر علاقہ کہیراڑ کے مندر کے کتبہ سے ثابت ہوا ہے کہ سنہ عیسوی
کی بارہوین صدی مین ان لوگون کی آبادی شروع ہوئی تہی اور اب
اس کثرت سے ہوگئی کہ کہیراڑ سے باہر بہی پچاس پچاس میل تک کے ہر ایک
گانو مین اونکے دو دو تین تین گہر ہین شوم کے تین لڑکے ہوئے ۔ رانا گنگ
باگہا اونہین سے پرپہارون کی تین شاخین ہوئین وے مہادیو
پرستش کرتے ہین اور اوسکو بابا آدم کہتے ہین ؛

پرپہارمینون مین راجپوتون کا سا غرور وہمت و توہمات ہین اور ویسے
ہی جاہل و ناخواندہ ہوتے ہین اور غارتگری مین ہمیشہ مشہور ڈاکو ہوتے
ہین جرم ڈکیتی کو بجز اونکے کوئی بطور پیشہ کے نہین کرتا ہے اور سر ولیم سلیمن
صاحب نے کہ اونکے برابر ان لوگون سے کوئی واقف نہ تہا مینونکو غیر ممکن التہذیب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لکھا ہے ؛

مثل بھیلون کے مینہ بھی غارتگری کو زندگی کا ثمرہ سمجھتے ہین ان لوگون کو روز ولادت سے منقوش خاطر ہوتا ہے کہ معاش کا ذریعہ صرف غارتگری ہے اس سے اونکو جایز پیشون سے معاش پیدا کرنے پر آمادہ کرنے کیواسطے کمال ضبط و استقلال کی ضرورت ہے ؛

پریہار مینہ چست و بہادر و دراز قامت و خوبصورت و خوش مزاج و مطیع افسر و احسانمند پروریش مگر ہمدران حال خونخوار و انتقام گیر ہوتے ہین عداوت خانگی سے اکثر آتش زنی و سرقہ مویشی و ہنگامہ پردازی وغیرہ کی واردات کرتے ہین ؛

اونکی روزمرہ کی غذا روٹی و ترکاری وغیرہ ہے اور بجز گاؤ اور سور کے ہر قسم کا گوشت بکثرت کھاتے ہین سور کا نہ کھانا عجب ہے کیونکہ جسحالت مین دیگر مینہ کھاتے ہین پریہار مینہ اوسکو متبرک سمجھتے ہین اور اسکی وجہ یہہ بتلاتے ہین ؛

کہ پریہار رئیس کی ہمشیرہ خاندان مارواڑ کی کسی سردار سے منسوب ہوئی تہی کسی سبب سے سالہ و بہنوئی کے آپسمین لڑائی ہوئی پریہار نے اپنے دشمن بہنوئی کو مار ڈالا اوسکی بیوہ ستی ہوئی اور اوس نے اپنے بھائی کو بد دعا دی کہ وہ جذامی ہوگیا ؛

ایک روز وہ تالاب پشکر کے قریب شکار کیواسطے گیا اور وہان ایک سور کو اٹھایا سور تالاب کے اندر چلا گیا سردار اوسکے تعاقب مین گھوڑے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

پر سے پانی مین گر پڑا اور بمشکل کنارہ پر پہونچا سور بچ گیا مگر پہر دیکہا تو معلوم ہوا کہ اوس پانی مین گرنے سے اوسکا مرض جذام بہی جاتا رہا اور اس خیال سے کہ کسی دیوتا نے سور کے بہیس مین آکر اوسکو شفا بخش پانی مین پہونچایا تہا اوس نے اپنی اولاد کو نصیحت کی کہ آیندہ کو جو کوئی سور کو ماریگا وہ مرض جذام مین مبتلا ہوگا ؛

اس روایت کی تصدیق چند صورتون سے ہوتی ہے -

اول پشکر تالاب کے کنارہ پر باراہ یعنی سور دیوتا کا مندر ہے ؛

دوم پریہار لوگ سور کی بہت تعظیم کرتے ہین ؛

سوم اس قوم مین دو قسمین کہانیکا رواج ہے ؛

فلان کام کرون تو سور کہاؤن ؛

فلان کام کرون تو کوڑہی یعنی جذامی ہون ؛

پریہار مینہ شراب افیون و تمباکو بکثرت پیتے کہاتے ہین ؛

اون کے مقدم ہتیار کمان بہالہ اور کٹار ہین اور استعمال متواترہ سے بہت مشاق ہین مینہ کے ہاتہہ مین کٹار بہت مہلک ہتیار ہوتا ہے اکثر بندوق رکہتے ہین اور نشانہ اچہا لگاتے ہین تیر اندازی مین اونکو کمال مشق ہی زمانہ غدر مین ایک ایک تیر سے دو دو گہوڑون کو مار دیا ؛

مثل راجپوتون کے پریہار مینہ بہی اپنی نسل مین شادی نہین کرسکتا ہی مگر دیگر مینون کی ہر ایک قسم مین کرسکتا ہے مگر اپنی نسل کو اون سے افضل سمجہتا ہے اور کمتر نسلون مین اپنی دختر کی شادی کرنا ہتک کا باعث سمجہتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجپوتون مین شادی کا خرچ زیادہ تر پدر دختر کے ذمہ ہوتا ہے مگر مینون مین لڑکی کا باپ بمقدار مجوزہ پنچایت برادری کم و بیش روپیہ لیتا ہے ؛

مینون کی عورتین اکثر دوسری شادی کرلیتی ہین مگر شوہر اول کی نسل مین دوسری شادی نہین ہوتی اور شوہر اول سے اولاد ہووے تو وارثان شوہر متوفی کے پاس رہتی ہے اور وارثان شوہر مذکور دوسری شادی پر اوس عورت کی قیمت لیتے ہین بڑے بھائی کی بیوہ سے شادی کرلیتے ہین مگر چھوٹے بھائی کی بیوہ سے نہین کرتے اسکا اصلی سبب تحقیق نہین ہے مگر یہہ کہتے ہین کہ چھوٹے بھائی کی عورت بمنزلہ دختر سمجھی جاتی ہے ؛

بخلاف دیگر اقسام مینون کے یہہ نسل ہمیشہ سے مونث اولاد یعنی دختران کے ہلاک کرنے کو بطور حکم الٰہی فرض سمجھتی ہین اس سبب سے اکثر پرپہار مینے عورات کی قلت اور عدم استطاعت اداے مصارف شادی سے کواری رہجاتی ہین اس جرم کا ارتکاب اس غایت تک ہوتا ہے کہ سنہ ۱۸۳۶ء مین جس گانو مین ۲۲ طفل تھے دختر ایک بھی نہ تھی ؛

سالہاسال سے اس جرم قبیح کے انسداد مین سرکار انگریزی کیطرف سے بہت جہد ہوا ہے وقتاً فوقتاً کی تاکیدات متواترہ پر رئیسون کی امداد سے کسیقدر انسداد ہوگیا ہے یعنی سنہ ۱۸۶۱ء مین دیہات علاقہ میواڑ کی خانہ شماری مین فیصدی ۲۸ لڑکیان دریافت ہوئین اور چھ برس بعد

فیصدی پچاس ہوگئین اور کل کہیراڑ مین کوئی مقدمہ دختر کشی کا پیش نہوا
اور حبات و ممات کے نقشہ جات متواتر داخل ہوتے رہے تاہم رعایا کے
دلمین اس نامعقول حرکت کی نفرت و تحقیر پیدا کرنے کیواسطے کہ بغیر اوسکے دفعیہ
کلی ممکن نہین ہے عرصہ کثیر تک کوشش ہونی چاہیئے ٭

یہہ تو تحقیق ہے کہ جب مینہ کو دنیا داری کا حظ ہوتا ہے وہ اپنے اہل قبیلہ
سے بہت شفقت کرتا ہے اور اگرچہ ایسے شخص کی نسبت جو اپنی معصوم
اولاد کو عین ولادت کے وقت ہلاک کر ڈالے بجز اسکے کہ نہایت بیرحم
و سنگدل ہے محبت کا گمان نہین ہوسکتا ہے تاہم سنا گیا ہے کہ جو
اولاد دم ولادت ہلاکت سے بچکر کسیقدر عرصہ تک اوس سے مانوس
ہوجاوے اوسکے واسطے بڑی جفاکشی کرتا ہے اگرچہ لابد ہے کہ اپنے بچہ
کیطرف جو محبت حیوانات کو بمقتضا رخاصہ حیوانی ہوتی ہے آدمی کو خیالات
انسانی کے زور سے بہی ہو مگر مینہ کے دلمین تو ہم جاہلانہ اور فخر باطلہ روز
پیدایش سے ایسے جاگزین ہوتے ہین کہ وہ سخت پابندی رسم کی ضرورت
سے گمراہ ہوکر کمال بے رحمی کی حرکت کرتا ہے اگرچہ یہہ قوم اصل مین نہایت
سرکش و خودسر و بدمعاش و بے قید ہے تاہم جو لوگ تعلق عیال و اطفال
سے دبجاتے ہین ارتکاب حرکات ناشایستہ سے باز رہتے ہین ٭

جب تک دختر کشی رایج رہیگی مینون کے نزدیک شادی کا ہونا نعمت
غیر مترقبہ سمجہا جاویگا اسی سبب سے اونمین خلاف ورزی تعہد نکاح کی
نزاع کثر وقوع مین آکر باعث فساد و کشت و خون ہوجاتی ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بعض مینہ جو خواہش شادی رکھتے ہین اور اوسکے مصارف کیواسطے روپیہ
نہین رکھتے غارتگری وچوری سے اوسکا سامان کرتے ہین ٭
قرب وجوار دیولی کے پربہار مینے راجپوتون سے زیادہ دخترکشی کے
عادی ہین اون کے دلون پر نقش کالحجر ہے کہ ہمارے خاندان مین
لڑکیان صرف مارنیکواسطے پیدا ہوتی ہین اور اس اعتقاد کی تصدیق
کیواسطے کہتے ہین کہ ایک ستی کا بردان یعنی حکم ہے اور خود بھوانی دیبی نے
ہدایت کی ہے اسوجہہ سے یقین ہے کہ ان لوگون کی طرف سے تدبیرات
انسداد دخترکشی مین بہت خلاف ورزی ہوتی ہے ٭
اپنے بزرگون کے گناہ دخترکشی کی تائید مین مینہ لوگ ایک اور روایت
کیا کرتے ہین کہ اونکے جدامجد شوم کی اولاد مین ایک شخص شالا تہا اوس
نے مہادیو کی بہت عبادت کی بلکہ اپنے جسم کو تصدق کیا مہادیو نے خوش
ہوکر کہا کہ بر مانگ شالا نے درخواست کی کہ میرے اسقدر اولاد ہو جسقدر
میرے جسم پر بال ہین مہادیو نے کہا کہ تیری اولاد مین ایک ایک کے دس
دس بیٹے ہونگے اوس نے اپنا سر فوراً جسم سے علیحدہ کردیا کہ مہادیو کے
روبرو گرا اسپر شالا کے لڑکون نے مندر مین آکر اپنے باپ کے بے سر جسم پر
سایہ ڈالا اس سے مہادیو نے ناخوش ہوکر بددعا دی کہ آج سے پربہارون
مین لڑکیون کا مارنا جائز ہوگا مفلسی وکثرت مصارف شادی کے
عذرات جو دیگر دخترکش اقوام کرتی ہین پربہارینون کی طرف سے
نہین ہوسکتا کیونکہ وے لڑکیون کے عوض روپیہ لیتے ہین اس

برہان بھوانی

شوم بھالا

صورت مین اگر اونکو منظور ہو تو شادی کرنا مشکل نہین ہے کہ اڑتیس ۳۸ خاندان
اون کے خواہان ہین پس اسکا اصلی سبب توہم اور غرور ہے ؛
ان لوگون مین لفظ سسر گالی سمجھا جاتا ہے اور جو شخص اس رشتہ سے منسوب
ہوجاوے وہ داماد کے نزدیک حقیر و کمتر ہوتا ہے اور ہمدران حال جوان
لڑکی کو شادی کے بغیر رکھنا بہی ذلت خاندان کا باعث ہوتا ہے اور دونون
صورتون مین باپ کی عزت مین فرق آتا ہے ؛
ایک ڈاکٹر صاحب کی مینون سے ایسی محبت ہوگئی تہی کہ وے اپنے خانگی
معاملات مین بہی ڈاکٹر صاحب سے صلاح لیا کرتے تہے ایک مینہ نے اون
سے شکایت کی کہ میری لڑکی جوان ہوگئی اوسکی شادی کے لایق کوئی آدمی
نہین ملتا ہے اوسکے گہر پر رہنے سے احتمال ہے کہ شاید بدچلن ہوجاوے
اسواسطے اگر آپ اوسے اپنے گہر رکہہ لین تو بہتر ہے کہ اوسکا چلن درست
رہیگا اور خوش رہیگی ڈاکٹر صاحب نے اوسکی درخواست نامنظور کی
مگر مینون کے خیالات نسبت دختران کی یہہ بہی ایک نظیر ہے ؛
پربہار مینون بلکہ کمتر درجہ ہنود کی کسی قوم مین ستی نہین ہوتی ہے اور
ہوتی ہے تو شاذ و نادر چنانچہ کہیرا ڑ مین مدت سے اس جرم کا ارتکاب
نہین ہوا ؛
ڈاکن پرا گرچہ کم و بیش کل راجپوتانہ کا اعتبار ہے مگر دیگر ریاستون کی
نسبت میواڑ کے باشندون کا اوسکے مجہول حالات پر زیادہ یقین
ہے جہازپور علاقہ میواڑ کے مینے بہی ویسا ہی اعتقاد رکہتے ہین چند

ڈاکن

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سال پیشتر عام رواج تہا کہ اکثر عورتون کو ڈاکن ہونیکا الزام لگاتے تہے اور
جب وہ اس الزام سے صفائی حاصل نکر سکتی اوسکو درخت سے سرنگون
لٹکاکر انواع اذیت پہونچاتے سرکار انگریزی سے اس جاہلانہ عمل کے امتناع
مین بہت کوشش ہوئی اور ظاہرا اوسکا انسداد بہی ہوا بہ تہمت جادوگری
انسان کو بیرحمی سے اذیت پہونچانیکو حکام انگریزی چاہے جیسا معیوب
سمجہین اور مرتکبان جرم کو خواہ کسیقدر سزا دین مگر اون کے دلون سے
اس اعتقاد کو رفع کرنے اور اسطرح جرم کا انسداد مطلق کرنے کو عرصہ کثیر
چاہئے ابہی لوگون سے وہ کوشش جو بلاخوف وخوشامد سرکار انگریزی
اپنی دلی خواہش سے ہوکرانا مشکل ہے بظاہر وے ہان ہان کرتے ہین
اور واقع مین بجز اخفاء واردات اس بارہ مین ابتک کچہہ نہین ہوا ہے ؛
ایسے مقید المذہب اور پُر توہم مخبوط الاعتقاد ملک مین جیسا ہندوستان
ہے اور جہان عقاید کو جان سے عزیز سمجہتے ہین ایسا تربیت یافتہ شخص
ملنے کی امید نہین ہوسکتی جو امراض سے شفا پانے یا کسی اور مصیبت سے
بچنے کیواسطے توہمات پر عمل نکرتا ہو باوجودیکہ ممالک یورپ مین تعلیم وتربیت
اسقدر ہوگئی ہے تاہم عقاید وہمی بکثرت تمام جاری ہین اہل جرمنی ابتک
خیالی علامات سعد ونحس کے قایل ہین اور مثل ہندوستان کے اونکی
تصدیق کیواسطے خبط وبہود روایتین کہتے ہین جس حالت مین اہل
یورپ کی یہہ کیفیت ہے تو مثل دیگر معاملات کے اس معاملہ مین بہی ہندوستانیون
کے توہمات اور سریع الاعتقادی پر کمال ضبط وتحمل کرنا چاہئے ؛

یہہ بات بہ آسانی سمجھہ مین آسکتی ہے کہ اقوام جرایم پیشہ مثل مینون کے شایستگی
مین جو ابتک کسی قانون کے پابند نہین ہین اور کسی سرکار کی اطاعت نہین
کرتے اور بجز تشدد کے کسیطرح کی فہمایش کو خیال مین نہین لاتے خواہش
فساد وطمع استحصال ناجایز کی جاپر شایستہ نسل کیسی سلامت روی وبردباری
پیدا کرنے کیواسطے نہایت پرشفقت وعاقلانہ تدبیر سے کوشش کرنا نہایت
دقیق ومحنت طلب کام ہے ٭

سنہ ۱۸۶۰ء سے پیشتر مینہ کہیراڑ مین غدر رہتا تہا مسافرون کو مصیبت تھی
کہ حفاظت واعانت باہمی کیواسطے فراہم ہوکر آتے جاتے تہے اسپر بہی امن
نہ تہا اس سال مین روسا میواڑ وجے پور وبوندی نے اپنے اپنے علاقہ
کے مینون پر فوج کشی کی اون کے دیہات کا محاصرہ کرکے بہت مینون کو
مار دیا اور باقیماندہ کو کہیراڑ مین رہنے کی شرطیہ اجازت دی اس سے خوب
نتیجہ نکلا کیونکہ بلاشبہہ ایسی اقوام کی اصلاح شفقت وعنایت کے ذریعہ
سے صرف اوسی حالت مین ہوسکتی ہے جب اوسکی عدم تعمیلی مین خوف
نتایج شامل ہوتا ہے ٭

مگر کامیابی صرف بزور بازو بہی حاصل نہوئی ہے بلکہ برعکس اوسکے نرم
تدبیرون سے بہی کیونکہ جب کہیراڑ پر حملہ ہوا وہان کے صدہا مینے بجاے
فتح کے راج کی فوج کی شکست مین اپنا زیادہ نقصان سمجھتے تہے مینون
کی پلٹن بہرتی کرنے کی عاقلانہ تدبیر جس سے اکثر لوگ بدیانت معاش حاصل
کرنے لگے اس خیال سے منسوب ہے جسقدر احکام انگریزی بہ تدریج

CC-O. Kurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اونکو اپنا مطیع کرنے مین کامیاب ہونگے اور مثل میواڑ کے بھیلون کی
اونکی بود و باش کے جدید طریقے و اطوار و حقوق پیدا کرینگے اوسی قدر
اون کے دلون مین موافقت پیدا ہوگی اور محنت و نیک چلنی و قاعدہ دانی
کے خوگر ہونگے اسطرح آیندہ کو خلاف ورزی نکرنیکا اطمینان ہوگا اور
فساد دوامی جو اس تدبیر سے پیشتر مینہ کہیراڑ مین علی الدوام ہوتا رہتا ہے
پھر وقوع مین نہ آویگا ؛

کوٹہ کے عہدنامہ ۱۸۳۸ء کی پانچوین قلم کے بموجب اوس ریاست کے
ذمہ لازم ہے کہ اپنے خرچ سے فوج کنٹنجنٹ رکھی اور چھٹی قلم کے بموجب
اس فوج کے خرچ کیواسطے تین لاکھ روپیہ سالانہ کہ بعد ازان بہ تخفیف
لاکھ روپیہ دو لاکھ رہگیا دینا قرار پایا تھا ؛

سنہ ۱۸۴۰ء مین فوج بھرتی ہوکر اوسکا کوٹہ کنٹنجنٹ نام رکھا گیا ۱۸۵۷ء مین
بحر بغاوت و فساد ہندوستان پر ترکی کل ممالک مین موج زن ہوکر ایسی
فوج کو جس نے مدت دراز تک اقتدار انگریزی کے فخر و فضیلت کو قایم کیا
تھا بہالے گیا اوسمین راجپوتانہ کی بھی دو عمدہ ترین افواج محکوم حکام
انگریزی باغی ہوکر معدوم ہوگئین اونمین کوٹہ کنٹنجنٹ بھی تھی اوسکی خالی
جگہہ بھرنے کیواسطے حکام راجپوتانہ کو وہی تدبیر سوجھی جو بھرتی میواڑ
بھیل کور پس مین نہایت کارآمد ہوئی تھی کہ ایک اور قوم یعنی مینہ کو جو اوسوقت
تک سب سے مخالف تھی فوج مین بھرتی کرکے ہم خیال و شریک رنج و راحت
کیا جاوے ؛

عین اوسوقت مین جب سرکار انگریزی کا اقتدار اعلےٰ درجہ کو پہونچ گیا تہا
اور سپاہ نے اوس اطاعت سے جو خود اونہون نے اور اون کے
باپ دادا نے کمال وفاداری سے کی تہی خلاف ورزی کی اور عذر
وبد انتظامی کی وجہہ سے اقوام جرایم پیشہ ہندوستان کو مالا مال فصل
پیدا کرنے کی امید تہی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اول اپنے اسسٹنٹ
کپتان فورسس صاحب کو اور بعد ازان لفٹنٹ کرنل میکڈونلڈ صاحب فوبس میکڈو
متعلقہ کنٹنجنٹ گوالیار کو ضلع کہیراڑ مین مینون کی پلٹن بہرتی کرنے کے
واسطے بہیجا ؛

ان افسرون کو بڑی مشکلات پیش آئین ایسے لوگون کو جنہون نے روز
پیدایش سے جہل وتوہم سے عمر بسر کی اور جرایم قبیح اونکی عادت بلکہ
طبیعت مین داخل تہی فہمایش کرکے باقاعدہ چلن وطریقہ پر لانا پڑا
ہندوستانی لوگ ہر ایک تدبیر کو خواہ کیسی ہی مفید ہو بہت پس وپیش
واشتباہ سے منظور کرتے ہین اور یہہ بے اعتباری صرف انقضاء
مدت سے رفع ہوتی ہے بڑی مشکل یہہ تہی کہ میکڈونلڈ صاحب قدیم
سپاہ سے دہوکہ کہا چکے تہے اور اب اونکو سارق وغارتگرون کی فوج
بہرتی کرنی پڑی کچہہ عرصہ تک تنخواہ ہر روزہ تقسیم کرکے آدمیون کو جمع
کیا ابتدا مین اونکے پاس وردی نہ تہی ہتیار بہی خراب تہے اکثر لوگ
چہوڑکر چلے جاتے تہے غرض بہزار دقت وخرابی پلٹن بہرتی کی کہ اوسمین
علاوہ صاحبان انگریز افسر کمانڈنٹ دوم کمانڈنٹ ایجوٹنٹ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ڈاکٹر کے کہ رسالہ و پلٹن دونون کے مشترک افسر ہین صوبہ دار
۸ جمعدار حوالدار نایک باجہ نواز سپاہی کل ہین اور
۴۰ ۴۰ ۱۶ ۶۰۰
رسالہ مین رسالدار جمعدار دفعدار نشان بردار باجہ نواز
۲ ۳ ۱۸ ۲
سوارن بہالہ بردار ہین کہ یہہ سب فوج ملکر دیولی ارر گیومر فورس
کہلاتی ہے اس فوج مین سپاہی کی تنخواہ چھہ روپیہ اور سوا کی پچیس روپیہ
دیولی ارر گیومر فورس
ہے اور کل خرچ سالانہ مع باربرداری وسایر خرچ وتنخواہ افسران وعملہ
ایک لاکھہ اٹھہتر ہزار روپیہ ہے ؛

دس بارہ برس کے عرصہ مین اس فوج مین بہت شایستگی آگئی اور یہہ آدمی
مینون پر اس نوکری کا ایسا عمدہ اثر ہوا کہ جو لوگ بے ایمانی وسرکشی سے
زندگی بسر کرتے تہے عادلانہ ضبط ونگرانی سے امن وانتظام کے فواید
کو بہتر سمجھنے لگے ابتدا مین فوج کی نوکری کو ہندوستانی ریاستون خصوصاً
بوندی کی ظلم وتعدی اور اپنے اعمال کے نتایج سے جاے پناہ سمجھتے تہے
اور وقت بہرتی جرایم سابقہ کی نسبت باز پرس نہین ہوتی تہی اور علامات
سعیدی موجب نالایقی نہین سمجہے جاتے تہے اب ظلم کا انسداد ہوا اور جرایم
متعلقہ مال کا بہی ایسا انتظام ہوا کہ مجرمون نے فوج کو جاے پناہ سمجھنا چھوڑ
دیا اور زراعت وغیرہ دیگر پیشون سے آسودہ حال ہوکر مینون کو نوکری
کی پروا نرہی کہ اونکے نوکری پر رضامند نہونے سے خالی اسامیون
کو بہرتی مین بہت مشکل ہوتی ہے آدمی میسر نہین آتے ؛

مگر تا وقتیکہ یہہ سرکش قوم اپنے بدپیشون کو مطلق ترک نکردے نگرانی کامل

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

کی ضرورت ہے چنانچہ ہر ایک گانو مین ہر روز صبح و شام کل مردمینون کے تہانہ دار و جمعدار موجودات لیا کرتے ہین کوئی مینہ ہتیار نہین رکھنے پاتا ہے راج کی فوج کہیراڑ مین گشت کرتی رہتی ہے کوئی مینہ ایک گانو سے دوسرے گانو مین بلا سرٹیفکیٹ نہین جانے پاتا ہے اور نہ کوئی بیحد مدت تک غیر حاضر رہ سکتا ہے ؛

یہہ تو نہین کہہ سکتے ہین کہ یہہ لوگ بالکل ایماندار اور نیک نیت ہوگئے ہین مگر بلاشبہہ وقوع جرم بہت کم ہوگیا ہے دختر کشی کا رواج بالکل نہین رہا ہے لوگون نے ہتیار بالائے طاق رکھہ کر ہل سنبھال لئے ہین اور بہت شوق سے زراعت مین مصروف ہین دیہات صاف و پاکیزہ رہتے ہین اور اون کی عام حالت سے نہ صرف ترقی آیندہ کی امید ہے بلکہ جنہون نے اونکی آراستگی مین کوشش کی ہے اون کیواسطے دلچسپ اجر ہے ؛

مینہ کہیراڑ کا جزو اعظم علاقہ میواڑ مین ہے دربار اودے پور نے ۱۸۶۰ء مین سرکش لوگون کو سزا دیکر بطور فوج خرچ کے ہر ایک گانو کے ذمہ جرمانہ قایم کیا تہا اوسوقت یہہ امر واقع مین بہت ضرور تہا مگر چند سال بعد دیکہا گیا تو یہہ جرمانہ دیہات کی حیثیت سے زیادہ اور باعث زیر باری تہا جن دیہات کی جمع دو ہزار روپیہ سالانہ تہی اون پر تیس چالیس ہزار روپیہ جرمانہ کا ہوگیا جو لوگ نو عدیگر خوش و مطمئن تہے اس جرمانہ کے سبب سے پراگندہ تہے اونہون نے چوری و غارتگری چہوڑ کر صلح و پیشہ جات اختیار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کر لئے تہے مگر اس مطالبہ شدید سے مایوس و مجبور ہوکر پھر وہی اعمال کرنے لگتے تو عجب نہ تہا اور اسطرح جو جرمانہ الندا دجرم کیواسطے کیا گیا تہا تحریک ارتکاب جرایم کا باعث ہوجاتا کیونکہ جب اونکو تحقیق ہوجاتا کہ چلن و رویہ کا درست کرنا اور دیہات کو ترقی دینا باعث آرام و اطمینان نہین ہے تو پھر بجز چوری و غارتگری کے اور کیا کرتے ؛

دربار میواڑ کو بہی اس سے کچہہ فایدہ نہ تہا کیونکہ اس سنگین جرمانہ کا وصول ہونا تو ہرگز ممکن نہ تہا مگر بلہ دار لوگ بعوض التوار مطالبہ رشوت لیتے تہے اور راج کی مفت مین بدنامی ہوتی تہی چنانچہ کپتان بروس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی و کرنل نکسن صاحب پولیٹکل ایجنٹ میواڑ کی صلاح سے مہاراناصاحب نے اس جرمانہ کو معاف کر دیا اور کہیراڑ کی رعایا اون کے رحم سے بہت خوش ہوئی ؛

سنہ ۱۸۶۹ء مین ملک ہاڑوتی مین بہی قحط بہت سختی سے ہوا علاقہ کہیراڑ مین آدمی و مویشی کے نقصان کا نقشہ ذیل مین درج ہے اس علاقہ مین باشندون کی معاش زیادہ تر مویشیون پر منحصر ہے چنانچہ گہاس کے قحط سے ہزارہا مویشی مرکر اونکو نقصان شدید پہونچا ہر ایک گانو مین صدہا مویشیون کی ہڈیون کے ڈہیر ہوگئے گہاس ایسی نایاب ہوگئی کہ نرخ برائے نام غلہ کے ہموزن تہا مگر نہایت دقت و دشواری سے ملتی تہی جب سواران رسالہ دیولی کے تکلیف پانے لگے مجبور نصف سوارون کو رخصت دی گئی ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

نقشہ نقصان مینہ کہیراڑ ایام قحط سنہ ۱۸۶۹ء

نام ریاست	تعداد دیہات	انسان: موجودہ سنہ ۱۸۶۸ء	انسان: نقصان سنہ ۱۸۶۹ء: موت	انسان: نقصان سنہ ۱۸۶۹ء: نقل وطن	انسان: نقصان سنہ ۱۸۶۹ء: میزان	انسان: باقی سنہ ۱۸۷۰ء	مویشی: موجودہ سنہ ۱۸۶۸ء	مویشی: نقصان سنہ ۱۸۶۹ء: موت	مویشی: نقصان سنہ ۱۸۶۹ء: نقل وطن	مویشی: نقصان سنہ ۱۸۶۹ء: میزان	مویشی: باقی سنہ ۱۸۷۰ء
میواڑ	۲۰	۷۹۹۵	۱۵۳۰	۲۳۵	۱۷۶۵	۶۲۳۰	۱۵۸۷۸	۱۰۷۹۱	۲۸۲	۱۱۷۳	۴۸۱۵
جیپور	۱۴	۷۱۹۴	۱۲۸۹	۳۲۰	۱۶۰۹	۵۵۸۵	۱۲۰۲۴	۷۵۵۴	۶۱	۷۶۱۵	۴۴۰۹
بوندی	۱۱	۲۶۶۶	۴۰۶	۵۲	۴۵۸	۲۲۰۸	۵۵۲۳	۳۳۳۷	۴۵	۳۳۸۲	۲۱۴۱
میزان	۴۵	۱۷۸۵۵	۳۲۲۵	۶۰۷	۳۸۳۲	۱۴۰۲۳	۳۳۴۲۵	۲۱۶۸۲	۳۸۸	۲۲۰۷۰	۱۱۳۶۵

آدمی بحساب فیصدی ۱۲۱ اور مویشی بحساب فیصدی ۶۶ مرے ہین | مویشی بحساب فی راس اوسط درجہ دو لکھہ ۱۱ عہ کے تھے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیولی مین محتاجون کیواسطے خیرات خانہ مقرر ہوا اوس سے ہزارہا آدمی کی
پرورش ہوئی روسا کوٹہ وجھالاواڑ وجے پور واندرگڈہ نے اس مین
بہت مدد دی اور صاحبان انگریز اور افواج دوم سواران بنگالہ وپلٹن
دیولی ووکلار راجستان وبقالان بازار نے چندہ دیا اس ذریعہ سے ایک
بڑا خیراتی شفاخانہ تعمیر ہوا اور چودہ میل سڑک تیار ہوئی پرگنہ جہازپور
مین پرورش قحط زدون کیواسطے دربار میواڑ نے چودہ ہزار روپیہ
منظور کیا کہ ایک بہت عمدہ بند بندہوایا گیا اوس سے بہت سیرابی ہوگئی
ایسے وقت مین کہ محتاجگی اور بے شغلی سے ہرایک کو ارتکاب جرایم کی ترغیب
ہوتی ہے لوگون کے اضلاع گردنواح دیولی مین بالکل امن رہنا اون تدبیرون
کی تعریف کا باعث ہے جو اس قوم کی شایستگی کیواسطے کہ چند سال پیشتر کل
ملک مین موجب خوف وخطر تھی کی گئی ہین جون سنہ ۱۸۶۸ع مین بنظر گرانی
نرخ غلہ تنخواہ سپاہیان ملازم فوج بہ اضافہ ایک روپیہ سات روپیہ
ماہوار کی گئی کہ یہ اضافہ ہمیشہ کیواسطے ہوگیا +

مہاراج رانا صاحب جھالاواڑ نے ساٹھ ہزار من غلہ دیولی کی چھاونی مین بھیجا
اور فقط خیرات کیواسطے دیکر اوسکی قیمت نہ لی علاوہ اسکے پاٹن کے بقالون
نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا غلہ قیمتاً بھیجا چھاونی مین مہاجنون نے بہت فیاضی
کی علاوہ چندہ مین شریک ہونے کے بطور خانگی محتاجون کو غلہ تقسیم کیا۔
اور شریف لوگون کو رات کیوقت اندھیرے مین تقسیم کیا سنہ ۱۸۶۸ع کی رپورٹ
مین کپتان میور صاحب نے لکھا ہے کہ اگرچہ جرم دخترکشی کا کوئی مقدمہ پیشتر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by eGangotri

نہوا اور اس سے ظاہر انسداد جرم ہو گیا معلوم ہوتا ہے مگر اسو جہہ سے
کہ پرہار مینون کی جوان لڑکیان غیر منکوحہ رہتی ہین اور اور لڑکیان متواتر
پیدا ہوتی ہین یقین ہوتا ہے کہ یہہ جرم کبھی بالکل موقوف نہوگا بلکہ جاری رہیگا
سبب یہہ ہے کہ دیگر نسلون کے مینے انکو کمتر سمجھکر رشتہ داری نہین کرتے
اور اونمین اپنی قوم مین رشتہ داری کرنا ممنوع ہے پس اونکو اپنی دختران
کیواسطے شوہر اور اپنے واسطے زوجہ بہم پہونچانا نہایت مشکل ہے ٭
اس سال مین کرنل میکڈونلڈ صاحب کہ ابتدا بہرتی سے اس فوج کے
حاکم تہے مستعفی ہوکر ولایت کو گئے اس فوج کی آراستگی اور مینہ قوم کی خوشحالی
مین کرنل صاحب نے جو کوشش کی لایق یادگار رہے علاوہ قواعد دانی و
سپاہیانہ لیاقت و ایمانداری اور عمدہ اخلاق کے اس فوج نے چند
تعمیرات مثل پل و گرجا وغیرہ تعمیر کرکے بہت ناموری پیدا کی ہے مینون کی
نیک چلنی دیکہکر یہہ قاعدہ مقرر کیا گیا کہ آیندہ کو بجز مینون کے اس فوج
مین کوئی بہرتی نہوا کرے اور بہت لوگون کی ترقی کی گئی کہ اس سبب سے حسب
تحریر میجر کلے صاحب بہرتی کیواسطے بہت آدمی میسر آگئے ٭

ہاڑوتی

خاص اوس ملک مین جو ہاڑوتی کے نام سے مشہور ہے بوندی و کوٹہ و
جزو اعظم جہالاواڑ داخل ہین مالوہ کے شمال و مشرق مین واقع ہے اوسکے
اور مالوہ کے درمیان کوہ مکندرہ اور کوہ چیتوڑ کے سلسلہ جات واقع ہین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوسمین نولاکہہ آدمیون کی آبادی ہے اور دس ہزار مربع میل کا رقبہ اور
قریب پینتالیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے ؛

ملک کا سطح مالوہ کی ہموار زمین سے شمال کیطرف ڈہالوان ہے اور اوسمین
چنبل کالی سندہ اہو امجار پاربتی ندیان شمال و شمال مشرق کی
طرف روان ہوکر جمنا مین ملتی ہین ؛

کوہ مکندرہ کہ جنوب مشرق سے شمال مغرب کیطرف واقع ہے کوٹہ وجہالاواڑ
کے درمیان سرحد ہے اس پہاڑ کا راستہ کرنل مونسن صاحب کی مصیبت
زدہ فرار سے براے دوام یادگار ہوگیا ہے علاوہ اس تاریخی واقعہ کے
سردرختی اور پہاڑون کے درمیان ندی کی روانگی سے موقع بہت
خوشنما و دلچسپ ہے ان پہاڑون مین ہر طرح کا شکار ہے اور شکارگاہین
بنی ہوئی ہین مکندرہ کا درہ شمالی وجنوبی ہندوستان کا راستہ ہونے
سے بہی نامور ہے ؛

ایک بلند پہاڑ کا سلسلہ جو میدان پر پانچ سو فیٹ عمود نما کہڑا ہے شمال
مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہوکر ملک بوندی کو دو مساوی حصون
مین تقسیم کرتا ہے اوسمین اندرگڈہ کے قریب لاکہوری کا درہ مشرق کی
طرف کو راستہ ہے کرنل مونسن صاحب کی فوج لڑائی کی جلدی مین یہان
ہوکر گذری تہی ؛

ان سب پہاڑون مین سردرختی ہے بلکہ بعض کے دامنون پر بہی بن بکثرت
ہین مثل دیگر ممالک راجپوتانہ کے ہاڑوتی مین تالاب بہت ہین اون سے

चम्बल
कालीसिंध
आहू
अमजार
बारवती
जमना
मौनसन

इन्दगढ़
लाखोरी

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta

آبپاشی کا فایدہ اور ملک کی رونق ہے میدان جسمین زراعت ہوتی ہے
دار الریاست کوٹہ سے مشرق اور جنوب مشرق مین اور بوندی سے مشرق
اور شمال مشرق مین واقع ہین پچاس برس پیشتر زراعت غلہ کی اس کثرت
سے ہوتی تہی کہ راستہ نہین ملتا تہا اور کوئی قطعہ قابل زراعت غیر مزروعہ
نہ تہا اور کل رقبہ بقدر تین لاکھ انگریزی ایکر مزروعہ تہا اوس زمانہ مین کوٹہ
براہ واجب خرمن ہندوستان کہلا سکتا تہا تاریخ مین لکہا ہے کہ ۱۸۱۷ء
مین جب مرہٹون سے لڑائی تہی اور ہلکر بہرت پور مین پناہ پذیر تہا اور
اطراف ملک مین غارتگر فوج پہرتی تہی اور جنگ و قحط نے بالاتفاق ملک پر
مصیبت نازل کی تہی کل باشندگان راجپوتانہ وانبوہ کثیر افواج متحرک کو
کوٹہ نے غلہ دیا تہا اوس سال مین غلہ بہ نرخ پچپن روپیہ فی متی یعنی بارہ من
ایک کرور روپیہ کا فروخت ہوا تہا ؛

مگر یاد رکہنا چاہیے کہ اوس زمانہ مین ظالم سنگہ جسکو بخلاف اوسکے نام کے عادل سنگہ
کہا جاوے تو بجا ہے منتظم ملک تہا اوسکی عجیب لیاقت نے مہمات معجزہ نما کو
انجام دیا تہا اوسکے مرتے ہی ابتری ہوئی فساد برپا ہوا ریاست تقسیم ہوئی
کہ اوسوقت سے ابتک برابر بدنظمی چلی جاتی ہے ؛

ان ریاستون مین انتظام عدالت قریب یکسان ہے جو نقص راجپوتون
کی دیگر ریاستون مین ہے وہی ہاڑوتی مین بہی ہے رئیسون کو اپنی
ریاستون مین فوجداری و دیوانی کے اختیارات کلی حاصل ہین اور اون
کی رہنمائی کا ذریعہ صرف اونکا تمیز اور رواج ملک مبنی بہ دہرم شاستر ہنود ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دار الحکومت مین فوجداری و دیوانی کی عدالتین ہین اونکے مہتمم ناظم کہلاتے
ہین ناظمون کے احکام کا اپیل خود رئیس کے روبرو ہوتا ہے دیوانی کے
بیشتر مقدمات اکثر بہ تجویز پنچایت فیصل ہوتے ہین اور فی الحقیقت نہایت
عمدہ اور محبوب العوام طریقہ انفصال ہے پرگنات مین مقدمات دیوانی بہ
تجویز بلّہ داران فیصل ہوتے ہین مقدمات فوجداری دار الریاست مین
فیصل ہوتے ہین اور مقدمات متعلق بہ مذہب و ہرم شاستر ہے برہمنون
کی تجویز سے طے ہوتے ہین اور مقدمات ذات کے برادری کی پنچایت سے
مقدمات سنگین ہارڈوتی مین کم ہوتے ہین مگر اون کے انسداد کی تدبیر
بوندی اور کوٹہ مین بہت ناقص ہے ؛

سرنا یعنی پناہ دہی مفروران کے استحقاق کے برابر کسی امر کو روسار راجپوتانہ
باعث عزت و ناموری نہین سمجھتے ہین اور جو شخص ریاست مین پناہ پذیر
ہوا اوسکو سپرد کرنا باعث ہتک و ذلت سمجھا جاتا ہے اسکا یہانتک عملدرآمد ہے
کہ پناہ دہی کے اعتبار پر لوگ سرکشی و بغاوت کرتے ہین اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ اس بیجا جہان نوازی سے پناہ دہندہ ریاست کو بہت نقصان پہونچتا ہے
مثلاً کسی ریاست کا سردار اپنے رئیس سے باغی ہوکر قرب و جوار کی دوسری
ریاست مین پناہ پذیر ہوا اور وہان سے وہ اپنے ملک مین حملہ آوری و
غارتگری کرے اور عند التعاقب عبور سرحد کرکے جاے امن مین واپس
چلا جاوے تو اس صورت مین صریح نتیجہ یہہ ہے کہ دونون ریاستون
مین نا اتفاقی اور غدر پیدا ہو پس اگر کسی ریاست کے استحقاق پناہ دہی

بشرط واجب قبول کیا جاوے تو اسکے ساتھہ یہہ بہی لازم ہے کہ جب تک مجرم
پناہ مین رہے ریاست پناہ دہندہ مجرم مذکور کے افعال کی بابت
ذمہ وار رہے ٭

تعجب ہے کہ رئیس لوگ یہہ نہین سمجہتے کہ اس طریقہ مین خود ہمارا نقصان
ہے اور آیندہ ایسا وقت آویگا جب مجرمان مفرور کی باہمی سپردگی خود
ہمارے حق مین بہت مفید ہوگی البتہ وے بلا احتمال نقصان اور بلحاظ
کامل اپنے فواید کے یہہ شرط کر سکتے ہین کہ پناہ صرف نیک چلنی کی شرط
پر دیجاوے اور اگر مجرم نیک چلنی اختیار نکرے تو دوسری جگہہ پناہ
کی تلاش کرے ٭

ہاڑوتی کی ریاستون مین مالگذاری اور سایر کی زیادہ تر آمدنی ہے
مالگذاری کو اہلکاران راج پٹیلون کی معرفت جنکو کسیقدر فیصدی ملتی
ہے وصول کرتے ہین بوندی مین مالگذاری زیادہ تر نقد وصول کیجاتی
ہے مگر عمل بٹائی بہی جو قبل انتظام ظالم سنگہ کوٹہ مین جاری تہا اور بجاے
اوسکے اوس نے شرح لگان بیگہ وار جاری کی ابتک جاری ہے ٭
بٹائی کا یہہ قاعدہ ہے کہ جہان بٹائی قرار پاتی ہے بعد منہائی تخم اور
تنخواہ مزدوران کی پیداوار دو یا چار یا پانچ حصون مین منقسم کیا جاتا
ہے اوسمین سے سرکار نصف یا پنجد و یا چہارم لیتی ہے اور حق پٹیل و
دیگر ملازمان دیہہ بذمہ کاشتکار رہتا ہے رعایا بٹائی کے عمل سے رضامند
ہوتی ہے مگر اسمین راج کا نقصان ہے وجہہ یہہ کہ عامل کیطرف سے جبر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور کاشتکارون کیطرف سے فریب بہت ہوسکتا ہے اور دونون اُمور راج کے حق مین مضر ہین مگر اب یہہ طریقہ بوندی مین بہی کم رہگیا ہے ؛
لگان نقد بشرح رقبہ بذریعہ پٹیلون کے جنکو فی بیگہ ڈیڑہ آنہ حق ملتا ہے اور اوسمین سے دو ثلث بطور نذرانہ راج مین داخل کرتے ہین سالانہ قسطون سے وصول کیا جاتا ہے پٹیل اس حق کے علاوہ کاشتکارون سے دیگر حقوق اجناس مین بہی لیتے ہین اور بمقابلہ کاشتکارون کے جن پر وے بطور حاکم ہین اپنی کاشت کی زمین کا رعایت سے لگان دیتے ہین پٹیل زر لگان وصول کرکے بلہ دارون کو دیتا ہے بلہ دار ہر سال اپنا جمع خرچ لیکر دارالریاست مین جاتا ہے جمع وخرچ بعد جانچ وپرتال دفتر کے رئیس کے روبرو پیش ہوتا ہے بشرط صحت حساب کے بلہ دار کو رسید ملتی ہے اور وہ اپنے علاقہ کو پہر جاتا ہے ؛

ہر گانو مین پٹیل وپٹواری موروثی عہدہ دار ہین اور ایک بلاہی پٹیل کا پیش خدمت ہوتا ہے وہ گانو کے ہر ایک امر اور ہر ایک شخص سے واقف ہوتا ہے ۔ سانسری یعنی رہبر وچوکیدار وگانو گورو یعنی پروہت وکھاتی وچمار ولوہار وحجام وغیرہ خدمتی لوگ کسیقدر حقوق رکھتے ہین اور زمیدار دیہہ سے معاش پاتے ہین ؛

احتیاطاً راج کیطرف سے بلہ دار ہر ایک گانو مین حفاظت فصل کیواسطے ایک شحنہ بمشاہرہ چار روپیہ ماہوار مقرر کرتا ہے ابتدا مین شحنہ مقرر کرنیکا دستور نہ تہا بست بٹائی کیواسطے جاری ہوا تہا کہ پیداوار زراعت کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

حفاظت کرین اور قبل بٹائی زمیندار کو غلہ نہ لیجانے دین اور اب بھی اسواسطے
جاری ہے کہ بجیلہ کمی پیداوار زمیندار ادا ے لگان مین کچھہ عذر نکرے ٭
لگان اراضی کی شرح زمین کی قسم پر موقوف ہوتی ہے آبپاشی کی زمین
کی اوسط جمع پانچ روپیہ فی بیگہ ہے بارانی کی شرح ایک روپیہ بیگہ ہے
اور غیر مزروعہ چراگاہ پر چار آنہ یا آٹھہ آنہ بیگہ ہے علاوہ بعض دیہات
کے جو بعوض قرض دس سال کیواسطے ساہوکاران کوٹہ کو دیے گئے ہین
ٹھیکہ دینے کا رواج ہاڑوتی مین کہین نہین ہے ان دیہات کی لگان
ساہوکار خود وصول کرتے ہین مگر اون کو فوجداری و دیوانی کا کچھہ
اختیار نہین ہے ٭

ہاڑوتی مین شکر مرزاپور سے و نمک سانبھر سے و انگریزی مال بمبئی سے
و تمباکو مالوہ سے و ظروف بر بنجی بھیلواڑہ واقع میواڑ سے اور گہی اضلاع
کھیراڑ واقع میواڑ سے جہان لوگ مویشی بہت رکھتے ہین آتی ہین اور
اجناس برآمد افیون و غلہ و محلوج ہین جھالراپاٹن سے افیون بکثرت
جاتی ہے اچھے سال مین ستر لاکھہ روپیہ کی افیون جاتی ہے اور پچاس لاکھہ
کی ہر اوسط درجہ کے سمت مین جاتی ہے ٭

کوٹہ و جھالاواڑ مین چند میل تک دارالریاست کے قریب سڑکین تیار
ہوئی ہین اونکے سوائے پختہ سڑک کہین نہین ہے تینون ریاستون کا
عام راستہ مکندرہ کے پہاڑون مین ہوکر گذرتا ہے اس راستہ مین سڑک
پر خرچ کثیر ہوگا اسواسطے مناسب سمجھا گیا ہے کہ سڑک ریل کی تجویز پختہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوجانیکی بعد تعمیر سڑک کی تجویز کیجاوے کیونکہ جو زر کثیر سڑک اعظم مین خرچ ہوا وس سے شاخین بکفایت تیار ہوجاوینگی ؛

موسم برسات مین جب بناس ندی چڑہتی ہے چہاونی دیولی و اجمیر و نصیرآباد کے درمیان آمدرفت بند ہوجاتی ہے اوسکے عبور کا بندوبست نہایت ضرور ہے ایتک صرف بانسون کے بیڑہ پر کہ گلی مٹکون کے ذریعہ سے تیرتا ہے آدمی کہنیچکر مسافرون کو ندی کا عبور کراتے ہین مگر نوسوگز کے عرض اور کمال تیزروی کی حالت مین اسطرح عبور کرنا نہایت پرخطر ہے شاید کسی ضرورت کے وقت دونون چہاونیون کے درمیان راستہ بند ہوجانے سے کوئی نتیجہ بد پیدا ہو اور روزمرہ مین بہی اکثر مریض جنکی تندرستی نقل مکان پر منحصر ہوتی ہے طغیانی ندی کی وجہہ سے نہین جاسکتے ہین پس اگر آنصوب ندی کے ایک قیام کا مکان تیار ہوکر دو کشتیان ڈالدیجاوین تو مسافرون کو بہت آرام ہوجاوے مکان کی لاگت بہت قلیل ہوگی اور ملاحون کا خرچ مسافرون سے وصول ہوتا رہیگا ؛

۱۸۷۶ و ۷۵ء مین ملک ہاڑوتی مین حسب قاعدہ سڑکین تیار ہونیکا کام شروع ہوا دیولی و نصیرآباد کے درمیان ۵۶ میل کے فاصلہ پر پختہ سڑک تیار ہوگئی دیولی سے جنوب مشرقی سمت مین ۲۸ میل پر بوندی ۴۸ میل پر کوٹہ اور ۹۷ میل پر جہالراپاٹن ہین رئیس بوندی نے منجملہ ۳۶ میل اپنے علاقہ کے ۲۶ میل راستہ خام اچہا بنوادیا ہے مگر باقیماندہ کہ اوس مین سے تین میل درہ مکندرہ مین واقع ہے گاڑیون کے چلنے کے لایق بالکل نہین ہے دسمبر گذشتہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مین مسٹر ہیو صاحب انجنیر نے کوٹہ وجہالاواڑ مین نوکر ہوکر ۵۵ میل سڑک واقع علاقہ جات مذکور پر کام شروع کیا ہے اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے چھ میل علاقہ میواڑ واقع درمیان دیولی و بوندی کے پیمایش کرائی ہے اس سڑک کی تیاری سے ملک ہاڑوتی مین بہت ترقی ہوگی اور ہر طرف کی آمدرفت کا راستہ جو ریسون کی سہل انکاری اور موجبات مخصوص الوقوع سے ابتک بند رہی ہے جاری ہوجاویگی اور حسب الحکم صاحب ایجنٹ گورنر جنرل شمال کیطرف دیولی سے ٹونک تک ۳۶ میل سڑک تیار ہونے کی تجویز درپیش ہے جے پور و ٹونک کے درمیان ۶۰ میل کے فاصلہ مین پختہ سڑک ہے ؛

سرکاری ڈاکخانجات دیولی و بوندی و کوٹہ و جہالراپاٹن مین کمی ہرکارون کے سبب سے ڈاک بدیر پہونچنے کی بہت شکایت تہی ممالک مغربی و شمالی کی ڈاک جے پور سے دیولی جاتی ہے اور بوندی و کوٹہ و جہالاواڑ ہوکر مالوہ کو جاتی ہے اور بمبئی احاطہ کی ڈاک نصیرآباد ہوکر آتی جاتی ہے کہ دیولی سے ۵۶ میل ہے بسبب توقف آمدرفت ڈاک انگریزی کے ریاستون کے لوگ اوسکا استعمال کم کرتے ہین اور اوسکے بالکل محتاج بہی نہین ہین کیونکہ کوٹہ مین برہمنی ڈاک ہے چند لوگون نے بطور کمیٹی متفق ہوکر شمال مین بوندی و ٹونک و جے پور کو اور جنوب مین جہالاواڑ و جورہ و رتلام وغیرہ کو ڈاک مقرر کر رکہی ہے اونکو ساہوکارون سے مدد ملتی ہے اور زیادہ تر یہہ لوگ اونہین مقامات کو چٹھی لیجاتے ہین جہان انگریزی ڈاک

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعین ہے ؛

ہر روز صبح کیوقت روانہ ہوتی ہے اور آٹھ بجے خطوط لئے جاتے ہین مقامات قریب کا محصول دہیلا اور بعید کا ایک پیسہ محصول لیتے ہین سرکاری ڈاک کی نسبت تیز نہین چلتی ہے مگر جن مقامات کو ضرورت ہے وہان سیدہی جاتی ہے اور سرکاری ڈاک پہیر کہاکر جاتی ہے اس سے جلد پہونچتی ہے اوسکی آمدنی کے خرچ کیواسطے مکتفی ہونا دلیل کامیابی ہے اگر سرکاری ڈاک مین باضافہ ہرکارون کی ترقی کیجاوے تو غالب ہے کہ برہمنی ڈاک کے کاغذات بہی اوسمین جایاکرین ؛

مقامات	فاصلہ	تعداد چوکیات	تعداد ہرکارہ ہاے
ٹونک سے دیولی کو.....	۳۶	۶	۱۲
نصیرآباد سے دیولی کو....	۵۶	۹	۱۸
دیولی سے کوٹہ کو.....	۵۱	۸	۱۷
کوٹہ سے جہالاواڑ.....	۵۰	۸	۱۶
جہالاواڑ سے شاہجہان پور	۹۰	۱۲	۲۴

جب سے غارتگری ڈاک کی چند وارداتین وقوع مین آئی ہین حکم ہوگیا ہے کہ برہنگی کی ڈاک صرف دن کے وقت چلاکرے رات کو نہ چلے اس سے

وارداتین نہین ہوتی ہین ہرکارون کی تنخواہ پانچ روپیہ سے بہ اضافہ تین روپیہ کے آٹھ روپیہ ہوگئی ہے ؛

شعبۂ تعلیم پر علی العموم روسا، ہاڑوتی کی توجہ کم رہی ہے جو دو چار مدارس مقرر ہوئے صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی تاکید سے اور اونکو خوش کرنے کیواسطے تھے نہ کہ رئیسون کے ذاتی شوق و قدردانی سے مگر بخلاف دیگر معاملات کے تعلیم کے باب مین بوندی مین بمقابلہ جھالاواڑ و کوٹہ کے بہت ترقی ہے ترقی علم مین مہاراجہ صاحب خود بہت کوشش کرتے ہین بذات خاص علم سنسکرت کے بڑے پنڈت ہین اور ہندوستانی علوم مین بہت استعداد رکھتے ہین اگرچہ اونکو کل معاملات مین رواج قدیم سے انحراف کرنا پسند نہین ہے مگر تحصیل علم مین اونکی تدبیر کل رئیسون کی نسبت بہت فراخ اور پسندیدہ ہے تا بحدیکہ اونہون نے اپنے خاندان کی مستورات مین بہی نوشتخواند کو رواج دیا ہے کہ اون کے محل مین کل عورتین کم و بیش لکھنا پڑہنا جانتی ہین ؛

کوٹہ و جھالاواڑ مین فارسی و سنسکرت کا ایک ایک مدرسہ ہے مگر بوندی مین اکتالیس مدارس سنسکرت کے اور نو فارسی کے ہین انکے علاوہ بڑی قصبون مین ایک دو مدرسہ جات ہندی ہین کہ اونکو راج سے کچھہ مدد نہین ملتی ہے مگر بقال و برہمن وغیرہ اپنے لڑکون کو پڑہانے کے اور حساب سکہانے کی غرض سے رکھتے ہین ؛

ان ریاستون مین اوستادون کی بہت قلت ہے اجمیر کالج سے طالبعلم البتہ اس قابل نکلتے ہین مگر وے بہ امید ترقی و پنشن گورنمنٹ کی نوکری کو فایق سمجھتے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین صدر بازار چہاونی دیوبی کے مدرسہ کیواسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ
نے ایک مدرس بمشاہرہ مبلغ بیس روپیہ ماہوار طلب کیا تہا مگر اس وجہہ
سے کہ سرکاری نوکری نہ تہی کسی نے منظور نہ کی اکثر نے یہی عذر کیا کہ اگر
سرکاری نوکری بہ استحقاق پنشن ہوتی تو اس تنخواہ پر منظور کر لیتے ٭

ویٹیریان — دیولی مین پریسبیٹیرین مشن کے پادری صاحب کہ ۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء مین پادری
ہینڈری — ہینڈری صاحب تہے اور ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین پادری نوبر صاحب تعلیم و تلقین
نوبر — خلایق مین کوشش کرتے ہین اون کی طرف سے کہیراڑ کے چودہ دیہات مین
ہندی مدرسہ جات ہین کہ ساڑہے تین سو طالبعلم پڑہتے ہین اور زراعت
پیشہ و دیگر طالبعلمون کیواسطے جو دن کو کام مین مصروف رہتے ہین رات کو
پڑہنے کی جماعتین مقرر ہین علاوہ اسکے خاص چہاونی مین مشن کا انگریزی مدرسہ
ہے اوسمین ۶۸ طالبعلم پڑہتے ہین اور ایجنسی مین ایک مدرسہ ہے اوسمین
وکلاء و دیگر ملازمان سرکاری کے ۳۲ اطفال پڑہتے ہین اور مدرسہ متعلق
پلٹن کے ۲۸ طالبعلمون مین سے ۱۴ قوم مینہ ہین مشن کے مدرسہ مین ڈاکٹر
ڈفیبک — ڈفیبک صاحب نے ایک نقاشی کی جماعت مقرر کی ہے اوس مین چار طالبعلم
ہین ٭

۱۸۶۶ء تک ہاڑوتی کی ریاستون کے جیلخانون کا انتظام نہایت خراب
تہا بوندی کا جیلخانہ تو درحقیقت ریاست کی ذلت و بدنامی کا باعث تہا مگر رئیس
نے بہتر مکان مین قیدیون کا رکہنا منظور کیا تہا کوٹہ کا جیلخانہ البتہ اوس سے
بہتر تہا تاہم جیسا چاہیئے نہ تہا چنانچہ مہاراؤ صاحب کو تاکید ہوئی تہی کہ اچہا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مکان تعمیر کرادیتے جہالاواڑ مین البتہ رئیس کی توجہہ تہی اور دیگر ریاستون سے وہان کا جیلخانہ اچہا تہا تو بہی ترقی کی بہت گنجایش تہی اور اگرچہ چہوٹا تہا مگر بلحاظ ضروریات تعمیر ہوا تہا اور صاف رہتا تہا دربار ہیواڑ نے جہاز پور مین بصرف مبلغ بارہ سو روپیہ مکان محبس تیار کردیا ؛

اسیطرح بوندی مین شفاخانہ برائے نام تہا نیٹو ڈاکٹر نوکر تہا اور مختصر مکان مین ادویات تقسیم ہوتی تہین مگر علاج کچہہ نہین ہوتا تہا اور نہ انگریزی دوا کا استعمال تہا مگر مہاراجہ صاحب نے دیگر ریاستون کیطرح اچہا شفاخانہ مقرر کرنیکا اقرار کیا تہا کوٹہ مین نیٹو ڈاکٹر اچہا نہونے کے سبب سے لوگون کو بہت تکلیف تہی مہاراؤ صاحب کو آگاہ کرکے اوسکو برخاست کرایا گیا اور ایرن پورہ کی چہاونی سے کارکردہ ڈاکٹر طلب کرکے بجاے اوسکے مقرر کیا گیا اوسوقت سے کام اچہی طرح ہونے لگا جہالاواڑ کا شفاخانہ سب سے بہتر ہے وجہہ یہہ کہ محمد نعیم خان ڈاکٹر نہایت مستعد و لیئق آدمی ہے اس شخص کی کارگذاری وحسن لیاقت کی تعریف جسقدر کیجاوے کم ہے باوجودیکہ فربہی جسم سے محنت کے لایق نہین ہے اور مجمع ہنود اوسکے مسلمان ہونے کی وجہہ سے پرہیز بہی ضرور کرتا ہوگا تاہم وہ اپنے کام کو اس عمدگی سے کرتا ہے کہ سب لوگ اوس سے ازبس رضامند ہین ڈاکٹر لوندس صاحب کے نزدیک جہالاواڑ کا شفاخانہ نہایت پسندیدہ اور محمد نعیم خان نیٹو ڈاکٹر قابل تحسین وآفرین ہے حسب اصلاح ڈاکٹر ڈفیلک صاحب کے صدر بازار چہاونی دیولی مین بنظر ضروریات ملازمان ورعایا ہر چہار ریاست اور ضلع اجمیر کے شفاخانہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

جدید مقرر ہوا اس شفاخانہ کا ساٹھہ روپیہ ماہوار کا خرچ ہے کہ گرد نواح کی ریاستین دیتی ہین اور مکان کیواسطے پانچ سو روپیہ سرکار سے ملا ہے اس شفاخانہ مین علاج کیواسطے دور دور کے مریض آتے ہین علاوہ شفاخانہ جات مذکور کے مہاراجہ صاحب اندرگڈہ کا بہی ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین ارادہ تہا کہ اپنی ریاست مین ایک شفاخانہ مقرر کرین اور اس غرض سے آلات وادویات طلب کئے تہے اور ایک نیٹو ڈاکٹر کو بہی نوکر رکہا تہا۔ ہر ایک شفاخانہ مین عورتون کی معالجہ کیواسطے ایک ایک عورت مقرر ہوئی کوٹہ و ٹونک وجہالراپاٹن مین کوئی سال ایسا نہین گذرتا ہے جسمین مرض وبائی پیدا نہوا اور جس حالت مین باشندگان ملک اس بات پر لحاظ نہین رکہتے ہین کہ صفائی وصحت دونون متفق ہین تو اکثر امراض کا پیدا ہونا اور ترقی پانا کچہہ عجب نہین ہے ؛

۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین ریاستہاے متعلقہ ایجنسی ہاڑوتی کی فوج حسب تفصیل شمار مین آئی تہی ؛

نام ریاست	توپخانہ		سواران	پیادگان	پولیس	میزان
	توپ میدانی	گولہ انداز				
بوندی	۱۲	۵۰	۵۰۰	۱۵۰۰	۲۰۰۰	۴۵۰
کوٹہ	۲۰	۱۷۵	۱۵۰۰	۴۰۰۰	۳۰۰۰	۸۶۷۵
جہالاواڑہ	۱۵	۱۳۵	۵۰۰	۲۵۰۰	۴۰۰۰	۷۱۳۵
	۴۷	۳۶۰	۲۵۰۰	۸۰۰۰	۹۰۰۰	۱۹۸۶۰

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

سوارون مین ہر قسم کے سوار داخل ہین کہ اکثر محض بے قواعد اور خراب گھوڑون پر سوار ہوتے ہین بجز ایک رسالہ سواران کوٹہ اور ایک مختصر پلٹن جہالاواڑ کے ہاڑوتی کی فوج اس قابل نہین ہے کہ اوسکو فوج کہین اونکو مدت بعد اور بڑی مشکل سے تنخواہ ملتی ہے ناقص پوشش ہے اور ناقص ہتیار ہین ؛

سہ بندی یعنی سپاہ پولیس زیادہ تر قلعہ جات مین متعین رہتی ہے اکثر اونمین دو یا تین روپیہ تنخواہ پاتے ہین ان ریاستون مین پیادہ زیادہ تر شکار کیواسطے نوکر رکہا جاتا ہے اور حقیقت مین وے بہادر شکاری ہین اور بندوق اچھی چلاتے ہین علاوہ اسکے کوٹہ کی سات کوٹہریون مین ۱۵۰۰ پیادہ ۳۰۰ سوار ۲۰ توپ ہین یہہ فوج ریاستون کی فوج سے بھی بدتر ہے ؛

مثل دیگر ممالک راجپوتانہ کے ہاڑوتی مین قلعات وگڈہی بکثرت ہین بڑے قلعات اندرگڈہ - شیرگڈہ - اجیت گڈہ - شاہ باد - ہین ؛ इंद्रगढ

कोट

कोटा

कोटा

कोटा

نینوہ میدان پر ہے نینوہ کے قلعہ مین چار اچھی توپین ہین اجیت گڈہ کی
توپون کی تعداد معلوم نہین ہے اب بہی ان قلعون مین غیر آدمی کو نہین جانے
دیتے ہین - شاہ آباد کا پہاڑی قلعہ بہت مضبوط موقع پر ہے اوسمین آٹہہ دس
توپین ہین کوملمیر معروف کہیل واڑہ کا قلعہ جہالاواڑ کی ریاست مین ہے
اسکے گرد جنگل جہاڑی ہے اور اوسمین دس بارہ توپین ہین جہالاپاٹن
مین چند سال سے قلعہ تعمیر ہوتا ہتا مگر توپین نہین چڑہی تہین ٭
۱۸۶۷ء مین بوندی و کوٹہ جہالاواڑ کے سوائے ٹونک بہی ایجنسی ہاڑوتی
سے متعلق ہوگیا نواب صاحب ٹونک اور اونکے خراج گذار ٹہاکر لاوہ کے
درمیان جو نا اتفاقی مدت سے تہی اوس سے اگست ۱۸۶۷ء مین بمقام
دارالریاست ٹونک سخت خونریزی پیدا ہوئی انجام مین حسب الحکم گورنمنٹ
نواب محمد علیخان صاحب ریاست سے خارج ہوئے اور اونکے خلف اکبر نواب
محمد ابراہیم علیخان صاحب مسند نشین ہوئے اونکا وزیر سرور شاہ جسکے مکان
پر خونریزی ہوئی دایم الحبس ہوکر چنار کو بہیجا گیا لاوہ کی جاگیر علاقہ ٹونک
سے علیحدہ ہوکر بہ تحت خاص سرکار انگریزی لی گئی - نواب صاحب کی سلامی
سترہ مین سے چہہ کم ہوکر گیارہ توپون کی رہگئی اور وارثان ٹہاکران مقتول
لاوہ کے واسطے آمدنی ٹونک سے پنشن مقرر ہوئی بہ تعمیل حکم نواب گورنر جنرل
صاحب بماہ دسمبر نواب صاحب دیولی مین حاضر ہوگئے اور بہ حراست مناسب
بنارس مین رہنے کیواسطے بہیجے گئے جنوری ۱۸۶۸ء مین کرنل کیننگ صاحب
وکپتان بروس صاحب نے دربار عام مین نواب محمد ابراہیم علی خان صاحب

کو مسند نشین کیا حکیم سرور شاہ فوج کو سپرد ہوا اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے
بندوبست جدید کیا اگرچہ نواب صاحب کی عمر زیادہ تھی مگر تعلیم و تربیت نہونے
سے انصرام کار کے لایق نہ تھے اسواسطے گورنمنٹ نے انتظام ریاست کا
جلسہ سرداران سے بہ افسری صاحبزادہ عباد اللہ خان عموی نواب صاحب
کرانا تجویز کیا صاحبزادہ مذکور و نواب صاحب کی درخواست سے لفٹنٹ
بلیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل نگرانی کاروبار ریاست کیواسطے
متعین ہوئے اور ریاست ایجنسی ہاڑوتی سے متعین ہوگئی ؛

اوسی سال مین ریاستہاے متعلقہ ایجنسی ہاڑوتی سے وادستد مجرمان
کے باب مین عہدنامجات منضبط ہوئے جس حالت مین اکثر رئیسون نے گورنمنٹ
انگریزی سے بہی اس باب مین تعہد بمشکل کیا ہے مہاراج رانا صاحب والی
جہالاواڑ نے ظاہر کیا کہ روسار راجپوتانہ کے درمیان بہی گرفتاری و سپردگی
مجرمان کیواسطے ایسے ہی عہدنامجات ہونے چاہئین اور واقع مین جبتک
یہہ انتظام نہوگا اس عہدنامہ کا فایدہ بہی حاصل ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ
مجرم ایک ریاست سے دوسری مین جاکر پناہ پذیر ہوجاوینگے

راجپوتانہ مین مقدمات باہمی ریاستون کا انفصال پنچولار راجستان کے
اہتمام سے ہوتا ہے اسواسطے دیولی کے محکمہ پنچولار مین میواڑ و جیپور و
بوندی و کوٹہ و ٹونک و جہالاواڑ کے وکیل رہتے ہین مقدمات متعلقہ علاقہ
انگریزی مین اوجن مقدمات مین پنچولار درخواست کرین اور سنگین و
پیچدار مقدمات ڈکیتی و غارتگری و قتل مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بطوریکہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اجلاس کرتے ہین اوسمین اونکی تجویز غالب سمجھی جاتی ہے دیگر صورتون مین
وہی صرف کارروائی سررشتہ کی نگرانی کرتے ہین اس محکمہ مین مقدمات
دیوانی کی سماعت نہین ہوتی ہے صرف بنظر حفظ جان و مال وتحقیقات و
فیصلہ مقدمات فوجداری کیواسطے ہین ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء مین کثرت کار کے سبب سے دفتر ایجنسی محکمہ پنچایت سے علیحدہ
کیا گیا چونکہ محکمہ پنچایت کا خرچ گورنمنٹ کے ذمہ واجب نہ تہا اسواسطے
کل متعلقہ ریاستون سے بطور چندہ کے لینا قرار پایا اور اوسوقت سے
پنچایت کا کام ایجنسی سے علیحدہ ہونے لگا جون سنہ ۱۸۶۹ء مین کپتان بروس
صاحب پولٹیکل ایجنٹ کا کہ نہایت ہوشیار ولیئق افسر تہے بعارضہ ہیضہ
چہاونی دیولی مین انتقال ہوا ؛

۸- نومبر سنہ ۱۸۶۶ء کو علاقہ بوندی مین ڈاک پارسل کی غارت گری ہوئی
اوسکی بابت بوندی سے ۱۱ر۲ پائے دلایا گیا اور ۶- جنوری سنہ ۱۸۶۷ء
کو ڈاک پارسل شہر پاٹن علاقہ جہالاواڑ کے قریب لٹی اوسکی بابت ۲ر
ریاست جہالاواڑ سے دلانا تجویز ہوا تین وارداتین غارتگری ڈاک
کی علاقہ ٹونک مین ہوئین اونمین سے ایک وقوعہ ۲- جنوری سنہ ۱۸۶۵ء
کا ایک مجرم گرفتار ہوکر جیپور کو بہیجا گیا دوسری وقوعہ ۱۸- اگست سنہ ۱۸۶۵ء
کے مال مغروقہ کا جرمانہ ٹونک پر ہوا تیسری وقوعہ ۹- اپریل سنہ ۱۸۶۶ء کو
کہ موضع مینڈواس کے قریب ہوئی تہی مجرمون کا پتہ علاقہ جیپور مین
لگا کہ راج سے ۱۱ر۶ پائے دلایا گیا نواب صاحب ٹونک نے حفاظت ڈاک

मंडवास

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

کیواسطے ایک ایک کوس پر کیات مقرر کین اور ایسا ہی بند وبست بوندی وکوٹہ مین ہوا ؛

بہت سنگین مقدمہ ہنگلاج گڑہ کا درمیان موضع کنی وگلاب پورہ کے مدت سے کوٹہ واندور کی ریاستون کے درمیان زیر تجویز تہا ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ء مین باتفاق کپتان بروس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی وکپتان ٹوارڈ صاحب متعلق ایجنسی وسط ہند فیصل ہوا یہہ مقدمہ سابقًا بہ تجویز صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کوٹہ ومہدپور ۱۸۳۷ء مین فیصل ہوگیا تہا اور چھہ برس سے پھر تازہ ہوا تہا قریب تین میل تک سرحد کا تنازعہ تہا اور زمین متنازعہ بالکل جہاڑی تہی اس سے فیصلہ مشکل تہا اور علاوہ اسکے ایام غدر مین کاغذات ایجنسی اندور وکوٹہ تلف ہوگئے تہے صرف ایک بوسیدہ نقشہ دفتر آبو سے برآمد ہوا اوسکے بموجب بڑی مشکل سے حد براری ہوکر مینارہ ہاے قایم کیے گئے اور نقشہ تیار کیا گیا ؛

اوسی سال مین بماہ مارچ تنازعہ اراضی کالامال کہ مدت سے بوندی و اندرگڑہ کے درمیان تہا مارچ مین فیصل ہوا اس مقدمہ کی وجہ سے دونون ریاستون مین بہت عداوت ہورہی تہی اور بوندی کیطرف سے التوا فیصلہ مین ہرطرح کوشش کیجاتی تہی ؛

۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ء مین کوٹہ وبوندی مین غارتگری ڈاک کی دو واردا تین ہوئین کوٹہ کی واردات مین ہرکارہ مارا گیا معاوضہ مال مغرونہ ریاستون سے دلوایا گیا اور ہرکارہ مہلوک کی بیوہ کیواسطے راج کوٹہ سے پنشن مقرر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرائی گئی ٭

معاوضہ غارتگری ڈاک کی بابت بحث تہی کہ عدالت وکلا تعداد مال مغروتہ کے ثبوت چاہتی تہی اور حکام شستہ ڈاک بیان مدعی کو کافی سمجھتے تہے اسباب مین پولٹیکل سکرٹر جنرل وحکام راجپوتانہ کے درمیان تحریر ہوکر گورنمنٹ کو رپورٹ ہوئی تو حکم ہوا کہ حتی الامکان تعداد مال کا ثبوت لیا جاوے جہان یہہ امر ممکن نہو مدعی کا اظہار پیشگاہ صاحب میجسٹریٹ ضلع یا قریب ترین صاحب پولٹیکل ایجنٹ مین بحلف لیا جاوے ٭

۱۸۷۲ء مین شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی علالت طبع کا حال دریافت ہونے سے روسار متعلق ایجنسی ہاڑوتی کو بہت فکر وتردد رہا پیشتر انگریزی اخبارون کو اس ملک مین کوئی نہین لیتا تہا اوس زمانہ مین بنظر دریافت حال صحت شہزادہ صاحب موصوف اور تار برقی کی تازہ خبرین دیکہنے کے واسطے اخبار لیے گئے اور ایجنسی سے متواتر خبرین منگاتے تہے اون کی صحت پانے پر کل خیرخواہ رئیسون نے نواب وایسرائے صاحب کو مبارکباد کے خرایط بہیجے اور مہاراج رانا صاحب جہالاواڑ نے اپنی خیرخواہی کی تصدیق کیواسطے ہزار روپیہ آبو کے لارنس سکول مین دیا اسیطرح لارڈ میو صاحب کے قتل سے کل رئیسون کو غم والم ہوا صرف ایک سال پیشتر لارڈ صاحب ممدوح ومرحوم سے ملنے کیواسطے اجمیر مین جمع ہوئے رہتے اونکے عمدہ اخلاق اور اشفاق وقت ملاقات سے سبکو اون سے محبت تہی قطع نظر افسوس ورنج کے جو واردات سے ہر متنفس کو ہوا تہا رئیسون کو بخصوصیت غم ہوا کہ اونہون نے لارڈ صاحب

مرحوم کی یادگار واقع راجپوتانہ کی تعمیر مین زر کثیر صرف کیا ؛

۷۳ و ۱۸۷۴ء مین پرورش قحط زدگان بنگالہ کیواسطے ایجنسی ہاڑوتی کی ریاستون سے زر مندرجہ ذیل گیا ؛

صمالہ

کوٹہ	بوندی صرف رئیس	جہالاواڑ	رئیس شاہ پورہ
عمالہ	الـــ	عـــ	الـــ

رئیس	اہلکار و ساہوکار	رئیس	اہلکار وغیرہ
صمـــ	عمالہ	صمـــ	صمـــ

حافظ عبداللہ خان پریزیڈنٹ کونسل ٹونک

اعار

جنوری ۱۸۷۶ء مین بوندی ٹونک اور شاہ پورہ کے رئیسون نے آگرہ مین جاکر شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی ملازمت حاصل کی اور شہزادہ صاحب موصوف کی عنایات و توجہ فرمائی سے بہت خوش ہوئے مگر اونکو یہہ افسوس رہا کہ شہزادہ صاحب اونکی دار الریاستون مین رونق بخش نہو سکے مہاراو صاحب کوٹہ آگرہ بہی نہ جاسکے اسکا اونکو کمال افسوس رہا ؛

صاحبان سرویر متعلق ٹوپوگرافیکل سروے راجپوتانہ و گوالیار مدت سے علاقہ ہاڑوتی مین پیمایش کرتے ہین راجپوتانہ والون نے تو اپنا کام ۷۱ و ۱۸۷۲ء مین ختم کرلیا تہا اور بوندی کا کل علاقہ اوسی حصہ مین داخل تہا اور سنین مابعد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مین مساحان علاقہ گوالیار نے اپنے حصہ کا کام ختم کیا اس ایجنسی کا جنوبی ملک اونکے حصہ مین تہا ٭

پہلی فصل

بوندی

راج بوندی کے شمال مین جے پور مشرق مین کوٹہ جنوب مین ممالک مہاراجہ سیندہیہ صاحب اور مغرب مین اودے پور واقع ہین درمیان خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۸ دقیقہ ۲۵ درجہ ۵۵ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۲۲ دقیقہ اور ۷۶ درجہ ۳۰ دقیقہ کے اوسکا طول پچاسی میل اور عرض پچاس میل اور رقبہ ۲۲۹۱ مربع میل ہے ٭

پہاڑون کا سلسلہ شمال مشرق سے جنوب مغرب مین واقع ہوکر اس ریاست کو دو عنقریب مساوی حصون مین کہ اونکی ہموار زمین ہے تقسیم کرتا ہے جنوب مشرقی حصہ دریاے چمبل تک پہیلا ہوا ہے اور شمال مغربی اجمیر کے پہاڑون سے جا ملا ہے صرف ایک ندی یعنی چمبل اس ریاست کی سرحد سے عرض بلد ۲۵ درجہ ۱۷ دقیقہ وطول بلد ۷۵ درجہ ۵۸ دقیقہ پر ملی ہے اور شمال مغرب کیطرف ساٹھ میل کے فاصلہ مین بوندی اور کوٹہ کے درمیان خط سرحدی ہے اور موسم بارش مین قابل کشتی رانی کے طغیانی پر ہوجاتی ہے ٭

دوسری مختصر ندی جسکو بیج اور بنج کہتے ہین ملک میواڑ سے بوندی مین داخل ہوکر شمال مشرقی سمت مین قریب اسی میل بہتی ہے اور چمبل مین شامل ہوتی ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

دیگر ندی و نالے لکھنے کے لایق نہین ہین ٭

بوندی کے قرب وجوار مین لوہا بہت پیدا ہوتا ہے بلکہ اس پیداوار کی وجہ سے بوندی مشہور ہے ٭

علاقہ بوندی کی آب وہوا مضر تندرستی ہے بخار وگٹھیا وآشوب چشمان و بدہضمی وغیرہ بیماریان اکثر ہوتی رہتی ہین ٭

بوندی کی فوج کی تعداد پیشتر لکھی گئی تہی ملک کی آبادی تخمیناً ۲۲۴۰۰۰ باشندون کی ہے اور راج کی آمدنی قریب پانچ لاکھ روپیہ سالانہ کی ہے ٭

بوندی

شہر بوندی دارالریاست جسمین چالیس ہزار باشندونکی آبادی ہے گہاٹہ پہاڑ کے اندر بہت خوشنما موقع پر آباد ہے گرد بڑی شہر پناہ ہے اور تین بڑے دروازون سے اندر کی آمدرفت ہے بڑے بازار عریض ہین مگر اونکی فرش بندی اور اخراج پانی کی کچھ تدبیر نہوئی ہے شہر سے برتر اور پہاڑ کے ڈہال پر مہاراجہ صاحب کا محل ہے کہ اوسکے اور شہر کے درمیان بلندی ہے خمدار سڑک سے راستہ ہے بقول ٹوڈ صاحب یہہ عظیم الشان عمارت مختلف مکانات کا مجموعہ ہے کہ ہر ایک بنانے والے کے نام سے مشہور ہے اور کل ایسے مناسب اور طرز تعمیر سے یکسان ہے کہ اونکی درمیانی تفاوت صرف ناموری موقع سے پیدا ہوئی ہین اور اوسکی خوبصورتی مین نوطرزیت پیدا کرتے ہین الغرض خوبی مقام وحسن تجویز سے اسکی ثانی راجپوتانہ مین کوئی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

عمارت نہین ہے خصوص چتر محل کہ سب سے پیچھے تعمیر ہوا ہے اور مہاراجہ
چتر سال کے نام سے موسوم ہے نہایت وسیع و خوبصورت ہے اوسمین
دو بڑے کمرے ہین کہ اونکے دوہری اور پیچدار ستون ہین اگرچہ بمثل محل
اندر گڈہ کے چند عمارتین اسی طرز پر تیار ہوئی ہین مگر اسکے مقابلہ کی
کوئی نہین ہے محل کے سوائے شہر مین کوئی بڑا یا خوبصورت مکان
نہین ہے دو وسیع بازار ہین کہ اونمین اکثر مالدار تاجر بیٹھتے ہین فصیل
کے اندر کو تین بڑے دروازون سے آمد رفت ہے مگر سر شام سے صبح
تک دروازے بند رہتے ہین بوندی کوٹہ سے ۲۲ میل شمال مغرب مین
بمبئی سے ۴۹۰ میل شمال مشرق مین آگرہ سے ۱۹۵ میل جنوب مغرب مین
عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۲۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۱۳ دقیقہ پر
واقع ہے ٭

نام دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	دقیقہ	طول بلد شرقی درجہ	دقیقہ	کیفیت
بامن گانو	۲۵	۴۶	۷۶	۵	بوندی سے ۳۳ میل شمال مشرق مین ٭
بوندیگاگوڑہ	۲۵	۴۰	۷۵	۴۶	بوندی سے ۵ میل شمال مین ٭
ڈبلانہ	۲۵	۳۵	۷۵	۴۴	راستہ دہلی و مئو پر ۲۷۲ میل جنوب مغرب دہلی سے واقع ہے یہان بڑا بازار ہے ۱۷۴۴ء مین اس مقام پر بوندی کے مخروج راجہ امید سنگہ اور جیپور کی فوج کے درمیان سخت لڑائی ہوئی تہی راجہ کو شکست ہوئی اور اوسکا دارالحکومت چہین لیا گیا بوندی سے ۹ میل شمال مین
دوگاڑی	۲۵	۴۰	۷۵	۵۲	راستہ دہلی و مئو پر دہلی سے ۲۱۰ میل جنوب مغرب واقع ہے بازار ہے پانی بافراط ملتا ہے ہر طرف پہاڑ ہین مغرب کیطرف جہیل ہے جہیل کے مشرقی کنارہ پر گانو سے ملحق راجہ بوندی کا قدیم محل بہت بلندی پر ہے جہیل کے اندر زمین کے کنارہ پر مہادیو کا مندر ہے ٭
گار	۲۵	۵۲	۷۵	۵۲	جے پور سے ۴۷ میل جنوب مین ٭

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
گوڑہ	۲۵	۲۰	۷۵	۳۹	اجمیر سے ۹۷ میل جنوب مشرق مین بوندی سے ۱۹ میل جنوب مغرب ÷
ہنڈولی	۲۵	۳۵	۷۵	۳۴	بوندی سے ۱۳ میل شمال مغرب مین ÷
اندرگڈہ	۲۵	۴۱	۷۶	۱۹	قلعہ و قصبہ بقبضہ جاگیردار راج بوندی کے ہے ÷
نینوہ	۲۵	۴۶	۷۵	۵۵	دارالریاست سے ۲۰ میل شمال و مشرق مین شہر ہے اوسکے گرد مضبوط فصیل اور عمیق خندق ہے اور شمال و مغرب مین دو تالاب ہین کہ اون سے خندق جب چاہین بہردی جاوے جانبین بازار ہے اور پانی بافراط ہے ÷
پاٹن	۲۵	۱۵	۷۶	۲	دریاے چمبل کے کنارہ چپ پر بوندی سے ۲۲ میل جنوب مشرق مین واقع ہے یہہ مقام ایک پرگنہ کا صدر ہے کہ باعتبار موقع راج بوندی کے اندر واقع ہے مگر دو ثلث اس پرگنہ کا بقبضہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب ہے کہ اونکو پیشوا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

نام دیہہ	عرض بلد شمالی درجہ	دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	دقیقہ	کیفیت
					ملا تہا اور پیشوا کو مہاراجہ صاحب بوندی نے جے پور کے مقابلہ کیواسطے مدد و اعانت کے عوض مین دیا تہا اور باقیماندہ ایک ثلث مہاراجہ ہلکر صاحب نے چہین لیا تہا کہ بموجب قلم چہارم عہدنامہ کے مندسور کو سرکار انگریزی کو دیدیا مہاراجہ صاحب بوندی کو کمال تمنا تہی کہ دو ثلث مقبوضہ مہاراجہ سیندیہ صاحب کو اپنے قبضہ مین لاوین کیونکہ اوسمین اون کے بزرگون کے محل اور ایک بڑا مندر ہے سنہ ۱۸۱۸ مین مہاراجہ صاحب کے چالیس ہزار روپیہ سالانہ خراج دینا قبول کرنے پر سرکار انگریزی نے اوس ملک کا بوندی کو واپس کرنا منظور کیا مگر مہاراجہ سیندیہ صاحب نے اوسکے دینے سے انکار کیا اسواسطے اس تعہد پر عمل نہوا مگر عہدنامہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام دیہہ	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					سنہ ۴۴ء کے بموجب اس علاقہ کا انتظام مہاراجہ سیندہیہ سے سرکار انگریزی کو منتقل ہوا اور یقین ہوا کہ شاید اس سے مہاراجہ صاحب بوندی کی مراد حاصل ہو جاوے ؛
سانونت گڈھ	۲۵	۴۹	۷۵	۵۲	بوندی سے ۱۹ میل شمال مشرق مین ہے ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

قدیم تاریخ

چوہانون کی چوبیس ۲۴ شاخون مین سے ہاڈہ نہایت مشہور ہے اور انورا ج
خلف نانک چند راجہ اجمیر سے جسکو اول سمت ۱۱۷۱ مطابق ۱۱۱۵ء مین صدر
پہونچا تہا نکلی ہے جو چوہانون کی نسل کا کسیقدر حال باب اول مین بمد
چھتیس راج کلون کے تحریر ہوا ہے اب اوس سے زیادہ مشرح لکہا جاتا
ہے اور اونکی روایتین بہی بے کم و کاست و بلا اعتراض درج کیجاتی
ہین تاکہ اون سے اور کچہہ نہین تو یہہ تو معلوم ہو کہ نوع بشر سے جہل و
توہمات کا پردہ اوٹہا اوس سے پیشتر کل ممالک و زمانون مین انسان
کی سمجہہ یکسان صورت پر رہی ہے چوہانون کے قدیم کاغذات اس قلت
سے ہین کہ بنظر رفع تضیع اونکی تاریخ کے اوقات تین حصون یعنی بعید از
قیاس و قرین قیاس و تحقیق مین منقسم کیے جاتے ہین اور انمین سے
اول دو کے درمیان حد قایم کرنا غیر ممکن ہے اور اخیر یعنی تحقیق زمانہ
کا ساتوین صدی سے پیشتر کچہہ پتہ نہین لگتا ہے ؛

جب چہتری نسل کے راجون کی بد اعمالی سے اونپر پرسرام کی خفگی ہوئی
اور اوس نے اکیس دفعہ اونکی بیخ کنی کی بعض بہاٹ مشہور ہو گئے اور
بعض نے عورتون کا لباس پہنکر جان بچائی اسطرح جس زمانہ مین پرسرام
فرمان روا رہے راجپوتان کا سینگ بیج رہا ہیا نسل کے سہسرارجن
راجہ میسور واقع لب نربدا کی حسد و طمع سے باعث ہلاکت والد پرسرام

ہوکر پہر لڑائی کو مشتعل کیا ؛

مگر چونکہ برہمنون کا مقدم ہتیار دُعا یا بد دُعا ہے قوی حکومت نہونے
کے سبب سے جلد بدنظمی پیدا ہوگئی جہل اور بے اعتقادی رایج الوقت ہوئین
متبرک کتابین قدمونمین پڑی پہکنے لگین اور دیت و اسر و دانون سے
نوع بشر کیواسطے جاے پناہ نہ رہی اس ضرورت پر بہگوان کے اودگورو
یعنی مرشد جنگ آموز بسوامتر نے دلمین سوچکر چہتریون کو از سر نو پیدا
کرنا چاہا اور اس رسم کیواسطے اوس نے کوہ آبو کو جہان رشی اور مونی
ہمیشہ دہرم کے کامون مین مصروف رہتے ہین اور اونہون نے کشیر سمدر
تک جہان خالق عالم کو آب حیات پر شناور دیکہا تہا استغاثہ پہونچایا
تہا اوس نے اون سے اس جنگ اور نسل کے از سر نو پیدا کرنے کی
درخواست کی اور وے اندر و برہما و رودر و بشنو و دیگر کمدرجہ
دیوتون کو لیکر کوہ آبو پر آئے انہل کند یعنی آتشی چشمہ گنگا جل سے
پاک کیا گیا اور بعد مباحثہ کامل قرار پایا کہ از سر نو پیدا کرنیکا کام اندر
شروع کرے اوس نے دوب یعنی گہاس کی تیلی بناکر اوسپر آب حیات
چہڑکا اور اوسکو کنڈ مین ڈالا جسوقت سجیون منتر پڑہا گیا ایک شخص ہاتہ
مین عصا لئے ہوئے مار مار کہتا ہوا آہستہ سے نکلا اوسکا نام پرمار رکہا
گیا اور آبو و دہارو اوجین کا ملک اوسکو بتلایا ؛

اب برہما سے کہا گیا کہ اپنی آتش مین سے ایک نپاوے اوس نے بہی
کنڈ مین ایک مورت ڈالی کہ وہ ایک ہاتہ مین کہڑگ یعنی شمشیر اور دوسرے

दैत
असुर
दानो
गुरु
स्वामित्र
ऋषि
मुनि
समुद्र
इन्द्र
ब्रह्मा
रुद्र
विष्णु
हलकुंड
दूब
जीवनमंत्र

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مین بید لئے ہوئے اور جنیو گردن مین پہنے ہوئے نکلے اوسکا نام چالک یعنی سولنکی رکھا گیا اور انہل پور پٹن اوسکو دیا گیا ؛

رُودر نے تیسرا بنایا اوسپر گنگا جل چھڑکا گیا اور منتر پڑھنے پر ایک سیاہ بدشکل شخص دہنش یعنی کمان لیکر نکلا جب دیتیون کے مقابلہ مین بھیجا گیا اوسکا پانو پھسل گیا اسواسطے اوسکا نام پرہار رکھکر اوسکو پولیہ یعنی دربان بنایا گیا اوسکو نو ناگل مارستھلی یعنی نو قصبہ جات واقع جنگل دیئے گئے ؛

چوتھے کو بشنو نے بنایا کہ ایک شخص اوسکے ہمشکل چار ہاتھون سے ہر ایک مین علیحدہ ہتیار لئے ہوئے نکلا اس سے اوسکا نام چترہو چاچوہان رکھا گیا دیوتون نے اوسکو وعادی اور ماکا دتی نگری کا مالک کیا کہ دُواپر کے زمانہ مین گرہ منڈل کا بھی نام تھا ؛

دیت بھی اس رسمیات کا تماشا دیکھہ رہے تھے بلکہ اونکے دو افسر کُنڈ کے پاس موجود تھے جب پیدایش کا کام ختم ہوگیا جنگ آوران جدید دشمنون کے مقابلہ کیواسطے بھیجے گئے اور سخت محاربہ ہوا دیتیون کے خون مین سے نئے دیت پیدا ہونے لگے کہ ہر ایک خاندان جنگ آوران جدید کی کل دیبیون نے خون پیکر اونکی زیادتی کو بند رکھا کل دیبیون کا نام یہہ ہے چوہانون کی آسا پورنا پرہارون کی گاجن ماتا

سولنکیون کی کیونج ماتا پرمارون کی سانچیر ماتا ؛

جب دیت مارے گئے دیوتون کو خوشی ہوئی آسمان سے امرت برسا اور

چالوکی

سنہرا

نوانگ مارستھ

ماکاو

دواپر گرامنڈ

آشاپور گاجن م

کیونج ما سانچیر م

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیوتا خوش ہوکر آسمان مین باہن یعنی اپنی سواریان دوڑانے لگے ۔
چوہانون کا بڑا بھاٹ چند کہتا ہے کہ چھتیس کلون مین اگنی کل سب سے بڑا
ہے دیگر کل عورتون سے پیدا ہوئے تہے مگر انکو برہمنون نے پیدا کیا ہے
چوہانون کا گوتراچاریہ یہہ ہے شیام پید سوم بنس مادہوئے ساکہا
واچا گوتر پنچ پرورجنیو لکشنکاری نکاس چندر بہاگاندی بریگو نشان
امبکا بہوانی بالون پوترکال بہیرو آبو اچلیشر مہادیو چتر بھوج چوہان
جنگ آوران ہندوستان کو از سرنو پیدا کرنے کیواسطے کوہ آبو پر دیوتاؤن
کے اس اجتماع کا زمانہ شروع دوابر لکہا ہے اسمین کچھہ اعتراض کی ضرورت
نہین اور نہ کچھہ اون واقعات مین جنکی رو سے راجہ سہل کہ مہابہارتہ کے
بہادرون مین سے تہا درمیان اہل چوہان وست بتی بانی شہر ہالکاوتی
و مظفر کونکن کے متصور ہے اور دوسرے خلف تنتر پال نے ایسر و
گول کنڈ کو فتح کرکے ہر ملک مین اپنی فوج متعین کی اور اوسکے ساتہہ نوسو
ہاتہی پانی کی پکہال لیجانے کیواسطے تہے شک کرنے کی ضرورت ہے ۔
اب اصل کیفیت پر غور کرنے سے یقین ہوتا ہے کہ یہہ جنگ آور جنکو برہمنون
نے تلقین کرکے اپنے مذہب مین شامل کیا اور اپنی طرف سے لڑایا یا اصل
باشندگان ملک تہے کہ سابق مین خراب تہے اور اونکو برہمن لوگ راہ راست
پر لائے یا کوئی غیر قومین تہین کہ اونمین آکر شامل ہوئین اور مختلف اقوام
کی شکل وصورت وساخت سے یہہ امر تحقیق ہوتا ہے کہ اصل باشندگان
ملک سیہ فام پست قد اور بدشکل ہوتے ہین اور اگنی کل کے لوگ بلند قامت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

گورہ رنگ اور خوبصورت ہوتے ہین ٭

اگنی کلون مین اول چوہانون کو وسیع ملک حاصل ہوا پرماردن کی عنقریب مطلق فرمان روائی مضمحل الشکل ہے مگر چوہانون کی وسیع حکومت صرف مشکل سے دریافت ہوسکتی ہے جب پرماردن کا ستارہ عروج پہ تہا چوہانون کی طاقت زایل ہوتی جاتی تہی اور اگر ہم راجپوتون کے اخیر بہاٹ کا یقین کرین تو چوہان بکرم کی آٹھوین صدی مین تلنگانہ کے پرماردن کے ماتحت تہے اگرچہ پرتہی راج نے اپنی آخرین حشمت و جلال سے اپنے بزرگون کے کل سلسلہ کو آتشگدہ آبو تک روشن کردیا ٭

اس قدیم تاریخ کے حالات چند اشعار مین لکھے ہین اونکی رو سے اگرچہ چندروزہ تہے مگر حکومت کلی حاصل تہی ماکادتی سے مہیشر تک اونکی ابتدائی سلطنت دریاے نربدا پر واقع تہی اوسکے شمال و جنوب مین وسیع قطعات ملک داخل تہے جب شمار مین زیادہ ہوئے وے جزیرہ نما مین پہیل گئے اور منڈو و اسیر و گولکنڈہ و کونکن پر قابض ہوئے اور شمال مین سرچشمہ گنگا تک پہیل گئے بہاٹ نے چوہانون کی سلطنت کی کیفیت اسطرح لکھی ہے ٭

باون قلعات مین ماکادتی راجستہان کی آن یعنی دوہائی پہرتی تہی چوہانون نے اپنی قوت بازو سے ٹاٹہہ و لاہور و ملتان و پشاور بلکہ کوہ بہادری تک فتح کیے اسور مفرور ہوئے اور دہلی و کابل مین دوہائی پہری نیپال کا ملک ملانی قوم کو کہ چوہانون کی شاخ ہے دیا دیوتون کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دعا سے ممتاز ہو کر وہ ماکاوتی کو واپس گیا پیشتر لکھا گیا ہے کہ ماکاوتی گڑھ
گرا منڈلا کا قدیم نام ہے کہ وہان کے راجہ مدت تک پال کے لقب سے
ملقب رہے ہین اسوجہہ سے کہ اونکا پیشہ چوپانی کا تہا اہیر جو کل وسط ہند
مین محیط تہے اور اب صرف ایک گوشہ اہیر واڑہ مین رہگئے ہین اوسی نسل
کی ایک شاخ ہے کہ اہیر اوپال دونون ہم معنی لفظ ہین پہایہ وبہوج پور
ودائپ وبہوپال وایرن وگارس پور چند قدیم قصبون مین سے
ہین جنکو پالی عرف پال نے آباد کیا تہا اور اگر ابتدائی باشندگان ہندوستان
کے حرف جو ابتک سمجہہ مین نہین آئے ہین پڑہے جاتے تو چوہانون کی تاریخ
کا کچہہ اور بہی حال معلوم ہوتا ماکاوتی کے نکلے ہوئے اجے پال نے اپنی بود
وباش اجمیر مین کی اور تاراگڑہ وہان قلعہ تعمیر کرایا اجے پال کا نام بہت
مشہور ومعروف ہے اور ہمیشہ بلقب چکوہ یعنی رئیس عالم کے ملقب رہا
ہے جب تک اس قوم کے حروف کہ پتہر وتانبہ پتر پر بہت ملتے ہین پڑہے
مین نہ آوین اوسکا زمانہ ہمیشہ مشتبہ رہیگا صحیح سبب تو تحقیق نہین مگر شاید
صلبی اولاد نہونے کی وجہہ سے پرتہی بہار کو ماکاوتی سے اجمیر مین لائے
تہے اوس زمانہ تک کثیر الازدواجی رایج نہ تہی صرف ایک عورت سے
اوسکے چوبیس پسر ہوئے کہ اون کی اولاد ان ملکون مین رہتی تہی -
مانک رائے اجمیر وسانبہر کا راجہ سمت ۷۴۱ مطابق ۶۸۵ء مین تہا ؛
مانک رائے کے وقت سے چوہانون کی تاریخ تاریکی سے نکلکر صاف ہوئی
ہے اسی زمانہ مین ۶۳ ہجری اور ۶۸۵ء تہی راجپوتانہ پر اہل اسلام کا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حملہ ہوا اونہون نے مانک راے کو کہ اجمیر کا راجہ تہا مار ڈالا اور اوسکا
اکلوتا بیٹا لوٹ کہ بعمر سات سال تہا کنگورون پر کہیلتا ہوا تیر سے مارا گیا
یہہ فوج کشی سندہ کیطرف سے ہوئی تہی اور روشن علی نامی کے ساتہہ
زیادتی ہونے سے فساد پیدا ہوا تہا ملا کا انگوٹہہ کاٹ ڈالا ملا نے مکہ
مین جاکر راجپوتون کی بت پرستی کی شہادت دی اسپر وہان سے کاروان
سوداگران اسپ کے لباس مین خفیہ آکر یکایک حملہ کیا اور دولہ راے اور
اوسکے بیٹے کو مار ڈالا اور گڈہ بیٹلی کے قلعہ پر قبضہ کر لیا ٭

یہہ بیان تو لغو معلوم ہوتا ہے مگر اوسکی صداقت اس سے ہے کہ خالف عمر
نے اسیوقت مین بہ تحت حکومت ابو العاس سندہ کو فوج بہیجی کہ وہ افسر
قدیم دار الحکومت الور پر مارا گیا تاہم بجز جوش مذہب کے اور کوئی امر
فوج کے اسقدر فاصلہ پر جنگل طے کرکے آنیکا اور تحقیر مذہب جدید کی
سزا دینے کا باعث نہ تہا ٭

خواہ کسی ذریعہ سے اجمیر کو فتح اور دولہ راے کو قتل کیا ہو چوہانون کے
نزدیک یہہ واقع بہت عظمت کا سمجہا جاتا ہے کہ اوسکی یادگار مین اُنہون
نے اجمیر کے نوجوان وارث لوٹ پوتر کو چوہانون کے نامور شہیدون
مین سمجہہ رکہا ہے جس تاریخ کو وہ مارا گیا تہا پاک سمجہا جاتا ہے اور ہر ایک
چوہان اوس روز اوسکی پرستش کرتا ہے بلکہ گہونگرو بہی جو وہ پہنتا
تہا مطمع پرستش ہوگئے ہین اور اس قوم مین سے کوئی نہین پہنتا ہے
دولہ راے چوہان کے خاندان سے لوٹ دیو ولیعہد بحکم شیو تاریخ ۱۲

लोट
गढ़वीट
अलवा
लोटपुत्र
लोटदेव
शिव

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ماہ جیٹھہ روز دوشنبہ کو راہی بہشت ہوا ؛

جب اجمیر لی گئی لوٹ پوتر کا چچا مانک راے سمت ۱۱۴۱ مین سانبھر کو چلا گیا یہان
حسب قول بہاٹ کے شاکمبری دیوی نے اوسکو دشمنون کے ظلم سے پناہ
دی اور جسقدر زمین ایک روز مین اپنے گھوڑے کی سواری سے گھیر سکے
اوسپر قابض رہنے کی کفالت دیکر اوسی مقام پر قیام کیا مگر یہہ بہی شرط
کی کہ جسوقت تک اوس مقام پر جہان سے چلا تہا پہونچ جاوے پیچہے پہر کر
نہ دیکہے اوس نے دورہ شروع کیا مگر اثنا راستہ شرط مقبولہ کو سہو کر کے
جو پیچہے کو دیکہا تو کل سرزمین بشکل ایک نقرئی تختہ کے نظر آئی یہہ مشہور سر
یعنی جہیل تہا جسکو اوس نے دیوی کے نام سے ساکمبہر نامزد کیا کہ اب
سانبھر ہوگیا ہے اس جہیل کے اندر جزیرہ مین ساکمبہری دیوی کی مورت
اور مندر ہے ؛

قدیم چوہانون کے یہہ واقعات خواہ کیسے ہی بعید از قیاس ہون علامات
موقع سے اونکی تصدیق ہوتی ہے اور یہہ بہی اونکی صحت کی دلیل ہے
کہ پرتہی راج جو مانک راے کی اولاد مین تہا شمالی ہندوستان کا بادشاہ
ہوگیا تب سانبھری راؤ کہلاتا رہا ؛

مانک راے نے کہ چوہانون کا جد امجد متصور ہوسکتا ہے اجمیر پہر لیلی اوسکے
بہت اولاد ہوئی کہ مغربی راجپوتانہ مین دریاے سندہ تک پہیل کر
مختلف اقوام کے نام سے مشہور ہوے اور علیحدہ ریاستین بنائین ؛
کہیچی - ہاڈہ - سوہل - نربہان - بدوریہ - ہوریچہ - دہنیریہ - باگیریچہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

کل چوہانون مین سے نکلے ہین کہیچیون نے بعید سرزمین مشہور سندہ ساگر
دوآبہ مین کہ بہت اور دریاے سندہ کے درمیان اڑسٹھہ کوس تک
واقع ہے اور اوسکا دارالحکومت کہیچ پور پاٹن تہا بودو باش کی ہاڈون
نے اسی عرف ہانسی واقع ہریانہ مین ریاست بنائی اور ایک اور قوم
گوال کنڈ عرف گولکنڈہ حال حیدرآباد مین تہی کہ جب وہان سے نکالی
گئی پہر اسیر مین آگئے سوہل ناگور کے قریب کے ملک مین تہی بہدوریہ کی
جاگیر لب دریاے چمبل ہے کہ ابتک اونکے قبضہ مین ہے اور بہدور
کہلاتی ہے دہنیر یہ شاہ آباد مین مقیم ہوئے کہ یہہ مقام عجیب کشت وخون
سے کوٹہ کے ہاڑون کے قبضہ مین آیا ہے ایک اور شاخ بمقام نادول
مسکن گزین ہوئے مگر اوس نے اپنا نام چوہان سے اور کچہہ نہ بدلا
جنگل مین بہت ریاستین ہین جنکے رئیس یا تو اپنے بہالون کے زور سے
خود اختیار ہے یا اپنی قوم کے بزرگون کے ماتحت ہے اونکی فہرست اگرچہ
دلچسپ ہے مگر اس مقام پر ضرور نہین جانیکی فہرست مین مانک راے
سے مشہور بیسلدیو تک گیارہ راجہ شمار کئے گئے ہین اونکے درمیان مین
ہرسراج ہوا ہے جسکی حکومت کوہ آرابلی کے برابر آبو تک اور چمبل سے
مشرق مین تہی اوس نے سمت ۱۱۸۳ سے سمت ۱۲۲۶ تک راج کیا اور اسورون
کے مقابلہ مین ایک لڑائی مین ہلاک ہوکر ارمی مردہن کا خطاب حاصل
کیا فرشتہ کہتا ہے ۱۱۹۳ء ہجری مین مسلمان بہت زیادہ ہوگئے اور
کرمان وپشاور وقرب وجوار کے ممالک پر قبضہ کرلیا اور لاہور کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راجہ نے کہ راجہ اجمیر کے خاندان سے تہا اپنے بہائی کو بمقابلہ افغانون
کے جو بہ امداد غور اور کابل کے غزنیون کے کہ اوسی زمانہ مین مسلمان
ہوئے تہے زبردست ہوگئے تہے متعین کیا اور پانچ مہینے مین ستر لڑائیان
کامیابی سے لڑا مورخ نے لکہا ہے کہ ان لڑائیون مین سپاہ سرما
کافرون پر غالب آئی مگر جب موسم سرما گذر گیا وے تازہ قوت سے چڑہے
کرمان و پشاور کے درمیان فوجون کا مقابلہ ہوا بعض اوقات کافر یعنے
راجپوت لڑتے ہوئے کوہستان تک چلے گئے اور مسلمانون کو اپنے آگے
سے بہگا دیا بعض اوقات مسلمانون نے کمک پاکر پہرون کی بارش سے
کافرون کو اونکی سرحد پر پہونچا دیا کہ اسطرح جب نیلاب یعنی دریا سندہ
طغیانی پر ہوتی تہی سرحد پر چلے جاتے تہے ؛

تاریخ سے ثابت نہین ہے کہ ان لڑائیون مین اجمیر کا راجہ بذات خود
شریک ہوا یا نہین ہمیر راسہ کے بموجب ہر سراج کے بعد دوجگن دیو
ہوا کہ اوسکا اول مقام بہٹنیر تہا اور وہ نصیر الدین پر غالب آیا اور اور
سے بارہ سو گہوڑے چہینے کہ اس سے اوسکا نام سلطان گراہ ہوگیا
سبکتگین والد محمود کا لقب نصیر الدین تہا سبکتگین نے اپنے متقدم
الپتگین کے پندرہ برس کے عہد مین ہندوستان پر متواتر حملہ کیا
بعد درمیانی زمانون کے جنمین مسلمانون سے خفیف لڑائیان ہوئین
بیسلدیو راجہ ہوا اس رئیس کا باپ ہاڈا مورخون کے بموجب دہرم گج
اور جایگا کی فہرست کے بموجب بیر بیلندیو تہا کہ اسکی تصدیق دہلی کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

لاٹھ سے بھی ہوتی ہے محمود کا آخرین حملہ بیلندیو کے زمانہ مین ہوا اور
نے اپنی جان تصدق کر زبردست فتحمندون کو مغلوب کرنے اور اجمیر کے
محاصرہ سے ہٹانے کا فخر حاصل کیا قبل اسکے کہ بیسلدیو کا حال لکھا جاوے
لازم ہے اوس چوہان کا بھی جس نے اپنے اور اپنے رشتہ دارون کا
نام محمود کے اول حملہ مین جوانمردی دکھاکر زندہ دوام کیا ہے ذکر کیا
جاوے ؛

واچا راجہ کا بیٹا گوگا چوہان تھا کل جنگل دیس دریاے ستلج سے ہریانہ تک
اوسکے قبضہ مین تھا اوسکا دار الحکومت میہرہ جسکو گوگا کا میری کہتے ہین
ستلج پر واقع تھا اوسکی حفاظت مین وہ مع پنتالیس بیٹون اور ساٹھ
بہتیجون کے مرا چونکہ اوس روز تہوار نوین روز یکشنبہ تھا کل راجپوتانہ
خصوص اوس حصہ مین جو گوگا کا تھل کہلاتا ہے یہہ دن گوگا نوین مشہور
ہے اور متبرک سمجھا جاتا ہے اوسکا گھوڑہ جو ادیہہ ہے راجپوتانہ مین مشہور
ہوا ہے کہ اکثر گھوڑون کا بھی نام رکھتے ہین اور راجپوتانہ کے زبردست
بہادر گوگا کی ساکہ کے جو محمود کے عبور ستلج پر واقع ہوا تھا قسم کہایا کرتے
ہین ؛

شاید یہہ محمود کا اخیر حملہ تھا کہ وہ ملتان سے جنگل مین ہوکر گیا اول اجمیر پر
حملہ کیا پھر اوسے فتح کرکے گردنواح کے ملک کو لوٹا اور برباد کیا مگر گڈھہ
بیٹھلی لڑتا رہا محمود مجروح ہوکر بھاگا چوہانون کے دوسرے شہر نادول
کو قتل کیا وہان سے جاکر نہروالہ کو فتح کیا اوسکے ظلم نے فساد برپا کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جس سے اوسکو مغربی جنگل مین ہوکر لب دریاے سندہ مین جانا پڑا اور
اوسکی فوج پر مصیبت آئی ؛
بیسلدیو کی مہمات چند کی ایک کتاب مین لکھی ہین راسہ کے بموجب بیسلدیو
کی تاریخ سمت ۹۲۱ ہے چند نے بیسلدیو کی فوج کی بہت تعریف لکھی ہے کہ
مسلمان حملہ آورون کے مقابلہ کیواسطے ہندو مذہب کے چیدہ دلاور
جمع ہوئے تہے صرف انہلواڑہ کے چالک راجہ نے اس اجتماع مین شریک
ہونے سے انکار کیا اور اسطرح پر کہ اوس سے چوہان ناراض ہوگئی
کہ اوس فقرہ کا لفظی ترجمہ بہت دلچسپ ہے ؛
گویل وال جیت کو اجمیر سپرد کی اور کہا کہ تمہاری وفاداری کے بھروسہ
پر ہون چالک کہان پناہ لیگا شہر اجمیر سے کوچ کرکے بیسلہ تالاب پر دیرہ
کیا مانسی پہاڑ نے منذور کی آراستگی سے اوسکے قدم چھوئے بعدازان
گہیلوت زیور اجتماع و یاور سرمع تنور اور رام گوڑ مع موہیس مالک
بیوات کے آئے دونا پور کے موہل نے خراج بہیجکر عذر کیا بلوچ دونون
ہاتہہ باندہ کر حاضر ہوا مگر باہنی کے مالک نے سندہ چہوڑ دیا پہر بہٹنیر سے
نذر آئی اور ٹاٹہ اور ملتان سے نعلبندی آئی جب دیرآول کے بہومیہ
بہاٹہی کے پاس حکم طلبی پہونچا سب نے اطاعت کی اور اوسیطرح مالن واسر
کے جادون نے کی موری اور بڈگوجر انتروید کے کچہواہون کے شامل
ہوگئے مغلوب میرون نے اوسکے قدم پوجے بعدازان ٹکیت پور کی فوج
بہ افسری گویلوال جیت کے پہونچے پہر جلدی مین اودے پر مارمع نرپان

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

دور و چندیل و داہمہ کے سوار ہو کر آیا ؛

اس مختصر فقرہ مین کل راجپوتانہ کی مجمل تاریخ آگئی تہی بہاٹون کی ایسی تحریرون سے اوس زمانہ کا حال اگرچہ مبالغہ سے مگر بہت منکشف ہوتا ہے چند نے یہہ فقرہ بطور دیباچہ تاریخ اپنے راجہ پرتہی راج اولاد بیسلدیو کے لکہا ہے

نسب نامہ خاندان چوہان

۱	انہل	جسکو اگنی پال کہتے ہین بکرماجیت سے ۶۵۰ سال پیشتر ہوا ماکاوتی نگری آباد کی اور کونکن و اسیر و گولکنڈہ فتح کئے ؛
۲	سواچہ	
۳	مالن	غالباً مالانی قوم کا مورث ہے ؛
۴	گلن سور	
۵	اجے پال چکوہ	جس نے اجمیر آباد کیا بعض کہتے ہین سمت ۲۰۲ بکرماجیت مین ہوا بعضے کہتے ہین سمت ۲۰۲ براٹ سمت مین ہوا کہ یہہ زیادہ قرین قیاس ہے ؛
۶	دولہ راے	مسلمانون کے اول حملہ پر اجمیر کو کہو بیٹہا اور مارا گیا سمت ۷۴۱ مطابق ۶۸۵ء مین ؛
۷	مانک راے	سانبہر آباد کیا اس سبب سے اوسکی اولاد سانبہری راؤ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہلاتی ہے سمت ۷۷۱ ؛

۸	ہرسراج	سمت ۸۲۷ مین ہوا نصیر الدین عرف سبکتگین کو شکست دی اس سبب سے سلطان گراہ کہلایا ؛
۹	بیر بیلندیو	جسے دہرم گج کہتے ہین محمود غزنوی کے مقابلہ مین اجمیر پر مارا گیا ؛
۱۰	بیسلدیو	سمت ۱۰۶۶ مطابق ۱۱۳۰ء مین ہوا ؛
۱۱	سارنگ دیو	
۱۲	آنا	جس نے اجمیر مین آنا ساگر تالاب بنوایا ؛
۱۳	جیپال	ہرس پال
۱۴	اجے دیو عرف انندیو ؛	بجے دیو - اودے دیو ؛
۱۵	سومیسوار جس نے اننگ پال تنور راجہ دہلی کی دختر روکا بائی سے شادی کی	

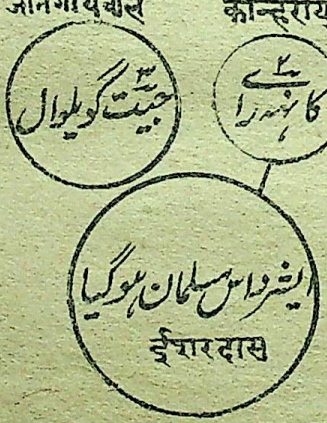

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

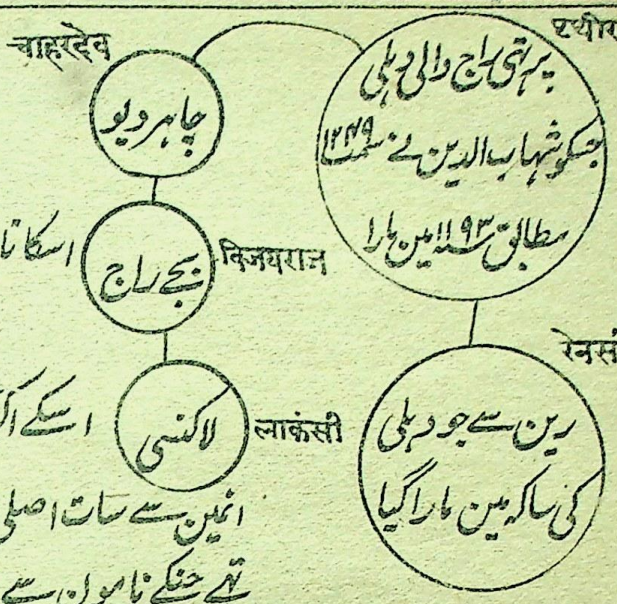

۱۶ پرتھی راج — اسکا نام دہلی کی مینار پر ہے

۱۷ لاکنسی — اسکے اکیس اخلاف ہوئے انمین سے سات اصلی تہے باقیماندہ کم اصل تہے جنکے ناموں سے قوین نامزد ہوئین لاکنسی سے چھبیسوین پشت مین نونرہ سنگہ راجہ نیمرانہ ہوا ہے ؛

بیسلدیو کے نام سے دہلی کی مینار واقع وسط قلعہ فیروز شاہ کا کتبہ شروع ہوا ہے پیشتر یہہ مینار بمقام نگمبود واقع لب دریاے جمن دہلی سے چند میل فروتر تہی پہر وہان سے بمقام حال پر لاکر رکہی گئی ہے ؛

یہہ کتبہ ۱۵- بیساکہہ سمت ۱۲۲۰ سے شروع ہوا ہے اور اوسی پر ختم ہوا ہے اور بجز بطور بزرگ پرتہوی راج چہوہان تلک ساکمبہری بہوپتی کے بیسلدیو کا کچہہ ذکر نہین ہے پرتہی راج سمت ۱۲۲۰ مین فرمان روا ے دہلی تہا اور سمت ۱۲۴۹ مین مارا گیا مگر دوسرے فقرہ کی رُو سے لازم آتا ہے کہ آغاز کتبہ پر سمت ۱۲۲۰ کی جا پر سمت ۱۱۲۰ سمجہے جاوین کہ اوس سال مین بیسلدیو نے ملیچہون کو آریاورت سے نکالا لیکن اگر بالکل سنہ ۱۲۲۰ ہین تو کل کتبہ پرتہی راج چوہان کا ہے کہ اوسکے اور بیسلدیو کے درمیان کم سے کم چہہ راجہ گذرے ہین ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پس قرین قیاس ہے کہ آغاز کتبہ بیسلدیو کے زمانہ سے منسوب ہے اور انجام
پرتھی راج سے اوس نے اپنے بزرگ کے فتح کی سالگرہ کے روز کو اپنی
فتوحات کے یادگار کی تحریر کیواسطے مناسب وقت تصور کیا ہے اور یہہ
فتوحات بھی بعینہ اوسی قسم کی تھین یعنی اوس نے بھی مثل بیسلدیو کے مسلمانون
کو آریاورت سے نکالا تھا مسلمان مورخ بھی تسلیم کرتے ہین کہ قبل فتح آخرین
کے پرتھی راج نے شہاب الدین کو بارہا بذلت شکست دی تھی پس اگر
اس قیاس کے بموجب آغاز کتبہ سمت ۱۲۰۱ مطابق ۱۱۴۴ء ہے تو اجتماع جس کا
ذکر چوہان بھاٹ نے لکھا ہے بہ تحت حکومت بیسلدیو ہوا تھا اور اوسی کی
یادگار کیواسطے کتبہ کثیر لکھا گیا تھا کہ چار رئیسون کی کیفیت سے یہہ وقت حسب
شرح ذیل دریافت ہوتا ہے۔

۱ روسار شریک مجمع مین سے اودے دت پرماروالی دھار خلف راجہ بھوج
کا زمانہ اکثر کتبون سے سمت ۱۱۰۱ اور سمت ۱۱۵۰ کے درمیان تحقیق ہوا ہے
اور اپنے عہد کے وسط مین یہہ شریک مجمع ہوا ہوگا۔

۲ بھوملیہ بھاٹھی والی دیرہ اول اگر اوس سے بعد کا زمانہ ہوتا تو بجاے دیرہ اول
جیسلمیر دارالحکومت حال لکھا جاتا۔ کچھواہون کا انتر بید سے آنا لکھا ہے یہہ
سرزمین گنگا و جمنا کے درمیان ہے کہ اوس زمانہ مین اونکی بود و باش
نزدرسے آمیر کو منتقل نہوئی تھی۔ تیسرے ثبوت میواڑ کے ایک کتبہ مین ہے
کہ سمرسی کا دادا تیج سی بیسلدیو کا رشتہ دار لکھا ہے۔ بیسلدیو چونسٹھ
برس زندہ رہا اگر یہہ تاریخ سمت ۱۲۰۱ اوسکے عہد کے وسط کی سمجھی جاوے تو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

وہ سمت ۱۰۸۸ مطابق ۱۰۳۲ء سے سمت ۱۱۵۲ مطابق ۱۰۹۶ء تک زندہ رہا لیکن چونکہ
اوسکا باپ دہرم گج یا بیر بلندیو جسکو ہمیر راسہ مین مالن دیو لکھا ہے محمود
کے اخیر حملہ پر اجمیر کے مقابلہ مین مارا گیا اس خیال سے کہ اوسوقت وہ
دس برس کا ہوگا اوسکی ولادت کی تاریخ سمت ۱۰۷۸ مطابق ۱۰۲۲ء سے سمت ۱۱۴۱
مطابق ۱۰۸۶ء کے درمیان قایم کرنی لازم آتی ہے کہ اوسی مین کتبہ دہلی
کی تاریخ داخل ہے اور حساب سے فہرست کے کل زمانون سے مطابق ہے
اسواسطے صحیح تاریخ سمت ۱۱۲۶ سے سمت ۱۱۲۰ تک بہ اطمینان قایم ہوسکتی ہے
پس بیسلدیو دہلی کے تنور راجہ جے پال کے ہمزمانہ تہا اور اوسی زمانہ
مین گجرات مین دورلب اور بہیم اور دہار مین بھوج اور اودے دت
اور میواڑ مین بدہسی اور تیج سی تہے اور جس اجتماع کا وہ افسر ہوا وہ تہا
جو محمود غزنوی سے چہارم مسلمان بادشاہ مودود کے مقابلہ کیواسطے
کیا گیا تہا کہ بموجب کتبہ مندرجہ مینار دہلی کے اوسکے شمالی راجپوتانہ سے
خارج ہونے نے آریاورت کو پہر پاک کردیا تہا ۔ بیرم دیو اور اجمیر کے راجہ
کی فوجون سے بچکر محمود اخیر مرتبہ ۴۱۷ ہجری مطابق ۱۰۲۶ء و سمت ۱۰۸۲ مین
عنقریب سمت ۱۰۸۶ کے کہ چندنے مقرر کی ہے ہندوستان سے براستہ سندہ
مفرور ہوا تہا ؛

اگرچہ بیسلدیو کا رئیس گجرات سے لڑنا اور فتح پاکر اوسی مقام پہ بیل نگر آباد
کرنا مفصل لکھنے کے لایق ہے مگر زیادہ تر تعلق اوسکا پرتہی راج کی تاریخ
سے ہے بیسلدیو کی تاریخ مین مبالغہ بکثرت ہے اور ظاہر انقص تاریخی رفع

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرنے کیواسطے کیا گیا ہے اس سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ اوس نے عالم مجبوری
مین عقاید مذہب اسلام اختیار کر لیے تہے اور یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے
مابعد پرا شچہت بہی کیا تہا اور جس ڈہونڈ مین اوس نے بود و باش اختیار کی
کالک جو بنیر مین بیسل کا ڈہونڈ کے نام سے ابتک مشہور ہے ؛
گوسنبہ رام ہاڈا بہاٹ کی کتاب کے بموجب ہاڈا انوراج خلف بیسلدیو سے
پیدا ہوے ہین مگر موجی کہیجی بہاٹ لکہتا ہے کہ انوراج مانک راے کا بیٹا اور
کہیچیون کا بزرگ تہا - اب حسب تحریر ہاڈا بہاٹ کے لکہا جاتا ہے انوراج
کی جاگیر مین اسی یعنی ہانسی کا مقدم قلعہ واقع سرحد تہا اوسکے بیٹے استپال
نے بہ اتفاق اگن راج خلف اجے راؤ بانی کہیچپور پاٹن واقع سندہ ساگر
رندہیر چوہان راجہ گولکنڈہ کے پاس طالع آزمائی کرنے کی تیاری کی تہی مگر
کچلی بندکے وحشیون کی فوج نے ایک وقت مین اسی اور گولکنڈہ دونون
پر حملہ کیا رندہیر نے ساکہ کیا اور صرف اوسکی دختر سورا بائی جان بر ہو کر بغرض
پناہ پذیری اسی کو گئی کہ وہان بہی اوسیوقت مین وہی خونخوار فوج حملہ آور
ہوئی تہی انوراج نے بہاگنے کی تیاری کر لی مگر اوسکے بیٹے استپال نے
انتظار حملہ نکر کے خود دشمن پر چڑہائی کی لڑائی مین حملہ آور مارا گیا اور استپال
نے مجروح شدید ہو کر جہانتک وہ گرا اوس کا تعاقب کیا اوسی مقام پر سورا بائی
زیر درخت پیپل موت کی منتظر تہی کیونکہ امید زندگی نہ تہی اور خوف واشتہا سے
صرف پوست واستخوان باقی رہگیا تہا مگر عین یاس کی حالت مین اشٹوہ یعنی
درخت پیپل جسکے سایہ مین تہی یکایک پہٹا اور اسا پورنا کل دیوی نکلی سورا بائی

نے اوس سے اپنے باپ اور بارہ بہائیون کے بمقابلہ دئت کجلی بند گولکنڈہ
کی حفاظت مین مرنیکا حال بیان کیا دیبی نے اوس سے کہا کہ طمانیت رکہہ
تیری نسل کے چوہان نے اوسکو مار ڈالا ہے اور قریب ہے چنانچہ اوسکو
اوسی مقام پر لے گئے جہان است پال زخمون سے بیہوش پڑا تہا اوسکی
مدد سے وہ بحال ہوا اور چوہانون کے قدیم ورثہ قلعہ اسیر پر قابض ہوگیا
اسی روایت کو کپتان بروس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی نے بطرز دیگر لکہا ہے
کہ انوراج راجہ ہانسی حصار کی رانی دودا وتی پنوار نسل کی تہی اوس نے
بارہ برس تک حاملہ رہکر انڈا دیا پنڈتون نے انڈے کی پوجا کرائی اور مدت
تک اوسکی پرستش ہوتی رہی آخرکار گہرارم دئت جس نے کوہ آبو پر برہما جی کو
ستایا تہا گولکنڈہ واقع دکن مین فوج لیکر گیا اور وہان کے چوہان راجہ
سے لڑا اور اوسکو شکست دیکر بجز ایک لڑکی مسماۃ سوران بنت بندہیر
چوہان کے سبکو ہلاک کیا بعد ازان گہرارم ہانسی حصار کو گیا اوسکی آمد سنکر
انوراج مفرور ہوا اور متبرک سمجہکر انڈہ کو اپنی رانی کے ڈولہ مین رکہکر لیچلا مگر
وہ اسقدر وزنی ہوگیا کہ کہار نہ لیجا سکے پہر اوسمین سے آواز نکلی کہ بہاگو
مت اس انڈہ مین سے نکلکر دئت سے مقابلہ کرونگا رانی نے یہہ بات سنکر
راجہ کو اطلاع دی نصف شب پر انڈا پہوٹا اوسمین سے سات گز کا دیو نکلا
اور گہرارم سے لڑا دونون لڑائی مین مارے گئے ؛

اتفاقاً سوران لڑکی کہ گولکنڈہ کے خاندان مین سے بچ رہی تہی اسپ
درخت کے سایہ مین بیٹہی تہی یکایک درخت پہٹا اوسمین سے آسا پورا دیو

दूदावती
गहरारम
वंधीर
अस्पल
आसापु

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نے سوران سے کہا کہ جس دشت نے تیرے باپ کو مارا تہا وہ ہانسی حصار
مین چوہان راجپوت کے ہاتہہ سے مارا گیا ہے اور وہ لڑکے کو اپنے ساتہہ
میدان جنگ مین لیگئے وہان لڑکے نے اوس دیو کی ہڈیون کو جو انڈے
سے پیدا ہوا تہا جمع و زندہ کرکے اوسکا نام است پال رکہا کہ اس سے
وہ اور اوسکی اولاد ہاڈا مشہور ہوئی ؛

است پال ہاڈون کے مورث نے سمت ۱۱۸۱ مطابق سنہ ۱۱۲۵ء مین اسیر پر قبضہ
کیا اور چونکہ محمود کا اخیر ہندوستان پر حملہ براستہ ملتان اجمیر تک
سنہ ۴۱۷ ہجری مطابق سنہ ۱۰۲۲ء مین ہوا تہا براہ واجب یقین کیا جاسکتا ہے
کہ اوسکے باپ انوراج کی جان اور اوسکی دار الحکومت اسی کو سلطان
غزنین نے لیا تہا اوسی زمانہ مین اس فتح مند نے اجمیر کو قتل اور ملک
کو برباد کیا اور ہندو بہاٹ نے اوسکو کجلی بند کا دشت لکہا ہوگا اگرچہ اوس
جا پر شوق فتح نے جسکے نزدیک سارشترہ کا کنارہ غزنین سے سراندیپ
و پیگو کی فتح تک صرف درمیانی مقام تہا بزمانہ قیام انہلواڑہ کے ایک
فوج بہیجکر رندہیر کو گول گنڈہ سے نکالا ہوگا مسلمان مورخون کی تحریر
سے فوج محمود کی جزیرہ نما مین داخل ہونیکا کچہہ پتہ نہین لگتا ہے مگر ان
خفیف مراتب کی نسبت قیاس دوانی کرنا عبث ہے اون سے صرف یہی
ایک نیا امر ثابت ہوتا ہے کہ یہہ ریاستین جنوب و شمال مین راجپوت رئیسون
کے قبضہ مین تہین اونکی اولاد کی اصل باشندگان مین ملنے سے مرہٹون
کی مشترک نسل پیدا ہوئی اس قوم مین اپنے بزرگون کے سے نام اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

خواص ہین مگر بجاے جادون و تنور و پنوار وغیرہ القاب سے مشہور ہین
اُست پال کا بیٹا چاندکرن تہا اور اوسکے بیٹے لوک پال کے اخلاف ہمیر چاندو
و گمبہیر پرتہی راج کی لڑائیون مین بہت مشہور ہوئے ہین اور اوسکے لوکپ
ایک سو آٹہہ سردارون مین داخل تہے اور اس سے مترشح ہے کہ اگرچہ ہمیر
اسیر بالکل خراج گذار نہ تہا مگر اوسکے رئیس شاہ اجمیر کو چوہانون کا بزرگ سمجہکر اطاعت کرتے تہے ؛

کتاب قنوج سمی مین جو چند نے چوہانون کی اوس لڑائی پر لکہی ہے کنوج
جسمین چوہان قنوج کے راجہ کی دختر لیگیا تیسرے روز کی لڑائی مین
ہاڈا رئیسون کی بہت تعریف لکہی ہے ؛

ہاڈا راؤ ہمیر مع برادر گمبہیر لکہی گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے آقا کے لکہی
قریب آیا اور متکلم ہوا اے جنگیش اپنی جانبری کا فکر کروے چند جنگلے
کی فوج کا تو ہم مقابلہ کرتے ہین جسطرح جہاز سمندر مین شگاف کرتا ہی
ہمارے گہوڑون کے سمون سے میدان جنگ جوتا جاویگا ؛

بہائیون نے راجہ کاشی یعنی بنارس خراج گذار قنوج کی فوج تائیدی
کا مقابلہ کیا جب وے شامل ہوئے ہمیر کی آواز دُرگا کی سنگہاسن تک سنگہا
پہونچی غرض دونون بہائی اس لڑائی مین مارے گئے اگرچہ اخیر لڑائی
کے چند بس ماندون مین سے جو ایک شخص راجپوتون کے خود اختیاری
کیواسطے شہاب الدین سے لڑا ہاڈا تہا ؛

ہمیر کا بیٹا کال کرن ہوا اور اوسکا ماہ گمد اور اوسکا راؤ باچہ اور اوسکا کالکرن

راؤ چند منجملہ چند خود اختیار چوہان رئیسون کے جنپر علاؤالدین حملہ آور ہوا
اسیر کا راؤ چند تہا اوسکی فصیلین اگرچہ ناممکن الدخل سمجھی جاتی تہین مگر
اس بہادر جنگ آور کی دلیری اور فن کا مقابلہ نکر سکین اور چند اور
اوسکے اہل قبیلہ بجز ایک پسر کے قتل ہوئے اس لڑکے کا نام رین سی تہا
کہ یہہ نام چوہان ولیعہدون کے حق مین بہت مضر ہے پرتہی راج کے
بیٹے کا بہی یہی نام تہا کہ وہ دہلی کی حفاظت مین مارا گیا مگر اسیر کا رین سی
البتہ خوش نصیب تہا وہ صرف ڈہائی برس کی عمر مین تہا اور رانا چیتوڑ
کا بہانجہ تہا اس سبب سے اوسکی پناہ مین بہیجا گیا تہا جب وہ جوان ہوا
اوس نے بہنسرور کے مسمار قلعہ پر حملہ کرکے ڈونگا بہیل کو جس نے
پہاڑی گروہ سے اس مقام کو جاے پناہ بنایا تہا نکالدیا تہا میواڑ کی
اس قدیم جاگیر کو علاؤالدین نے وقت حملہ چیتوڑ کی شکست کیا تہا اور
چوہان طفل کی پناہ پذیری کے وقت تک میواڑ مین شامل نہوا تہا ؛
رین سی کے کولن اور کنکل دو لڑکے ہوئے کولن کسی مہلک بیماری مین
مبتلا ہوکر کیدارناتہہ واقع لب گنگ کی جاترا کو چلا گیا اور کل راستہ کو اپنے
قدمسے پیمود کرتا گیا چہہ مہینے مین وہ درہ بندریا تک پہونچا اور وہان اوس
چشمہ مین جہان سے بان گنگا نکلتی ہے غسل کرنے سے اوسکا عارضہ رفع
ہوگیا کیدارناتہہ نے اوسکی عبادت کو مقبول کیا اور راجہ پتہار یعنی سطح
زمین وسط ہند کا خطاب دیا یہہ کل ملک روسار چیتوڑ کے قبضہ مین تہا
مگر جب علاؤالدین نے چیتوڑ قتل کی اور گہیلوت بہت مارے گئے اونکی حکومت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

ایسی ضعیف ہوگئی کہ اصل باشندگان مینہ نے اپنے قدیم پہاڑون پر پہر
قبضہ کرلیا یا چیتوڑ کے ماتحت جاگیردارون کے شریک ہوگئے ؛

قدیم الایام مین راجہ ہون پر مارنسل کا ملک پتہار کا مالک تہا اور مینال مین
حکومت کرتا تہا ہون کی یادگار کے اکثر مکانات موجود ہین اور جب آٹہوین
صدی مین چیتوڑ پر حملہ ہوا اوسوقت بہی انگتسی ہونونکا راجہ رئیس چیتوڑ
کا مددگار تہا بارولی کے مندرون کو اسی ہون راجہ سے منسوب کرتے
ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بکرم کی ابتدائی صدیون مین کہ یہہ مشہور
قوم چہتیس راج کلون مین سے تہی خیر یہہ تو خواہ کچہہ ہو مگر راؤ بانگو کولن کا
پوتا قدیم مینال پر قابض ہوا اور پتہار کے مغربی سمت کی ایک بلندی پر
بماودہ کا قلعہ تعمیر کرایا بہنیسرور واقع مشرق اور بماودہ و مینال واقع
مغرب تک ہاڈون نے کل پتہار پر قبضہ کرلیا اسکے علاوہ دیگر ممالک بہی
فتح کئے مانڈل گڈہ و بجولی و بیگو و رتنا گڈہ و چورایتہ گڈہ ملکر وسیع
ریاست ہوگئی ؛

راؤ بانگو کے بارہ اخلاف تہے اونکی اولاد پتہار مین پہیل گئی اوسکے بعد
دیو مسند نشین ہوا اور اوسکے ہرراج و ہٹجی و سمرسی تین بیٹے ہوئے
اس زمانہ مین ہاڈون کی ایسی طاقت ہوگئی کہ شاہنشاہ اونپر متوجہ ہوا
اور سکندر لودہی نے راے دیو کو دربار مین طلب کیا اسواسطے اوس نے
بماودہ مین اپنے خلف ہرراج کو مسند نشین کیا اور چہوٹے بیٹے سمرسی کو
ساتہہ لیکر دربار مین حاضر ہوا اور عرصہ تک وہان رہا آخرکار بادشاہ نے

हून
मैनाल
अंगतसी
बारोली
बांगो
मैनाल
बमावल
मांडलग
बिजोली
बेगू
रतनाग
चौराय
देव
हटजी
समरस
रायदेव

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوسکی سواری کا گھوڑا لینا چاہا وہ اپنے وطن کے پہاڑون کو مفرور ہوا
بادشاہ کا ایک بہت عمدہ نسل کا گھوڑا تہا کہ بغیر سُم تر کرنے کے ندی کا عبور
کرسکتا تہا دیو نے دارو غہ اسطبل سے ساز کرکے اپنے گھوڑے سے اوس
گھوڑے کا بچہ لیا بادشاہ نے اس بچہیرے کو لینا چاہا دیو نے اول بہ تدریج
اپنے قبایل کو روانہ کردیا پہر ایک روز سوار ہوکر اور بہالہ ہاتہہ مین لیکر
جہان بادشاہ بیٹہا تہا پہونچا اور کہا کہ مین رخصت ہوتا ہون مگر تم راجپوتون
سے تین چیزین نہ مانگا کرو گہوڑا ۱ - جورو ۲ - شمشیر ۳ - یہہ کہکر باگ اوٹہائی
اور بہت جلد پتہار مین پہونچ گیا باوجودہ کو بقبضہ ہرراج چہوڑکر وہ باندونا
مین جہان اوسکے بزرگ کولن کو آرام ہوا تہا آیا یہان اوسارہ نسل کے
مینہ بہ تحت حکومت اپنے بزرگ سردار جیتا رہتے تہے اوس زمانہ مین وہان
کوئی شہر آباد نہ تہا گہاٹون کے کنارون پر پختہ دیوار اور دروازے بنا
رکہے تہے اور اوسکے اندر ہر ایک مینہ جہان طبیعت چاہتی تہی جہونپڑی
بناکر رہتا تہا اس زمانہ مین جو لوگ چیتوڑ کے قتل پر رانا کے مطیع تہے اونکو
راؤ گانگو کہیچی کے تاخت و تاراج سے کہ رام گڈہ ریلاون کے قلعہ سے
گردنواح کے ملک سے برچہی دوہائی کا محصول لیتا تہا بہت تکلیف تہی گانگو
سے بچنے کیواسطے مینون نے صلح کرکے ہر ایک دوسرے مہینے کی پورنماشی کو
چوتہہ کے خراج کا فصیل سے لٹکانا قبول کیا تاریخ معینہ پر راؤ آیا مگر اوسکو
تہیلہ نظر نہ آیا گانگو نے پوچہا مجہسے پیشتر یہان کون آیا ہے کہ اوسیوقت راجہ
پتہار بچہیرے پر چڑہا ہوا نکلا گانگو والی ریلاون کے پاس بہی اوس سے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

بہتر گھوڑا تہا کہ پاربتی ندی کے دریائی گھوڑے اور کہیچی سردار کے گھوڑے سے کہ ندی کے کنارہ پر چڑہتے تہے پیدا ہوا تہا اس گھوڑہ کی سواری مین کوئی امر اوسکا سدراہ نہین ہو سکتا تہا تا بحدیکہ ہر موسم مین مینون سے خراج لینے کیواسطے چمبل بہی مانع نہ تہی ؛

سخت محاربہ وقوع مین آیا ہاڑا کی فتح ہوئی اور گانگو بہاگا اور پہار کے راؤنے اوسکا چمبل تک تعاقب کرکے اوسکے گھوڑے کا امتحان کیا جسوقت گانگو کنارہ سے کودا سوار اور گھوڑا دونون پانی مین غرق ہو گئے اور تہوڑی دونون بعد دوسرے کنارہ پر نکلا دیو کو دیکہکر بہت تعجب ہوا اور پکارا شاباش راجپوت تمہارا نام کیا ہے اوس نے جواب دیا گانگو کہیچی نام ہے اس نے کہا میرا نام دیو ہاڑا ہے ہم آپسمین بہائی ہین ہمکو عداوت نہین رکہنی چاہیئے آیندہ کو یہہ ندی ہمارے درمیان مین سرحد رہی ؛

سمت ۱۳۹۸ مطابق سنہ ۱۳۴۲ مین جمیتہ اور اوسارہ مینون نے دیو رائے کو اپنا آقا قبول کیا اوس نے باندو کا نال کے وسط مین شہر بوندی آباد کیا کہ اوسوقت سے وہ ہاڑون کا دارالحکومت ہو گیا چمبل ندی جو اس واقعہ سے تہوڑے دنون بعد تک مشرقی سرحد رہی تہی آیندہ کو نرہی اور بہادری کی وجہہ سے اس قوم کے لوگون کا بادشاہ کے نائبون سے بہت واسطہ ہو گیا اور اونہون نے بادشاہ کی عنایت حاصل کرکے بذریعہ فتح وحصول عطیات کے ملک کو بڑہایا کہ وہ ہاڑاوتی وہاڑوتی کے نام سے مشہور ہوا ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہانتک کی تاریخ کا مختصر خلاصہ یہہ ہے -

۱ انوراج نے اسی عرف ہانسی لی ٭

۲ استپال خلف انوراج سمت ۱۰۸۱ مطابق ۱۰۲۵ء مین اسی سے نکالا گیا اور اسیر حاصل کیا اس شخص سے ہاڈا شروع ہوے ہین ٭

۳ ہمیر شہاب الدین کے حملہ سمت ۱۲۴۹ مطابق ۱۱۹۳ء پر گگرہ کی لڑائی مین مارا گیا ٭

۴ راؤ چند کو علاؤالدین نے سمت ۱۳۵۱ مین مارا ٭

۵ رینسی اسیر سے مفرور ہوکر میواڑ مین گیا سمت ۱۳۵۸ مین بہینسرور پر قابض ہوا ٭

۶ راؤ بانگو باوده ومینال وغیرہ پر قابض ہوا ٭

۷ راؤ دیو نے سمت ۱۳۹۳ مطابق ۱۳۴۲ء مین باندوگھاٹہ مینون سے لیا بوندی شہر آباد کیا اور ملک کا نام ہاڑوتی رکھا ٭

راؤ دیو کی مینہ رعایا ہاڈون سے تعداد مین زیادہ تھی اس سبب سے اوس نے بنظر استحکام اپنی حکومت کے وہی وحشیانہ عمل کیا جو راجپوتانہ کی ریاستون مین اکثر ہوتا رہا ہے راجپوت مورخ نے اوسکا سبب یہی لکھا ہے کہ مینون کا سردار ایسا گستاخ ہوگیا تھا کہ اوس نے مالک پہار کی دختر سے شادی کی درخواست کی راؤ نے باوده کے ہاڈا اور تہوده کے سولنکیون کو مدد پر بلایا اور اوسنے مینون کو بالکل قتل کر ڈالا ٭

دیو نے اس واقعہ سے کسیقدر مدت بعد ریاست چھوڑکر اپنے بیٹے کو مسند نشین کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

تحقیق نہین ہے اگرچہ اسمین شک نہین کہ اس ارادہ پر اوسکو اسی جرم نے آمادہ کیا تہا اول اوس نے ہرراج کو بماوده دیا تہا اور خود سکندر لودہی کے پاس چلا گیا تہا اور اس مرتبہ سمرسی کو راج دیا اور بوندی اور پتہار کی شاخین خود اختیار رہین حکومت سے دست بردار ہونے پر جگرآج کا خطاب دیا جاتا ہے اور جب باپ بیٹے شامل حال حکومت کرتے ہین ولیعہد جیوا راج کہلاتا ہے چنانچہ بوندی کی تاریخ مین اسکی چار نظیرین موجود ہین دیو - نارائین داس - راج چتر سال - سرجی امید سنگہ +

قاعدہ ہے کہ جب کوئی راجہ حکومت چہوڑتا ہے پہر دار الحکومت مین نہین آتا ہے راجہ اصل مین معدوم ہوجاتا ہے نہ وہ رعایا ہوسکتا ہے اور نہ راجہ رہ سکتا ہے اس عمل کی تشہیر کامل کیواسطے راجہ کی مورت بناتے ہین اور بعد بارہ روز کے کہ معمولی ایام تعزیت مین جلا دیتے ہین بہ پابندی اس رسم کے دیو بوندی اور بماوده کی فصیلون کے اندر نگیا اور وقت وفات تک بوندی سے پانچ کوس موضع اومرتہونہ مین رہا +

سمرسی کے تین اخلاف ہوئے -

ناپوجی مسند نشین ہوا +

ہرپال نے جہجاور حاصل کیا اوسکی اولاد بنام ہرپال پوتہ مشہور ہوئی +

جیت سی نے آنصوب چمبل اپنی حکومت بڑہائی جب وہ ایک دفعہ کیتون کے تنور سے ملکر واپس آیا ندی کے قریب نالہ مین وہ بہیلون کے مجمع مین ہوکر گذرا اونپر یکایک حملہ آور ہوکر اونکو مار ڈالا اور وے ہاڈون کے ہاتہہ سے مارے گئے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس نالہ کے درہ پر جیت سی نے بھیلون کے سردار کو مار ڈالا اور بھیرو دیوتا
کے نام کا ہاتھی تعمیر کرایا وہ قلعہ کوٹہ کے بڑے دروازہ کے قریب ایک مقام
معروف چار جھونپڑہ پر کھڑا ہے اور کوٹیہ بھیلون کی آبادی سے کوٹہ شہر کا
نام ہوا ہے ؛

سمرسی کے بعد ناپوجی کہ بہت مشہور ہوا ہے مسند نشین ہوا ناپوجی نے دختر
سولنکی رئیس والی تھوڈہ سے کہ شاہان انہلواڑہ کی اولاد مین سے تھا شادی
کی تھوڈہ مین اوس نے بہت خوبصورت سنگ مرمر کی ایک پٹی دیکھکر اپنی
رانی سے کہا کہ اپنے باپ سے مانگ لے اسبات پر سولنکی بہت ناراض ہوا کہ
شاید آیندہ کو ہاڈا میری عورت مانگنے لگے اور اوسکو رخصت کر دیا۔
ناپوجی نے اس خفگی کا انتقام اپنی رانی سے لیا کہ اوسکو ترک کر دیا اوس نے
اپنے باپ کے پاس جاکر استغاثہ کیا ؛

کجلی تیج کے تہوار پر کہ ساون سدی ۳ کو ہوتا ہے اور ہر ایک راجپوت
پر فرض ہے کہ اپنی عورت سے ملے بوندی سے کل سردارون کو اپنے گھر
جانے کی رخصت ہوئی تھوڈا رئیس نے بوندی کے غیر محفوظ رہنے کو موقع
غنیمت سمجھکر یکایک قلعہ مین مداخلت کی اور ہاڈا راؤ کے سر مین بھالا مارا
اور اوسکو ہلاک کر کے خفیہ نکل گیا اتنا راستہ اپنے ہمراہیون سے کامیابی
کی تعریف کرتا تھا کہ ایک مقام پر بوندی کا ایک سردار گوشہ مین بیٹھا ہوا ملا
کہ بوجہ بیمار ہونے اپنی زوجہ کے گھر جانے سے پریشان ہو کر بوندی کو
واپس جاتا تھا اور املپانی کرتا تھا اس مغموم حالت مین اوسکو گھوڑون کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan

سُمون کی آواز آئی اور یہہ بہی سُنا کہ تہوڑہ کے راؤ کے ہمراہی ہاڈا راؤ
کی اس غفلت پر کہ وہ اپنے سردارون کو رخصت کرکے تنہا رہگیا تہا طعن کرتے
جاتے تہے باقیماندہ حال چوہان نے خود سمجہہ لیا اور جسوقت تہوڑہ کا راؤ اوسکے
قریب ہوکر نکلا ایک ایسا ہاتہہ مارا کہ اوسکا دست راست قطع ہوکر وہ خود بہی
گہوڑہ سے گرگیا ہمراہیان سولنکی مفرور ہوگئے اور چوہان اوسکے کٹے ہوئے
ہاتہہ کو مع طلائی پہونچی کے دوپٹہ مین رکہکر بوندی کو روانہ ہوا وہان غم و
الم کا ہنگامہ ہورہا تہا سولنکی رانی راسخ الاعتقادی سے اپنے شوہر کی نعش
کے ساتہہ ستی ہوئی مگر ہمدران حال اپنے بہائی کے ہاتہہ کی قوت کی تعریف کرتی
تہی کہ اوس نے سر مین اسقدر دہن پیدا کردئے ہین کہ ہر ایک مین پان
دینے کیواسطے میرے ہاتہہ نہین ہین جسوقت نعش کو جلنے کیواسطے آراستہ
کرنے مین مصروف تہی سردار نے اوسکے بہائی کا ہاتہہ پیش کیا کہ شاید یہہ
آپکے کچہہ کام آوے اوس نے پہونچی پہچان لی اور اگرچہ ستی ہونے پر اوس
نے تعلقات دنیا سے علیحدگی کرلی تہی مگر اوس خوفناک وقت پر بہی انتقام
خون کو کل فرایض سے مقدم سمجہنے مین کوتاہی نکی اور دوات قلم منگاکر چتا
پر چڑہنے سے پیشتر اپنے بہائی کو لکہا کہ اگر تو اس ذلت کو رفع نکریگا تو تیرا خاندان
یکدست سولنکی کے نام سے بدنام ہوجاویگا جب اوس نے اپنی ستی ہمشیرہ کا
خط پڑہا نہایت رنجیدہ ہوا اور بدلا لینے کی قابلیت نہونے سے مکان کے ستون
سے سر پہوڑکر مرگیا ؛

ناپوجی کے تین اخلاف ہوئے - ہاموجی[1] - نورنگ[2] - تہرد[3] نورنگ کی اولاد

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نورنگوت کہلاتی ہے اور تہرو کے تہرو ہاڈا ہاموسمت ۱۴۴ مین مسند نشین ہوا ہر راج
کے بماودہ مین اور اوسکے باپ کے بوندی مین قابض رہنے کا حال تو پیشتر لکہا
گیا ہے اب آلو ہاڈا راجہ ہوا مگر ملک پتہار کے رانا سے عداوت ہوگئی کہ اوسکا
ملک چہین لیا گیا شہر بماودہ مسمار ہوا اور کوئی وارث نرہا کہ بدلا لے ؛
روسا چیتوڑ نے کہ بعد حملہ علاؤالدین اب از سر نو تازہ دم ہوگئے تہے اول
اپنے سردارون کو کہ ایام مصیبت مین خودسر ہوگئے تہے سزا دینی چاہی اونکے
شمار مین ہاڈا بہی تہے مگر ہاڈون کا یہہ قول ہے کہ ہم رانا کے مطیع نہین ہین
اور اگرچہ میواڑ کی گدی کو بڑا سمجہتے ہین مگر ملک اپنی تلوار کے زور سے حاصل
کیا ہے رانا کے پٹہ سے نہین ملا ہے اور طرفین کا دعوی کسیقدر صحیح ہے اسمین
تو کچہہ شک نہین کہ ہاڈا اسیر سے مفرور ہوا تب رانا کی عنایت سے کہ علاؤالدین
کے حملہ سے پیشتر کل ملک پر قابض تہا اوسکی جان بچی اور وہان مقیم رہا مگر
اوسی زمانہ مین سیسودیون کی طاقت کم ہوگئی تہی اور بہومیون اور ابتدائی
اقوام نے اپنے قدیم مقامات کو چہین لیا تہا کہ اون سے ہاڈون نے فتح کیا
مگر رانا نے چند روزہ قوت کم ہوجانے سے ملک پر دست اندازی جایز نہ سمجہکر
ہامون کو بوندی سے نوکری کرنے کیواسطے کہا ہاڈا نے بذات خاص ہولی سہرہ
کے تہوارون پر سلام کرنا اور مسند نشینی پر ٹیکا کرانا منظور کیا مگر دوامی بیحد
نوکری سے انکار کیا مگر رانا کو بہی ضد ہوئی کہ یا تو نوکری کرین ورنہ دیو کی اولاد
کو پتہار مین سے نکالدونگا ہامو نے کچہہ پروا نکی اور مقابلہ کیواسطے تیار ہوا
میواڑ کا رانا کل سردارون کو لیکر بوندی پر چڑہا اور شہر سے پانچ میل بمقام

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نیمرو قیام کیا پانسو ہاڑا ایک باپ کی اولاد نے زعفرانی پوشاک پہنی اور اپنے
سردار کے پاس جمع ہوکر مرنے پر آمادہ ہوئے بجز اسکے کہ بیباکانہ حملہ کرین اور
کسی طرح امید بہتری نہ دیکھکر نصف شب کیوقت رانا کے لشکر پر حملہ آور
ہوئے کہ یکبارگی درہم وبرہم ہوگیا اور ہر ایک سیسودیہ کو بجز فرار کے اور
کسیطرح صورت جان بختی نظر نہ آئی ہامون سیدہا ہندو پتی کے خیمہ پر گیا
مگر سرگروہ سیسودیہ نے تاریکی اور ہجوم مین چیتوڑ کو چلا جانا غنیمت سمجھا اور
اوسکے سردارون کو ہاڑون نے مار ڈالا ؛

قلیل جمعیت سے شکست کہانے پر از حد ذلیل وافروختہ ہوکر رانا نے زیر فصیل
چیتوڑ اپنی فوج کو آراستہ کیا اور قسم کہائی کہ جب تک بوندی کو فتح نکرلون
کہانا نہ کہاؤنگا اس جوش غضب کی قسم کا شہرہ ہوا مگر بوندی ساٹھہ میل ہے
اور بہادر لوگ اوسکے محافظ تہے سردارون نے فہمایش کی کہ اس قسم کا ایفا
غیر ممکن ہے مگر راجون کا کلام متبرک سمجھا جاتا ہے قبل اسکے کہ گہیلوتون کا بادشاہ
کہانا کہاوے بوندی کا فتح ہونا لازم آیا اسواسطے اوسکو قسم اور اشتہا سے
سبکدوش کرنے کیواسطے بچگانہ تدبیر کیگئی کہ ایک مکان بنام نہاد بوندی بنایا
جاوے اور اوسکو شکست کیا جاوے فوراً چیتوڑ کی فصیلون کے قریب ایک
فرضی شہر بنایا گیا اور کہیل کی تکمیل کیواسطے ہر ایک مقام اوسی شہر کے مقامات
کے ناموں سے نامزد کیا گیا اتفاقاً پتہار کے ہاڑون کا ایک گروہ بہ تحت کومبو
رانا کی فوج مین نوکر تہا اوسکا افسر شکار کہیل کر آیا اوس نے آدمیون کا
اژدہام اور شہر جدید بنانیکا حال دریافت کیا چنانچہ کیفیت مفصل کہی گئی

کہ رانا کو کہانا کہلانیکیواسطے یہہ تدبیر کی گئی ہے کومیو نے اپنے پتہار کے بہائیون
کو جمع کرکے کہا کہ بوندی کی خواہ اصلی ہو یا فرضی حمایت کرنا ہمارے ذمہ فرض
ہے اسطرح اپنی قوم کی طرفداری اور وطن کی محبت سے جوش خصومت
مین آکر فرضی بوندی کو بچانے کیواسطے مرنے مارنے پر آمادہ ہوگئے جسوقت
رانا کو اطلاع ہوئی کہ بوندی تیار ہے وہ حملہ کیواسطے روانہ ہوا اور جب
بجاے خالی بندوقون کی آواز کے گولیان چلنے لگین ازبس حیرت زدہ ہوا قاصد
بہیجا گیا اوسکو بیرسی نے جواب دیا کہ فرضی بوندی کو بہی بلا مقابلہ شکست
نہونے دینگے اور گارکی بوندی کے دروازہ پر اپنے خاندان کی عزت
کیواسطے بیرسی اور کا آونت لڑکر مرگئے رانا نے اسی ہتک پر قناعت کرکے
جو ذلت اصل بوندی مین ہوئی تہی اوسکے رفع کرنیکا یہہ ارادہ نکیا کیونکہ
جس بہادر قوم سے وقت ضرورت پر کوئی کام لیا جاوے اوسکو دشمن بنانے
سے بجز نقصان کے کچہہ حاصل نہ تہا ؛

ہاموسولہ برس تک حکمران رہا اوسکے بیرسنگہ اور لالہ دو بیٹے ہوئے۔
لالہ نے کہٹکر حاصل کیا اور اوسکے دو اخلاف لوورمہ[1] - جیتا[2] ہوئے کہ اونکی
اولاد لووارم پوتہ اور جیتاوت کہلاتی ہے بیرسنگہ نے پندرہ برس راج کیا
اور تین لڑکے چہوڑے اول بیرو - دوم جبدو - سوم نیما - جبدو سے
تین خاندان ہوئے نیما کی اولاد نیماوت کہلاتی ہے بیرو پندرہ برس راج
کرکے سمت ۱۵۲۶ مین مرا اوسکے سات اخلاف ہوئے -
راوباندو[1] - ساندو[2] - اکو[3] - اودو[4] - چند[5] - سمرسنگہ[6] - امرسنگہ[7] - اول پانچون

समरसिंह समरसिंह चंद रूदो अको सांदो वांदो

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی اولاد اکاوت۔ اوداوت۔ چانداوت ہوئی مگر سمر سنگہ و امر سنگہ مسلمان ہوگئے ؛

باندو کا نام سخاوت و فیاضی سے جو سمت ۱۵۴۲ مطابق سنہ ۱۲۸۶ کے قحط مین بخصوصیت ظہور مین آئے رجواڑہ مین زندہ دوام ہوگیا بہاٹ کا قول ہے کہ اوسکو قحط کی اطلاع خواب مین پیشتر ہوگئی تہی کال یعنی قحط مجسم ہوکر لاغر بہینسہ پر سوار نظر آیا ہاڈا نے ڈہال لیکر اوسپر حملہ کیا اوس نے کہا شاباش باندو ہاڈا مین کال ہون مجہپر تیری تلوار کارگر نہوگی اب سن لے مین بیالیس ہون زمین ویران ہوجاویگی تو اپنے غلہ کے کوٹہیار بہر اور محتاجون کو تقسیم کر اونمین کمی نہ آوے گی یہہ کہکر وہ تو غائب ہوا راؤ باندو نے اوسکی ہدایت کی تعمیل کی اور گرد نواح کی ہر ایک ریاست سے غلہ فراہم کیا ایک سال گذارا دوسرے کے شروع ہوتے ہی بارش کا امساک ہوا اور ایسا قحط پڑا کہ تمام ہندوستان تباہ ہوگیا نزدیک و دور کے رئیسون نے بوندی سے مدد کی درخواست کی اور دیس کے محتاجون کو ہر روز غلہ تقسیم ہونے لگا کہ باندو راؤ کی یادگار مین لنگر کا گوگری کے نام سے خیرات خانہ ابتک جاری ہے ؛

مگر اوسکی سخاوت و خدا پرستی دشمن سے محفوظ رکہنے مین کچہہ کارگر نہوئی اوسکے دو چہوٹے بہائیون نے طمع نفسانی سے اپنا مذہب چہوڑ دیا اور بادشاہی اقتدار کی مدد سے اوسکو بوندی سے نکالدیا اور خود بلقب ثمر قندی و عمر قندی شاملحال گیارہ برس تک حکومت کی باندو مٹونڈہ کے پہاڑون مین چلا گیا اور وہان اکیس برس حکومت کرکے مرگیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ ابتک اوسکی چہتری موجود ہے اوسکے دو پسر ہوئے۔

نارائن داس نربودہ کہ نربودہ مٹونڈہ مین رہا ؛

وہین نراین داس جوان ہوگیا اور خود اختیار ہوتے ہی پتہار کے ہاڈون کو جمع کیا اور بوندی لینے یا اوسکے اقدام مین مرنیکا ارادہ ظاہر کیا اونہون نے اوسکا ساتہہ دینے کی قسم کہائی ایام ماتم گذرنے کے بعد اوس نے اپنے چچاؤن کے پاس شوقیہ پیغام بہیجا اور اداے آداب کے واسطے حاضر ہونا چاہا اوسکے افلاس مین پرورش پانے سے کچہہ شبہہ نہوا اسواسطے اجازت ہوئی کہ آجاوے ؛

مختصر مگر دردمند جمعیت ساتہہ لیکر وہ چوک مین پہونچا اور ہمراہیون کو باہر چہوڑکر خود تنہا محل مین گیا اور جس مقام پر دونون چچا تنہا بیٹہے تہے پہونچ گیا اونکو اوسکے خروشان چہرہ سے خوف ہوا چاہا کہ دوسرے کمرہ مین چلے جاوین بفور دریافت اس ارادہ کے باندو کے کہانڈہ نے بڑے کو قتل کرکے زمین پر ڈالا اور دوسرے پر قبل اسکے کہ جاے پناہ مین پہونچے بہالا لگا ایک لمحہ مین دونون کے سر علیحدہ کرکے بہوانی کو بہیٹ کئے اور پہر اپنے ہمراہیون کو آواز دی کہ اونہون نے مسلمانون کو قتل کیا ہر ایک وفادار ہاڈا نے اوسکے واجب دعوی کی مدد کی اور مقتولون کی نعشین ذلت سے دیوار پر لٹکائین اس مہم اور بوندی کے واگذاشت کی یادگار مین سلا سنگین کو جسپر عند القتل ثمر قندی جوان ہاڈا کی تلوار پڑی اور اوسپر اوسکی طاقت کی نشانی اب تک موجود ہے دسہرہ پر ہر ایک ہاڈا سالانہ پوجتا ہے ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نارائن داس طاقت وتوانائی مین مشہور ہوا وہ اون بہادر راجپوتون مین
سے تہا جو خوف کے نام سے بہی واقف نہین ہوتے ہین بلکہ وہ اور خوف بہاگتا
تہی کہ وہ خوف سے بڑا تہا مگر یہہ وصف کثرت افیون سے کہ کسی اور شخص کے
واسطے مہلک ہوتی جبلی ہوگیا تہا کیونکہ وہ ایک وقت مین سات پیسہ بہر افیون
کہاتا تہا اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہمیشہ مخمور رہتا تہا کہ اسکی اکثر روایتین مشہور ہین
ایک دفعہ رانا رایمل پر منڈو کے پٹہان حملہ آور ہوئے تب وہ پانسو ہاڈا
لیکر اوسکی مدد کیواسطے گیا تہا اول منزل مین اثنا ء راستہ معمولی افیون
کہاکر درخت کے سایہ مین آرام کرتا تہا منہہ کہلا تہا اور کہیان اندر بہری
ہوئی تہین ایک تیلن کوئے پر پانی بہرنے کیواسطے آئی جب اوسکو معلوم
ہوا کہ یہہ بوندی کا راجہ ہے اور رانا کی مدد کیواسطے جاتا ہے تو کہنے لگی
کہ اگر اسکے سوائے رانا کی مدد پر اور کوئی نہین ہے تو بڑا افسوس ہے
راجپوتانہ مین مشہور ہے کہ املدار کی آنکہین بند ہوتی ہین مگر کان تیز ہوتے
ہین ہاڈا راؤ سنتے ہی تیلن کے پاس جاکر پکارا رانڈ کیا کہتی ہے اوس نے
عذر کیا مگر ہاڈا نے نہ مانا اور کہا کہ ڈرے مت پہر کہا اوسکے ہاتہہ مین لوہے
کا لٹہہ تہا اوسکو راؤ نے ہاتہون سے موڑ کر تیلن کے گلے مین بطور طوق کے
پہنا دیا اور کہا کہ جب تک مین رانا کی مدد کرکے واپس آؤن بشرطیکہ اس
عرصہ مین کوئی تجہکو اسکے کہولنے کے لایق طاقت ور نہ ملجاوے پہنے رہ
چیتوڑ کا گہرا محاصرہ ہو رہا تہا راؤ ملک پہار کے پیچدار راستون سے گیا بادشاہ
لشکر پر یکایک حملہ کرکے سیدہا سپہ سالار کے خیمہ پر پہونچا اور راستہ مین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جو آیا اوسکو قتل کیا مسلمان حیرت زدہ وششدر ہوکر اطراف کو بھاگے بوندی
کے نقارے بجنے لگے طلوع آفتاب پر میواڑیون نے دیکھا کہ فوج حملہ آور
منتشر ہوئی اور مددگار آپہونچے یکبارگی فکر رفع ہوا کل سردارون نے جمع
ہوکر رئیس بوندی کی تعظیم وتواضع کی اور عورتین بہی پردہ مین اوس کی
جوانمردی سے ایسی محظوظ ہوئین کہ اوسکی کثرت افیون خوری پر کچھ پس وپیش
نکرکے رانا کی بہتیجی نے اوسکے عقد نکاح مین آنیکا ارادہ کرکے دوسرے
روز رانا سے اظہار راز کیا رانا بہی اوسکے احسان کا اتنا مشکور تہا کہ اوس نے
کچھہ تامل نکیا اور اوسکی بہتیجی کیتوکی ہاڑا کے ساتہہ بہت حشمت وتجمل سے
شادی ہوئی فتح اور عروس حاصل کرکے اوس نے گہاٹہ باندو کو مراجعت کی
اوسکی افیون روز بروز زیادہ ہوتی گئی تا بحدیکہ ایک روز کثرت نشہ سے
اوس نے میواڑی رانی کو ایسی خراش دی کہ اوسکے حسن مین کمی آگئی اوس
روز سے وہ بہت پشیمان ہوا اور افیون کا ڈبہ رانی کو سپرد کردیا رانا یہ داس
نے بتیس ۳۲ برس راج کیا اور امن وعافیت سے راج کا اضافہ کرکے اپنے
بیٹے کو وارث چہوڑا ؛

سمنہ ۱۵۹۱ مطابق ۱۵۳۴ء مین سورجمل گدی پر بیٹہا مثل اپنے باپ کے وہ بہی
جسم سے کاہل اور روح سے بیخطر تہا اور کہتے ہین کہ گہٹنون سے نیچے تک
دراز ہاتہہ ہونے کی علامت بہادری کی جو رام چندر اور پرتہی راج مین
تہی اسکے جسم مین بہی تہی ؛

خاندان چیتوڑ سے پہر رشتہ داری ہوئی سورجمل کی ہمشیرہ سوجا بائی رانا

رتناسے منسوب ہوئی تہی اور رانا کی ہمشیرہ سے راؤ کی شادی ہوئی راؤ
سوجا بہی اپنے باپ کیطرح افیون کہانیکا بہت عادی تہا ایک روز بمقام
چیتوڑ وہ دربار مین سوتا تہا ایک پوربیہ سردار نے اوسکے کان مین تنکا دیکر
اوس سے چہیڑ کی ہاڈا کا چہیڑنا کیا تہا کہ گویا شیر کو چہیڑا تہا اوس نے پچہاڑ کی
کیطرف کو پوربیہ پر ایک کہانڈہ کا ہاتہہ جہاڑ دیا اوسکے بیٹے نے خون کا بیر
قایم کرلیا اور رانا سے غمازی کی کہ ہاڈا راؤجی راولہ یعنی زنانہ مین جایا
کرتا ہے اوسکا مطلب اپنی ہمشیرہ سوجا بائی سے ملنے کے سوائے کچہہ اور
ہے بنائے فساد اس اشتباہ سے قایم ہوئی اور خفیف تحریک سے شعلہ غضب
مشتعل ہوگیا ایک روز سوجا نے اپنے شوہر اور بہائی دونون کو تناول
طعام کیواسطے طلب کیا یہہ کہانا اوس نے اپنے روبرو تیار کرایا تہا اور
فرط محبت سے وقت تناول مکہیان اوڑانیکیواسطے بیٹہہ گئی اگرچہ راجپوتانہ
کی لڑکیان شوہر کی کمال معتقد ہوتی ہین مگر جس خاندان مین پیدا ہوتی
ہین اوسکا بہی اونکو بہت پاس ہوتا ہے کہ اس سے اکثر نزاع پیدا ہوتے
ہین ؛

جسوقت کہانا کہا چکے سوجا نے اپنے بہائی کی نسبت کہا کہ اوس نے اپنے خسر
کا کہانا شیر کیطرح بجلدی کہالیا ہے اور شوہر کی نسبت کہا کہ بچون کیطرح
کہیلتا رہا ہے اس طعنہ نے بشمول دیگر فرضی گستاخیون کے راؤ کی جان
تلف کی اور حسین سوجا کو قبل از وقت معمولی اندرلوک کو بہیجا اوسوقت
رانا کو قواعد میزبانی انتقام سے مانع آئے علاوہ اسکے ہاڈا کی ہلاکت کیواسطے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوسکی اس تنہائی سے بہی زیادہ با اطمینان موقع کا منتظر رہنا مصلحت وقت
تہا جب راؤ رخصت ہوا رانا نے کہا کہ ہم بہی آیندہ بسنت کے موسم مین بوندی
کے رمنہ یعنی جنگل مین شکار کہیلنے کیواسطے آوینگے پہاگن کا خوشگوار مہینا آیا
تب رانا اور اوسکے درباریون نے اسپوہ پوشاک تیار کرائی اور بوندی
کے ارادہ سے پہارہ کی زمین پر چڑہے حالانکہ بمادہ مین ستی نے پیش گوئی
کی تہی کہ جب کبہی راؤ اور رانا اہیڑہ کے شکار پر متفق ہونگے جیسے مہلک
واقعات سے میری امید قطع ہوئی ہے آیندہ کو بہی ہوتی رہیگی مگر دختر
الو ہاڑا کی پیش گوئی اور سوجا بائی کے درمیان صدہا برس گذر گئے تہے
باوجودیکہ اوسکا کلام زبان زد خاص وعام تہا کسیکو یقین نرہا تہا صرف
بطور روایت سمجہتے تہے ؛

شکار کیواسطے ناندتہ کہ چمبل کے مغربی کنارہ کے قریب ہے پسند ہوا کہ
اوس نشیب مین خونخوار شیر سے لیکر خرگوش تک ہر قسم کے شکار ملتے ہین
فوجین صف آرا حسب معمول شور وغل کرتی ہوئین اور شیر بگہرہ چیتہ جرکہ
ریچہ ہرن بارہ سنگا نیل گاؤ چکارہ گیدڑ لومڑی وخرگوش وجنگلی کتون
کو ہنکاتی ہوئین روانہ ہوئین ایسے ہنگامہ مین راجپوت اپنی افیون کو
بہی بہول جاتا ہے اس ہنگامہ مین ملعون رانا نے اپنے سیاہ سینہ کے
کینہ کی سیری چاہی دونون رئیس شکار مارنے کیواسطے مقامات مناسب
پر بیٹہے اور ہر ایک کے پاس صرف ایک دو معتمد ملازم رہا رانا کے پاس
اوسی پوربیہ سردار کا بیٹا تشنہ خون تہا جسکو ہاڑا نے ہلاک کیا تہا رانا نی

اوس سے کہا اب سور مارنیکا وقت ہے پوربیہ نے فوراً راؤ پر تیر چلایا راؤ
نے بہی عقاب کی سی آنکہون سے آتا ہوا دیکہہ کر اپنی کمان سے ہٹا دیا
اول تیر تو شاید اتفاقیہ سمجہا جاتا مگر جب دوسرا اناکے دہا بہائی کیطرف سے
آیا اوسکو یقین ہوا کہ دغا ہے اس دوسرے تیر کو ہٹانے دیر نہوئی تہی کہ رانا
گہوڑے پر سوار ہوکر یکایک گرا اور اوسکو کہانڈے سے قتل کیا یا راؤ گر گیا
مگر ہوش مین آکر اپنا زخم دوشالہ سے باندہا اور جب دشمن مفرور ہوا یکارا
کہ بچکر پہلے ہی چلے جاؤ مگر تم نے بیواڑ کو ڈبو دیا ہے پوربیہ بہی رانا کے
پیچہے تہا راؤ کو زخم باندہتا دیکہکر کہا کہ نصف کام ہوا ہے بزدلہ رتنانی زخمی
راؤ پر پہروار کیا جسوقت اوس نے ہاتہہ اوٹہایا راؤ نے مثل مجروح شیر
کے اخیر جہد کرکے اوسکو گہوڑے سے گرالیا دونون زمین پر پڑے مگر رانا
نیچے تہا راؤ نے اوسکی چہاتی پر گہٹنا ٹیکا کر ایک ہاتہہ سے اوسکی گردن پکڑی
اور دوسرے سے اوسکی تلوار تلاش کی کیا عمدہ انتقام ہوا ہے کہ چہاتی مین
کہانڈا مارا اور نیچے دشمن کو مرتا دیکہہ لیا راؤ کی تشفی ہوئی مگر اس سے زیادہ
اوس مین بہی جان نہ تہی دشمن کی نعش پر اوسکی بہی نعش پڑی رہی ۔
بوندی مین راؤ کی ماکو خبر پہونچی کہ بیٹا اہیڑہ مین مارا گیا وہ یکایک پکاری
کیا مارا گیا اور وہی اکیلا مارا گیا جس لڑکے نے میری چہاتی سے دودہ
پیا ہے اکیلا نہین مارا جاسکتا ہے اس کلمہ کے ساتہہ محبت مادری نے
جوش کہایا چہاتیون سے دودہ ٹپکنے لگا اور جس پتہر پر گرا وہ بہی
رقیق ہوا ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خوف بدنامی کا جس نے قتل پسر کے قدرتی غم کو دوبالا کیا تہا ظاہر کئے دیر
نہوئی تہی کہ دوسرے قاصد نے خبر دی کہ مارکر مرا ہے اگرچہ یہہ انتقام
بہی اوسکے واسطے دوچند غم کا باعث تہا کہ رانا مہلوک اوسکا داماد تہا
مگر اوسکی تسلی ہوگئی روسا مقتول کی زوجگان کا زندہ رہنا غیر ممکن تہا اس
واسطے موقع کشت وخون پر چتا تیار ہوئین حسین سوجا نے اپنے طعنہ کے
عوض شوہر وبرادر کا نقصان اوٹہاکر اپنی جان تصدق کی اور رتنا رانا
کی ہمشیرہ راؤ کے ساتہہ ستی ہوئی اوسی مقام پر دونون رئیسون کی چہتریان
تعمیر ہوئین اور سوجا کے گہاٹہ کی چوٹی پر بنائی گئین کہ اس خوشگوار وبےسیب
گہاٹہ مین اوس سے زیادہ رونق وخوبصورتی ہوئی ؛

سمت ۱۵۹۱ مطابق ۱۵۳۵ء مین ستر تان مسند نشین ہوا اوس نے مشہور سکتا
بانی خاندان سکتاوتان میواڑ کی دختر سے شادی کی اوسکو خونخوار
دیوتا کال بہیرو کا اشٹ ہوا اور مثل دیگر بیرجم راجپوتون کے جو اوس کی
مہیب رسمون کے پیرو ہین نہایت ظالم اور انجام مین دیوانہ ہوگیا اس
وحشی دیوتا کو انسان کا بلی دیا جاتا ہے مگر یہہ ظلم عرصہ تک جاری نہین
رہ سکتا سرداران راج نے اوسکو مسند سے بیدخل اور بوندی سے خارج
کرکے چمبل کے کنارہ پر ایک گانو بنا دیا کہ اوس نے اوسکا نام ستر تان پور
رکہا کہ ابتک موجود ہے اوسکے کوئی اولاد نہ تہی اسواسطے سردارون نے
نربدہ خلف راؤ باندو کو کہ موضع ہونڈہ اپنے باپ کی جاگیر مین پرورش
پائی تہی مسند نشین کیا ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

نر بُدہ کے آٹھ بیٹون مین سے بڑا راؤ ارجن اپنے مخدوج چچا کی جا پر مسند نشین ہوا ؛

ان بہادر قومون مین بدلا لینے کے بعد عداوت بالکل رفع ہو جانیکے ثبوت سے بہتر اور کیا ہو سکتے ہین کہ ارجن راؤ نے مسند نشینی سے تھوڑے دنون بعد مع اپنے ہمراہیون کے اوسی رانا کے بیٹے کی خدمت کی جس نے اور سکے متقدم کو مارا تھا بہادر شاہ والی گجرات کے چیتوڑ پر حملہ آور ہونے اور اوسکے مقابلہ مین ہاڈا رئیس اور اوسکے ہمراہیون کے مارے جانیکا حال پیشتر لکھا گیا ہے یہی راؤ ارجن تھا جو چیتوڑ کے برج مین اوڑایا گیا کہتے ہین جسوقت سُرنگ کے ساتھہ پہاڑ کے پتھر پر بیٹھا ہوا اوڑا ارجن کے ہاتھہ مین برہنہ شمشیر تھی کل عالم نے حیرت سے اوسکا تماشا دیکھا ؛

ارجن کے چار بیٹون مین سے اول سرجن سمت ۱۵۸۹ مطابق ۱۵۳۳ مین ہوا راؤ سرجن کے ساتھہ بوندی کا عہد جدید شروع ہوا اسوقت تک یہا کے رئیس خود اختیار تھے اور بجز سلامی اور کبھی کبھی وقت ضرورت پر فو کرنے کے کہ زیادہ تر بوجھہ بزرگی خاندان و رشتہ داری تھی کسی کے ماتحت نہ تھے مگر اب اونکا وسیع تر میدان مین حرکت کرنا اور تاریخ ہند کے صفحات مین ناموری حاصل کرنا شروع ہوا ؛

شیر شاہی خاندان کے اخراج پر سانونت سنگھہ نامی خاندان بوندی کی بر اصغر نے رنتھمبور کے افغان حاکم سے موافقت پیدا کی کہ اس ذریعہ سے اس نے یہہ مشہور قلعہ اوسکے بزرگ راؤ سرجن کو دیدیا اس کارنمایان کے جا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مین عمدہ قلعہ اور ملک بوندی کے قبضہ مین آیا سانونت جی کو شہر کے قریب
جاگیر ملی اوسکا نام مشہور ہوگیا اور سانونت ہاڈون کا خاندان اوس سے
نامزد ہوا ۔
اور بیدلہ کے چوہان سردار نے جو اس قلعہ کے دلوانے مین شریک تہا یہہ
شرط بمقرر کی کہ راؤ سرجن بطور ماتحت سیواڑ کے اوسپر قابض رہے اسطرح
رنتہمبور کہ اول اجمیر کے تعلقات مین سے تہی اور چودہوین صدی تک
بیسلدیو کی شاخ کے خاندان مین رہی اور بہادر ہمیر سے بڑے کشت و
خون کے بعد لیگئی تہی پہر بہی چوہانون کے قبضہ مین آئی ۔
مگر اکبر کی بہی اول اوسی پر توجہہ ہوئی کہ اوس نے خود آکر محاصرہ کیا مدت
تک وہ مایوسی کے ساتہہ فصیلون سے باہر پڑا رہا کہ آخرکار بہگوان داس
والی آمیر اور اوسکے مشہور خلف راجہ مان نے کہ نہ فقط اکبر کے مطیع ہوئے
تہے بلکہ اوس سے رشتہ داری بہی کرلی تہی سرجن ہاڈا کو اپنے اقرار سے
بدعہد کرنے مین کوشش کی اوس مروت سے جو بہادر راجپوتون مین کبہی
علیحدہ نہین ہوتی راجہ مان کو قلعہ کے اندر آنے کی اجازت ہوئی اور بادشاہ
بہی اوسکے ساتہہ گیا اثناء تقریر راؤ کے چچا نے بادشاہ کو پہچان لیا اور قلعدار
کی گدی پر اوسکو بٹہا دیا مگر اکبر نے اپنے اوسان درست رکہکر کہا اے سرجن
راؤ اب کیا کروگے راجہ مان نے جواب دیا رانا سے قطع تعلق کرو رنتہمبور
دیدو اور بادشاہ کے ملازم ہوکر عزت اور عہدہ حاصل کرو جس رشوت
کی طمع دیگئی کم نہ تہی اول تو بائیس اضلاع کی حکومت کہ اوسکی مالگذاری کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

صرف معمولی فوج تائیدی نوکری مین بھیجکر بلا بازپرس و محاسبہ اپنے تصرف
مین لانا دوسرے اسکے علاوہ جو شرایط منظور خاطر ہون پیش کرے کہ بازنا
اقرار صلح سے اونکا کفیل ہوجاوے ٭

اوسیوقت بہ توسط رئیس آمیر عہدنامہ منضبط ہوا کہ اوسکی شرطون سے ہنود کے
خیالات اور منشا کا بخوبی اظہار ہوتا ہے ٭

بوندی[1] کے رئیس بادشاہی حرم مین ڈولہ بھیجنے کی رسم سے کہ راجپوتون کی
ذلت کی باعث ہے مستثنیٰ رہین ٭

محصول[2] جزیہ سے معاف رہین ٭

رؤسا[3] بوندی کو اٹک کے عبور کرنیکا حکم نہو ٭

سرداران[4] بوندی اپنی زوجگان و مستورات رشتہ دارون کو نوروز
کے تہوار پر مینا بازار مین بھیجنے سے معاف رہین ٭

دیوان[5] عام مین اونکو بالکل مسلح جانے کی اجازت ہو ٭

اونکے[6] متبرک مقامات ملحوظ رہین ٭

وے[7] کسی ہندو افسر فوج کے محکوم نکئے جاوین ٭

اونکے[8] گھوڑون کے بادشاہی داغ نہ لگایا جاوے ٭

اونکا[9] نقارہ دارالسلطنت کے کوچون مین لال دروازہ تک بجتا رہے اور
حضور مین حاضر ہونے پر اونکو سجدہ نکرنا پڑے ٭

علاوہ شرایط مذکورہ کے جنکے ایفاء کا بادشاہ نے حلفاً اقرار کیا راؤ کو
مین بود و باش کیواسطے مکان اور اوسکے ساتھہ استحقاق سر یعنی پناہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ راجپوتون کے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اور زمانہ حال تک جاری رہا
ملا ایسی بیش بہا رشوت اور اپنی کل شرایط کے مقبول اور منظور ہونے
پر راؤ سرجن نے اگر رانا میواڑ کی کہ اوسوقت اپنا دار الریاست بہی کہو بیٹہا
تہا اطاعت چہوڑ دی اور سلطنت مغلیہ کے فتحمند مددگارونمین ہوگیا تو
عجب نہین ہے علاوہ اسکے بہادر سانونت ہاڈا کی راست بازی سے جس نے کوٹاریہ
چوہان کے اتفاق سے رنتہمبور حاصل کیا تہا اور اب زعفرانی پوشاک پہنکر
مع اپنی مختصر جمعیت کے باوصف خلاف ورزی اپنے آقاء کے اس بات پر
آمادہ ہوگیا کہ اکبر صرف ہماری نعشون کے اوپر ہوکر قلعہ پر قابض ہوگا سرجن
راؤ کی بدعہدی کا تلافی ہوگیا ؛

چنانچہ اس لاحاصل وفاداری کے اظہار سے پیشتر اوس نے ایک مینار
تعمیر کرائی اور اوسپر عبارت ذیل کندہ کرائی جو کوئی اصل ہاڈا رنتہمبور کے
قلعہ پر چڑہے اپنی زندگی مین اوسکو نہ چہوڑے سانونت اور اوسکے رشتہ
دارون نے عزت کیواسطے جان دی ہے اور رانا سے وفادار رہے
ہین ؛

اوس روز سے جو کوئی ہاڈا قلعہ کے اندر جاتا ہے اپنی قوم کی ذلت کی
اس یادگار سے منہہ پہیر کر نکلتا ہے اس معاملہ کے سبب سے ہاڈون کا
میواڑ سے بالکل تعلق فسخ ہوگیا اور بوندی کے راؤ راجہ کہلانے لگے ؛

راؤ سرجن کو جلد لڑائی پر جانا پڑا کہ گونڈوانہ کو جو گونڈ قوم کی آبادی سے
اس نام سے مشہور ہے فوج کا افسر کرکے بہیجا گیا اوس نے حملہ کرکے اونکی

دارالحکومت باڑی کو فتح کیا اور اپنی فتح کی یادگار مین سرجن پول دروازہ
تعمیر کرایا گونڈ کے افسرونکو قید کرکے بادشاہ کے پاس لے گیا اور پہر فیاضی
سے سفارش کرکے اونکا کسیقدر ملک دلواکر چہوڑوا دیا اس حسن خدمت کے
جلدو مین بادشاہ نے اوسکو بنارس و چنار وغیرہ کے سات اضلاع
دیگر عطا کئے یہہ معاملہ سمت ۱۶۳۲ مطابق سنہ ۱۵۷۲ مین ہوا ہے کہ اوسی سال
مین رانا پرتاب والی میواڑ سلطان سلیم سے بمقام ہلدی گہاٹ لڑا تہا
راؤ سرجن بنارس مین رہ کر حکومت کرتا تہا اوسکی خدا پرستی و دانشوری
و فیاضی سے سلطنت کو بہت فایدہ پہونچا اور کل ہنود بہی جنکے مذہب کا
لحاظ ہوتا رہا اوس سے متمتع ہوئے اوسکے انتظام کی دور اندیشی اور پولیس
کی ہوشیاری سے کل ملک مین جان و مال کو بہت امن رہا شہر کو خصوص اوس
مقام پر جہان وہ رہتا تہا بہت رونق و آراستگی دی ؛

چوراسی عمارتین مفید عام اور بیس گہاٹ تیار کرائے اوسکا وہین انتقال
ہوا اور تین اصلی اخلاف رہے راؤ بہوج دودا جسکا اکبر نے لکڑ خان نام
رکہہ چہوڑا تہا رایمل جسکو پرگنہ پولیتہ ملا کہ اب کوٹہ مین داخل ہے اور وہان
رایملوت رہتے ہین ؛

اوس زمانہ مین اکبر نے دارالسلطنت دہلی سے آگرہ کو منتقل کیا اور شہر مین ضم
کرکے اوسکا نام اکبر آباد رکہا گجرات کی فتح کا منصوبہ کرکے اوس نے فوج کثیر
متعین کی اور ایک منتخب جمعیت لیکر خود بہی بسواری شتر روانہ ہوا حسب
دستور راجگان جنگل ہندوستان کے اوس نے پانچ پانچ اونٹون کے گرد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

علیحدہ کئے اور ہر ایک پر دو دو مسلح سپاہی چڑہائے اس منتخب فوج پر کہ زیادہ
تر راجپوتون کے تھے راؤ بھوج اور دودا کو افسر مقرر کیا کمال چستی سے فوج
سورت مین شامل ہوکر اکبر نے سورت کا محاصرہ کیا کہ اوسمین چند مرتبہ سخت لڑائی
ہوئی اخیر لڑائی مین ہاڈا راؤ نے فوج دشمن کے افسر کو مارا اسپر بادشاہ نے
پوچھا کیا انعام چاہتے ہو راؤ نے درخواست کی کہ مجھکو ہر سال موسم بارش مین
اپنی ریاست مین جانے کی اجازت ہوجاوے +
متواتر لڑائیون سے کہ اکبر کے عہد مین فتح و استحکام سلطنت ہندوستان کے
واسطے وقوع مین آئین راجپوتون کو بہادری ثابت کرنیکا بہت موقع ملا اور
ہاڈا ہمیشہ پرخطر اور معزز مقامات پر رہے مشہور قلعہ احمد نگر کے محاصرہ و
شکستگی مین ہاڈون کی وفاداری کا خوب امتحان ہوا کہ متواتر ظہور مین آئی
اور متواتر انعام ملا بنظر اعزاز و امتیاز رئیس بوندی کے بادشاہ نے اوس
مقام پر جہان حملہ ہوا تہا برج تعمیر کرا کر اوسکا نام بھوج برج رکہا اور اپنا
خاصہ ہاتہی عطا کیا اسی حملہ مین احمد نگر کی چاند بیگم اور سات سو مسلح عورتون
کی جمعیت بہادری سے لڑکر ماری گئین باوصف ان خیر خواہیون کے راؤ
بھوج بادشاہ کا معتوب ہوا بیگم جودہ بائی کے انتقال پر اکبر نے کل دربار کو
ماتم کرنیکا حکم دیا اور اس نظر سے کہ اپنے آقا کے غم مین سب شریک ہون حکم عام
جاری ہوا کل راجپوت سردار اور مسلمان افسر ڈاڑہی مونچھ مونڈاوین اور
واسطے تعمیل اس حکم کے سرکاری حجام متعین ہوئے مگر جب حجام ڈاڑہی مونچھ
مونڈنے کیواسطے ہاڈون کے ڈیرہ پر پہونچے اونہون نے مار کر نکالدیا

راؤ بہوج کے دشمنون نے مقابلہ آرائی کے جرم پر غماضی کرکے اور بہی مبالغہ
کیا کہ جسوقت حجامون کو مارا بیگم مرحوم کو بہی کہ جودہ پور کے خاندان کی تھی
گالیان دین اکبر نے اپنے خیرخواہ رفیق کی خدمتون کو سہو کرکے حکم دیا کہ راؤ
بہوج کو چرخ پر چڑہا کر بہ زبردستی موچہین مونڈی جاوین ہاڈا کو چہیڑنا بمنزلہ
شیر کے چہیڑنے کے تہا کل ہاڈا یکبارگی مسلح ہوکر آمادہ جنگ ہوئے کل لشکر
مین کہلبلی مچگئی اگر بادشاہ اپنی حماقت پر پشیمان ہوکر بذات خود بوندی کے
ڈیرہ پر نہ چلا آوے تو بڑا کشت وخون ہوتا مگر اوس نے پہونچکر ہاڈون
کے بہادرون کی تعریف کی اور ہاتہی پر سے اوترکر راؤ کی رضاجوئی کی راؤ
نے کمال صلاحیت سے اپنے باپ کے حقوق کا عذر کیا اور کہا کہ سور کہانے
والہ آدمی جیسا مین ہون بیگم صاحبہ کے ماتم مین زبان کشائی کرنے کے لایق
نہین ہوتا ہے اکبر اوسکے اسی عجز پر قناعت کرکے بغلگیر ہوکر اوسکو اپنے ڈیرہ
پر لے گیا ؛

تاریخ بوندی کے اس مقام پر لکہا ہے کہ اکبر نے راجہ مان والی آمیر کو زہر دیکر
مارنا چاہا اس غرض سے اوس نے شیرین گولیان بنوائین چند گولیون مین زہر
ملایا اور باقیماندہ اوسکا شبہہ رفع کرنے کے بلا زہر رکہین چاہتا تہا کہ زہر کی
گولیان راجہ کو دیکر بلا زہر خود کہاوے مگر اتفاق سے اوسکے برعکس ہوا یعنے
زہر آلودہ گولیان کہاکر مرگیا شاہنشاہ کے انتقال پر راؤ بہوج اپنے موروثی
ملک کو چلا گیا اور راؤ رتن - ہردے نارائن - کیشو داس - تین پسر چہوڑکر
بوندی کے محل مین مرگیا ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اب ہندوستان کا بادشاہ جہانگیر تہا اوس نے اپنے خلف پرویز کو دکہن کی حکومت پر مقرر کیا اور شہر برہان پور مین اوسکو مسند نشین کر کے شمال کو واپس آیا مگر شہزادہ خورم نے اپنے بہائی سے حسد کر کے اوسکو مار دیا اور اوسکے قتل کے بعد باپ کو تخت سے اوتارنیکا ارادہ کیا اور اس سبب سے کہ وہ آمیر کا بہانجہ تہا اور راجپوت اوسکی حمایت پر تہے مفسدہ عظیم برپا ہوا بجز راؤ رتن کے بائیس راجہ باغی ہوگئے ؛

سرور پہوٹا جل بہا اب کیا کرو جتن
جاتا گڈہ جہانگیر کا رکہا راؤ رتن

اپنے اخلاف مادہو سنگہ اور ہری کو لیکر رتن برہان پور کو گیا اور باغیون پر فتح کلی حاصل کی اس محاربہ مین کہ کاتک سدی ۱۵ سمت ۱۶۳۵ مطابق ۱۵۷۹ء روز سہ شنبہ کو واقع ہوا اوسکے دونون بیٹے مجروح شدید ہوئے اس حسن خدمت کے جلد و مین راؤ رتن کو برہان پور کی حکومت ملی اور اوسکے خلف دوم مادہو سنگہ کو کوٹہ شہر مع تعلقات بادشاہی سے بلا تقارن عطا ہوا اسوقت سے جب بادشاہ مادہو سنگہ کا انعام دینے مین اوسکے باپ کی خیر خواہی کو بہول گیا ہاڈوتی کی تقسیم شروع ہوئی مگر جہانگیر کا یہہ فعل خالی از حکمت نہ تہا بلکہ برخلاف اسکے اوسکو خوف تہا کہ اس زبردست قوم کو با اختیار و متفق رکہنا نہایت پرخطر ہے اور جانتا تہا کہ تقسیم ہوجانے سے ایک کی معرفت دوسرے پر حکومت کریگا شاہجہان نے بہی عطائے کوٹہ کو بحال رکہا کہ اسکی کیفیت مقام مناسب پر لکہی جاوے گی ؛

راؤ رتن نے بہ زمانہ حکمرانی برہان پور کے شہر آباد کرکے اوسکا نام رتن پور رکھا پھر اوس نے ایک ایسی خدمت کی جس سے بادشاہ بہت خوش ہوا اور اوسکے قدیم آقا رانا میواڑ کے ملک مین بہی امن ہوگیا دریاوخان نامی ایک مفسد سردار نے اوس ملک مین فساد و غارتگری کی ہاڈا نے اوسپر حملہ کرکے شکست دی اور گرفتار کرکے بادشاہ کے پاس لیگیا اس مہم کے عوض مین بادشاہ نے اوسکو نوبت خانہ اور زردنشان سواری مین آگے چلنے کیواسطے اور سرخ جھنڈا لشکر کیواسطے عطا کئے بنظر حفظ مراتب مذہبی راؤ رتن کے نہ فقط راجپوت بہائی بلکہ کل ہندو عزت و تعظیم کرتے تہے ہاڈا بہت فخر سے کہتے ہین کہ جہان ہمارا دیوی ہوا کوئی مسلمان گاؤ ذبح نہ کرسکا بعد مدت کی خدمتون کے رتن ایسا نام چھوڑ کر جسکی بہادری اور سخاوت مین کل ہاڈا قوم کی ناموری ہے ایک لڑائی مین مارا گیا +

اوسکے چار اخلاف ہوئے -

گوپی ناتہہ بوندی مین حکمران رہا +

مادہو سنگہ کوٹہ کا مالک ہوا +

ہری جی گوگورین رہا +

جگناتہہ لاولد تہا +

گوپی ناتہہ ولیعہد اپنے باپ کی حیات مین مرگیا تہا اوسکے مرنے کی عجب کیفیت ہے اوسکی بلدیہ نسل کی برہمن کی عورت سے آشنائی ہوگئی تہی کہ وہ رات کیوقت کمند ڈالکر اوسکے گہر مین جایا کرتا تہا ایک شب برہمن نے اوسکو گرفتار کرکے ہاتہہ

CC-0. Chaudhari Kanhaiya Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نو باندہ دئے اور سیدہا محل مین جاکر راؤ سے کہا کہ مینے ایک سارق کو اپنی
زت چوراتا ہوا گرفتار کیا ہے اس جرم کی کیا سزا ہے راؤ نے جواب دیا کہ
ڑ ڈالنا چاہیئے اوس نے بلا انتظار کسی اور امر کے گہر کو واپس جاکر ہتوڑہ سی
وسکا سر توڑ ڈالا اور نعش کو شارع عام مین پہینک دیا راؤ رتن کو خبر پہونچی
صاحبزادہ مارا گیا اور اوسکی نعش ذلت سے راستہ مین پڑی ہے مگر
ب دریافت ہوا کہ حرکت ناشایستہ کا مرتکب ہوا تہا اور میرے حکم سے مارا گیا
سجز سکوت کے کچہہ جواب نہ دے سکا ؛

پی ناتہہ کے بارہ اخلاف تہے کہ اونکی اولاد بارہ کوٹہریون کے نام سے
مشہور ہے -

راؤ چتر سال بوندی مین مسند نشین ہوا ؛

ندر سنگہ جس نے اندر گڈہ آباد کیا ؛

ری سال بانی بلون و فلودی کہ اوسکے پاس کروار پیپلدہ بہی تہے ؛

حکم سنگہ جسکے پاس انتردہ تہا ؛

ہا سنگہ جسکے پاس تہانوہ تہا باقیماندہ کا نام لکہنا فضول ہے کہ سب لاولد
ہے ؛

تر سال اپنے دادا کی جگہہ مسند نشین ہوا اور شاہجہان نے نہ فقط اوسکی
سند نشینی کو منظور کیا بلکہ دار السلطنت کا حاکم مقرر کیا کہ اپنی کل عمر مین وہ
س عہدہ پر مامور رہا جب شاہجہان نے سلطنت کو چار صوبون مین منقسم
کے اپنے اخلاف دارا و اورنگ زیب و شجاع و مراد کو حاکم مقرر کیا راؤ

چتر سال دکن مین بہ تخت اورنگ زیب بڑی حکومت پر تہا اوس نے کل مہم
علی الخصوص دولت آباد و بیدر کے حملو مین دلاوری اور خوش چلنی سے
نیکنامی حاصل کی بیدر کے حملہ مین چتر سال خود حاکم تہا کہ اوس مقام کو فتح
کیا اور وہان کی فوج کو قتل کیا سمت ۱۷۱۰ مطابق ۱۶۵۳ مین بعد سخت مقابلہ
آرائی کے کلبرگا کو شکست ہوئی کہ اوسمین چتر سال نے پہر نشینی لگائی اور
حملہ دہونی کے قلعہ پر ہوا اور دکن مین امن ہوگیا ؛

معاملات دکن کے اس موقع پر شاہجہان کے مرنے کی خبر پہونچی چونکہ اونہا
ایام مین اورنگ زیب نے بیس روز تک دربار نکیا بلکہ کسی سے بطور خانگی
بہی نہ ملا سبکو بادشاہ کے مرنے کا یقین ہوگیا شہزادونمین سے صرف دارا
دربار مین موجود تہا اور غیر حاضر بہائیون مین سے ہر ایک نے اپنے دعوی
سلطنت مین طالع آزمائی کی جسحالت مین شجاع نے بنگالہ سے کوچ کیا اورنگ
نے دکن چہوڑنے کی تیاری کی اور مراد کی خوشامد کرکے مع فوج کے اپنے
شامل کیا اس چالاکی سے کہ مین درویش ہون مجہے خواہش دنیوی نہین
ارادہ ہے کہ ہجرت کرونگا اور اسلام کے طریق پر بلا فروگذاشت عمل کرونگا
دارا کافر ہے شجاع لامذہب ہے اور مین فقیر ہون اسواسطے چارون بہائی
مین سے صرف تم اس قابل ہو کر حکمرانی کرو اور تمہاری مدد پر مین بہی تو
ساعی ہون ؛

شاہنشاہ نے اورنگ زیب کے مفسدانہ منصوبون سے آگاہ ہوکر ہاڈا رائے
کو خفیہ لکہا کہ حضور مین حاضر ہوجاوے زمان پہونچتے ہی چتر سال نے سر

کہ مین گدی کا نوکر بجز تعمیل کے مجھکو چارہ نہین ہے فوراً دکن سے روانگی کی
تیاری کی یہہ خبر اورنگ زیب کے کان مین پہونچی اوس نے سبب دریافت
کیا اور یہہ بہی کہا کہ عنقریب مین بہی تمہارے ساتہہ چلونگا جلدی کیون کرتے
ہو رئیس بوندی نے فرمان دکہا کر جواب دیا کہ ہمارا فرض یہہ ہے کہ جو بادشاہ
حکمران ہوا وسکے حکم کی تعمیل کرین اورنگ زیب نے حکم دیا کہ وہ جانے نہ پاوے
اور اوسکا لشکر گہیر لیا جاوے مگر چترسال بہی بہت ہوشیار اور دوراندیش
تہا اوس نے پیشتر سے اسباب روانہ کر دیا تہا اب اپنے سردارون اور
کل راجپوت روسا غیرخواہ سلطنت کو جمع کر کے یکبارگی کوچ کر دیا اورنگ زیب
کی فوج کی ہمت نہ پڑی کہ اونہین روکے یا اون سے لڑے اسطرح وے
دریاے نربدا پر پہونچے اور بہ امداد سولنکی رئیسون کے کہ لب دریاے مذکور
رہتے تہے عین طغیانی مین عبور کیا چترسال کی شجاعت اور ہمزوری سے تنگ
آکر اورنگ زیب نے تعاقب چہوڑ دیا کہ وہ بہ امن وعافیت بوندی مین پہونچ
گیا اور اپنے گہر کا بندوبست کر کے ضعیف العمر بادشاہ کی دستگیری کیواسطے
دارالخلافت مین داخل ہوا کہ ناخلف وبے ایمان صاحبزادون کی سرکشی سے
اوسکی سلطنت بلکہ زندگی بہی خطرہ مین تہی ٭

ان موجبات سے ہندوستان مین جو کشت وخون ہوئے اونپر بغور خیال کرنے
سے دریافت ہوتا ہے کہ یہہ صرف بداطواری کا انتقام تہا کیونکہ اگرچہ بزرگ منش
وقریب المرگ شاہجہان کی کیفیت کہ اپنی قوم اور مذہب کے سردارون سے
عبث اعانت کی التجا کرتا تہا اور راجپوتون نے اپنی راسخ الاعتقادی سے

اوسکی عالم احتیاج مین مدد کرنے کیواسطے اپنی جان و مال کو تصدق کردیا
قابل رحم و افسوس کے تہی مگر گذشتہ حالات پر نظر کرنے سے کہ شاہجہان
بہی بلقب خورم اپنے وقت مین وہی کام کیا تہا جو اب اورنگ زیب نے کیا
اور اپنی مجرمانہ تجویز کی اجرا مین برادر پرویز کو مار کر باپ سے مقابلہ کرنے
آمادہ ہوا تہا یہہ افسوس بیجا ثابت ہوتا ہے کہ ایسے اعمال قبیح کا یہی لابدی
نتیجہ ہے اور خود اختیار سلطانی حکومت خود اپنے اور رعایا کیواسطے ذلت
اور تباہی کی باعث ہوتی ہے اس واقع سے تہوڑے دنون بعد فتح آباد کی
لڑائی ہوئی کہ اورنگ زیب کی فتح ہوئی اور تخت نشینی مین کوئی امر مانع نرہا کہ
معلوم نہین یہہ رئیس اورنگ زیب کے مقابلہ مین جو فوج بہ تحت جسونت سنگہ
والی مارواڑ جمع ہوئی اوسمین کیون نہین شریک ہوا شاید شرط مندرجہ عہد نامہ
راؤ سرجن کہ کسی ہندو سردار کے تحت مین نوکری نکرینگے مانع ہوئی ہو مگر کوٹہ کا چہوٹا
خاندان بوندی سے علیحدہ ہونے پر اس شرط کی پابندی سے سبکدوش
ہوگیا کیونکہ اسی میدان جنگ پر رئیس کوٹہ کے چارون بہائی سوائے دہرم
شاہجہان کی نوکری مین مارے گئے مگر قبل اسکے کہ اپنے ضعیف باپ سے تخت
چہینے اورنگ زیب کو بڑے بہائی داراشکوہ سے لڑنا پڑا کہ اوس نے کل راجپوتون
کو جو وفاداری مین ثابت قدم تہے بمقام دھولپور جمع کیا رئیس بوندی مع
اپنے ہاڈون کے زعفرانی پوشاک سے دارا کا ہراول تہا اسی لڑائی سے اوسکا وہ
غم کہ جان کے ساتہہ گیا شروع ہوا جسطرح ایرانی دارا کے حق مین بمقابلہ
سکندر اربیلا کا میدان مہلک ہوا تہا اوسی طرح اس دارا کے حق مین دھولپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوا بہ پابندی رسم لازم تہا کہ افسران شاہی فوج کو نظر آتے رہین اسواسطے دارا
ہاتہی پر سوار ہوا اور عین لڑائی کے وسط مین سے کہ جوانمردی اور وفاداری
نے شاہجہان کے تخت کو محفوظ رکہا ہوتا دارا یکایک غایب ہوگیا حیرت زدہ ہوکر
ج بہاگنے لگی عالی حوصلہ ہاڈا نے اس پر ملال موقع پر اپنے سردارون سے
مخاطب ہوکر کہا جو بہاگے اوسپر لعنت ہے حق نمک کے زور سے اس میدان
میرا قدم گڑہا ہوا ہے بغیر فتح کے مین یہان سے زندہ نہ جاؤنگا اسطرح اپنی
دمیون کو آواز دیکر وہ ہاتہی پر چڑہا اسی اثنا مین اوسکے ہاتہی کے گولہ
لگا کہ وہ پیچہے پہر کر بہاگا چتر سال کودا اور گہوڑا طلب کرکے پکارا کہ ہاتہی نے
ہی دشمن کو پشت دکہادی مگر مین نہ دکہاؤنگا گہوڑے پر سوار ہوکر اور
اپنی فوج کا غول بناکر شہزادہ مراد پر حملہ آور ہوا اور اوسکو نشانہ بناکر بہالہ چلایا
کہ اوسیدم اوسکی پیشانی مین گولی لگی اور مرگیا اوسکا چہوٹا بیٹا بہرت سنگہ
وقت وفات باپ کے ساتہہ تہا برابر لڑتا رہا اور مع عمدہ ترین اشخاص خاندان
اوسی کہیت مین کام آیا محکم سنگہ برادر راؤ مع دو بیٹون کے اور اودے سنگہ
دوسرا بہتیجا بہی کمال وفاداری سے جان بحق ہوئے اسطرح اوجین اور دہولپور
دو لڑائیون مین کم سے کم بارہ رئیس ذی رتبہ نے مع ہر شاخ قوم کی سردارون
سوام دہرم مین مستحکم رہکر جانین تصدق کین ؛

اوسکا چتر سال بذات خاص باون لڑائیون مین لڑا تہا دلیری اور ناممکن الانحراف
وفاداری مین اوسکا نام مشہور و معروف ہے بوندی کے محل مین وہ مکان
اوسکے نام سے چتر محل کہلاتا ہے زیادہ کرکے رونق دی اور پاٹن مین

کیشورائے کا مندر اوسکے حکم سے تعمیر ہوا تہا وہ سمت ۱۷۱۵ مین مارا گیا اور و
اخلاف راؤ بہادر سنگہ - بہیم سنگہ جسکو گوگورلا بہگونت سنگہ جسنے مسوحہ
کی بہرت سنگہ جو بمقام دہولپور مارا گیا چھوڑے *

اورنگ زیب نے سلطنت حاصل کرنے کے بعد اپنا کل غضب جو چتر سال پر
اوسکے جانشین راؤ بہادر سنگہ پر نازل کیا اور راجہ آتمارام گوڑ رئیس شیو
کو متعین کیا کہ ہاڑون کی سرکش و باغی قوم کو مغلوب کرکے بوندی کو زنہمور
علاقہ مین شامل کردی اور فرمایا کہ اثناء راستہ دکن عنقریب ہم بہی بو
مین آکر تمکو فتح کی بشارت دینگے راجہ آتمارام نے بجمعیت بارہ ہزار
ہاڑوتی مین جاکر قتل و آتش زنی سے ویرانی شروع کی اور قصبہ کہتولی
اندر گڈہ کا محاصرہ کیا ہاڑون نے خفیہ جمع ہوکے بمقام گوترہ لڑائی
اور آتمارام کو شکست دیکر بہگا دیا پادشاہی نشان اور اوسکا اسبا
لوٹ لیا اسپر بہی قناعت نکرکے اونہون نے شیوپور کو جا گہیرا راجہ آنن
ہوکے دربار شاہی مین پہونچا اور ہاڑون کی تازہ شرارت کی کیفیت
مین عرض کی درباری لوگون نے اوسپر بہت طعن کی اور اوس نے ا
ہمسرون پر اونکی مصیبت کے وقت مین زیادتی کرکے ندامت و پشیما
کی ظالم اورنگ زیب نے بظاہر ہاڑون کی بہادری سے خوش ہو
بہاؤ سنگہ کے نام معافی قصور اور حضور مین طلبی کا فرمان بہیجا او
انکار کیا مگر جب متواتر صفائی و طمانیت کے پیغام پہونچے حاضر ہوا کہ اوسکے
شہزادہ معظم اورنگ آباد کی حکومت ملی وہان اوس نے راجہ کرن والی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دغا سے بچا کے خود اختیاری ظاہر کی اور بہ اتفاق بوندیلہ ہاے اورچہ اور
دتیہ کی اکثر مہمات نمایان کا انجام دیا اورنگ آباد مین اوس نے بہادری و
سخاوت وعبادت سے ایسا نام حاصل کیا کہ اکثر مریضون کو معجزہ سے تندرست
کرنا مشہور ہے وہ بمقام اورنگ آباد ۱۷۳۸ء مین مرگیا اوسکے لاولد ہونے سے
انورادسنگہ اوسکے بھائی بہیم سنگہ کا نبیرہ مسند نشین ہوا ؛
شاہنشاہ نے انورادسنگہ کی مسند نشینی کو بہ پاس خاطر اوسکے متقدم کے ایسی
خوشی سے منظور کیا کہ خلعت کے ساتھہ اپنی سواری کا گج گوڑ نامی ہاتھی بھیجا
انورادکن کی مہم مین اورنگ زیب کے ساتھہ رہا اور ایک دفعہ حرم سرا کی
بیگمات کو دشمنون سے بچاکر بڑی خیرخواہی کی بادشاہ نے اوسکی بہادری
سے خوش ہوکے پوچھا کیا انعام چاہتا ہے اوس نے درخواست کی کہ بجاے
پیچھے کی فوج کے مجھکو آگے کی فوج کی حکومت ملے بعدازان بیجاپور کے محاصرہ
مین اوس نے بڑی نیکنامی حاصل کی اتفاقاً درجن سنگہ نامی اپنے ہی ایک
سردار سے اوسکی نااتفاقی ہوئی کہ اس باعث سے چند مشکلات واقع ہوئین ایک
روز حالت افروختگی مین راؤ نے اوس سے کہا مجھکو تمسے جو امید ہے مین بخوبی
جانتا ہون وہ لشکر مین سے چلاگیا اور اپنے رشتہ دارون کو جمع کرکے بوندی
پر قبضہ کرلیا یہہ حال سنکر بادشاہ نے انورادکو مع فوج کثیر بھیجا اوس نے سرکش
درجن سنگہ کو وہانسی خارج کیا اور اوسکی جاگیر ضبط کی مگر قبل اخراج درجن سنگہ
نے مسند نشینی کا ٹیکہ اپنے بھائی بلون والہ کی پیشانی پر کردیا تھا۔ بوندی
کا معاملہ طے کرنے کے بعد راؤ انورادبہ اتفاق راجہ بشن سنگہ والی آمیر ممالک

شمالی کے انتظام کیواسطے کہ وہان شاہ عالم بطور صوبہ سلطنت لاہور مین
رہتا تہا متعین ہوا اور اسی نوکری پر اوسکا انتقال ہوا انور اد کے دو پسر
بدہ سنگہ اور جودہ سنگہ تہے ریاست اور نوکری مین بدہ سنگہ اوسکے
جانشین ہوا تہوڑے دنون بعد اورنگ زیب جس نے اورنگ آباد مین بود
و باش کی تہی بیمار ہوا امرا و اہلکارون نے اوسکو قریب المرگ دیکہہ کے
تخت نشینی کیواسطے اجازت طلب کی بادشاہ نے حالت نزع مین جواب دیا
کہ تخت نشینی خداوند تعالے کے اختیار مین ہے مگر اوسی کے حکم اور مرضی
سے مین چاہتا ہون کہ میرا خلف بہادر شاہ عالم تخت نشین ہو مگر خوف ہے کہ
شہزادہ اعظم بزور بازو تخت نشین ہونے مین کوشش کریگا چنانچہ جیسا
بادشاہ نے کہا تہا ویسا ہی وقوع مین آیا اعظم شاہ نے فوج دکن کی مدد
سے اپنے بڑے بہائی سے دعوی سلطنت کیا اور میدان دہولپور پر جنگ
آوری کی واسطے لکہہ بہیجا بہادر شاہ نے کل خیر خواہ سردارون کو جمع کرکے
اپنا حال بیان کیا راؤ بدہ سنگہ والی بوندی کہ عین شباب مین تہا اور
اوسی زمانہ مین اپنے بہائی جودہ سنگہ کے مرنیکا صدمہ اوٹہا چکا تہا منجملہ
سرداران حاضرین وقت تہا بادشاہ نے اوسکو حکم دیا کہ بوندی مین جاکر
رسمیات ماتم ادا کرے اور اپنے عزیز و اقارب کو تشفی دی بدہ سنگہ نے جواب
دیا کہ بوندی جانے کی چندان ضرورت نہین ہے مگر اپنے آقا کے ساتہہ میدان
جنگ دہولپور پر کہ سابقہ معرکون سے مشہور ہے اور بہادرون نے ادائے
فرایض مین مرکر حق نمک ادا کیا ہے اونکی یادگار سے نیکنام ہے جانا لابد ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جسطرح میرے بزرگ چترسال نے شہرت حاصل کی ہے مین بہی کرونگا اور
عنایت ایزدی سے میری فوج دشمن پر غالب آکر فتح کریگی ٭
شاہ عالم لاہور سے روانہ ہوا اور اعظم شاہ مع اپنے خلف بیدار بخت کے
دکن سے چلا بمقام جاجئو قریب دہولپور دونون کی فوج کا مقابلہ ہوا اس
جنگ وجدل کے کشت وخون سے بدتر کوئی حال ہندوستان کی تاریخ مین
درج نہین ہوا ہے اگر یہہ نزاع اوسی قسم کا ہوتا جیسے مسلمان مخالف فریقون
کی مدد سے تخت نشینی کیواسطے اکثر ہوتی تہی تو یقین ہے کہ اوسیطرح ایکدفعہ
فساد برپا ہوکے فریقین کے مددگارون کی درماندگی وکنارہ کشی سے ازخود
رفع ہوجاتا مگر اس مرتبہ راجپوتانہ کے بہادرون کے گروہ جمع ہوئے کہ خاندان
کے مقابلہ مین خاندان اور شاخ کے مقابلہ مین شاخ ہرایک دوسرے کے
خون کے تشنہ تہے روساء کوٹہ و دتیہ جو مدت تک بہ تحت شہزادہ اعظم نوکری
مین رہے تہے اور اوسکے اشفاق وعنایت کے مرہون تہے اورنگ زیب کی
ہدایت کو نسیاً منسیاً کرکے وارث جایز کے مقابلہ مین اوسکے حامی ہوئے
روساء بوندی و دتیہ کے درمیان دکن کی مہمات مین بالاتفاق فتوحات
عظیم حاصل کرنے سے انتہا درجہ کا اتحاد تہا۔ رام سنگہ والی کوٹہ شاہ عالم کا
مقابلہ کرنے پر اس تمنا سے آمادہ ہوا تہا کہ خاندان ہاڈا کا سرگروہ ہوجاوے
اور درواقع مین اعظم شاہ نے فتح کی امید سے اوسکی عزت وتعظیم بوندی کی برابر
کردی تہی طرفین کی ایسی تحریک سے ہاڈون کی مخالف جمعیتین میدان جاجئو
برسرمقابلہ آئین اس غرض سے کہ نہ فقط شہزادون کے دعوی سلطنت کا

بلکہ اپنے اپنے خاندانون کی عظمت وفضیلت کا بھی یکبارگی فیصلہ کرین لڑائی
شروع ہونے سے پیشتر رام سنگھ نے راؤ بدہ سنگھ کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ شا
عالم کو چھوڑکر اعظم شاہ کی طرف آجاوے مگر اوس نے نفرت سے جواب دیا
کہ یہہ میدان جسپر میرے بزرگ نے جان دیکر نیکنامی حاصل کی ہے ایسا نہین
ہے کہ اوسپر مین اپنے شہزادہ کا ساتھہ چھوڑکر ہمیشہ کے واسطے ذلیل ہو
بدہ سنگھ ممتاز مقام پر متعین ہوا اور جس فتح نے بلا شراکت غیرے بہادر شاہ
کو تخت نشین کیا وہ زیادہ تر اوسی کی ہمت وبہادری سے ظہور مین آئی
تہی لڑائی کا سخت صدمہ طرفین سے راجپوتون نے اوٹھایا کوٹہ کا ہاڈا رئیس
اور عمدہ بندیلہ دلپت والی دتیہ دونون توپ کے گولون سے مارے گئے ہوا
اعظم شاہ اور اوسکے پسر بیدار بخت نے ہلاک ہوکے اپنے دعوی کو ختم کیا
اس میدان کی خیر خواہی وجانفشانی کے جلدے مین بدہ سنگھ کو راؤ راجہ
خطاب ملا اور وہ شاہنشاہ کے دوستون مین داخل ہوا مرنے کے وقت
اوسپر وہی مہربانی رہی مگر اوسکے مرنے کے بعد نیرنگان اور رنگ زیب
درمیان ایسا فساد برپا ہوا کہ سب مارے گئے فرخ سیر مالک سلطنت ہوا اور
سخت مین بارہ کے سیدون نے اقتدار کامل حاصل کیا اور ظلم وزیادتی
سے سلطنت کو تباہ کیا جب اونہون نے بادشاہ کو تخت سے خارج کرنیکا
کیا ہاڈا رئیس نے اپنی قدیم وفاداری سے اوسکو بچانے مین کوشش
کی اور اس فساد مین اوسکا بھتیجا جیت سنگھ اور چند دیگر شخص اوسکے ہمرا
جوکہ یعنی صحن قلعہ مین مارے گئے ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاجیوٗ کے میدان مین رام سنگہ کے مارے جانے سے کوٹہ و بوندی کے رئیسون مین
عداوت پیدا ہوئی تہی اوسکو بہیم سنگہ خلف رام سنگہ نے سر سبز رکھا کہ وہ سیدون کے
فریق کا مددگار ہوگیا عداوت کے جوش مین راجہ بہیم راجپوتون کے طریقہ کو ایسا
بھول گیا کہ اوس نے فصیل سے باہر اپنے دشمن پر جسوقت وہ گہوڑا پہیرتا تہا
حملہ کیا اوسکے چند ہمراہیون نے اپنے سردار کے گرد حلقہ کرکے بہت جوانمردی
سے مقابلہ کیا اور سخت نقصان اوٹہاکے جاے امن مین پہونچ گئے راؤ بدہ سنگہ
نے جب دیکہا کہ بادشاہ کی مدد کی قابلیت نہین ہے اور دشمن کے فریب سے شکستہ
حال ہوگیا مجبور مفرور ہونے مین صورت امن دیکہی چند روز بعد فرخ سیر قتل
ہوا اور سلطنت مین ابتری مطلق پیدا ہوئی راجگان و امراء سیدون کی خونخوار
حکومت سے خایف و متحیر ہوکے اپنے ملکون کو چلے گئے ؛

اس زمانہ مین راجہ جے سنگہ والی آمیر نے ارادہ کیا کہ راؤ بدہ سنگہ کو بوندی
سے بیدخل کیا جاوے بدہ سنگہ دربار سے اوسکے ساتہہ آمیر کو گیا تہا اور اوسکا
مہمان تہا اس نزاع کا سبب یہہ لکہا ہے کہ راجہ جے سنگہ کی ہمشیرہ ہاڈا سے بیاہی
گئی اول اس لڑکی کی نسبت بہادر شاہ بادشاہ سے ہوئی تہی مگر اوس نے بالعوض
سرخواہی فتح دہولپور کے اپنا دعوی چہوڑکر بدہ سنگہ کے ساتہہ شادی ہونے
کی اجازت دیدی تہی نحوست اتفاق سے اوسکے کوئی اولاد نہ ہوئی اور وہ
بیگر رانی دختر کالا میگہہ والی بیگو سردار میواڑ کے دو صغیر سن اطفال سے حسد
کرتے تہے اپنے شوہر کی غیر حاضری مین عمل شہور کرکے کہین سے ایک بچہ منگا لیا
اور اوسکو وارث ریاست قرار دیا راؤ بدہ سنگہ اپنی رانی کی کینہ وری اور

اپنے اطفال کی خرابی سے واقف تہا آمیر مین آیا تب اوس نے اپنی رانی
بہائی کو اوسکے طریقہ سے آگاہ کرنیکا موقع مناسب سمجہا بہائی نے اوسیوقت
بہن سے دریافت حال کیا اوس نے یا تو اپنی عصمت مشتبہ ہونے کے خیال
یا فریب ظاہر ہوجانے کے خوف سے یکایک طیش مین آکے اپنے بہائی کی کمر
خنجر چبہین لیا اور خلف الخیاط کا طعنہ دیکر ایسا حملہ کیا کہ اگر وہ مغرور نہو جا
ضرور ہلاک کر ڈالتی مگر یہہ امر بہی قابل تحریر ہے کہ یہہ رانی بجے سنگہ عرف جم
برادر رجے سنگہ کی حقیقی اور رجے سنگہ کی مختلف البطن ہمشیرہ تہی ؛
اس ذلت کے انتقام کی غرض سے راجہ آمیر نے راؤ بدہ سنگہ کو بوندہ
خارج کرنا اور سرداران ماتحت مین سے والی اندر گڈہ کو مسند نشین کر
مگر دیو سنگہ نے براہ نیک نیتی اس عطیہ کو منظور نکیا تب اوس نے سردار
سے وہی سوال کیا وہ طمع سے باز نہ رہ سکا اسکا نام سالم سنگہ تہا اوسکی بہو
مین دو طرح کی بے ایمانی ہوئی کیونکہ ماتحت سردار کے علاوہ وہ قلعہ تارا گ
واقع بالائے شہر و محل کا معتمد حاکم تہا ؛
مگر یہہ خانگی نزاع بہی رئیس آمیر کی اون مخفی و پسندیدہ تجویزون کا جو
راجگان کو ماتحت حکومت کرنے کیواسطے در پیش تہین اور جنکی انجام دہی
صوبہ دار مالوہ و اجمیر و آگرہ ہوجانے سے اوسکو قابو تہا بطور پیش بند
صرف حیلہ تہا سلطنت مغلیہ کے فتنہ و فساد مین اوس نے بہت عقلمندی
اپنا مطلب حاصل کیا اور فرخ سیر کے اخراج پر اوسکو امید ہوئی کہ اب
تدبیرون کا بہل ملیگا اسواسطے برائے نام اوسکی اعانت کرکے انضمام
CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نوزہ کیواسطے اپنے ملک کو چلا آیا اور اضلاع واقع حدود پر جو اوسکی رسائی
اندر تہے قبضہ کرنا چاہا بلکہ جو رئیس اوسکے تحت مین بطور حکام فوج شاہی
ری کرتے تہے اونکو بہی اپنا مطیع کرنیکا ارادہ کیا اس زمانہ مین حدود آمیر
اندر اکثر اطاعت گزین سردار تہے مثلاً لال سوٹ و گوڑہ و نیمرانہ کے پچوانہ
ان کہ نہ جے پور مین نوکری کرتے تہے اور نہ کچہہ خراج دیتے تہے مگر بطور امرا
طنت آمیر کے جہنڈہ کے ساتہہ اپنی اپنی فوج سے بادشاہ کی نوکری کرتے
تا بحدیکہ کچہواہون مین سے شیخاوت بہی آمیر کو اپنا سرپرست نہین سمجہتے تہے
ور کے بڈگوجر و بیانہ کے جادون اور چند دیگر خاندانون کا یہی حال تہا
طنت کے زوال پر اونکو اتنی طاقت نرہی تہی کہ اپنی حفاظت کرسکین
واسطے اونہون نے بطور جاگیرداران تحت آمیر اپنی اپنی فوج سے نوکری
اور ریاستون پر قابض رہنا منظور کیا لیکن اونکے ساتہہ مین ہاڈون کو
جے سنگہ نے اپنا مطیع کرنا چاہا یہہ اوسکی کمال نادانی اور سینہ زوری
تاہم اوس نے بدہ سنگہ کو مسند سے خارج کرکے اپنی طرف سے دوسرا راجہ
کرنیکا ارادہ کیا ؛

آمیر مین مہمان نوازی اور رشتہ داری کے اعتبار پر مقیم تہا جے سنگہ
اپنے مقاصد حاصل ہونیکا اچہا موقع سمجہا اور رئیس بوندی کو ایما کیا
آمیر مین رہو اور پانسو روپیہ یومیہ اپنے خرچ کیواسطے لو اوسکے چچا
اوسے جیت سنگہ کے بہائی نے جو اپنے آقا کی خیر خواہی مین بمقام اگرہ
کیا تہا دانائی سے جے سنگہ کے مخفی ارادہ کو سمجہہ لیا اور فوراً بوندی کو لکہہ بہیجا

کہ بیگو کی رانی اپنے بچون کو لیکر اپنے باپ کے گہر چلی جاوے اور کچہہ وقفہ
فصیل آمیر سے باہر خفیہ اپنا گروہ بنایا اور اپنے رئیس کو خوف سے آگاہ کر
اوس پر خطر مقام سے سب بہاگ گئے تین سو ہاڈون کی جمعیت ساتہہ ہو
سے بدہ سنگہ کو کسیطرح کا خوف نہ تہا سیدہا اپنی دار الحکومت کو روانہ ہوا مگر
پانچولاس واقع سرحد آمیر کے پانچ سردارون کی منتخب فوج نے جا گہیرا ہنگا
جدال وقتال برپا ہوا آمیر کے پانچون سردار مع گروہ کثیر ہمراہیون کے
مارے گئے کہ سرداران ایسرودہ وسروار وبہووار کی چہتریان ابتک ہاڈ
کی شجاعت کی شہادت دیتی ہین بدہ سنگہ کا چچا مارا گیا اور بہادرون کی ا
قلت ہوئی کہ بوندی کا جانا خلاف مصلحت متصور ہوا اسواسطے بیگو کو چلے
اس کامیابی سے کہ جے سنگہ کو بہت نقصان اوٹہا کر حاصل ہوئی اوسکو ا
تدبیرات پر عمل کرنیکا قابو مل گیا دلیل سنگہ والی کرور نے آمیر کی دختر سے شا
کی اور اوسکو راؤ راجہ بوندی کا خطاب ملا ؛

اپنے خاندان کی بڑی شاخ کی مصیبت زدگی کو غنیمت سمجہہ کے راجہ بہیم سنگہ
والہ نے اجیت سنگہ والی مارواڑ اور سیدون سے کامل رفاقت پیدا
اور چمبل کو ریاستون کی سرحد مقرر کرکے دریاے مذکور سے مشرق کیطرف
کل ملک پر بجز کوٹریون کے اپنا قبضہ کرلیا ؛

اسطرح ہر طرف کے دشمنون سے تنگ ہوکے اور چند مرتبہ اپنا ملک حا
کرنے مین عبث کوشش کرکے بدہ سنگہ حالت جلاوطنی مین بمقام بیگو مرگیا
امید سنگہ اور دیپ سنگہ اوسکے دو اخلاف رہے مگر اونکو اپنے مامون کی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مین سے جلد بہاگنا پڑا کیونکہ میواڑ کے رانا نے اونکے دشمن والی آمیر کے ایما
سے بیگو کو ضبط کیا کم ظرفون کے اس انتقام سے تنگ آکر بہادر لڑکون نے
مختصر گروہ ہمراہیون کا جمع کیا پچیل کے جنگل مین پناہ لی اور وہان سے درجن
سال خلف راجہ بہیم سنگہ والی کوٹہ کو لکہا یہہ شخص رحمدل تہا اونکی دستگیری
کی بلکہ ملک موروثی حاصل کرنے مین مدد دی ٭

سمت ۱۸۰۱ مطابق ۱۷۴۴ء مین جب اوسکا دشمن والی آمیر مرا امید سنگہ بعمر تیرہ
سال تہا بفور استماع اس خبر کے وہ اپنی مختصر جمعیت لیکر چڑہا اور پاٹن
وگینولی کو فتح کیا جسوقت مشہور ہوا کہ بدہ سنگہ کا بیٹا ہوشیار ہے قدیم
ہاڈا اوسکے ساتہہ فراہم ہوئے اور درجن سال والی کوٹہ نے ہاڈون کی
راسخ الاعتقادی سے خوش ہوکے کمک بہیجی ٭

ایسری سنگہ والی آمیر نے اپنے باپ کی تدبیرون کی پیروی کرکے چاہا کہ
کوٹہ اور بوندی میرے مطیع رہین مگر کوٹہ والہ نے اوسکی پرواہ نکرکے امید سنگہ
کی مدد کی اسپر ایسری سنگہ نے فوج کشی کرکے کوٹہ کا محاصرہ کیا اس لڑائی کا
حال کوٹہ کی تاریخ مین لکہا جاویگا کوٹہ سے واپس آکے ایسری سنگہ نے امید سنگہ
پر حملہ کرنے کیواسطے نانک پتہیون کی جمعیت متعین کی امید سنگہ بمقام لوہاری
عرف بودینون کے پاس کہ اس کوہستان کے قدیم مالک ہین اور باوجودیکہ
اونکو ہاڈون نے ہی بیدخل کیا تہا اونکے خیرخواہ رہے جاکر پناہ پذیر ہوا امید سنگہ
کی بہادری اور مصیبت زدگی نے اونکے دلون پر ایسا اثر کیا کہ پانسہزار تیر انداز
جمع ہوکے اوسکے ساتہہ دشمن پر حملہ آور ہوئے بمقام بیچوری مقابلہ ہوا جس

حالت مین چست و تیز رہ بہادرون نے لشکر کو تاراج کیا امید سنگہ نے دستہ بقبضہ
ہو کے کمال بیرحمی سے قتل کیا اور نقارہ و نشان لوٹ لیا اس شکست کی خبر
پہونچتے ہی جے پور سے اٹہارہ ہزار آدمیون کی فوج بہ تحت نارائن داس
کہتری امید سنگہ کے مقابلہ کیواسطے متعین ہوئی مگر پچوری کی فتح سے ہاڈون
کو ہمت و استقلال حاصل ہوگیا ہر طرف سے آکر اپنے نوجوان رئیس کے گرد جمع ہوئے
اور اوس نے بخوف و خطر دشمن سے مقابلہ کیا جے پور کی فوج ڈبلانہ مین
پہونچ گئی اور حملہ کرنے کو تیار تہی اوسوقت امید سنگہ سیتون کی دیبی کے
پوجنے کو گیا اپنی کل دیبی آساپورنا کے روبرو عبادت مین تہا تب اوسکی نظر
بوندی پر پڑی کہ نکحرام کے قبضہ مین ہے اوسیوقت قسم کہائی کہ یا تو بوندی
فتح کرون گا ورنہ اسی جہد مین اپنی جان دونگا ۔
ایسے خیالات سے جوش مین آکر بہادر ہمقوم اوس زعفرانی نشان کے گرد جمع
ہوئے جو جہانگیر نے راؤرتن کو عطا کیا تہا اور جسوقت ڈبلانہ کے راستہ پر گہاٹ
سے نکلے دیکہا دشمن مقابلہ کیواسطے تیار ہے امید سنگہ یکبارگی ہاڈون کا غول
بنا کے حملہ آور ہوا دشمن نے بہی بہت زور سے مقابلہ کیا دو دفعہ غول متفرق
ہوا اور دونون دفع باوجود گولون کی بارش کے پہر بنایا اول حملہ مین امید سنگہ
کا مامون پرتہی سنگہ سولنکی اور مہاراج مرجاد سنگہ والی موتزہ کہ بہادر ہاڈا تہا
اور اوس نے کہتری افسر فوج پر چکر چلایا تہا مارگیے پراگ سنگہ سورن کا سردار
کہ تہانہ کی جاگیر کی ایک شاخ مین تہا قتل ہوا اور کمدرجہ کے سردار بہت مارگئے
امید سنگہ کے گہوڑہ کے توپ کا گولہ لگا کہ اوسکی آنتین نکل پڑین مگر نوجوان راجہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور اوسکے بہادر رشتہ دارون کی بہادری کچھہ کارآمد نہوئی سردار رین
نے اس خوف سے کہ شاید مارا جاوے التجا کی کہ لڑائی سے باز رہو اگر تم زندہ
رہوگے تو انجام مین بوندی فتح کرلینگے لیکن اگر مرجاؤگے تو امید بالکل قطع
ہوجاویگی ۔
امید سنگہ نے بڑے افسوس سے اس صلاح کو قبول کیا جسوقت راستہ اندرگڈہ
پر گہاٹہ سوداں مین پہونچکر دم لینے کیواسطے گھوڑے سے اوترا تنگ کہولتے
ہی گھوڑا سقط ہوا امید سنگہ بیٹھکر بہت رویا اور واقعی یہہ گھوڑا جسکا نام
ہنجا تہا اسی قدر و منزلت کے لایق تہا اوسکی نسل عراقی تہی بادشاہ نے امید سنگہ
کے باپ کو بخشا تہا اور چند لڑائیون مین اوسکی سواری مین رہا تہا امید سنگہ
کا یہہ غم فقط عارضی نہ تہا کیونکہ اوس نے ہنجا کو ایسا یاد کیا کہ سمند حاصل کی
تب اول ہنجا کا مزار بطور یادگار بنوایا کہ ابتک شہر کے چوک مین موجود ہے اور
ہرایک ہاڈا اوسکی عمدہ تاریخ کی یاد مین بہت تعظیم کرتا ہے ۔
امید سنگہ پیادہ پا اندرگڈہ مین پہونچا وہان کے نمکحرام و موجب بدنامی قوم
ہاڈا نے کہ امیر کا مطیع ہوگیا تہا اپنے آقا کو گھوڑا دینے سے انکار کیا بلکہ
کہلا بہیجا کہ میرے علاقہ سے نکل جاؤ ورنہ اندرگڈہ و بوندی دونون پر بیعیت
آدیگی اس طعن و گستاخی سے رنجیدہ ہوکے نوجوان رئیس نے وہان کی سرحد
مین پانی نہ پیا اور سیدہا کروین کو چلا گیا وہان کے سردار نے استقبال و
مہانداری کرکے اور گھوڑا اندر دیکے اندرگڈہ والہ کی گستاخی اور بیوفائی
کا تلافی کیا وہان سے راجہ نے اپنے ہمقومون کو رخصت کیا کہ بالفعل اپنے

گہرون کو جاوین اور جب میری تقدیر یاور ہو پہر آجاوین اور پہر اپنی قدیم
جاے پناہ شکستہ محل رام پورہ واقع نالہ ہاے چمبل کو چلا گیا ؛

درجن سنگہ والی کوٹہ جس نے ایشری سنگہ اور اوسکے رفیق آپا سیندہیہ کمگر
دعوی سرپرستی کا بڑی جوانمردی سے مقابلہ کیا تہا امید سنگہ کا شریک درد ہمدرد
رئیس کوٹہ کا مشیر اور سپہ سالار ایک بہاٹ تہا اوس نے امید سنگہ کی بہادری دیکہہ
سے بہت خوش ہوکے اوسکو اپنے باپ کی مسند حاصل کرنے مین ہر طرح مدد دینے
دی الغرض کوٹہ کی کل فوج محکوم بہاٹ مذکور امید سنگہ کے دوست و رشتہ دار ہونے کی
کے شامل ہوئی اور بوندی پر پہر حملہ ہوا شہر کی فصیلین متواتر لڑائیون اور آ
مسمار ہوگئی تہین اوسکے لینے مین کچہہ دشواری نہوئی جسوقت تارا گڈہ پر
چڑہائی شروع ہوئی بہادر بہاٹ اپنے ہمراہیون مین سے کسی نمکحرام کی تحریک
گولی سے مارا گیا مگر نعش پر چادر ڈالکر اوسکی وفات کو مخفی رکہا حملہ آور ہو
چلے گئے نمکحرام قابض نکلکر مغرور ہوئے امید سنگہ کی امید پوری ہوئی کہ اپنے
باپ کی مسند پر جا بیٹہا ؛

دلیل سنگہ بہاگ کر اپنے آقا کے پاس آمیر کو گیا اوس نے اپنی کل موجود
فوج بہ تحت حکومت کیشو داس کہتری بوندی سے ہاڈون کو نکالنے کے
واسطے متعین کی اوس نے جاکر محاصرہ کیا امید سنگہ کو تیاری مقابلہ کی فرصت
نہ ملی مجبور چہوڑ کر بہاگا اور دیوا بانگو کے کنگورون پر پہر ڈہونڈار کا نشانا
پہرانے لگا اسوقت نمکحرام نے البتہ نیکی کی یعنی جب اوسکے آقا والی آمیر
از سر نو مسند نشین کرنا چاہا اوس نے انکار کیا کہ دوبارہ داغ بدنامی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

...ی قدا...تام پر نہ لگاؤنگا ؛

امید سنگہ پہر جلاوطن ہوکے کبہی میواڑ مین اور کبہی مارواڑ مین سرگردان پہرتا رہا
...ہیہ کہ مگر اس حالت مین بہی اوس نے اپنے دشمن کو کبہی آرام سے نہ بیٹہنے دیا اپنے
...ورد ہمورو ثی ملک پر متواتر حملہ کرتا رہا ایک دفعہ اوسکو بمقام بنودیہ اپنے باپ کی
...کی بہادری لچہوائی رانی سے کہ اس تمام تباہی وخرابی کا باعث تہی اور اب اپنی اور اپنے
...ح مدد شوہر اور اوسکے خاندان کی ذلت سے تنگ آکر یہان گوشہ نشین ہوئے تہے
...رشتہ دار ملنے کا اتفاق ہوا امید سنگہ کے ملنے سے اوسکا رنج وغم تازہ ہوا اوسکی بہادری
...یون اور آفت زدگی اور اپنی پر مذلت خواہش حق تلفی خلف اکبر کے متفق خیالات
...اگڈہ نے اوسکے دلمین پشیمانی دردمندی اور افسوس کا جوش پیدا کیا اسطرح
...حرام کی تحریک پاکر وہ خلف بدہ سنگہ کی دستگیری کی درخواست کرنے کیواسطے دکن
...آور بڑہکر روانہ ہوئے جب دریاے نربدا کے کنارہ پر پہونچے تو ایک مینار دیکہی
...ئی کہ اپنے اوسپر مثل دریاے اٹک کے اس ندی کا بہی عبور نکرنے کی راجپوتون کے
...واسطے قسم لکہی تہی اوس نے مثل خالص راجپوتون کے یہہ کہکر کہ ایسی مصیبت
...موجود مین کوئی قسم مانع نہین ہوسکتی مینار کو شکست کراکے ندی مین ڈلوا دیا اور
...نے کے عبور دریا کرکے ملہار راؤ ہلکر کے لشکر مین گئے شان ایزدی ہے کہ ہندوستان
...کی فرصت کے نہایت زبردست راجہ سوائی جے سنگہ کی ہمشیرہ نے غارتگرون کے گڈریہ
...کا نشان سرگروہ سے دستگیری کی التجا کی بلکہ امید سنگہ کو از سر نو بوندی دلوانے کی
...آمیز غرض سے اوسکو اپنا بہائی بنایا ملہار راؤ نے کہ اگرچہ عالی خاندان نہ تہا مگر عالی
...بدنامی خیالات رکہتا تہا اوسکی درخواست منظور کی یہہ امر کہ اوسکو اسپر متوجہ کرنے

مین رانا صاحب والی میواڑ کی تحریک سے جو خاندان میواڑ کی ایک رانی کی ا
کو مسند آمیر پر بٹہانے کیواسطے گئے تہے کسقدر آمادگی ہوئی و قایع بوندی
دریافت نہین ہوسکتا کیونکہ اوسمین صرف وہی حال جو اس ریاست سے متعلق جس
ہے کہا ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ اگر اوسکو رانا صاحب نے اخراج ایسری سے او
اور اپنے بہانجہ مادہو سنگہ کو مسند نشین کرنے کے عوض چونسٹہ لاکہہ روپیہ کر سہا
طمع نہ دی ہوتی تو ملہار راؤ کا صرف اس بیوہ کی التجا پر ملتفت ہونا از بس ج
مشتبہہ تہا ؛

خیر واقعی سبب اسکا خواہ کچہہ ہو و قایع بوندی کے بموجب یہہ رانی صرف ا
ریاست کو چہوڑانے پر قناعت نکرکے مرہٹون کو جے پور پر چڑہالے گئی اور نا
اتفاقات اوسکی تدبیرون کے موید ہوئے ایسری سنگہ نے بدمزاجی سے
عوام کو اپنا دشمن بنالیا تہا اونہون نے روسار بوندی و میواڑ سے خفیہ
کرکے اونکی تدبیرون کی کامیابی مین ہمہ تن کوشش کی ؛

آمیر کا رئیس مرہٹون کی آمد سنتے ہی اونکے مقابلہ کیواسطے اپنی دارا سلطنت
روانہ ہوا اوسکو تعداد فوج مرہٹون کی غلط خبر دی تہی اور عین اوسوقت
بگرو محل مین پہونچکر محروس ہوگیا اوسکو صحیح حال دریافت ہوا اخیر وقت
اوسکو معلوم ہوا کہ دغا ہوئی اور جس وزیر کو قتل کیا تہا اوسکے بیٹون پر
کرنیکا نتیجہ جو ہونا چاہیئے تہا وہی ظہور مین آیا اسپر کسی شاعر نے حسب حال
کہا ہے ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جب ہی چہوڑی ایسرا راج کرن کی آس
منتری موٹا ماریہ کہتری کیشو داس

یعنی جسوقت ایسری سنگہ نے کیشو داس کہتری زبردست وزیر کو قتل کیا اوسیوقت
سے اوسکے راج کرنے کی امید قطع ہوگئی ؛

سہاے وگور سہاے اخلاف وزیر مقتول نے دکہنیون سے ساز کرکے اونکی
ج کی تعداد اپنے آقا کے روبرو بہت کم ظاہر کی اور اوسکو نہایت قلیل
عیت سے مقابلہ کیواسطے لائے اس فوج کثیر کا مقابلہ کرنا سراسر دیوانگی ہوتی
بور بہاگ کر بگرو مین پناہ لی وہان سے دس روز کے محاصرہ کے بعد مجبور
قرار نامہ واگذاشت بوندی اور اپنی اور اپنی اولاد سے ہمیشہ کیواسطے اسکا
دعوی لکہہ دیا بلکہ امید سنگہ کو مالک بوندی تسلیم کرکے اوسکی پیشانی پر اپنے
تہہ سے تلک کردیا اس اقرار نامہ اور کوٹہ کی فوج تائیدی کو لیکر مرہٹے بوندی
روانہ ہوئے اور وہان سے نمکحرام کو خارج کیا جسوقت امید سنگہ کی مسند نشینی
تقریب مین یہان جشن شادیانہ ہورہا تہا جے پور مین اوسکے دشمن کی نعش کو
جانے کیواسطے چتا چنی گئی یعنی ایسری سنگہ نے اس ذلت کا متحمل نہوکے تہوڑے
زہر سے اپنی حیات و عداوت کو خاتمہ پر پہونچایا اور اس ذریعہ سے بوندی
ر میواڑ دونون کے مطالب بہ آسانی حاصل ہوگئے ؛

طرح چودہ برس تک جلاوطن رہکے امید سنگہ نے سمت ۱۸۰۵ مطابق ۱۷۴۹ء مین
موروثی ریاست حاصل کی مگر اس نزاع مین ریاست کے عمدہ اجزا جاتے
ہے ملہار راؤ بانی ریاست ہلکر بدہ سنگہ کی رانی کا برادر ہونے کی وجہہ سے

امید سنگہ کا ماموں کہلاتا تہا مگر حسب عادت معہودہ اپنی قوم کی اوس سے
مظلوموں کی دستگیری اس فرضی رشتہ داری کے لحاظ سے نہ کی تہی بلکہ بجا
خطاب برادر و ماموں کے بوندی کے زرخیز ملک کی طمع نے اوسکو اونکی
حمایت پر راغب کیا تہا چنانچہ اوس نے قصبہ و پرگنہ پاٹن واقع کنارہ چمبل
دریاے چمبل طلب کیا اور بذریعہ اقرارنامہ تحریری حاصل کیا شروع تسلط میں
مرہٹے ملک مفتوحہ کو باہم تقسیم کرتے تہے چنانچہ پاٹن کا بہی ایک حصہ پیشوا کو ملا
اور دوسرا سیندہیہ کو مگر پیشوا کا حصہ برائے نام رہا کیونکہ اوسکی آمد
ہلکر لیکر سرکار پونا کی نوکری کی عیوض مجرا دیتا تہا ؛
اس چودہ برس کی جلاوطنی کا معاوضہ قلعہ تارا گڑہ ہے کہ دلیل سنگہ کے تہ
و محل سے برتر تعمیر کرایا تہا ؛
مادہو سنگہ نے بہی جے پور میں مسند نشین ہوکے روسار وسط ہند کو ماتحت
کرنے کی وہی تدبیر جو جے سنگہ نے شروع کی تہی اور جسمیں ایشری سنگہ نے
اپنی جان تلف کی بدستور جاری رکہی اس غرض سے کوٹہ کا محاصرہ ہوا تہا
اور امید سنگہ بوندی سے خارج ہوا تہا مگر اس تدبیر کا بلا اعانت غیر بے عمل
آنا غیر ممکن تہا جو مددگار رہتے جلد مالک ہوگئے اور سبکو ضرر پہونچا مادہو سنگ
کو قلعہ رنتہمبور پر قابض ہونے سے اس دعوی فضیلت کا حیلہ ہاتہ آگیا تہا
جب سے راؤ سرجن نے یہہ قلعہ شاہنشاہ اکبر کو سپرد کیا تہا صوبہ اجمیر میں تا
محالات کی سرکار ہوجانے سے اوسکی عظمت قایم ہوگئی تہی اور نہ فقط بوند
و کوٹہ مع ممالک متعلقہ بلکہ شیوپور کی کل ریاست اور جنوب بان گنگا کی سب چہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاگیرین جو اب ریاست آمیر مین داخل ہین اوسی مین شامل تہین الغرض کل
سلطنت مین بجز محمد آباد واقع بنگالہ کے زنہمبور سب سے بڑی سرکار تہی جب
سلطنت مین زوال آیا تا وقت موجودگی زر و دیگر سامان کے بہادر قلعہ دار
نے بخوبی حفاظت کی مگر جب وہ تہیدست ہوگیا تب اس نظر سے کہ مرہٹون کے
ہاتہہ آکے ہمیشہ کو سلطنت سے علیحدہ نہو جاوے اوس نے کسی راجپوت رئیس
کو سپرد کرنا چاہا اول اوس نے بوندی سے درخواست کی مگر ہاڑا نے اس
خوف سے کہ اگر اوسکو محفوظ نہ رکہہ سکونگا تو بادشاہ کا معتوب ہونا پڑیگا انکار
کیا مجبور اوس نے رئیس آمیر کے سپرد کر دیا اس ذریعہ سے ہاڑوتی کی کوٹریون
پر راج جے پور کی تحصیل خراج کا دعوی قایم ہوگیا ورنہ کسیطرح کا استحقاق
نہ تہا مگر اس دعوی سے کہ بجز سرپرستی اور خفیف سالانہ آمدنی کے اور کچہہ
مقصود نہین ہے بہت رنج و عناد پیدا ہوا ؛

جے پور کے اسی دعوی سرپرستی کوٹہ و بوندی سے ظالم سنگہ کوٹہ والا کی شہرت و
ناموری شروع ہوئی ہے اس زمانہ مین مالک ریاست راؤ درجن سال تہا
اوسکی ہمت و جوانمردی کب مقتضی ہوسکتی تہی کہ آمیر کے ہمسر رئیس کے دعوی
کو کہ اتفاقاً زنہمبور پر قابض ہوجانے سے اور بہ بحیثیت صوبہ بادشاہی اپنی
دانست مین رتبہ شاہی حاصل کر لینے سے کیا گیا تہا قبول کی سنہ ۱۱۸۱ مطابق
سنہ ۱۷۶۱ کے جنگ بٹوارہ نے اس دعوی کو ہمیشہ کیواسطے رد کر دیا اور ظالم سنگہ
نے کہ اوسوقت بعمر اکیس سال تہا جس ملک کا اخیر مین حاکم ہوا اوسکی آزادی
و خود اختیاری قایم رکہنے مین جہد کامل کیا اس مہم کا ذکر کوٹہ کی تاریخ مین

لکھا جاویگا اور یہان صرف اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ اگر بوندی کی فوج اس
لڑائی مین کوٹہ والون کے شامل ہوجاتی تو اپنے ماتحت برادرون کو جیپور
کی خراج گذاری سے کہ مجبورا بتک ادا کرنا پڑتا ہے بچالیتی ۔

امید سنگہ کو ریاست مین وہی رونق و ترقی پیدا کرنیکا شوق تہا جو پندرہ برس
گذشتہ کی مصیبتون سے جاتی رہی تہی مگر جن مرہٹون کی اعانت سے اوس نے
اپنا دار الحکومت از سر نو حاصل کیا اونکی طمع و زبردستی سے اوسکی ہمت شکستہ
ہوگئی تہی تاہم حکومت کا کوئی معینہ قاعدہ نہ تہا اور راجپوت سمجھتے تہے کہ جسطرح
وقتاً فوقتاً ٹیڑیان نقصان زراعت کرکے خود بخود چلی جاتی ہین اوسیطرح
مرہٹون کی فوج بہی تہوڑے عرصہ مین از خود نکلجاویگی اس غلط خیال سے
گمراہ ہوکے کل راجپوت رئیس اپنے باہمی معاملات کے فیصلہ کیواسطے ان
خلل اندازون کو بلانے لگے اور انجام مین جسقدر افسوس و پشیمانی بوندی
ہوئی اور کسی ریاست کو نہوئی اسپر بہی اگر امید سنگہ کی باقیماندہ عمر مین نظم
نسق ریاست اوسی کی قوی اور عاقلانہ تدبیرون سے ہوا ہوتا تو دیوانگی
کی سرزمین مین مرہٹون کا اقتدار ایسی سختی و استقلال سے قایم نہ رہتا مگر
اوسکے انتقال مدنی یعنی تارک ریاست ہونے سے کہ قبل از وقت مناسب نظر
مین آیا ثابت ہے کہ ہر طرح کا طریقہ حکمرانی جسمین پابندی قوانین نہو منحصر
پوچ و ناپایدار ہوتا ہے ۔

امید سنگہ کی اوس نیکنامی مین جسکے سبب سے وہ تاریخ راجپوتانہ کے تمام
عقیل و بہادر و بیگناہ اشخاص مین سے متصور ہوتا صرف ایک فعل انتقام

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

داغ لگ گیا تہا جب اوسکو ریاست پر از سر نو قابض ہوئے آٹہہ برس کا عرصہ
گذر گیا تو سمجہا گیا کہ اوسکی آفتین اور جسکے ذریعہ سے نازل ہوئی تہین وہ
سہو ہو گئی ہین یا اگر یہ خیال کیا جاوے کہ جیسی نمکحرامی شکست ڈبلانہ کے بعد
اندر گڈہ کے سردار نے کی تہی انسان سے سہو نہین ہو سکتی تو معاف متصور
ہوئی اور سردار مذکور کیطرف سے کفارہ نہونے کے بغیر اسقدر عرصہ گذر
جانے پر سمجہا گیا کہ اوسکی علو حوصلگی و فیاضی نے باتفاق مصلحت وقت اوسکو
انتقام جرم سے باز رکہا ممکن نہین ہے کہ کوتہ اندیش راجپوت جس نے اپنے
رئیس کی مصیبت دیکہکر اوسکی دستگیری سے انکار کیا تہا اوسوقت کا خیال
آنے پر دلمین نادم و پشیمان نہوتا ہو مگر اوسکی دون ہمتی مقتضی نہوئی کہ اپنی
طریقہ مابعد سے بہی پہلے ذلت کا دفعیہ کرے بلکہ جسکو ضرر پہونچایا تہا اوسکی
دریا دلی کو بد سمجہتا تہا اور اوسکے تحمل پر طعن کرتا تہا اور تازہ مضرت پہونچاکر
اپنے اعمال سابقہ کو قبیح تر کیا۔ امید سنگہ نے مادہو سنگہ رئیس جیپور کو اپنی
ہمشیرہ کی نسبت کا نارجیل بہیجا تہا کہ دربار عام مین بموجودگی سرداران راج
اور عمدہ ترین خاندان راجپوتانہ کے شایان تعظیم و تکریم سے لیا گیا اتفاقاً
دیو سنگہ اندر گڈہ والہ بہی جے پور گیا ہوا تہا راجہ نے براہ عنایت اوس
سے دختر بوندی کی کیفیت پوچہی عجب نہین ہے کہ اوس نے اپنے رئیس کی
بدی کے اس موقع کو عمداً حاصل کیا ہو کیونکہ اوس نے جواب مین ایسا
کلمہ کہا جس سے اصل مین خطا ہونیکا شبہہ پیدا ہوا اوسکا یہہ بیان سراپا
لغو تہا کیونکہ چند روز بعد راجہ بجے سنگہ والی مارواڑ نے اسی نسبت کی

از خود درخواست کی الغرض نارجیل جے پور سے واپس ہوا اور بوندی کی ا
ہتک ہوئی کہ راجپوتون مین ہرگز معاف ہونے کے لایق نہین ہوتی ہے ٭
سمت ۱۸۱۳ مطابق سنہ ۱۷۵۶ مین امید سنگہ کروڑ کے قریب بجا سنی ماتا کی زیارت کر
واسطے گیا وہان سے اندر گڈہ قریب تہا اسواسطے اوس نے بشمول دیگ
سرداران اور اونکے قبایلون کے سردار اندر گڈہ کو بہی طلب کیا اگرچہ
گمراہ تہا مگر تعمیل حکم کرکے دیو سنگہ مع اپنے بیٹے پوتہ کے حاضر ہوا پہونچتے ہی
سب یکبارگی قتل ہوئے اور نکحرام کے خاندان کا خاتمہ ہوا امید سنگہ نے اونکے
نعشون کو تالاب مین ڈلوا دیا اور جاگیر اندر گڈہ اوسکے بہائی کو دیدی
پندرہ برس کے عرصہ مین متواتر واقعات بدنظمی کے انسداد و اصلاح مین اوسکے
مصروف رہنے کا موقع ملا مگر اس ایک گناہ کا خیال جسمین اوس نے خداوند
کی قوت انتقام کو اپنے ہاتہہ مین لیا تہا اوسکی یاد سے کبہی نگیا اگرچہ کوئی اوسکے
بد نہین کہتا تہا اور خود اوسکا دل شاہد تہا کہ دیو سنگہ اسیطرح ماری جانے
لایق تہا تاہم اوسکی فیاض اور بہادر روح ایسے جرم سے کہ باوجود رسم
ورواج ملک کے بموجب جایز ہونے کی نہایت قبیح تہا ہر وقت لرزان رہتی تہی
پس بنظر کفارہ گناہ وصفائی قلب کے اوس نے ارادہ کیا کہ بقیہ عمر کو فقیر
کے لباس مین اپنے مذہب کے متبرک مقامات پر کل ہندوستان مین پہر
طریقہ نفس کشی سے بسر کرے ٭

سمت ۱۸۲۷ مطابق سنہ ۱۷۷۱ مین رسم ستی جس سے امید سنگہ کی حیات حکمرا
ختم ہوئی ادا ہوئی اوسکی مورت بنا کے مثل نعش کے جلائی گئی اوسکے خلف

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اجیت سنگھ کی مونچھ ڈاڑھی مونڈ واکر اوسپر چڑھائی گئی رنواس مین گریہ وزاری کا شور ہوا اور ماتم کے بارہ روز اسطرح بسر ہوئے کہ گویا امید سنگھ واقع مین مرگیا تہا بعد انقضاء اس عرصہ کے اجیت سنگھ مسند نشین ہوا ٭

امید سنگھ اپنا نام سری جی رکھہ کے اوس متبرک مقام واقع کہاڑ کو چلا گیا جو بہار کے اول حاکم کی عجیب شفایابی سے مشہور ہے اور گنگا کے ایک چشمہ کے نام سے کیدارناتھ کہلاتا ہے اور اس مقام پر اوس نے ممالک مختلفہ کے پہل و پھولون کے درخت لاکر لگائے ٭

امید سنگھ نے ہاڈون کی ریاست کی حکومت اس اعتبار سے چھوڑی کہ صرف خدا پرستی کے ذریعہ سے اطمینان روحانی حاصل ہوگا اور جو مغفرت کہ نجات کیواسطے ضرور ہے یلگی مگر فقیر ہونے پر اوس نے اپنے رتبہ اور خاندان کے خیالات نہ چھوڑے اوسکی عقل زایل نہوئی اور نہ اوسکے مزاج مین تعصب آیا جہان کہین وہ صاحب کرشمہ و عبادت شعار لوگون کی صحبت سے فایدہ حاصل کرنے کیواسطے گیا وہی فراخ دلی و علو حوصلگی جس نے موروثی ریاست واگذاشت کرائی اوسکے ساتھہ گئی اوس نے اپنی اور دیگر ریاستون کی تاریخ مین پڑہا تہا کہ تعلقات فرمانروائی کا خلجان تباہی و بربادی کا باعث ہے اور خوش نصیب وہی شخص ہے جو بروقت اون سے علیحدہ ہوکے خدا پرستی کے طریق پر چلے مگر ایمان ورواج ملک کی اس ہدایت پر عمل کرنے مین اوسکا دل عجائبات عالم سے اسقدر خبردار تہا کہ کنہیا کے مندرمین گوشہ نشین ہونے یا گنگا کے اشنان پر قناعت کرنے سے کنارہ کرکے اوس نے اون متبرک مقامات کو

جنکی قدیم شاستر دن مین تعریف لکھی ہے اور جنکی سیر سے سیاح فقیر دن
کبھی سیری نہوئی دیکھنے کا مستحکم ارادہ کیا اور شاید اس ارادہ کو اوسکے شو
مہم آوری جبین اوس نے ابتدا سے پرورش پائی تہی زیادہ تحریک ہوئی
جب اوسکو دریافت ہوا کہ سلح پوشی اور عبادت صرف ممکن الاتفاق ہی نہ
ہین بلکہ جو مشکلات سیاح فقیر کے راستہ مین حارج ہوتی ہین اونمین
بہ جہد کامل گذرنے سے اوسکے اعتقاد کی خوبیون مین اور بہی اضافہ ہو
تو نہایت خوشی حاصل ہوئی اسطرح بہہ شاہی فقیرانہ لباس مین
ہرطرح مسلح ہوکے زیارت کیواسطے روانہ ہوا اسمین بہی بجاے خود نما
کے ایک طرح کا کفارہ تہا کہ ہرطرح کے ہتہیار حفاظت و حربہ کے جو اوس زما
مین رایج تہے اوسکے جسم پر موجود تہے ایک پوستین پہنے تہا کہ اوسپر
موثر نہین ہوسکتا اور علاوہ بندوق و بہالہ و تلوار و خنجر اور اونکے لوا
مثل چاقو و تہیلی و سینکڑہ کے اوسکے پاس بہرسہ یعنی تیر اور برچہی اور
اور کمان اور تیرون کا ترکش بہی رہتے تہے اور قوت جسمانی ایسی تہی کہ
ستر برس کی عمر مین اسطرح مسلح پہرنے سے اوسکی ڈاڑہی سفید ہوگئی تہی
تاہم وہ اتنے کل سامان کو ایک ڈہال مین رکھ کے ایک ہاتہہ سے اوٹہا لیتا
اور ہاتہہ کو سیدہا پہیلا کر دیر تک کہڑا رہتا اپنے بہادر ہمقومون کا مختا
گردہ ساتہہ لیکر وہ سرچشمہ گنگا سے سیت بندرا مشرتک اور سیتا کے گرم
واقع ارکان و سولوج واقع اوڑیسہ سے دوارکا تک مختلف ممالک مین
رہا مذہب ہنود کی حدود کے اندر امید سنگہ نے ہر ایک متبرک مقام کے جو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عجائبات یا فوایدِ علمی سے قابل دید تہا بخوبی سیر کی اور جب وہ اپنے موروثی
ملک مین آتا تہا فقط اوسکے ہمقوم بلکہ کل رجواڑہ کے راجپوت نہایت خوش ہوتے
اور اثنا راستہ اپنے مکان پر اوسکے قیام کرنے کو بڑی عزت اور فخر کا
باعث سمجہتے تہے اوسکا کلام بہت فصیح تہا اور سیاحی مین ذخیرہ معلومات جمع
کیا تہا اس سے اوسکی تقریر کو سننے کے واسطے لوگ جمع ہوجاتے اور اُسی
کاغذ پر لکہتے تہے حین حیات مین جسقدر اوسکی تعریف تہی اوسکی تصدیق اس
سے بہتر اور کسی ذریعہ سے نہین ہوسکتی کہ اب بہی ہر ایک ہاڑا اوسکے نام
کی بہت تعظیم کرتا ہے اوسکا کلام اونکے حق مین بمنزلہ حدیث کے ہے اور
اوسکی جوشے ابتک باقی ہے اوسی کی بہت تعظیم وتکریم ہوتی ہے اخیر سفر
مین اوس نے دریاے سندہ کی شاخون کے درمیانی معبدون اور
ہنگلاج کی اگنی دیوی کی زیارت کی اور ہنود کی حد معینہ سے بہی باہر گیا جب
وہ دُوارکا ہوکے واپس آتا تہا اثنا راستہ کا بہ غار مگرون کے گروہ نے
کہ اوس نواح مین بکثرت ہین اوسپر حملہ کیا مگر اس بہادر نے قوت جسمانی اور
عقاید روحانی سے اونپر فتح کامل حاصل کی اور اونکے سرگروہ کو قید کرکے
اوس سے قسم لی کہ دُوارکا کے جاتریون کو آیندہ کبہی تکلیف نہ دینگے +
ایک حیرت انگیز واقعہ جس سے اوسکے بیٹے کا انتقال ہوا امید سنگہ کی جنگ اور
زیارتون مین خلل انداز ہوا اور بضرورت تربیت نبیرہ وانتظام ریاست اوسکو
مجبور دارالریاست مین ٹہیرنا پڑا یہہ حادثہ کہ میواڑ وہاڑوتی کی سرحدی
تاریخ سے متعلق اور بساودہ کی ستی کے صدہا سال پیشتر کی کراس پیش گوئی کا

(کہ راؤ اور رانا جب کبھی اہیڑہ کے شکار مین شریک ہونگے موت پیدا ہوگی
مصدق اور عوام کے اطوار اور عقاید کا مظہر ہے قابل تحریر ہے اور یہہ دا
پیش گوئی کے بعد چوتھی دفعہ کے شکار مین ویسے ہی مہلک نتیجہ سے ظہور
ہوا تہا:

باعث نزاع بلایتہ تہا جسمین چند درخت انبہ اور چند میعون کی آبادی
رئیس بوندی نے اس نگلہ کو اپنے علاقہ مین سمجھکر غارتگرون کو مغلوب کر
کیواسطے وہان قلعہ تعمیر کرایا اور فوج متعین کی اور غارتگرون نے باغ
مفسد سرداران میواڑ اس فعل کو اپنے رئیس کے حقوق مین خلل اندازی
کیا اسپر رانا مع کل سرداران ریاست وسند ہیون کی تنخواہ دار فو
کے موقع متنازعہ پر آیا اور راجیت سنگہ رئیس بوندی کو اپنے لشکر مین طلب
کیا وہ آیا اور رانا اوسکے طرز وطریقہ سے ایسا خوش ہوا کہ بنایتہ اور ادا
درختان انبہ کو بالکل بہول گیا موسم بہار قریب تہا اور ماہ پہاگن جس مین
گوری کیواسطے سور کی قربانی ضرور ہوتی ہے شروع ہوگیا تہا نوجوان را
نے بالعوض اوسکی تواضع وعنایات کے رانا کو بوندی کے رمنہ یعنی جنگل
اہیڑا کے شکار کیواسطے بلایا اوس نے قبول کیا اور اپنے ہمراہیون کو
سبز دستار ودوپٹہ تقسیم کرکے تاریخ معینہ پر بہت تزک وتجمل سے ناندہ
بلند سرزمین کو روانہ ہوا:

راؤ سابق یعنی امید سنگہ نے کہ اونہین ایام مین بدری ناتہہ سے واپس آ
تہا بفور استماع خبر شکار کے قاصد بہیجکر اپنے صاحبزادہ کو ستی کے قول

آگاہ کیا شوق مین اجیت سنگہ نے جواب دیا کہ ایسی پوچ وجہ سے پیام طلبی
کو مسترد کرنا غیر ممکن ہے صبح ہوتے ہی رانا کمال محبت سے راؤ کو ساتھہ لیکر
شکار کیواسطے روانہ ہوا مگر سرشام گذشتہ کو وزیر میواڑ نے راؤ کے پاس
آکر بہت گستاخی سے کہا تہا کہ یا تو موضع بلایتہ کو خالی کردو ورنہ سندہیون
کی جمعیت بہیجکر قید کردونگا اور تنگ ظرفی سے یہہ بہی کہہ اوٹہا کہ مین نے
صرف وہی کہا ہے جو میرے آقا کا حکم ہے اس کلام کا راؤ کے دل مین تمام
دن خلش رہا جب شکار ختم ہوا اور وہ رانا سے رخصت ہوکے چلا یکایک
اوسکو اوس ذلت کا خیال ہوا اور سخت ارادہ سے واپس آیا رانا اوس کے
رنج سے بالکل بیخبر تہا خوشی سے مخاطب ہوا اب تو آپ تشریف لیجاوین پہر ملاقات
ہوگی اس دوستانہ گفتگو سے اوسکی طبیعت نرم ہوئی اور پہر سلام کرکے لوٹ
گیا مگر چند قدم چلا تہا کہ پشیمانی غالب آئی اور وہ کل قوار انتقام کو جمع کرکے
یکبارگی بہالہ لیکر دوڑا اور ایسے زور سے وار کیا کہ بہالہ کا پہل رانا کے جسم
مین سے گذر کر گہوڑے کی گردن مین غرق ہوگیا رانا صرف یہی کہنے پایا کہ او
ہاڈا تمنے کیا کیا کہ سردار اندر گڈہ نے تلوار سے اوسکا کام تمام کیا ہاڈا راؤ امر
فعل سے نہایت خوش ہوکے طلائی چتر چنگی کو کہ میواڑ کا شاہی نشان ہے لیگیا
اور بوندی کے محل مین رکہدی امید سنگہ جسکو ایسے ہی انتقام کیوجہ سے تمام
بقیہ عمر کفارہ مین بسر کرنی پڑی اپنے خاندان کے اس تازہ ظلم پر نہایت متحیر
ہوا اور پکارا بڑا غضب ہوا اور اوسکے بعد بیٹے کی صورت نہ دیکہی ؛
یہہ بہی قابل تحریر ہے کہ رانا اور راؤ دونون ہمزلف تہے یعنی والی کشنگڈہ

کی دختر ان اون سے منسوب ہوئی تہین اور اگرچہ رانی نے اوسکو راؤ کی
کینہ وری سے آگاہ کر دیا تہا مگر رانا نے رشتہ داری کے سبب سے کچھ
خوف و اشتباہ نکیا اور قدیم عداوت طرفین کے رئیسون کی ہلاکت سے یہ
ہو کے رفع ہو گئی تہی اور اب کچھ وجہ خصومت نرہی تہی اس پر غم واقعہ سے
پہلے روز وزیر میواڑ نے دعوت کی تہی اور دونون رئیس مع اپنے سردار ان
کے شریک ہوئے تہے اور بجز دوستی و اتفاق کے کچھ ظہور مین نہ آیا تہا مگر
وقوع اس حادثہ سے لوگون کا خیال صحیح ثابت ہوا کہ سرداران میواڑ نے
اپنے ظالم آقا سے رنجیدہ ہو کے اس فعل کی تحریک دی تہی اور وزیر کا سخت
کلامی سے راؤ کو افروختہ کرنا اوسکی تصدیق کرتا ہے جسوقت حربہ مہلک ہوا
صرف ایک چوبدار نے اپنے آقا کے بچانے مین کوشش کی ورنہ بجز اوسکے
سردارون مین سے کسی نے حربہ روکنے یا قاتل کا تعاقب کرنیکا بالکل ارادہ
نکیا بلکہ برعکس اوسکے کل بہادران میواڑ اپنے آقا کی نعش اور لشکر کو چھوڑ کر
بہاگ گئے ٭

صرف ایک کنیز ک ستی ہونے کیواسطے تیار ہوئی بڑے سامان سے زیر درخت
چتا تیار کرا کے نعش کے ساتہہ جلنے لگی اخیر وقت مین درخت سے مخاطب ہو کے
بد دعا دی کہ اگر قاتل صرف خود غرضانہ بے ایمانی سے اس فعل قبیح کا مرتکب ہوا ہے
تو دو مہینے کے اندر اوسکو ایسا نتیجہ ملے کہ تمام عالم مین مشہور ہو لیکن اگر کسی
قدیم عداوت نے اوسکو اس حرکت پر آمادہ کیا تہا تو مجہکو کچھ دعوی نہین
ہے درخت کی ایک شاخ ٹوٹ کر گری اور سمجہا گیا کہ اوس نے ستی کے کلام کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قبول کیا ہے تھوڑی دیر مین بلایتہ کا میدان رانا اور ستی کی خاک سے سفید ہوگیا ؛

دو مہینے کے اندر ستی کا قول صادق آیا ہاڑا راؤ کا کل گوشت استخوان سے علیحدہ ہوگیا اور وہ بہت تکلیف واذیت سے مرگیا - پہلی بیر سب سیر ہو چکے تھے یہہ ابتک بلا انتقام باقی ہے اور اس سے یقین ہوتا ہے کہ ہیواڑ والون کی تحریک سے وقوع مین آیا تھا ؛

اجیت سنگہ کا اکلوتا بیٹا بشن سنگہ کہ شیر خوار بچہ تھا مسند نشین ہوا اور اوسکے حفظ فواید کیواسطے لازم آیا کہ سربجی یعنی امید سنگہ بوندی مین مقیم رہے مگر اوس نے کاروبار ریاست کا انتظام کرکے اور ہوشیار دہابہائی کو مفوض کرکے پھر سیاحی شروع کی اکثر چار برس کے بعد آتا تھا اخیر مین جب ضعیفی عمر سے چلنے پھرنے کی طاقت نرہی کیدارناتھ مین مقیم ہوگیا راجپوتون کے متزلزل طریقہ اور اونکی طرز حکومت کے نقص کی ایک یہہ بھی نظیر ہے کہ اخیر عمر مین جب اوسکا ارادہ ترک ریاست کہ جو اینمن معقولیت سے پیدا ہوا تھا بسبب پیری قایم و مستقل ہوکے کوئی ہوس باقی نرہی تھی بشن سنگہ کو اوسکی طرف سے بے اعتباری پیدا ہوئی اوس نے حکم دیا کہ سربجی بوندی مین نہ آنے پاوے اور بدمعاش لوگون نے جو عقلمند آدمی کا ریاست مین رہنا نہین چاہتے تھے سوای مین یہہ بھی کہا کہ اب آپ شیرینی کھاوین اور بنارس مین مالا پہرین جب سربجی نیا شہر تک آگیا تھا قاصد نے پہونچکر حکم سنایا کہ تمہاری خاک بزرگون کی خاک سے نہ ملنے پاوے گی مگر اوسکی قدر ایسی تھی اور زیارتون کے

سبب سے اوسکو ایسا متبرک سمجھتے تھے کہ بفور پہونچنے اس حکم کے گردنواح کے
رئیسون نے اوسکو بہت شوق سے طلب کیا خصوص پرتاب سنگھ والی آمبر
نے مثل بیٹے اور ملازم کے کمال عجز سے اجازت چاہی کہ پوجا کرکے اپنی دارالا
کو لیجاوین سرجی نے سرگروہ کچھواہ سے پوجا کرانا منظور نکرکے خود آنا قبول
کیا پرتاب سنگھ نے اوسکو بڑی عزت سے رکھا اور اوسکی ہتک ہونے
نہایت رنجیدہ ہوکے اوس سے دریافت کیا کہ اگر اب بھی آپکے دل
کچھہ دنیوی ہوس باقی ہو تو مین آمیر کی کل فوج لیجاکر آپ کو بوندی و کوٹہ
کی گدی پر بٹھادون جسطرح اوسکی علوہمتی کے شایان تھا امید سنگھ نے جوا
دیا کہ یہہ دونون تو اب بھی میرے ہی ہین ایک پر میرا بھتیجا ہے اور دو
پر میرا پوتہ اس موقع پر ظالم سنگھ کوٹہ والہ ثالث ہوکے بوندی کو گیا اور
کے خام خیالات وخوف رفع کئے اور صلح کے اختیارات کامل حاصل کرکے ا
پنڈت کو بھیجا کہ سری جی کو بوندی مین لے آوے چنانچہ وہ آیا اور دربا
نوجوان رئیس کے جسکو فتنہ گر بدمعاشون نے گمراہ کیا تھا اور واجب التعظیم
بزرگ کے جس نے بجز اپنی اولاد کی محبت کے کل دنیوی تعلقات ترک کئے
خاطر خواہ ملاقات ہوئی سبکی آنکھون مین آنسو آگئے سرجی نے کہا کہ ای
اگر تمکو یقین ہے کہ مین تمہارا بدخواہ ہون تو یہہ تلوار لو اور خود مجھے مار دو
کمینہ لوگون سے میری ہتک نکراؤ نوجوان راؤ نے بہ آواز بلند گریہ کرکے
تقصیر چاہی اور پنڈت اور ظالم سنگھ کو راؤ کے شریر مشیرون کا حو
پست ہونے سے بہت خوشی ہوئی مگر سرجی نے اپنی حیات مین بوندی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

محل مین قدیم رکھنے سے انکار کیا اسکے بعد وہ آٹھہ برس زندہ رہا اخیر مین بش سنگھ نے التجا کی کہ آپکو بزرگون کی فصیل کے اندر آنکھہ میچنی چاہیئے اوسی یگانگت کے جوش نے جو انسان کے دل سے ہرگز رفع نہین ہوتی ہے قریب المرگ امید سنگھ کو انکار کرنے سے باز رکھا اور وہ سکھپال مین بیٹھہ کر محل مین داخل ہوا اور اوسی شب مرگیا اسطرح سمت ۱۸۶۰ مطابق سنہ ۱۸۰۴ مین امید سنگھ کی یہ حوادث و عبرت انگیز حیات ختم ہوگئی اوسکی جوانی کا ستارہ آفات و مصیبت کے تیرہ و تاریک ابر مین طلوع ہوا تھا اور جلد فتح و بہبودی کی شعاعون سے منور ہوا مگر ہنوز عروج سمت الراس پر نہ پہونچا کہ گناہ نے اوسکی تجلی کو ماند کر دیا اور آخر کار غم و تجرد منشی سے غروب ہوا ؛

تاریخ زمانہ حال

سر بجی کے انتقال کا وقت ہاڈون کی تاریخ مین بہت مشہور زمانہ ہوا ہے اسیوقت مین بتاریخ ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۰۴ لارڈ لیک صاحب سپہ سالار نے راجپوتون علی الخصوص بوندی والون کے مہیب دشمن مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کو پست کرنے کی غرض سے انگریزی فوج بہ تحت حکومت بدنصیب کرنل مونسن صاحب بھیجی تھی یہہ تو تحقیق نہین ہے کہ اسوقت تک سر بجی حیات تھا یا نہین اور جس خیر خواہی کی سرکار انگریزی سے گذارش ہے اوسکے سرانجام مین اوسکی بھی صلاح تھی یا نہین مگر جو سلوک بوندی کے ساتھہ ہوا ہے اوسکے استحقاق خیر اندیشی کے مقابلہ مین بہت کم ہے یہہ خیر خواہی اوسوقت نہوئی تھی جب انگریزی افسر بہادری سے فوج کو لئے جاتے تھے اور کسی کی امداد و اعانت کی محتاج نہ تھے بلکہ اوسوقت مین جب مقام گوری تک پہونچکر بتاریخ

۸- جولائی سنہ ۱۸۱۴ء بعد شکست فاش بھاگی اور جنگل کا ہر ایک جھاڑ دامنگیر ہ
اور اپنا سایہ بھی تعاقب مین دشمن نظر آتا تہا رئیس بوندی نے فوج مفرور
تحقیر یا ہلکر کے عتاب سے اپنے نقصان کا مطلق خوف نکر کے بہت خوشی
اپنے علاقہ مین ہوکر راستہ دیا اور بہرسانی سامان مطلوبہ و خاطرداری
دیجوئی افسران و سپاہ سراسیمہ سے ہر طرح مدد دی اس سے بوندی پر جو
آئی اوس سے سرکار انگریزی بیخبر رہی یا شاید اوس زمانہ کی لاپرواہ
بموجب دانستہ خبرگیری نکی جب سنہ ۱۸۱۷ء مین سرکار انگریزی نے راجپوتو
انسداد فساد و غارتگری کیواسطے اپنے شامل کرنا چاہا بوندی سب سے پہلے شر
ہوئی اور یہہ امر لازمی تہا کیونکہ فصیل قلعہ کے اندر مرہٹون کا جھنڈا نصب ہ
تہا اور آمدنی ملک اسقدر کم ہوگئی تہی کہ رئیس کے مصارف کیواسطے بہی کافی
اور اسوجہہ سے کہ سنہ ۱۸۱۴ء مین ریاست کو بیحد محفوظ چھوڑ دیا یہہ سب سرکار انگر
کی کم توجہی کا نتیجہ تہا مگر بوندی کا ملک ایسے موقع پر واقع ہے کہ پنڈارون کو
عند الفرار روکنے کیواسطے رئیس بوندی کا شامل ہونا ضرور تہا چنانچہ سنہ ۱۸۱۷ء
کی جنگ و جدل مین بوندی نے ہر طرح اطاعت کی اور اگرچہ فوج بہت قلیل
خود رئیس اور اوسکے سردار تعمیل حکم کیواسطے مسلح موجود رہے جب سبطرف
کی فتح ہوگئی راؤ بشن سنگہ والی بوندی سے عہدنامہ مورخہ ۱۰- فروری سنہ
مندرجہ نقشہ نمبر دوم عہدنامہ جات باب اول منضبط ہوکے پرگنات بہمن گنگ
لاکہاریہ - دیہہ و نصف پرگنہ کرور و نصف پرگنہ برودن و نصف پرگنہ با
وچہارم بوندی - مقبوضہ مہاراجہ بلکہ جن مین سے بعض پچاس برس

CC-0. Omkar Kanagri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاتے رہے تھے اور اب باستحقاق فتح ملکیت سرکار انگریزی تھے بلا شرط والی بوندی
کو عطا کیے گئے اور خراج جو سرکار ہلکر مین ادا ہوتا تہا معاف ہوا اور پرگنات
اور یلہ وسامیدی ونصف پرگنہ کرور ویک ثلث پرگنہ برونڈن بہی کہ بقبضہ
مہاراجہ سیندہیہ تھے واپس ہوکر یہہ قرار پایا کہ اونکا خراج
واجب الطلب مہاراجہ سیندہیہ سرکار انگریزی مین داخل ہوا کرے اور اس
خراج کی مقدار اوسط جمع دہ سالہ کی رو سے مقرر ہوئی بلکہ اس خیال سے
کہ جسطرح ایک ثلث پرگنہ پاٹن مہاراجہ ہلکر کا چہینا ہوا واپس دلوایا ہے اوسی
طرح دو ثلث پرگنہ مذکور بمقبوضہ مہاراجہ سیندہیہ بہی چہینا ہوا ہے واپس
ہونا چاہیے دو ثلث پرگنہ پاٹن درج عہدنامہ ہوکے اوسکی عوض بہی چالیس
ہزار روپیہ خراج مقرر ہوا اوسوقت تک یہہ معلوم نہ تہا کہ بوندی سے حملہ آوران
جے پور کو نکالنے کے عوض مین کل پرگنہ پاٹن بزمانہ وزارت نانا فرنویس پیشوا
کو ملا ہے اور پیشوا نے دو ثلث مہاراجہ سیندہیہ کو اور باقیماندہ مہاراجہ ہلکر
کو دیدیا ہے مگر جب یہہ حال معلوم ہوا تو دو ثلث پرگنہ پاٹن بدستور بقبضہ
مہاراجہ سیندہیہ رہا اور بوندی سے اوسکے خراج تعدادی چالیس ہزار روپیہ
کا کبہی مطالبہ نہوا اور مہاراجہ ہلکر کو بالعوض نقصان ایک ثلث پرگنہ پاٹن کے
تیس ہزار روپیہ سالانہ سرکار انگریزی سے ملنا قرار پایا۔ اسوقت راؤ راجہ
صاحب نے کمال شکرگذاری سے کہا کہ مین ظاہر پرست نہین مگر جب کبہی ضرورت
ہو میرا سر آپکے واسطے موجود ہے اور اسمین کچہہ مبالغہ نہ تہا اگر اوس کی
وفاداری کے امتحان کی ضرورت ہوتی تو وہ خود مع ہر ایک نمکخوار ہاڈا کے

ضرور جان تصدق کرتا تاہم باوجود ان عطیات کے جنکا رئیس بہت شکر گذ
ہوا بوندی کی قدردانی مین کوتاہی ہوئی یعنی خیرخواہ وزیر کوٹہ جو اپنے نا
کے ساتھہ فدوی سرکار انگریز لکھتا تہا حسن تدبیری سے اندر گڈہ و بلون
انتردہ وکہتولی جاگیرات علاقہ بوندی کو اپنے تحت مین کرلیگیا جب بہادر
راؤ صاحب کو یہہ حال معلوم ہوا اوس نے بلا تامل کہا کہ میرے بازو توڑ د
یہہ تجویز اچہی نہوئی اور انصاف و مصلحت عام کے بموجب اوسکی ترمیم ضر
تہی تاکہ ہندوستان کے اس مختصر مگر مستحق و پُر حوادث ریاست کی وسعت
اندازہ سابق کرکے رضاجوئی کیجاوے اوسکی ترقی مین جسقدر توجہہ ہوئی
فایدہ تو حاصل ہوگیا کہ بوندی نے خود اختیاری پاکے بطور خود آسودگی
کی اور کسی غیر ریاست مین خلل انداز نہوئی حالانکہ دیگر ریاستین کسی نہ کسی طرح سر
محافظ کی تکلف و تردد کی باعث ہوئین اس واگذاشت ملک قدیم کے بعد راؤ
صاحب صرف چار برس زندہ رہے پہر بتاریخ ۱۴- جولائی مبتلا مرض ہیضہ ہو
انتقال کیا اگرچہ یہہ بیماری عمدہ ترین قوا جسمانی و روحانی کو پراگندہ کردیتی ہ
حالت نزع مین اونکے ہوش و حواس درست و مستقل رہے اونہون نے اپنی
رانیون کو ستی ہونے سے باز رکہا اور اپنے وارث کو قایم مقام سرکار انگریزی
کی مہد عاطفت مین سپرد کیا +

راؤ بشن سنگہ صاحب ایماندار اور سراپا راجپوت تہے ظاہر مین رد کہے مگر باطن
مین فیاض و رحیم و بہادر اور عقل و فراست سے بہرہ مند اور اپنے نوا
سے بخوبی آگاہ تہے جب مرہٹون نے اونکی آمدنی کم کرکے اونکے اختیار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو محدود کیا - اونہون نے اپنے ظاہری طریقہ سے ثابت کیا کہ مین دنیوی خطوظ
کے بغیر بہ آسانی کام چلا سکتا ہون اور شکار کے شغل مین کہ راجپوتون کو شایان
ہے دل بہلایا چند روز تک متواتر شیر کے تعاقب مین مصروف رہتے اور جبتک
مارا نجاتا پیچھا نہ چھوڑتے بجز شیر کے کوئی شکار پسند نہ تہا سو سے زیادہ شیر اپنے
ہاتھہ سے مارے تہے اور صدہا بگہیرے وجنگلی سور اونکے بھالے سے ہلاک
ہوئے اسی شغل مین اونکا ایک عضو جاتا رہا تہا اور اس سبب سے قد کوتاہ ہوگیا
تہا مگر جسوقت گھوڑے پر چڑھکر بھالا پھیرتے قوت جسمانی اور چہرہ کے جلال سے
یہی امید ہوتی کہ اگر سرکار انگریزی مدد پر طلب کرے تو راؤ بشن سنگہ وہی
بہادری ثابت کرینگے جو اونکے نامور بزرگون نے جہانگیر وشاہ عالم کی خدمت
مین کی تہی البتہ اس خیال سے کہ محکومون پر جبتک رعب بنا رہے اچھی طرح
اطاعت کرتے ہین وے اپنی مختصر ریاست مین اہلکاران ملکی کے ساتہہ سختی
سے پیش آتے تہے ایک جیب خرچ کا علیحدہ خزانہ تہا وزیر کے ذمہ تہا کہ ہر روز
سو روپیہ اوسمین داخل کرے ایک بہت بڑا جوتہ بنوا کر میخ سے باندہ رکہا
تہا اوسکا نام اندرجیت رکہہ چھوڑا تہا وزیر سے اگر اور کچھہ قصور ہوتا تو اوسکی
معافی ممکن تہی لیکن اگر اسے زر معمولی نہ کرتا تو کوئی عذر مسموع نہوتا
فوراً سور وضربات اندرجیت ہوتا +

مثل دیگر ریاستون کے یہان بہی چند اشخاص با اختیار تہے -

اول دیوان جسے صاحب کہتے ہین +

دوم فوجدار جسے قلعدار بہی کہتے ہین +

سوم بخشی ؛

چہارم رسالہ یعنی مستوفی حساب ؛

دربار شاہی سے اس ریاست کا تعلق رہا ہے اس سے مثل جے پور بوندی
بہی وہان کی رسمین بہت جاری ہوئی ہین پردہان یعنی وزیر کا لقب دیوان
ہوگیا اوسکو کل ملک کے معاملات وراج کی آمدنی وخرچ کا اختیار ہوتا ہے
نوجداریا قلعہ دار حاکم قلعہ ہے اس عہدہ پر کوئی راجپوت کبہی نہین مقرر ہو
ہمیشہ دہابہائی رہے ہین وے ملازم فوج وجاگیرداروں کے افسر ہوتے
ہین اونکی معاش کے دیہات دہابہائی کے قبضہ واختیار مین رہتے ہین
بخشی کل حسابون کی جانچ پرتال کرتا ہے اور رسالہ مصارف خانگی کا مختار
ہوتا ہے۔ رئیس مرحوم کا انتظام آمدنی عجیب تہا بجاے اسکے کہ پس انداز آمد
خزانہ مین رکہی جاوے دوکان مین جسکا اہتمام وزیر کو تہا رہتی تہی اور منافع
مین رئیس کا حصہ تہا مگر جو منافع پندرہ فیصدی بتلایا جاتا اصل مین تیس فیصدی
ہوتا تہا اس منافع مین سے سپاہ ودیگر ملازمان کو بذریعہ نقد وجنس تنخواہ
ملتی تہی جنس کا نرخ حسب مرضی رئیس مقرر ہوتا تہا اور چونکہ رئیس کا انتفاع اور
ملازمون کی ضرورتین متفق تہین عذر واعتراض کی گنجایش نہ تہی مگر البتہ وزیر
سب گالیان دیتے تہے ؛

راؤ بشن سنگہ صاحب کے دو اصلی اخلاف تہے اول راؤ راجہ رام سنگہ صاحب
کہ بعمر گیارہ سال اگست ۱۸۲۱ء مسند نشین ریاست ہوئے دوسرے مہاراجہ گوپال
سنگہ صاحب اون سے چند ماہ چہوٹے تہے شروع مین دونون علی الخصوص

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاراجہ صاحب بہت خوشنما و ہونہار جوان تہے مہاراجہ گوپال سنگہ صاحب کو
مثل باپ کے شکار کا بہت شوق تہا اس چہوٹی عمر مین اونہون نے اول شکار
کرنے پر سردارون سے نذرین لین اسوقت تک اونکی تلوار کا صرف بکرون پر
امتحان ہوا تہا اونکی والدہ خاندان کشنگڈہ کی بیٹی اور خوش مزاج و لیق
اور اپنی اولاد کی خیر خواہ تہین مہاراؤ راجہ رام سنگہ صاحب کی مسند نشینی پر
انتظام راج کیواسطے چار زمی رتبہ وزیر دست سردارون کی پنچایت مقرر
ہوئی مگر دے زیادہ عرصہ تک کام نکر سکے راؤ راجہ صاحب کی والدہ کی یہہ
راے ہوئی کہ اسطرح کام نہ چل سکیگا چار صاحب انگریز بالاتفاق ریاست کا
کام کر سکتے ہین مگر چار ہندوستانیون مین اتفاق ہونا محال ہے چنانچہ باجی
صاحبہ کو اختیار نظم و نسق مفوض ہوا مگر جلد ثابت ہوا کہ یہہ تدبیر بہی غلطی پر
مبنی تہی انتظام فوایدراج مین غفلت ہوئی رئیس کی تعلیم و تربیت کی کچہہ تدبیر
نہوئی بلکہ ثابت ہوا کہ خود باجیصاحبہ مدت دراز تک اپنا اختیار جاری رہنے
کی غرض سے راؤ راجہ صاحب کو بدچلنی پر آمادہ کرتی ہین اسپر کشن رام نامی لیق
و ایماندار شخص مختار مقرر ہوا اوسکی نسبت سے باجی صاحبہ کی بدنظمی کا انسداد
ہوا اوس نے زیرباری رفع کرکے ریاست کو سبکدوش کیا اور ماہوار تنخواہ
تقسیم کرکے فوج کو خوش و آراستہ کیا اور ریاست کی آمدنی تین لاکہہ سے پانچ
لاکہہ کردی مگر افسوس ہے کہ یہہ عمدہ اہلکار قتل ہوکر مارا گیا ؛
مہاراؤ راجہ صاحب کے عہد کے نوین سال مین ایسی واردات ہوئی کہ اگر سرکار
انگریزی سے نگرانی و مزاحمت نہوتی تو بوندی اور جودہپور کے درمیان

سخت لڑائی وقوع مین آئی راؤراجہ صاحب نے مہاراجہ صاحب والی جودہپور کی مدد
کے ساتھہ کہ اون سے عمر مین دو چند تھی شادی کی اور تعظیم و تکریم پر تکرار
ہوکے اوس سے بہ سختی پیش آئے مئی سنہ ۱۸۳۰ مین جودہ پور کے چند سردار
مع جمعیت تین سو کس سپاہ راؤراجہ صاحب کو فہمایش کرنے کیواسطے بوندی
مین آئے تین روز بعد اونہون نے کشن رام مختار کو جسکا ابھی ذکر ہوا ہے قتل
کیا اور اپنے ڈیرہ کو محفوظ کرکے مقابلہ کیواسطے تیار ہوگئے بوندی والون
نے اونکے ڈیرہ کا محاصرہ کرکے توپین لگادین اور تین روز تک پانی بند کیا
جودہ پور کے ایک گروہ نے باہر سے اونکی کمک پر آنا چاہا مگر نہ آسکے جودہ پور
سے اور فوج آکے اونکے شامل ہونیوالی تھی مگر اسی اثنا مین سرداران مین سے
زیادہ قیام کی تاب نہ لاکے مفرور ہوئی عند الفرار دو سردار اور بہت سے
قتل گرفتار ہوئے اونکو راؤراجہ صاحب نے قتل کیا باقیماندہ بہ تدریج گرفتار
راج سے نکالے گئے چھٹے روز بتوت سنگھ جودہ پور کا سردار جس نے مختار
کے قتل کا بیڑہ اوٹھایا تھا خود مارا گیا تین سردارون کی ہلاکت کو بہ یاست
نے انتقام کامل سمجھہ لیا اسپر بھی طرفین سے لڑائی کی تیاری ہوئی مگر سرکار
انگریز نے مداخلت کرکے بہ تعیناتی صاحب پولیٹکل ایجنٹ اوسکا انسداد
کردیا ۔

سنہ ۱۸۴۴ مین مہاراجہ سندیہ نے بشمول دیگر ممالک کہ بالعوض مصارف
کنٹنجنٹ منتقل کیے تھے دو ثلث پرگنہ پاٹن بھی سرکار انگریزی کو دیدیا جو
راجہ صاحب بوندی نے اپنا دعوی پیش کرکے پرگنہ مذکور ملنے کی درخ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی کچھ عرصہ تک مہاراجہ سیندہیہ نے اپنا دخل نہ اوٹھایا مگر جب اونہون نے چھوڑدیا
سنہ ۱۸۴۷ مین بموجب قولنامہ مندرجہ ذیل حسب منظوری دربار گوالیار پرگنہ مذکور
بوندی کو دیا گیا اور انتی ہزار روپیہ خراج مقرر ہوا کہ بوندی سے وصول ہوکے
دربار گوالیار کیطرف سے سرکار انگریزی مین جمع ہوا کرے پھر سنہ ۱۸۶۷ مین مہاراجہ
سیندہیہ سے عہدنامہ ہوا اوسکے بموجب دوثلث پرگنہ پاٹن کی ملکیت سرکار
انگریزی کو منتقل ہوئی کہ اوسوقت سے پرگنہ مذکور بطور جاگیر دوامی عطیہ سرکار
انگریزی شامل ریاست بوندی ہے اور اوسکی بابت مبلغ انتی ہزار روپیہ
زرخراج علاوہ چالیس ہزار روپیہ خراج مقبولہ قلم چہارم عہدنامہ ۱۸۱۸ کے سرکار مین داخل ہوتا ہے

قولنامہ پاٹن سنہ ۱۸۴۷

قولنامہ راج بوندی دربارہ بندوبست پرگنہ پاٹن کیشورائے ؛

دوثلث پرگنہ کیشورائے پاٹن کہ مہاراجہ سیندہیہ صاحب نے بموجب عہدنامہ
۱۳ جنوری سنہ ۱۸۴۴ بوجہ مطالبہ اخراجات فوج کنٹنجنٹ سرکار انگریزی کو دیا ہے
اور اب بہ تحت انتظام سپرنٹنڈنٹ جاورو نیج ہے اوسکے بطور استمرار یعنے
بندوبست دوامی باختیارات کلی ملنے کی مہاراؤ راجہ صاحب بوندی نے سرکار
انگریزی سے درخواست کی اور دربار گوالیار نے بچند شرایط استمرار دینا منظور
کیا اسواسطے یہہ قولنامہ مرتب و منضبط ہوا ہے ؛

قلم ۱ مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث و جانشینون کیطرف
سے اقرار کرتے ہین کہ بابت دوثلث پرگنہ کیشورائی پاٹن کے جو دربار گوالیار نے

سرکار انگریزی کو اور سرکار انگریزی نے راج بوندی کو دیا ہے اور ر
ایک ثلث بیشتر سے بقبضہ راج بوندی ہے مبلغ اسی ہزار روپیہ سکہ کمپ
بہ اقساط جنوری و جولائی سپرنٹنڈنٹ جاورنیچ کے خزانہ مین داخل
رہینگے اور پرگنہ کے کل نقصانات جو آفات ارضی و سماوی و دیگر موجبا
اتفاقیہ سے پیدا ہون راج بوندی کے ذمہ رہینگے ؛

قلم ۲ مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث و جانشین
کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ مبلغ سمہ اعابیہ تین ہزار چار سو تیس
پورے آٹھ آنہ سکہ کوٹہ بابت وظیفہ بموجب فہرست کے جو اونکو دیگئی ہے
خارون کو دیتے رہینگے ؛

قلم ۳ مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اقرار کرتے ہین کہ دو ثلث پرگنہ
مین جو اراضی لاخراجی بقدر سات ہزار پانسو تین بیگہہ پندرہ بسوہ معہ
۱۵ بسوہ ہے اور جنکی فہرست اونکو دیگئی ہے بقبضہ قابضان بحال
اور صاحب سپرنٹنڈنٹ جاورنیچ نے کوٹھی و باوڑی بنانیوالے زمیندار
کو جو معافی دسہائی کی ہے اوسکو حسب شرایط مندرجہ پٹہ ہر زمیندار کے
جاری رکھینگے ؛

قلم ۴ مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اپنے اور اپنے وارث و جانشین
کی طرف سے اقرار کرتے ہین کہ پرگنہ پاٹن مین جن حقوق ملکیت کے ملحوظ
رہنے کا سرکار انگریزی نے بموجب قلم ۱۲ عہدنامہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۸۴۴
کوالیار سے عہد کیا ہے اونکا لحاظ و اجرا رکھینگے ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قلم ۵ دو ثلث پرگنہ پاٹن کیشوراے کا انتقال مہاراؤ راجہ صاحب بوندی کی درخواست سے ہوا ہے اسواسطے مہاراؤ راجہ صاحب اپنے اور اپنی وارث و جانشینون کیطرف سے اقرار کرتے ہین کہ اگر زر مقبولہ تمام و کمال اور وقت معینہ پر ادا نہو گا یا کسی دیگر شرط مندرجہ بالا کا ایفار نہو گا تو دو ثلث پرگنہ مذکورہ صدر و نیز ثلث سیومی مقبوضہ سابق سے دست بردار ہو کے کل پرگنہ کو سرکار انگریزی مین دیدینگے کہ ثلث سیومی کی آمدنی سے اول بقایاے مطالبہ وصول ہو کے مابقا آمدنی اونکی طرف سے جمع ہوتی رہیگی مگر بجز حالت مذکورہ صدر کے کسی صورت مین سرکار انگریزی یا دربار گوالیار راج بوندی سے واپسی پاٹن کیشوراے کے مستدعی نہونگے ٭

قلم ۶ جب تک شرایط مندرجہ بالا کی تعمیل ایمانداری سے ہوتی رہیگی راج بوندی سے دو ثلث پرگنہ پاٹن کیشوراے مین کسیطرح مزاحمت نکیجاوے گی ٭

یہہ چھہ قلمون کا عہدنامہ بدستخط مہاراؤ راجہ رام سنگھ صاحب والی بوندی بمقام اگہن بدی ۷ سمت ۱۹۰۴ مطابق ۲۰ ذیحجہ سنہ ۱۲۶۳ ہجری و ۲۹ نومبر سنہ ۱۸۴۷ع مرتب و منضبط ہوا ٭

سنہ ۱۸۵۷ع کے غدر مین مہاراؤ راجہ رام سنگھ صاحب والی بوندی نے اپنے خاندان کی قدیم وفاداری سے انحراف کرکے سرکار انگریزی کی کچھہ خیر خواہی نہ کی اسواسطے سنہ ۱۸۶۰ تک اون سے خط و کتابت موقوف رہی مگر بشمول دیگر رئیسون کی سند استحقاق بتبنی اونکو بھی مل گئی ٭

مہاراؤ راجہ صاحب کے ایک صاحبزادہ بہیم سنگھ طبیعت سے نہایت ذکی و

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوشیار اور بخوبی تربیت یافتہ تھے مہاراؤ راجہ صاحب نے اونکو کار
عدالت فوجداری و دیوانی کا اہتمام سپرد کر دیا تھا اور اگرچہ اونکی تین شادیا
پیشتر ہو چکی تھین مگر کوئی اولاد نہونے کے سبب سے جب نومبر ۱۸۶۶ء بنارس
وگیا ہو کے مہاراؤ راجہ صاحب ناگود کو گئے تب رئیس اوچیرہ کی دختر سے
بہیم سنگھ کی چوتھی شادی اور کی بتاریخ ۲- نومبر ۱۸۶۸ء بتیس سال کی عمر مین
مہاراج کنوار بہیم سنگھ صاحب کا انتقال ہوا اس سے نہ فقط بسبب وفات
پسر و ولیعہد ریاست کے بلکہ ایسے ولیعہد کے کہ باعتبار اخلاق و لیاقت
کل راجپوتانہ مین لاثانی تھا مہاراو راجہ صاحب کو سخت صدمہ پہونچا اور زندگی
تلخ ہو گئی کہ اونہون نے باہر کے اور تہوارون کی رسمیات کا ادا کرنا کہ راجپوتا
مین بہت ہوتی ہین چھوڑ کے گوشہ نشینی اختیار کی اس صدمہ کے علاوہ
دوسرے سال مین رانی صاحبہ کو سخت بیماری ہوئی کہ ان متفق ترددات نے
ضعیف العمری مین اونکو نہایت غمزدہ و دل شکستہ کر دیا کہ کام مین بہت خرابی
ہوئی اور چند سال جب تک مہاراؤ راجہ صاحب کے دل کی کوفت بہ تدریج
کم نہوئی دربار ماتم کدہ رہا اور سرداران و رعایا ریاست پر بہی ولیعہد کے
عین شباب جوانی مین کہ اوسکے حسن سلوک سے سب ممنون تھے اور اوسکی تخت
حکومت مین عافیت و بہبودی خلایق کی ترقی پانے کی امید قایم ہو گئی تھی مرنے
سے آفت عظیم برپا ہوئی ؛

مہاراج کنوار بہیم سنگھ کے علاوہ ارجن سنگھ و گوردہن سنگھ و جگناتھ سنگھ
تین کنیز ک زادصاحبزادہ ہین اونکی نسبت ۱۸۶۶ء کی رپورٹ مین لکھا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ ارجن سنگھ فوج و قلعات کا افسر ہے گوردھن سنگھ شہر کے قلعہ معروف تارا گڑھ
کا حاکم ہے اور جگناتھ سنگھ ایک پلٹن کا افسر ہے ؛

۲۷- ستمبر ۱۸۶۹ء کو مہاراج کنوار رگھبیر سنگھ صاحب پیدا ہوکے ولیعہد ریاست
ہوئے مہاراؤ راجہ صاحب اور کل اہالیان ریاست بہت خوش ہوئے ۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء
مین اونکی نسبت مہاراجہ صاحب والی مارواڑ کی ہمشیرہ سے ہوئی ؛

بتاریخ ۶- اپریل ۱۸۷۲ء مہاراج کنوار رنگوراج سنگھ پیدا ہوئے تیسرے
سال اونکی معاش کے واسطے پچیس ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مقرر
ہوئی ؛

بتاریخ ۱۱- مارچ تیسرے صاحبزادہ مہاراج کنوار رگھوراج سنگھ اور پیدا ہوئے
کہ تینون بھائی خوش و تندرست ہین ؛

خاندان مہاراؤ راجہ صاحب مین تین پشت کے فاصلہ سے گوتڑا اور دوکاڑی
کے سردار قریب ترین رشتہ دار ہین کہ بصورت نہونے وارث صلبی کے مستحق
ریاست سمجھے جاتے ہین ؛

۱۸۶۶ء و ۱۸۶۷ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مہاراو راجہ صاحب کے مختار کارکن تین بھائی
قوم سے ہنڈ و بوہرے بہرنگر واقع گجرات کے رہنے والے ہین سب سے بڑا
بوہرہ جیون لال وزیر ریاست ہے دوسرا بوہرہ امرت لال اپنی خواہش سے
کسی عہدہ کا کام نہین لیتا ہے اور تیسرا بوہرہ چھپا لال عدالت فوجداری و
دیوانی کا حاکم ہے اوسکے احکام کا اپیل ولیعہد کی خدمتمین اور اخیر اپیل مہاراجہ
صاحب کی خدمت مین ہوتا ہے بوہرون کا بوندی مین مدت سے اختیار رہا اونکا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

باپ بوہرہ تلارام قبل شروع تعلقات سرکار انگریزی ریاست کا ممتاز اہلکار تہا
تینون بہائیون کو ریاست مین بہت اختیار ہے اور وے بلاشبہہ ہوشیار
وعقلمند ہین اور اپنے آقا کو نیک صلاح دیتے ہین لیکن اصل مین نیک وبد
ریاست خود مہاراؤ راجہ صاحب کی ذات خاص سے ہے کہ اونکو دوسرے کی
حکومت پسند نہین ہے پس مختارون کی کارگذاری بطور تعمیل واطاعت
احکام کے ہے نہ بطور خود مختار افسرون کے - ستمبر ۱۸۶۹ء مین بوہرہ جیون
لال جو چوبیس برس تک منتظم ریاست رہا تہا مرگیا اور اکتوبر مین دہا بہائی
نندرام کاکہ وہ بہی قدیم اہلکار تہا اور جون ۱۸۶۸ء سے دیوانی کا کام کرتا
تہا انتقال ہوا ان دونون قدیمی وعمدہ اہلکارون کے مرنے سے اور مہاراؤ
راجہ صاحب کے غمزدہ ہونے سے کاروبار ریاست مین بہت خرابی واقع
ہوئی مدت تک دیوانی پر کوئی مقرر نہوا مہاراؤ راجہ صاحب نے بوہرہ امرت لال
سے کئی دفعہ کہا مگر اوس نے منظور نکیا اگرچہ بغیر دیوانی کے بہی وہ بطور مشیر
کے بہت رسوخ رکہتا تہا مگر دیوان کا ہونا ضرور تہا انتظام ریاست چودہری
گہاسی لال کرتا رہا اور اوسکو مال کا کام بہی سپرد ہوا کہتے ہین کہ یہہ شخص لایق
وہوشیار ہے ؛

صاحبان پولیٹکل ایجنٹ کی سالانہ رپورٹون مین مہاراؤ راجہ صاحب اور انتظام
ریاست کی نسبت جو لکہا ہے اوسکی نقل کیجاتی ہے ؛

۱۸۶۶ء و ۱۸۶۷ء مہاراؤ راجہ رام سنگہ صاحب علم سنسکرت خصوص جوتش شاستر
کے بڑے پنڈت اور رسم ورواج قدیم کے بدرجہ غایت پابند ہین اونہون نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اپنے راج مین تعلیم کو بہت ترقی دی ہے کہ سنسکرت ۴۱ فارسی کل پچاس مدارس
مقرر ہین جوانی مین عمدہ سوار اور شکاری تھے مگر بنظر دور اندیشی ہر طرح کی
زیادتی سے پرہیز کیا اور عمر بھر سادہ اور معتدل طریقہ سے رہے اخیر ۱۸۶۶ء
مین بنارس وگیا وناگود کو گئے اور اوجیرہ مین ولیعہد کی شادی کی اس سے
زیر باری ہوگئی خراج سرکاری کی چار قسطین تعدادی دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ
کی چڑھ گئین وقت واپسی مہاراو راجہ صاحب نے نصف بمشکل تمام ادا کیا
اور باقی نصف تین سال مین باقساط بیس ہزار روپیہ شش ماہی علاوہ خراج
سالانہ ادا کرنے کی اجازت کی درخواست کی اس کثیر الخرچ سفر کا یہہ سبب ہے
کہ مہاراو راجہ کی عمر زیادہ ہوگئی اونکو اپنی حیات مین ایک دفعہ گنگا اشنان
کرنیکا بہت فکر تہا دوسرے اونکے صاحبزادہ ولیعہد کی نسبت رئیس اوجیرہ کی
دختر سے ہوئی تہی اور اوسکا جہیز بہی کسیقدر پہونچ گیا تہا اگر شادی کے التوا
مین کچہہ عذر کیا جاتا تو راج بوندی کی ہتک ہوتی اور مہاراو راجہ صاحب کی
یہہ بہی تمنا تہی کہ میری حیات مین ولیعہد کے لڑکا ہوجاوے کہ پہلے تین رانیون
سے کچہہ اولاد نہوئی تہی اسطرح مذہبی وخانگی ضروریات وخیال سبکی راج سے
اونکو جانا لازم آیا لیکن جسقدر سفر اول تجویز ہوا تہا اوسیقدر کیا جاتا تو شاید
زیر باری نہوتی پیچہے اوسمین فضول طوالت ہوئی اس سے زیر باری ہوئی
ہے۔ ہر ایک شخص جو اس ریاست مین سے گذرے اوسکو از خود دریافت
ہوگا کہ ریاست مفلس ہے خاص دار الحکومت مین بہی افلاس نمایان ہے وہ
شان وشوکت جو کسی زمانہ مین بوندی مین تہی اب بالکل نہین ہے یہہ صریح بد انتظامی

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی دلیل ہے اور وجہہ ہے کہ مہاراجہ صاحب کسی کی صلاح نہین مانتے ہین ۔
ظاہر مہاراؤ راجہ صاحب بہت اچھے ہین طرز واطوار مین بہت مجتہد طبیعت سے
ذکی وہوشیار اور تقریر مین ہر طرح سے نیک نیت ہین مگر اپنے طریقہ کے نقص
کو ہرگز قبول نہین کرتے اور جب کسی معاملہ مین بحث تحریری ہوتی ہے تو ہمیشہ حیلہ
سازی سے مخالف ہوتے ہین ابتدا مین سمجھا گیا تہا کہ اونکو اور لوگ بہکاتے
ہین مگر تجربہ سے ثابت ہوا کہ یہہ امر خود اونکے ہی جانب سے ہے ریاست کی
اصلاح وترقی کی کل تدبیرون مین اونکی جانب سے خلاف ورزی ہوتی ہے
اور معاملات روزمرہ مین خطون کا جواب مدت بعد آتا ہے یا مطلق نہین آتا
ادائے زر معاوضہ مدعیان مجوزہ پیچوکلا رمین جو تحریرین ہوئین بالکل رائیگان
گئین اور کوئی امر خواہ کیسا ہی خفیف ہو طوالت تحریر وتقریر کے بغیر ہرگز منظور
نہین ہوتا وکیل برائے نام ہے اوسکو یہہ بہی اختیار نہین ہے کہ بلا اجازت
تحریری خاص مہاراؤ راجہ صاحب کے کسیکو علاقہ راج مین فرودگاہ بتلادی
یا کسی گواہ کو جو اوسکے پاس ہو ادائے شہادت کیواسطے پیش کردی یا زر
وجوار بوندی مین مزدور منگادے پس صاحبان انگریز کو جو بطور مسافر یا شکار کی
اوس علاقہ مین جاتے ہین بہت تکلیف ہوتی ہے کپتان بروس صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے بہت تاکید کی اور صاف کہدیا کہ ایسے وکیل کا رہنا محض بیفایدہ ہے
اگر اوسکا اعتبار نہین ہے تو بجاے اوسکے دوسرا شخص جو معتبر ہو مقرر کردے
اوسکے رہنے سے صرف یہی مطلب ہے کہ خفیف معاملات مین تحریر کی طوالت
نہ ہو ورنہ اگر جواب تحریرات اور گواہان مطلوبہ بروقت نہ آوینگے تو مقدمات

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بطور یکطرفی فیصل ہوا کرینگے اسپر کسیقدر بندوبست ہوا اور مہاراؤ راجہ صاحب نے تحریر و تقریر سے مراتب ذیل کا اقرار واثق کیا ؛

اول بود و باش قیدیون کے واسطے مکان موجودہ حال سے بہتر جیلخانہ کا مکان تجویز ہوگا ؛

دوم شفاخانہ راج کی ترقی کیجاوے ؛

سوم حفاظت ڈاک کے واسطے کل علاقہ مین ایک ایک کوس پہ چوکیان مقرر ہون ؛

چہارم علاقہ بوندی کے مینون کی نگرانی کے واسطے بہ تحت صاحب پولیٹکل ایجنٹ ناظم مقرر ہو اس سے بہت فایدہ ہوگا باوصف تاکید متواترہ پیشتر یہہ تجویز منظور نہوئی تہی ؛

پنجم علاقہ بوندی مین اشتہار جاری ہوا ہے کہ صاحبان انگریز کی جو اوس علاقہ مین خواہ بضرورت کار سرکار یا بطور مسافر جاوین اچھی طرح خاطرداری ہو ؛

ششم مصارف بہاونی دیولی کیواسطے علاقہ بوندی سے کسیقدر غلہ بہرتی ہونے کی اجازت ہو علاقہ بوندی سے غلہ نکلنے کی قطعی ممانعت تہی مگر دو سال گذشتہ سے کسیقدر نکلنے لگا ہے ؛

اگرچہ ان مراتب کی منظوری سے کسیقدر اطمینان ہوا مگر یہہ اعتبار نہین کہ اوپر خاطر خواہ عملدرآمد ہو انسداد جرایم کی تدبیرین راج بوندی مین بہت خفیف وضعیف ہین خصوص چوری و غارتگری کی کچھہ پرسش نہین مگر تعجب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہے کہ باوصف اس عدم خبر گیری کے جرایم سنگین بمقابلہ دیگر ریاستون کے جنمین
انتظام بہتر ہے بوندی مین کم ہوتے ہین اور ظلم و جرایم سنگین کی نالشات کم
ہین اور براہ انصاف یہہ بہی لکہنا ضرور ہے کہ بوندی کی رعایا مہاراؤ راجہ
صاحب کی حکومت سے خوش ہے اگرچہ مفلس ہے مگر راج سے اوسپر کچہہ ظلم
تشدد نہین ہوتا اور سرکار کے حکم کی بہی کامل تعمیل و تعظیم ہوتی ہے ساہوکار
مین راج کا اعتبار ہے اس اعتبار سے بوندی اکثر ریاستون سے بہتر ہے مگر
یہہ البتہ افسوس ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب اصلاح و ترقی کی تدبیر سے جو خود
اونہین کی بہتری کیواسطے ہو خلاف ورزی کرتے ہین اور زیادہ تر افسوس
کا باعث یہہ ہے کہ بذات خاص نہایت ہوشیار اور اپنے فواید سے آگاہ ہو کر
ایسا کرتے ہین ؛

سنہ ۱۸۶۷ و ۱۸۶۸ راجپوتانہ کے کل رئیسون مین مہاراؤ راجہ رام سنگہ صاحب والی
بوندی سالہا سال سے پابند رسوم قدیم و مقید قیود مذہبی مشہور ہین اور
اونکو کوئی تدبیر جدید بتلائی جاوے تو اون کے حق مین خواہ کسیقدر مفید ہو
اوسکو خلل انداز رسم قدیم و مخالف طبع سمجہتے ہین البتہ انسداد جرایم و حفاظت
جان و مال کیواسطے جب اوسمین فرق آتا ہے تاکید کیجاتی ہے مگر دربار
اوسمین کارروائی بالکل نہین ہوتی ہے تو بہت رنج ہوتا ہے اور اونکی لاپروائی
سے صرف اصلاح و ترقی مین کہ کم و بیش راجپوتانہ کی کل ریاستون مین نمایان
ہین ہرج نہین ہوتا بلکہ عدالت کے کام مین بہت خلل واقع ہوتا ہے ؛
طرز و اطوار و وضعداری مین مہاراؤ راجہ صاحب بوندی سے بہتر شریف

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مشکل ہے سنہ ۱۸۶۲ مین لارڈ ایجن صاحب کی راے مین کل روسا موجودہ دربار
مین سے اونکی برابر وضعدار اور ثقہ کوئی نہ تہا اکثر شاستروں مین فاضل ہین اور
اکثر علوم سے واقف ہین - اسپر بہی اپنی رعایا کی بہبودی مین اس قدر
لاپروائی کرنا ازبس تعجب انگیز ہے ٭

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ تحت ایجنسی ہاڑوتی مین ریاست بوندی کو سب سے زیادہ قحط
کی تکلیف پہونچی ہے اوسط درجہ کے سمتون کے مقابلہ مین فصل خریف کا پیداوار
بقدر ایک ثلث اور ربیع کا نصف ہوا بوندی مین غلہ نایاب ہے اگرچہ بہرسانی
غلہ مین کوشش کیگئی مگر سختی قحط بدستور رہی البتہ خلایق کے نقل وطن کر جانے سے
کسیقدر تخفیف ہوئی راجپوتانہ مین رئیس بوندی کے برابر کسی نے اپنے ملک
مین سے غلہ نکلنے کی ممانعت نہ کی تاہم اونکی برابر اجراے آزادی تجارت غلہ
سے کسی کو فایدہ نہ پہونچا اگر غلہ باہر سے نہ آتا تو بوندی مین سخت مصیبت نازل
ہوتی مہاراؤ راجہ صاحب نے اجراے تعمیرات پرورش غربا و بہرسانی غلہ مین
کچہہ کوشش نہ کی اگرچہ اقرار کیا مگر اوسکا ایفا نہوا مثل دیگر شہرون کے بوندی
مین بہی کسیقدر غلہ تقسیم ہوا اور راج نے اپنے فایدہ کی نظر سے مطالبہ جمع ملتوی
کر دیا ٭

ریاست بوندی سے حکام انگریزی کے معاملات باضابطہ کا نتیجہ بجز اسکے کہ اونکی
صبر وضبط کا امتحان کیا جاوے اور کسیطرح مفید نہین ہے افسران سررشتہ متعلق
علاقہ غیر کیواسطے عمدہ ترین اور نہایت ضروری لیاقتین حلم وضبط ہین پس
ملتوی صاحب اپنے ان اوصاف کا امتحان کرانا چاہین اس ریاست سے متعلق

CC-0. Panini Kanya Maha Vidyalaya Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

نوکری حاصل کرین صلاح ومشورہ کے ذریعہ سے ترقی دینا مطلق غیر ممکن ہے خواہ کسی ا
فہمایش کی جاوے بجاے مقابلہ یا خلاف ورزی کے خاموشی سے مستع
لاپروائی کہ اون سے زیادہ لاعلاج ہے ظہور مین آتی ہے بوندی کو اگر حا
بوسیدگی مین صدی گذشتہ کے ہندوستانی ریاستون کا نمونہ کہا
تو بیجا نہین ہے کہ ترقی زمانہ پر کمال کاہلی سے لاپرواہ اور تبدل کرنے پر سینہ زوری سے
ان مشکلات کا دفعیہ ایک لاینحل معما ہے سخت بدنظمی وغدر کا علاج ممکن
مگر یہان ایسے مشکل تعصب کا مقابلہ ہے کہ اگرچہ ترقی اخلاق وبہبودی کی
مین خلل اندازہ ہے مگر رعایا اوس سے خوش ورضامند ہے اس ریا
ظاہری آسودگی وتونگری تو بالکل نہین ہے مگر رعایا پر کسیطرح کا ظلم
نہین معلوم ہوتا اور کوئی شکایت نہونے سے یہہ بھی واضح ہے کہ قرب وجو
کی ریاستون کی رعایا سے زیادہ آسودہ حال ہین مہاراؤ راجہ صاحب کی
بھی عجیب ہے قابل افسوس عیبون سے تعریف کے لایق خوبیان زیادہ ہین
خاص نقص نہین ہے مگر فی الجملہ کل رویہ محض بے سود ہے ؛

سنہ ۱۸۵۰ مین میجر برٹن صاحب نے لکھا ہے کہ لاغر اندام وضعدار خوش قط
وذہین سفر سے تجربہ کار ہین قوت ناطقہ ایسی عمدہ ہے کہ عند التقریر علم ا
وسیاست مدنی ومضامین مذہبی مین طبیعت کے خزانہ کو کھولتے ہین تو
اور اصول اخلاق کا ذخیرہ کامل نظر آتا ہے۔ بڑا نقص یہہ ہے کہ باضابط
وابتدائی تکلفات مین بہت غرور ظاہر کرتے ہین اور خانگی ملاقات مین
خوش مزاج وبااخلاق ہین کہ اونکی برابر ہونا دشوار ہے باوصف ا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے اون سے زیادہ توہمات مذہبی وعقاید دینداری کا کوئی شخص پابند نہیں
ہے مذہبی لوگون کا معتقد اور قدیم الوضع ہندو ہونے پر عوام الناس اون سے
خوش ہین کل کاروبار مین دیانت دار اور محکومون کے ساتھ تحمل ورضا جو ہونے
سے رعایا اونکا ادب کرتی ہے بسبب انصاف وعدم طرفداری ویکسان شفقت
کے جو اہلکاران وخانگی ملازمون سے عمل مین لاتے ہین اور بسبب اوس
آزادی کے جو اونکو بیجا مطالبہ سے باتمیز ومنصف آقا کے تحت مین حاصل
ہے کل ملازم اونکے مداح وثناخوان ہین - مگر میجر برٹن صاحب یہہ لکھنا بھول گئے
کہ مہاراؤ راجہ صاحب بدرجہ غایت وہمی ہین کسیکا اعتبار نہین کرتے تا بحدیکہ
اپنے صاحبزادہ ووزیر ریاست وصاحب پولیٹیکل ایجنٹ مین سے کسی پر اعتبار
نہین ہے اس سبب سے اجرا کار مین بہت توقف وہرج ہوتا ہے ؛
عند الملاقات مہاراؤ راجہ صاحب بہت خوش دلی سے بحث کرتے ہین اس سے
پولیٹیکل ایجنٹ کو دھوکا ہوتا ہے کہ اگر تحریر سے کام نہ نکلے گا تو تقریر سے مطلب
براری کرینگے مگر جب رئیس کل تقریر کے جواب مین یہی کہتا ہے کہ ہمارا حال جو
اب ہے وہی بہتر ہے تو اونکی امید مبدل بہ مایوسی ہوتی ہے خلاصہ یہہ کہ
تعلقات سرکار انگریزی وراج بوندی کے ازبس دقیق ودشوار ہین سرکار
کی خواہش ترقی کا خاموشی مگر استقلال سے مقابلہ ہوتا ہے سرکار مجبور ہے
کہ کاہلی ولاپروائی مین کیونکر مدد کرسکے ؛
زر معاوضہ مجوزہ عدالت پنچولار ہاڑوتی کے ایصال مین بہت مشکل ہوئی
مگر اسکا سبب یہہ نہ تھا کہ مہاراجہ صاحب زر واجب الادا کے دینے مین کچھ
CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

پس و پیش کرتے ہون کیونکہ باوصف چند دیگر قباحتون کے ایسا کبھی نہین ہوا
کہ دربار کیطرف سے معاملات داد و ستد مین بے ایمانی ہوئی ہو مگر ایک مقدمہ
اس ریاست کے خلاف فیصل ہوا ہے اوس سے ایصال زر معاوضہ مین
یہہ مشکل واقع ہوئی ستر ہزار روپیہ معاوضہ مجوزہ پنجو کلاء کار ریاست کے ذمہ
تہا اسمین سے چالیس ہزار صرف ایک مقدمہ غارتگری وقوعی موضع سوری
علاقہ بوندی کا تہا اس حکم کا اپیل ہوا تو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بہی
عدالت تحت کے فیصلہ کو بحال رکہا مہاراؤ راجہ صاحب اس بے انصافی کے
شاکی ہین اور اسیکی وجہہ سے ادائے زر مطالبہ مین عذر کیا حقیقت مین
ایسی مفلس ریاست کیواسطے یہہ سزا بہت سنگین ہوئی اور غارتگری ایسی
شکل سے ہوئی تہی کہ بہترین عملہ پولیس سے بہی اوسکا انسداد مشکل ہوتا اس
صورت مین ریاست بوندی شاکی ہوئی تو عجب نہین مگر عدالت بہی بنظر خیر
مدعیان بپابندی دستور العمل معینہ اسکے سوائے اور کچہہ نہین کر سکتی تہی
جب مہاراؤ راجہ صاحب کو صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے متواتر سمجہایا کہ یہہ فیصلہ مسترد نہین ہو سکتا ہے اگرچند مرتبہ کے تقاضا
پر زر مطلوبہ باقساط ادا کرنیکا بندوبست نکیا جاوے گا تو سرکار کو اوسکی ایصال
کی معقول تدبیر کرنی ہوگی تو اونہون نے ۱۸۷۰ و ۱۸۶۹ مین کل سود یکمشت ادا
کرکے اصل کی قسطین بہ تعداد بیس ہزار روپیہ ششماہی مقرر کر دین کہ
۱۸۷۲ و ۱۸۷۱ مین کل روپیہ وصول ہوگیا اور اسکے علاوہ دیگر واجب الادا رقم
بہی ادا ہو کے ریاست سبکدوش ہوگئی ٭

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ء - انتظام ریاست خواہ بُرا یا بھلا جیسا ہے مہاراؤ راجہ صاحب کی ذات خاص سے ہے بجز بوندی کے ایسی ریاست کوئی نہین ہے جسمین رئیس کی نظر کل ریاست پر ہو اب تک مہاراؤ راجہ صاحب ہر کام کی نگرانی خود کرتے ہین مگر آیندہ کو ضعیفی یا کاہلی سے نکر سکین تو بڑی مشکل ہوگی صاحبان پولیٹیکل ایجنٹ نے اونکا حال بہت لکھا ہے البتہ وے انگریزی خیال و افعال کے مخالف ہین اور شبہہ مزاجی سے انگریزون کے مقصود کو یقین نہین کرتے تاہم اون سے بہتر تو کیا اونکی برابر بھی کوئی رئیس ہونا مشکل ہے رعایا خوش ہے اور ہندوستانیون کے نزدیک اونکی برابر کوئی رئیس نیکنام نہین ہے ؛

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء - اگرچہ یہہ ریاست علاقہ انگریزی سے دور اور علیحدہ ہے مگر وہان کے حالات دریافت ہوتے ہین اون سے تحقیق ہے کہ اونکے واعلے رعایا کا انصاف یکسان مگر کسیقدر سختی سے ہوتا ہے رعایا خوش اور شاکر ہے عدالت کا کام اچھا ہوتا ہے مقدمات کی مثلین ہندی مین مرتب ہوتی ہین اور تجویزین بغور و تامل لکھے جاتے ہین انصاف اگرچہ بیقاعدہ ہے مگر سکو حاصل ہوتا ہے اسبات کو قرب و جوار کی ریاستون کے لوگ سب تسلیم کرتے ہین البتہ خفیف چوری و غارتگری کی وارداتون کی بہت شکایت ہے جو مسافر وہان ہوکے گذرتا ہے وہی نقصان اوٹھا کے تجربہ حاصل کرتا ہے سبب یہہ ہے کہ مہاراؤ راجہ صاحب نے چوکیدارون کو موقوف کر دیا ہے یہہ لوگ معافی کی زمین رکھتے تھے گانو کی حفاظت کے ذمہ رہتے اور عنقریب کل چوکیدار قوم سے مینہ تھے کہتے ہین کہ اونکی اراضی معافی کی ضبطی سے آمدنی ریاست مین سوا لاکھہ روپیہ کا

اضافہ ہوا ہے اونکی موقوفی کا یہہ سبب ہے کہ محکمہ پنچو کلاء مقرر ہونے پر پردیسی
مدعیون کی چوری و غارتگری وقوعی علاقہ بوندی کی بابت مہاراؤ راجہ
صاحب کو زر معاوضہ دینا پڑا تو وقوع واردات کی وجہہ سے چوکیدارون
سے ناراض ہوگئے اور اونکو یکلخت موقوف کردیا اس خیال سے کہ اسقدر
جمعیت رکہنے پر بہی زر معاوضہ دینا پڑے تو اونکا رکہنا فضول ہے اگرچہ
یہہ کام اچہا کیا تہا مگر ایسے ملک مین جہان سرزمین ویران و پہاڑی ہے اور
سرحد سے اندر و باہر سب جگہہ مینون کی آبادی ہے بجز خرابی کے اور کچہہ
نتیجہ نہین ہوسکتا بجاے اونکے تنخواہ دار ملازم چوکیدار رکہنے کی تجویز کی مگر
کثرت خرچ کے سبب سے اوسپر عمل نہوا لیکن جن سڑکون پر زیادہ آمدرفت
ہے چہہ چہہ سوار و پیادون کی تیس ۳۰ چوکیان مقرر ہوئین اور ہر منزل پر
تاجر و مسافرون کی آسایش کیواسطے مکانات مسافرخانہ تعمیر کرائے گئے ؛
سابق مین مکان محبس بہت تنگ و تاریک تہا ہوا مطلق نہ پہونچتی تہی قیدی
زنجیرون مین بندہے رہتے تہے ایک بہیل چند مرتبہ مفرور ہوچکا تہا اوس کے
پیرون مین بارہ سیر وزنی جولان پڑی تہین متواتر تاکید سے مہاراؤ راجہ
صاحب نے وسیع و ہوادار مکان تعمیر کرایا اور صفائی کا بہی بندوبست کیا
اس ریاست مین بیس سے زیادہ قیدی نہین رہتے ہین کہ اونکے واسطے
یہہ مکان کافی ہے ؛

اس ریاست مین آمدنی و خرچ کا انتظام اچہا ہے مگر صحیح تعداد آمدنی دریافت
نہوئی ہے پانچ لاکہہ سے آٹہہ لاکہہ تک بتاتے ہین خرچ کے باب مین بہت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قید ہے کہ بلا منظوری رئیس وخلاف معمولی کچھہ خرچ نہین ہوتا قرضہ کچھہ نہین ہی اور مہاراؤ راجہ صاحب کا اسقدر اعتبار ہے کہ اونکو چھہ روپیہ فیصدی سالانہ سود پر قرضہ بہ آسانی مل سکتا ہے ؛

اس دربار سے سابق مین کل تدبیرون مین خلاف ورزی ہوتی تہی وہ رفع ہوگئی اب ہر نیک صلاح کو بخوشی قبول کرتے ہین مہاراؤ راجہ صاحب مدت دراز سے حکمران ہین اور اس عرصہ مین اونکو بخوبی تجربہ ہوا ہے مثل دیگر ریاستون کے یہان بہی ترقی ہوتی ہے اگرچہ یہہ ترقی نامعلوم ہے مگر مہاراؤ راجہ صاحب اوس سے بیخبر نہین ہین اور یہہ بہی جانتے ہین کہ سلطنت انگریزی کے سبب سے ہوئی ہے صرف بطور ضد اور خیال باطل قدامت کے ہر جدید تدبیر کے مخالف رہے ہین کہ یہہ امر ایسے عالم وتجربہ کار حاکم سے عجب ہے ؛

سنہ ۱۸۷۱ء مین سرشتہ سایر مین اصلاح ہوئی محصول راہداری جو سابقاً ہر گانو مین مختلف شرح چند آنہ سے چند روپیہ تک لیا جاتا تہا اب بنجملہ پانچ مقامات ذیل

بوندی نینوہ لاکہاریہ پاٹن کیشوراے کرور کے صرف ایک مقام پر لیا جاتا ہے کہ وہان چوکیات مقرر ہوگئی ہین اور سالتمام پرسرداران وغیرہ کا جنکو استحقاق ایصال محصول حاصل تہا حساب کیا جاتا ہے اس بندوبست سے سوداگرون اور مسافرون کو بہت آرام وفایدہ ہوگیا ہے ؛

اگرچہ انتظام راج مین کچھہ اسلوبی نہین ہوئی ہے مگر ریاست اور سرکار انگریزی کے روابط حسب اطمینان ہین مہاراو راجہ صاحب کے مزاج سے مخالفت سابقہ جاتی رہی ہے بلکہ اپنی خواہش سے صلاح لیتے ہین اور اوسپر عمل کرنیکا ارادہ ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مگر اس از دیاد اتحاد سے زیادہ تر افسوس ہوتا ہے کہ ایسا حاکم جو عمدہ اور
سے موصوف ہے اصلاح و ترقی مین بہ پابندی رسم قدیم اسقدر مخالفت
رعایا اگرچہ خوش مگر محتاج ہے اور ریاست مین رونق و فارغ البالی معدو
ہے ؛

مہاراؤ راجہ صاحب سے معالجہ مریضان کیواسطے شفاخانہ مقرر کرنیکے لیے
کہا گیا تہا ؛

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۴ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ کو ایک بند مکان پر لیجاکر جتلایا کہ یہہ شفا
ہے وہان نہ ڈاکٹر تہا نہ دوا نہ آلات نہ کتاب کارخانہ جدید خواہ کیسا ہی مفید
ہو بوندی مین کبہی رونق نہین پا سکتا ؛

بوندی و چہاونی دیولی کے درمیان سڑک خام تیار کرانیکو واسطے مہاراؤ راجہ
صاحب پر مدت سے تاکید تہی اور چند سال سے اوسپر آہستہ آہستہ کام ہوتا تہا
سنہ ۱۸۷۴ و ۷۵ مین سرحد راج بوندی تک کہ سولہ میل سے زیادہ ہے تیار ہوگئی
ندی نالون پر زیادہ سلامی دیکے راستہ سہل کر دیا ہے اور کہین کہین نرش
بنائے گئے ہین پہاڑی ملک مین سڑک خام بہی موسم سرما مین درست رہ سکتی
ہے سرحد بوندی سے چہاونی دیولی چہہ میل ہے اور مسیواڑ کا علاقہ ہے کہ یہہ
حصہ اوس راج سے تیار کرایا جاویگا کوٹہ سے سڑک تیار ہونے پر اس سڑک
کا درست رہنا ضرور ہے بوندی سے یہہ امید نہ تہی کہ اپنے علاقہ مین پختہ سڑک
تیار کرادین مگر یہہ کہ اس خام کی بہی مرمت ہوتی رہے تو غنیمت ہے لیکن بڑے
اوسکے سنہ ۱۸۷۶ و ۷۷ مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے پختہ سڑک تیار کرانا تجویز کر کے

CC-0. Sarakul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رئیسون سے ہر ایک کے حصہ کا خرچ طلب کیا تو مہاراؤ راجہ صاحب نے اپنے
حصہ کا روپیہ ادا کر دیا اور ٹونک و دیولی کی سڑک کا حصہ واقع راج بوندی
تیار کرانیکا اقرار کیا اسپر جو لوگ مہاراؤ راجہ صاحب کے مزاج و طریقہ سے
واقف ہین اونکو بہت تعجب ہوا ٭

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ مین مہارانی صاحبہ نے سڑک کوٹہ و بوندی کے ویران مقامات
پر جہان مسافرون کو بہت تکلیف تہی باوڑی و تالاب و مسافرخانہ جات تعمیر
کرائے کہ جس سے آمد رفت آسان اور عوام کو آسایش ہو گئی ٭

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ مین مہاراؤ راجہ صاحب شہزادہ پرنس آف ویلز کے استقبال
و ملاقات مین شریک ہونے کے واسطے آگرہ تشریف لیگئے اور وہان کی رسمیات
ادا کرنے کے بعد الہ آباد و ناگود ہو کے بتاریخ ۲۰ - اپریل بوندی مین داخل
ہوئے ٭

۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ مین غارتگری ڈاک بہنگی کی واردات علاقہ بوندی مین ہوئی
اوسکا مجرم ضلع اجمیر کا رہنے والا گرفتار و سزایاب ہوا - دوسری واردات
موضع دہگاریہ کے قریب ویران مقام پر ہوئی اوسمین دو آدمی مارےگئے
اور پانچ زخمی ہوئے اور مال قیمتی چار ہزار روپیہ غارت ہوا اوسکے مجرمون
کا کچھ پتہ نہ لگا بتاریخ ۷ - مارچ ۱۸۷۶ بمقام جہرکونڈہ غارتگری ڈاک واقع ہوئی
اوسکے دو مجرم کہ علاقہ ہیوارڈ مین بطور خانہ بدوش رہتے تہے گرفتار ہوئے
بعد ثبوت جرم اونکے واسطے سات سات برس کی قید کی سزا تجویز ہوئی اور
اونہین کی نسبت بتاریخ ۱۸ - اکتوبر ۱۸۷۵ بمقام موضع تیرتہ علاقہ راج جیپور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

مرتکب غارتگری ہونا ثابت ہوکر بعد تجویز سزا قید سات سات سال دیگر جیل
اجمیر کو بھیجے گئے ان مجرمون کی گرفتاری مین میواڑ و بوندی کی ریاست
نے بہت مدد دی اور گورنمنٹ اون کی کارروائی سے بہت خوش ہوئی
جنوری ۱۸۷۷ء مین مہاراؤ راجہ صاحب کو جلسہ اعلان قیصری دہلی مین
خطاب و تمغا ستارہ ہند درجہ اول اور خطاب مشیر قیصرہ ہند عطا
ہوئے - دہلی جانے پر اونہون نے اپنے قدیم طریقہ کو بہت چھوڑ دیا
اور وہان کی کارروائی مین بہت توجہ سے دل لگایا رئیسون سے
ملاقات کرنے مین بہت چستی اور خواہش ظاہر کی متواتر ملاقات کرنے
کی درخواست کرتے رہے اور جن سے ملاقات ہوئی اون سے
بخوبی گفتگو کی اپنی عزت و تعظیم ہونے سے بہت خوش و شکرگذار
ہوئے اور صلاح پر عمل کرکے مفید کامون مین دل لگانے لگے
دہلی سے معاودت کرنے پر اثنار راستہ جے پور کی سیر کی مہاراجہ
صاحب جے پور بہت تواضع و مہانداری سے پیش آئے اور
باہمی ملاقات سے قدیم عناد رفع ہوگیا جے پور مین مہاراؤ راجہ صاحب
کی طبیعت علیل ہوگئی کہ عرصہ تک تکلیف پائی مگر فروری مین جب صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل کوٹہ سے بوندی مین تندرست ہوکے ملاقات کے
واسطے تیار ہوگئے بمقتضاء پیری ضعیف ہوجانے اور اکثر اوقات
بیمار رہنے سے مہاراؤ راجہ صاحب کا ارادہ ہے کہ نظم و نسق ریاست
کا اپنے روبرو ایسا بندوبست کردین کہ بعد انتقال کے کچھ ابتری پیدا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہو لیکن ابتک کوئی امر ظہور مین نہ آیا ہے میجر والٹر صاحب قایمقام ایجنٹ گورنر جنرل فروری مین دو دفعہ بوندی مین ہوکر گذرے دوسری دفعہ مہاراؤ راجہ صاحب نے صرف خانگی ملاقات کی کہ بیماری سے دربار کرنے کی طاقت نہ تہی ۔

دوسری فصل

کوٹہ

کوٹہ کی ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۲۵ درجہ
۵۰ دقیقہ اور خطوط طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۳۵ دقیقہ اور ۷۶ درجہ
دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکے شمال مغربی سرحد دریاے چمبل ہے
کہ اوسکے دوسرے کنارہ پر بوندی کا علاقہ ہے مغربی راج میواڑ جنوبی
کوہ مکندرہ و ریاست جہالاواڑ مشرقی ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ و پرگنہ
چہپرہ متعلقہ ٹونک و حصہ جہالاواڑ ہین۔ شمال و جنوب مین اوسکا طول
۹۰ میل اور مخالف سمتون مین عرض ۸۰ میل ہین ۴۳۳۹ مربع میل کا رقبہ
ہے اور تخمیناً ساڑہے چار لاکہہ باشندون کی آبادی ہے قریب پچیس لاکہہ
روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اوسمین سے یک لکہہ [illegible] لما عہ بابت خراج
کے اور دو لاکہہ روپیہ بابت مصارف فوج کنٹنجنٹ کے سرکار انگریزی مین
داخل ہوتا ہے ؛

ملک کا سطح مالوہ کی بلند سرزمین سے شمال کیطرف بہ تدریج ڈہالوان ہے
چمبل و کالی سندہ و نیوج و پاربتی و چند چہوٹی ندیان شمال و شمال مشرق
سمت مین بہتی ہین۔ ایک اوسط بلندی کے پہاڑون کا سلسلہ جنوب
سے شمال مغرب مین واقع ہے کہ سابق مین راج کوٹہ کی تنصیف کرتا تہا مگر اب
و جہالاواڑ کے درمیان سرحد ہے یہی پہاڑ مالوہ اور ہاڈوتی کے درمیان

मुकंद
छपरा
चंबल
काली
नेवज
पारवती

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حد فاصل ہے اور مکندرہ کا گھاٹ دکن اور شمالی ہندوستان کی
بڑی گذرگاہ ہے سرزمین نہایت زرخیز اور بہت مزروعہ ہے مگر آب وہوا
ازبس خراب ہے کہ شروع موسم گرما سے سخت گرمی پڑتی ہے اور موسم برسات
مین بیماریون کا بہت زور رہتا ہے ٭

کوٹہ دارالریاست دریاے چمبل کے کنارہ راست پر کہ یہان اوسکا
کشتیون سے عبور ہوتا ہے واقع ہے شہر سے مشرق مین ایک وسیع تالاب ہے
اور اوسکے کنارہ پر بہت سرو درخت سیرگاہ ہے شہر کے گرد مضبوط فصیل ہے
اوسمین جابجا برجین اور ہر طرف اوسکے خشک خندق ہے دریا کیطرف فصیل
اوسکے کنارہ سے متوازی اور بہت قریب ہے جنوبی کنارہ پر شہر سے
علیحدہ گڈہی کے اندر محل ہے اوسمین چھتری اور مینارین بہت ہین شمال
کیطرف اخیر برج بجاے خود ایک قلعہ ہے کہ دریا کے طرفین کا ملک اوسکے
تحت مین ہے شہر سے محاذی چمبل کے اندر جزیرہ مین رئیس کی بود و باش
موسم گرما کا محل ہے شہر بہت بڑا ہے اوسمین ہنود کے مندر بہت ہین
اور چند مسجدین ہین باشندگان شہر دولتمند اور مرفہ الحال ہین تجارت
درآمد و برآمد مال و کارخانہ جات اہل حرفہ بہت ہین آب وہوا خراب ہے
کہ موسم برسات مین ہر سال بیماری ہوتی ہے یہہ شہر عرض بلد شمالی ۲۵
درجہ ۱۰ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۲ دقیقہ پر واقع ہے ٭

علاقہ ریاست کے دیگر قصبات وغیرہ

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
بانسرور..... بینسرور.....	۲۴	۵۸	۷۵	۳۶	یہہ قلعہ چمبل اور بہاسنی ندیون کے اتصال پر ایک پہاڑ کے اوپر کہ اب ندی کے سطح سے ۲۰۰ ۷۰۰ فیٹ تک بلند ہے واقع ہے اس مقام پر ندی کا عرض برسات مین پانسو گز تک ہو جاتا ہے اور گرمی مین بہی ۴۰ فیٹ سے کم نہین ہوتا ندی بہت زور شور سے بہتی ہے پانی کے واسطے ایک ڈہال تیس چالیس فیٹ عمق کا قلعہ سے برتر مقام پر ہے اور اس عمق کا دوسرا ڈہال قلعہ سے گز کے بعد ہے بجز شمال کے ہر طرف ندی پہاڑ کے دامن سے لگتی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					جاتی ہے کہ قلعہ مین اوسیطرف سے رسائی ہے علاؤالدین پٹھان بادشاہ دہلی نے کہ سنہ ۱۲۹۵ سے سنہ ۱۳۱۶ تک حکمران رہا اس قلعہ کو فتح کیا تہا ؛
بارہ	۲۵	۷	۷۶	۳۳	کوٹہ سے ۴۶ میل مشرق مین
بہانسٹون	۲۵	۷	۷۶	۴۹	کوٹہ سے ۶۰ میل مشرق مین ؛
بڑود	۲۵	۲۱	۷۶	۲۸	کوٹہ سے ۴۰ میل شمال مشرق مین ؛
پنسرول	۲۴	۴۹	۷۵	۳۷	کوٹہ سے ۲۲ میل جنوب مغرب
دمدمہ	۲۵	۰	۷۵	۵۶	کوٹہ سے ۱۱ میل جنوب مین ؛
گوانچی	۲۴	۴۰	۷۶	۱۰	دریاے آہو کے کنارہ چپ سے تین میل کوٹہ سے ۴۰ میل جنوب مشرق ؛
کٹولی	۲۵	۳۹	۷۶	۳۵	کنارہ چپ دریاے پاربتی پر بقبضہ جاگیردار ماتحت کوٹہ کے کہ اوسکا محل لب دریا عمدہ

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					تعمیر کاہے کوٹہ سے پچاس میل شمال مشرق مین ؛
کیرآباد	۲۴	۳۷	۷۶	۰	کوٹہ سے ۴۴ میل جنوب مغرب میں چار سو گہرون کی آبادی کا گانو ہے ؛
مانگرول	۲۵	۱۷	۷۶	۲۲	کوٹہ سے ۴۶ میل مشرق مین تاریخ ۲۱ - ستمبر سنہ ۱۸۲۱ اس مقام پر راج رانا ظالم سنگہ وزیر ریاست و سرکار انگریزی سے مہاراؤ کشن سنگہ والی کوٹہ کی لڑائی ہوئی اور مہاراؤ کو شکست مطلق ہوئی اور اوسکا بھائی پرتھی سنگہ مارا گیا ؛
ناہرگڈہ	۲۴	۵۶	۷۶	۵۲	دریاے پاربتی کے کنارہ راست سے آٹھہ میل شمال مشرق مین اور کوٹہ سے ۶۶ میل جنوب مشرق مین واقع ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد شرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
سانگود.....	۲۴	۵۵	۷۶	۲۰	کوٹہ سے ۳۲ میل جنوب مشرق مین ؛
سلطان پور.....	۲۵	۱۹	۷۶	۲۰	کنارہ راست دریاے چمبل سے ۸ میل جنوب مشرق مین اور کوٹہ سے ۲۱ میل شمال مشرق مین ؛

تاریخ قدیم

کوٹہ کے ہاڈون کی قدیم تاریخ بوندی سے متعلق ہے کہ یہانکے رئیس اوسی خاندان کی چھوٹی شاخ ہین شاہجہان شاہنشاہ ہندوستان کے عہد مین ریاست علیحدہ ہوئی کہ اوس نے بجلدوے خیرخواہی وجانفشانی جنگ کے کوٹہ مع پرگنات متعلقہ مادہوسنگہ خلف دوم راؤ رتن کو عطا کیا ؛

مادہوسنگہ سمت ۱۶۲۱ مطابق سنہ ۱۵۶۵ مین پیدا ہوا تہا چودہ برس کی عمر مین ایسی بہادری وجوانمردی کی کہ اوسکے عوض مین باپ سے علیحدہ راجہ کا خطاب اور کوٹہ مع تین سو ساٹہہ دیہات کے کہ اوسوقت تک بوندی کے تحت مین تہا اور دو لاکہہ روپیہ کی جمع تہی حاصل ہوا ؛

پیشتر لکہا گیا ہے کہ اوجلہ کے کوٹیہ بہیلون سے جو باشندگان قدیم تہے یہہ ملک فتح کیا تہا اونکے ہاتہہ کا راجپوت کہانا کہاتے ہین اور سب قومین بانی بنتی ہین اوس زمانہ مین کوٹہ بہیلون کے مسکن کا چند جھونپڑیون کا نگلہ تہا اور اونکا سردار بلقب راجہ کوٹہ سے پانچ کوس جنوب مین ایکل گڈہ کے قدیم قلعہ مین رہتا تہا مگر جب مادہوسنگہ نے بادشاہ سے حاصل کیا کوٹہ بہت آباد ہوگیا تہا اور علاقہ وسیع ہوگیا تہا جنوب مین آسکی حد پرگاگرون اور کہاتولی مقبوضہ راجپوتان قوم کہیچی تہے مشرق مین مانگرول مقبوضہ گوڑا اور ناہرگڈہ مقبوضہ راٹہوڑ کہ یہہ شخص اپنی زمین بچانے کیواسطے مسلمان ہوکر نواب ہوگیا تہا واقع تہی شمال مین سلطان واقع لب دریاے چمبل تک کہ اوسکے محاذی ماندتہ کی مختصر ریاست تہی کوٹہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

علاقہ تہا۔ ان حدود کے اندر تین سو ساٹھ دیہات جنکی عمدہ زمین چند ندیون سے سیراب ہوتی ہے واقع تہی پادشاہ کی عنایت اور اپنے اقتدار سے مادہو سنگہ نے ملک عطیہ شاہی مین بہت اضافہ کیا اور وقت انتقال سمت ۱۸۶۸ مین اوسکی عملداری مالوہ وہاڈوتی کے سرحدی پہاڑ تک ہوگئی تہی اوسکے پانچ بیٹون کی اولاد کوٹہ کے مقدم جاگیردار اور مادہانی لقب سے مشہور ہوئی کہ بمقابلہ بوندی کے ہاڈون کے جب کبہی دونون ریاستون کے ہمنام آدمی جمع ہوتے ہین اونکا اس لقب سے تمیز ہوتا ہے۔ اخلاف مذکورہ کی یہہ تفصیل ہے۔

۱ مکند سنگہ جو کوٹہ مین حکمران ہوا ؛

۲ مہن سنگہ جسکو پولایتہ ملا ؛

۳ جہوجہار سنگہ جسکو کوڑہ ملا اور وہ راملڑہ ریلاون پر قابض ہوا ؛

۴ کنہی رام جسکو کویلہ ملا اور اوس نے پادشاہ سے دیہہ اور گوڑہ بلا تعارف تحریر حاصل کیا ؛

۵ کشور سنگہ جسکو سانگود ملا ؛

لہاٹہ مکندرہ کہ شمالی ہندوستان اور مالوہ کی بڑی گذرگاہ اور فوج انگریزی محکوم برگڈیر مونسن صاحب کی شکست اور فرار ۱۸۱۴ء سے مشہور ہے مکند سنگہ کے نام سے نامزد ہوا ہے مکند سنگہ نے اکثر مضبوط ومفید مکانات تعمیر کرائے اور رانتہ کے محل اور پیٹہ اوسی کے بنائے ہوئے ہین ؛

راجہ مکند سنگہ نے حاکم جایز کی خیرخواہی مین مثل خالص راجپوتون کے

وفاداری کامل ثابت کی جب اورنگ زیب اپنے باپ شاہجہان کو تخت
خارج کرنے کیواسطے مستعد فساد ہوا ہر ایک راجپوت عمر رسیدہ شاہجہان کو
بچانے کیواسطے تخت کے گرد جمع ہوئے اونمین سب سے پیش قدم راٹھوڑ
ہاڑا تھے اور مادھو سنگھ کے اخلاف نے علاوہ عام روابط نمکخواری کے اس
بات کو بھی بخوبی یاد رکھا کہ خود اختیار حکومت ہمکو شاہجہان کی عنایت سے
ہی حاصل ہوئی اور اوس وجہہ سے اوسکی حمایت مین اپنی جان تصدق
کرنے کیواسطے آمادہ ہوئے سمت ۱۷۱۴ مین میدان قریب اوجین پر جسکا نام
اورنگ زیب نے فتح آباد نام رکھا پانچون بھائی اپنی فوج کو زعفرانی پوشاک
پہناکر اور سر پر موڑہ باندہ کے فتح کرنے کیواسطے لیگئے چنانچہ فتح توراٹھوڑ
حاکم کی کوتہ اندیش بیباکی سے میسر نہ آئی مگر جوانمردی سے مرنے مین کوئی
مانع نہ آسکا چنانچہ پانچون کھیت رہے صرف کشور سنگھ کو سخت مجروحی کی حالت
مین میدان جنگ سے کھینچکر لائے تھے اوسکی زیست کی امید نہ تھی مگر عمر نے وفا
کی بچ گیا زمانہ مابعد مین اوس نے دکن مین نوکری کرنے والے راجپوتون کے
ساتھہ بڑی بہادری ثابت کی اور خصوص بیجاپور کی فتح مین بہت مشہور
نامور ہوا مگر شہزادے اس قابل نہ تھے کہ ایسے شخص کی جو لئیق حاکم کے تحت مین
کسی سے مغلوب نہین ہوسکتا قدردانی کرین یا اوسکو ضبط مین رکھین
جگت سنگھ خلف مکند سنگھ ریاست کی فرمانروائی اور فوج شاہی کے منصب
دوہزاری مین اپنے باپ کا وارث ہوا اور سمت ۱۷۲۶ تک جب وہ لاولد
دکن مین نوکری کرتا رہا ؛

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پیم سنگہ ولد کنہی رام کویلہ والہ مسند نشین ہوا مگر وہ ایسا احمق تہا کہ پنچہزارون
نے اوسکو خارج کرکے پہر کویلہ مین بہیجدیا اور اوس کی اولاد ابتک وہان
موجود ہے ؛

کشور سنگہ جو صرف رحمت یزدانی سے جانبر ہوا تہا وارث ریاست ہوا جب
اورنگ زیب تخت نشین ہوگیا اوس نے پہر دکن مین جاکے اوسکی فتح کیواسطے
اپنا اور اپنے برادرون کا خون بکہیرا بیجاپور کے محاصرہ مین اوس نے
بہت ناموری پیدا کی اور آخرکار وقت داخلہ ارکٹ گڈہ عرف ارکٹ کے
سمت ۱۷۴۲ مین مارا گیا وہ راجپوتون کا عمدہ نمونہ تہا اوسکے جسم پر پچاس زخم
شمار مین آئے تہے اوسکے تین اخلاف بشن سنگہ و رام سنگہ و ہرناتہہ سنگہ
تہے سب سے بڑا بشن سنگہ باپ کے ساتہہ دکن کو جانے مین انکار کرنے
سے محروم الریاست ہوگیا تہا مگر اوسکو انتہ کی جاگیر اور شاہی محل مل گئے
تہے اوسکا بیٹا پرتہی سنگہ ہوا اور اجیت سنگہ خلف پرتہی سنگہ سردار انتہ
کے تین اخلاف چترسال و گمان سنگہ و راج سنگہ ہوئے ؛

رام سنگہ جو باپ کے مارے جانے پر اوسکے ساتہہ تہا ہر طرح وارث ہوا اور
اوس زمانہ کی کل جنگ و جدل شاہی اور اقتدار مرہٹون کے انسداد مین
کسی سے کمتر ہوکے نہ رہا تخت نشینی پر نزاع ہوا تو وہ شہزادہ اعظم صوبہ
دکن کیطرف ہوکے شہزادہ معظم سے برسر مقابلہ آیا اور سمت ۱۷۶۴ مین میدان
جاجئو پر مارا گیا اس مشہور معرکہ مین جس نے نزاع تخت نشینی کا فیصلہ کیا رئیس
بوٹہ بوندی والہ کے مخالف فریق کا شریک ہوا اور سخت خونخواری سے ہاڈون

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K...

نے ہاڑون کا مقابلہ کیا رام سنگھ عین شباب جوانی مین توپ کے گولہ سے
مارا گیا ٭

بہیم سنگھ مسند نشین ہوا اوسکے عہد مین کوٹہ تیسرے درجہ کی ریاست
بہادر شاہ کے انتقال اور فرخ سیر کی مسند نشینی پر بہیم سنگھ سیدیون کے
شامل ہوگیا اونہون نے اوسکو پانچہزاری منصب کہ ابتک صرف اول درجہ
کے راجگان کو ملتا تہا عطا کیا بوندی والے بدستور بمقابلہ فتنہ انگیز سیدان
کے شاہنشاہ تخت نشین کے خیر خواہ رہے اور اوس عداوت مین جو میدان
جاجئو پر مقابلہ ہونے سے پیدا ہوئی تہی زیادتی ہوگئی راؤ راجہ بدہ سنگھ
والی بوندی کی ہلاکت کا اقدام جو راجہ بہیم سنگھ نے نالایقی سے کیا تہا فصل
اول مین مفصل لکہا گیا ہے سیدان باختیار سلطنت اور راجہ جے سنگھ
والی امیر کی تدبیرون مین ہر طرح شریک ہوکے اوس نے جے سنگھ کی کل
تدبیرات تباہی بوندی مین اعانت کی کہ جب سے ناگہانی مصیبتون نے راؤ بدہ سنگھ
کی عقل کو زایل کر دیا تہا یہہ کام سہل ہوگیا تہا راجہ بہیم سنگھ نے کل ممالک تہانہ
کوٹہ واقع مغرب سے نشیب اہیر واڑہ واقع مشرق تک کی سند عطائی بادشاہ
سے حاصل کر لی اس ملک مین علاقہ بوندی اور کہیچیون کا علاقہ داخل تہے
اسطرح اوس نے گاگرون کا مشہور قلعہ کہ درینولا ہاڑوتی مین سب سے
مضبوط سمجہا جاتا ہے اور علاؤالدین بادشاہ سے فتح نہو سکا اس سے بہت
نامور ہے حاصل کیا اور اوسیطرح دریاے چمبل سے مشرق مین کہ ادسو تینا
تک یہہ ندی ریاست کی مغربی سرحد تہی مؤمیدانہ و شیر گڈہ و بارہ

CC-0. Chaudhari Kanshi Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منگرول دیڑدہ پر قبضہ کیا۔ ہاڑوتی کی جنوبی سرحد پر اوجلہ یعنی صاف نس کے
بہیلون کے قطعات ناہموارین سے اپنا موروثی ملک پہرلے لیا تہا اور ینہ ہرنیا
ہین کہ اب کوٹہ کا نہایت جنوبی تہانہ ہے اونکی دارالحکومت تہی اور چکرسین
نامی اونکا راجہ تہا اوسکے پاس پانسو سوار اور آٹہہ سو کماندار حاضر رہتے تہے
اور بہیلون کی کل اقوام سیوڑ سے لیکر بلند سرزمین کی انتہا تک اوسکی اطاعت
کرتے تہے اس قدیم نسل کو جو اپنی سادہ روئی سے ہر ایک تقدیری انقلاب
مین راجہ بہوج والی دہار کے زمانہ سے راجہ بہیم سنگہ والی کوٹہ کے عہد تک
قایم و ثابت قدم رہے تہے بہیم سنگہ نے بیدخل کیا اور تلاش کرکے ایک ایک
کو مار دیا اور اونکے ملک کو اپنی ریاست مین شامل کیا بہیلواڑہ فتح کرنے پر
وہانکے قطعات اراضی نرسنگ گڑہ اور راجگڑہ باٹن کے اوجہت سرداروں
کو جنکے قصبات بود و باش تہلی واقع علاقہ خاص کوٹہ مین تہے دیے گئے اور اس
ذریعہ سے ان خود اختیار سردارون پر کوٹہ کا دعوی خراج معروف ٹانکہ
قایم ہوا ہمدران حال کل سردارون نے کوٹہ کی سرپرستی کو اوسکی طرح
شرایط سے جنکے بموجب سرکار انگریزی نے راجپوتانہ کو اپنے ظل حمایت مین
لیا ہے صرف اس تفاوت سے کہ کوٹہ سے خلعت حاصل کرنے کے بغیر کوئی
وثیت سردار مسند نشین نہین ہوسکتا تہا قبول کیا ہاڑوتی کی حد کوہستان
سے آنصوب تک پہیل گئی اور اگر بہیم سنگہ زندہ رہتا تو وہ اور بہی زیادہ کرتا
و تارسی و دیگر دیرآدہ ممالک مقبوضہ چندرا وتان پر بہی قبضہ ہوگیا تہا
مگر اوسکے مرنے سے بہر جانے رہے اور اپنے بزرگون کیطرح وہ بہی سرانجام

خدمت شاہی مین بیوقت مارا گیا ؛

جب نظام الملک عرف خلجی خان اپنی حکومت دکن کو بزور شمشیر قایم رکھنے
واسطے دربار شاہی سے بہاگا راجہ جے سنگہ والی آمیر نے بحیثیت حاکم فوج
راجہ بہیم سنگہ والی کوٹہ اور گج سنگہ والی نزور کو حکم دیا کہ اوسکا راستہ روکیں
مگر نظام الملک ہاڈا رئیس کا پگڑی بدل بہائی تہا اسواسطے اوس نے دربار
خط لکہا کہ میری بدنامی کا حال جو مشہور ہے اوسکو آپ یقین نکرین میں نے
کا کوئی خزانہ نہین لیا ہے یہہ صرف جے سنگہ کی شرارت ہے کہ طرفین کی بات
چاہتا ہے آپ کچہہ پرواہ نکرین اور مجہہ سے اثنائے راستہ دکن مزاحم ہوں
بہادر ہاڈا نے جواب لکہا کہ مین دوستی اور نوکری کا فرق بخوبی جانتا ہوں
مجہے بادشاہ کا حکم ہے ضرور لڑونگا اور کل آپ پر حملہ ہوگا - پر فن مسلمان
کی اس مروت کو کہ اوس نے خصومت مین فریب شامل نکرکے مثل راست
بہادرون کے اپنے ارادہ سے صاف آگاہ کیا رایگان نہ جانے دیا یعنی قصد
کروائی بہوراسہ کے قریب دریاے سندہ کی پہٹی زمین مین جاکے مقیم ہوگ
وہان کا صرف ایک سیدہا راستہ تہا اور جو پہیر کے راستے تہے جلدباز
کو پسند نہوئے اوس راستہ پر جہاڑی کی اوٹ مین حریفانے توپخانہ لگا
قبل طلوع آفتاب راجہ بہیم سنگہ املیانی کرکے ہاتہی پر سوار ہوا اور کچہواہو
اور اپنے سردارون کو لیکر حملہ آور ہوا اوسکے اور نظام کے درمیان گولی
مار کا فاصلہ رہا اگر راجپوت وہان تک پہونچ جاتے تو یقین ہے کہ ہاڈون
قدیم مسکن گولکنڈہ پر حیدرآباد ہرگز آباد نہوتا مگر توپین چلتے ہی دونون

مع سواران یعنی راجہ بہیم سنگہ اور راجہ گج سنگہ کے مارے گئے سوار اور پیادے
جو گہر گئے تہے مخلوط ہو کے بہاگے خلجی خان نے تعاقب کر کے اونکو خوب مارا ؛
اس موقع پر ہاڈون کا دو چند نقصان ہوا کہ رئیس مارا گیا اور کل دیو برج ناتہہ
کی مورت طلائی جو ہر مہم مین رئیس کے ساتہہ جاتی ہے اور جسوقت غول بنا کے اور
بہالہ اوٹہا کے حملہ کرتے ہین جے برج ناتہہ کی پکارتے ہین گم ہو گئی کہ مدت
بعد جب وہ دستیاب ہو کے کوٹہ کو بہیجی گئی تو ہر ایک ہاڈا خوش ہوا - اسطرح
پندرہ برس راج کر کے سمت ۱۷۷۶ مطابق سنہ ۱۷۲۰ مین بہیم سنگہ مر گیا اور اپنے
مختصر عہد مین اوس نے ریاست کو ایسا مستحکم کیا کہ کبہی جنبش نہ کہائی ہے ؛
کوٹہ اور بوندی کے درمیان دہولپور کے میدان پر برسر پیکار ہونے سے
عداوت ہو گئی وہ بوندی کے حق مین بہت مضر پڑی راؤ بدہ سنگہ والی
بوندی کی شکستہ حالی اور بیدخلی کو غنیمت سمجہکر راجہ بہیم سنگہ نے بوندی پر
حملہ کیا اور کل سامان ریاست داری لوٹ لیا نقارہ رنسنگہ یعنی ناقوس جنگ
اور وہ زعفرانی جہنڈہ جو شاہجہان نے راؤ رتن کو عطا کیا تہا اور جسکے گرد
ہزارون ہاڈون نے کمال فخر و جوانمردی سے جانین دین سب کوٹہ والون
کے ہاتہہ آ گئے کہ میدان جنگ اور جلوس کی سواریون پر اون کے استعمال
مین آتے ہین ؛
شوکت گذشتہ کے ان نشانات کو از سر نو حاصل کرنے کیواسطے بارہا فریب و
دہوکہ دہی ہوئی ہے ایک دفعہ دروازہ شہر و قلعہ کوٹہ کی مصنوعی کلید بنا کے
پہرہ والون کہ بطمع زر ملا لیا تہا مگر عین وقت مین کہ جب کام ہونے والا تہا محافظون

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی پُر تردد ہوشیاری سے تدبیر ناکارگر ہوئی اوسوقت سے دستور جا
ہوا کہ کوٹہ کے دروازی غروب آفتاب سے بند ہو جاوین اور قبل طلوع آ
خود رئیس کے واسطے بہی ہرگز نہ کہولے جاوین اس سے بہت تکلیف رہتی
کہ ایک مرتبہ خود رئیس کو بہی ہوئی راجہ درجن سنگہ شکست کہا
بوقت نصف شب کوٹہ مین پہونچا اور اوس نے پہرہ والہ سپاہی سے
کہولنے کیواسطے کہا سپاہی نے کچہہ پروا نکی اور صاف کہدیا کہ یہان
چلا جا اوس نے یہہ بہی کہا کہ مین خود راجہ ہون اگر تو نہین کہولتا ہے
اپنے افسر کو بلا سپاہی بہت ہنسا اور طوالت کلام سے تنگ آکے کہا راجہ
تو جہنم کو جا اور افسر کو بہی نہ بلایا لاچار ہوکے راجہ نے کسی مندر مین جا
رات بسر کی صبح ہوتے ہی دروازہ کہولا سپاہی شب گذشتہ کے ماجرے
پر آپسمین مذاق کرتے تہے کہ اسی اثنا مین راجہ آگیا سب متحیر ہوئے اور
سپاہی کا خون خشک ہوگیا ڈہال تلوار لیکر راجہ کے قدمون پر رکہدی
بہت عجز و انکسار سے دست بستہ کہڑا ہوگیا راجہ نے اوسکی وفاداری
کی تعریف کرکے زر نقد اور اوسوقت کی پوشاک عطا کی ۔

ہاڈون کی تاریخ مین لکہا ہے کہ راجہ بہیم سنگہ کا جسم زخمون سے سلا پڑا تہا
اور الزام خودنمائی سے وہ اسقدر متنفر تہا کہ اپنے ہمراہیون کے روبرو
برہنہ نہوتا اور تا وقت اخیر محروم میدان کروائی کے بہی حال رہا ایکدفعہ
ایک خدمتگار نے اتنے زخمون پر تعجب کیا تو اوس نے جواب دیا کہ جو
ہاڈون کی حکومت کیواسطے پیدا ہوا ہے اور اپنی زمین کو رکہا چاہتا ہی اوسکے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایسے ہی زخم ہونگے اور راجپوت رئیس کیواسطے مناسب مقام یہی ہے کہ اپنے سردارون کی افسری پر رہے ؛

کوٹہ کے رئیسون مین سے پنجہزاری منصب اول راجہ بہیم سنگھ کو ملا اور اسیطرح اس خاندان مین مہاراؤ کا خطاب بھی اوسی کو ہوا یہہ خطاب بادشاہ فرمانروای وقت نے نہین دیا تہا مگر راجپوتون کے قومیہ سرگروہ مہارانا صاحب والی میواڑ نے دیا تہا گوپلی ناتہہ سے پیشتر کہ اوسکی اولاد ہاڈوتی کے بڑے سردار ہین اونکا لقب آپ جی تہا مگر جب اندرسال اودے پور گیا اوس نے اپنے اور اپنے بہائیون کیواسطے مہاراجہ کا خطاب حاصل کیا اوسوقت سے دوم راجہ کے سردار یعنی کوٹہ کے مادہانی آپ جی کہلاتے ہین۔ راجہ بہیم سنگھ کے تین اخلاف ارجن سنگھ شیام سنگھ اور درجن سال ہے ؛

مہاراؤ ارجن سنگھ نے ظالم سنگھ جہالہ کے بزرگ مادہو سنگھ کی ہمشیرہ سے شادی کی مگر چار برس حکومت کرکے لاولد مرگیا اوسکے مرنے پر مسند نشینی کی بابت نزاع ہوا اور سرداران ریاست خیمہ ہ فریقون مین منقسم ہوگئے اودیپور کے میدان مین باہم بہت کشت وخون ہوا کہ خود شیام سنگھ مارا گیا درجن سال جو بچا اوسکے بہائی کے مرنیکا ایسا غم ہوا کہ اوسکی نعش پر بہت رویا اور اپنی جاہلانہ حرص پر لعنت کی اور یہہ بھی کہا کہ اگر یہہ زندہ ہوجاوے تو مین بخوشی ملک چھوڑ دون مگر اب کیا ہوسکتا تہا اس خانگی نفاق سے رام پورہ بہان پورہ کالاپیٹی کے محالات جو بادشاہ نے قدیم رئیسون سے پہین کر راجہ بہیم سنگھ کو دیئے تہے ہاڈون کے ہاتہہ سے نکل گئے کہ اونہین رئیسون نے

پہر لے لئے ؛

سمت ۱۷۸۰ مطابق سنہ ۱۷۲۴ مین درجن سال حکمران ہوا اوسکی مسند نشینی خاندان
تیموریہ کے اخیر بادشاہ محمد شاہ نے منظور کی اور رئیس کوٹہ نے اوسکے ہاتھ
سے خلعت لیا اور لب دریاے جمن ہر مقام پر جہان اوسکے ہمقوم لوگون کا
گذر تہا گاؤکشی کی ممانعت کرائی جس زمانہ مین درجن سال مسند نشین ہوا
راجپوتانہ مین انقلاب پیدا ہوا اوسکی عہد مین مرہٹون نے بہ تحت باجی راو
کے اول ہندوستان پر حملہ کیا اس مرتبہ وے درہ تارج مین ہوکے ہاڈوتی
کے مشرقی کنارہ سے گذرے اور قلعہ ناہرگڈہ کہ مسلمان رئیس کے قبضہ مین
تہا اوس سے چہین کے درجن سال کو دیا ہاڈون اور دکہنیون کا تعلق اول
سمت ۱۷۹۵ مطابق سنہ ۱۷۳۹ مین شروع ہوا اور پیشواء کی یہہ عنایت وقت فوج کشی
سامان رسد و باروت گولہ بہم پہونچانے کے عوض مین ہوئی تہی مگر صرف چند سال
مین یہہ موافقت و دوستی زایل ہوگئی ؛

بوندی کی تاریخ مین لکہا گیا ہے کہ روساء آمیر نے بادشاہ کی مدد سے ہاڈوتی
کے رئیسون کو اپنا ماتحت سردار کرنے مین کوشش کی تہی اور جو تدبیر جی
نے شروع کی تہی اوسی پر اوسکے جانشین نے بہی عمل کیا اور بدہ سنگہ کو
جلاوطن کیا کہ وہ اوسی حالت مین دیوانہ ہوکے مرگیا بوندی مین اپنی طرف
سے بہ اقرار اداے خراج رئیس جدید مقرر کرکے اوس نے کوٹہ پر دعوی
سرپرستی کیا اس غرض سے اوس نے تین مرہٹے حاکمون اور مہاراو
سورجمل صاحب والی بہرت پور کو مدد پر بلایا اور بعد محاربہ کوٹری کی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

محاصرہ کیا تین مہینے تک ہرطرح جد وجہد کیا مگر کچھہ پیش نگیا گردنواح شہر کے درختون کو قطع اور باغات کو تلف کرکے مجبور برخاست ہوئے جی آپا سیندیہ حاکم فوج کا ایک ہاتھہ توپ کے گولہ سے اوڑکر وہین رہا ؛

ہمت سنگہ جہالہ راجپوت قلعدار نے درجن سال کو جوانمردی اور مشورہ سے ہرطرح مدد دی اوسی کے ذریعہ سے ناہرگڈہ کے شامل ریاست کوٹہ ہونے کی تدبیر عمل مین آئی تہی اور اوسی کے اعتبار سے وصلح ومصالحت ہوئی جسمین کوٹہ کو مجبور اپنی قوم کے خلاف مرہٹون کا مددگار ہونا پڑا ان دونون واقعات کے درمیان یعنی سمت ۱۸۰۵ کے بعد اور سمت ۱۸۰۸ سے پہلے ظالم سنگہ پیدا ہوا یہہ شخص ایسا نامور ہوا کہ اوسوقت سے پیچھے کے ہاڈون کی کل تاریخ اوسی کے اعمالنامہ مین داخل ہے ؛

جب الیسری سنگہ کوٹہ سے پس پا ہوکے چلا گیا بہادر درجن سال نے جلاوطن امید سنگہ کو اپنے باپ کی گدی حاصل کرنے مین مدد دی مگر بغیر امداد ٹلکر اسکام کا انصرام غیر ممکن تہا سمت ۱۸۰۵ مطابق ۱۷۴۹ء مین جب امید سنگہ کو بوندی ملی کوٹہ کو مجبور مرہٹون کا خراج گذار ہونا پڑا ؛

درجن سال نے چند مقامات اپنے ملک مین شامل کئے کہیچیون سے پہول بڑ ودلی اور قلعہ گوگور پر حملہ کیا بلبہدر نے اوسکے خلاف روسار رام پورہ وشیوپور وبوندی سے سازکرکے اوسکا خوب مقابلہ کیا کوٹہ کا جہنڈہ کہیچیون کے ہاتہہ پڑنے سے بہادر امید سنگہ والی بوندی نے بچالیا چوہانون کی دونون شاخون کے درمیان سمت ۱۸۱۱ مین لڑائی ہوئی اور تین برس بعد درجن سال

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جہان فانی سے رحلت کرگیا وہ عالی ہمت رئیس تہا اور کل خوبیان جو راجپوتو
کو پسند ہوتی ہین اوسمین موجود تہین اوسکو صید افگنی خصوص شیر مارنیکا بہت
شوق تہا اپنے کل علاقہ مین جابجا شکارگاہین بنا رکہی تہین ؛
شکار مین جنکی تیاری مثل مہم جنگ کے ہوتی تہی رانیون کو ساتہہ لیجاتا تہا اور
اونکو بندوق چلانی سکہائی تہی کہ وے اودیون مین بیٹہہ کر جسوقت شکاری
شیر کو ہنکاتے گولی سے مارتی تہین ایکدفعہ جہالا فوجدار اودی کے پیچہے تہا تیز
شور وغل سے افروختہ ہوکے کشادہ دہن اوسکی طرف دوڑا اگر اوسوقت
تک رئیس نے بندوق چلانیکا حکم ندیا کسکی مجال تہی کہ حربہ کرے جہالا نے نیزہ
کو ڈہال سے روک کی تلوار کے ایک ہاتہہ سے دونیم کردیا رئیس وسردار اور
موجودہ دربار نے بہت تعریف کی اور اوس کی نامور ی مین بہت
اضافہ ہوا ؛
درجن سال کی دختر رانا صاحب والی میواڑ سے شادی ہوئی تہی مگر کچہہ اولاد
نہوئی اخیر مین مایوس ہوکے وقت انتقال سے تین برس پیشتر رانا صاحب سے
سے کہا کہ مسند نشینی کیواسطے کسیکو گود لینا چاہیے کیونکہ جس زبردستی سے والد نے
کے واجبی سلسلہ کو موقوف کردیا ہے خدا کو ناپسند ہے یاد ہوگا کہ بشن سنگہ نے
رام سنگہ بچوت والدہ باپ کے ساتہہ مہم دکن پر نہ جانے کی علت مین محروم
ہوکے جاگیرانہ لب دریاے چمبل مین مسکن گزین ہوا تہا درجن سال کی
براجیت سنگہ نبیرہ بشن سنگہ بعمر پیری سردار انتہا اوسکے تین بیٹون مین
سے سب سے بڑے جیسال کو حسب قاعدہ میواڑی رانی کی گود مین بٹہا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خلف درجن سال قرار دیا اس گو دنشینی کیو جہہ سے سب نے چتر سال کو کوٹہ کے
ہاڈون کا مالک قبول کیا مگر جہالا قلعدار نے بذریعہ اپنے اقتدار کے اس عذر سے
کہ باپ کو بیٹے کا محکوم ہونا خلاف قاعدۂ دنیا ہے انحراف کرکے اجیت سنگہ کو مسند نشین
کرنا چاہا اسمین یہہ مشکل ہوئی کہ ضعیف العمر سردار نے کہ اسّی برس سے بہی گذر گیا
تہا اپنے قلعہ واقع کالی سندہ کو چہوڑکے ترددات ریاست داری مین پہنسنا
پسند نکیا مگر آخرکار جہالا کے کہنے سے اوس نے منظور کیا اور مسند نشین ہوکے
ڈہائی برس تک حکومت کی اجیت سنگہ کے تین اخلاف چتر سال و گمان سنگہ و رائے سنگہ
تہے اوسکے مرنے پر چتر سال ہاڈون کا مہاراؤ ہوا مگر اوسکی مسند نشینی سے پیشتر
بہمت سنگہ جہالا مرگیا تہا اور اوسکا بہتیجا ظالم سنگہ فوجدار ہوگیا تہا ؛

اسی زمانہ مین بعد خودکشی ایسری سنگہ کے جیپور مین مادہو سنگہ راجہ ہوا تہا اوسنے
بجاے اسکے کہ اپنے متقدم کے حال سے متنبہ ہوتا وہی دعوی جو ایسری سنگہ
کی ابتلا و وفات کا باعث ہوا تہا یعنی ہاڈون سے خراج لینے کا پیش کیا اور اس غرض
سے اپنی کل فوج متعین کی یہہ معرکہ راجپوتون کے درمیان تہا جے پور والے
اس دلیل سے کہ سپہ سالاری شاہنشاہ مین کوٹہ کی فوج ہماری محکوم تہی
پرست ہوا چاہتے تہے اور کوٹہ والے بحیثیت رئیس امیراونکو اپنا ہمسر سمجہتے
تہے ؛

سنہ ۱۸۱۷ء مطابق سنہ ۱۲۶۱ھ مین رئیس امیر نے ہاڈون سے اقبال خراج گذاری
لینے کے واسطے اپنے بہائی بیٹون کو جمع کیا شاہ ابدالی کے حملہ سے مرہٹہ شکستہ
دل ہوکے دعوی سلطنت سے باز رہے تہے اور راجپوت خود اختیار ہوگئے تہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مادہو سنگہ نے اثناء راستہ ہاڈوتی اونیارہ پر حملہ کرکے اوسکو اپنے راج
مین شامل کرلیا وہان سے لاکہاریہ کو گیا اور دکہنیون کو نکال کر اوس پر بہی قبضہ
کیا ان فتوحات سے ہمت پاکے اوس نے پار اور چمبل ندیون کے موقع تصرف
پر بمقام پالی گہاٹ عبور کیا سلطان پور کے ہاڈا سردار پر جسکے ذمہ اس گہاٹ کی
حفاظت تہی ناگہانی حملہ ہوا مگر اوس نے بہی اصل ہاڈون کیطرح اپنے بہائیون
کو جمع کرکے دشمن کا مقابلہ کیا اور غفلت سابقہ کے عوض مین جان تصدق کی
وقت وہ دونون ہاتہہ پہیلا کے زمین کو چمٹا دشمنون مین سے بعض لوگ خوش
ہوئے مگر جو دور اندیش تہے اونہون نے اسکو شگون بد سمجہا کہ مرنے کے وقت
ہاڈا زمین کو نہین چہوڑتا ہے اس فتح سے شادان ہوکے نصرتمند براستہ
کوٹہ کے بٹوارہ تک پہونچے وہان اونکو پانچہزار ہاڈا ایک باپ کی اولاد مقابلہ
کیواسطے تیار ملی اگرچہ تعداد مین جے پور کی فوج زیادہ تہی مگر ہاڈا اپنی زمین
عزت بچانے کیواسطے جان دینے کو مستعد تہے کل کچہوا یہ سوارون نے یکبارگی
حملہ کیا مگر فتح کے اعتبار سے اونہون نے اپنے گہوڑون کو پہونچنے سے پیشتر تہپ
دیا تہا ہاڈون نے استقلال و مضبوطی سے مقابلہ کیا اور اونکے حملہ سے منتشر
نہوئے اونکی کمک اور آئی اور پیادہ و سوار شامل ہوگئے اور کشت و خون
لگا اسوقت ظالم سنگہ نے معجزہ دکہایا وہ بعمر اکیس سال تہا اور اونہین ایام
ہمت سنگہ کا متبنی ہوکے فوجدار ہوا تہا عین لڑائی کے وقت گہوڑے سے اوتر
مع اپنے ہمراہیون کے پیادہ پا لڑنے لگا اور جس دانائی نے اوسکو مشہور
کیا ہے اول مرتبہ ثابت کرکے فتح حاصل کی ؛

पार

पालीघ

वटवार

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ملہار راؤ ہلکر اپنی بقیہ فوج سے اوسی نواح مین مقیم تہا مگر شکست پانی پت سے
ایسا پست ہمت ہوگیا تہا کہ فریقین مین سے کسی کے شریک ہونے کی جرأت نکرسکا
ظالم سنگہ نے جاکر اوس سے التجا کی کہ اگر تم لڑ نہین سکتے ہو تو صرف جے پور کی فوج
کے گرد پہرے لشکر کو لوٹوا دے یہہ اشارہ کافی تہا فوراً پہونچا غارتگری لشکر کی
خبر پہونچتے ہی کوٹہ والون نے جوش و خروش سے حملہ کیا اور جے پور کی فوج
ششدر رہکے بہاگی ہاڈون کی تلوار نے اون کے تعاقب مین خون کی
رو بہادی ۔

سرداران ماچہڑی و ایسردہ و واٹکہ و بارول و اچرول اور آمیر کے کل
اوت اور آوت کوٹہ کے پانچہزار ہاڈون کو پشت دیکر بہاگے بوندی والے
اگرچہ جمع ہوئے تہے مگر شریک جنگ نہونے سے اپنے کوٹریون کو خراج سے
بچانے کا عمدہ موقع کہو بیٹہے مفرورون مین اکثر لوگ قید ہوئے آمیر کا پچرنگ
ہاڈون کے ہاتہہ آیا کہ اونکے بہاٹ نے بٹوارہ کی فتح اور ظالم سنگہ کی تعریف
مین یہہ کبت کہا ۔

جنگ بٹوارہ جیت تارہ ظالم سنگہ جہالا
رنگ ایک رنگ چڑہا رنگ پچرنگ کا

یعنی جنگ بٹوارہ مین ظالم سنگہ جہالا کے ستارہ نے عروج پایا رنگ یعنی میدان
جنگ مین آمیر کے پچرنگ پر ایک خون کا رنگ چڑہا ۔
جنگ بٹوارہ نے دعوی خراج کا یکبارگی فیصلہ کردیا کہ اوسوقت سے کچہواہون
نے کبہی نام نہین لیا ہے اس فتح کی یادگار مین ہاڈا ہر سال دسہرہ کے اجتماع

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مین مصنوعی آمیر بناکے اوسکو فتح کرلے تہین ؛

اس فتح سے چند سال بعد سمت ۱۸۲۲ مطابق سنہ ۱۷۶۶ مین چتر سال لاولد مر گیا اور ا
بہائی گمان سنگہ مسند نشین ہوا وہ جوان اور قوار روحانی وجسمانی سے
اور دکن سے راجپوتانہ پر طوفان آنے والا تہا اوسکے مقابلہ کیواسطے ہر طر
لایق تہا مگر اوسکی تقدیر مین تہوڑے دنون کا راج لکہا تہا کہ اوسکے بعد اپنے
سن بچہ کیواسطے چہوڑنا پڑا مگر اس مقام پر پہونچنے سے پیشتر لازم ہے کہ جس
کا اعمال نامہ اس ریاست کی تاریخ ہے اوسکی مفصل کیفیت لکہی جاوے کہ
ظالم سنگہ کا کوٹہ سے اسقدر تعلق ہے اور وہ ایسا نامور ہوا ہے کہ پچاس برس
نہ فقط کوٹہ کی تاریخ کے ہر ایک صفحہ مین اوسکا نام موجود ہے بلکہ کل راجپوتا
کی ہر ریاست مین اوسکا شہرہ رہا ہے ؛

ظالم سنگہ قوم سے جہالا شاخ کا راجپوت تہا سمت ۱۷۹۶ مطابق سنہ ۱۷۴۰ مین کہ ہند
کی تاریخ کا وہ زمانہ نادر شاہ کی حملہ آوری اور شکست خاندان تیموریہ سے
مشہور ہے پیدا ہوا تہا محمد شاہ ہندوستان کا بادشاہ اور درجن سال کو
کا راجہ تہے ظالم سنگہ کے روبرو پانچ راجہ ہو کر گذر گئے اور چہٹا مسند نشین
اور باوجودیکہ اونمین سے ایک کا عہد پچاس برس کا ہوا تاہم ظالم سنگہ او
بعد تک زندہ رہا اخیر وقت مین آنکہون سے اندہا ہو گیا تہا مگر دیدہ باطن
ویسے ہی تیز و منور رہے جیسے میدان بٹوارہ پر تہے اوسکی حیات مین کیسے
کیسے انقلاب بر روے کار آئے اول تو سلطنت کہ شروع مین انتہائی جلال
رونق پر تہی اخیر مین تباہ و برباد ہو گئی ابتدا مین کوئی ذی رتبہ صاحب اقتدار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بجز اسکے کہ تخت تیموریہ کے محاذی دست بستہ کھڑا رہے اور کچھہ منصب نہ رکھتا
اور اخیر مین وہ شخص جو زینت بخش تخت تہا حکام انگریزی کا محتاج و دست نگر
رہگیا الغرض اس شخص کی مدت حیات کا مفصل حال لکھنا تو غیر ممکن ہے مگر اوسکی
عمدہ تدبیرات کی مجمل کیفیت جسکی نظیر صفحات تاریخ مین شاید بدشواری مل سکے
احاطہ تحریر مین لانی ضرور ہے ؛

ظالم سنگہ کے بزرگ ہلو ضلع جہالاواڑ قسمت جزیرہ نما شار سترہ کے سردار
تہے جس زمانہ مین بدرپیشی نزاع سلطنت فیما بین پسران اورنگ زیب ہندوستان
کی مخالف فوجین ہر طرف کو پہرتی تہین اوس خاندان کا چھوٹا لڑکا بہاؤ سنگہ
چند کس ہمراہیون سے بہ تلاش معاش اس ملک مین آیا جب راجہ بہیم سنگہ
اپنی حکومت کے عین عروج پر تہا مادہو سنگہ خلف بہاؤ سنگہ کوٹہ کو آیا جہالا قوم
کی ابتدا سے معزز ہونے کی یہی دلیل ہے کہ اوسوقت تک اوسکے ساتہہ پچیس
سوار تہے تاہم رئیس نے اوسکے ساتہہ رشتہ داری کرنے مین اپنی سبکی نہ سمجہی
اور اپنے بیٹے ارجن سنگہ کی اوسکی دختر سے شادی کی تہوڑے دنون بعد
اوسکو عہدۂ فوجداری اور ناندتہ کی جاگیر ملی کہ فوجدار کی حکومت صرف
فوج پر ہی نہین ہے بلکہ قلعہ اور محل مسکن رئیس پر بہی ہے رشتہ داری
کے سبب سے اوسکی حکومت بہت پایدار ہوئی کہ خاندان رئیس کے اطفال
ماموں کہنے لگے اور صرف اسی ایک رشتہ داری کی وجہہ سے بمقتضاء عادت
پشتین تک ماما صاحب کہلاتا رہا اوسکا بیٹا مدن سنگہ بجاے اوسکے فوجدار
ہوا اور مدن سنگہ کے ہمت سنگہ اور پرتہی سنگہ دو اخلاف ہوئے ؛

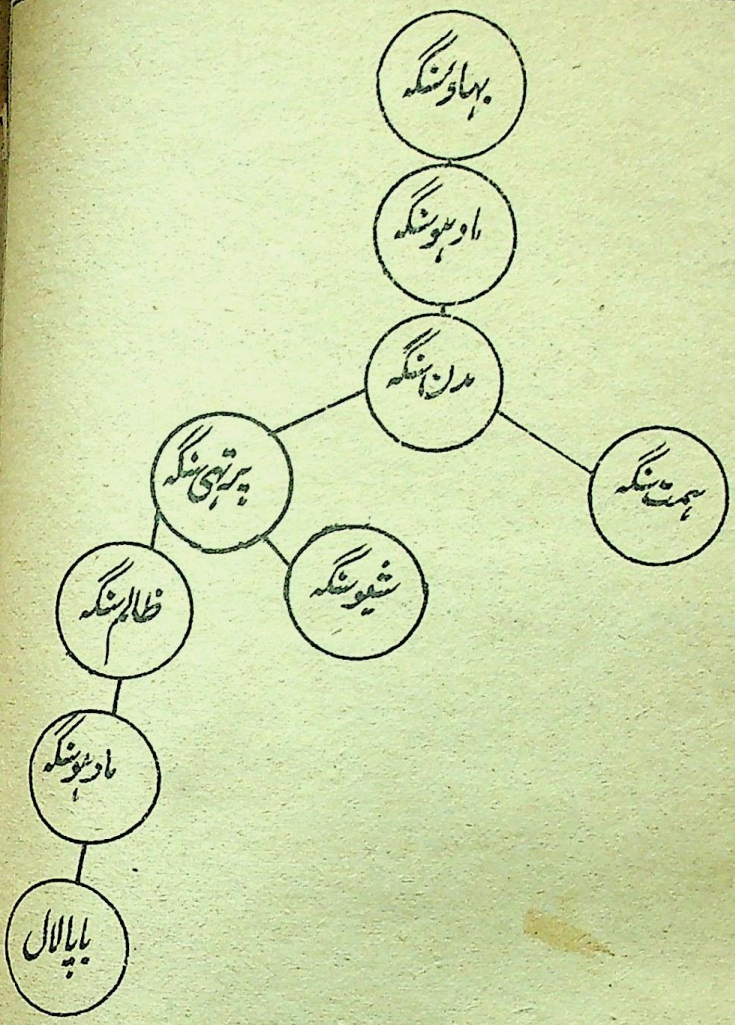

ہمت سنگھ نے عہدۂ فوجداری کا کام کہ حسب قاعدۂ ہندوستان موروثی ہوگیا تہا عمدگی سے انجام دیا اور بارہا مشکل مقامات پر اوسکی دلاوری ذی ہنری ثابت ہوئی جب مرہٹون اور رئیس جیپور کی متفق فوج نے رئیس کوٹہ اوسی کی مشورت و اعانت سے برسر مقابلہ ہوا اوسیکی معرفت وہ عہدنامہ ہوا جسکے ذریعہ سے کوٹہ مرہٹون کا خراج گذار ہوا اور اخیر مین اسقدر حاوی ہوا کہ اوس نے قدیم خاندان کو مسند نشین کرنیا مگر ظالم سنگھ نے علاوہ اپنے بزرگون کی کارگذاری کے میدان بٹواڑہ مین دشمنون

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شکست فاش دیکے جے پور کے دعوی سر پرستی کو جسمین ہر ایک کچھواہ نے دل و جان سے جہد کامل کیا تہا برائے دوام فسخ ورد کیا اور راج کوٹہ مین اپنے استحقاق حکومت کو بنا مستحکم پر قایم کیا ۔

مگر گمان سنگہ کی مسند نشینی سے تہوڑے دنون بعد ظالم سنگہ اپنے آقا کی عشق بازی مین شریک بلکہ رقیب ہونے سے معتوب ہوکے عہدۂ فوجداری سے معزول ہوا اور اس قصور کی کچھہ تلافی نکی کہ عرصۂ قلیل مین ناندتہ کی جاگیر بہی ضبط ہوگئی یہہ جاگیر کہ پہر بہی جہالا کے قبضہ مین آگئی اصل مین کوٹہ والون کی وہ جایداد تہی جسپر بزمانہ ماتحتی بوندی بطور شاخ کہتر خاندان ہاڑا اوسپر قابض تہے اپنی موروثی جاگیر کو دیدینے سے ثابت ہے کہ روسار کوٹہ جہالا کی نہایت درجہ قدر و منزلت کرتے تہے ۔ اب یہہ جاگیر اور عہدہ دونون اوس سے علیحدہ ہوکے رئیس کے مامون بہوپت سنگہ باتکروت کو دیے گئے اس تجویز سے نوجوان جہالا کو پہر اپنا عزت و رتبہ حاصل کرنے کی امید نہی اور مقام ذلت سے کنارہ کرکے دوسری جگہہ تلاش معاش کا ارادہ کیا آمیر مین تو اوسکے واسطے پہاٹک بند تہا مارواڑ مین اوسکے عالی حوصلہ تدبیرون کے اجرا کی گنجایش نہی البتہ میواڑ قریب تہی اور وہان اوسی کا ہمقوم سردار رانا اور سی کے مصاحبون مین حکمران تہا یعنی دیلواڑہ کا سردار کہ راج میواڑ کے سولہ سردارون مین سے ہے اوس فریق کا سرگروہ تہا جس نے اپنے آقا کو مسند نشین کیا تہا بس وہ چاہتا تہا کہ جو اقتدار اس ذریعہ سے حاصل ہوا ہے اوسمین کمی عاید نہو اس غرض سے اوس نے رئیس کی حفاظت کیواسطے پردیسی محافظ نوکر رکہے تہے

اور جو اوسکی تدبیرون مین معاون ہوتا اوسی کو خاطر خواہ جاگیر دیتا تھا اور
ملک خالصہ اور اپنے مخالفون کی جاگیرون مین سے چھین چھین کر اپنی جاگیر کو
کر لیا تھا جب کوٹہ کا مخروج فوجدار آقا رجدید کی تلاش مین کیا راج میواڑ کی
کیفیت تہی شہرت کے سبب وہ جانتے ہی منظور نظر ہوا اور لیاقت وعلو حوصلگی
سے رانا نے اوسکو اپنے خیر خواہ سردار کے پنجہ سے رہائی پانے مین ہمراز
ومعتمد کیا اسوقت ظالم سنگہ نے باوصف جوانی وناواقفیت کے وہ عجیب چنی
وہوشیاری ثابت کی جسکے سبب سے اوسکے مہمات زمانہ مین مثل معجزون
کے مشہور ہین ایک بہادرانہ تدبیر سے جسمین دیلواڑہ کا سردار بروز روشن
وبموجودگی ہمراہیان خود مارا گیا اوس نے رانا کو اوسکی قید سے آزاد کیا۔
اس خدمت کے عوض مین راج ریناں کا خطاب اور چیتر کھیڑہ واقع سرحد جنوبی
کی جاگیر ظالم سنگہ کو مرحمت ہوئی اور وہ میواڑ کے سرداران دوم درجہ مین
داخل ہوگیا۔ مگر مفسدہ جاری رہا اور رتن سنگہ نے جو دعویدار مسند تھا
مرہٹون سے مدد چاہی ظالم سنگہ کی زبردست تدبیرون سے رانا نے فوج
جمع کرکے باغی اور مرہٹون کی متفق فوج سے لڑائی کی رانا نے مغلوب ہوکر
عمدہ سردارون کی ہلاکت سے سخت نقصان اوٹھایا اور ظالم سنگہ مجروح ہوکر
قید ہوگیا قید مین امباجی انگلیہ کے باپ ترمبک راؤ سے دوستی ہوئی اور
اس سے اوسکو مہمات آیندہ مین بہت مدد ملی اس لڑائی مین شکست پانے
سے رانا صاحب اور اونکی ریاست بالکل مرہٹون کے قابو مین آگئی اور
کا محاصرہ ہوا اور بعدہٗ بذریعہ ایسے عہدنامہ کے بچا کہ ہمیشہ کیواسطے مرہٹون

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قید مین پہنس گیا ظالم سنگہ ایسا بیوقوف نہ تہا کہ آفت زدہ ریاست کا شریک رہتا
اوس نے اودے پور کو رخ بہی نہ کیا اور پنڈت لالہ جی بیلال کو جو آیندہ
بیمشہ اوسکی خوش نصیبی مین وفاداری سے شریک رہا ساتہہ لیکے سیدہا کوٹہ کو
روانہ ہوا اب جو طوفان راجپوتانہ مین برپا ہونیوالا تہا اوسکو ظالم سنگہ نے
بنظر دوربین دیکہہ لیا اور جس حالت مین راج میواڑ کی ابتری انتظام سے
امید کامیابی نہ تہی سمجہہ لیا کہ کوٹہ کو اوسکے تلاطم سے بہ آسانی بچالون گا ٭
مگر راجہ گمان سنگہ نے اپنے رقیب کی خطا نہ معاف کی تہی اور نہ اوسکی طبیعت سے
سہو ہوئی تہی اوس نے ظالم سنگہ کو رکہنا منظور نہ کیا ظالم سنگہ نے اوس کی
ناراضگی سے دل شکستہ نہوکر اور اپنی خوش چلنی پر اعتبار کامل کرکے بااجازت
پڑا رہنا قبول کیا - اور اوسکی بہی تدبیر کارگر ہوئی یعنی فقط اوسکا قصور
معاف نہوا بلکہ نوکر بہی ہوگیا ٭

اسی اثنا مین مرہٹے جنوبی سرحد پر آپہونچے اور قلعہ بکانیر کا محاصرہ کیا
سانونت شاخ کے چار سو ہاڈا نے بہ تحت حکومت اپنے سردار مادہو سنگہ کے
اونکا مقابلہ کیا - مداخلت قلعہ مین مرہٹون کے متواتر حملے ناکارگر ہوئے بجز
ہاتہی کے جسکے سر سے دروازہ کہولنا چاہتے تہے مرہٹون کے پاس قلعہ شکنی
کا کوئی ذریعہ نہ تہا اکثر موقعون پر ہاتہی کے سر سے قلعات کے دروازے
توڑے گئے ہین اور یہان بہی اگر ہاڈا سردار نے بلا تامل حربہ کرکے کشت وخون
نہ کیا ہوتا تو بہی عمل مفید پڑتا خنجر سے مسلح ہوکے مادہو سنگہ بہ یک ناگاہ
دیوار سے ہاتہی کی پشت پر کود اسوار کو مار کر متواتر حربون سے ہاتہی کو بہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

ہلاک کیا اوسکا جانبر ہونا البتہ غیر ممکن تہا مگر اوسکی اس جانفشانی اور بہادری
سے ہمقومون کے سینہ مین ایسا جوانمردی کا جوش اوٹہا کہ دروازہ کوٹ کے
دست بقبضہ باہر نکلے ایک ایک مرگیا مگر اونکا مرنا بیفایدہ نہ تہا کیونکہ اون کے
ساتہہ تیرہ سو عمدہ ترین مرہٹے سورگ لوک یعنی بہشت جنگ آوران کو گئے۔ سورلوک
حملہ آورون نے اپنی مہم بدستور جاری رکہہ کے سکیت کا محاصرہ کر سکیت
وہان کی فوج کو رئیس نے ہدایت کی کہ ایک دفعہ داد جوانمردی دیکر
اب مناسب ہے کہ برسر مقابلہ نہو کے وقت ضرورت کوٹہ مین کام آئے
واسطے اپنی جانین بچاؤ اسکے بموجب اونہون نے بوقت نصف شب
خالی کردی مگر معلوم نہین کہ اتفاقیہ یا کسی کی دغابازی سے جس جنگل مین
مفرور ہوئے اوسکی گہاس مین آگ لگ گئی اور حملہ آورون نے روشنی مین
اونکا تعاقب کیا تمام راستہ لڑتے گئے اور اکثر مارے گئے ملہار راؤ جو بکانی کے
نقصان سے غمزدہ ہو گیا تہا اس فتح سے پہر تازہ دم ہو کے بدستور چہیڑ چہاڑ
کرتا رہا راجہ گمان سنگہ نے اوس سے صلح کرنا مصلحت وقت سمجہہ کے ہاتہرس
فوجدار کو بہ اختیار کلی متعین کیا مگر اوس کی کوئی تدبیر پیش نہ گئی مجبور
واپس آیا ؛

اسوقت ظالم سنگہ کا اپنے کشیدہ خاطر آقا کے خلاف مرضی قیام کرنا کارآمد نہ
غالباً اوس نے پیشتر خیال کر لیا ہوگا کہ ملہار راؤ جو کوٹہ سے برسر پرخاش ہے
وہی شخص ہے جسکی امداد سے بہ اتفاق ہمت و خوش تدبیری اپنے پدر
بٹوارہ پر کوٹہ کو امیر کے ماتحت ہونے کی ذلت سے بچایا تہا۔ اب ظالم سنگہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اختیارات کلی حاصل کرکے گیا اور جاتے ہی صلح کرلی مرہٹہ حاکم چھ لاکھ روپیہ
لیکے کوٹہ کے ملک سے علیحدہ ہوگیا رئیس خوش ہوگیا اور ظالم سنگہ کو قدیم جاگیر اور عہدہ
فوجداری پر بحال کردیا اور اونہین ایام مین سخت بیمار ہوا جب اوسکی زیست
کی امید نرہی اوس نے کل سرداران کو جمع کرکے اپنے بیٹے امید سنگہ کو کہ بعمر
دس سال تہا ظالم سنگہ کی گود مین بٹہایا اور اسطرح ریاست و نابالغ رئیس
کو اوسکی حفاظت مین سپرد کیا ؛

سمت ۱۸۲۷ مطابق ۱۷۷۰ء مین امید سنگہ راجہ ہوا اوسکی مسند نشینی پر راجپوتون
کی قدیم رسم ٹیکا دوڑا اور خاندان نزور سے کیلواڑہ کی فتح کرنے کی ادا ہوئی
اور اس سے ثابت ہوا کہ منتظم ریاست صرف اپنے عہدہ حفاظت پر قناعت
نکرکے بڑے بڑے جوہر دکہلاویگا ؛

جو اختیار اسطرح حاصل ہوا تہا اوسکا سختی کے بغیر قایم رہنا ممکن نہ تہا اور
نہ اسقدر مدت تک کہ انسان کی معمولی حد حیات سے زیادہ ہے علاوہ فہمایش
و نیک تدبیری کے زبردست طریقہ کے بغیر اقتدار و حکومت بحال رہ سکتے تہے
تاہم اگر ظالم سنگہ کے پرخطر حالات اور متواتر مہمات پر غور کیا جاتا ہے تو اوسکے
ظالمانہ حرکات جسقدر ایسی صورتون سے ملک گیری کرنے مین ہوتے ہین اون
سے بہت کم ہوئے ہین ؛

الغرض یہہ ایسا عقیل دوراندیش اور زبردست شخص تہا کہ جس زمانہ مین
گردش ایام سے ہر ایک ریاست مورد تباہی و بربادی ہوتی جاتی تہی اور
کل ملک مین آتش فساد مشتعل تہی اوس نے اپنی ریاست کو کل خطرات سے

محفوظ و مامون رکہہ کے سال بسال اوسکے دولت و ملک مین اضافہ کیا اور
آخر کار ظل حفاظت سرکار انگریزی مین مفوض کی ؛
ظالم سنگہ کو محافظ ریاست ہوئے دیر نہوئی تہی کہ حاسد بدخواہون کی مخالف
تدبیرون کے انسداد و دفعیہ مین طبع رسا و عقل صایب کا امتحان کرنا پڑا اور
فوجداری سے جسپر وہ اسوقت تک رہا تہا صرف فوج کے کار و بار متعلق ہوئے
مگر بوجہہ اہتمام محل مسکن رئیس اوسکو سرداران کونسل سے بہت کام پڑتا تہا
تاہم اوسکو اس ذریعہ سے خدمات دیوانی یعنی انتظام راج مین مداخلت کرنیکا
کچہہ اختیار نہ تہا اس خدمت پر اوسکے بااختیار ہونے کے وقت سے راے
اکہے رام ایک نہایت مستعد و لیاقت شخص تہا کہ وہ کل زمانہ فرمانروائی جیسنگہ
مین اور زیادہ تر اوسکے جانشین کے عہد مین بہی دیوان رہا تہا اوس کی
حسن تدبیری سے کوٹہ کو بہت فایدہ پہونچا تو بہی وہ قبل انتقال گمان سنگہ کے
حسد و عتاب ہو کے مر گیا البتہ یہہ تو کسی کے بیان سے ثابت نہین ہوتا کہ ظالم سنگہ
اوسکے زوال کا باعث ہوا مگر اسمین شک نہین کہ اکہے رام کے انتقال پر ریاست
کی جنگی و ملکی حکومت کو بالاجتماع باختیار خود لانے مین اوسکے رقیب و مزاحم
بہت کم رہگئے تاہم اوسکو ہر ایک موقع ترقی پر بڑے مخالفون کا مقابلہ کرنا پڑا
جس فریق نے ظالم سنگہ کے منتظم ریاست ہونے مین اس عذر سے کہ رئیس مرحوم
نے اپنی وصیت مین اوسکو اتنا اختیار نہ دیا تہا اعتراض کیا اوسمین مہاراجہ
سروپ سنگہ اور بانکروت سردار جسکی معزولی سے ظالم سنگہ با اختیار ہوا داخل تہے
تہے اور تیسرا جسکرن دہابہائی تہا کہ رئیس کے ہردم قریب رہنے سے اوسکو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اونکی تدبیرات کے عمل مین لانیکا موقع ملا - مگران لوگون کو متفق ہوئے عرصہ
نہ گذرا تہا کہ مہاراجہ سروپ سنگہ دہابہائی کے ہاتہہ سے قتل ہوا قاتل نکالا گیا
اور بانکروت بہاگ گیا ان واقعات کے جلد جلد یکے بعد دیگرے ظہور مین آنے
سے یکبارگی سبکو خوف ہوگیا دہابہائی کو اغواکرنا اوس سے مہاراجہ کو سزا
دلوانا اور پہر بہ پاداش جرم اوسکو خارج کرنا تینون حرکات ایسے مسلسل اور
دلاوری وفتنہ انگیزی کا نتیجہ نظر آئین کہ کسی کو اپنے امن وعافیت کا اطمینان
نہ رہا اس فعل قبیح کے ارتکاب کیواسطے مہاراجہ اور دہابہائی کے درمیان
کوئی سابقہ خصومت نہ تہی تاہم اوس نے بروز روشن برج بلاس کے
باغ مین حملہ کیا اور پیش قبض کے ایک حربہ سے اوسکی حیات کو اختتام پر پہونچایا
سب سے زیادہ منتظم نے مرتکب جرم کو سخت سست کہا اور فوراً گرفتار کرکے
ول قید کیا اور بعد چندے ہاڈوتی سے خارج کیا اگرچہ ان سانحات کا اہتمام
نہایت ہنروری سے ہوا تہا مگر خلایق سے مخفی نرہا اور خدا جانے صحیح ہے یا
غلط عوام الناس ظالم سنگہ کو ہی مہاراجہ کے قتل کا ملزم قرار دیتے ہین دہابہائی
مزاحمالت جلاوطنی جے پور مین ذلت سے مرا اور ظالم سنگہ نے اگر وہ واقع مین اس
قابلہ کرنا فعل کا مجرم تہا تو دہابہائی کو بلاتعین معاش مطلق العنان کرنے مین بخوبی ثابت
رئیس مرحوم کہ وہ نوع بشر کے حالات اور کراہیت سے واقف تہا اگر وہ ایک قتل کے
ین مہاراجہ مین دوسرے کو قتل کرکے صرف اپنے سینہ مین اس راز کو مخفی رکہتا
ہوا خلایق کا اشتباہ اور بہی زیادہ ہوتا پس اپنی شرکت جرم کے تشہیر کیواسطے اور
سے اوسکو صرف خارج کردینے سے اوس نے مقبل جرم کا اعتبار کہوکر بدگوئی کو بے اثر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri G

کردیا اس پر اذیت تدبیر کو اچھی طرح سمجھنے کیواسطے یہہ بھی بیان کرنا ضرور ہے
کہ منتظم نے دہا بہائی کو اس نہایش سے فریق آمادۂ فساد سے علیحدہ کیا تہا کہ
مہاراجہ صغیر سن رئیس کی عافیت مین خلل انداز تدبیرین کرتا ہے اور بخوف
محافظ رئیس سے عداوت رکہنے کا یہی سبب ہے کہ وہ اپنی ترقی کا خواستگار
ہے یہہ حالات جنکو جرم قبیح کے واجبیت کی دلیل تصور کرتے ہین اصل مین
خواہ کچہہ ہون اون سے نتایج وہی حاصل ہوئے جنکی اوسکو امید تہی اور
وقوع ان حالات کے باقیماندہ کم درجہ شرکا رسازش از خود علیحدہ ہوگئے
اور ہمدران حال اکثر امرا اطراف ملک مین چلے گئے ظالم سنگہ نے اون کی
قوت مقابلہ کو ہیچ سمجہہ کے اونکو بلا مزاحمت ریاست سے جانے دیا اور اونکی
مفروری سے فایدہ حاصل کرنا چاہا وے جے پور اور جودہپور کو گئے مگر
سب جگہہ ہنگامہ برپا تہا رئیسون کو غارتگر مرہٹون کا اپنی اپنی ریاست
باہر رکہنا مشکل ہو رہا تہا کسیکو اسقدر وسعت و خواہش نہ تہی کہ ایسے لوگون
کی خاطر جو اونکی تکلیفات کثیر مین اضافہ کے باعث ہوتے غیر ریاست سے
نزاع پیدا کرین جیسا ظالم سنگہ نے سمجہا تہا ویسا ہی ظہور مین آیا جن رئیسون
کے پاس مفرور لوگ مستدعی پناہ ہوئے اونہون نے ہی بقول ظالم سنگہ
اپنے آقا کے نمکحرام اور اوسکی ریاست کے مخالف سمجہہ کے کچہہ توجہ نکی
تو وہین مر گئے اور بعض نے ممالک غیر مین گداگری کرنے سے تنگ آکے اپنی
سرزمین پر پہونچ کے مرنا غنیمت سمجہا اور اس مراد سے التجا کی اس درجہ
کی منظوری مین ظالم سنگہ نے حسب دستور مستمرہ اپنی ذات پر بہروسہ کیا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آنے کی تو اجازت دی مگر اپنے آقا، اور وطن کو چہوڑ جانے کی وجہہ سے حرام خور
سمجہتا رہا اور اون سے علانیہ کہدیا کہ تم اپنی جاگیرون کو ارادتاً چہوڑ گئے
ہو کہ ضبط ہو کے داخل خالصہ ہوئی ہین تمکو اونکا استحقاق واگذاشت نہین
ہے مگر بنظر ترحم اونمین سے نصف تمکو دیا جاتا ہے ؛

ظالم سنگہ کے منتظم ریاست ہونے مین جو گروہ اول مرتبہ آمادہ فساد ہوا اوسپر
وہ اسطرح غالب آیا سردارون کا مجمع فقط عاجز نہوا بلکہ اوسکے تازیانہ
حکومت سے مغلوب ہو گیا اور اس فتنہ انگیز فریق کو جو ان ریاستون مین
اکثر پُر ضرر اقتدار حاصل کر لیتا ہے تنگ و پست حوصلہ کرنے مین کسی موقع
پر کوتاہی نہ کی راجپوتون کی مخصوص ناعاقبت اندیشی سے اوسکو اون کے
ذلیل و تباہ کرنیکا خوب موقع مل گیا اور موقع بہی ایسا ملا کہ کسیکو شکایت بی انصافی
و ناواجبیت کی گنجایش نہوئی ؛

دوسرا فساد اس سے زیادہ خطرناک تہا اسمین دیو سنگہ سردار اُتہون جسکے
قبضہ مین ساٹہہ ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر تہی سرگروہ تہا اوس نے
اپنے قلعہ کو بہت مضبوطی سے آراستہ کیا اور کل بدخواہ سردار جو راج
کی پر ضرر حکومت سے نکلنا چاہتے تہے اوسکے شامل ہوئے منتظم بخوبی جانتا
تہا کہ یہہ لوگ بہت زبردست ہین اور اونکے مقابلہ کیواسطے ریاست کی
قوت غیر مکتفی ہے مگر موسیٰ مدد کی اعانت سے اس فساد کا بہی بجز اسکے کہ
موسی کے اقتدار و حکومت مین اضافہ ہوا اور کچہہ نتیجہ نہوا زوال سلطنت
ملکیہ پر ملک کی کیفیت راجپوتانہ کی ریاستون کے حق مین بہت مضر و مخالف

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

ہوگئی تہی زر آشنا فوجین جو کسی سرکار کی نوکر نہ تہین اور جنکو اونکے از
بہی خاطر خواہ ضبط و حکومت مین نہین رکہہ سکتے تہے لوٹ یا تنخواہ کی امید
اس وسیع ملک مین جابجا پہرتی تہین اور روسار ملک کو بلا امداد غیرے اون
مقابلہ کی ہمت و توانائی نہ تہی انہین فوجون مین سے ایک کا افسر ہوس
تہا کہ اوسکے پاس علاوہ آراستہ دستہ پیادگان کے عمدہ توپخانہ تہا
اونہون کے قلعہ پر لگایا گیا چند ماہ تک مقابلہ رہا اس عرصہ مین فوج
نے بارہا حملہ کیا مگر موسی مدد نے ہر مرتبہ اونکو شکست دی انجام کار
آکے قلعہ خالی کردیا اور بے عقوبت نکل گئے اس فساد کے رفع ہوتے ہی
کے کل سرکش سردار تباہ و جلاوطن ہوگئے اور جاگیرات منضبط کے اضافہ
ریاست اور منتظم کے اقتدار مین بہت افزونی ہوئی اہون کا دیوسنگہ تو
مین ہی مرگیا اوسکے بیٹے نے مدت تک پردیس مین خراب و خستہ ہوکے با
دل سے کسی جرم کا اقبال نہ تہا جنم بہوم مین آنے کے واسطے عفو تقصیر
کہ منظور ہوکے بطاء جاگیر بامولیہ تعدادی پندرہ ہزار روپیہ سالانہ
واپسی کی اجازت ہوئی اسیطرح کمدرجہ کے باغیون سے حقارت آمیز
منتظم کی بلند ہمتی کے ثبوت اس سے بہتر اور کیا ہوسکتے کہ اوس نے
کو کہ بدل اوسکے بدخواہ تہے ریاست مین جمع کرلیا اور مثل خیر خواہون
شب و روز اپنی صحبت مین رکہا ؛

اسطرح مخالف گروہون کا متواتر مقابلہ کرکے وہ اپنے اختیار و تسلط کو
بروز زیادہ کرتا رہا اسی اثنار مین اوسکے میواڑ کے خاندان شاہی کے بعید

شاخ مین شادی ہوئی اور اوس سے مادہو سنگہ پیدا ہوا اوسوقت سے اوس
کو میواڑ کے پریشان حال ریاست کے معاملات سے زیادہ تعلق ہوگیا اور باوجود
کوٹہ کے متواتر تردوات کے جو خاص پیش نظر تہے وہان کے حالات سے غافل
نہ رہا بلکہ سمت ۱۸۴۷ مطابق سنہ ۱۷۹۱ مین تو یہہ کیفیت ہوئی کہ میواڑ کے انتظام کو
کوٹہ کے کاروبار سے زیادہ ضروری سمجہتا تہا اور وہان کی تدبیرون کے
عملدرآمد مین کوٹہ کی آمدنی کو صرف کرتا تہا کہ اسطرح ریاست کوٹہ نہایت مفلس
وزیر بار ہوگئی ۔

اس عرصہ مین کئی دفعہ اوسکے قتل کا اقدام ہوا مگر ہر مرتبہ وہ اپنی ہوشیاری
سے بچ گیا سمت ۱۸۵۶ مطابق سنہ ۱۸۰۰ مین بہادر سنگہ سردار موہسین نے کہ دس
ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کا جاگیردار تہا ہر ایک سردار و خاندان کو جسے منتظم کی
لاخیز و بیجکن تدبیرون سے ضرر پہونچا تہا اپنے شامل کرکے پہر فساد کیا اور
اوسکا سامان ایسی رازداری سے ہوا کہ خود ظالم سنگہ کو وقت ارتکاب سے
کوڑی دیر پیشتر خبر ہونے پائی اونکا ارادہ تہا کہ ظالم سنگہ اور اوسکے اہل قبیلہ
اور پنڈت لالہ جی اوسکے دوست و مشیر کو یکبارگی جب یہہ لوگ کچہری کو جاوین
قتل کرین عین اوسوقت کہ وہ دربار کو روانہ ہوچکا تہا راز فاش ہوا اوسکے
دوست کی پایگاہ یعنی دستہ سواران کہ ہمیشہ تیار رہتے تہے فوراً طلب ہوکے
جمعیت محافظان مین اضافہ ہوا اور مخالفون پر جسوقت وے اپنی کامیابی
پر نازان تہے حملہ ہوکے بعض کو قتل کیا اور بعض کو گرفتار اور باقیماندہ مفرور
ہوئے بہادر سنگہ سرگروہ مفسدان بہاگنے والون مین تہا کہ چمبل پر پہونچکر پاؤن

کے خاص دیوتا کے مندر مین بمقام پاٹن پناہ پذیر ہوا مگر وہ ظالم سنگھ
طریقہ کو بھول گیا کہ اوسکے غضب سے کیشو راے کے سرنا اور بوندی کے
معزز رئیس کو پناہ دہی کی مجال نہ تہی چنانچہ گرفتار ہوکے مارا گیا ظالم سنگھ
کے مورخ کہتے ہین کہ اس انتقام مین اوس نے کچھہ برائی نہ کی کیونکہ مفسدون
کا ارادہ فقط اوسی کے مارنیکا نہ تہا بلکہ اونہون نے یہہ تدبیر کی تہی کہ خود
رئیس کو مسند سے خارج کرکے اوسکے بہائیون مین سے دوسرے شخص کو راو
کردین اسوقت مہاراؤ کے خاندان مین تین شخص ایک اوسکا چچا راج سنگھ اور
دو بہائی گوردہن سنگھ اور گوپال سنگھ تہے اُنہون کا فساد ہوا اوسوقت سے
یہہ لوگ نظر بند رہتے تہے مگر اس فساد کے بعد بدریافت اس امر کے کہ اپنے
بہائی کو بیدخل کرنے کی غرض سے شریک مفسدان تہے باقیماندہ حیات مین بھی
سے قید رہے گوردہن سنگھ جو بڑا تہا صرف دس برس بعد مرگیا مگر گوپال سنگھ
تک زندہ رہا مگر وقت وفات تک اونمین سے کوئی مکان محبس سے نکلنے نہ پایا
کا کا راج سنگھ بہت بوڑہا ہوکے مرا مگر ان بدعتون مین اوسکی شرکت نہ تہی اس
واسطے اوس سے زیادہ تعرض نہوا شہر کے مندرون مین جاتا تہا اور دربار
سے آگے جانے کی اوسکو کچھہ خواہش نہ تہی ؛

ظالم سنگھ کی ہلاکت یا زوال اختیار کے واسطے اٹہارہ دفعہ خفیہ وعلانیہ جبر و
وشمشیر وغیرہ انواع ذریعون سے حملہ ہوا مگر اوس نے ہر موقع پر اپنی دوا
بیداری اور کمال ہوشیاری سے مطلع ہوکے انسداد کیا اور علانیہ کہتے
کہ اب مین اپنی حفاظت کرنے سے تنگ آگیا ہون ایک دفعہ سب سے زیادہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خطرناک حملہ محل کے اندر عورتون نے کیا تہا کہ اوسمین اگر ایک بہادر عورت اوسکی خوش وضعی کے لحاظ سے حمایت نکرتی تو باوصف جنگ آوری و نبرد آزمائی کے اوسکا جانبر ہونا غیر ممکن ہوتا ایک روز برادران رئیس مین سے ایک کی والدہ نے منتظم کو محل مین طلب کیا جسوقت وہ جاکر منتظر تہا کہ پس پردہ سے کوئی مجہہ سے گفتگو کرے یکایک اوسکو تلوار و خنجر سے مسلح راجپوتیون کے مجمع نے گہیر لیا چونکہ یہہ اونکے زور و ہمت سے بخوبی آگاہ تہا فوراً ہوش جاتے رہے اور امید زیست قطع ہوئی مگر خوش نصیبی سے اونہون نے اوسکے صرف مارنے پر قناعت نکرکے اول کل اعمال سابقہ کی نسبت سوالات پوچہنے شروع کئے کہ اسی اثنار مین اوسکا محافظ فرشتہ یعنی رانی کی ایک کنیز کہ زبردست اور دلاور عورت تہی جوش غضب سے دوڑکر آئی اور اوسکی حماقت پر کہ یہان کیون آیا تہا کمال خفگی سے گالیان دیکے اوسے مجمع سے نکالدیا ؛

ایسے ہی اقدام بارہا شکار مین اور غسل کرتے ہوئے واقع ہوئے مگر ہر ایک سے اوسکے دشمنون کو ہی نقصان پہونچا مگر باوجود ان متواتر دغابازیون کے جنسے ہر ایک آدمی کی عقل گمراہ ہوجاتی اوس نے اشتباہ نامعقول سے کبہی کسیکو متہم نکیا اور اگرچہ بنظر حفظ جان قفس آہنی کے اندر سوتا تہا مگر کبہی بزدلی و آشفتگی کہ اکثر باعث خونریزی ہوتی ہے ظاہر نہ کی عقاب کی سی آنکہون سے ملل اندازان حکومت کو فوراً پہچان لیتا اور اوسکی چستی و چالاکی سے بدخواہ ہمیشہ خایف و لرزان رہتے تہے ؛

اپنی ذات خاص کی مستعدی اور بہترین عملہ پولیس اور تنخواہ معقول جملہ ملازمان

اور قدر دانی عمدہ خدمات اور ہر شتہ ریاست کی آراستگی و خوش انتظامی
اور ہر ایک کی ہر روزہ نگرانی کرنے اور کسی پر بیجا اعتبار نکرنے سے ایسا عمدہ
بندوبست ہوا کہ جو مشکل واقع ہوئی خود بخود رفع ہوئی اور پچاس برس سے
زیادہ عرصہ کے جنگ و جدل و غدر و فساد مین ظالم سنگھ کی حاکمانہ شہرت زوال
نہ فقط بحال رہی بلکہ روز بروز زیادہ ہوئی ٭

یہانتک ظالم سنگھ کا حال باعتبار اوس کے ہوشیاری چستی و جوانمردی کے
لکھا گیا ہے اور اب اوسکی تدبیرون کی کیفیت جو بحیثیت منتظم ریاست بطور
ملک نظم و نسق ریاست مین جاری کین لکھا جاتا ہے سالہا سال تک اوس
ریاست کوٹہ کے دولت و اختیار کو ریاست نیواڑ کے معاملات پر متسلط و دخیل
ہونے مین مستعمل کیا کہ اس سبب سے یہان کی رعایا پر انتہا درجہ کی سختی و زیادہ
ستانی ہوئی سمت ۱۸۲۷ سے جب اوسکو دربار رانا صاحب سے شناسائی ہوا
تہی سمت ۱۸۵۶ تک اوس نے وہی اختیار و حکومت جو کوٹہ مین حاصل تہی ہوا
مین بہی حاصل کرنے کی امید نہ چہوڑی اور اس تجویز کے انصرام مین ہاڈولی
مفلس ہوگئی اور وہان کے زمیندار صرف مزدور رہگئے سمت ۱۸۴۰ مین یہہ ظلم
انتہا کو پہونچا کہ رعایا مطلق تہیدستی سے قابل ادائے مطالبہ بیجا نہ رہکر اپنے
و آلات کشاورزی کہو بیٹہی اور بالکل مایوس ہوکے اکثر مرگئے اور بعض بہاگ
مگر جب کل گردنواح کے ملک مین فتنہ و فساد برپا تہا بہاگنے والون کو جاے
کہان تہی اکثر کاشتکارون نے وہی آلات و مویشی جو بیشتر اونکے تہے
لیکے اور وہی قطعات اراضی جو اون سے چہینے گئے تہے بہ تعین لگان

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کسیقدر زراعت کی مگر اسطرح کب تک کارروائی ہوسکتی انجام کار گانو ویران ہوگئی اور زمین غیر مزروعہ پڑی رہی مجبور منتظم کو خود کوٹہ کا زمیندار اعظم ہونا پڑا ؛

اپنی اور رعایا کی خوش نصیبی سے اوسکو بلحاظ دوستی واحسانمندی خاندان انگلیہ کے جسکا سرگروہ بالاراؤ درینولا میواڑ مین قید تہا اوسکی رہائی کی تدبیر مین خود رانا صاحب سے نا اتفاقی پیدا ہوئی اور مجبور معاملات میواڑ مین اقتدار حاصل کرنے کی وہ امید کہ مدت دراز سے تہی چہوڑنی پڑی اسوقت اوسکو آگاہی ہوئی اس موہوم امید پر اپنے ملک کو بالکل تباہ و برباد کردیا ہے فوراً اوسکے دفعیہ کی تدبیر سوچی اور اوسپر عمل کیا ؛

سمت ۱۸۵۶ مین موہسین کا فساد ہوا اوسوقت تک منتظم قلعہ مین رہتا تہا اور وہان بیٹہا ہوا ملک کی حکومت کرتا تہا مگر سمت ۱۸۶۱ مطابق سنہ ۱۸۰۴ء مین جب وہ بالاراؤ کی رہائی کے بعد واپس آیا اور سرکار انگریزی کی فتح نے مرہٹون کا اتفاق فسخ کرکے اونکی افواج کو متفرق و منتشر کیا کہ بالعوض نقصان ملک مفتوحہ سرکار کے جوانب ملک مین پہیلکر غارتگری کرنے لگین منتظم نے ایک جگہہ بالاستقلال مقیم رہنے کو خلاف مصلحت سمجہکے موقع جنگ و جدل سے قریب تر آنیکا قصد کیا اسمین اوسکے دو مطلب تہے اور ہر ایک نقل مکان کیواسطے بہت ضرور تہا اول انتظام مالگذاری کی ترمیم کرنا دوسرے اپنے قیام کیواسطے ایسا موقع تجویز کرنا جہان سے ان غارتگردن کی حملہ آوری پر بہ آسانی پہونچکر مقابلہ کرسکے اگرچہ جو لوگ اوسکے باطنی ارادہ سے آگاہ تہے اونکی راے مین بلاشبہہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

یہی دو سبب تہے مگر بظاہر قلعہ واقع لب دریاے چمبل سے میدان خیمہ گاہ
سکونت بدلنے کا بجز اسکے کہ محل کے ایک برج پر اُلو بولا تہا اور کوئی معقول
نہ تہا نجومی اور شگونیون نے جمع ہوکے فتوی دیا کہ اب اس محل مین رہنا
یعنی امر تقدیری کو بدی پر ترغیب دیتا ہے اگر واقع مین ظالم سنگہ کی اصل
یہی تہی تو وہ یہی اپنی قوم کے نہایت نامور اور صاحب ہمت لوگون کے
مین جنکے نزدیک مکان پر اُلو بولنے سے بدتر کوئی بدشگونی نہین ہے
مگر غالباً یہہ صرف مصنوعی اُلو تہا کہ ظالم سنگہ نے عوام سے راز باطنی مخفی رکہنے
واسطے اپنے دل سے پیدا کرلیا اسطرح قدیم مسکن کو چہوڑکے اوس نے
ملک کا دورہ شروع کیا اور اپنی غلط تدبیری کے پر مصیبت نتایج سے آگاہی
ہوکے آیندہ کو اسی اصلاح و راستگی مین مصروف رہنے کا ارادہ کیا مگر
نقصان ہونا تہا بیشتر ہوچکا تہا رعایا رزراعت پیشہ مین سے ایک ثلث
رہی تہی اور باقیماندہ تباہ و دلشکستہ تہی آمدنی ریاست کم ہوجانے سے
حال بالکل ظاہر ہوگیا سا ہوکارون کو اوسکی تحریر یا تقریر کا بالکل اعتبار
نرہا تہا ابتک اوس نے مستغیثون کیطرف سے کان بند کر رکہے تہے مگر
کے عملدرآمد کے واسطے بہی روپیہ کی ضرورت تہی جو کوئی عدم استطاعت
عذر کرتا اوسکی جایداد ضبط ہوتی اس سے ظاہر ہے کہ اگر ان خرابیون کا
نہوتا تو ریاست اپنی حفاظت کرنے کے لایق بالکل نرہتی چنانچہ اوس نے
ذہن رسا اور عقل صائب سے بہت تدبیرین کین نہایت مضبوط قلعہ گاگرون
کے قریب ایک مقام پر مستقل چہاونی ڈالی اور خود مع اہلکاران و افسران فلانی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وہان رہنے لگا اور کل احکام مقام چھاونی سے جاری ہونے لگے ؛

موقع چھاونی کا نہایت مناسب تجویز ہوا کہ دکن کیطرف سے ہاڑوتی کی دونون گذرگاہین وہان سے عنقریب برابر فاصلہ پر ہین اور نہایت سرکش بہیلون کی آبادی بہی لگی ہوئی ہے اور قلعہ جات شیرگڈہ وگاگرون جنکو اوس نے بہت مضبوط کیا اور گاگرون مین خزانہ وجنگی سامان فراہم کیے چھاونی سے قریب ہین اور حسب قاعدہ مروجہ یورپ بہ آراستگی اسلحہ وقواعد وتقرر افسران بلقب کپتان عمدہ فوج بہرتی کی کہ اوسکی راج پلٹن نے ہر ایک شایستہ فوج کے برابر بہادرانہ خدمات انجام دین دشمن کے مقابلہ کیواسطے ہر لمحہ تیار ومستعد رہتی غرض اس تبدل سے وہ مخمصے جو شہر کی بود وباش مین بالضرور ہارج وارروائی ہوتے ہین رفع ہوگئے ؛

اسوقت تک ظالم سنگہ جنگ وجدل وکشت وخون مین مصروف رہنے کی وجہ سے طریقہ مالگذاری وانتظام جایداد ارضی کو کسی اور رانگہڑہ سے بہتر نہین سمجہتا تہا بدلاٹہ وبٹائی پر جسمین باعتبار رقبہ اراضی ومقدار پیداوار لگان بذریعہ اجناس مگران یا پیمایش سے لیجاتی ہے اوسکا عمل تہا مگر اوسکو اس شیوہ کی خرابیان کہ ملون کیطرف سے ظلم وزیادہ ستانی اور کاشتکارون کیطرف سے زیب دون کا آرہو کہ دہی ہونے کی بہت گنجایش تہی اور ہر طرح سے سرکار کا نقصان اور ل کا فایدہ ہوتا تہا بہت جلد معلوم ہوگئین چونکہ جمبندی وتحصیل ہر دیہہ بجز اس مورونثی وکیل کے دیانت وراست بازی کے کوئی امر مانع زیادہ افسران نہانی نہو سکتا تہا جب یہہ حاکم ومحکوم کا حریص مگر لابدی متوسط عامل سے سا

کرلیتا اور منتظم بوجہہ کثرت پیداوار زمیندار کی وسعت پر لحاظ نکرتا تو بجز اسکے رعایا بالکل تباہ ہوجاوے اور کچھہ نتیجہ پیدا نہین ہوسکتا ؛

عمل ٹبائی کے کل دقیق و پیچدار مدارج کو بخوبی سمجھہ کے اور فریب و چالاکی و غلبہ تغلب کے ہر فعل کو بہ تفتیش تمام تحقیق کرکے اوس نے کل ملک کے پٹیلون کو طلب اور ہر ایک سے بہ تحریر اظہار اوسکے علاقہ کی وسعت طریقہ تحصیل جمع اوسکی خانگی چلن رویہ اور ساہوکاری ساکھہ دریافت کی اسطرح ہر ایک علاقہ آمدنی ورقبہ کو تحقیق کرکے اوس نے دوسرا دورہ شروع کیا اور بموجب کے ہر ایک دیہہ کی چک بندی کراکے اوسکو باعتبار قسم اراضی مثل پیوسل یعنی گورما یعنی بارانی مورمی یعنی چراگاہ و کوہستان وغیرہ تقسیم کیا اور چند سال گذشتہ کے حسابون سے اوسط نکالکر نقد لگان مقرر کردی اور طریقہ ٹبائی یکقلم موقوف کردیا اسمین بھی اوس نے سختی کی کہ جریب ہر وجہ مین ایک ثلث کرکے رقبہ مین بیگھون کی تعداد بڑہائی اور جمع سنوات گذشتہ کی اوسط مین ایک چہارم زیادہ کی اوسکی یہہ حجت تہی کہ پٹیلون کا منافع اس بیشی جمع مین سے اسطرح اونکی چالاکی سے کسیطرح اپنا نقصان نہونے دیا ؛

ہر پٹیل کے علاقہ مین اوسکا حق پٹیلائی ڈیڑہ آنہ فی بیگھہ مقرر کیا اور چونکہ کی خود کاشت زمین پر جمع بہت نرم تہی اونکو ہدایت کی کہ حق معینہ سے زیادہ وصول کرینگے تو سرکار مین ضبط ہوجاویگا اسطرح ہر ایک پٹیل کو پانچہزار پندرہ ہزار روپیہ تک سالانہ وصول ہوتا تہا اور ہر ایک کا بحالی عہدہ کا اس سے ثابت ہے کہ دس بیس بلکہ پچاس ہزار روپیہ تک نذرانہ دینا منظ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صرف اس عہدہ کی بحالی سے ظالم سنگہ نے دس لاکھ روپیہ وصول کرکے اپنے خالی
خزانہ مین داخل کیئے رعیت کو امید بہبودی ہوئی کیونکہ باوصف سخت جمعبندی بمطالبہ
کی حد مقرر ہوکے تشدد و زیادہ ستانی کا انسداد ہوگیا علاوہ اسکے اونکو اپنی اپنی
زمین کے تردد کا اس سے بھی فکر ہوا کہ تعین لگان نقد کے ساتھہ اونکو حکم سنایا گیا
کہ آفات ارضی وسماوی سے مطالبہ جمع مین کسیطرح کمی نہوگی اور جو زمین بے تردد
رہیگی اوسکو پٹیل دوسرے شخص کو کاشت کیواسطے دیدیگا اور اگر کوئی کاشت نکریگا
تو منتظم ریاست کی خاص کاشت مین داخل ہوجاوے گی اور کمی جمع کے واسطے
پٹیل ذمہ ور قرار دیے گئے ؛

اسوقت تک پٹیلون کو لوٹنے کی عام اجازت تہی سرکار مین سالانہ یا سہ سالہ مصارف
معرفت پٹیلی براڑ داخل کردیتے اور رعایا پر حسب دلخواہ ظلم کرتے اب یہہ دستور
موقوف ہوا اور ہدایت ہوئی کہ رعایا پر تشدد کرنے کے بغیر سرکار سے ایفاء
تہہد کرینگے تو عزت و توقیر ہوگی اسطرح پٹیل کہ دیہات کے وکیل اور رعایا کے
محافظ تہے سرکاری اہلکار ہوگئے اور اسوجہہ سے کہ اونکی کوشش پر ریاست
کی بہبودی منحصر تہی منتظم نے بہی اونکی رضاجوئی مین اپنا فایدہ سمجہا پٹیلون کو
بلائی کرسے اور پگڑیان بطور خلعت سرفرازی ملین اور ہر ایک اپنے علاقہ
گیا ؛

ظالم سنگہ نے ان پٹیلون سے چار نہایت ہوشیار اور تجربہ کار شخص منتخب کرکے اونکی
نہایت حضوری مقرر کی ابتدا مین اونکو صرف مالگذاری کا کام تہا مگر بہت جلد
پولیس کی خدمتین مفوض ہوئین اور اخیر مین کل معاملات ریاست مین اونسے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan

صلاح ومشورت ہونے لگی کل مشتبہ مقدمات مین وے پنچایت پر گنات کی
بطور عدالت اپیل کی تہی اور شہر وقصبات کے مقدمات بہی اونکے روبرو
ہوتے تہے الغرض مال وعدالت وپولیس کا کام پٹیل کرتے تہے اور کل دنیا مین
کے پولیس کی برابر مستعد پولیس کہین نہ تہی کہ اون چارون مین سے ہر ایک
ذیہوش افسر تہا اور کل علاقہ مین مخبری کا جال پہیلا ہوا تہا کہ کوئی بات مخفی
رہ سکتی تہی ؛

مگر اس انتظام پٹیلائی مین خرابیان بہی بہت تہین اول تو تجارت مین کہ اوسکے
واسطے رازداری بہت ضرور ہے بہت خلل واقع ہوا ہر ایک معاملہ کی اطلاع
کے پاس پہونچتی تہی اور پنچایت کے مخبرون کی تحقیقات سے کوئی مطمئن
جس معاملہ مین منافع بہت ہوتا اوسکی فوراً خبر پہونچتی اور منتظم ساہوکار سے انتفاع مین حصہ طلب کرتا حالانکہ
کل ساہوکار خایف ومتنفر تہی تجارت مسدود تہی کسکو اپنی محنت وکوشش کا اجر ملنے کی کچہ امید نہ تہی
پہہ دست اندازی صرف کوٹہ مین ہوتی تہی مگر اطمینان کہین بہی نہ تہا اور نہ کسی
کو باوصف ہوشیاری پٹیلون کے پنچایت کا اعتبار تہا اور نیز بہی مخبر منفعل نقد
تہے پٹیلون کو جواب رعایا پر حاکم مطلق ہوگئے بخوبی معلوم تہا کہ اگر علانیہ رعیت
پر ظلم کرنا ثابت ہوگا تو جرمانہ وضبطی جایداد کی سزا پاوینگے مگر اونکا مطلب
کرنے کی خفیہ وبالواسطہ ترکیبین بہی نہین کہ اونکے ذریعہ سے اونہون
کارروائی شروع کی اسوقت تک محتاج کاشتکارون کی حاجت روائی
سے ہوتی تہی اب باختیار پٹیل نے اوسکا کام جہین لیا اور خود فایدہ اٹہانے
راجپوتانہ مین بوہرہ کاشتکار کو سویشی وآلات کشاورزی وتخم اور تا

تیاری پیداوار فصل کے اوسکے اہل قبیلہ کو کہانا اور کپڑا دیتا ہے فصل پر حساب
طے ہوتا ہے اوسکی دو صورتین ہین یا تو زر نقد مع سود مقررہ ادا کیا جاتا ہے یا
پیداوار فصل مین بوہرہ کا حصہ ٹہر جاتا ہے کہ اس صورت مین بوہرہ کاشتکار کے
تفاقیہ نقصانون مثل خشکی یا تزالہ زدگی وغیرہ کا بہی شریک ہوتا ہے ظالم سرکارون
کی عملداری مین جہان رعیت ضروریات آیندہ کیواسطے کچہہ ذخیرہ جمع نہین کرسکتی
ہے ایسے شخص کا ہونا نہایت ضرور ہے طرفین سے دیانت داری لازم آتی
ہے کیونکہ اگر بوہرہ سختی و زیادہ ستانی کرے تو وہ اسامی کہو بیٹہیگا اور اگر کاشتکار
بے ایمانی کرے تو وہ جایداد سود و زتی کو ضبطی سے بچانیکے ذریعہ سے محروم ہوجاویگا
الغرض اس زردار متوسط کی بہت قدر و منزلت ہوتی ہے اور زمیندار اوسکو
اپنا مالک و مزنی سمجہتے ہین اور ہر ایک زمیندار کا ایک بوہرہ ہوتا ہے ۔

اب بجاے لاٹہ بٹائی کے بیگہوتی یعنی جمع فی بیگہہ کا طریقہ جاری ہوا یہہ کیفیت
تہا اور زمینداری اب پٹیلون کو بغیر اسکے کہ بوہرہ سے سازکرین یا اوسکو بالکل خارج کرین تحصیل
مجز نقد کے سوائے اور کچہہ کام نرہا اور ان دونون صورتون مین منتظم کے
رعیت ورس اعتراض کا خوف تہا اسواسطے اونہون نے اوسکے بیدخل کرنے کی
تدبیر نکالی کہ جسوقت فصل پک کے تیار ہوئی اور کاشتکار نے کاٹنے کی اجازت
ہی اوس سے کہا کہ اول زر لگان ادا کردے اوس نے بوہرہ سے التجا کی مگر
اسکو پہلے سے سنادیا تہا کہ جس شخص کے ذمہ سرکاری مطالبہ ہوا وسکو روپیہ
نہ دیتا تہا جز اسکے کہ جز و پیداوار کو دولتمند پٹیل کے پاس رہن رکہے کشودکار کی کوئی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

شکل نہ رہی اور پٹیل کا یہی مقصود اعظم یہی تہا اوس نے اپنے ہی اندازہ
پیداوار کی مقدار قایم کرکے مطالبہ سرکاری کی رسید لکھدی اور کاشتکار سے
مضمون کا رہن نامہ لکھالیا کہ عند المطالبہ زر جمع سرکاری روپیہ موجود نہو
نہ بطور قرضہ بہم پہونچنے کے سبب سے راہن نے برضا و رغبت خود جزو پیدا
کو بالعوض قیمت کامل رہن کیا ہے اس ذریعہ سے پٹیلون نے بمقدار کثیر غلہ
کہ کوٹہ کل راجپوتانہ کیواسطے ناج کی منڈی ہوگئی اور جسحالت مین کہ کاشتکار
اپنی محنت سے کبھی باور نہوکے روز بروز مفلس و محتاج ہوتے گئے پٹیلون
زر کثیر فراہم کیا ممکن نہ تہا کہ یہہ ظلم مختار سے مخفی رہ سکے مگر خزانہ مالا مال تہا
نے اون مصیبتون پر جن سے بذریعہ ضبطی خاص کاشت کے اراضی مین اضا
ہوتا تہا کچھہ توجہہ نکی آخرکار سمت ۱۸۶۷ مطابق سنہ ۱۸۱۱ مین تازیانہ برقی کیطر
حکم گرفتاری صادر ہوا اور علاقہ کوٹہ مین ہر ایک پٹیل پابجولان قید اور اوسکی بیگ
مال و متاع سربمہر ضبط ہوا اکثر مصادرہ کثیر دیکے رہا ہوئے مگر ایک شخص نے
براہ عاقبت اندیشی اپنے روپیہ تعدادی سات لاکھہ کو غیر ملک مین بہیجدیا تہا
صرف وہی پولیس کی نگرانی اور منتظم کے مصادرہ ستانی سے بچ گیا اور
اوسی کی نظیر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ ان بے ایمانون نے کسقدر دولت فراہم
کی تہی اور کسقدر اونکو مصادرہ دینا پڑا۔

یقین ہے کہ منتظم نے سررشتہ پٹیلائی کو کہ خود اوسیکا مقرر کیا ہوا زبردست ذریعہ
حکومت تہا ایک لمحہ مین فسخ کردینے کے حسن و قبح کو بخوبی سمجھہ لیا ہوگا مگر پرگنات
کے پٹیلون کی یہہ ذلت ہونے پر بہی چار پٹیلون کی صدر پنچایت بدستور قایم

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رہی اگرچہ ممکن نہ تہا کہ کل مجمع کی بے اعتباری ہونے سے اونکی عزت و اقتدار مین
فرق نہ آوے جس سررشتہ کو ظالم سنگہ نے بہت ہنرمندی سے جاری کیا تہا اوسکی
اسطرح بالکل ابتری ہوجانے پر اوس نے اپنی خاص کاشت کے اضافہ مین
اپنی بیدار طبیعت کو زیادہ کوشش و توجہہ سے مصروف کیا ؛

اس مقام پر راجپوتانہ کے ایصال لگان سرکاری کے طریقون کا حال بیان کیا
جاتا ہے سب سے قدیم عمل بٹائی ہے کہ جس زمانہ مین سکۂ زر جاری ہوا اوس
سے پیشتر سے مروج تہا مگر بٹائی صرف اجناس غلہ کی ہوتی ہے نیشکر و محلوج و سن
و پوست و آل و کسوم و ادرک و ہلدی و دیگر اجناس رنگ و مصالحہ و پیداوار
باغ کی جمع نقد لیجاتی ہے مگر یہہ جمع حاکم کی ضروریات و انصاف کے موافق طبعی
ور مختلف ہوتی تہی میواڑ و ہاڈوتی مین نیشکر کا لگان پانچ روپیہ سے دس روپیہ
ور اوسکی بیگہہ تک ہے اور محلوج و پوست و سن و اجناس روغنی یعنی تل و سرسون
وغیرہ کا تین روپیہ سے پانچ روپیہ تک اور باقیماندہ اجناس کا دو روپیہ سے
ار روپیہ تک ہے مگر جب افضال الہی سے پیداوار بہ افراط ہوتی ہے ظلم و طمع
سے مطالبہ زیادہ ہوجاتا یعنی نیشکر پر فی بیگہہ ستر روپیہ تک لگان لیجاتی تہی اس
طرح کاشتکار کی محنت بند ہوجاتی اور خدا کی رحمت سے کچہہ فایدہ نہ پہونچتا ؛

بٹائی اجناس فصلون اور اونکی مختلف اجناس کے بموجب بطرز مختلف ہوتی ہے
فصل ربیع مین جب گندم و جو و موٹھہ و مونگ و تل وغیرہ ہوتے ہین سرکاری حصہ
ک چہارم یا ایک ثلث یا دو خمس یا نصف لیا جاتا ہے اور ایک ثلث و دو خمس
زیادہ رواج ہے علاوہ اسکے گانو کے کاریگر و مزدور وغیرہ بہی اپنی خدمتون کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gy

عوض زمیندار کے حصہ پیداوار مین سے حقوق پاتے ہین کہ اوسکے پاس نصف رہتا ہے اور اگر نصف بہی صحیح وسالم رہے تو وہ شاکر وآسودہ رہتا ہے۔ نصل خریف کی پیداوار مین جوار باجرہ مکا تل وکنگنی وغیرہ اور خفیف ہین انمین سے سرکار بقدر نصف لیا جاتا ہے ؛

دوسرا طریقہ کونت ہے کہ اوسمین اہلکار سرکاری بہ اتفاق زمیندار کہڑی کھیت کی پیداوار کا نظری اندازہ کرکے سرکاری حصہ کی قیمت بازاری نرخ سے کاشتکار کے ذمہ قایم کردیتا ہے جن لوگون کو اس کام مین مشق ہوتی ہے ایسا صحیح اندازہ کرتے ہین کہ بیسوین حصہ سے زیادہ کبہی غلطی نہین ہوتی اگر کاشتکار اوس کے اندازہ کو اپنے حق مین مضر سمجھے تو اوسے اختیار ہے کہ دور کرکے وزن کرالے اسکو لاٹہ کہتے ہین ؛

تیسرا یہہ ہے کہ کاشت سے پیشتر پیمایش زمین کے بموجب اوسپر نقد محصول مقرر ہوجاتا ہے اور چوتہا زر نقد وحصہ پیداوار لینے کا مشترک عمل ہے ؛

انمین سے کوئی عمل خرابی سے خالی نہین ہے مگر لاٹہ یعنی غلہ وزن کرنے کے طریقہ مین کنکوت نہایت خراب ہے اول تو اہلکار رشوت لیکے جہان بیس من پیداوار والا ہے دس من کا اندازہ کریگا کیونکہ بجز ایمان یا خوف گرفت کے اوسکو کوئی نہین ہے اور ایماندار بہت کم ہوتے ہین اور اندازہ مین گرفت کی گنجایش نہین اگر کامل نگرانی کیجاوے تو بہی وہ انواع حیلون سے رعایا کو لوٹیگا چنانچہ ایک ہے کہ جب غلہ پک گیا ہے اور ایک روز کا بہی توقف موجب نقصان ہے و بدیر کام کرنے سے اپنا مطلب حاصل کریگا الغرض کونت کرنیوالا علانیہ بے ایمانی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرتا ہے اور کوئی اوسکی گرفت نکرسکے مگر رعایا کو نت کو بہتر سمجھتی ہے اسوجہہ سے
کہ وہ جلد ہوجاتی ہے اور مطالبہ قایم ہوتے ہی وہ سرکاری دست اندازی سے
بری ہوجاتا ہے لاٹہ مین فریب وچالاکی کی زیادہ گنجایش ہوتی ہے کسیقدر لاونی
مین کم ہوتا ہے کسیقدر جہاڑتے وقت نکالتے ہین اور گاہٹہ مین اگرچہ پولیشون
کے منہہ کے چہینکا لگاتے ہین مگر اپنا یا اپنے اہل قبیلہ کا منہہ بند نہین کرتے پہر
اگر حصہ سرکاری کی قیمت مقرر نہ کردیجاوے اور غلہ زمیندار کی سپردگی مین
رہے تو کہتے ہین چوہے بہی ضرور نقصان کرینگے اگرچہ دونون صورتون مین
جسوقت سے بال پکتی ہے حفاظت کیواسطے شحنہ مقرر ہوتا ہے مگر نقصان کے انسداد
مین کسیکی حفاظت کارگر نہین ہوتی کیونکہ جسوقت سے غلہ مین غذائت پیدا ہوتی
ہے کاشتکار اور راوسکے سب گہر کے آدمی اوسی سے اپنی شکم سیری کرتے ہین
شحنہ کی تنخواہ کسیقدر گانوسے اور کسیقدر سرکار سے ہوتی ہے اور وہ زیادہ تر
کاشتکار کی رعایت کرتا ہے اسطرح سرکاری حصہ مقرر ہونے سے پیشتر چہارم بلکہ
ایک ثلث پیداوار جاتا رہتا ہے تاہم پٹیلی انتظام کرنے سے پیشتر منتظم کا عمل
لاٹہ پر تہا کہ اس سبب سے تشدد وضبطی وبیع جایداد وغیرہ انواع مصیبتین نازل
ہوکے زمیندار کو تباہ کرتی تہین ؛

ابسطالم سنگہ کے نظم ونسق خود کاشت کا جسکے ذریعہ سے وہ راجپوتانہ مین مشہور
ہوا مفصل حال لکہا جاتا ہے ۔ ظاہر مین سیاح جسکو ہاڈوتی کی کثرت زراعت غلہ
کے اندر راستہ ہی بمشکل ملتا ہے اس سرشتہ سے جسمین بجز زوال وترقی کے
اور کچہہ نظر نہین آتا بہت خوش ہوتا ہے اور اس فریبندہ دولت کے اصل سبب سے

کہ دنیوی و سرکاری بے انصافی سے پیدا ہوئی تہی محض ناواقف رہتا ہے کہ
منتظم کے ظلم سے زمین غیر مزروعہ رہی دیہات ویران ہوئے زمیندارہ مفلس
اور آبادی کم ہوئی جب کاشتکارون کے پاس مویشی اور آلات کشاورزی
نہ رہے اور رقبہ کثیر اراضی کے غیر مزروعہ رہنے سے آمدنی ملک مین کمی کی
خوف ہوا تب ظالم سنگہ نے وہ طریقہ اختیار کیا جس سے وہ ہاڑوتی کا زمیندار
اعظم ہوگیا اور اس کام کو بکثرت تمام کیا ؛

ہاڑوتی مین زراعت غلہ کا کوئی قطعہ ایسا نہین جہان اوسکے ہلون نے کام
نہ کی ہو بنون کا نام ونشان نرہا بلکہ پہاڑون پر کہیتی ہونے لگی جہان ہل نہ پہنچ
کہرپون سے زمین جوتی مگر کوئی مقام کاشت زراعت و پیداوار سے خالی نرہا
سنہ ۱۸۴۱ مطابق ۱۷۸۴ مین ظالم سنگہ کے دو تین سو ہل تہے مگر چند سال مین آٹھ
ہوگئے انتظام پٹیلی ہوا تب دو چند ہوئے اور اخیر مین چار ہزار ہل دو دو جوڑ
یعنی سولہ ہزار بیلون کے تہے انکے سوائے ایک ہزار ہل چار ہزار بیلون کے خود راج
اور اوسکے رشتہ دارون کی جایداد پر تہے ؛

راج رانا کی طاقت اور ناموری کی یہہ اصل ہے اور جو دولت اسطرح حاصل ہو
اوسکے ذریعہ سے کوٹہ اوس تباہی سے بچا جو نصف صدی کے غدر و ہنگامہ مین
گردنواح کی کل ریاستون پر آئی اگرچہ یہہ تدبیر بہت دانائی سے ہوئی اور اس
عملدرآمد بہی نہایت چستی و ہوشیاری سے ہوا مگر بناے سرشتہ کے بر
اصول اخلاق و سیاست مدنی تشخیص کرنے سے دریافت ہوا کہ یہہ دوران تو
و دولتمندی صرف موجبات محرک سے کہ اونکے استقلال کی کچہہ کفالت نہین ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پیدا ہوا تہا کیونکہ منتظم کی نگرانی علیحدہ ہوتی ہے جب اختیار حکومت اوسکے بیٹے کو کہ
باپ کی سی عقل و ہوشیاری نہین رکہتا تہا منتقل ہوا اس شرتہ کی ناپایداری
اور خلاف تدبیری یکبارگی ظہور مین آگئی بہادر ہاڑا سردارون کی جاگیرین ضبط
ہوکے اور ہاڑوتی کی زراعت پیشہ رعایا ظلم و تشدد سے ویران ہوکے منتظم کا
یہہ اقتدار قایم ہوا تہا جو اراضی پشتین سے وراثت مین چلی آتی تہی اور زمیندار
کے ناممکن الانتقال حقیقت تہی قانون و رسم و رواج ملک کے خلاف ہر موقع پر
ضبط ہوئی اور یہہ بہی کہتے ہین کہ جس زمین کی قربت یا عمدگی کے سبب سے
طمع ہوتی اوسکے حاصل کرنے کا ہر طرح حیلہ تلاش کرتا کہ اسطرح صدہا آدمی
اپنے موروثی حق سے محروم ہوئے - زمیندارون کی آباد جہونپڑیان جو کسی زمانہ
مین ہاڑوتی کی رونق تہین بالکل غایب ہوگئین اور بجاے اونکے منتظم کا اوری
یعنی کارخانہ کہ اگر رعایا کی زمین پر نہ بنایا جاتا تو زیادہ خوشنما ہوتا جاگزین ہوا
اور جب دریافت کیا جاتا ہے کہ اس کثرت کاشت اراضی کے مقابلہ مین کاشتکار
کتنے ہین اور اس مصنوعی شرتہ سے اونکو کسقدر منفعت ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے
کہ زمیندار مالک اراضی جو کسی زمانہ مین موروثی حق کا دعوی کرتا تہا اپنی ہی زمین
پر مزدورون کیطرح محنت کرتا ہے تو سراسر ظلم و بے انصافی نظر آتی ہے ؛
راجپوتانہ مین وطن کی محبت اور زمین پر قابض رہنے کی خواہش اس کثرت
سے ہے کہ جب تک زیست کی امید ہوتی ہے زمیندار اپنے یا پوتے کو نہین چہوڑتا
اور پردیس مین عیش و نشاط کرنے سے اپنے وطن مین غلام ہوکے شکم پروری
کرنے کو بہتر سمجہتے ہین مگر اس ظلم سے بچکر جانے کو جگہہ کہان تہی کل ملک پر آفت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

آرہی تہی فوجین متواتر یکے بعد دیگرے دورہ کرکے تاخت وتاراج کرتی تہین
کوٹہ اس خرابی سے امن مین رہا مگر اپنے ملک کیواسطے خود محافظ بڑا غارتگر تہا
البتہ سمہ ۱۸۶۵ سے جب انتہا درجہ کا غدر تہا گردنواح کی رعایا یہان جمع ہوگئی تہی
ظلم سے آبادی مین کمی ہوئی اوسکا کسیقدر عوض ہوگیا تہا مگر غارتگرون کے جنگ
جدل رفع ہوتے ہی نوآباد لوگ اپنے وطن کو چلے گئے اور منتظم کے ظالمانہ پنجہ
جراحت وانتگاف نظر آنے لگے اسپر بہی جب تک اوسکے قوا راس وسیع وپیچدار
کی نگرانی کرنے کیواسطے درست رہے تب تک اوس نے اون زخمون کو بظاہر
نمودار ہونے سے باز رکہا مگر اوسکی طاقت زایل ہوتی ہی اصول مستقل پر مبنی
کے سبب سے کل شرتہ یکبارگی درہم وبرہم ہوگیا اب اوس شرتہ کی مفصل کیفیت
لکہی جاتی ہے کہ اوس سے اس عجیب شخص کی لیاقت محنت اور چستی بخوبی ظاہر ہوگی
علاقہ کوٹہ کی زمین مالوہ فرد تر کے عمدہ ترین اضلاع کی زمین کے برابر سیاہ اور
چکنی ہے اوسکے جوتنے کو ایک ہل کافی نہ تہا اسواسطے منتظم نے کونکن سے دو
کا ہل منگاکے جاری کیا اوسکے مویشی اول قسم کے تہے کہ ہل اور کوئے مین دو
طرح کام دیتے تہے ملک کے بیلون خصوص جہالاپاٹن کے سالانہ میلہ مین سے
نرگاؤ خریدتا تہا اوس نے مارواڑی اور جنگلی بیلون کا بہی امتحان کیا مگر دریافت
ہوا کہ ریگستان سے نقل وطن کرنے پر وے اس چکنی زمین پر کام دینے کے لایق نہ
رہتے ۔

ایک ہل سے سو بیگہہ زمین کاشت ہوتی ہے اس حساب سے چار ہزار ہل ایک فصل
مین چار لاکہہ بیگہہ اور فصلین مین آٹہہ لاکہہ بیگہہ کہ قریب تین لاکہہ ایکڑ ہوتی ہے کاشت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرتے تہے جس زمین پر سات سے دس من تک گیہون اور پانچ سے سات من تک
باجرہ وغیرہ نہین ہوتا وہ ناقص سمجہی جاتی ہے مگر بلحاظ موسمی خرابیون کے کم سے
کم اندازہ کیا جاوے تو چار من فی بیگہہ کے حساب سے کہ اگرچہ اسکا دو چند بہی
کچہہ زیادہ نہین ہے بتیس لاکہہ من غلہ پیدا ہوتا تہا اور باجرہ سے گیہون ڈیوڑہا
تہا اچہے سمت مین اوسط نرخ فی منی وزنی بارہ من بارہ روپیہ ہوتا ہے اور
جولائی سنہ ۱۸۲۰ مین باوجودیکہ پہلے سال خشکی ہوئی اور سمت آیندہ کی امید اچہی
تہی اٹہارہ روپیہ منی کا نرخ تہا اور یہی ملک ہاڑوتی کا اوسط نرخ متصور
ہو سکتا ہے لیکن اگر اچہے سمت کے نرخ فی من ایکروپیہ سے حساب کیا جاوے
تو کل پیداوار کی قیمت بتیس ۳۲ لاکہہ روپیہ ہوتی ہے ؛
اس بتیس لاکہہ مین سے تخمیناً گیارہ لاکہہ یعنی قریب ایک ثلث حسب تفصیل ذیل خرچ
ہوتا تہا ؛

لہ ـــ لکہہ

خرچ نویشی وملازمان	تخم	تبادلہ نرگاوان	متفرقات
مرمت آلات وصفائی			
ہیت		للعہ راس فی راس عہ	
للعہ لکہہ	ے لکہہ	ـــ ؍؍	عـــ ؍؍

گرچہ خود منتظم کے بیان سے ایک سال مین پانچہزار بیل مر گئے تہے مگر اوسط درجہ
سال چار ہزار بیل خریدنے کی ضرورت ہوتی تہی - اس صورت مین اگر بحسب ضرورت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri C

راج کل غلہ جس سال مین پیدا ہوتا اوسمین فروخت ہوتا تو منظم کو بیس لاکھہ روپیہ سال
منافع تہا مگر اوسکے پاس روپیہ اس کثرت سے تہا کہ جب تک خاطر خواہ نرخ نہو
فروخت غلہ کی کچھہ ضرورت نہ تہی اوسوقت تک کہتیون مین جمع رہتا ؛
کہتیان خشک و بلند زمین اور خاصیت زمین کے بموجب چہوٹی یا بڑی بنائی
جاتی ہین اونکی تیاری مین بجز اسکے کہ تہ مین اور ہر طرف کو گیہون وجو کا بہوسہ
لگایا جاوے اور کچھہ نہین ہوتا غلہ بہر کے اوپر سے گہاس اور ردیڑہ مٹی ڈالی
جاتی ہے اور اوپر سے ماہی پشت کرکے گوبر مٹی سے لیپ دیجاتی ہے اس سے
برسات کا پانی اندر نہین جاسکتا اور کسیقدر خراب ہوجاوے تو دوبارہ لیپ
دیجاتی ہے غلہ سالہا سال صحیح وسالم رکہا رہتا ہے اندرونی گرمی کے سبب سے
کورہ نہین پہوٹ سکتا ہے اور نہ چوہے وغیرہ جانور اندر جاسکتے ہین ؛
منظم کے کہتیون مین کم سے کم پچاس لاکھہ من غلہ ہمیشہ رہتا تہا اور وقت ضرورت
یا قحط کے سوائے کبہی نہ نکلتا تہا جب بجائے بارہ روپیہ فی منی کے چالیس پچاس
بلکہ قحط سالی مین ساٹہہ روپیہ فی منی نرخ ہوجاتا ہے یہہ کہتیان کان زر ہوتی ہین
اکثر ہوا ہے کہ منظم نے ساٹہہ لاکھہ روپیہ کا غلہ ایک سال مین فروخت کیا
مطابق سنہ ۱۸۰۴ء مین جب مرہٹون سے لڑائی تہی بلکہ بہرت پور مین پناہ پذیر ہوتے
غارتگر فوج اطراف ملک مین پہرتی تہی اور جنگ وقحط سے خلایق پر آفت دوبالا
تہی کوٹہ نے کل راجستان کے باشندون اور سرگردان فوجون کو غلہ مہیا کیا اور
زمانہ مین بچیس روپیہ فی منی کا نرخ تہا اور کرورہا روپیہ کا غلہ فروخت ہوا
عزت دار مہاجن تجارت غلہ کو گناہ سمجہہ کے اوس سے پرہیز کرتے ہین خصوص

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رحیم جینیون کا تو یہہ قول ہے کہ مصیبت زدگی خلایق مین انتفاع حاصل کرنے کی
نیت سے غلہ بہرا جاوے تو اوس سے دولت تو پیدا ہوگی مگر سود مند نہوگی ؛
دفتر کے حسابون سے زمانہ بدنظمی مین کوٹہ کی جمع کہ ٹبائی سے وصول ہوتی تہی پچیس
لاکہہ روپیہ سالانہ تہی اور ملک کا رقبہ دو ثلث غیر مزروعہ بنجر تہا ظالم سنگہ کے انتظام
مین دو ثلث مزروعہ ہوکے صرف ایک ثلث بنجر رہگیا ؛
سمت ۱۸۶۵ مطابق سنہ ۱۸۰۹ مین منتظم نے زراعت پیشہ رعایا کی مظلومی پر قناعت نکرکے
علاقہ راج مین برآمد غلہ پر جدید محصول جاری کیا یہہ محصول ڈیڑہ روپیہ فی منی
تہا اور لٹھہ کہلاتا تہا جسقدر خلاف انصاف تہا اوسیقدر اوس سے رعایا کو اذیت
پہونچی اگرچہ ابتداء مین مزارع پر لگا تہا مگر بالوساطت خرچ کرنیوالون کے ذمہ عاید
ہوا ذکاتی جو مثل منتظم سنگدل تہا اوسکے اجراء سے ایسا خوش ہوا کہ اوس نے اپنی
ضرورت کو ایزادی محصول کی صلاح دی کہ اوسکے بموجب زمیندار اور مشتری دونون
کے ذمہ عاید ہوگیا آمدنی راج مین دس لاکہہ روپیہ کا اضافہ ہوا مگر اسپر بہی گویا یہہ
محصول رعایا کو بمقابلہ منتظم کے تجارت سے باز رکہنے کیواسطے کافی نہ تہا خرچ کے
واسطے خوردہ فروشون کے پاس پہونچنے سے پیشتر چار پانچ لٹھہ یعنی محصول اور
لگے اور باوجود کثرت پیداوار رعایا کوٹہ فاقہ کشی کرنے لگی سرداران ریاست
وزراء رئیس مین سے کوئی اس محصول سے معاف نہ تہا سب ذکاتی سے تنگ تہی
اور اوسکے خودسر احکام کا کہین مرافع نہین ہوسکتا تہا جب سرکار انگریزی سے
ہوا یہہ ظلم انتہا درجہ کو پہونچ گیا تہا ذکاتی اس محصول کا بڑا حمایتی تہا اگر منتظم
سے چند لاکہہ روپیہ طلب کرتا وہ بجز جو حکم کے اور کچہہ جواب ندیتا بقایا

محصول لٹھ کی فہرست مرتب ہوئی اور دوست و دشمن وزیر و ساہوکار
وزمیندار سب کے نام گشتی حکم جاری ہوا - مانع ہونا نہ فقط پُر فایدہ بلکہ پُر خطر
اسکے قدیم دوست پنڈت بیلال کے نام بہی اس فہرست مین پچیس ہزار روپیہ
درج تہا اور اکثر لوگون کے نام دس دس پانچ پانچ ہزار تہے لفظ لٹھ محصول
بلکہ ڈنڈ کے ہم معنی ہے اس سے سب لوگون کے دل پہر گئے اور منتظم کی
ہوئی عوام کی دردمندی بجانب ہمدرد ظاہر ہوتی ہے ہاڈا سردارون نے
ظالم و پُر ضرر حفاظت سے نجات پانے کیواسطے اتفاق کیا ؛

جب سرکار انگریزی کو رجواڑہ سے کام پڑا تو حفاظت عام کی احدیت کا منشا
یہہ ہونا چاہیئے تہا کہ حاکم و محکوم دونون فایدہ اوٹہاوین کیونکہ جس حالت مین
رعایا اندرونی شیرون کے ظالمانہ ناخنون سے اذیت اوٹہاتی رہی ہیرو
بہیڑیون کا تلف کرنا کس کام کا تہا مگر مغربی ولایتون کے مجوزین قانون کی
مین یہی جہان ایک قاعدہ کے بموجب ہر موقع پر عمل ہوتا ہے ایسے بیہودہ نقص
رہجاتے ہین ظالم سنگہ کو جلد معلوم ہوا کہ اس زمانہ کا طریقہ رعایا کی پرورش
اوس نے محصول کی سختی کم کی اور ایک حکم سے اوسکو صرف بایع و مشتری
پر محدود کر دیا اور اس ظالمانہ عمل کے چہپانیکا اوسکو اتنا فکر پڑا کہ لٹھ کا نام
کرکے بجاے اوسکے سوای حاصل نام رکہا کہ اس محصول کی آمدنی راج مین
بہ تعداد پانچ لاکہہ روپیہ سالانہ ہے ؛

اب اس شخص کے عجیب قوا پر خیال کرنا چاہیئے کہ اسّی برس کی عمر تک باوصف
اور فالج زدہ ہوجانے کے اس شرارت کے دقیق و پیچدار جزویات کا کیونکر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیا ہوگا کیسا عمدہ حافظہ تہا کہ ہرایک کہیتی کے غلہ کی مقدار باوجودیکہ اونمین اکثر سالہا سال کی نہین اوسکو زبانی یاد رہتی تہی اگر کسی مین خفیف غلطی بہی ہوتی تو فوراً گرفت کرلیتا اور ہر فصل کے تردد و درآمد برآمد مال کا انتظام بذات خود کرتا اور وسیع ملک مین اپنی کاشت کے ہرایک کہیت پر ایسی نظر رکہتا کہ اگر کوئی گوشہ غیر مزروعہ رہجاتا تو اوسکے حوالہ دار پر فوراً آفت آتی ؛

تاہم یہہ عظیم الشان شعبۂ نظم ونسق ریاست کا کہ صرف اوسی کے اختیار سے انصرام پاتا تہا ایک جزو تہا کل کاروبار اندرونی و بیرونی اوسیکی علی التواتر نگرانی پر منحصر تہا بیس ہزار فوج کی بہرتی و آراستگی وضبط وحکومت مین رکہنا اور قلعات وکوٹہیار سامان جنگی کی درستی وصفائی ومضبوطی کا کام اتنا تہا کہ ایک آدمی اوس سے بمشکل عہدہ برا ہوسکتا - اہالیان پولیس کی روزانہ رپورٹون کا سماعت کرنا کہ علاوہ عرایض حکام پرگنات کے سات سو مخبر دم دم کی خبر پہونچاتے تہے اور اوسکی اطلاع کے بغیر ہاڈوتی مین ہوا بہی نہین گذر سکتی تہی اتنا بڑا کام تہا کہ اوسط درجہ کا ہوشیار آدمی اوسی سے سرگردان ہوجاتا - مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ان سب کامون کے سوائے ظالم سنگہ سوداگر اور بیوپاری بہی تہا اور تجارت کا درآمد وبرآمد کرتا تہا پردیسی کاریگرون کو نوکر رکہہ کے کارخانجات مختلف انواع واقسام کے اسباب تیار کراتا تہا باغات مین ہر قسم کے میوہ جات کی ترکاریان پیدا کراتا تہا اور حسب قول اپنے جس کام مین روپیہ کے سارہے سولہ نہ ہوتے اوسمین محنت وکوشش سے کبہی کوتاہی نہ کرتا تو اوسکے مقابل مین کون ہوسکتا ہے - اوقات فرصت کو مطالعہ کتب حکمت واخلاق وسماعت حالات تاریخی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مین صرف کرتا اوسکی تجارت غیر مشترک خصوص خرید فروخت غلہ نے نہ فقط کوٹہ مین
ممالک گرد نواح مین بیوپاریون کی سرد بازاری کردی تہی اور جب سرکار انگریز
نے پیداوار مالوہ کی کل افیون کو لیا اور اوسکی خرید و فروخت نے انتہا درجہ
کا رواج پایا اوس نے خلایق کے اس خفقان سے بہی بہت فایدہ اوٹہایا اور
حسب مرضی اپنے جب چاہا اپنی خرید و فروخت سے نرخ افیون کو ارزان و گرانی
کردیا اوسکے باغات سے کہ کل ملک مین متفرق موجود ہین کوٹہ اور دیگر قصبون کے
بازارون مین ترکاریان آتی ہین اور اوسکے بنون سے ہیمہ سوختنی ملتا ہے
اوسکا سرشتہ محاصل ایسا سخت تہا کہ کوئی شے اوس سے بری نہ تہی بیوگان
ازدواج ثانی پر سنگین محصول لیا جاتا تہا - ایک دفعہ فقیر بیراگیون پر سالتمام
واسطے محصول بنام نہاد تومبہ براڑ لگا تہا اوسکے ایصال مین منتظم کو کچہہ پس و پیش
نہ تہا مگر دوستون کی سفارش سے موقوف ہوا اور اس سے بدتر خاکروبون
محصول معروف جہاڑو براڑ تہا کہ دس سال جاری رہا مگر بہاٹون کی ہجو سنکر
آکے اوسکے بیٹے مادہو سنگہ نے معاف کرایا ظالم سنگہ بہاٹون پر متوجہ نہ تہا اور
اوسکے ثناخوان تہے ایک دفعہ بہاٹ نے اوسکی تعریف مین کبت کہا اوس نے رنجیدہ
ہوکے کہا کہ تم جہوٹ کے سواے کچہہ نہین کہتے اگر کسیقدر سچ کہو تو سنا جاوے بہاٹ
نے کہا کہ اگرچہ سچ ایسی چیز نہین ہے کہ کسیکو مرغوب ہو مگر مجہکو چند کبت صحیح حال کے
یاد ہین اگر جان کی امان ملے تو عرض کرون اسطرح اپنی جان بخشی کی شرط کرکے
چند اشعار مشعر صحیح اعمالنامہ ظالم سنگہ کے سنائے اسپر اوسکے کل خاندان کی
معافی ضبط ہوئی اور آیندہ کو ممانعت ہوگئی کہ کوئی بہاٹ حضور مین نہ آنے پاے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگرچہ مذہبی رسمیات کا بہت معتقد اور اپنے ملک کے توہمات کا بہت پابند تہا مگر کسی کے خاندان یا قوم کی فضیلت کو تدبیرات ریاست داری مین ہرگز مخل نہین ہونے دیتا کوئی مجرم خواہ برہمن ہو یا بہاٹ سزا سے نہین بچ سکتا اور ان اقوام کے لوگ جو تجارت کرتے محصول سے معاف نہین رہتے ؛

جب اول اوسکو اختیار ہوا مشرق مین ریاست کی سرحد کیلواڑہ تک تہی اوس نے ریاست کو مالوہ کی بلند سرزمین کے کنارہ تک بڑہایا قلعہ واقع سرحد جو اول مرہٹون سے بہ تقرر لگان لیا تہا اخیر مین بذریعہ عہدنامہ اوسکا مملوکہ ہوگیا شروع مین خزانہ خالی تہا اور ریاست بتیس لاکہہ کے قرضہ سے زیر بار تہی بذریعہ حفاظت چند شکستہ گڑہیان اور بہادر مگر سرکش جاگیرداروں کی فوج تہی اب اوس نے زر کثیر خرچ کرکے قلعات کو نہایت آراستہ و مضبوط کرلیا ہے اور اُنکی فصیلون پر صدہا توپین چڑہا دی ہین بجاے چار ہزار ہاڈا سوارون کے بیس ہزار قواعد دان فوج کہ پلٹنون مین منقسم ہے اور سو توپون کا عمدہ توپخانہ اور علاوہ جاگیرداروں کے ہزار سوار بہرتی کرکے ہر طرح درست و مستعد کئے ہین ؛

مگر یہہ رفاہ عام نہین ہے نہ یہہ وہ عظمت ہے جسکے واسطے راجہ گمانسنگ نے کبھی ارادہ کیا ہو کہ میرے وارث و سرداران و رعایا کو حاصل ہو اوس نے ہرگز نہ چاہا ہوگا کہ ناہموار ہاڈا اصل مالکان ملک کے دیہات ضبط ہوکے پردیسی سپاہیون کی بیس ہزار فوج رکہی جاوے اور اقوام تربیت یافتہ کے خیالات کے بموجب اس حکمرانی کو بہی اچہا نہین کہہ سکتے جسمین عملہ کثیر الخرچ رکہنے کیواسطے انتہا درجہ کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri G

محصول لگائے جاوین البتہ کسیقدر قوت مین نہ فقط ضعف حکومت کو رفع کرنے کے
واسطے بلکہ ریاست کو غارتگرون سے محفوظ رکھنے کیواسطے اس طریقہ کا جاری
کرنا ضرور تہا لیکن اب اگر قدیم جاگیردار اپنی جاگیرون پر اور قدیم کاشتکار
زمین پر از سرنو قابض کیے جاتے تو بیشک کہہ سکتے کہ خداوند تعالے نے ظالم
کو ہاڈون کے حقوق کی حفاظت کیواسطے پیدا کیا تہا لیکن جسحالت مین کہ
زرخیز میدانون کے افراط غلہ سے آسودگی عوام نمایان نہین ہے اور نہ
تنخواہ دار و قواعد دان فوج حفاظت ملک کا تحقیق ذریعہ ہے انصاف و
مفقود ہین اور حقوق مسدودہ ہین سلسلہ دنیوی کی ظاہری آراستگی ایسی
سے حاصل ہے جو اوسکے قیام و استقلال کے واسطے خود خطرناک ہین
معاملات متعلق ریاست غیر و حکام افواج غارتگران مین ظالم سنگھ ہمیشہ
قوت کو ملحوظ رکہتا تہا یعنی ایک کی حمایت سے دوسرے کو خایف کردیتا اور
یہی سب سے سلامت روی کے ساتھہ پیش آتا اور ہر حالت مین اپنی طاقت
سب پر غالب رکہتا ؛

ہندوستان کے وسط مین واقع ہونے سے سالہا سال تک غارتگرانون کے
سرکش و دغاباز حاکمون کا کوٹہ کے گرد دورہ رہا اور ریاست کی دولتمندی
سے یہہ بہی ممکن نہ تہا کہ یہہ لوگ اوسکا مال و متاع حاصل کرنے کی حرص و طمع
سے باز رہین مگر ظالم سنگھ کی عظمت و اقتدار کی وجہہ سب اوسکا ادب و خوف
دل سے قدر کرتے رہے اور سانحات عجیبہ و حوادث مختلفہ کے مدت دراز
از نصف صدی مین کوٹہ کے دروازہ پر کوئی دشمن آکر کہڑا نہوا اگرچہ یہہ

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

متواتر انقلاب اور غدر و فساد کا تہا کہ فوجین تلف ہوئین ریاستین برباد ہوئین
اور قحط اور وبا سے خلایق کی مصیبتون کو چار چند کیا تاہم منتظم نے پچیس برس سے
بیاسی برس کی عمر تک براہ دانائی و ہوشیاری و اعتدال و دور اندیشی اپنے
جہاز کو ہر ایک شورش و تلاطم سے محفوظ رکہا اس صورت مین امن ہوجانے پر جب
خلایق اوسکی حمایت و دستگیری کی محتاج نرہی بلکہ گذشتہ آفات کو بہول گئی
اوس نے اپنے اوسی طریقہ حکومت کو نچھوڑا تو عجب نہین ہے ٭
بڑے رئیسون سے غار تگر حاکمون تک راجپوتانہ مین کوئی دربار ایسا نہ تہا جہان
وسکی صلاح نہ لیگئی ہو اور اوسکی راے کے بموجب عمل نہوا ہو ہر ایک مین اوسکے
وکیل رہتے تہے اور جو کام کرانا منظور ہوتا اوسکے ایسے دلایل پیش کرتا کہ کوئی رد
سکتا نوع بشر کی ضعیفی و غرور و ضروریات وغیرہ سے اپنا مطلب حاصل کرتا اور
سب موقع رئیس مسند نشین سے لیکر بنڈارون کے افسر تک کا باپ یا چچا یا بہائی
بنی طاقتون جاتا اور اکثر کہا کرتا کہ جو ضرورتین مجہکو پیش آتی ہین اونسے کوئی واقف نہین
ہے اور جب کوئی اوس سے کہتا کہ اس عجز و انکسار سے گفتگو کرنا آپکی عمر اور رتبہ
نگرانون کے شایان نہین ہے تو جواب دیتا کہ خدا تمہاری عمر دراز کرے میری یہہ عادت پڑگئی
دولتمندے اخیر دس سال مین اوس نے ٹہلکر کو فساد سے باز رکہنے کیواسطے امیر خان سے
حرص و طمع انفقت کرلی تہی اور اس درجہ کی کہ گویا وہ اوسکے زور کی کم وزنی کیواسطے
ب و خوف سنگ ہوگیا تہا اور جب خوف کا زمانہ گذر گیا تو اوس نے ترکی غلام کا بہی شکریہ
ت دراز کیا اور اوسکو اجر کامل دیا ٭
اگرچہ بہ نداتہ تندخو اور زبردست اور مغرور تہا مگر وقت ضرورت بہانتہا درجہ کی

غربت واطاعت اختیار کرلیتا تحریر وتقریر مین خونخوار پنڈارہ پٹہان سے مخاطب
ہوتا - مین آپکی خدمت مین گذارش کرتا ہون - اگر میری بہومیا بدہ یعنی دہقانی
عقل قابل لحاظ ہو - اگر کوئی غارتگری کا خوف دیکے بطلب زر لکہتا تو اوسکا جواب
تہا کہ - آپکا اشفاق نامہ پہونچا مگر اپنی مفلسی کے سبب سے اوسکی تعمیل سے معذور
ہون - اور اس تحریر کے ساتہہ زر مطلوبہ سے دو چار ہزار زیادہ علاوہ انعام
قاصد کے ارسال کرتا با اینہمہ وہ ہر ایک حملہ آور کا مقابلہ کرنے کیواسطے ہمیشہ تیار
تہا اور اگر اوسکو یقین ہوتا کہ ایک ہی معرکہ مین نزاع فیصل ہوگا تو بہی خواہ کیسی
ہی زبردست فوج ہو اوس سے لڑنے مین ہرگز پس وپیش نکرتا مگر جانتا تہا کہ ایسے
موقع پر فتح بہی شکست سے بدتر تباہی لاتی ہے اسواسطے اوسکی تدبیر معتدل
اور صلح آمیز تہی اکثر اوسکو مخالف فریقون کے ساتہہ بہت چالاکی اور طرفین کی
دلداری سے پیش آنا پڑتا تہا مثلاً ۱۸۰۷ء مین جودہپور مین فساد ہوا تب اوس
نے تین فریقون کی رضاجوئی کی ہر ایک اوس سے مدد کا خواستگار تہا کسی
طرف نہونا غیر ممکن تہا اوس نے تینون کے پاس وکیل بہیجے اور بطور ثالث بالخیر
ہر ایک کو رضامند رکہہ کے مدد کسیکو ندی ؛

جب ۱۸۰۴ء مین بدنصیب فوج محکوم کرنل مونسن صاحب ہلکر پر حملہ آور ہوکے
ہند مین گئی منتظم کوٹہ نے فوج انگریزی کی شجاعت وفتح کے اعتبار سے اپنے ملک
مین پہونچتے ہی بہم رسانی سامان رسد اور مردمان مطلوبہ سے ہر طرح مدد دی
مگر جب فوج بہاگی اور افسر نے شہر کوٹہ کے اندر آنا چاہا اوس نے واجبیت ا
صفائی سے انکار کردیا کہ آپ اپنی منتشر فوج اور بدنظمی کو شہر مین میری با امن

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہ ملاوین مین سامان رسد مہیا کرونگا فصیل شہر کے نیچے اپنی پلٹنون کا دیرہ کرادو
اونکے اور دشمن کے درمیان اپنی فوج ڈالکر فوج مخالف کے حملہ کا صدمہ اپنے سر پر لونگا
کرنل ہونسن صاحب نے یہہ امر قبول نکرکے بوندی اور جیپور کے علاقہ کو کوچ کیا اور مصیبت
زدگی کی غم آلودہ خبر لیکر تن تنہا لارڈ لیک صاحب کی خدمت مین پہونچے اور جیسا کہ اکثر
ہوتا ہے اورون کو ملزم کرکے اپنی غلطی کی بدنامی سے بچنا چاہا یعنی ظالم سنگہ کو براہ
بے ایمانی و بسازش غنیم سرکاری پریشان وگاوخور فوج کے شہر مین نہ آنے دینے کی
تہمت لگائی کہ اس سبب سے مدت تک بہادر و خوش تدبیر منتظم معتوب رہا چونکہ اوسنے
آدمی اور روپیہ سے ایسے وقت مین مدد دی تہی کہ جب تک اوسکا کچہہ مطلب نتہا
اس سے زیادہ بے انصافی اور ناقدردانی کبہی نہوئی ہے اور آخرکار جب ۱۸۱۷ء
مین اوسکی مدد کے بغیر سرکار انگریزی کا کام نچلا تب اس احسان فراموشی کے پُرضرر
نتایج ظہور مین آئے انگریزی فوج کی اس مشہور مفروری مین جب ریاست کوٹہ
اور منتظم کی افواج نے انگریزی فوج کو تا وقتیکہ وہ درہ مکندرہ سے صحیح وسالم
نکل گئی دشمنون کی زد سے بچانے مین جو تندہی وجانفشانی کی اور اس ذریعہ سے
جو خیر اندیشی ظہور مین آئی اوسکو کسی نے بیان نکیا کہ اب تک بہت کم معلوم ہے اگر
کوئی بہ تائید کلام کرنل ہونسن صاحب اسبات کو یقین نکرے تو اوسکو لازم ہے کہ سردار
کوٹہ کی چہتری یعنی مزار کو جاکر دیکہے کہ اوس نے اصل ہاڈون کیطرح دریای انجار
کے کنارہ پر مرہٹون کی فوج کا انتظار کیا اور مفرورون کا تعاقب روکنے کیواسطے
کہ بغیر اسکے اونکو ہندوستان کے دوسرے کنارہ تک دم لینے کی فرصت نملتی اپنی
جان تصدق کی اور جب سرکار انگریزی نے ۱۸۱۷ء مین غارتگر افواج کو شکست دینے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مین اوس سے مدد چاہی اور راوس نے سنہ ۱۸۱۴ کی ناشکری کا شکوہ کیا تو بیجا نہین ہی
اسپر بھی اگر کسیکو یقین نہ آوے اور مقتولون کی قبرین اوسکی خیر خواہی کی شہادت کافی
نہ سمجھی جاوین تو خیال کرنا چاہیے کہ سرکار کا دشمن اوسکے ساتھہ کس سختی اور عداوت
سے پیش آیا کہ اوسکی صفائی کیواسطے یہی کامل ثبوت ہے ؛

علاوہ قتل سردار کویلہ و دیگر شجاع ہاڈون کے بخشی یعنی سپہ سالار قید ہوگیا اور مرہٹون
کے حاکم نے بطور سزا اعانت انگریزان وفدیہ رہا ہی اوسکے ملک کو قتل و آتش زنی
کی دہمکی دیکے دس لاکھہ روپیہ کا تمسک لکھا لیا بخشی رہا ہوکے آیا مگر منتظم نے اوسکو
اپنے حضور سے نکالدیا اور اوسکے فعل کو نامنظور کرکے اوسی ہلکر کے پاس واپس
بھیجا کہتے ہین کہ وہ زہر کہا کر مرگیا اور ہلکر نے بہت افروختہ ہوکے جب موقع پایا
فوج کشی کی اور کوٹہ کے قریب آکے دیرہ کردیا یہان بہی فصیل شہر پہ فوج مستعد
مقابلہ ہوئی اور ہر طرح تیاری کرلی کہ اشارہ ہوتے ہی میدان مین آبادی
کا نشان مٹادین اور پہاڑون پر سے بہیل حملہ کرکے ہلکر کے لشکر کو لوٹ لین ہلکر نے
پہر تمسک دکہایا اور راوس نے نامنظور کیا بجز لڑائی کے چارہ نہ رہا اوسوقت طرفین
کے دوستون نے مداخلت کرکے ملاقات پر آمادہ کیا۔ مگر ظالم سنگہ اپنے دشمن کے
مکر و فریب سے بخوبی آگاہ تہا اوس نے صرف اس شرط پر ملاقات منظور کی کہ دریا
چمبل کے اندر ملین ہلکر نے منظور کیا دو کشتیان تیار ہوین ہر ایک مین صرف
بیس بیس آدمی کی گنجایش تہی ادہر سے ظالم سنگہ اپنی کشتی مین سوار ہوکے تو فیصلہ
کے گولہ کی مار کے نیچے ٹہیرا اودہر سے ہلکر اوس سے ملنے کیواسطے اپنی کشتی مین بیٹھکر
آیا قالین کا فرش ہوا اور دونون عجیب شخصون نے کہ ظالم سنگہ بالکل اندہا اور ہلکر

CC-0. Chandra Kanta Bakshi Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

کا نا تہا صرف ایک آنکہہ کی شہادت سے صلح کی شرایط مقرر کین اور چچا بہتیجے ہو کے
خوشی و خورمی سے ملاقات کو ختم کیا مگر اوسیحالت مین کشتیان بند ہی تہین اور
مسلح آدمی تیار رہتے کہ اگر کسیطرح کی دغا ہو تو اونکو فوراً دریا مین غرق کر دین
ہلکر کو ضرورت شدید ہتی اسواسطے بغرض رفع شر تین لاکہہ روپیہ دیا گیا تاہم اوسنے
دس لاکہہ روپیہ وصول کرنے کی خواہش کبہی نہ چہوڑی کہ انجام کار خفقانی ہو اب
بہی کاکا ظالم سنگہہ کے تمسک کو بارہا یاد کرتا تہا ؛

یہہ تو ظاہر ہے کہ اوسکی مصروفیت کیواسطے اسی ریاست کے انتظام کا کام بغیر اسکے کہ
ملحق السرحد ریاستون مین دست اندازی کرے کافی تہا تاہم اوس نے کوٹہ کی عظمت
بڑہانے کیواسطے جنوبی سرحد پر چند پرگنات مہاراجگان سیندہیہ و ہلکر سے ٹہیکہ
لے مہاراجہ سیندہیہ سے پنچ محال اور مہاراجہ ہلکر سے دیگ و پرادہ وغیرہ تعین
جمع لئے تہے کہ جب سرکار انگریزی کو بذریعہ فتح حاصل ہوئے سرکار نے ظالم سنگہہ کو
دیدئے ان دونون زبردست حکام سے موافقت کرنے پر قناعت نکر کے اوس
نے اونکے وزیرون سے بہی ساز کر رکہا تہا کہ دم دم کی خبر اوسکے پاس پہونچاتے
رہتے اور بمزید احتیاط بہت لئیق مرہٹہ پنڈتون کو اپنے دربار مین نوکر رکہا تہا کہ
اونکے ربط و تعلق کے سبب سے مرہٹون کی کوئی تدبیر اوس سے مخفی نرہتی اور
میر خان و ظالم سنگہہ کے باہم ایسا ربط و ضبط تہا کہ اوسکو سامان رسد اور جنگی اسباب
کوٹہ سے ملتا تہا اور جب اوسکی فوج باغی ہو کے تپش آفتاب مین اوسکو توپ سے
باندہ دیتے کہ ایسا متواتر ہوتا رہتا تہا تو عند الفرار اوسکو کوٹہ مین پناہ ملتی یا اوسکی
تنخواہ کیواسطے روپیہ دیکے رفع شر کیا جاتا ظالم سنگہہ نے شیر گڈہ کا قلعہ میر خان کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

متعلقون کی بود و باش کیواسطے بتا رکہا تہا کہ جب وہ دورہ تک لوٹ مار کرتا چلا جا
اونکی طرف سے مطمئن رہتا تہا +

اوس نے پنڈارون کو بہی ویسی ہی خاطر داری و عزت سے رضامند کیا تہا
جیسے شریفون کی ہوتی ہے اونکے اکثر افسرون کی کوٹہ مین جاگیر مقرر تہی اور ا
سے ایسی موافقت تہی کہ جب ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ سیندہیہ نے کریم پنڈارہ کو گرفت
کرکے مجبس گوالیار مین قید کردیا ظالم سنگہ نے اوسکی رہائی کیواسطے زر کثیر ادا کر
بلکہ اوسکا فعل ضامن ہوکے رہا کرایا کہ اس سے اوسکی دانشوری مین داغ لگ
اور اخیر مین مہاراجہ سیندہیہ کو طمع کا ثمر بد حاصل ہوا +

غیر ریاست کے سردارون سے جو اوسکے پاس سرنا یعنی پناہ لیتے ظالم سنگہ ایسی فیا
سے پیش آتا کہ اوسکی ریاست کی حیثیت سے زیادہ تہا میواڑ و مارواڑ کے مخرج
سردارون کو کوٹہ مین اونکی موروثی منضبطہ جاگیرون سے زیادہ جایداد ملی تہی
دریادلی سے اوسکا نام کل قوم مین جو مہمان نوازی کو کل خوبیون سے فائق سمجہی
ہے بہت نیکنامی سے مشہور ہوا - پناہ پذیرون کی کامل تواضع کرنے کے سوا اوس
اکثر مخرج سردار اور اونکے مالکون کے درمیان صلح کرادی خواہ اوس نے
طریقہ صرف دلی رحم و سخاوت سے اختیار کیا ہو یا مصلحت وقت سے اوسکو دنیا
صلح کل کا خطاب ملا اور وہ اس خطاب کا بہت نازان تہا اور اکثر کہتا تہا کہ جب
تکلیف پہونچتی وہی بوڑہے ظالم کے گہر جلا آتا ہے اور یہہ سمجہتا ہے کہ اوسکی قلیل
سے سبکو کہانا مل سکتا ہے +

مگر اوسکی تدبیر جیسی اپنے ملک کے بچانے مین کارگر تہی دیگر ممالک کو مغلوب کر

کار آمد نہوئی حفاظت ملک مین ہمیشہ فتح مند رہا مگر جب کسی دوسرے پر حملہ کیا بجز شکست
وما یوسی ونقصان زر کے کچھہ نتیجہ حاصل نہوا - میواڑ مین اوسکی تدبیر بالکل پیش
نہ گئی اور کوٹہ اتنا زیر بار ہوگیا کہ سبکدوش ہونا غیر ممکن ہے اسیطرح اوس نے
گوڑون کی دارالحکومت شیوپور کو لینا چاہا مگر شکست فاش کھائی اگر انمین سے
کسی جگہہ پر کامیاب ہوکے وہ کوٹہ کی ترقی کرسکتا تو اوسکا حوصلہ اور بھی بڑہتا
ایکدفعہ شروع جوانی مین اوسکو راجہ پرتاب سنگہ والی جے پور نے اپنے راج کا وزیر
مقرر کرنے کیواسطے بلایا تہا نہ معلوم اگر وہ جاتا تو اوسکے اور جے پور کے حق مین
بہتر ہوتا یا کیا ؟

اب ظالم سنگہ کے خانگی طریقہ پر خیال کیا جاتا ہے اور کوٹہ کا برائے نام رئیس راجہ
امید سنگہ جسکی تقدیر مین لکہا تہا کہ منتظم و محافظ کی قید سرپرستی سے کبھی رہائی
نہ پاوے یاد آتا ہے ستر برس کی عمر مین بھی امید سنگہ ویسا ہی نابالغ و بے اختیار
تہا جیسا اوسوقت تہا جب اوسکے باپ نے ظالم سنگہ کی گود مین بٹہایا تہا مگر ظالم سنگہ
نے پچاس برس کے عرصہ مین اپنے آقا کے ساتہہ بہت عمدہ طریقہ جاری رکہا
بزرگی عمر و عمدگی رویہ اور خطاب نانا صاحب سے اوسکے اختیار و حکومت مین
بہت اضافہ ہوا تہا اور رئیس کا مزاج ایسا تہا کہ اوس نے کبھی منتظم کے اختیار
سے نکلنے کی خواہش نہ کی اور یہہ خونی منتظم کو بہت پسند تہی اگرچہ ہر ایک کام مین
اپنی تجویز سے عمل کرتا مگر اول اوسکی اجازت حاصل کرلیتا - مہاراؤ بھی نہایت صاحب
تمیز آدمی تہا اور راجپوتون کی اکثر جبلی خوبیان رکہتا تہا شکار کا بہت شوق
تہا اور گہوڑے کی سواری اور بندوق سے نشانہ لگانے مین کل ریاست مین

یکتا تہا منتظم اوسپر اسقدر حاوی تہا کہ اوسکو کبہی خواہش انقلاب پیدا نہوئی اور
اسکے اوپر کسیطرح کی ظاہری قید نہ تہی اور پوجا پرستش کے شغل نے کہ روز
عمر کے ساتہہ زیادہ ہوتا گیا کاروبار ریاست پر متوجہہ ہونے سے بازرکہا
اوس نے غور کرکے سمجہہ لیا تہا کہ حکومت کی خواہش کرنا بے فایدہ ہے پس جب
اوس نے اپنی توجہہ اوٹہائی اوسیقدر منتظم نے زیادہ کوشش کی اگر کبی
سے وکیل آتا تو اوسکو رئیس کیخدمت مین پیش کرتے وہ خریطہ وغیرہ جو کچہہ لاتا
کو دیتا اور رئیس اوسکو جواب دیتا مگر مضمون جواب وہی ہوتا جو منتظم بتلاتا اگر
کوئی غیر ریاست کا سردار مستدعی پناہ ہوتا تو رئیس ہی اوسکو پناہ دیتا مگر
اوسیقدر جو منتظم کو منظور ہوتی بلکہ اگر خود منتظم کے اخلاف اضافہ معاش کی
کرتے تو وہ صرف رئیس کے خاص حکم سے ہوتا الغرض اوس نے اپنے آ
اسقدر لحاظ رکہا کہ خود اوسکی معاش کے واسطے جب رئیس نے متواتر تاکید
تب اوس نے منظور کیا اگر کوئی پردیسی سوداگر گہوڑے لاتا تو وہین سے
گہوڑے اول منتخب ہوکے مہاراؤ اور اوسکے صاحبزادون کیواسطے علیحدہ
جاتے - مہر و دفتر خانہ وغیرہ کل اشیاء ریاست داری حسب دستور قدیم
کے حضوری ملازمون کی تحویل مین رہتی تہین مگر ممکن نتہا کہ منتظم کی اجازت
بغیر کوئی اونکا استعمال کرسکے ایک دفعہ مادہو سنگہ خلف ظالم سنگہ اور کشور سنگہ
ریاست گہوڑا پہیرنے گئے تہے وہان مادہو سنگہ نے ولیعہد سے کچہہ گستاخی
ظالم سنگہ نے اس علت مین اپنے بیٹے کو کوٹہ سے نکالدیا کہ تین برس تک
مین بمقام ناندتہ رہا اور اخیر مین جب خود مہاراؤ نے بکوشش تمام التجا

بمشکل تمام واپس آنے دیا ایک روز ظالم سنگھ اپنے خانگی مندر واقع قلعہ مین پوجا
کرتا تہا کہ اسی اثنار مین مہاراؤ کے اخلاف صغیرہ کہ اوسکی موجودگی سے بے خبر
تہے درشن کرنے کو چلے آئے سردی کا موسم تہا اور زمین تر ہو رہی تہی ظالم سنگھ
نے فوراً اپنی رضائی اوتار کر صاحبزادون کیواسطے بچہادی جب وے درشن
کرکے چلے گئے خدمتگار نے اس خیال سے کہ اب یہہ رضائی منتظم کے اوڑہنے
کے لایق نہین رہی اوٹہانا چاہا ظالم سنگھ نے بہت جلد اوسکے ہاتہہ سے چہین کے
اوڑہ لی اور کہنے لگا کہ صاحبزادگان آقا نعمت کے قدمون کی خاک لگنے سے اب
میرے کام کی ہوئی ہے ایسی ہی بہت روایتین ہین کہ وہ اپنے آقا کی ہر ایک چیز کا
بہت ادب کرتا تہا اور اسی حسن نیتی سے اوسکے اختیار وحکومت مین روز بروز
ترقی ہوئی تہی مگر جس شخص کی خواہش حکومت کا حد و پایان نہین اوس سے اس
راسخ الاعتقادی کا ظہور مین آنا باعث تعجب تہا اختیار مالکانہ کو جسقدر اوس نے
اپنے ہاتہہ مین لیا دوسرے نے نہ لیا ہوگا اور اسپر بہی اوسکے برابر کوئی اپنے
کو کار سے عجز واطاعت کے شاید پیش نہ آیا ہوگا ۔

اپنے ملازمون کے ساتہہ ظالم سنگھ اس عمدگی سے پیش آتا تہا کہ ہر ایک اوسکا خیرخواہ
تہا اور کوئی ضبط وحکومت سے باہر نہین ہو سکتا باوجودیکہ وہ ہر طرح سے اونکی
حاجت روائی کرتا تہا بلکہ بہت التفات سے اونکے آرام وآسایش کا سامان مہیا
کرتا مگر اوسکو انسان کی حرص وہوا کی کیفیت بخوبی معلوم تہی کسیکو خود اختیار نہین
کرنے دیتا اور جس حالت مین اونکی اور اونکے رشتہ دار ومتوسلون کی خاطر خواہ
پرورش کرتا اور شادی وغمی وتہوارون پر زربخشی سے خوش رکہتا ہمدران حال

کسیکو روپیہ نہین جمع کرنے دیتا اُسکے نہایت معتمد ملازم پٹھان اور مرہٹہ پنڈت
تھے پٹھان فوج کے عہدون پر تھے اور پنڈت انتظام ملک و ریاست داری
کے دقیق و پیچدار کامون پر مامور تھے وہ اپنے ہموطن و ہمقومون کو بہت کم
نوکر رکھتا تھا کہ بشن سنگہ سکتاوت راجپوت کا عہدہ فوجداری پر مقرر ہونا عام
قاعدہ سے مستثنیٰ تھا۔ دلیل خان و محراب خان اوسکے نہایت خیر خواہ و وفادار
ملازم و رفیق تھے کوٹہ کے عظیم الشان قلعہ وغیرہ مکانات مستحکم جنکی برابر قلعہ گر
کے سوائے کل ہندوستان مین کوئی مکان نہین ہے دلیل خان نے تعمیر
کرایا تھا اور اوسی نے شہر جہالرا پاٹن آباد کیا تھا اور اکثر قلعات کی جنکے ذریعہ
سے ریاست کوٹہ ہندوستان کے نہایت مضبوط ممالک مین سے ہوگئی ہے
کرائی ظالم سنگہ کو دلیل خان سے اسقدر محبت تھی کہ اکثر کہتا تھا کہ خدا کرے میری
مین دلیل خان نہ مرے۔ محراب خان فوج پیادگان کا افسر تھا کہ اوسکو قواعد و
جنگ مین نہایت عمدگی سے آراستہ کیا تھا؛

تاریخ زمانہ حال

سنہ ۱۸۱۷ مین مارکوئیس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل ہندوستان نے گروہ غارتگران کے سرکار اعظم یعنی پنڈارون سے وہ لڑائی کرنیکا اشتہار دیا جو سابقاً بڑے رئیسون کی مغلوبی و شکستہ حالی سے التوا مین رہی تہی اور یہہ بہی مشتہر کیا کہ اس مہم اعظم مین کہ عافیت و امن رعایا کیواسطے کی گئی ہے جو کوئی سرکار کا شریک حال نہوگا دشمن متصور ہوگا اور کسیکا یہہ عذر کہ مین فریقین مین سے کسی کی طرف نہون التفات و پذیرائی کے لایق نہوگا - راجپوتانہ کے رئیسون کو کہ استحکام و استقلال حکومت مین مثل سرکار انگریزی اونکا بہی فایدہ تہا ہدایت ہوئی کہ سرکار سے اتفاق و یگانگت جسمین دشمنون پر حملہ کرنے اور حملہ آور دشمن کا مقابلہ کرنے مین احدیت فواید ہے پیدا کرین اور اسطرح افواج غارتگران کے خوف و خطر سے نجات پاوین اور بالعوض اسکے سرکار کی اطاعت کرین اور آمدنی ملک مین سے کسیقدر خراج دیا کرین نشمند ظالم سنگہ نے اس اتفاق کے فواید اور جلد تر کرنیکے عمدہ نتایج کو فوراً سمجہ لیا اور سب سے پیشتر کوٹہ کے وکیل نے آکے بہ انضباط عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و ریاست کوٹہ وہ کام شروع کیا جسکے ذریعہ سے تہوڑے دنون مین سلطنت انگلستان کا کل راجپوتانہ سے تعلق ہوگیا اس زمانہ مین کل ہندوستان مسلح ہوتا تہا دو لاکہہ آدمی تجویز ہوکے مقامات مختلفہ پر غدر و غارتگری کو ہمیشہ کیواسطے موقوف کرنیکو دورہ کرنے لگے چونکہ اول معرکہ ممالک ملحق السرحد ہاڈوتی مین واقع ہونیوالا تہا ظالم سنگہ کے پاس ایک صاحب ایجنٹ کا متعین ہونا ضرور متصور ہوا

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

اور اونکو ہدایت ہوئی کہ قرب وجوار مین پہرنے والی فوج کو کوٹہ سے ہر طرح کی مدد
پہونچاوین اور جابجاسے راستہ بند کرکے دشمنون کا میدان تنگ کرین چنانچہ
وہان سے ایسی مدد ملی کہ صاحب ایجنٹ کے پہونچنے سے پانچ روز کے اندر ہر ایک
گہاٹ پر فوج کی جمعیت متعین ہوگئی اور پندرہ سو سوار و پیادون کی فوج مع چار
توپون کے جنرل سرجان مالکم صاحب کی مدد کیواسطے کہ صاحب موصوف مع ایک ۱۱۰
ضعیف دستہ فوج دکن کے علانیہ دشمن اور مشتبہ دوستون کے درمیان مین ہوکے
بعبور دریاے نربدا شمال کیطرف آتے تہے روانہ ہوئے تاریخ ہندوستان کے
اس پر حوادث زمانہ مین ابتدا سے اخیر تک کہ لب دریاے گنگا سے سمندر کے
کنارہ تک کل ملک مین شورش و فساد برپا تہے منتظم کوٹہ کی چہاونی کل مہمات جنگ
آوری کیواسطے بطور محور کے تہی اور وہین سے سبکو ہر طرح کی خبر ملتی تہی اور خود
اوس نے بصدق ارادت و استقلال طبیعت اور دانشمندی سے عمل کیا اگر کسی
تجویز مین تزلزل ہوا تو سبب اوسکا بجز اسکے کہ حکام انگریزی نے اوسکی نسبت
شبہہ کیا ہوا ور کچہہ نہ تہا اوسکو تجربہ سے تحقیق ہوگیا تہا کہ ہر ایک سلطنت مین
خواہ مغلون کی ہو یا مرہٹون کی یا انگریزون کی ضرورت وقت تدبیر رہنمائی حرکت
و اعمال ہوتی ہے اور تہہ منضبطہ لارڈ لیک صاحب عہد انتظام مارکویس آف ویلز
صاحب کے مسترد ہوجانے سے اوسکے اس اعتقاد کی تصدیق ہوگئی تہی اور وہ قبل
سرکار انگریزی کی تاریخ سے اسقدر واقف تہا کہ صاحبان انگریز کے اس فخریہ کلام
کو کہ ہم ممالک مفتوحہ جنگ حال کی حقیت کا دعوی نکرینگے جسقدر براہ مروت و دلداری
لازم تہا اوس سے زیادہ یقین نہین کرتا جسوقت صاحب ایجنٹ کہتے تہے کہ یہہ لڑائی

اضافہ ملک کی طمع سے نہین کیجاتی ہے اوسکے بشرہ سے اندرونی تبسم نظر آتا تہا۔
کل تقریرون پر اوسکا قول یہی تہا مہاراجہ صاحب بلاشبہہ جو آپ فرماتے ہین وہی
آپکا یقین ہے مگر تو ڑ ہے ظالم سنگہ کی بات بہی یاد رکہو کہ اب وہ دن دور نہین ہے
جب کل ہندوستان مین ایک سکہ جاری ہوجاویگا یہہ حال ۱۸۱۸ء کا ہے اگر اسکی
حیات دس برس اور وفا کرتی تو بچشم خود اپنے قول کی صداقت دیکہہ لیتا کیونکہ اگرچہ
راجپوتانہ مین سے کوئی ملک بذریعہ فتح یا ضبطی کے ممالک انگریزی مین شامل نہوا مگر
سررشتہ ضبط و اقتدار انگریزی کل ملک مین اس درجہ پر قایم و متسلط ہوجانے سے
کہ خود صاحبان انگریز کے بہی خواب و خیال مین نہ تہا ظالم سنگہ کا قول صادق آیا
جس شخص نے ترقی اقبال انگریزی کی تاریخ کو حرف بحرف بغور پڑہا تہا اور لارڈ کلایو
صاحب کی فتح پلاسی سے لیکر لارڈ لیک صاحب کے محاربات ہندوستان برتر تک
سب معاملات اوسکے حافظہ مین تازہ تہے اوسکے دل پر جو یقین تہا اوسکو دلیل و
حجت سے رفع کرنا بیہودہ تہا۔ اور اس کل تجربہ سے اوسکو ثابت ہوگیا تہا کہ ممالک
یورپ سے بہی جو حاکم آتے ہین علماً و عملاً راجپوتون کے عقیدۂ اعظم کو کہ جسطرح ممکن
ہو ملک لینا چاہیے واجب التعمیل سمجہتے ہین اور چار قواعد۔ شام[1]۔ دان[2]۔ بہید[3]۔
دنڈ[4] پر کہ حسب قول شاستر اونہین کے ذریعہ سے ملک حاصل ہوتے ہین اور وہی
نظم و نسق ریاست مین بڑے رہنما ہین اونکا بہی کامل عمل ہے پس جس حالت مین
حکام انگریزی نے بغرض حصول مطلب اپنی تدبیرات کو خالی از غرض و طمع ظاہر کیا
اور اوس نے امداد و اعانت کی تو سبب اسکا یہہ نہ تہا کہ اوس نے اون کے
قول کو باور کرلیا ہو مگر اوس نے اون فواید کو جو اس اتفاق و اتحاد سے ریاست

CC-0. Chaudhary Charan Singh Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوٹہ کو حاصل ہونیوالے ہے بخوبی سمجھہ لیا تہا اور یہہ بہی مدنظر تہا کہ اس ذریعہ
جو عہدہ مینے مدت دراز کی کوششون سے کوٹہ مین حاصل کیا ہے میرے خاندان مین
رہے یقین ہے اوس نے مشکلات پر بہی جو بمقابلہ اندرونی و بیرونی دشمنون کے
اپنا زور و اختیار قایم رکہنے مین پیش آئی تہین ضرور غور کیا ہوگا اور اوسکا
خوف کہ میرے وارثون کو اون مشکلات کے دفعیہ کی لیاقت نہین ہے بہت صحیح
اس پیش بندی اور انسداد مضرت کی غرض سے اوس نے سرکار انگریزی کے
باطنی اتفاق کیا اور اس اتفاق سے سرکار کو فواید بے بہا حاصل ہوئے وان
مین جسوقت بجز راجپوتانہ کے کل ہندوستان سرکار انگریزی سے برسرپرخا
تہا۔ اور اکثر دوست بہی خواہ دلی نفرت یا دشمنون کے خوف سے ترک رفا
کیا چاہتے تہے صرف ایک شخص جو حفظ فواید و رفع نقصان سرکار انگریزی
اپنا جان و مال تصدق کرنے کیواسطے تیار تہا ظالم سنگہ تہا صرف ایک مرتبہ اوس
زبان سے مشتبہہ کلمہ نکلا تہا عین جنگ و جدل کے زمانہ مین جب انگریزی فوج
تین دستہ پنڈارون کے گروہ اعظم محکوم کریم خان کو گہیرنے مین مصروف
اور ظالم سنگہ نے اپنی کل فوج اور مال و اسباب و سامان جنگی صاحبان انگ
کے سپرد کر رکہا تہا ایک دستہ نے اوسکے قصبہ بارہ مین کچہہ زیادتی کی اسپر جو
اوسکے دل مین رہتے تہے اس دعا کے ساتہہ زبان سے نکلے۔ اگر میری عمر مین
برس کم ہوتے تو دہلی و دکن ایک ہوجاتے ؛

اسمین بہی شک نہین کہ اوسکے مشیر و وزیر مرہٹون کو اوسکا سرکار انگریزی
موافقت کرنا پسند نہ تہا اور خود اوسکو بہی اونکی تدبیر و مصلحت سے یکبارگ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

تعلق کرنے مین ایک طرح کی کراہیت تہی - مگر علاوہ دیگر وجوہات ثبوت ضرورت
استحکام احدیت سرکار انگریزی کے وہ اس امر کے اظہار سے بہی باز نہ رہ سکا کہ
جس اختیار وحکومت کو پچاس برس کی محنت وکوشش سے حاصل کیا ہے وہ
سرکار انگریزی کی دستگیری کے بغیر قایم رہنا محال ہے اور اب مجھکو سرکار کی
اطاعت کرنے کے سوا، اور کچھہ چارہ نہین ہے - الغرض اوس نے امن وطمانیت
کے واسطے یہہ طریقہ اختیار کیا تہا کیونکہ تقاضا رعمر سے وہ عنقریب مرنیوالا تہا
پس بجاے اسکے کہ نفاق وغیر اطمینانی کی حالت مین چہوڑجاوے اس تدبیر سے
عہدہ واختیار اولاد کو ملنے کی زیادہ امید تہی - مگر جب غارتگرون سے لڑائی
طول پکڑ گئی اور پیشوا و بہونسلہ وہلکر وسندیہ کے مستقل تر سرکارون نے
سرکار سے علیحدگی اختیار کی حکام انگریزی نے معقول دلایل سے اوسکو اپنے شامل
رہنے مین کوشش کی صاحب ایجنٹ نے اوسکو مطلع کیا کہ جو پرگنات مہاراجہ ہلکر
کیطرف سے آپکے پاس ہین بذریعہ فتح سرکار مین آوینگے اور چونکہ سرکار کو وسط
ہند مین اپنے ملک کا اضافہ کرنا منظور نہین ہے اختتام جنگ پر اپنے رفقار کی
حسن خدمت کو سہونکریگی کہ اس فہمایش سے کسی طرح کا شک تہا وہ بہی رفع ہوگیا
اور جب پنڈارون کا گروہ اعظم بالکل شکست ہوگیا تو دریافت ہوا کہ اون کے
سرغنون کے اہل قبایل اوسکے ملک مین مخفی تہے اس بالواسطت مدد سے حکام نے
اونکو محروس کرلیا اور غارتگرون کی طاقت ٹوٹ گئی ان عمدہ خدمتون کے جلدو
مین چارون پرگنات جو ہلکر کیطرف سے اوسکے قبضہ مین تہے اوسکو عطا ہوئے مگر
جب اوسکے نام کی سند دیگئی تو اوس نے لینے سے انکار کرکے اپنے آقا یعنی مہاراؤ

صاحب کے نام سند مندرجہ ذیل تحریر کرائی ۔

سند عطای چار پرگنات

عاملان حال و استقبال و حکام انگریزی کو واضح ہو کہ سرکار انگریزی اور مہاراؤ
امید سنگھ صاحب والی کوٹہ کے درمیان عرصہ سے دوستی ہے اور مہاراؤ صاحب
سرکار کی بہت خیر خواہی کی ہے اس دوستی کے لحاظ سے اور خیر خواہی کے جلد
مین امیر الاعظم نواب مارکویس آف ہیسٹنگس صاحب گورنر جنرل بہ اجلاس کونسل
معرفت کپتان ٹوڈ صاحب مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث اور جانشینون کو
علاوہ معافی خراج شاہ آباد کے کہ عہد نامہ ۲۶ - دسمبر ۱۸۱۷ء مرتبہ مقام دہلی کے
بموجب اونکے ذمہ ہے پرگنات مفصلہ ذیل عطا کرتے ہین مہاراؤ صاحب کو لازم
ہے کہ پرگنات مذکورہ کو ملک مملوکہ اپنا سمجھہ کے حسن سلوک سے وہان کی رعا
مطیع اور فرمان بردار کرین اونکی حکومت مین کوئی دست اندازی نکرے گا

پرگنہ دیگ - پرگنہ پنچ پہاڑ - پرگنہ اہوہ - پرگنہ کنگرار ۔

بدستخط و مہر نواب گورنر جنرل صاحب بہادر بہ اجلاس کونسل بتاریخ ۲۵ - ستمبر ۱۸۱۹
مرتب ہو کے دیگئی فقط

آفرین ہے اوسکی خیر اندیشی اور صدق ارادت پر کہ اگرچہ اس انکار سے اوسکی
خاص یہہ سمجھی گئی تھی کہ کل راج مین اپنے اختیار و حکومت کو بدستور قایم رکھے
ایسے بڑے عطیہ سے دوسرے کے حق مین کہ خواہ وہ آقا ہی کیون نہو دست
ہونا ہر ایک کا کام نہین ۔

لڑائی ختم ہوئی اور حکام فوج موقع جنگ سے ظالم سنگھ کی خیرخواہی کے بہت مشکور اور اوسکے اوصاف کے مداح و ثناخوان ہوکے واپس گئے اور صاحب ایجنٹ جو زمانہ مہم مین اوسکے ساتھہ رہے تہے بطور ذریعہ رسل و رسایل آیندہ متعین ہوئے ؛

نومبر ۱۸۱۹ء مین مہاراؤ امید سنگھ صاحب کا انتقال ہوا اور دعویداران مسند نشینی کے خیال و اعمال سے ایسے سانحات بروے کار آئے کہ اگر سرکار انگریزی کی طرف سے جسکی اطاعت وقت مناسب پر اختیار کرلی تہی اعانت و دستگیری نہوتی تو باوصف لاثانی ذہانت و ہوشیاری کے منتظم کا اون سے نجات پانا غیر ممکن ہوجاتا۔ بتاریخ ۲۶۔ دسمبر ۱۸۱۷ء دہلی مین باہتمام وکلاء منتظم عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی و مہاراؤ امید سنگھ صاحب مندرجہ نقشہ نمبر ۲ فصل سیوم باب اول وقایع راجپوتانہ منضبط ہوکے بعد تصدیق فریقین متعہد جنوری ۱۸۱۸ء مین ہر فریق کو دیا گیا تہا اور اس عہدنامہ پر مہاراؤ صاحب اور منتظم دونون کی مہرین ہوئی تہین مگر منتظم کے اختیارات حکومت کی کفالت منحصر بوقت آیندہ رہکر اوسکا نام بہی صرف ابتدائی فقرہ مین بطور معتمد ملازم مہاراؤ امید سنگھ صاحب کے جنکی طرف سے اصل مین عہدنامہ منضبط ہوا درج تہا سر جارلس مٹکاف صاحب رزیڈنٹ نے بہت متعجب ہوکے اپنی رپورٹ مین لکہا مجہکو یقین تہا کہ شرط کفالت درج عہدنامہ ہونے کی درخواست کیجاوے گی بلکہ مین اپنی طرف سے اوسکی منظوری کیواسطے تیار تہا۔ مگر یہہ فروگذاشت سہواً نہوا تہا بلکہ منتظم نے اسوجہہ سے کہ عرصہ پچاس سال تک استعمال اختیارات مالکانہ کرکے بمنزلہ اصلی حاکم

کوٹہ کے رہا تہا اس کفالت کی ضرورت نہ سمجھی تہی اور یہہ بہی خیال مین آسکتا ہے
کہ اگر اوسکو خواہش بہی ہوئی ہو تو بوجہہ اس غرور کے کہ غیر سرکار کی امداد و معاونت
سے وزیر ہونا ریاست کوٹہ کی خود اختیاری مین خلل انداز ہوگا اوس نے اظہار
خواہش سے گریز کیا ہو۔ سبب اسکا خواہ کچہہ ہو مگر ایسے وقت پر فروگذاشت ہونے
سے کہ جب حسب ضابطہ فریقین کی منظوری سے مثل دیگر شرایط عہدنامہ کے واجب
ہوجاتا با اختیاری منتظم کے مخالفان آیندہ کو اختیارات مذکورہ کے مہاراؤ امید سنگہ
صاحب کے انتقال کے بعد علی الدوام جاری رہنے کی نسبت اعتراض معقول
کرنیکا موقع ملگیا عہدنامہ مذکورۂ بالا دسمبر سنہ ۱۸۱۷ء مین مرتب ہوکے جنوری سنہ ۱۸۱۸ء
مین منضبط و مفوض تہا اور مارچ سنہ ۱۸۱۸ء مین دو شرایط مندرجہ ذیل متضمن بکفالت
سرکار انگریزی ظالم سنگہ اور اوسکے اخلاف و وارثان کے ہمیشہ کو مختار و منتظم
ریاست ہونے مین بمقام دہلی مرتب و منظور ہوکے براہ راست ظالم سنگہ پاس بہیجی گئی

شرایط ارث عہدہ منتظمی کوٹہ بنام ظالم سنگہ

شرایط فیما بین ریاست کوٹہ و سرکار انگریزی بطور تتمہ عہدنامہ ۲۶۔ دسمبر سنہ ۱۸۱۷ء
فریقین متعہد اقرار کرتے ہین کہ مہاراؤ راجہ امید سنگہ صاحب والی کوٹہ کے بعد سنگہ
کوٹہ مہاراج کنوار کشور سنگہ صاحبزادہ کلان و ولیعہد مہاراؤ صاحب موصوف
اون کے وارثون کو حسب قاعدہ وراثت بطور ارث دوامی پہونچتی رہیگی
اور نظم و نسق ریاست کا کلی اختیار راج رانا ظالم سنگہ اور اونکے پسر کلان کنور مادہو سنگہ اور وارثان مابعد کے ہاتہہ مین حسب قاعدۂ وراثت ہمیشہ رہیگا +

CC-0. Panini Kanya Maha Vidyalaya Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مقام دہلی مورخہ ۲۰- فروری سنہ ۱۸۱۸

دستخط سی ٹی مٹکاف صاحب - مہاراؤ راجہ امید سنگہ صاحب بہادر - راج رانا ظالم سنگہ - مہاراجہ شیودان سنگہ - پھول چند - چیون رام -

ان شرایط کو جناب نواب گورنر جنرل صاحب نے بمقام لکھنؤ بتاریخ ۷- مارچ سنہ ۱۸۱۸ تصدیق کیا فقط

یہہ حال بطور تمہید واقعات آیندہ بنظر آگہی لکھا گیا ہے اور اب اون اشخاص کی مختصر کیفیت لکھی جاتی ہے جنمین اس عملدرآمد سے اختلاف واقع ہوا ؛

مہاراؤ امید سنگہ صاحب کے تین صاحبزادے کشور سنگہ - بلشن سنگہ - پرتھی سنگہ تھے - ولیعہد کشور سنگہ صاحب بعمر پینتالیس سال ہاڈون کو بہت عزیز تہا - اوسکے مزاج و بشرہ مین بہت حلم و نرمی تہی مگر تنہائی مین تربیت پانے سے اوسکو بجاے کاروبار دنیوی کے مذہبی مسئلون اور شاستر کے حالات سے زیادہ واقفیت تہی خاندان کے حالات اوس سے مخفی نہ تہے اور بزرگون کی شجاعت و ناموری کے یاد سے ویسے ہی مہمات کے انصرام کی ہمت و جمعیت رکہتا تہا مگر طبیعت کے قدرتی میلان اور تربیت سے وہ اپنے باپ کے طریقہ پر چلنے اور اپنے اور ریاست کے کامون کو نانا صاحب یعنی منتظم کے اختیار مطلق مین چہوڑنے کے لایق تہا ؛

بلشن سنگہ اوس سے تین برس چہوٹا بہی سلیم الطبع اور ہوشیار و جرد بار تہا اور اوسکو منتظم سے بہت محبت تہی ؛

پرتہی سنگہ کی عمر تیس برس سے کم تہی یہہ شخص قوم ہاڈا کا عمدہ نمونہ تہا اور راجپوتون کے خاص شغل یعنی جنگ آوری کا بہت شوق رکہتا تہا اوسکی راے مین ریاست کی

یہہ حالت ذلت اور رسوائی کا باعث تہی اور اوسکا ارادہ تہا کہ یا تو اپنے خاندان کو اوس قید سے جسمین باپ نے چہوڑا تہا نجات دی ورنہ اوسکے اقدام مین جان تصدق کرے ؛

تینون بہائیون مین باہم بہت محبت تہی اور اگرچہ کسیقدر اشتباہ تہا کہ بشن سنگہ برادر خود غرضی بلکہ دغابازی منتظم کے خلف وارث سے حلم و خاطرداری کے ساتہہ پیش آتا ہے مگر نہایت اختلاط و موافقت سے رہتے تہے ہر ایک کیواسطے پچہتر ہزار روپیہ سالانہ آمدنی کی جاگیر مقرر تہی کہ اپنے اپنے مختارون سے انتظام کراتے تہے ظالم سنگہ کے دو اخلاف بڑا مادہو سنگہ صحیح النسب بعمر چہیالیس سال اور چہوٹا گورداس کنیزک زاد تہے مگر منتظم گوردہن داس سے زیادہ محبت کرتا تہا اور بادجود مادہو سنگہ عہدہ منتظمی مین وارث جایز قرار پاچکا تہا گوردہن داس کا اختیار و اوسکے برابر تہا مادہو سنگہ کے بشرہ مین ذہانت و ہوشیاری کی کوئی علامت نہ البتہ نازپروردگی سے متکبر ہوگیا تہا اور مقدم سبب اسکا یہہ تہا کہ مہاراؤ صاحب مرحوم عین طفولیت سے ولیعہد کے مقابلہ مین اوسکی حمایت کرتے تہے اور بشرو جوانی مین اختیار حکومت مفوض ہوجانے سے اس نخوت و تندمزاجی مین اضافہ ہوا تہا کیونکہ جب سے ظالم سنگہ نے کوٹہ چہوڑکے جہاونی کی بود و باش اختیار کی مادہو سنگہ باپ کے موروثی عہدہ فوجداری پر مقرر ہوکے بطور قایم مقام کوٹہ مین رہا اور کل فوج کی حکومت اور تقسیم تنخواہ کا کام ہونے سے اوسکے زر کثیر رہنے لگا اور قید و ضوابط سرکاری جو دیگر ملازمون کو حرکات ممنوعہ سے باز رکہتے تہے اوسکے واسطے کارگر نہوے کیونکہ منتظم آیندہ کے اعمال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

ظاہر کرنے کی کسکو مجال تہی الغرض وہ اس طریقہ سے رہنے لگا کہ اوس سے سب ناراض ہوگئے اوسکے باغات و گھوڑے و کشتیان اس فضول خرچی سے آراستہ تہے کہ پسران رئیس کو اونکے دیکہنے سے حسد ہوتا تہا اور اردلی اس کثرت سے رکہتا تہا کہ خود رئیس کے ہمراہی اوسکے مقابلہ مین گرد تہے اور باپ کی اس عاقبت اندیش نصیحت پر۔ کہ مجہے سو برس پورے ہوجاوینگے (یعنی مین مرجاؤنگا) تب یہہ انتظام جسکی درستی مین عمر صرف ہوئی ہے یکبارگی درہم برہم ہوجاویگا۔ اوسکو مطلق خیال نہ تہا ؛

گوردہن داس بعمر ستائیس سال بہادر ولیئق وچست وچالاک تہا اوسکا برتاؤ اپنے آقا کے خاندان سے بہائی کے طریقہ سے بالکل خلاف تہا صاحبزادگان رئیس مرحوم خصوص ولیعہد دیپرتہی سنگہ سے کہ اونکا اور اوسکا مزاج یکسان تہا اوسکی بہت موافقت و دوستی تہی اور باپ نے بہی کہ بڑہاپے کی اولاد ہونے کے سبب سے بڑے بیٹے کی نسبت زیادہ محبت رکہتا تہا اوسکو عہدہ پردہانی یعنی انتظام غلہ ریاست پر مقرر کیا تہا اس ذریعہ سے اوسکے پاس روپیہ بکثرت تہا اور اس روپیہ سے اوسکے بہائی کی وراثت مقبولہ مین خلل واقع ہوا بہائیون مین باہم سخت نفاق تہا اور مادہو سنگہ نے بارہا گوردہن داس کی ہتک و ذلت کی تہی بلکہ ایکدفعہ پہرہ مین قید کردیا تہا کہ اس سبب سے اوسکو عداوت قلبی ہوگئی مادہو سنگہ مین صرف یہی عیب تہا کہ اوس نے بیٹون کی تربیت پر کچہہ توجہہ نکی وونکی بدمزاجی اور سرکشی بڑہتی رہی کہ اوسکے عمر بہر کے طریقہ پر چلنے کے لایق یا جیسا اونکو ہونا چاہیئے تہا اونمین سے کوئی نہوا اس غلطی سے اوسکو بہت پشیمانی ہوئی

کہ اوسکے نتایج سے اوسکی مدت دراز کی دشوار و محنت طلب کارگذاری کی خوبیان
زایل ہوئین اور جو اختیار اوس نے نہایت جانفشانی سے حاصل کیا تہا اوسکی
حیات کے ساتہہ ختم ہوا ؛

نومبر ۱۹ء مین مہاراؤ صاحب کا انتقال ہوا تب معزز ترین اشخاص و معاملات
ریاست کوٹہ کی یہہ کیفیت تہی اونکے مرتے ہی ہر ایک کی خواہش و ارادہ نے کہ
مدت سے مخفی تہے ظہور مین آکے نہایت غم آلودہ حوادث پیدا کئے انتقال کیوقت
منتظم بمقام چہاونی قریب کاگرون تہا کہ بفور استماع واسطے ادائے رسمیات تعزیت
رئیس مرحوم اور مسند نشینی مہاراؤ کشور سنگہ صاحب کے کوٹہ کو روانہ ہوا اور
بذریعہ خط مندرجہ ذیل مورخہ یکم صفر ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۱ - نومبر ۱۹ء صاحب
پولیٹکل ایجنٹ کو اطلاع دی ؛

خط راج رانا ظالم سنگہ بنام صاحب پولیٹکل ایجنٹ

مشعر انتقال مہاراؤ امید سنگہ صاحب

یکم صفر روز یکشنبہ کی شام تک مہاراؤ امید سنگہ صاحب بالکل تندرست تہے غروب
آفتاب سے ایک گہنٹہ بعد سری برجناتہہ جی کی پوجا کے واسطے گئے چہہ دفعہ ڈنڈوت
کرچکے تہے ساتوین ڈنڈوت مین غش کہاکے بالکل بیہوش ہوگئے اوسی حالت
اونکو آرام گاہ مین لیگئے اور ہر طرح علاج کیا مگر کچہہ کارگر نہوا دو بجے صبح
سرگ کو سدہارے خدا کرے ایسا غم دشمن کو بہی نصیب نہو مگر مرضی آلہی سے
گریز نہین آپ ہمارے دوست ہین اور پس ماندگان مہاراؤ صاحب کی

اور عافیت آپکے اختیار مین ہے مہاراؤ صاحب مرحوم کے خلف اکبر کشور سنگہ کو مسند نشین
کر دیا ہے اور بنظر دوستی آپکی خدمت مین اطلاع دی ؛

جسوقت یہہ خط پہونچا صاحب پولیٹکل ایجنٹ مارواڑ سے میواڑ کو جاتے تہے اونہون
نے فوراً گورنمنٹ کو اطلاع دیکے استدعاء ہدایت کی اور چند روز اودیپور مین
مقام کرکے کوٹہ کو روانہ ہوئے کہ مخالف فریقون کی عداوت سے انقلاب خلل انداز
انتظام مکفولہ پیدا ہونیوالا تہا اوسکو ملاحظہ کرین وہان پہونچکر اونہون نے دیکہا
عمر رسیدہ منتظم یہان بہی مکان مین رہنے کی آسایش سے محروم ہے یعنی
مع اپنے بہادر ہمراہیون کے شہر سے ایک میل پر خیمہ مین رہتا ہے اور اوسکا بیٹا
محل مین مقیم ہے رئیس اور اوسکے بہائی بدستور قلعہ مین تہے اور بہ افسری گوردہن
اس ویرتہی سنگہ کے مہاراؤ کو اپنی تجویز سے موافق کرنے کیواسطے ہر روزہ مشورت
کرتی تہی اور بشن سنگہ کو اس جلسہ سے علیحدہ کر رکہا تہا مہاراؤ امید سنگہ صاحب کو
دیکہے ہوئے دیر نہونے پائی کہ صاحبزادگان منتظم کی دیرینہ عداوت نے عین
دروازون کے اندر جنگ وجدل ہونے کی صورت پیدا کردی اور اگرچہ رئیس
کا ارادہ مین یہہ تہا کہ اپنے حقوق کو جو مدت سے جاتے رہے تہے جسطرح ممکن
حاصل کرے مگر کمال تعجب ہے بلکہ شاید کسیکو یقین نہ آوے کہ ظالم سنگہ کو ان تجویزون
کا بالکل خبر نہوئی ؛

مقال آقا کے غم اور ترددات انتظام راج اور ضعف ونقاہت مقتضاء عمر سے
بیمار ہوگیا اور جو لوگ اوسکے مرنے کے منتظر تہے اونکو اپنا مطلب حاصل ہونے
کی امید ہوئی مگر اونکی حیرت ومایوسی کے واسطے اوسکو آرام ہوگیا تاہم رئیس اور

اوسکے کنیز ک زادلڑکے کی تجویز اس سختگی کو پہونچ گئی تہی کہ بجز خود منتظم کے تمام
سمت الراس سبکو معلوم ہوئی آخر کار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اوسکو مطلع کیا کہ
بیٹے آپسمین لڑائی پر آمادہ ہین اور رئیس چاہتا ہے کہ عصار حکومت جو ساٹھ برس
تک تمہارے ہاتہہ مین رہا ہے جسوقت بہگوان کی مرضی ہو تمہارے ساتہہ چلا جاے
اسوقت شرایط مقبولہ متضمن کفالت منتظمی مادہو سنگہ فریقین مخالف کے درمیان
صلح کرانے مین خلل انداز ثالثی صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہوئین ایک فریق سے سر
تہا کہ جو اختیار کوشش وجانفشانی سے حاصل کیا ہے اوسکو چہوڑدے اور دوسرا
فریق ایسے حقوق کے استحصال پر آمادہ تہا جو بمقتضاے اتفاق ومصلحت وقت ا
سے چہینے گئے تہے اگر یہہ ماجرا اوس زمانہ مین واقع ہوتا جب ملک مین غارتگرو
زور رہتا تو کسی کی مجال نہ تہی کہ دم مارتا بلکہ ذکر بہی نہونے پاتا اور جسطرح ا
ظالم سنگہ کے اختیار مین رہا مہاراؤ کشور سنگہ مادہو سنگہ کے اختیار مین ر
شاید اختیار حکومت پر قناعت نہوکے کوٹہ مین اول جہالا راجہ ہونیکا دا
ہوجاتا مگر اب انقلاب زمانہ سے کل ریاستون کی کیفیت دیکہہ کے بہی تعجب پیدا
کہ کیا وجہہ ہے کہ جسکو مالک ریاست کا خطاب ہو وہ انصرام کار دہ ریاس
اختیارات سے محروم رہے کہ اسطرح نہ فقط رعایا و سرداران ریاست ا
ملازمان فوج جنکو منتظم نے نوکر رکہہ کے پروریش کیا تہا بلکہ قرب وجوار کی
کے رئیس اور امیر بہی جو اب تک اس غصب حکومت پر لایروائی سے خاموش
کشور سنگہ کے بے اختیار مگر قدیم خاندان کے شریک درد اور خیر خوا
سنہ ۱۸۱۷ء کے انقلاب نے راجپوتانہ کے ظلم وزبردستی کو انصاف وواجبیت

بدل دیا تہا اوس سے پیشتر جو کسی کی حق تلفی پر کچہہ لحاظ و اتفاقات نہوتا تہا تو سبب
اوسکا یہہ تہا کہ کسیکو بہ جبر زور و زبردستی کے حقرسی کی امید نہ تہی مگر اس عہد
جدید کے شروع ہونے سے ہر ایک شخص اپنے حق کو محفوظ و مکفول سمجہنے لگا ممکن نہا
کہ جس رئیس کے اختیارات مالکانہ بذریعہ عہدنامہ مکفول ہوگئے وہ اونکی بازیافتگی
کا دعویدار نہوتا یا سردار اپنی منضبطہ جاگیرون کے خواستگار نہوتے یا زمیندار
اپنی اراضی کو کہ خالصہ ہوگئی تہی چہوڑانا نہ چاہتا اور غیر ریاستون کے رئیسون
یہی منتظم کا باوصف اوسکی حلم و نرمی کے اسقدر با اختیار ہونا اسوجہہ سے ناگوار
تہا کہ یہہ نظیر پیدا ہوکے مبادا ہماری ریاستون مین بہی یہی خرابی پیدا ہوجاوے
سب نے ایسے وجوہات سے کہ بجاے مصلحت آمیز کے زیادہ تر معقول اور واجبی
تہے سرکار انگریزی کے حاکمانہ عدل و انصاف دادرسی کی درخواست کی
اتفاقات زمانہ اور احسانمندی شاہانہ سے سرکار کو اوسکے خلاف طریقہ اختیار
کرنا پڑا کہ انگریزی پلیٹین بہ اتفاق ملازمان منتظم غاصب حکومت ملک کے جایزو
مالک سے برسر مقابلہ ہوئین - واقعی یہہ ہندوستان کی حکومت کی مشکل
ترین معاملات مین سے تہا اور اس اتفاق احدیت کے پرخطر نتایج کا کنٹی ویانڈ بشی
و شیاری سے باز رکہنا ممکن نہ تہا ؛
اسمین شک نہین کہ عہدنامہ کوٹہ کی شرایط تتمہ نے جنکے ذریعہ سے سرکار نے دو فریق
کے اسطرح پر عہد کیا کہ دونون سے اوسکا ایفا غیر ممکن تہا کل خلایق راجپوتانہ
کے نزدیک سرکار کے حاکمانہ انصاف کے اعتبار مین خلل پیدا کردیا کہ دو ایسے
رئیسون کو جنکا ایک وقت مین قایم رہنا بمنزلہ معجزہ ہوتا حاکم مقرر کردیا تہا چونکہ

ہر ایک کام کو صرف اوسکے نتایج کی رو سے خیال کرنا واجب نہین ہے اسوا
اصل موجبات وطریقہ کو بھی جس سے یہہ تدبیر پیدا ہوئی تہی سمجھنا چاہیے
اگر یہہ کہا جاوے کہ شرایط مذکورہ خلاف مصلحت تہین کسی ضرورت خاص
اونکا قبول کرنا لازم نہ آیا تہا اور اصل عہد نامہ مرتبہ دسمبر ۱۸۱۷ کی فروگذا
بغیر اسکے کہ اوسکے موجب پر نا عاقبت اندیشی کا الزام عاید ہو مارچ مین رن
ہو سکتی تہی تو جواب یہہ ہے کہ ان شرطون کا منظور کرنا بہ اظہار شکریہ واح
اوس صادق خیر اندیشی اور عمدہ خدمتون کے واجب متصور ہوا جو عین
وقت مین کہ ہندوستان کی حکومت ایسے خطرہ مین تہی کہ پیشتر کبھی نہوا تہا
منتظم کوٹہ ظہور مین آئی تہین اور راجپوتانہ کے مدبر اعظم یعنی ظالم سنگہ ص
اناکل ریاستون سے موافقت کرنے کیواسطے ضرور تہا کیونکہ لارڈ ہیسٹنگ
صاحب کی تدبیر کا عین مقصود یہی تہا پس بنظر مصلحت عام و وجہات خاص
کی مدد بھی نہایت ضروری تہی منتظم کو شریک حال کرنے کے بغیر کاربراری محک
اسپر بھی اگر کوئی کہے کہ جسوقت مین سرکار کو ضرورتاً ان شرطون کا اصل عہد
مین شامل کرنا لازم آتا اوسوقت خود منتظم نے خواہ کسی سبب سے ہو درگذ
اور کیا علاوہ اس کفالت کے جو باعث فتنہ و فساد ہوئے اوسکی خیر خواہی
دینے کی اور کوئی صورت نہ تہی لڑائی ختم ہو چکی تہی اور سرکار براہ انصاف
سکتی تہی کہ ریاست کوٹہ نے جس سے ہمارا عہد نامہ ہوا ہے کل اشخاص موجو
و بدنظمی کے سرکوبی مین شریک فتح و استحصال مال مغزوتہ ہو کے فایدہ کامل ا
لیا تہا۔

بلاشبہہ ایسی دلیل ہو قع وکالت پر واجب متصور ہوتی مگر اس لاثانی فتح کی
خوشی سے جسمین ظالم سنگھ نے بڑی مدد دی تہی حکام انگریزی محفوظ تہے اور
افراط خوشی مین آیندہ کی خرابی پر نظر کہنا سہو ہو گیا لیکن اگر ضرورت گذشتہ
واجبیت کا ذریعہ کامل نہو سکے تو اور بہی دلیل موجود ہے جب تدبیر ۱۸۱۷ء کے
موجد نے بمقابلہ غارتگران کل مستقل سرکارون کے ساتہہ اتفاق پیدا کرنے کی
تجویز کو پختہ کر لیا تو لازم آیا کہ جن لوگون کے ساتہہ عہد و پیمان ہون اونکی تشخیص
کرنے مین عام اور وسیع قاعدہ پر عمل کیا جاوے اوسوقت یہہ ممکن نہ تہا کہ ہر
ریاست کے واجب یا ناواجب قواعد کی باضابطہ و دیر طلب تحقیقات کیجاتی یا
کسی ذی اختیار سے اوسکے طرز حقیقت و استحقاق جایز کی بابت سوال کیا جاتا پس
ضرورتًا اونہین شخصون کو جو اوسوقت حاکم فرمان روا تہے مالک و مختار سمجہنا پڑا
کہ اسی قاعدہ کا علانیہ اشتہار ہوا اور اسی پر سب نے یکسان عمل کیا اور یہہ امر کہ جس
شرط کو حکام انگریزی دسمبر مین بخوشی تمام قبول کر لیتے مارچ مین جب اونکا کل مطلب
حاصل ہو چکا اوسکو نامنظور کرنا براہ انصاف واجب تہا یا برعکس اوسکے تجربہ کار ان
فن ایلچیگری کی تجویز و تصفیہ کے لایق ہے اس واسطے اب اس تدبیر کا نتیجہ
بیان کیا جاتا ہے ۔

مہاراؤ صاحب جدید کے مشیرون نے اونکو شرایط عہد نامہ سے آگاہ کر کے آمادہ
کیا کہ اونپر صحیح صحیح عمل کرنے کی درخواست کرین اور منتظم نے جو ہمیشہ رئیس مرحوم
کا ادب اور وقر کیا تہا اوسی کو بطور ثبوت غیر مستحقی اختیارات کے اوسکے خلاف
پیش کرتے تہے اونہون نے بہت فخر اور داعیہ سے عہد نامہ کی دستورین قلم کا

حوالہ دیا - اوسکا یہہ مضمون ہے کہ مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشین
اپنے ملک کے حاکم مطلق رہینگے - اور سوال کیا کہ بموجودگی اس عہد واثق کے کمپنی
بنی کفالت مابعد کو کہ - مادہوسنگہ اور اوسکے وارث ہمیشہ ریاست کے منتظم یا اختیار
رہینگے - کیونکر عمل مین لاسکتی ہے منتظم کے سوروثی ومختار مطلق ہونے سے وہ
اصل مالک ہوگیا اور کوٹہ کی گدی صرف روئی کا ڈہیر رہگئی حالانکہ اصل عہدنامہ
پر فریقین متعہد کی مہرین چسپان ہین اور شرایط تتمہ سے مہاراؤ رئیس اور منتظم
وہادہوسنگہ کے رابطہ دوستی بالکل موقوف ہوگیا اور رئیس کے بااختیار ہونے
مین ہرطرح کوشش عمل مین آئی اوسکے رفیقون کی امید قطع کرنے یا عہدنامہ
کی صاف عبارت سے مخالف معنی پیدا کرنے کیواسطے فرشتون کی فصاحت بھی
کافی نہ تہی اونہون نے عاقلانہ سختی سے صرف عہدنامہ پر اپنے دعوی کو قایم و
محدود رکہا اور تردید دعوی کیواسطے جو عذرات وجوہات پیش ہوئین اون مین
سے کسیکو پذیرا نکیا جب کہا گیا - کہ گورنمنٹ کی ہدایت ہے کہ بمقابلہ منتظم کے جس سے
عہد واثق ہوا ہے خطابی راجہ کا دعوی قابل پذیرائی نہین ہے اور تمکو صرف
اوسی طرح پر کوٹہ کا راجہ قبول کیا گیا ہے جسطرح ستارہ کا راجہ مرہٹون کا سرگنہ
اور دہلی کا مغل ہندوستان کا شاہنشاہ ہے - تو مہاراؤ نے اپنے کان بند
کرلئے اور کہا کہ میرے اور ستارہ و دہلی والون کے حالات بالکل مختلف ہین
شخص میری نسبت اونکی نظیر دے وہ صریح میرا دشمن ہے ؛
امید نہ تہی کہ جب تک برہتی سنگہ و گوردہن داس شریک مشورہ رہین کشور سنگہ
دعوی سے دست بردار ہوکے اپنی تقدیر پر شاکر ہوگا اسواسطے اوسکو اطلاع

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

دیکھی کہ ان دونون مشیرون کا علیحدہ کرنا ضرور ہے ؛

مگر قلعہ پر حملہ کیے بغیر اونکی علیحدگی غیر ممکن تہی اور حملہ ہونے پر غالباً رئیس مارا جاتا اسواسطے یہہ تجویز ہوئی کہ صرف محاصرہ کیا جاوے تاکہ تنگ ہوکے بہاگ نکلین چنانچہ ایسا ہی ہوا جب مہاراؤ نے قلعہ مین کسیطرح گذارہ کی صورت نہ دیکھی اپنی ملک پر اعتبار کرکے پانسو بہادر سوارون کی جمعیت سے جمنین زیادہ تر ناڈا تہے کل دیو برج ناتہہ کی مورت چار جامہ پر رکھہ کے نقارہ بجاتا اور نشان پہر پھراتا محاصرہ مین سے نکلا فوج محاصرہ کو مزاحمت یا مقابلہ کی ہدایت نہ تہی کہ اوسکی سواری بلا تعرض نکل گئی بغور استماع اس خبر کے صاحب پولیٹکل ایجنٹ منتظم کے لشکر مین گئے اور دریافت کیا کہ فساد کو ملک مین پہیلنے سے باز رکہنے کیواسطے کیا تدبیر کرنی چاہیئے اوس نے بہت پس وپیش سے جواب دیا کہ۔ مین بہی اپنے مالک کے ساتہہ رہونگا اور چاکری کرونگا اور بجاے اسکے کہ اپنے آقا کا مقابلہ کرکے روسیاہی کرون ناتہہ دوارہ کو چلا جاؤنگا صاحب ایجنٹ نے جواب مین کہا کہ آپکے قطعی ارادہ کرنے مین کوئی امر مانع نہین ہے اور صرف اوسکا ظاہر کرنا ہی کافی ہوگا مگر جب دیکہا کہ اسکا دل یکسو نہین اور کسی امر پر آمادہ نہین ہوتا تو اس خیال سے کہ پانسو سرکش وفتنہ انگیز لوگون کے آزاد پہرنے سے فساد عظیم برپا ہوگا اور یہہ وقت ایسا نہین ہے کہ حسن وقبح کی بحث وتامل مین کوئی لمحہ گذرنے دیا جاوے فوراً جسطرف رئیس کی سواری گئی تہی گہوڑا دوڑایا اور بمقام رنگ باڑی کہ کوٹہ سے چہہ میل جنوب مین ہے شامل ہوئے اوسکے ہمراہی اور اسپان سواری فصیل باغ سے باہر ٹہیرے ہوئے تہے اور رئیس اور اوسکے

مشیر تدبیرات آیندہ کیواسطے محل مین صلاح کرتے تھے رسمیات مین وقت ضایع کرنے
کی فرصت نہ تھی اسواسطے بلا اطلاعدہی جلسہ مین چلے گئے اور اول حسب قاعدہ
ملاقات ومزاج پرسی کرکے سردارون سے کہا کہ ان حرکات سے تم سرکار انگریزی
کے دشمن ہوگئے ہو اور بغیر اسکے کہ اپنے آقا کو کچھہ فایدہ پہونچایا ہو اپنی تباہی
کے باعث ہوئے اور گوردہن داس سے بخصوصیت مخاطب ہوکے کہا کہ تمنے
اپنے باپ سے دغا وبے ایمانی کی ہے اور چونکہ تمنے براہ خودغرضی فساد برپا کیا
ہے رئیس بھی تمسے بہتری کی امید نہین رکھہ سکتا ہے تمکو سخت سزا ہوگی وہ
فوراً دست بقبضہ ہوا مگر صاحب ایجنٹ نے اوسکی اس حرکت پر حقارت آمیز
تبسم اور اوسکے گستاخانہ کلمات سے درگذر کرکے رئیس کو سمجھایا کہ قبل اسکے
کہ صلح وامن کا راستہ بند ہو آپ اپنے نیک وبد انجام کو بخوبی سمجھہ لین اور ہمدران
حال بجز خلل اندازی اختیارات منتظم کے کہ اونکی حفاظت کا سرکار انگریزی نے
عہد مستحکم کیا تھا اپنی ذمہ دری سے اقرار کیا کہ آپکی عزت ورتبہ وآسایش کا ہر
لحاظ رہیگا اور جو امر بوجوہات معقول وبہ اعتبار درجہ ومراتب واجب ہے اوسمین
کبھی کوتاہی نہوگی - رئیس غور وتامل مین تھا کہ صاحب ایجنٹ نے بہ آواز بلند
اوسکی سواری کا گھوڑا طلب کیا اور رکاب پکڑکے سوار کرایا کشور سنگھ نے سوار
ہوتے وقت کہا - مین آپکی دوستی پر اعتبار کامل کرتا ہون - اوسکا بھائی پرتاپ
بھی کچھہ بولا سردار خاموش رہے اور گوردہن داس اور دو دیگر اشخاص
بیہودہ کلمات پر اغماض کیا گیا صاحب ایجنٹ اور رئیس برابر سوار ہوکے
گروہ ہمراہیان قلعہ مین داخل ہوئے صاحب ایجنٹ نے جسوقت تک اوسے گدی

بٹھایا علیحدہ نہونے دیا اور مسند نشین کرکے اوسکی ترقی عافیت و بہبودی کی خواہش ظاہر کی اور یہہ بہی کہا کہ آپکا چلن درویہ آپکے شاہانہ رتبہ کے لایق ہونا ضرور ہے اور پرتہی سنگہ اور گوردہن داس کا آپ کے پاس سے بلکہ گوردہن داس کا ملک ہاڈاوٹی سے علیحدہ ہونا واجب ہے - یہہ حال تو وسط مئی کا ہے اور جون مین بطور مجرم ریاست مشتہر و خارج کرکے دہلی کو بہیجا گیا رئیس اور اوسکے خاندان کے ہر ایک شخص کی معاش وافر مقرر ہوکے منتظم اور رئیس کے درمیان حسب ضابطہ صلح ہوئی ۔

اس دربار کا اجتماع تہوار کے طور پر ہوا اور عوام کو از خود خوشی ہوئی جس راستہ سے منتظم اور اوسکا بیٹا محل مین آئے ہر گلی و کوچہ پر انبوہ کثیر نے جمع ہوکے بہ آواز بلند مبارکباد دی واجب التعظیم ظالم سنگہ مثل بزرگون کے آکر موجود ہوا اور رئیس اور اوسکے بہائی نے مثل نافرمان بچون کے استدعاے معافی کی اور جہک کر اوسکے قدم چہونے چاہے ظالم سنگہ نے اونکو اس عاجزی سے باز رکہہ کے خود اپنے آقا کے قدم پکڑ لیے مہاراؤ صاحب نے بہت ادب و محبت ظاہر کی اور ظالم سنگہ نے اظہار وفاداری و تعظیم کیا اور طرفین سے صفائی اور رفع کدورت ہوئی ۔

اس صلح کے بعد بتاریخ ۱۷ - اگست سنہ ۱۸۲۰ مہاراؤ صاحب کے حسب ضابطہ مسند نشینی کی رسم ادا ہوئی پروہت کے بعد صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے رئیس کی پیشانی پر ٹیکہ کیا اور مالا و سرپیچ و جہج بند وغیرہ زیور پہناکر کمر سے تلوار باندہی کرا و سوقت توپخانہ سے سلامی ہوئی مہاراؤ صاحب نے بہ اظہار اطاعت و شکریہ

سرکار انگریزی ایک سو ایک اشرفیان نذر کین اوسیوقت نواب گورنر جنرل صاحب
کیطرف سے منتظم کو خلعت دیا اوس نے بہی شکر گذاری سے پچیس اشرفیان
نذر کین ؛

بعد ازان مادہو سنگہ نے بہ اعتبار عہدہ فوجداری کے رئیس کی کمر سے تلوار باندہ
نذر دی مہاراؤ صاحب نے بالعوض اوسکے خلعت دیکے ضمناً اوسکا آیندہ کو
عہدہ منتظمی پر مقرر ہونا قبول کیا اسطرح مشکل عظیم کہ کل نزاع و فساد کی باعث
ہوئی تہی رفع ہوگئی اس رسم کے بعد صاحب ایجنٹ ایک ماہ کامل مقیم رہے اور
اس عرصہ مین روابط منضبطہ حال کو استحکام دینے اور مہاراؤ صاحب کو اپنی
شاہانہ کاعادی کرنے مین کوشش کی اور مادہو سنگہ کو بخوبی آگاہ کیا کہ انصرام
منتظمی مین جو بذریعہ عہدنامہ مکفول ہوا تہا اگر تمہاری بہ چلنی یا لاپروائی باعث
سے بدعہدی ہوگی تو مستوجب بازپرس شدید ہوگا کوٹہ چہوڑنے سے پیشتر
ایجنٹ بتاریخ ۴ ستمبر ایک اور جلسہ اہالیان دربار مین شریک ہوئے کہ اور
سب آپسمین نہایت خوش اور رضامند تہے ظالم سنگہ اور مہاراؤ صاحب
مادہو سنگہ نے بمعافی باہمی اعمال سابقہ مصافحہ کیا اور ہر ایک نے آیندہ کو
دوستی و محبت رکہنے کا اقرار کیا ؛

اسوقت ظالم سنگہ نے اپنے آقا اور رعایا ملک کیواسطے دو کام ایسے کئے
مدبرانہ حیات کے شایان تہے ایک تو یہہ کہ اپنے قدیم و وفادار ملازمون کی
ایک وصیت نامہ مصدقہ بدستخط مہاراؤ صاحب اور اپنے خلف مادہو سنگہ
صاحب ایجنٹ کے اس مضمون سے مرتب کرایا کہ اگر میرے انتقال کے بعد

اونکو نوکر نرکہا چاہے تو اونکو بلا مواخذہ حساب کارگذاری سابقہ کی آزادی اور
جہان چاہین وہان رہنے کی اجازت ہوجاوے مہاراو صاحب اور مادہو سنگہ
کے دستخط ہوجانے کے بعد حسب درخواست ظالم سنگہ صاحب ایجنٹ نے بہی بطور
کفالت تعمیل کے اپنے دستخط ثبت کئے اس سے ثابت ہے کہ اخیر وقت تک منتظم اپنے
آقا کی بزرگی و سرپرستی کو تسلیم کرتا تہا اور اپنے بیٹے کے طریقہ سے خایف تہا
دوسرا کام یہہ تہا کہ اپنے تمام عمر کی عادت اور رواج ملک کے خلاف دنڈ یعنی
مصادرہ کا لینا علاقہ ریاست کوٹہ کے اندر بالکل موقوف کردیا ایسے رواج کا
کہ کل راجپوتانہ مین بکمال مضبوطی و قدامت جاری ہے اور اپنے ہی ذاتی ارادہ
سے موقوف کرنا منتظم کی تیزی ذہانت اور خواہش رضاجوئی سرکار محافظ کی
ثبوت کامل ہے اوسکو بخوبی معلوم تہا کہ اپنی رعایا کے ساتہہ انصاف و سلوک
سے پیش آنے کے برابر سرکار انگریزی کے خوش کرنیکا کوئی ذریعہ نہین ہے پس بنظر
حصول اون فواید کے جو اس مطالبہ کی معافی سے خود اوسکے اور ریاست کے
حق مین پیدا ہونیوالی تہی و نیز بغرض حصول تحسین و آفرین سرکار انگریزی کے
اوس نے اخذ مصادرہ کو اس تاکید سے موقوف کیا کہ علاقہ راج کے ہر ایک
قصبہ مین پتھر نصب کراکے اون پر اس مکروہ رواج کے از سر نو جاری کرنیوالے
کو سورج و چاند و گئو و سور کی قسمین اور عاقبت مین گنہگار اور دوزخی ہونے
کی بد دعا کندہ کرادین ٭

اس نزاع و فساد کے انجام مین سب سے زیادہ سختی منتظم کے پسر کنیزک زاد پر ہوئی
وہ بروز روشن دیس سے نکالا گیا گوردہن داس اور اوسکی والدہ سے منتظم کو

کمال محبت تہی۔ امن و عافیت خلایق کیواسطے اس فتنہ انگیز کا ہمیشہ کیواسطے جلاوطن
کرنا لازم آیا مگر خوف تہا کہ باوجود اوسکی شرارت و بداخلاقی کے ظالم سنگھ کو اوسکی
علیحدگی ناگوار ہوگی مگر جب حکم اخراج کی تعمیل ہوئی اوس نے مطلق پاس نہ کیا
بلکہ صاف کہدیا کہ آیندہ کو اوسکے وجود سے ہاڈوتی کی ہوا گندہ نہونے پاوے
اوسکو ہدایت ہوئی کہ دہلی والہ آباد مین سے جس مقام کو بہتر سمجھے وہان رہا کرے
چنانچہ اوس نے دہلی کو پسند کیا اور بہ تقرر پنشن بیش قرار مع قبایلون کے وہان
رہنے لگا اوسکے ساتھہ خدمتی ملازم بہت تہے اور اونکے سوائے حکام دہلی نے
چند سوار متعین کر رکہے تہے ۔

سنہ ۱۸۲۱ء مین براہ نا عاقبت اندیشی اوسکو اجازت ہوئی کہ مالوہ مین جاکے رہے
جابوہ کی کنیز ک زاد دختر سے شادی کی اوسکو وہان پہونچے دیر نہوئی تہی جاب
کوٹہ مین بجاے امن و عافیت کے شر و فساد کی علامتین نمودار ہوئین کہ
دبوندی مین خطوط پکڑے گئے اور اوسیوقت دریافت ہوا کہ فوج منتظم کے
مجرب بہادرون کے دل بہر گئے ہین کسی نے بیان کیا کہ سیف علی حاکم راج گڑہ
تیس برس کا ملازم اور نہایت خیر خواہ و وفادار و بہادر گمراہ ہوکے اپنے برا
آقا کا شریک ہوگیا ہے اول تو یہہ صرف تہمت سمجہی گئی مگر منتظم نے بمزید احتیا
راج پلٹن اور قلعہ کے درمیان دوسری فوج متعین کی کہ اس سے یکبار
سب راز کہل گیا مہاراؤ صاحب فی الفور آبی راستہ سے نکلکر سیف علی
پلٹن کے ایک حصہ کو قلعہ مین لیگئے بفور استماع اس حال کے نابینا منتظم نے بلا
میانہ فوج لیکے باقیماندہ پلٹن پر حملہ کیا اور ایک برج پر جس سے نہ فقط

ہر ایک مقام بلکہ دریاسے چمبل کے طرفین کا ملک دبے ہوئے تھے چوبیس ۲۴
پونڈ کے گولون کی دو توپین چڑھا کے قلعہ پر گولہ اندازی شروع کی اس آتش فشانی
کے وقت مہاراؤ صاحب اور اونکے بھائی پرتھی سنگھ بذریعہ کشتی عبور دریا کرکے
بوندی کو چلے گئے بشن سنگھ بھائیون سے علیحدہ ہوکے منتظم کے پاس آگیا رئیس
بوندی کو سرکار سے ہدایت ہوئی کہ رئیس مفرور کے ساتھہ مہمان نوازی سے
پیش آنے کی تو ممانعت نہین ہے مگر وہ منتظم سے لڑنے کیواسطے بوندی مین فوج
جمع کروگے تو تم سے سخت بازپرس ہوگی اور ہمدران حال نیمچ کی فوج انگریزی
کے صاحب کمینڈنٹ کو لکھا گیا کہ جابوہ اور بوندی کے درمیان فوج کی جمعیتین
مقرر کرکے راستہ کا انتظام کردین اور اگر گوردھن داس مہاراؤ صاحب کے شامل
ہونیکا ارادہ کرے تو اوسکو زندہ یا مردہ جسطرح ممکن ہو گرفتار کرین مگر باوصف
اس حسن تدبیری وخوش انتظامی کے وہ اس سرزمین کے ناہموار اور پیچدار
راستہ سے صاف نکل گیا مگر جب دیکھا کہ رئیس بوندی اپنے ارادہ پر ثابت قدم
ہے تو مارواڑ کو چلا گیا اور وہان بھی پناہ نہ ملی تب بجز اسکے کہ دہلی مین جاکے
قید ہوجاوے چارہ نہ دیکھا۔ مگر شاید اوسکا جانا مشورت سے ہوا ہو کیونکہ
اوسکے دہلی کو روانہ ہوتے ہی مہاراؤ صاحب نے بوندی سے بندرابن کی جاگیر
کیواسطے کوچ کیا اور یہہ امید ہوئی کہ شاید اپنے کل دیوبرجناتھہ کے خاص ملک
مین بود وباش اختیار کرکے بقیہ عمر کو امن وعافیت سے بسر کرین اونکا بوندی کو جانا
بسبب کمی فاصلہ درمیان کوٹہ وبوندی اور قربت خاندان دونون ریاستونکی عوام
کے نزدیک کچھہ بڑی بات نہ تھی کیونکہ خانگی نفاق کی وجہہ سے اکثر قرب وجوار کی

ریاستون مین چلی جاتی ہین اور رفع نزاع ہوجانے پر راضی ہوکے واپس آجاتے
ہین مگر بوندی سے کوچ کرتے ہی خلایق کو امید ہوئی کہ اونکو اور کہین سے مدد
ملیگی اور ملک کے ہر ایک رئیس نے دردمندی اور تشفی کے خطوط بھیجے اور بجز
راج بہرت پورکے کہ وہان کے مہاراجہ صاحب نے اول اپنی پیری وضعف بصارت
کے عذر سے کچھ تحایف بصحب ملازمان بھیجے اور جب ہاڈا نے اونکو نامنظور کیا
تو صاف کہلا بھیجا کہ راج بہرت پور کی سرحد کے اندر قدم نرکہے جس ریاست مین
ہوکے گذرے اونکے رتبہ کے موافق خاطر و تواضع کی یقین تہا کہ برج کی سرزمین
پر رہنے سے جے دیو کے تمکنت کو دیکھکے تارک رئیس کی نظر مین دنیوی تاج تخت
ہیچ نظر آنے لگے اور کرشن اور راد ہا کے چرتر اوسکے حافظہ سے چند کی سخن سازی
اور چوہانون کے فتوحات کو سہوکر دینگے اسواسطے اوسکے وہان پہرنے مین کچھ
تعرض نہوا مگر برعکس اوسکے اونکو تہوڑے دنون مین اپنے ماضی وحال طریقہ بود
وباش کا تفاوت یعنی پردیس مین مع محتاج ہمراہیون کے سرگردان پھرنا صریح نظر
آیا اور وسط اپریل مین بعزم معاودت کوٹہ بندرابن سے متہرا کو آئے مگر نیخوست
طالع نے کہ بشکل گوردہن داس مجسم تہی اس ارادہ کو پورا نہونے دیا اور اوس
شخص کو باوجودیکہ سخت قید مین تہا معزز ہندوستانی اہلکارون سے سا
کرنیکا موقع ملگیا ؛

فریب وفتنہ انگیزی روز بروز زیادہ ہوتی رہی بے ایمان اہلکارون نے ہی
امید قایم کی اور مہاراؤ صاحب کے وکلاء موجودہ صدر نے بجاے صرف
ذریعہ رسل ورسایل فیمابین سرکار اعلےٰ وگراہ رئیس یعنی صاحب ایجنٹ کے اہلکا

مذکور کو متوسط کر دیا اسپر اونہون نے زیادہ فوج جمع کر کے ہاڈوتی کو کوچ کیا اور اثنار راستہ جس رئیس کے علاقہ مین ہو کر گئے اوسی سے کہتے گئے کہ حسب منظوری سرکار انگریزی اپنے اختیارات مالکانہ کو کہ مدت سے موقوف تہے حاصل کرنے کے واسطے جاتے ہین اور اہلکاران مذکور کے چپراسی وخزانچی دہلی کا گماشتہ کہ رئیس کو زر مطلوبہ دیتا تہا موجود ہونے سے ہر ایک کو اونکے کلام کا یقین آگیا اور اس فریب مین آکے خلایق کو اونکی کامیابی کی خواہش کامل پیدا ہوئی جسقدر بڑہے فوج زیادہ ہوتی گئی اور اختتام موسم بارش ۱۸۲۱ء پر لب دریای چمبل پہونچے تین ہزار آدمیون سے عبور دریا کر کے ایسے مضمون سے احکام طلبی جاری کئے کہ ہر ایک راجپوت نے یقین کر کے تعمیل کی یعنی حسب شرایط عہد نامہ دادخواہ ہونے کی اطلاع دیکے بحوالہ حقوق قدیمی اپنے شامل ہونے کے خواستگار ہوئے کہ ریاست کے ہر ایک ہاڈا نے بدل منظور کیا - اونکے طریقہ سے راجپوتون کے عقاید وفاداری کا حال بخوبی منکشف ہوا کہ منتظم کے قریب ترین رشتہ دار اور پروریش یافتہ ملازم اوس سے علیحدہ ہو کے موروثی وحقدار رئیس کے جسکو بعض نے کبہی دیکہا بہی نہا اور نہ جانتے تہے شامل ہو گئے عرصہ تک طرفین سے سوال وجواب ورد وکد ہوتی رہی ایک مہینے بعد مہاراؤ کشور سنگہ صاحب نے بمقام میانہ بمتی اسوج بدی پنچمین مطابق ۱۶ ستمبر خط مندرجہ ذیل متضمن شرایط صفائی کرنل ٹوڈ صاحب کیخدمت مین بہیجا ؛

خط مہاراؤ کشور سنگھ بنام کرنل لوڈ صاحب متضمن شرایط صلح و صفائی

چاند خان نے مجھہ سے اکثر دریافت کیا ہے کہ تم کن شرایط پر صفائی کرنا چاہتے ہو
اگرچہ پیشتر ہی معرفت مرزا محمد علی بیگ اور لالہ سالک رام وکلاء کے آپکو شرایط مزکور
سے اطلاع دیگئی ہے مگر اب اونکی فہرست بہیجی جاتی ہے امید ہے کہ آپ اونکے بموجب
عمل کرینگے چونکہ آپ سرکار انگریزی کے قایم مقام ہین میرا انصاف کرین مالک کا
مالک اور ملازم کو ملازم کردین کہ سب ریاستون مین یہی حال ہے اور آپ سے
مخفی نہین ہے ؛

۱ مہاراؤ امید سنگھ صاحب کے روبرو بمقام ——— دہلی عہدنامہ ہوا تہا اسکے
بموجب عمل کرونگا ؛

۲ مجھکو ناجی ظالم سنگھ کا کلی اعتبار ہے جسطرح اوس نے مہاراؤ امید سنگھ
صاحب کی نوکری کی اوسیطرح میری کریگا پس مین قبول کرتا ہون کہ وہ منتظم
کاروبار ریاست رہے مگر میرے اور مادہو سنگھ کے درمیان شک و شبہہ پیدا
ہوگیا ہے کہ ہماری موافقت کبھی نہین ہوسکتی ہے اسواسطے مین اوسکو جیہہ شرا
دونگا کہ وہان رہا کرے اوسکا بیٹا بالا لال میرے پاس رہے اور جسطر
وزیر اپنے آقا کے روبرو کاروبار ریاست انجام دیتے ہین میری بہت
کام کرے مین آقا رہون اور وہ ملازم رہے اگر وہ اسطرح رہیگا تو
تک یہی سلسلہ جاری رہیگا ؛

۳ جو خطوط سرکار انگریزی و دیگر سرکارون کو بہیجے جاوین میری ہدایت

سے تحریر ہون ٭

۴ میرے اور اوسکے حفظ جان کیواسطے بہ تعارف سرکار انگریزی ضمانت لیلی جاوے ٭

۵ پرتہی سنگہ کے واسطے جاگیر مقرر کرون گا کہ وہ وہان رہیگا اور پرتہی سنگہ اور رنبن سنگہ کے ہمراہیون کا عملہ میرا مقرر کیا ہوا ہوگا اسیطرح اپنے یکجدی اور ہمقوم لوگون کے واسطے جاگیرین مقرر کرون گا اور وے حسب دستور قدیم میرے پاس رہینگے ٭

۶ میری اردلی خاص تین ہزار آدمیون کی اور بابا لال میرے پاس رہینگے ٭

۷ ملک کی آمدنی کشن بہنڈاریعنی خزانہ صدر مین رہیگی اور وہان سے خرچ ہوگا ٭

۸ قلعدارون کو مین مقرر کرون گا اور فوج میری تحت حکومت مین رہیگی منتظم کو اختیار ہے کہ اہلکاران ریاست سے اپنے احکام کی تعمیل کرادے مگر میری صلاح ومنظوری کے ذریعہ سے ٭

۹ بہ شرایط مین چاہتا ہون اور وے راج ریت یعنی قواعد حکومت کے بموجب رہینگے مین فقط

اس خط کے پہونچتے ہی روز افزون بدنظمی کے انسداد کا کوئی ذریعہ نہ رہا اور جو تجویز انواع خیالات سے ابتک موقوف رکہی گئی تہی کرنی لازم آئی ٭ منتظم کی آزمودہ کار ومجرب فوج کا کچہہ بہروسہ نہ تہا کہ اوس نے خود قبول کرلیا اس اقبال سے اوسکی طرز حکومت اور عوام کی خواہش معدلت کے کیا اچہے ثبوت

پہونچے کہ بمقابلہ اوس شخص کے جس نے اونکو پالا اور پرورش کیا تہا کل دیسی
پر دیسی فوج حقدار حاکم کیطرف ہوگئی یہہ پاسداری ریاست کے ہر سرشتہ اور
مقام پر اس کثرت سے پہیل گئی کہ خود منتظم نے کہا کہ میرے کپڑون مین سے دغا
کی بو آتی ہے امید تہی کہ وہ اس انحراف عالم کو دیکہہ کے کہ طشت از بام ہوگیا
تہا بے التفاتی نکریگا اور اپنے نام سے بغاوت وغصب اختیارات آثار نعمت
کی بدنامی رفع کرکے سرکار انگریزی کو پُر تردد و رنج آور موقع سے بچاویگا مگر یہہ
امید مبدل بمایوسی ہوئی وہ اپنے عہد نامہ کی شرایط پر ثابت قدم رہ کے اُنکی
تعمیل کی درخواست کرتا رہا اور اسیطرح مہاراؤ صاحب نے بہی بجز اسی
کے اور کوئی دلیل پیش نکی بلکہ عہد نامہ کی نقل صاحب ایجنٹ کے پاس بہیجکے برا
طنز کہلا بہیجا کہ اسپر بہی کچہہ عمل ہوگا یا نہین اگر شرایط تتمہ اصل عہد نامہ مین د
ہوجاتین تو یہہ خرابیان پیدا نہوتین اوسکے لغوی معنی اور منشار مین کچہہ فر
نہوتا اور سرکار انگریزی پر بدعہدی اور بے انصافی کی تہمت لگانیکا کسی کو
حیلہ نملتا اگرچہ اب بہی اسوجہہ سے کہ جن لوگون کیطرف سے شرایط تتمہ مقرر ہوئے
وہی ہے جنکی جانب سے اصل عہد نامہ منضبط ہوا تہا واقع مین کوئی الزام سرکا
کی نسبت عاید نہین ہوسکتا ہے البتہ اگر بجاے دو رئیس ایک با اختیار اور
برائے نام مقرر کرنے کی خیر خواہیون کا انعام کسی اور طرح سے دیا ہوتا اور
ذریعہ سے براہ دور اندیشی وقوع ان حوادث کا انسداد پیشتر سے کیا ہوتا
بہتر ہوتا مگر حسن اتفاق سے برائے نام رئیس کی خواہش حد واجب سے تجا
کرگئی اوس نے عہد نامہ کے منشار یا عبارت پر قناعت نکرکے تین ہزار ہمیا

لوگون کی اردلی کا اپنے ساتھہ رکھنا حسب مرضی اپنی جاگیرون کا دینا خود فوج کا
حاکم ہونا اور اپنی طرف سے قلعہ دارون کا مقرر کرنا چاہا کہ یہہ امور شرایط عہدنامہ
سے صریح برخلاف تہے اور اولاد ظالم سنگہ کے بہ اختیارات نظم ونسق ریاست عہدہ
منتظمی پہ مقرر ہونے کی نسبت یہہ درخواست کی کہ میری مرضی پر منحصر رہے کہ اس
صورت مین اوسکا عہدہ جو بذریعہ عہدنامہ مکفول ہوچکا تہا محض ناپایدار وغیر
معین رہجاتا ؛

جب تحقیق ہوگیا کہ کوئی تدبیر رئیس کو بدصلاح اور فتنہ انگیز مشیرون کے اغوا
سے کہ شبانہ روزی جمع ہوکے اپنے اور اپنے بزرگون کی مظلومی کی شکایتین
کیا کرتے تہے باز رکہنے کیواسطے کارگر نہین ہوسکتی ہے تو فوج جو عہدنامہ پر حکماً
عملدرآمد کرانے کیواسطے بلائی گئی تہی بہ اتفاق فوج منتظم روانہ ہوئی جسوقت
متفق فوجین کالی سندہ کے کنارہ پر پہونچین اور مخالفون کے درمیان صرف ندی
رہگئی کثرت بارش سے ایسی طغیانی ہوئی کہ چند روز تک عبور نہوسکا اس عرصہ
مین بہرکوشش ہوئی کہ استحکام دوستی یا صرف دوراندیشی سے اپنے اوپر
تباہی لانے سے باز رہین مگر کچہہ سودمند نہوئی اونکو طوفان اوٹہتا نظر آتا تہا
تاہم کسیقدر ہمت اور کسیقدر مایوسی سے اوسکو قریب تر ملایا سرکار انگریزی
سے انتہا درجہ کا عجز وانکسار کرتے تہے اور صاحب ایجنٹ کی دوستی اور خیرطلبی
کو بدل تسلیم کرتے تہے مگر ہر ایک صلاح وتاکید کا جواب صرف یہی تہا۔ عزت کے
بغیر زندگی کیا ہے۔ اختیار وحکومت کے بغیر مالک کیا ہوتا ہے۔ اپنے بزرگون
کی موروثی حکومت کو حاصل کرنا یا مرنا ضرور ہے ؛

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

رئیس سے زیادہ منتظم کا طریقہ پُر پیچ و دقت طلب تہا جس حالت مین وفاداری کے
دم بہر کے اپنی سفید ڈاڑہی کو داغ بدنامی سے بچانا چاہتا تہا اوس نے بہی
اپنے حفظ حقوق و فواید کے واسطے عہدنامہ کو ڈہال بنا رکہا تہا مگر اوسکی خواہش
یہہ تہی کہ اپنی طرف سے اقدام جنگ و جدل کرنے کے بغیر اختیار و حکومت کو قایم
رکہے مگر حکام انگریزی اوسکے ترک ذمہ دری پر کیونکر اغماض کر سکتے تہے اوس
نے عذر بیہودہ کیا کہ میری فوج بدگمان بلکہ باغی ہو رہی ہے اور وقت ضرورت پر
کار زار پر آپ کیطرف توپین پہیر دیگی - مگر اوس سے کہا گیا کہ گمراہی فوج کا خطرہ
ہم اپنے ذمہ لینگے لیکن اگر تم اپنے خاندان کے اختیارات مکفولہ کو محفوظ رکہنا
چاہتے ہو تو جسطرح تردید حملہ مین کرتے ہو اوسیطرح حملہ آوری مین بہی عمل کرو
اور وفاداری مین ثابت قدم رہنا اور اپنے اختیار و حکومت کو قایم و برقرار
رکہنا دونون باتین ایک حالت مین ممکن نہین ہین خود سر منتظم چاہتا تہا کہ اپنا
کام اورون کے ہاتہہ سے کرائے عہدنامہ کے فواید کو حاصل کرے مگر اوسکے بموجب
تکلیف کرنی لازم تہی اوسکو گوارا نکرے اخیر وقت تک بہی صاحب ایجنٹ یہی امید
رکہتے تہے کہ بجاے اسکے کہ جن لوگون کا محافظ تہا اون سے لڑائی کر کے خلاف ورزی
سوام دہرم کی سزا اور دنیا کی بدنامی کا متحمل ہو براہ موافقت و زمانہ سازی
لڑائی سے کنارہ کرے مگر اوسکے جو فروش گندم نما تجویزون سے کہ صرف عوام
کو بہکانے کیواسطے تہین یہہ امید بہی قطع ہوئی اور اگرچہ اوسکے دلمین انواع
وسواس و خیالات تہے شوق حکومت سب پر غالب آیا ؛
اوسکے اور اوسکے افسرون کی موجودگی مین اتفاق افواج کی بابت بحث ہو

اور بنظر حفظ یکسانیت عملدرآمد حسب درخواست اوسکے ایک انگریز افسر اوسکی
فوج پر متعین ہوا۔
بتاریخ یکم اکتوبر علی الصباح حملہ کیواسطے فوج کا کوچ ہوا منتظم کی فوج مین آٹھ پلٹنین
پیادگان بتیس توپین اور چودہ رسالہ جات سواران معروف پایگاہ تہے۔
انمین سے پانچ پلٹنین چودہ توپین اور دس رسالہ جات ہراول بنے اور باقیماندہ
مع خود منتظم کے پانسو قدم کے فاصلہ پر پیچھے رہے اور انگریزی فوج جسمین
دو سبک پلٹنین چھہ رسالہ سواران اور ایک سبک اسپی توپخانہ تہے فوج منتظم
کے دست راست پر صف آرا ہوئے وسیع میدان جسپر فوج تیار ہوئی ایک ندی
کیطرف کسیقدر ڈہالوان تہا اور ندی سے دوسری طرف کہڑی بلندی تہی
ندی سے پار تہوڑی دور بلند زمین پر مہاراؤ صاحب کا لشکر تہا خیمون کو کہڑا
چہوڑکر اونہون نے بہی ندی کے کنارہ پر فوج کو تیار کیا راج پلٹن مع سیف علے
انسر کے کہ اپنے قدیم آقا سے باغی ہوگئے تہے بجانب چپ تہے مہاراؤ صاحب
پانصد سواران قوم ہاڈا بجانب راست تہے اور درمیان مین ابتر سپاہ
کا انبوہ کثیر تہا جب تک فوج متفق نے دشمن سے دوسو گز کے فاصلہ پر اپنے
واسطے مناسب موقع پسند کر لیا کچہہ مقابلہ نہوا اور نہ کوئی بہاگا اس وقفہ کو
غنیمت سمجہہ کے صاحب ایجنٹ نے کمانڈر افسر صاحب سے فوج کو ٹہروایا اور
خود راہ رئیس اور اونکے وفادار ہمراہیون کو آفت سے بچانے مین ایکدفعہ پہر
کر شش کی فوج سے آگے نصف فاصلہ تک بڑہ کر شرایط مذکورہ سابقہ پر صلح
کرنے کیواسطے کہا اور مہاراؤ صاحب کو لیجا کر اونکے بزرگون کی گدی پر بٹہانیکا

اقرار کیا اسپر بہی باوجودیکہ صریح تباہی نظر آتی تہی اونہون نے اپنی درخواست
مین کچہہ کمی نکی اور تین ہزار ہاڈون کی اردلی کے بغیر کوٹہ مین داخل ہونیکی
نہ کیا اونکو غور و تامل کرنے کیواسطے پاؤ گہنٹہ کی مہلت ملی اس عرصہ مین مرہٹون
کی فوجین اپنے اپنے موقع سے آمادہ جنگ ہوئین مہاراؤ صاحب کے منتخبہ گروہ
نے اپنی کل طاقت کو بمقابلہ ہر اول فوج منتظم کے جمع کیا اور انگریزی فوج سے
اونکے مجتمع گروہ پر حملہ کرنے کی تیاری کی ۔
جب مہلت منقضی ہو گئی اور رئیس نے اپنے دعوی مین مطلق تخفیف نکی اسکا
کا اشارہ ہوا منتظم کی فوج نے توپ و بندوق سے حملہ کیا اور اوسیوقت اسکا
توپخانہ سے گولہ چلنے لگا اوسی بہادری سے جسنے فتح آباد اور دہولپور کے
میدانون مین ہاڈا نام کو ممتازی دی ہی منتظم کی فوج پر مہاراؤ صاحب کی
ہمراہی حملہ آور ہوئے کہ اونمین سے اکثر عین توپون کی مہرپون کے آگے آ
گئے اور یقین ہے کہ اگر انگریزی سوارون کے تین رسالون نے اونکو
ہوتا تو بازوے چپ کو توڑ کر پہاڑی کی فوج پر جہان خود منتظم تہا پہونچ
اس معرکہ مین شکست پاکے اونکو بجز اسکے کہ ناسادی مقابلہ سے فرار کر
چارہ نہوا چار سو ہاڈا سوارون کے غول مین محفوظ ہو کے مہاراؤ صاحب
ندی کا عبور کیا اور قریب نصف میل دور ایک بلند زمین پر کہڑے ہو گئے
مددگارون کا گروہ شکست ہو کے مخالف سمتون مین متفرق ہو گیا انگریزی
نے جلدی سے ندی کا عبور کر کے جسوقت پیادون نے جنوب کیطرف جا
راستہ فرار کو روکا دو رسالون کو حکم ہوا کہ رئیس پر گولہ اندازی کرین جو

کامل پرہیزکر کے اسوقت مین بہی اپنے ارادہ پر ثابت قدم رہے اور فوج حملہ آور
بڑہی تو ایک مقام پر جمع ہوکے استقلال سے اوسکا انتظار کیا بہاگنے سے متنفر تہے
اور دعوی جہوڑنیکو غرور متقاضی نہوا اوہر فوج کی افسری پر ایک صاحب
انگریز تہے ان افسرون اور محکوم فوج کو تجربہ تہا کہ جہان حملہ کیا دشمن بہاگا مگر
وہ بہاگنے والے پنڈارے تہے راجپوت نہ تہے - یہہ گروہ دیوار کیطرح بے حس وحرکت
کہڑا رہا اونکے حربہ سے رسالہ جات نے معاودت کی دونون جوان افسر لفٹنٹ
کلارک صاحب ولفٹنٹ ریڈ صاحب کہیت رہے اور لفٹنٹ کرنل برج صاحب
مجروح شدید ہوکے بمشکل جانبر ہوئے اپنے ارادہ کے موافق مہاراؤ صاحب
نے حملہ پہیرنے سے مطمئن ہوکے آہستہ آہستہ چلنا شروع کیا اور جب تک
توپخانہ نے پہونچکے روندا اور گراپ کے گولے ڈالنے شروع کئے تیز روی اختیا
نہ نکی اور جب تین دیگر رسالہ جات حملہ کیواسطے تیار ہوکے آئے وہ سب مکاکے
کہیت مین چہپ کے غایب ہوگئے مہاراؤ صاحب کے بہائی پرتہی سنگہ نے خاندانی
بہادری اور سکونت ہاڈوتی کی مایوسی سے اوسی میدان مین جان دی قریب
پچیس سوارون سے واپس آکے دوبارہ لڑنے لگا جب فوج کی صف آگے کو بڑہی
تو باجرہ کے کہیت مین زندہ مگر مجروح شدید پایا اوسکو میانہ مین ڈالکر بحفاظت
سواران سکنر صاحب لشکر مین لائے اور بہت احتیاط سے علاج کیا مگر فایدہ مند
نہوا دوسرے روز مرگیا مرتے دم تک ہمت اور بہادری نگئی اپنی مصیبت
کا الزام صرف تقدیر پر رکہا اور کہا کہ اب مجہکو زندگی کی خواہش نہین ہے میری
روح اوس درخت پر کہ خیمہ کے قریب ہے رہکر بزرگون کی سرزمین کو دیکہتی

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

رہیگی اوسکی تلوار اور انگوٹھی کو کوئی سوار اوتار لیگیا تہا مگر پیش قبض و مالا اور دیگر
زیور کو اوس نے صاحب ایجنٹ کے سپرد کیا اور اپنے بیٹے کی پرورش کی کہ جو
کوٹہ کی گدی کا پس ماندہ وارث تہا صاحب موصوف کو وصیت کی ؛

مہاراؤ صاحب نے کہیتون مین چہپکر جان بچائی زراعت ایسی بلند اور گنجان تہی
کہ ہاتہی بہی نظر نہ آیا ندی واقع سرحد ہاڈوتی تک کہ پانچ میل کے فاصلہ پر ہے
کہیتون مین چلے گئے اور سرحد راج سے جسمین اونکی موجودگی پر خطر ہوتی خالی
کرنا کافی متصور ہوا پیادہ اور پردیسی لوگون کی فوج جنکو غیرت متقاضی نہ ہتی
ہوئی اور اکثر اشنا رراستہ متفرق سواران انگریزی کے ہاتہہ سے قتل ہوئی مگر
مہاراؤ صاحب اور اونکے ہمقوم بہادرون کے استقلال وجوانمردی کی دشمنون
نے بہی تعریف کی اونکی بہادری کی تعریف صفحات تاریخ مین متواتر لکہی گئی ہے اور
محل پر اگر خود اپنی آزادی وحکومت کو برقرار رکہنے کی غرض سے ظہور مین آئے
تو عجب نہین ہے مگر دو اشخاص قوم ہاڈا نے اپنی شجاعت و وفاداری کو
جانفشانی سے ثابت کیا ہے کہ اوسکا معرض تحریر مین آنا ضرور ہے جسوقت
کی فوج ندی کے برابر چلی جاتی ہتی آنصوب ندی کی ایک پہاڑی پر سے
چند گولیان اوسکی طرف آئین کل فوج نے حیرت زدہ ہوکے قیام کیا اور بغور
دیکہا تو معلوم ہوا کہ دو سینہ زور آدمی جس پہاڑی پر تہے اوسکو قلعہ تصور
کرکے فوج کیطرف بندوق رانی کرتے ہین ایک دو منٹ بعد فوج روانہ ہوئی
تو یکایک اونکی گولیون سے چند آدمی اول دستہ مین سے مجروح ہوکے پیچہے
چلے اور طرفین سے بندوقین چلنے لگین مگر اونکی ایک گولی کے مقابلہ مین

بیس گولیان جاتی تہین تاہم اونکی دراز بندوقون کی یہہ کیفیت تہی کہ جسوقت چلاتے
تہے دو چار آدمی مرجاتے تہے اور اپنی حفاظت کا اونہون نے کچہہ ایسا بندوبست
کر رکہا تہا کہ فوج کی گولیان اونپر مطلق کارگر نہوئین آخرکار دوبارہ پونڈکی توپین
لگائی گیئن اور گولہ پڑنے لگا تاہم اونہون نے کچہہ پروا نکی اور بدستور ایک
بندوق بہرتا اور دوسرا چلاتا رہا جب توپون کی مار سے بہی اونہون نے مورچہ
نہ چہوڑا اور فوج کے آدمی متواتر مرتے رہے یہہ تجویز قرار پائی کہ کل فوج کا دو
آدمیون سے لڑنا بیہودہ ہے توپ و بندوق چلانا بند کرکے یا تو صرف دو آدمی
اون سے دست بدست مقابلہ کرین ورنہ فوج اپنے راستہ سے چلی جاوے
یہہ حکم سنتے ہی دو روہیلے فوج سے علیحدہ ہوکر پہاڑی پر چڑہے انکے ہاتہہ سی
دونون جوانمرد کہ دس پلٹنون اور بیس توپون سے مزاحم و سدّ راہ ہوئے تہی
مارے گئے یہہ لوگ ہاڈا تہے ظالم سنگہ کے ظلم سے اونکی معاش جاتی رہی تہی اس
انتقام مین اونہون نے مجمع کثیر کو مار کے اپنی جانین تلف کین ؛

بیوڑوتی کے جاگیردارون نے مہاراؤ صاحب کے ساتہہ وہ وفاداری جسکو
سوام دہرم کہتے ہین اور راجپوتون کا مقدم وصف وہی ہے ثابت کی اور
ہمدران حال منتظم کی سختی حکومت کی بہی بخوبی تصدیق پہونچ گئی تا بحدیکہ مہاراجہ شیودانسنگہ
جسنے عہدنامہ منضبط کرایا تہا اور جسکو ظالم سنگہ کی عنایت سے استحقاق موروثی سے
بہی زیادہ جاگیر ملی تہی ظالم سنگہ سے منحرف اور رئیس کا خیرخواہ ہونے سے باز
نرہ سکا کہ اوسکے بیٹون مین سے ایک مجروح شدید ہوا ؛

مہاراؤ صاحب پاربتی ندی پر پہونچے اور تیر کے ندی کا عبور کیا دوسرے کنارہ پر

پہونچنے ہی تکلیف جراحت گولہ توپ سے اونکا گھوڑہ مرگیا تب مجبور معیت تین سوار
کے بڑودہ کو روانہ ہوئے حکام انگریزی کو اون سے دلی عداوت نہ تہی اور
یہہ چاہتے تہے کہ قدیم دشمنون کیطرح تعاقب کرکے اونکو نیست و نابود کردین
اونہون نے میدان جنگ پر مقابلہ کیا تہا مگر اپنے حق واجب کی حفاظت مین کر
سرکار سے مکفول ہوچکا تہا اور اسپر بہی صرف بطور تردید حملہ کے نہ بذریعہ
اسطرح اونکا داعیہ خلاف تعہد بالکل مغلوب و مسترد ہوگیا مقدم فتنہ انگیزون
مین سے ایک مارا گیا اور دوسرا جلاوطن ہوا اور مفروروں کو منتظم کی فوج
گرفتار کرکے سزا دی اور پہر فساد برپا ہونیکا خوف مطلق رفع ہوگیا سردارون
اپنی اس مصیبت کا حال پیشتر سے معلوم نہ تہا اور نہ اونہون نے کچہہ اسکا بندوبست
کیا تہا اسوقت اگر سرکار انگریزی چاہتی تو اونکو راجپوتانہ کی کسی ریاست مین
قدم رکہنے کو جگہہ نہ ملتی مگر چونکہ اونکو موجبات ضروری سے ارتکاب جرم لازم
آیا تہا اور اس ارتکاب پر بہت معزز و معتمد بد معاشون نے اونکو آمادہ کیا
اونکو زیادہ تنگ و ذلیل کرنا قرین انصاف و مصلحت متصور نہوا مہاراؤ صاحب
کے لشکر سے جو کاغذات گرفتار ہوئے اون سے خزانچی دہلی اور منشی صاحب
دفتر فارسی کی ایسی شرارت و مکاری ثابت ہوئی کہ مہاراؤ صاحب اور
بہادر ہمراہی جنہون نے ان بد معاشون کے فریب مین آکے اپنے دعوی
مصنوعی تقویت کے زعم مین آفت اوٹہائی ہر طرح رحم کے لایق تہے ایک
مین چند معزز سردارون نے صاحب ایجنٹ کی معرفت منتظم کو صاف لکہہ
کہ ہمنے آپ کے معتمد وزیر کی ہدایت کے بموجب مہاراؤ صاحب کے احکام

کی تعمیل کی ہے علاوہ بران کاغذات مذکورہ مین باقاعدہ عہدنامجات وخطوط
اقراری برآمد ہوئے اون سے منشی وخزانچی کی چالاکی بخوبی ثابت ہوئی کہ بعد
تحقیقات دونون اپنے اپنے عہدون سے معزول ہوئے اس فریب وچالاکی
کے ظاہر ہوتے ہی اپنے دعوی کی بے بنیادی سے آگاہ ہوکے احکام سرکاری
کو تسلیم کرنا منظور کیا ادہر منتظم کو ہدایت ہوئی کہ مہاراؤ صاحب کے کل ہمراہیون
کا قصور معاف کرکے اونکو اپنی اپنی جاگیرون مین بلاخوف وتامل آجانیکا اشتہار
جاری کرے کہ ایک ہفتہ کے اندر بالکل امن ہوگیا اور سردارون نے اپنی گہرون
پر بعافیت پہونچ کے سرکار کی رحم وبردباری کے عوض دعاء خیر دی مہاراؤ صاحب
اس وجہہ سے کہ حرص وہوا دنیوی کی یاس وشکست پر انسان کی تشفی و
اشک شوئی صرف مذہبی خیالات وعبادت معبود سے ہوتی ہے مندر ناتہہ دوارہ
واقع میواڑ کو چلے گئے اور جن لوگون نے بطمع زر وبراہ خودغرضی مکر وفریب
سے اونکو گمراہ کیا تہا چہوڑ چہوڑ کے غایب ہوگئے اب اونکی چشم باطن کہلی اور
حقیقت واقعہ پیش نظر ہوئی منشا وعبارت عہدنامہ کے خلاف ورزی یکلخت
چہوڑ دی - صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے بصلاح ورضامندی منتظم ایک خط متضمن
اون شرایط کے جنکے بموجب مہاراؤ صاحب کا کوٹہ مین واپس آنا ممکن تہا اونکے
پاس بہیجا مہاراؤ صاحب نے اوسکو منظور کرلیا تب صاحب ایجنٹ نے بتصدیق
منتظم عہدنامہ مندرجہ ذیل منضبط کرایا:

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عہدنامہ مقبولہ مہاراؤ کشور سنگھ صاحب مورخہ اگہن بدی ۳

سمت ۱۸۷۸ مطابق ۲۲- نومبر ۱۸۲۱ء مقام ناتھ دوارہ

مین مہاراؤ کشور سنگہ والی کوٹہ اپنے دو سال گذشتہ اور خصوص زمانہ حال کے
طریقہ پر غور کرکے اور اوسکی بدانجامی سے آگاہ ہوکے حسب ہدایت پُر شفقت
سرکار انگریزی ریاست کوٹہ کی عافیت اور اپنے ذات خاص کی آسایش کے
واسطے شرایط ذیل پر جنکے بموجب آیندہ کاربند رہون گا مہر و دستخط ثبت
کرتا ہون ؛

میرے ارادہ کے سری ناتھ جی گواہ ہین اگر مین اوس سے انحراف کرون سرکار انگریزی کی عنایت سے محروم و مایوس کیا جاؤن ؛

سرکار انگریزی جو حکم دیگی اوسکی خوشی سے تعمیل کرونگا اور میری آسایش و معاش کیواسطے جو کچھہ آپ کی یعنی کرنل ٹوڈ صاحب کی معرفت قرار پاوے اوسمین کسیطرح کا عذر نکرونگا ؛

عہدنامہ دہلی کے بموجب جو میرے اور میرے وارثون کیطرف و نام سے نانا جی ظالم سنگہ جی اور اونکے وارث بعینہٖ جسطرح میرے والد راجہ امید سنگہ جی کے زمانہ مین تھے نظم و نسق ریاست مین بالکل با اختیار رہینگے ملک و جمع و قلعہ جات و تقرر و موقوفی ملازمان وغیرہ کل امور مین اونکا مطلق اختیار ہوگا مین کسی مین مداخلت نکرونگا اس مفسدہ کے فتنہ انگیزون کو سزا مل گئی

اور گوردہن داس - سیف علی - مہاراجہ بلونت سنگہ - قاضی مرزا محمد علی و شیخ حبیب علی میرے مغوی و بدصلاح کار سب آپ کے حکم سے چلے گئے ہین اشخاص مذکورہ بالا و دیگر اشخاص موجب گمراہی سے مین کسیطرح کی خط و کتابت و آمد رفت نہ رکہونگا بجز اون لوگون کے جو میری حفاظت جسمانی کیواسطے مقرر کئے جاوین مین کوئی سپاہ اون سے مختلف قسم کی یا تعداد مین زیادہ نرکہونگا اور جو لوگ منتظم کے مخالف ہین اونکو اپنے دربار مین نہ آنے دونگا اور نہ اون سے کچہہ واسطہ رکہونگا ؛

فرد اول زر مصارف جو منتظم ریاست کوٹہ مہاراؤ کشور سنگہ صاحب اور اونکے اہل قبیلہ اور عملہ کیواسطے ماہ بدی اسمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ - جنوری سنہ ۱۸۲۲ سے ہر مہینے کے وسط پر ادا کرتا رہونگا - اس رقم کی تفصیل صحیح نہین ہے مگر ماہوار سکہ حالی

اصل مین اسیطرح لکہی ہے

یک لکہہ للوے ۱۲ لاموجہ ۱۰ سالانہ

مدرسی برج ناتہجی	خیرات خانہ	رسوئی خرچ	خرچ زنانہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	پوشاک	دست خرچ	شاگرد پیشہ خدمتگاران
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan K

طویلہ	فیلخانہ	رتھ خانہ وغیرہ سواری زنانہ	پالکی خانہ
سمہ ۔ لما لعہ	سمہ ۔ ما معہ ۹ر	الـ ۔ اعا لے ر ۵ر ۶ ہم	الـ ۔ اعا لعہ
سپاہ تعلق محل سوسوار و باقیماندہ پیادہ للو للو ۔ صما لہ	شتران سا معہ ۲ر	سانڈنی اعا لہ ۷ر ۹ ہم	ہیمہ سوختنی لما عہ
کاہ لما صہ	رنگت ما ر	عمارت سمہ ۔ ما صہ	خرید دواب
فراشخانہ الـ ۔	دواخانہ اعا ر	لوبداخانہ سا ر	

العبـــــــــر

دستخط مادہو سنگہ

فرد دوم مواجب باپو لال جی خلف پرتہی سنگہ مع قبایل کہ منتظم ریاست ماہ بدی یکم سمت ۱۸۷۸ مطابق ۸ - جنوری ۱۸۲۲ سے ہر مہینے کے وسط میں

الـ صما ۔ ماہوار مت ۔ سالانہ

العبـــــــــر

دستخط مادہو سنگہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

اس عہدنامہ کے ذریعہ سے صاحب ایجنٹ نے مہاراؤ صاحب اور منتظم کے درجہ
ومراتب کا قاعدہ مقرر کرکے اونکے اختیارات کی حدین مقرر کردین تاکہ آیندہ
کو اونمین اختیارات کی بابت بحث ونفاق پیدا نہو مقصود اعظم یہہ تہا کہ مہاراؤ
صاحب کے حفظ مراتب وآسایش وعافیت کا سامان وافر مہیا کیا جاوے چنانچہ
وہ اس افراط سے ہوا کہ اونکے والد یا کوئی کے کسی اور رئیس کو حاصل نہوا تہا
اور کل آمدنی کا بیسوان حصہ ہونے کی وجہ سے حیثیت ریاست سے بہی زیادہ
تہا واقعی یہہ رقم مہاراناصاحب والی میواڑ سرگروہ مقبولہ قوم راجپوت کے
خانگی مصارف سے زیادہ ہے مگر البتہ بمقابلہ محدود وسعت آمدنی ملک میواڑ
کے کوٹہ کی روز افزون ومالامال جمع مین اوسکی زیادہ گنجایش ہے ؛
مراتب ضروری طے ہونے کے بعد لازم آیا کہ گمراہ رئیس کو باور کرایا جاوے
کہ جسقدر حفظ شرایط عہدنامہ مین جسکے سبب سے اوسپر آفت آئی تہی کوشش
کیگئی اوسیقدر اوسکی امن وعافیت کو محفوظ رکہنے مین کیجاوے گی واقعات
گذشتہ کے خیال سے براہ واجب اوسکو اپنی جان کا خطرہ تہا اور ناتہہ دوآہ
سے رایسی کے وقت بہی جب متواتر جہد وفہمایش سے اوسکی بے اعتباری
کسیقدر رفع ہوگئی تہی اوسکے دلمین شک پیدا کرنے کیواسطے ایک صورت پیدا
ہوئی ایک عضو شکستہ شخص اوسکا بہائی بشن سنگہ بنکے آیا اور بیان کیا کہ خلف منتظم
کے حکم سے مجروح ہوا ہون اوسکی اور بشن سنگہ کی صورتمین کسیقدر مشابہت ہونیکے
سبب سے فریب پیش گیا اور اگرچہ سب کارسازی بہت جلد ظاہر ہوگئی مگر اس
سے بہی اوسکے دل پر اسقدر بدگمانی پیدا ہوئی کہ متواتر کوششون کے بغیر

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

رفع نہو سکی رانا صاحب اودے پور نے کہ راؤ صاحب کے بہنوئی تہے بفور استماع
حال اس افترا پردازی کے اوس فریبی کو گرفتار کرکے شہر مین بلایا اور فوراً
ہلاک کرڈالا اوسکے بلا تامل مارے جانے سے دریافت نہو سکا کہ اس سازش مین
کون کون شخص شریک تہے صرف اسقدر معلوم ہوا کہ وہ علاقہ ریاست جے پور
کا رہنے والا ہے اور کسی جرم مین اوسکے اعضا قلم ہوئے تہے - غرض ایسے
مکر و فریب کے سبب سے کشور سنگہ کے دل پر وہ بدگمانی قایم ہو گئی کہ معقول
دلایل اور نہایت صاف و صحیح تقریر سے اوسکا رفع ہونا دشوار ہوا ؛
یہہ شعبدہ رفع ہونے کے بعد مہاراؤ صاحب ناتہہ دوارہ سے کوٹہ کو عازم
ہوئے اور منتظم اور صاحب ایجنٹ ساتہہ ہوکے اونکو شہر مین لے گئے اور جس
گدی کو دو دفعہ چہوڑ چکے تہے اوسپر تیسری دفعہ پہر بٹہایا ؛
علاوہ مصارف مندرجہ فرد کے خیرات و مصارف تہوار و رسمیات متعلق نو
کا اہتمام بہی مہاراؤ صاحب کے اختیار مین رہا اور مثل نقارخانہ واقع د
دروازہ کلان قلعہ کے کل جلوس ریاست داری بدستور اونکے محل مین
دسہرہ اور کل دیگر تہوارون پر ملازمان ریاست اونکی خدمت مین حاضر
اور نذر دیتے اور کل انعام و بخشش اونہین کے نام سے دئے جاتے تہے
کے اندر و باہر کل محلون پر اونکا اختیار تہا اونکی مرمت کیواسطے روپیہ
تہا اور عملہ باغات و شکارگاہ و محافظان ذات خاص کے تقرر و تنخواہ
کو اختیار تہا اس انتظام کے بلا تعرض جاری رکہنے کیواسطے سرکار انگریزی
کیطرف سے ایک صاحب ایجنٹ مقرر ہوئے اور یہہ تہی سنگہ متوفی کے بی

نابالغ کیواسطے معقول معاش مقرر ہوئی بشن سنگہ کی خلاف ورزی کے سبب سے اوسکے
اور مہاراؤ صاحب کے درمیان کدورت ہوگئی تہی اسواسطے اوسکو بہ اضافہ جاگیر
انتہ کے قدیم مسکن کوکہ دارالریاست سے بیس میل مشرق مین ہے بہیجا گیا ؛
اس انتظام کے بعد پختگی واستحکام روابط منسلکہ حال کیواسطے صاحب ایجنٹ نے
ایک مہینے اور قیام کیا اور اس عرصہ مین مہاراؤ صاحب اور مادہوسنگہ کی بہی
صلح کرائی دونون نے موافقت واتفاق آیندہ کے قول وقرار مین ہاتہہ ملائے
اور مہاراؤ صاحب صفائی وصدق دلی سے کل نزاع وفساد کا الزام اپنے ذمہ
لیکر جس شخص کو اپنی مصیبتون کا بانی تصور کیا تہا اوس سے بغلگیر ہوئے اس صلح
کے بعد کپتان ٹوڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اقرارنامہ مندرجہ ذیل مشتمل حفظ مراتب
ومواجب مہاراؤ صاحب اور اونکے وارثان کے مادہوسنگہ سے تحریر کرایا ؛

اقرارنامہ مادہوسنگہ خلف راج راناظالم سنگہ منتظم کوٹہ

متضمن حفظ مراتب ومواجب مہاراؤ کشورسنگہ صاحب

ووارثان بہ تعارف کپتان ٹوڈ صاحب پولیٹکل ایجنٹ

محلات وسیرگاہ وباغات اندرون وبیرون شہر کوٹہ وامیرگنج ورنگ باڑی - و
کہورہ وسکندرہ وباغات معروف برج رام جی وگوپال نواس وبرج بلاس
مہاراؤ صاحب کے قبضہ مین رہینگے اونکے انتظام مین منتظم ریاست کی کچہہ

مداخلت نہوگی - احاطہ محل اندرون شہر مین مکانات مسکن متعلقان راج رانا کے
حد فاصل وہ کوچہ ہے جسپر برج معروف نوابرج سے کہیتر دروازہ کو راستہ ہے
اس حد سے دوسری طرف دونون فریق مین سے کوئی نجانے پاوے گا مگر کہیتر دروازہ
یعنی دروازہ لب دریا بجز مردمان مسلح پانی لانے کیواسطے فریقین کے تصرف مین
رہیگا اور منتظم بہی ان مکانات و احاطون کی حفاظت کیواسطے پچاس محافظون
سے زیادہ نہ آنے دیگا - مہاراؤ صاحب اور اونکے قبایل کے مصارف بموجب
فرد اول بہ تعداد یک لکہہ [illegible] سالانہ یعنی [illegible] سکہ حالی
کوٹہ ماہوار ہر مہینے کے وسط پر بمتی ماوس ادا ہوتے رہین گے اوس روپیہ
کو راج رانا صاحب ساہوکار کی معرفت دینگے اور مہاراؤ صاحب رسید دیکے
اوسکی نقل بطور دست آویز ایصال زر صاحب ایجنٹ سرکار انگریزی کیخدمت
مین بہیجتے رہینگے ؛

رقم مندرجہ فرد اول کے مصارف تفصیلی مثل قبیلہ خاص و ملازمان خدمتی و
سپاہ محل کا اہتمام بالکل مہاراؤ صاحب کے اختیار مین رہیگا ؛

جب مہاراؤ صاحب کے خاندان مین شادی و تولد وغیرہ کی تقریب ہوگی اوسکی
رسمیات ادا کرنے کے واسطے منتظم ریاست سامان و لوازمہ حسب دستور قدیم
دیگا - تولد فرزندان مہاراؤ صاحب کی تقریب پر مصارف معمولی کیواسطے حسب
موقع و رواج گذشتہ زر مطلوبہ جسقدر کافی ہو دیا جاویگا ؛

تہوار و دیگر رسمیات ریاست داری مثل دسہرہ و جنم اشٹمی وغیرہ پر مہاراؤ صاحب
اور اونکے خاندان کی تعظیم و تکریم حسب قاعدہ مستمرہ ہوتے رہینگے اور مصا

नवाबु
खेत्र

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بخشش وخیرات وغیرہ مثل دان - پن - برسی - باندہ اونکے ہی اختیار وتہام
سے ہونگے ؛

جب مہاراؤ صاحب ہوا خوری یا شکار یا صرف سواری کے واسطے جاوینگے
ریاست کی فوج ولوازمہ جلوس جسطرح ابتک جاتے رہے ہین بدستور اونکے
ساتہہ جاوینگے ؛

سوسوار اور دو سو پیادہ خاص چوکی مندرجہ فرد نمبر اول بالکل مہاراؤ
صاحب کے تحت حکومت مین رہینگے اون پر کسی کی مداخلت نہ ہیگی اونکے اور
اپنے قبایل وخانگی عملہ وخدمتی ملازمون کے جنکا فرد مذکور مین ذکر ہے مہاراؤ
صاحب کلی مالک رہینگے ؛

چونکہ بابو لال خلف پرتہی سنگہ اور اونکے قبیلہ اور ملازمان پرتہی سنگہ کیواسطے
اٹہارہ ہزار روپیہ سالانہ یعنی ڈیڑہ ہزار روپیہ ماہوار مقرر ہوا ہے وہ بہی
مثل مواجب مہاراؤ صاحب کے وقت معینہ پر ادا ہوتا رہیگا اور اونکی اول
شادی کے مصارف منتظم بہ تعداد مناسب ادا کریگا ؛

سپاہی ومقصدی جو منتظم کے پاس سے نوکری چہوڑکر یا موقوف ہوکر آوین
اونکو مہاراؤ صاحب بطور ملازم یا اور کسیطرح اپنے پاس نہ رکہینگے اور اسیطرح
مہاراؤ صاحب کے مستعفی وموقوف شدہ ملازمون کو منتظم اپنے پاس
نہ رکہیگا ؛

ایک شخص سرکار انگریزی کا معتمد ایجنٹ مہاراؤ صاحب کے پاس رہیگا اوسکی
معرفت مہاراؤ صاحب اور منتظم کے درمیان گفت وشنود وخط وکتابت ہوگی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زمانہ فساد اور آیندہ کا جو قرضہ مہاراؤ صاحب کے ذمہ ہوا وسکی بابت ریاست
ذمہ ور نہوگی ٭

متی پہاگن بدی یکم سمت ۱۸۷۸ مطابق ہفتم فروری سنہ ۱۸۲۲ع ٭

دستخط مادھو سنگھ اس اقرار نامہ مین جو لکھا ہے اوس سے منحرف نہونگا فقط

اس رفع نزاع وصلح سے ظالم سنگھ بہت خوش ہوا وہ اپنی ناعاقبت اندیشی
سے کہ باعث شر و فساد ہوئی بہت نادم و پشیمان تہا اور ہر کلام مین اپنے
بیٹے سے مخاطب ہوکے کہتا تہا کہ تیرے گناہون کے عوض مین بدنام اور
سزایاب ہوا ہون ٭

یہہ بہی نہایت تعجب انگیز اتفاق ہے کہ منتظم کے اس اخیر معرکہ وقوعی یکم اکتوبر
سنہ ۱۸۲۱ع کا موقع وہی ہے جہان اوس نے بمرور عرصہ ساٹھ سال یعنی سنہ ۱۷۶۱ع
مین بڑی مہم کا سرانجام کرکے شجاعت و فراست مین نام پیدا کرنا شروع کیا تہا
کیونکہ بٹواڑہ اور منگرول مین کچہہ تفاوت نہین ہے ان دونون واقعات
کے یاد کرنے سے لوگون کے دلون پر کیسے خیالات پیدا ہوتے ہونگے کہ جس شمشیر
نے کوٹہ کی خود اختیاری کو آمیر کا خراج گذار ہونے کی ذلت سے بچایا تہا وہی
اب اپنے آقا ولی نعمت کے نبیرہ کی خونخواری پر برہنہ و آمادۂ انتقام ہوئی
اور جس ظالم سنگھ نے شباب جوانی مین کہ ہنوز سبزۂ خط کا آغاز تہا اور زمانہ
کی گرم و سرد ہوا کا تجربہ نہ اوٹہایا تہا کچہوایون کی بے شمار فوج کو متشر و پریشان
کیا وہی اب ہشتاد سالہ عمر کے وزن سے خمیدہ کمر و نابینا و فالج زدہ ہوکے
بہ امداد انواج مختلف الشکل و پوشش وفادار و بیباک ہاڈون سے نبرد آزما ہوا

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

اس تصفیہ کے بعد منتظم چہاونی کو گیا اور ملک کا دورہ کرکے اوس ابتری و بدنظمی
کے انسداد مین جو اس شورش و فساد کے سبب سے اوسکی مدت العمر کی محنت
و تدبیرات کے ماحصل یعنی رونق و ترقی ریاست مین خلل انداز ہوئے تھے
مصروف ہوا اور چستی و استقلال طبیعت اور قوت دماغ سے فی الفور ہر ایک خرابی
کو رفع کیا کہ چند ہفتہ کے بعد اوس نقیض و نا اتفاقی کا جس نے ہاڈوتی کی سرزمین
کو سیلاب خون سے مغروق کرنیکا خطرہ پیدا کیا تھا نام و نشان نرہا مہاراؤ صاحب
اس اطمینان استقلال اور فارغ البالی سے از سر نو مسند نشین ہوئے کہ اون کو
انضباط عہدنامہ سے پیشتر بھی حاصل نہ تھا سردار اپنی جاگیرون پر بے کم و کاست
قابض ہوگئے منتظم کے گھر کھیتی یعنی زراعت خود کاشت اوسی افراط پیداوار
سے ہونے لگی تجارت بخوبی جاری ہوئی اور عوام الناس جو انقلاب زمانہ کو دیکھ
کے تیز و پریشان تھے اوسکے انجام بخیر سے مطمئن ہوگئے ان واقعات کے بعد
منتظم پانچ برس زندہ رہا اوسکی قوی روح نے کہ نبض حیات کی اخیر حرکت تک
زندہ دم اور محنت طلب رہی قفس عنصری کو کہ اوسکی بود و باش کیواسطے
بس ضعیف و ناپایدار تھا خستہ و بوسیدہ کر دیا تاہم اوس نے اپنی جرأت و
ہمت و حس و حرکت سے دم واپسین تک نظم و نسق ریاست مین کسیطرح تفاوت
نہ آنے دیا۔

اس شخص کی لیاقت و علو حوصلگی و باتدبیری کی مفصل کیفیت کو احاطہ تحریر مین
لانا بہت دشوار ہے اوسکے اعمال و افعال کی تجویزین کہ کمال بیدار مغزی
سے متواتر پیدا ہوتی تھین قبل عملدرآمد خداوند تعالے کے سوا کسی پر ظاہر نہوئین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

انسان کی کیا مجال تہی کہ اوسکی رازدلی وعندیہ باطنی کا سراغ پاسکے ابتدا
سے انتہاء عمر تک کسی پر اتنا اعتبار نہوا کہ اوسکی ہمرازی ومعتمدی کا دعوی کرسکے
کوئی جذبہ مثل خوشی وغم وامید وانتقام کے یا کوئی ذریعہ مثل خوشامد یا
یا دباغت یا محبت کے اوسکو طریقہ ضبط وسنجیدگی سے منحرف نہین کرسکتا تہا اگرچہ
بہت حریص اور گرم مزاج تہا مگر تا وقت پختگی تجویز وحصول مدعا اپنے ان خواہش
کو بالکل ظہور مین نہ آنے دیتا اور شروع جوانی سے اپنی طبیعت کو ایسا مغلو
وپابند کیا تہا کہ بعض مقام پر نہایت عمر رسیدہ وتجربہ کار سے نہوسکے اور اسی
ذریعہ سے بارہا اقدام ہلاکت وانواع مشکلات سے کہ متواتر وقوع مین
ازدیاد ہوشیاری کی باعث ہوئین جانبر ہوا کوئی فریب ایسا نہ تہا جس
کرنے مین وہ اپنی کسرشان سمجہتا اور جب عجز واطاعت کی ضرورت ہوتی
کی سادہ روی وخاکساری برآمدگی کار کیواسطے عمدہ حیلہ ہوجاتین
عقاید مذہبی کی سخت پابندی کے سبب سے جس امر کو وہ منظور کرلیتا
ہوجاتا مزاج کی ثقاہت وسنجیدگی سے اوسکی راے سب پر غالب رہتی تہی
سے ماتحت وزیردست شاکر ومداح رہتے اور زیردستون کو عاقلانہ رضا
سے کہ مثل عام خوشامد کے نازیبا نہوتی ملتفت ومتوجہ رکہتا تہا۔ ان
خوبیون سے فایق اوسکے کلام مین وہ بالاختصار سحربیانی وچرب زبانی
کہ مخاطب کے دلمین بجاے کلمات برآمدہ کے خیالات غیر مظہرہ کا تصور
اثر پیدا کرتا حصول استرضاء عوام ودلداری کافۂ انام کے فواید سے اوسکی
کوئی آگاہ نہ تہا اور نہ کسی نے اسمین اسقدر کوشش کی ہوگی زیردستی

انتقام کے حرکات کو ایسے حیلہ و پردہ داری سے کرتا تہا کہ اونکی بدی و خرابی
کو کوئی بہ آسانی نہین سمجھہ سکتا اور سکا اس مقولہ پر عمل تہا کہ نوع بشر ظاہر پرست
ہے پس ظاہری آراستگی سے حتی الامکان عقاید عوام مین ہرگز خلل انداز نہوتا۔
مثلاً ہاڈا سردارون کی جاگیرین ضبط کین تو اونکی ویران و افتادہ زمین کو
کثرت زراعت سے ایسا مالا مال کر دیا کہ اضافہ پیداوار کی عام خوشی مین ضبطی
کا رنج کہ صرف متقدد شخصون کو تہا سہو ہوگیا اور کاہلی و محنت شعاری کا تفاوت
فلانیہ ثابت کرکے اپنی نیکنامی کو مقدم رکہا اور جس حالت مین اوس نے ریاست
کے کل اختیارہ حکومت کو قبض و تصرف مین لیا رئیس بے اختیار کو اس
تہا جس کو تمکنت و تجمل کے سامان سے رکہا کہ اونکے متقدمون کو کبہی خود اختیاری کے
زمانہ مین بہی حاصل نہوا تہا اوسکے ہر ایک فعل سے ثابت ہے کہ اوسکو طبیعت
انسانی کے میلان و ضروریات کا بڑا علم تہا اور جس قسم کے لوگون سے اتفاق
معاملت ہوتا اونکی عادات و اخلاق کو سمجھنے مین بڑا ملکہ رکہتا تہا مکار و پُرفن مرہٹون
کو حسن تدبیری سے محو کیا سرکش و سینہ زور راجپوتون کو آشتی و خاطرداری سے
معتقد بنایا اور باعلم و عالی دماغ انگریزون سے جو باشندہ ممالک ایشیا کو
کسی لایق نہین سمجھتے تحسین و آفرین حاصل کی۔ مذہبی و دینوی معاملات مین
وہ اپنے ملک کے غرور و تعصب کا بدرجہ غایت پابند تہا تاہم جب ضرورت ہوتی
اون سے اس ترکیب و تدریج سے انحراف کرتا کہ بجز اون شخصون کے جو شبانہ
روزی نگرانی سے بیخبر نہ رہتے کسی پر ظاہر نہ آنے دیتا مگر جو چشم باطن سے
گران رہتے اونکو نظر نہ آتا تہا کہ اجتماع الضدین کا کیا عمدہ نمونہ ہے فیاض و

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ممسک جابر و محافظ ظالم و عادل سخی و حریص صابر و طامع کوئی وصف و نقص
ایسا نہین جو حسب موقع و خواہش اوسکی ذات مین موجود نہ تہا اور ہر ایک شخص
کو بیش بہا جواہرات کا خلعت دیتا تہا اور ہر دوسرے کے جسم پر پوست بہی کھینچ
چھوڑتا ایک روز ریاست کے قدیم سردارون کو جاگیر ضبط کرکے ملک سے
جلاوطن کیا دوسرے روز کسی ریاست کے خروج سردار کو عطیات جاگیر و
زر نقد سے ممتاز کرکے تاوقتیکہ انقلاب حالات زمانہ سے وہ محتاج دستگیری نہ رہا
اوسکے عزت و رتبہ کو قایم کیا ؛

اوسکو فنون شاعری و کیمیاگری ناپسند تہے دونون کو سمجہاتا تہا کہ کاروبار دنیا
مین کارآمد نہین ہین مگر اوسکے دشمنون کا بیان ہے کہ وہ ان فنون کی خوبیون
سے بیخبر نہا لیکن شاعرون نے اوسکی ہجو کی تہی اور کثرت شوق کیمیاگری سے
ایکدفعہ خراب ہوچکا تہا اس سبب سے دونون سے متنفر تہا ڈاکنون کو سزا سخت
دیتا تہا اس جرم کے مجرمون کی تحقیقات نہایت پُر اذیت ترکیبون سے ہوتی
تہی کہ اونکے ہاتہہ مین گرم آہنی گولہ دینے کا عام رواج تہا اور یقین تہا کہ جو
واقع مین ڈاکن ہے اوسکو کچہہ تکلیف نہ پہونچیگی تالاب مین ڈالنے سے بہی گنہگار
و بیگناہی کا امتحان ہوتا تہا اگر غرق ہوجاتی بیگناہ متصور ہوتی اور سطح پر آتی
وہ سزایاب ہوتی اسیطرح مرچون کا توبڑہ چڑہانے سے جو بیدم نہوجاتی
متصور ہوتی اور آنکہون مین سُرخ مرچ کا سرمہ انجنی سے بہی امتحان کرتے تہے
کہ ڈاکن کی آنکہہ مین اوسکی تیزی موثر نہین ہوتی ہے جسکی آنکہہ سے آنسو
نہ ٹپکتے بلاشبہہ ڈاکن سمجہی جاتی ڈاکن عورتون کی نسبت یہہ یقین ہے کہ جا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

سے صرف ایک نظر دیکھہ کے انسان کا کلیجہ کہا جاتی ہین کہ اس سبب سے حسب قول
بولفضل ملک سندہ مین اونکو جگر خور کہتے ہین اور علاقہ کوٹہ مین یہہ وہم اس
انتہا درجہ کا ہے کہ ہر ایک بوڑہی عورت کو ڈاکن سمجھنے لگتے ہین ؛
خطرات کاہلی سے آگاہ ہوکے باوصف گذرنے پچاسی سال عمر کے وہ کبھی بیکار
نہین رہتا تہا اور اس اعتقاد سے کہ راجپوت کا تخت گھوڑے کا چارجامہ ہے کوری
چشم وضعف جسمانی سے بسواری اسپ شکار کا تعاقب کرنے کے لایق نرہا تب بہی
میانہ مین سوار ہوکے ہزار ہا آدمیون کی جمعیت سے شکار کیواسطے جاتا تہا اور
اس ذریعہ سے اپنے سردارون اور توابعین کے ساتہہ بے تکلفی واختلاط سے
محبت پیدا کرتا تہا جنگل مین جہان دل چاہتا ہزارون آدمیون کے حلقے کے
درمیان بیٹہہ جاتا آرد وشکر ومصالحہ جات وغیرہ سامان باورچیخانہ کے شتر بردار
ہمراہ رہتے جہان قیام ہوتا وہین تکلف سے دعوت ہوتی باوجود کثرت مردمان
درشغل خورونوش کے کار ریاست بہی اوسی وقت مین ہوتا رہتا تہا غیر ریاستون
کے وکیل حاضر ہوکے معاملات طے کرتے تہے تجارت کی تدبیرین ہوتی تہین کاشت
وزراعت کا بندوبست ہوتا تہا فوج کی آراستگی ونگرانی ہوتی تہی پولیس کی پورش تہین
پیش ہوتی تہین بلکہ عین اوسوقت جب اطراف سے گولیان چلتی تہین منتظم درخت
پیپل کے سایہ مین بیٹہہ کر مقدمات عدالت فیصل کرتا دنکے وقت ان سب کامون
سے انجام دیکے شب کو بھجن پوجن مین مصروف رہتا اور کہتا سنتا غرض ہر حالت مین
اوسکے سب کام جاری رہتے تہے کبہی کسی کام مین تعجیل نہین کرتا اور نہ کبہی اوسکی
طبیعت منتشر وپریشان ہوتی جب ضعف بصارت کے سبب سے دستخط کرنے کے قابل

نرہی کاغذون پر مہر کرنے لگا یہہ مہر معتمد اہلکار کے پاس رہتی تہی اور خود منتظم
حکم سے کاغذون پر ثبت ہوتی ازالہ بصارت کا عوض دیگر حواس کی تیزی سے
ہوگیا تہا مطلق نابینا ہونے کے بعد ممکن نہ تہا کہ کوئی اوسکو دوشالہ واقسام پا
کی خریداری مین دہوکہ دیدے اونکے حسن وقبح کو صرف قوت لامسہ کے ذریعہ
سے دریافت کرکے قیمت مناسب تشخیص کرلیتا بلکہ مختلف رنگتون کو کہ صرف بینا
پر منحصر ہین ہاتہہ لگاکر بتلا دیتا ؛

بزرگون کا قول ہے کہ جو شخص بنجر زمین مین گہاس کا تنکا پیدا کرے وہ بہی اپنے
وطن کا خیرخواہ متصور ہوتا ہے لیکن جس شخص نے ایسی زمین پر جہان گہاس
نہوتی تہی عمدہ اجناس پیدا کین شہر کے گرد پہاڑیون کو درست کرکے عرب
سراندیپ وجزایر بحر مغرب کے انواع واقسام کے درخت لگوائے اور کوہ مالا
نارجیل وتاڑ کے درخت لاکر لگائے اور لوگون کے اس قول کو کہ یہہ درخت
ساحل دریا سے دور سرسبز نہین رہ سکتے باطل کردیا اوسکے باغات مین کالا
وناشپاتی وکالا باغ کے مشہور انار اقسام مختلفہ کے رنگترے آگرہ وسلہٹ
پیوندگی مزگانو کے انبہ دکن کے چنپا کیلہ اور راجپوتانہ کے کل میوہ جات
ہوتے تہے ان باغات کی آبپاشی کے بعض کنوؤن کی تیاری مین پہاڑ توڑنے
کے سبب سے فی چاہ تیس ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ جنگلی بیر کو پیوند کے ذریعہ
سیب کی برابر بڑا کردیا اس ترقی کے عوض مین یقین ہے اگر اس زمانہ مین
تو شایقین علم فلاحت کے مجمع سے خاطرخواہ انعام ملتا علم ترکیبات مین بہی
بڑی شہرت تہی عطر یاسمن وکیوڑہ وکیتکی اوسکے کارخانہ کا سا دوسری جگہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ل سکتا تہا شالبافی کی صنعت دیکہنے کیواسطے کشمیر جانے کی ضرورت نہین تہی وہانکا
شمینہ کوٹہ مین آتا تہا اور کشمیری کاریگر ظالم سنگہ کی پیشی مین کام کرتے تہے ابتدا مین
سیسہ کی کان جاری کی تہی مگر جب دیکہا کہ اس کام مین روپیہ کے ساڑہے سولہ
آنہ نہین ہوتے تو بیفایدہ سمجھکے چہوڑ دیا تلوار اور آتشی ہتہیارونکی تیاری مین
اوسکے کارخانہ کا بڑا نام تہا وہان کی بندوقین بوندی کی بندوقون سے ہرطرح
عمدہ تر تیار ہوتی تہین ؛
اوسکے پہلوانون کا اکہاڑہ ایک ہی حالت مین ناموری و بدنامی کا باعث تہا
کشتی کے فن اور طاقت مین کوٹہ کے جیٹہی یعنی پہلوان کل راجپوتانہ مین فایق تہے
غیر ریاست کا کوئی ایسا پہلوان نہ آیا جسکو کوٹہ مین آسمان نہ دکہایا گیا ہو ابتدائے
زمانہ مین ظالم سنگہ کو صرف جسمانی کشتی کا تماشہ دیکہنے پر قناعت نہ تہی بلکہ جیٹہون
کو باگنگ یعنی آہنی ناخنون سے لڑواتا کہ مجروح شدید ہوجاتے تہے مگر امید سنگہ
بوندی والے نے اس وحشیانہ دل لگی کو موقوف کرایا ایکدفعہ دوارکا کی جاترا
سے معاودت کرنے پر اوسکا کوٹہ مین گذر ہوا ظالم سنگہ کے اکہاڑہ مین جاکر دیکہا
کہ دو شخص اس مہلک ہتہیار سے لڑنے کیواسطے تیار ہین اوسکو دیکہتے ہی خونریز
لڑائی ملتوی رہی اور اوس نے ظالم سنگہ کو بہت لعن طعن کی کہ جس روپیہ سے
راجپوتون کی پرورش ہونی چاہیے اوسکو اس بیفایدہ بلکہ پرضرر فضولی مین
خرچ کرنا لازم نہین ہے ؛
لیکن اگر اوس نے کل پہلوانون کا حوصلہ پست کرکے اپنی شہ زوری نہ دکہائی
ہوتی تو شاید صرف نصیحت پر کچہہ عمل نہوتا اوس نے اپنی ڈنال زمین پر رکہہ کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

اوسپر اپنی بندوق تلوار پیش قبض طمنچہ ساز سینگرہ و تبر وغیرہ روزمرہ بازار
کے کل ہتہیار اوس پر رکہہ دیئے اور پہلوانون سے کہا کہ اب اس ڈہال کو کوئی
ایک ہاتہہ سے اوٹہالی سب نے زور آزمائی کی مگر کوئی نہ اوٹہا سکا آخر کار بیرج
نے خود ایک ہاتہہ سے اوٹہا کر چند لمحہ تک زمین پر ادہر رکہا اس سے سب ہاڈ
بہت خوش ہوئے اور پہلوانون کو بہت ندامت ہوئی اور منتظم کی نظرون سے
گر گئے مگر یہہ حرکات ظالم سنگہ کے ابتدائی زمانہ کی ہین اخیر مین وہ ایسا سنجیدہ اور
ضابط ہوگیا تہا کہ بیفایدہ کام مین کبہی اپنے وقت اور روپیہ کو صرف نہین کرتا
ساٹہہ برس تک بالکل مالکانہ اختیار سے حکومت کی اور ایسی مشکلات پر غالب آیا
کہ ہر ایک شخص کو اون سے عہدہ برآہونا غیر ممکن ہوتا اخیر مین اوسکی یہہ بہی خواہش
ہوئی کہ ترک حکومت کرکے بمقام ناتہہ دوارہ یاد الہی مین بقیہ عمر کو صرف کرے
مگر اس خوف سے کہ عوام اس ترک حکومت کو ضعف و ناقابلیت سے منسوب کرین
اس ارادہ پر عمل نکر سکا اور دم واپسین تک کمال محنت و توجہہ سے انصرام کار کرتا
رہا ؛

مگر افسوس ہے کہ اوسکی اولاد کو اس عہدہ کے سرانجام کی قابلیت نہوئی بتاریخ
۵ - جون ۱۸۲۴ع ظالم سنگہ کا انتقال ہوا اور اوسکا بیٹا مادہو سنگہ بجاے
اوسکے مقرر ہوا اگرچہ اوسکو اس کام کی بالکل لیاقت نہ تہی مگر عہد نامہ کی شرط
واجب التعمیل تہی اوسکے تقرر پر کوئی عذر و اعتراض نکر سکا اور حتی الامکان
اوس نے بہی کام کو اسطرح انجام دیا کہ اوسکی حیات مین کوئی نزاع
نہوا ؛

سنہ ۱۸۲۱ مین مہاراؤ کشور سنگہ صاحب نے بہی انتقال کیا اور اونکے صاحبزادہ مہاراؤ رام سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے اس سے قلیل عرصہ کے بعد مادہو سنگہ بہی مرگیا اور اوسکے بیٹے مدن سنگہ کو اوسکا عہدہ اور خطاب ملے اس منتظم اور مہاراؤ صاحب کے درمیان کبہی اتفاق نہوا سنہ ۱۸۳۴ مین اونکی عداوت نے ایسا طول پکڑا کہ بیدخلی منتظم کیواسطے فساد عظیم برپا ہونیکا احتمال ہوا اور اونکے تعلقات باہمی کو فسخ کرکے نو عدیگر بندوبست کرنا لازم آیا کہ سنہ ۱۸۳۸ مین حسب منظوری مہاراؤ صاحب عہدنامہ سنہ ۱۸۱۸ کی شرط تتمہ منسوخ ہوئی اور بجاے عہدہ موروثی منتظم کل ریاست کے وارثان ظالم سنگہ کیواسطے ریاست کوٹہ مین سے سترہ پرگنات بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ جمع کے بنام نہاد خود اختیار ریاست جہالاواڑ مدن سنگہ کو دیے گئے اس بندوبست پر عہدنامہ جدید مندرجہ ذیل منضبط ہوا:

عہدنامہ فیمابین سرکار انگریزی ومہاراؤ رام سنگہ صاحب والی کوٹہ

قلم ۱ راج رانا مدن سنگہ نے انتظام امور ریاست کوٹہ کو جسکی سرکار انگریزی قلم تتمہ عہدنامہ دہلی کے بموجب راج رانا ظالم سنگہ اور اوسکے وارث وجانشینون کو کفیل ہوئی تھی استعفا دیا اس سبب سے مہاراؤ رام سنگہ صاحب منظور کرتے ہین کہ قلم مذکورہ منسوخ کیجاوے ٭

قلم ۲ حسب منظوری سرکار انگریزی مہاراؤ صاحب راج رانا مدن سنگہ اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

اوسکے وارث وجانشینون کو پرگنات مندرجہ فہرست معطوفہ دینا منظور کرتے ہین ؛

قلم ۳ مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشین شرایط مندرجہ تمسکات قضیہ بندوبست حال علیحدگی و تبدیلی کا ایفار بموجب نقشہ مشمولہ کے کرتے رہینگے ؛

قلم ۴ مہاراؤ صاحب منظور کرتے ہین کہ بجز اسّی ہزار روپیہ سالانہ کے کہ سرکار انگریزی نے راج رانا مدن سنگہ اور اوسکے وارث وجانشینون سے لینا منظور کیا ہے کل خراج جو اب تک کوٹہ سے دیا جاتا ہے خود اور اونکے وارث وجانشین ادا کرتے رہینگے راج رانا اپنا ذمگی خراج شروع سمت ۱۸۹۵ سے ادا کریگا قسط ششماہی دوم جواب بابت ربیع سمت ۱۸۹۴ واجب الطلب ہے کل یعنی ایک لاکھہ بتیس ہزار تین سو ساٹھہ روپیہ ریاست کوٹہ سے ادا ہوگی ؛

قلم ۵ مہاراؤ صاحب اپنے اور اپنے وارث وجانشینون کیطرف سے منظور کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریزی ضرور سمجھے تو مصارف فوج کنٹنجنٹ جسکے حاکم صاحبان انگریز ہونگے اور اونہین کے اہتمام سے تنخواہ تقسیم ہوگی ادا کرتے رہینگے اور یہہ امر صریح مشروط ہے کہ اس فوج کے رہنے سے مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کے استعمال اختیارات انتظام اندرونی ریاست کوٹہ مین کسیطرح مداخلہ نہوگی ؛

قلم ۶ اس فوج کا خرچ تین لاکھہ روپیہ سالانہ سے کبھی زیادہ نہوگا ؛

قلم ۷ اگر فوج بھرتی کیجاوے تو مہاراؤ صاحب اور اونکے وارث وجانشین اسکا خرچ اپنی ریاست کی آمدنی مین سے بذریعہ دو قساط ششماہی کے زر خراج کے ساتھہ سرکار انگریزی کو ادا کرتے رہینگے اور ادخال مطالبہ اول کا وقت سرکار سے مقرر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

قلم ۸ عہدنامہ متضمن شرایط بالا فیما بین سرکار انگریزی و مہاراؤ رام سنگھ صاحب والی کوٹہ ایک طرف سے بمہر و دستخط کپتان جان لڈلو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و لفٹنٹ کرنل ناتھینل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجستان اور دوسری طرف سے بمہر و دستخط مہاراؤ رام سنگھ صاحب مرتب ہو کر میعاد دو ماہ مین بعد تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب بہادر باہم مبدل ہوگا ؛

مورخہ مقام کوٹہ ۱۰- اپریل سنہ ۱۸۳۸ دستخط و مہر جان لڈلو صاحب پولیٹیکل ایجنٹ دستخط و مہر الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

فہرست پرگنات جو ریاست کوٹہ سے علیحدہ ہو کے بنام نہادر ریاست جہالاواڑ بموجب عہدنامہ مندرجہ بالا راج رانا مدن سنگھ بہادر اور اونکے وارث و جانشینون کو دیے گئے ؛

چیچت	سکیت	چومحلہ	جہالرا پاٹن عرف اوریل
चेचत	सुकेत	चौमहला	पाटन

پنچ پہاڑ اہور دیگ
पंच पहाड़ अहोर दीग

گنگرار
गंगरार

رچون	باکھانی	دلن پور	کوٹرہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

بھالتھ भालथा	سرارہ सरारा	رتلاے रतलाय	منوہر تہانہ मनोहर थाना
پہول بڑود फूल वडोद	چاچونی चाचोली	گنجاری गंजारी	چیپا بڑود चीपावडोद

حصہ شیرگڈہ بجانب مشرق پروان عرف نواح وشیرگڈہ

یہہ بہی واضح ہو کہ نرپت سنگہ ملک جہالاواڑ سے مہاراؤ صاحب کے ملک مین
چلا جاویگا اور اوسکے دیہات مملوکہ راج رانا ہوجاوینگے ؛

مقام کوٹہ ۱۰ - اپریل ۱۸۳۸ء دستخط و مہر لڈلو صاحب دستخط و مہر الویس صاحب

فہرست قرضہ مذکورہ قلم ۳ عہدنامہ جسکا ادا کرنا مہاراؤ صاحب اور اونکے وا
وجانشینون کے ذمہ رہا ؛

پنڈت لالجی رام چندر	گوردہن ناتہہ جی	بیتال ناتہہ جی	لالہ شگن چند
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	۰۵ر		

جگناتھ سیتارام	شیولال ملوار کا	کیشورام بیجناتہہ	گوبند داس رام گ
یک لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴ر	۴ر	۱۲ر	۳ر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

کنیش داس کشن جی عـ ۃ ما الـ ۹ر	موجی رام مولچند سمـ ۃ لا لـ ۱۲ر	دلجی منسی رام للعہ لکہہ مـ ۃ لما لـ	کنھی رام بوہرہ ناتھ للـ ۃ لا لـ
بوہرہ کامیشر مـ للـ ۃ لما لـ ۸ر	سوبہا چند موتی چند صـ ۃ سما لـ ۲ر	شوجی رام اودی چند سا مـ للـ ۷ر	پہک چند مدورہ کا سمـ ۃ صما مـ للـ ۲ر
بوہرہ سریچند سمـ ۃ سا لـ ۲ر	چکن کالو مگر صـ ۃ	موہن رام ہرلال الـ ۃ ما للـ ۱ر	نند رام پیرولال مـ ۃ اعا مـ ۱۳ر
امید رام بہیرون رام لـ ۃ لما لـ	گوپال داس نیمالی داس الـ ۃ عا لـ ۱۳ر	شاہ جیون رام لا صـ ۱۴ر	سوہن مل شیر مل للـ ۃ اعا مـ ۸ر
موہن لال بدہ صـ ۃ اعا مـ ۱۳ر	سالکرام للـ ۃ صما للـ	لچھمن گرہری گر ـ ۃ عا و عـ ر	بوہرہ داؤد جی خانجی لـ ۃ صما مـ
شاہ منگل جی سمـ ۃ عا للـ ۵ر	شاہ ہمیر مدہ یک لکہہ لـ ۃ سما مـ	دولیچند اوتم چند ـ ۃ ما لـ	مادہو مکند الـ ۃ صـ ۱۳ر ۹ پائی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بوہرہ مانی بہائی　　بختاور مل بہادر مل

صما عہ　　ما لہ
۱۱ر۳ ہ　　۱۵ر۹ ہ

یہہ قرضہ بعد تحقیقات ہر رقم کے مہاراؤ صاحب قرضخواہون کو ادا کرینگے اور
تحقیقات سے اسکے سواے اور کوئی قرضہ ریاست کوٹہ کے ذمہ ثابت ہوگا
بہی ادا کرینگے ٭

مہر و دستخط لڈلو صاحب　　مہر و دستخط الویس صاحب

مہاراؤ صاحب نے فوج کنٹنجنٹ کا رکہنا بہت مشکل سے منظور کیا تہا اون کے
متواتر تکرار کرنے سے ۱۸۴۴ء مین سرکار نے فوج خرچ مین سے ایک لاکہہ روپیہ
کم کرکے صرف دو لاکہہ روپیہ سالانہ رکہدیا اور یہہ تجویز کی کہ مصارف فوج
کے واسطے یہہ روپیہ کافی نہو تو باقیماندہ خراج کوٹہ سے دیا جاوے ہمدرا
حال مہاراؤ صاحب کو ہدایت ہوئی کہ اگر یہہ مطالبہ وقت معینہ پر ادا نکرین
تو خراج اور فوج خرچ کے عوض ریاست مین سے ملک علیحدہ کرلیا جاویگا
کوٹہ و جہالاواڑ کی علیحدگی سے ایسا عمدہ نتیجہ حاصل ہوا کہ ہمیشہ کیواسطے
نزاع ہوگیا ۱۸۵۷ء کے غدر مین فوج کنٹنجنٹ نے باغی ہوکے میجر
صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور اونکے دو بیٹون کو مار ڈالا مہاراؤ راؤ
صاحب نے رفع فساد یا صاحبان انگریز کی امداد و اعانت مین کچہہ کوشش
نہ کی اس سے ناراض ہوکے گورنمنٹ نے اونکی سلامی سترہ توپون سے
توپون کی کردی مگر اخیر مین بشمول دیگر روساء ہندوستان سند

वरटन

تبنی مندرجہ باب اول اونکو بہی عطا کی اور بجاے باغی کوٹہ کنٹنجنٹ کی فوج
معروف دیولی آر ریگیولر فورس بہرتی ہوئی ؛

ریگیولر فورس

۲۷ مارچ سنہ ۱۸۶۶ کو شام کیوقت مہاراؤ رام سنگہ کا بعمر چونسٹھ سال انتقال
ہوا اونکی حالت نزع مین مشہور ہوا کہ اونکی ایک رانی ستی ہونیوالی ہے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے فوراً اوسکے انسداد کی تدبیر کی زنانہ محل کے
مکانات کو بند کرکے حکم دیا کہ جب تک ممکن ہو مہاراؤ صاحب کے انتقال
کی خبر رانیون سے نہ کہی جاوے چنانچہ چار گہنٹہ تک اون سے یہہ خبر
مخفی رکہی گئی مگر جب معلوم ہوگئی ایک رانی نے اس سختی سے ستی ہونیکا
ارادہ کیا کہ قفل توڑکے دروازہ کہول لیا مگر تا وقتیکہ نعش کو امن وامان
سے داغ ہوگیا اوسکو زنانہ محل سے باہر نہ نکلنے دیا ؛

مہاراؤ رام سنگہ صاحب کے بعد اونکے خلف مہاراؤ ستروسال صاحب وارث
ہوئے دوسرے سال کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکو حسب ضابطہ
مسند نشین کیا اور نواب ویسراے صاحب نے اونکی سلامی حسب دستور
سابق سترہ توپون کی کردی ؛

مہاراؤ ستروسال صاحب کی مسند نشینی پر ریاست قرضہ سے بہت زیر بار
تہی اور بمقابلہ آمدنی کے خرچ قریب چار لاکہہ زیادہ تہا اونہون نے اول
سال مین ہی منجملہ عـــ لکہہ ہـــ ۔ ۔ ما عـــ کل خرچ کے ۔ لکہہ ۔ ۔
ما ۔ کی تخفیف کرکے صرف بقدر عـــ لکہہ ۔ ۔ عـــ خرچ رکہدیا مگر
چونکہ اوس سال کی آمدنی بقدر ۔ عـــ لکہہ ۔ ۔ ما ۔ تہی باوجود تخفیف کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خرچ آمدنی سے قریب ایک لاکھہ روپیہ زیادہ رہا دوسرے سال سے
روپیہ سال کا خرچ اور کم کیا اور مہاراؤ رام سنگھ صاحب مرحوم کی مہارانی
بائی دختر مہارانا سردار سنگھ صاحب والی میواڑ کے انتقال سے ساٹھہ ہزار روپیہ
کی جاگیر راج مین شامل ہوئی اسطرح خرچ آمدنی سے کم ہوکے
خزانہ مین جمع ہونے لگا مہاراؤ صاحب مرحوم کے انتقال پر ریاست کے ذمہ
چار لاکھہ روپیہ کا قرض تہا اوسکے ادا کرنے مین ساہوکارون سے بدعہدی
ہوتی تہی اس سے اونکو راج کا اعتبار نہ رہا تہا مہاراؤ ستروسال صاحب
نے اقساط قرضہ کو بروقت ادا کیا کہ ساہوکارون مین اعتبار ہوگیا اور
کی بڑی نیکنامی ہوئی تیسرے سال اونہون نے خرچ مین چہپن ہزار روپ
سال کی اور بہی کمی کی کہ ریاست بہت سبکدوش ہوگئی ٭

اونہین ایام مین مہاراؤ صاحب نے دو مقدمات ستی کے انسداد مین بہ
کوشش کی کہ دونون دفعہ وقوع جرم نہونے پایا اور ہر مرتبہ سرکار انگریز
سے مہاراؤ صاحب کو تحسین وآفرین ہوئی ٭

مگر باوصف ان خوبیون کے اپنے والد کے انتقال تک ہمیشہ زنانہ مین رہنے
مہاراؤ صاحب شراب خواری کے عادی ہوگئے اگرچہ ابتدا مین کہتے تہے کہ
شب کے وقت قدر قلیل پیتے ہین اور صاحبان پولیٹکل ایجنٹ نے بہی
صلاح ونصیحت سے اس بدعادت کے چہوڑانے مین بہت کوشش کی
اس عمر ورتبہ پر کسیکی نصیحت کا اثر پذیر ہونا غیر ممکن ہوتا ہے رفتہ رفتہ
کثرت ہوئی کہ ہر وقت مخمور رہنے لگے اور عقل وحواس کہو بیٹہے کام

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بالکل توجہہ نرہی دن رات زنانہ مین رہنے لگے کہ وہان تک کسی کی رسائی نہین
ہوتی اسپر بہی مختار ریاست پر اعتبار نہ تہا اور نہ اوسکو کچہہ اختیار تہا
معاملات ریاست مدت تک التواء مین رہتے تہے اور صاحب ایجنٹ کی تحریرون
کا مہینون بعد جواب آتا تہا غرض حالات ریاست روز بروز ابتر ہوتے گئے
مہاراؤ صاحب بالکل بے خبر و مخبوط الحواس ہوگئے اونکو صرف خزانہ جیب خاص
مین روپیہ جمع کرنے کا فکر رہا ریاست کی آمدنی تغلب و فریب سے لٹتی تہی
اور خزانہ جیب خاص مین فیصلہ مقدمات عدالت و تقرر اہلکاران کیواسطے
رشوت لیجاتی تہی مہاراؤ صاحب بالکل ایک باندی اور چند خدمتگاران
قوم گوجر و حجام وغیرہ کے اختیار مین ہوگئے یہہ لوگ ریاست کے کام مین
مداخلت و خلل اندازی کرنے لگے اور رئیس کے پاس پہونچنے یا پیغام پہونچانے
کا بجز اونکے اور کچہہ ذریعہ نرہا ؛

۱۸۶۲ء مین رئیس سابق کے زمانہ کے اہلکارون کو نکالدیا اس سے نہ کسیکو
تعجب ہوا اور نہ افسوس ہو کیونکہ مدت سے بوجہہ غفلت مہاراؤ صاحب کے
یہی لوگ بہ اختیار مطلق کام کرتے تہے اونہین کے سبب سے خرابیان پیدا ہوئین
اسکے بعد مشکل پیش آئی کہ بجاے اونکے کسکو مقرر کیا جاوے ریاست مین
دیانت دار آدمی کوئی نہ تہا ایکدفعہ مہاراؤ صاحب نے ایک شخص کو مقرر کیا
مگر اوسپر اعتبار نہوا تو وہ چھوڑ بیٹہا ؛

انتظام راج کیواسطے اس ریاست مین اہلکاران مفصلہ ذیل ہوتے ہین۔

۱ کاربار یعنی وزیر جو کل شعبہ جات راج پر نگرانی و اختیار رکہتا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

۲ دفتری یعنی محاسب دفتر راج کا افسر ہوتا ہے ٭

۳ منیب جمع وخرچ لکھتا ہے ٭

۴ فوطہ دار یعنی خزانچی ٭

۵ ایک نائب دفتری چار محرر پروانہ نویس تین نقل نویس دو پڑھنے والے

۳۵ مقصدی ہین کاروباری پروانون کو پڑہ کر صحیح کرتا ہے اور اون کی

صحت کا ذمہ ور ہے ٭

کوٹہ مین صحیح والہ کا بڑا عہدہ ہے اوسکا دفتر بمنزلہ رجسٹری کے ہے کہ کل سنا

اوس مین درج ہوتی ہین مہاراؤ صاحب کل کے افسر اور با اختیار

مطلق ہین ٭

اس راج مین تین اہلکار بہ لقب بخشی مشہور ہین ـ

اول بخشی کے پاس طلائی عصا رہے کہ دربار کیوقت بطور تمغا منصب ہاتھ

مین رکہتا ہے دربار کے کل کاروبار کا اہتمام کرتا ہے اور سردارون کو منا

مقامات پر بٹہانا اوسکے ذمہ ہوتا ہے یہہ عہدہ بڑی عزت واعتبار کا سمجھا

جاتا ہے ٭

دوم بخشی دربار اور جاگیردارون کے درمیان ذریعہ خط وکتابت ہے یہ

شخص کل سردارون اور ٹہاکرون کی فہرست کا نقشہ رکہتا ہے اور عند الضر

اونکو دربار مین حاضر ہونے کیواسطے لکھتا ہے ٭

تیسرا بخشی فوج کی تنخواہ تقسیم کرتا ہے اور فوج کے کل مصارف کا اہتمام

ہے ٭

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

کوٹہ مین ہزار ہرکارون کی جمعیت کہ زیادہ تر برہمن ہین اور زرد چھڑی رکھتے ہین صرف خبر رسانی کے واسطے ہے علاقہ راج کے ہر ایک بڑے گانو مین ایک آدمی متعین رہتا ہے اور قرب وجوار کے چھوٹے دیہات مین بھی دورہ کرتا ہے اونکی معرفت ہر خفیف وسنگین معاملہ کی اطلاع راج مین ہوتی ہے ابتدا رمین بعہد منتظمی ظالم سنگھ جب ریاست کی آمدنی چار لاکھہ رہ گئی تہی اور ظلم وتعدی بکثرت ہوتا تہا اوس نے ان لوگون کو مقرر کیا تہا کہ اسکی عاقلانہ تدبیر سے ریاست مالامال ہوکے ظل حفاظت سرکار انگریزی مین آئی اور چالیس لاکھہ کی آمدنی ہوگئی اوسکی ہوشیاری اور متواتر خبر گیری سے یہہ سررشتہ بہت فایدہ مند تہا مگر اب مثل دیگر شعبہ جات غفلت ولاپروائی سے اسمین بہی صدہا نقص پیدا ہوگئے ہین تاہم انواع ابتری وخرابیون پر اس سے بڑی روک تہی ان ہرکارون کے ذمہ پولیس کی کوئی خدمت نہین ہے مگر خبر رسانی ایسی کرتے ہین کہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے خفیف کاموں کی متواتر خبر پہونچتی ہے اور اپنی ریاست کے وکیل کے حالات دریافت کرتے رہتے ہین ٭

۱۸۶۹ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ کوٹہ مین عدالت واپیل کے ہر قسم کی کچہریان موجود ہین مگر بعض صرف برائے نام ہین اور باقیماندہ محض ناکارہ ہین اول تو تعمیل احکام نہین ہوتی اور جو کوئی کیا چاہے تو کسی صاحب رسوخ سے درخواست کرنے پر حکم منسوخ ہوسکتا ہے ہر ایک شخص جو دربار یا رانی یا مختار سے تعلق رکہتا ہے عدالت کے اختیار سے باہر ہے زبردستون کو اختیار

ہے کہ اپنی حقیر سی آپ کرلین زیر دست دیوارون سے سر مارتے ہین جرم کبیرہ
ہوتا ہے دادرسی مفقود ہے ماحصل یہہ کہ ریاست پر زوال ہے تجارت
روز بروز کم ہوتی ہے ؛

دیوان گنیشی لال شروع ۱۸۶۶ء سے کام کرتا تہا ابتداء مین یہہ شخص ایک گانو
کا پٹواری تہا وہان سے کوٹہ مین آکے دفتر راج کا منیب مقرر ہوا اور کل کام
بہ اختیار خود کرنے لگا اگرچہ پالیسق اور نیک نیت آدمی تہا مگر ایصال زر مین بیحد
پر بہت سختی کرتا تہا فروری ۱۸۷۰ء مین مرگیا کسیقدر اپنے حوصلہ سے اور
کسیقدر رئیس کی غفلت و کاہلی سے اوس نے بہت اقتدار و رسوخ حاصل
کیا تہا اوسکے اور مہاراؤ صاحب کے تعلقات مہاراؤ صاحب کی طبیعت کے
علم پر مبنی تہے جو کام ناگوار طبع ہوتا ہرگز پیش نہین کرتا عیش و آرام مین کبہی
خلل انداز نہوتا روپیہ کی ضرورت ہوتی تو بلالحاظ مقدار اور وقت کے
فی الفور بہم پہونچاتا ؛

اکثر ہندوستانی ریاستون مین اہلکارون کو یقین ہوتا ہے کہ کارکردگی کے
زمانہ مین جو کماتے ہین واپس کرنا پڑیگا اسواسطے کمانے مین کوتاہی نہین
کرتے تاکہ مطالبہ اداکرین اور اپنے واسطے بہی بچا رکہین اسباب مین گنیش
بہی بہت ہوشیار تہا خود غبن کرتا تہا مگر اورون کو نہین کرنے دیتا مہاراؤ
صاحب مرحوم کے زمانہ کا فضول خرچ اسی شخص نے موقوف کیا تہا جو تنخواہ
فرضی ناموں سے دفتر مین درج ہوکے دیجاتی تہی موقوف ہوئی اور ہر شخص
کے خرچ کی مقدار مقرر کرکے جمع دیہات پرگنہ اوس کے واسطے علیحدہ کر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رکے چار سال کے انتظام مین صرف ایک لاکھہ روپیہ قرض لیا گیا ہر سال
ریاست کی آمدنی سے اپنے آقا کی جیب خاص کیواسطے زر کثیر دیتا تہا
اور اپنے شاہانہ مصارف کیواسطے خود بہت روپیہ پیدا کرتا تہا رعایا
پر نہایت سخت تہا مطالبہ راج کیواسطے اونکو اور اونکے گہر کو فروخت
کر دیتا خانگی طریقہ مین بذات خود ایک رئیس تہا دور دور کے تیرتہون پر
اوسکی خیرات جاری تہی اور اوسکی بڑی نیکنامی تہی اوسکی وفات سے مہاراو
صاحب کو بہت نقصان پہونچا اور عرصہ تک کوئی اوسکے عہدہ پر مقرر نہوا
کوٹہ مین ایسی لیاقت کا کوئی آدمی نہ تہا دو آدمی متفق ہوکے اوسکا
کام کرتے تہے ۔

ایسی ریاست مین اگر جرایم سنگین کثرت سے ہون تو عجب نہین ہے ایجنسی
سے تاکید ہوئی تب کچہہ تہانہ جات ریاست مین مقرر ہوئے مگر اس سے
ارتکاب جرایم مین کچہہ کمی نہوئی کیونکہ تہوڑے عرصہ مین ڈکیتی وغارتگری
کی بہت وارداتین وقوع مین آئین اور ایک واردات کا ارتکاب جسمین آدمی
بھی مارا گیا ایک تہانہ دار کی نسبت ثابت ہوا صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے مہاراو
صاحب کو بہت فہمایش کی مگر کچہہ کارگر نہوئی کیونکہ مختار کے بغیر اسلوبی انتظام
کا ہونا غیر ممکن تہا ۔

مسافرین وتاجرین کو ریاست کوٹہ کے برابر کہین تکلیف نہین ہوتی ہے
ہر مقام پر ہر حیلہ سے کچہہ نہ کچہہ محصول لیا جاتا ہے انمین سے بعض حکمی ہین
اور بعض اہلکاران ریاست بطور خود وصول کرتے ہین دریاے چمبل پر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

بڑی مشکل ہوتی ہے کہ وہان بلا اجازت ایک کنارہ سے دوسری طرف
کوئی عبور نہین کر سکتا اور اجازت لینے مین کئی روز لگجاتے ہین اسیطرح
گہاٹہ مکندرہ سے گذرنے پر مسافرون کو بہت تکلیف ہوتی تہی ؛
سنہ ۷۰ و ۱۸۷۱ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ مختار اور اہلکاران ریاست نالایق اور
رشوت خوار ہین حکومت کا کچہہ قاعدہ نہین ہے کل متعلقین دربار اور با اختیار
لوگ قانون کی رسائی سے باہر ہین اور اپنے مقدمات کو آپ طی کرتے
ہین اور جو لوگ زنانہ سے متعلق ہین رشوت دینے والون کی وکالت کرتے
ہین احکام علانیہ منسوخ ہوجاتے ہین مندرون مین اور رانیون کے
نوہرون مین مجرمون کو پناہ دیجاتی ہے کوٹہ کے باون حکم عام مقولہ ہے
ریاست کی عدالتین خیانت مین مشہور ہین دو کچہریون کا کام اردو مین
ہوتا ہے اور مثل ورجسٹر بہی بنائے جاتے ہین مگر بقول کرنل کیٹنگ صاحب
انصاف معدوم ہے سبکا مقصود یہہ ہے کہ اپنا گہر بہرین اور راج
مطالبہ ادا کرنے کے واسطے روپیہ پیدا کرین غارتگرون سے مال مغرور
لیا جاتا ہے اور مجرمون کو بہ اخذ جرمانہ رہا کیا جاتا ہے اگر ملزم سے امید
زر ہے تو اوسکو قید رکہتے ہین اور نہین ہے تو خرچ خوراک سے بچنے کیواسطے
رہا کر دیتے ہین اہتمام کاروبار پالکی خانہ مین ہوتا ہے یہہ مقام اگرچہ خبر کا
ہے کہ کل ریاست کی خبر وہان آتی ہے مگر عدالت کا کام بہی وہان ہوتا
اور وہان کے جاسوسون کے جال سے کل خلایق تنگ ہے ریاست
ظلم و تعدی کا ذریعہ یہی سرشتہ ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جیلخانہ نہایت خراب ہے اوسمین تین مکانات ازبس ناپاک ہین قیدی مثل
حیوانات محبوس قفس رہتے ہین اونکے چہرہ سے محتاجگی و مظلومی عیان ہے
جیلخانہ پر کوئی افسر نہین ہے جس شہر کا قیدی ہو وہان سے ہی اوسکی
خبرگیری ہوتی ہے اس جیلخانہ کا ۱۸۶۹ء مین یہہ حال تہا کہ ہرایک قیدی
صفائی سے ملبوس تہا ہرایک کے پاس اوڑہنے کو کمل تہا اور نام و جرم
کا ٹکٹ تہا زیادہ تر قیدی محل مین رہتے ہین قیدیون کو ایک ساہوکار
کے گہر سے دو برس سے کہانا ملتا ہے اور ضرورت ہوتی ہے تو سپاہی اونکے
ساتہہ جاکر بہیک منگالاتا ہے بلکہ کوتوالی کے قیدیون کا گذارہ تو بالکل گداگری
پر موقوف ہے ٭

جرایم سنگین متواتر وقوع مین آتے ہین اونکے انسداد کی کوئی تدبیر نہین
ہے اہلکاران راج کی مجرمون سے سازش ہے اگر کسی کو گرفتار کرتے ہین تو
صرف اسی غرض سے کہ اون سے روپیہ لیکر رہا کردین اس ملک مین سارق
و غارتگر امن و امان سے رہتے ہین بلکہ دیگر ممالک کے مہینہ سالانہ دورہ کرکے
روزمرہ ڈکیتی و غارتگری و نقب زنی کرتے ہین ٭

ریاست مین ۱۴۹۳ دیہات ہین انمین سے چہارم جاگیر و مذہبی و غیر عطیات
مین ہین زمین زرخیز و سیراب و جمع نرم ہے مگر محاصل سوائی سے جو ہرایک
اہلکار حسب خواہش اپنے وصول کرتا ہے کاشتکار زیر بار اور سخت مصیبت
مین ہین ہرگانو اور قصبہ کے ہر کوچہ مین خبر کا ہرکارہ رہتا ہے اور اوسکا یہہ
کام ہے کہ ہرایک خفیف امر کی خبر پالکی خانہ مین پہونچاوے پالکی خانہ کے ظلم کے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

خوف سے کوئی اپنی آسودگی ظاہر نہین کرسکتا ہے تشدد جاری ہے حفاظت
جان و مال کی کچھہ تدبیر نہین ہے حقرسی ناممکن ہے - صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
تک شکایت نہ جانے کی ہر طرح تدبیر کیجاتی ہے یہانتک خوف غالب ہے کہ
سے گفتگو کرنا تو درکنار ہے کوئی اونکے لشکر کیطرف نہین جاسکتا ہے کیونکہ
اطلاع ہونے پر اوسکو جوابدہی کرنی پڑتی ہے اور ثابت کرنا پڑتا ہے کہ
کوئی شکایت نہ کی ہے ؛

شہر کا حال اس سے بدتر ہے دو کوتوالیون کی حکومت غضب ہے مثل عدالتون
کے اونکے ذمہ بھی فرض ہے کہ اپنے مصارف کے سوائے اخراجات راج کیواسطے
روپیہ دین ساہوکارون کا راج پر کچھہ اعتبار نہین رہا ہے کیونکہ زر مطلوب
ملجانے کے بعد راج کو اپنے قول کا مطلق پاس نہین رہتا اس راج مین ساہوکار
طوعاً وکرہاً رہتے ہین موقع ملے تو فوراً چھوڑکر چلے جاوین آمدنی خالصہ بقدر چھ
لاکھہ خرچ سے بہت زیادہ ہے ملازمان شش ماہ اپنا خرچ آمدنی مین سے
لے لیتے ہین اور عدالت وکوتوالی اپنے خرچ کے سوا راج مین روپیہ داخل
کرتے ہین تغلب وفریب لاانتہا ہین اور مہاراؤ صاحب کی غفلت وعدم نگرانی
سے تحریک پاتے ہین زرکثیر کا غبن ہوتا ہے اور دیہات و پرگنات
کا ٹھیکہ ہونے سے نقصان عظیم ہوتا ہے کسی ٹھیکہ دار سے ضمانت نہین لیتے
ہے رئیس واہلکارون کو رشوت دینے سے اوسکی ضرورت رفع ہوجاتی
ہے قسط اخیر کے واجب الوصول ہونے پر ٹھیکہ دار حد علاقہ سے نکلکر بہاگ
جاتے ہین اور زر تغلب کا دسوان یا پانچوان حصہ بطور رشوت دینے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تصور سہو ہوجاتا ہے پھر آجاتے ہین افسری شرشتہ جات و دیگر عہدون کے
عوض بہی رشوت کا بہی حال ہے ؛
سرکار انگریزی کا فوج خرچ وخراج بمشکل وصول ہوتا ہے دسمبر کا واجب الطلب
مئی مین وصول ہوا اور جون کا شروع دسمبر مین دسمبر کے خرچ کی بابت
مئی مین ہنڈوی دی اوسکا روپیہ اگست مین وصول ہوا ؛
بدرعرصہ پہلے سال مہاراؤ صاحب نے بالعوض قرضہ تعدادی چالیس
لاکہہ کے چار لاکہہ کی آمدنی کا ملک دس برس کیواسطے ساہوکارون کو
علیحدہ کردیا تہا کہ بجز دیہات عوض قرضہ آٹہہ لاکہہ اداشدہ کے بدستور ہے
اور اب مئی مین قرضہ تعدادی ساڑہے چہہ لاکہہ کے عوض دیہات جمعی ڈیڑہہ
لاکہہ سالانہ اور نکالے گئے مگر یہہ امر تقاضا رشدید ساہوکاران پر ہوا ہے
کہ جب اونہون نے دیگر قرضہ دینے سے بالکل انکار کیا علاوہ اس کے
ساہوکارون کا دس لاکہہ روپیہ اور ہے کہ اوسکا ابتک کچہہ بندوبست
نہین ہوا ہے اور قرضہ متفرقات اوسکے علاوہ بکثرت ہے ؛
صایر کا ٹہیکہ ہے اور کوئی شرح محاصل مقرر نہین ہے اسواسطے ٹہیکہ دار
ہوجاتا ہے وصول کرتا ہے ساہ گنیش لال دیوان کے مرنے کے بعد پندرہ
مہینے کے عرصہ مین پانچ مختار مقرر ہوئے اول بیاس دیبی لال مقرر ہوا اوسنے
جلد استیفا دیدیا اوسکے بعد دو اہلکار کمتر درجہ کے مقرر ہوئے اونہون
نے ستمبر تک کام چلایا اخیر موقوف ہوئے اور بجاے اونکے ایک بلدیو منشی
دیوان آدمی مقرر ہوا جنوری مین منگل پروہت نے ایک لاکہہ پچاس ہزار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

روپیہ نقد اور پچاس ہزار چند ماہ بعد دینے کا اقرار کرکے اس عہدہ کی
درخواست کی کہ منظور ہوکے بلدیو منشی کے شریک ہوگیا رئیس کا التفات
منشی کیطرف تہا مگر پروہت جو زبردست و بے باک اور بے ایمان آدمی
ہے اوسپر غالب آگیا اور یقین ہے کہ عنقریب پھر عزل و نصب ہوکہ جیپور سے
ایک سراوگی آیا ہے اور اس عہدہ کیواسطے پیغام دیتا ہے مگر رئیس لاکہہ روپ
لینے کے بغیر اوسکو مقرر کرنے پر آمادہ نہین ہے ؛
اسی عرصہ مین نولاکہہ روپیہ کا قرضہ بلا وجہہ معقول جدید لیا گیا اگرچہ مہاراو
صاحب کے دربار گورنری اجمیر مین جانے اور ایڈرین شادی کرنے
غیر معمولی خرچ ہوا مگر ان مصارف کے عوض رعایا سے محصول لیا گیا اور
کی بابت ۱۸۶۶ء کے دربار سے ریاست کی کل آمدنی پر فیصدی دس روپیہ
سالانہ لیا جاتا ہے اور شادی کی بابت کاشتکارون سے فی بیگہہ ایک روپیہ
اور ملازمان ریاست سے تین مہینے تک کی تنخواہ اور دیگر رعایا سے آمدنی
پر فیصدی دس روپیہ وصول کیا گیا باوصف اس غیر معمولی آمدنی کے قرضہ
قرضہ کشی کے اجراے مصارف ریاست کے مشکل درپیش ہے اور مختار
ریاست مصارف حال کیواسطے آمدنی آیندہ نشان مین دیتے ہین اور
جولائی کو ادائے مطالبہ سرکار انگریزی اور مصارف ریاست کیواسطے پانچ
روپیہ اور قرض لینا پڑیگا مہاراو صاحب کو مختار ریاست کا اعتبار نہین ہے اور
مشیرون مین سے کبھی کسی ایک پر اور کبھی دوسرے پر اعتبار کرتے ہین
لوگون مین سے بعض کی صلاح ہے کہ بدیچلن پردیسی آدمی ہین ایجنسی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتا ہے اس سے سرکار انگریزی کی کارروائی مین خلل واقع ہوتا ہے تحریرات
کا جواب توقف سے آتا ہے بلکہ نہین آتا اور اکثر تحریرین غلط اور خلاف واقع
آتی ہین خود مہاراؤ صاحب کی نیت درست ہے مگر اون پر بدصلاح کار غالب
آرہے ہین صاحب ایجنٹ کی صلاح سے ہر ایک کام پر آمادہ ہوجاتے ہین اور
اقرار واثق کرتے ہین مگر پھر بالکل مخالف مضمون کا خریطہ بھیجتے ہین جب پوچھا جاتا
ہے تو کہتے ہین کہ ہمکو اس خریطہ کی اطلاع نہین ہے واپس کردو مگر یہہ ابتری
صرف مہاراؤ صاحب کے سبب سے نہین ہے پچاس برس سے چلی آتی ہے
البتہ اسمین زیادہ ہوگئی ہے صاحب ایجنٹ نے عرصہ تک کوٹہ مین رہ کے کوشش
کی کہ مہاراؤ صاحب ایماندار مختار مقرر کرین کہ صرف اسی ایک صورت سے
اصلاح کار ممکن ہے اگرچہ مہاراؤ صاحب کمال محبت سے پیش آئے مگر اس باب
مین بجز اقرار باطل کے اور کچھہ حاصل نہوا ؛

۱۸۱۷ء مین ریاست کے عہدون پر زیادہ سے زیادہ نذرانہ دینے والون
کو مقرر کرنے اور اونکو قید کرکے باخذ مصادرہ پھر بحال کرنے کا طریقہ بدستور
جاری رہا اس سلسلہ عزل ونصب متواترہ سے ریاست کو بہت کم فایدہ ہوتا
ہے کیونکہ رئیس اور پتیار اور اہلکار تھوڑی رشوت سے رضامند ہوجاتے
ہین ایک اہلکار کو پابجولان قید کرکے لاکھہ روپیہ طلب ہوا مگر صرف دس ہزار روپیہ
خرچ کرنے سے پتیار اوسکا ساعی ہوگیا اور اس سینہ زوری سے کوشش
کرکے قید سے چھوڑانے کے سوائے اوس کو نایب کا مدار مقرر کرادیا ؛

مختاری پر منگل پروہت ومنشی بلدیو مامور رہے منگل پروہت محض نالایق

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

وناخواندہ وجاہل اور کار ریاست سے مطلق ناواقف مگر بے باک و دلیر و ہر ایک
ہے زر کثیر خرچ کرنے اور بڑی مہارانی صاحبہ کی مدد سے اس عہدہ پر مقرر
ہوا تہا اور مہارانی صاحبہ کی اوسکو بہت حمایت ہے اور وہ اصلاح و تبدیل
حالات ریاست اور پریسیون کے نوکر ہونے کا بہت مخالف ہے بلدیو منشی
حسب لیاقت اپنے جمع و خرچ و انتظام راج کو آراستہ کرنا چاہتا ہے
مگر اوسکا کچھہ رسوخ و اختیار نہین ہے ؛
مدت کی بدنظمی سے رقبہ مزروعہ بہت کم ہوگیا ہے مگر محاصل جدید سے اوسکی
کمی رفع ہوگئی ہے کہ کل آمدنی ریاست چوبیس لاکہہ سے کم نہین مگر اس آمدنی
مین سے زیادہ تر خزانہ مین نہین پہونچتی ہے علاوہ تغلب اہلکاران اکثر ٹہیکہ دار
ہر سال بلا ادائے جمع علاقہ غیر مین چلے جاتے ہین اونمین سے بعض مہاراؤ
صاحب کو رشوت دیکے راضی کر لیتے ہین اور اکثر دوسرے سال کوٹہ مین
آکے پہر ٹہیکہ لیتے ہین مگر جنکا کوئی ذریعہ نہین ہے اور جنکے پاس روپیہ نہین
ہے وے قید ہوتے ہین اور بہت اذیت و تکلیف سے زر بقایا ادا کرتے
ہین ؛
مارچ ۱۸۷۲ء مین دو باقیداروں نے ہر روزہ کی زدوکوب اور سخت
بیرحمیون سے تنگ آکے محبس کی بلند دیوار سے کود کے اقدام قتل نفس کیا
اونمین سے ایک کا نصف جسم زیرین سن ہوگیا کہ وہ قریب المرگ ہے
مگر دونون زندہ ہین ؛
خرچ کا کوئی حساب نہین ہے البتہ اسقدر معلوم ہے کہ ہر سال زیادہ ہوتا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہر ایک ششتہ ریاست کے قبضہ مین اوسکے خرچ کے لایق آمدنی کا ملک
موجود ہے مگر بد دیانتی اور فضولی اسقدر جاری ہے کہ ششماہی گذرتے
ہی روپیہ کی نہایت ضرورت و تنگی ہوجاتی ہے روپیہ حاصل کرنے کے واسطے
سال آیندہ کی آمدنی کی رسیدات دیجاتی ہین رعایا سے بجبر و تعدی اور
ساہوکارون سے بہ تقرر سودگران بطور قرضہ لیا جاتا ہے اور کامدار اور
ساہوکار بڑی بے ایمانی کرتے ہین - ریاست کا جسقدر قرضہ تحقیق ہے پچاس
لاکھ روپیہ کے قریب ہے اوسمین سے بیس لاکھ کے عوض پانچ لاکھ روپیہ کا
ملک بشرایط مختلفہ علیحدہ ہو رہا ہے ؛

جرایم سنگین بکثرت وقوع مین آتے ہین اور سزا نہونے کے سبب سے غارتگر
و سارق ملک مین امن سے رہتے ہین اکثر مقدمات کی روئداد سے تحقیق ہوا
کہ راج کے اہلکاران مفصلات اونکے شریک ہین ایک چوکی پولیس کے جمعدار
و سپاہیان نے سڑک پر مسافرون کو لوٹ لیا باوجودیکہ شناخت ہوئی اور
جرم ثابت ہوا دربار سے کچھہ سزا نہوئی محکمہ ایجنسی کی متواتر تاکید سے مرزا
اکبر علی بیگ جو سابقًا ریاست قرولی مین ممتاز عہدہ پر مامور تہا افسر انسداد
جرایمی مقرر ہوا اور اوسکو حکم ہوا کہ پولیس کا انتظام اچھی طرح کرے تہانجات
مقرر ہوئے اور کچھہ کارروائی شروع ہوئی مگر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کا
دورہ ہونے کے بعد جنوری مین مرزا مع عملہ کے موقوف ہوگیا اور عملہ کو ابتدا
سے تنخواہ نہ ملی اوسکے بعد مارچ مین ایک شخص نامزد ہوا مگر روپیہ نملنے کے سبب
سے کوڑے نہ جاسکا پھر کوئی افسر مقرر نہوا کوتوالیون مین تحصیل زر کی ایسی

تدبیرین ہوتی ہین کہ ہر ایک کو اد نیہر بہ آسانی یقین نہ آسکے بدچلن عورتون کو
اغوا کرکے دولتمند وعزت دار آدمیون کے گھر بھجواتے ہین اور پیچھے
اہالیان پولیس جاکے دونون کو گرفتار کرتے ہین عورت آشنائی کا اقبال
کرتی ہے اور اوسکا اقبال ثبوت جرم کیواسطے کافی متصور ہوکے بیچارہ بیگناہ
سے جرمانہ لیا جاتا ہے اسیطرح ڈاکن ہونیکا جرم جسپر کوٹہ کے علاقہ مین
اعتبار ہے روپیہ پیدا کرنیکا بڑا ذریعہ ہے کسی شخص کو جادوگر قرار دیکے
والے اوسکے مکان مین چلے جاتے ہین اور کہوپری وغیرہ چند اشیا
برآمد کرکے گرفتار کرلیتے ہین تاوقتیکہ وہ کسی بڑے معزز ودولتمند آد
کیطرف سے کسی پر جادوکرنیکا اقرار نکرلے قید وانواع عقوبت مین مبتلا
رہتا ہے جیلخانہ کی بدانتظامی کی یہہ صورت ہے کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
جیلخانہ سمہالا تو جو قیدی محکمہ پنچوکلار راجستان سے راج کوامانتاً سپرد
تہے نکلے اور اونکی عدم موجودگی کی بابت اہلکاران راج کوئی معقول
جواب ندے سکے ؛

تنخواہ نہ ملنے کے سبب سے راج کی فوج سال بہر باغی رہی جب زیادہ
گذرا سپاہیون نے چوری وغارتگری شروع کی چند سپاہی مع
گرفتار ہوئے پلٹن نے حملہ کرکے اونکو چھوڑالیا اور زیادہ سرکش
کامدار کو گرفتار کرنا چاہا اور محل کے صحن مین دیرہ کردیا پردیسی آد
کو روپیہ بہم پہونچاکے تنخواہ دیگئی اور دیسی جو نوعدیگر معاش پیدا
ہین اور زیادہ اطاعت گزین ہین تنخواہ سے محروم رہے ؛

CC-0. Kanya Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایسی عملداری مین رعایا کا مظلوم وستم رسیدہ ہونا عجب نہین ہے راج سے
کمال تاکید ہے کہ کوئی ایجنسی مین مستغیث نہو چونکہ ایجنسی مین جانے سے لوگون
کو سراسر بربادی نظر آتی ہے کوئی اوسطرف قدم نہین رکہتا ہے مگر جب
صاحب پولیٹکل ایجنٹ کوٹہ مین گئے قریب سو پٹیل اور زمیندارون نے کہ
نہایت تنگ تہے استغاثہ کیا کہ محاصل روز افزون اور انواع ظلم وتعدی کا
تحمل نہین کرسکتے آپ سماعت کرین چنانچہ حسب ایما صاحب پولیٹکل ایجنٹ مہاراؤ
صاحب نے اون کی حقرسی کا اقرار کیا مگر اوس کے ایفا کی امید
نہ تہی ؛

ستمبر ۱۸۷۱ء تک منشی بلدیو ومنگل پروہت بہ اتفاق کام کرتے رہے اس دوہرہ
حکومت سے خواہ نخواہ نتایج بد پیدا ہونے والے تہے ایک دوسرے کے برخلاف
ضرر رسان تدبیرین کرتا تہا سالتمام کی آمدنی پیشتر سے قسطون مین دیدی
تہی کچہہ عرصہ تک قرضہ اور بالائی آمدنی سے کام چلتا رہا مگر آخر کار ساہوکارون
کسیقدر بوجہ راج کی بدعہدی کے اور کسیقدر آمدنی موجودہ منتقل ہوجانے
سے روپیہ دینے مین انکار کیا فوج وعملون کی تنخواہ بہت چڑہ گئی اور پروہت برخاست
ہوا منشی نے بلا شراکت غیرے روپیہ کا بندوبست شروع کیا اور اہلکاران
وباشندگان شہر کو قید کرکے بغرض حصول زر انواع تکلیفین پہونچائین اور
سب سے مصادرہ لیا مگر اس ظلم وتعدی سے جو حاصل ہوا قطرہ تاب آہنی تہا
اکبر مین منشی نے مہاراؤ صاحب سے چند شرطین پیش کرکے کہا کہ بغیر اون کے
مین کام نہین کرسکتا - شرایط یہہ ہین —

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

خرچ کم کیا جاوے ٭

۲ اہلکارون کے ذمہ جو روپیہ ہے وہ وصول کیا جاوے ٭

۳ مہاراؤ صاحب دیہات جیب خاص کم کرکے خالصہ مین شامل کرین ٭

۴ جیب خاص سے ریاست کیواسطے لاکھہ روپیہ دین ٭

دیہات جیب خاص کا کم کرنا اور لاکھہ روپیہ خالصہ مین دینا رئیس کو ایسا ناگ
ہوا کہ منشی کو موقوف کرکے پروہت کو جس نے بلا شرط اجرا کار کرنے کی ذمہ
کی مقرر کردیا جنوری مین جب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل آنے والے تھے اک
ساہوکار کی ہتک و ذلت ہونے سے چند روز تک بازار بند رہا کہ یہا
نہایت مصیبت و مظلومی کی حالت مین ہوتا ہے فروری مین فوج نے کر
اقرار قرض کشی اور ادائے تنخواہ سے خاموش ہوگئی تھی پھر غل کیا اسپر
نے روپیہ فراہم کرنے کا فکر کیا اخیر سال پر عملہ اور فوج کی تنخواہ آٹھہ
سے برس روز تک کی چڑھ رہی تھی اور چار لاکھہ کا جدید قرضہ لیا تھا
ساڑھے پانچ لاکھہ روپیہ تنخواہ وغیرہ کا دینا تھا اپریل مین بہ تقرر سود
قرضہ لیا گیا اوس سے اور زر مصادرہ سے عملہ و فوج کی تنخواہ تقسیم
مگر اسپر بھی آٹھہ مہینے کی تنخواہ باقی رہ گئی ٭

صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے ہمیشہ اصلاح امور مین کوشش کی تاکید و فہ
سے کسیطرح کاربراری نہوئی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے خود کوٹہ
جاکے صلاح دینا چاہا تو جس روز معاملات ریاست مین گفتگو شروع
اوسی روز سے مہاراؤ صاحب نے حیلہ کرکے ملنا موقوف کردیا صاحب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو ٹہیرنے کی فرصت نہوئی مجبور بلا ملاقات چلے گئے ؛

مئی مین صاحب پولٹیکل ایجنٹ پہر کوٹہ مین آئے اس غرض سے کہ مشکلات ریاست حد کو پہونچ جانے سے شاید مہاراؤ صاحب اور اونکے مشیر نصیحت پذیر ہوئے ہون اور مدت کے قیام سے کچہہ نیک نتیجہ حاصل ہو مہاراؤ صاحب بہت محبت و تپاک سے پیش آئے اور صاحب نے اونکو اور اونکے مشیرون کو بدنظمی و ابتری کے بدنتایج سے بخوبی آگاہ کیا جو کچہہ کہا قبول کیا اقرار کیا احکام جاری ہوئے مگر ظاہرا نہ خواہش تہی اور نہ ارادہ تہا بیماری کیوجہ سے مجبور جانا پڑا اور اونکی روانگی کے وقت تک کچہہ نہوا دربار نے زر معاوضہ مجوزہ پنچو کلا رہاڑوتی بابت سنہ ۱۸۷۱ء بہ تعداد تریسٹھ ہزار روپیہ کہ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۲ء کو داخل ہونا چاہیئے تہا مدت تک ادا نکیا ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ء مین مہاراؤ صاحب کے زر آشنا و خود غرض مشیر بدستور ریاست کو لوٹتے رہے ہر ایک اپنی باری سے تا وقتیکہ شکم سیر ہوا بلا شراکت غیرے با اختیار رہا اور ہر ایک نے معتوب و معزول و قید ہو کے اپنی کمائی مین سے کسیقدر فیصدی راج مین داخل کیا چنانچہ یہی حال اخیر مختار منگل پروہت کا ہوا کہ وہ بہی قید ہوا اور زر مصادرہ کی شرطین پیش کین مگر اوسکی جگہہ کوئی مقرر نہوا خواستگاران اختیار و حکومت مین سے کسی کی تقدیر نے زور نہ مارا شاید اسوجہہ سے کہ وسایل حصول زر روز بروز کم ہونے سے اونکی حرص کند ہو گئی اور اونہون نے عہدہ حاصل کرنے کے واسطے معمولی نذرانہ پیش نکیا ؛

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خرچ آمدنی سے زیادہ رہا اور قرض کشی سے اجرار کار کرنے کا طریقہ بدستور جاری رہا انجام قرضہ ملنا بھی دشوار بلکہ ناممکن ہوگیا ایجنسی کا قرضہ تریسٹھ ہزار سے اٹھاسی ہزار ہوگیا اور سال تمام مین کچھ ادا نہوا ؛

تجارت غلہ و قحط سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ ع

مہاراؤ صاحب ہر سال کسیقدر غلہ چھاونی نیمچ کے واسطے اپنے ملک مین سے جانے دیتے ہین جو خاص انگریزی فوج کیواسطے جاتا ہے اوسپر محصول بالکل معاف ہے اور جو وہان کے دیگر باشندون کے واسطے جاتا ہے اوسپر نصف محصول لیتے ہین اس رعایت کے عوض گورنمنٹ دربار کوٹہ کی بہت شکرگذار ہوئی مگر کئی سال تک بہت نزاع رہا دربار کوٹہ کو شکایت تھی کہ چھاونی کے بقال سختی و تشدد بہت کرتے ہین اور بقالان چھاونی کہتے تھے کہ اہالیان دربار جھوٹا اقرار کرتے ہین بالکل مدد نہین دیتے کہ اسطرح غلہ کی مثل بہت بڑی ہوگئی اور واقعہ مین فریقین کا قصور تھا ؛

اسمین شک نہین کہ بقال بہت فایدہ حاصل کرتے تھے جسقدر غلہ کوٹہ سے جاتا چھاونی نیمچ مین نہین پہونچتا عمداً تھوڑا تھوڑا لیجاتے کہ نرخ کی گرانی رہے اور کم دینے کا الزام دربار کے ذمہ رکھتے اور اسیطرح دربار کیطرف سے بھی واقعہ مین کوتاہی ہوتی تھی تاہم انصاف یہہ ہے کہ سنہ ۱۸۶۴ و ۱۸۶۵ مین جب التنا بھرتی غلہ کی بابت کوٹہ کی متواتر شکایت ہوئی ثابت ہوا کہ دہارہ و گوالیار سیواڑ و بانسواڑہ و بھوپال سب جگہہ سے آمد بالکل بند ہوگئی تھی چھاونی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نیمچ کی کارروائی صرف کوٹہ کے غلہ سے ہوئی اور چہاونی کے نرخ کی نسبت
یہہ بہی ثابت ہوا کہ جس حالت مین بقال کوٹہ سے بیس سیر کا غلہ خریدتے نیمچ
مین پانچ سیر کا فروخت کرتے تہے پس جو منافع راج کوٹہ نے سرکاری سپاہ
کیواسطے منظور کیا تہا اصل مین بقالون کو پہونچا حالانکہ بہ تعارف راج غلہ
دلوانے کی تجویز صرف سپاہ کی خاطر سے ہوئی تہی ورنہ بقالون کو ہرگز نملتا
ہمدران حال یہہ بہی یاد رکہنا چاہیئے کہ اب کوٹہ مین غلہ اوس کثرت سے
پیدا نہین ہوتا جسقدر پیشتر ہوتا تہا بجاے غلہ کے پوست و محلوج کی کاشت
بہت ہونے لگی ہے سواے اسکے وہان سے صرف نیمچ کو نہین جاتا ہے بلکہ
دیگر مقامات کو بہی جاتا ہے سنہ ۱۸۶۶ مین تاریخ روانگی غلہ سے چند روز پیشتر
مہاراؤ صاحب کا انتقال ہوگیا تہا ہندوستانی ریاست مین اگر مثل دیگر
کاروبار روانگی غلہ بہی ملتوی رہی تو عجب نہین تاہم عـــــہ لامن غلہ
بمعافی محصول روانہ ہوا ؛

آیندہ کیواسطے مہاراؤ صاحب کی یہہ مرضی ہوئی کہ بقال بطور خوش خرید مثل
دیگر خریداران بازار سے لیجایا کرین اونکو بہ تعین مقدار غلہ معافی محصول کا
راج سے پروانہ ملجاوے اور نرخ مروجہ پر اوس مقدار تک خریدنے مین
اون سے کسیطرح مزاحمت نکیجاوے اون سے رسید لیکے اوسکی نقل حکام
چہاونی کی اطلاع کیواسطے بہیجی جاوے تاکہ بقال چالاکی نکرسکین مہاراؤ صاحب
نے انگریزی فوج کیواسطے بشرط موجودگی جسقدر غلہ بہم پہونچ سکے دینا منظور
کیا اور یہہ تجویز ہوئی کہ بہ تعین تعداد رئیس کی منظوری لیکے خریدارون کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پاس بہیجدی جاوے گی اور اونکو ہدایت ہوگی کہ اگر مرضی ہو تو جس نرخ پر ہم
بمعافی محصول خرید لیجاوین اونکی خواہش یہہ ہے کہ معاملہ خرید و فروخت
بایع و مشتری کے درمیان رہے راج سے مزاحمت نہو اس بندوبست سے
نیچ کے تاجران غلہ اور اہالیان کمسریٹ بہی رضامند ہوگئے یقین ہوا کہ
آیندہ کچہہ شکایت نہوگی اسوقت تک راج سے یہہ بہی غلطی ہوئی کہ جسقدر
غلہ ملنا ناممکن تہا یا دینا منظور نہ تہا اوسکا اقرار کرلیتے تہے مگر آیندہ کو ایسا
نہوگا جس حالت مین اس ریاست سے غلہ کثیر المقدار بمعافی محصول چہاوے
نیچ کو جاتا ہے رئیس کو متحکم کرنا بیجا ہے ٭

قحط ۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء کے کل زمانہ مین کوٹہ کا حال اچہا رہا اس ریاست کے اضلاع
پیداوار غلہ کی زراعت بالکل بارش پر منحصر ہوتی ہے سطح زمین سے پانی
بہت عمق پر ہے اور آبپاشی کے چاہات بہت کم ہین بجز قطعات لب ندی
کے دیگر اراضی کی آبپاشی مصنوعی وسایل سے کم ہوتی ہے اور بارش کم
ہووے تو بہت تکلیف ہوتی ہے مگر کالی سندہ کے مشرق کی عمدہ زمین اکثر
کی بارش سے خوب سیراب ہوگئی تہی باوصف ژالہ زدگی کے پیداوار اچہا ہوا
اس سبب سے اگرچہ کوٹہ مین گرانی رہی اور آٹہہ دس ہزار باشندے
دیس چہوڑ کے چلے گئے تاہم اور ریاستون کی نسبت بہت امن رہا صعوبت
قحط زیادہ نہوئی اس سے تدبیرات دستگیری قحط زدگان مین بہی چندہ
کوشش نہوئی مگر مہاراؤ صاحب نے معمولی سدابرت پر چہتیس ہزار روپیہ
سالانہ خرچ کا اضافہ کیا اور اپنے فایدہ کی نظر سے جمع کا مطالبہ بہی ملتوی رکہا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تجارت غلہ جاری کرنے سے گورنمنٹ نے مہاراؤ صاحب کا شکریہ ادا کیا کہ واقع
مین یہہ شکریہ واجب تہا اونہون نے اپنے فواید اور منشاء کے خلاف تجارت
جاری کی تہی راجپوتانہ مین کوٹہ کی ریاست غلہ کا کوٹہیار ہے اور کوٹہ کی برابر
کوئی ریاست قدیم رسم کی پابند نہین ہے اور قدیم سے رواج ہے کہ ملک مین
سے غلہ کو نکلنے ندین۔ پس ایسے قحط اور مصیبت کے زمانہ مین اور باوجودیکہ رئیس کا
سراسر نقصان تہا اور کچہہ فایدہ نہ تہا جلسہ اجمیر مین فی الفور طریقہ اجراء تجارت
پر عمل کرنا نہایت پسندیدہ اور موجب تحسین و آفرین ہوا۔ اول شکایت ہوئی
کہ کوٹہ کے لوگ اس منظوری پر عمل نہین کرتے ہین مگر جب کوٹہ مین صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے مہاراؤ صاحب سے کہا کہ احکام تاکیدی کی ضرورت ہے تو مہاراؤ
صاحب نے دربار عام مین کل ساہوکاران کوٹہ کو جمع کرکے اشتہار مندرجہ
ذیل سنایا ؛

اشتہار راج کوٹہ درباب تجارت غلہ مورخہ ۸ فروری ۱۸۶۹ء

جملہ سیٹہہ و ساہوکاران و بقالان و تاجران غلہ کو واضح ہو کہ

اول۔ جلسہ اجمیر مین بماہ دسمبر گذشتہ قرار پایا ہے کہ کل راجپوتانہ مین تجارت
غلہ جاری ہو اور بجز محصول معینہ کے کہ ہر ریاست مین ایک مقام پر لیا جاوے
اسیطرح کی ممانعت نہو اب سنا گیا ہے کہ بایعان غلہ کو دربار کی خفگی کا خوف
ہے اس سے مشتریان کو خرید مین دقت ہوتی ہے ؛

دوم۔ اب تمکو کمال تشہیر کے ساتہہ مطلع کیا جاتا ہے کہ مہاراؤ صاحب نے حسب
اصلاح سرکار انگریزی قاعدہ آزادی تجارت کو قبول کیا ہے اور چاہتے ہین کہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

اونپر بالکل عمل کیا جاوے ؛

سوم - اس نظر سے کہ خرید و فروخت و درآمد و برآمد غلہ مین مہاراؤ صاحب کیطرف سے کچہہ ممانعت نہین ہے علانیہ اجازت دیجاتی ہے کہ بلا خوف و خطر آزادی سے تجارت غلہ کرو ؛

چہارم - اہلکاران ریاست کو ہدایت ہوتی ہے کہ کسیطرح خفیہ و علانیہ دست اندازی نکرین جو ملازم راج اس حکم سے خلاف ورزی کرکے راج کی بدنامی کریگا اوسکو سخت سزا دیجاویگی ؛

پنجم - اس اشتہار کی ایک نقل ہر ایک افسر پرگنہ کو اطلاع عام کے واسطے دیجاویگی ؛

ششم - محصول معینہ فی من ڈہائی آنہ علاوہ بہوم و چوکیداری کے راج مین کچہہ نہ لیا جاویگا اور تاجرون کو ہدایت ہے کہ اس محصول کے ادا کرنے مین راج کی چوری نکرین ؛

بعد اجراے اس اشتہار کے کوئی شکایت نہ آئی ؛

سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ وزیر سابق کی بیرحمی سے کوٹہ مین موجودگی ہزارہا من غلہ کے قحط کی مصیبت نہایت سختی سے ہوئی اول قحط نمودار ہوتے ہی اس شخص نے ریاست کا کل غلہ جمع کرکے تا وقت انتہا درجہ کے گرانی نرخ کے بند رکہا اور پہر تہوڑا تہوڑا نکالا ہاڑ و شہرت افراط غلہ کے سبب سے ہزارہا پردیسی مخلوق جمع ہوئی شہر کو گہیر مگر اندر نہ آنے پائے سوا دس من غلہ راج سے پانچ من وزیر کے گہر

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کسیقدر ساہوکارون کے ہان سے تقسیم ہوتا رہا تاہم بہت تکلیف رہی قبرستان
لغل ایجنسی کی مرمت ہوئی اور شہر مین ہوکے محل کو پختہ سڑک بنوائی گئی
دیہات مین تکلیف کم رہی جو دیہات ٹھیکہ مین یا مرہون قرضہ ہین اون مین
ٹھیکہ دار و قرضخواہون نے اپنی منفعت کی غرض سے رعایا کی بہت دستگیری
کی دیہات خالصہ مین کچھہ معافی و منہائی نہوئی جمع کامل لیگئی اور اوسکے
علاوہ دس روپیہ فیصدی بابت خرچ تشریف بری مہاراؤ صاحب
دربار نواب گورنر جنرل صاحب مین کہ ۱۸۶۶ء سے لگا ہے اور ہر سال
لیا جاتا ہے وصول ہوا ؛

خط چندان سخت نہ تہا مگر بیماری شدت سے ہوئی جون و جولائی مین
ہیضہ بہت رہا موسم سرما مین بخار کی کثرت ہوئی باوصف خوبصورتی
موقع کے کوٹہ خرابی آب و ہوا مین مشہور ہے کسیقدر آبادی بہت گنجان
ہے اور انتظام صفائی مطلق نہین ہے شروع سال مین لاکہہ آدمیون کی
آبادی تہی اونمین سے پندرہ ہزار ہیضہ و بخار سے مرگئے اور پردیسی
جو اس حساب سے باہر ہین مفصلات مین وباء کم ہوئی ؛

دربار سے قیود تجارت غلہ کی موقوفی کا اقرار و اشتہار ہوا تہا اُسکا بالکل ایفا
نہوا صرف علانیہ اجازت ہوئی تہی مگر خفیہ غیر ملک کو غلہ بہرتی کرنے اور
پردیسیون کو فروخت کرنے کی بدستور ممانعت ہے تحقیقات سے معلوم ہوا
کہ ممانعت پیشتر سے ہے اوسکی منسوخی مطلق نہوئی صاحب ایجنٹ گورنر
جنرل نے تاکید کی تو پہر اقرار رفع امتناع ہوا مگر پہر کچھہ عمل نہوا ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرداران کوٹڑی

دربار کوٹہ اور بعض کوٹڑی کے سردارون کے درمیان کئی سال سے
نااتفاقی تہی اونکے باہمی تعلقات کے قواعد غیر معین ہین اس سے اونمین
نفاق رہتا ہے - دربار حد سے زیادہ اطاعت چاہتا ہے اور سردار
جسقدر واجب ہے اوس سے بہی کم کرنا چاہتے ہین یہہ سردار اصل
مین بوندی کے ماتحت تہے اور بوندی سے ہی اونکو ریاستین ملی تہین
جب بوندی والون نے قلعہ رنتہمبور شاہ دہلی کو دیدیا بالعوض حفاظت
شاہی اونکے ذمہ خراج مقرر ہوا اور رنتہمبور جے پور والون کو ملا تب
اونہون نے ہاڈوتی کے سرداران کوٹڑی سے خراج کا مطالبہ کیا
ظالم سنگہ وزیر کوٹہ نے خود کفیل اداے خراج ہوکے اونکو فوج جے پور
کی سالانہ چڑہائی سے بچایا اسطرح اوس نے سرداران بوندی کو کہ رستہ
بوندی اونکو محفوظ نرکہہ سکے اپنے تحت مین لے لیا اب یہہ سردار خراج مفصلہ
ذیل کوٹہ کی معرفت جے پور کو دیتے ہین ؛

[illegible]			
۱۳ر			
مہاراجہ اندرگڈہ	مہاراجہ کہتولی	مہاراجہ گینتا	مہاراجہ پیپلدہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶ر	۸ر	۹ر	۱۲ر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاراجہ کروار	مہاراجہ بہلون	مہاراجہ انتردہ
سالہ ۱۴	الـ ۶	الـ ۶

یہہ سب سردار مہاراجہ کہلاتے ہین مگر صرف اندرگڈہ و کہتولی کی جاگیرین بڑی ہین اندرگڈہ کی تین لاکہہ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اور کہتولی کی ستر ہزار کی ؛

فرارہ کا سردار اپنے یکجدی و سرپرست سردار کہتولی کی قید مین مرگیا اوسپر اشتباہ ہوا کہ عمداً مارا ہے بہ تقرر کمیشن سرداران کوٹڑی اور ایک انگریز افسر کی تحقیقات ہوئی اگرچہ مہاراجہ کہتولی جرم قتل سے بری ہوا مگر سردار فرارہ پر اوسکی جانب سے سختی و تشدد ہونا ثابت ہوکے ریاست کہتولی پر ہزار روپیہ جرمانہ تجویز ہوا اور جاگیر فرارہ کہتولی کے تحت سے علیحدہ کرکے کوٹہ سے متعلق کیگئی ؛

جنوری ۱۸۶۷ء مین مہاراؤ صاحب کوٹہ نے سرداران اندرگڈہ و کہتولی و بہلون و انتردہ کی نسبت عدم اداے خراج کی شکایت کرکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی کہ سخت تدبیرون کے بغیر خراج وصول کرادیا جاوے صاحب نے سرداران اندرگڈہ و کہتولی کو طلب کیا اونہون نے فوراً آکے خراج مذکورہ کے واجب ہونے اور اپنی مستعدی اداے سے اقبال کرکے یہہ عذر کیا کہ ہمکو راج سے جے پور کی رسیدین دلوائی جاوین ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چونکہ اہالیان کوٹہ کی بد دیانتی سے اونکو اعتبار نرہا تہا یہہ عذر اونکا
معقول معلوم ہوا اسکے علاوہ اونہون نے یہہ بہی شکایت کی کہ جب ہم کوٹہ
مین جاتے ہین ہماری تعظیم وتکریم حسب قاعدہ نہین ہوتی اور یہہ بہی عذر
کیا کہ مہاراجہ جے پور نے موضع بیانہ پر ناجایز قبضہ کرلیا تہا کہ حسب الحکم
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اندرگڈہ کا ثابت ہوکے واپس دلوایا گیا یہہ بہی
سبب توقف ہے اب راج جیپور سے زرجمع کہ بطور ناجایز وصول کرلی
ہے واپس دلائی جاوے یا خراج مین مجرا لے اسپر طرفین کو فہمایش کیگئی
اندرگڈہ سے کل خراج بیس ہزار روپیہ اور کہتولی سے بتیس ہزار روپیہ
وصول ہوگیا انترده کے سردار نے بیان کیا میرے ذمہ کچہہ نہین ہے
کہ صحیح ثابت ہوا بہلون کے سردار نے نوسو روپیہ ذمگی اپنا قبول کرکے
عذر عدم استطاعت کیا اور کوٹہ جاکے مہاراؤ صاحب سے اقرار ادائی
کرلیا کہ منظور ہوا اسطرح ریاست کوٹہ نے پچاس ہزار روپیہ جو کئی سال
سے وصول نہو سکا تہا برضامندی وصول کرلیا اور اگرچہ پہر بہی چندان
موافقت نہوئی مگر اس روپیہ کے وصول ہوجانے سے نااتفاقی جاتی رہی
بعض کوٹڑی والون کو جاگیر مل گئی ہے اور وے ہمیشہ دربار کوٹہ مین
حاضر رہتے ہین ؛

چونکہ ان ریاستون کا تعلق کوٹہ سے ارادتاً ہوا تہا براہ واجب کوٹہ کو اونپر
مالکانہ حکومت کا اختیار نہین ہے اندرگڈہ کا سردار سب سے اول
ہے اور بے تکلف وسادہ وصلاح پذیر ہونے سے واجب التعظیم ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

طرز استقبال کوٹہ مین اختلاف رائے ہونے کی وجہ سے چند سال سے دارالریاست مین نہ آیا تہا تا بحدیکہ ۱۸۶۶ء مین مہاراؤ صاحب مرحوم کے انتقال پر تعزیت کی ملاقات بہی نہ کی تہی مہاراؤ صاحب نے صاحب ایجنٹ سے کہا کہ اگر اندر گڈہ والہ نہ آویگا تو دیگر سردار بہی راج کی حکومت کو نامینگے اور نتایج بد پیدا ہونگے اسواسطے آپ ثالث ہوکے اوسکو طلب کرین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور مہاراجہ اندر گڈہ کی کمال موافقت تہی اونہون نے سوچا کہ بذات خود کہونگا تو ضرور عمل کرینگے اسواسطے اندر گڈہ مین گئے اور اون سے فی الفور کوٹہ چلنے کیواسطے کہا البتہ اونکو سمجہانا اور بیشمار شکایتون کو رفع کرنا غیر ممکن تہا مگر جب صاحب نے خود ساتہہ چلنے کا اقرار کیا تب اونہون نے قبول کر لیا کوٹہ مین پہونچ کے مہاراؤ صاحب سے ملاقات ہوئی مگر کچہہ لطف حاصل نہوا مہاراؤ صاحب اون کے غرور کے شاکی رہے اور مہاراجہ نے شکایت کی کہ میرے ساتہہ بدخلقی سے پیش آئے اور پانچ امور کی شکایت بخصوصیت کی۔

اول۔ دربار نے ہمارے استحقاق و عزت پر کہ حسب رواج قدیم بہی لحاظ نرکہا۔

دوم۔ جے پور سے زر خراج کی رسید مین آتی ہین سو اصل ہمکو نہین دیتے ہین۔

سوم۔ مہاراجہ پیپلدہ کے کام مین راج سے دست اندازی ہوتی ہے۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

چہارم - ٹہاکر نیمولہ ماتحت اندرگڈہ پر راج سے بلا وساطت حکومت ہوتا ہے ٭

پنجم - فرارہ کے صغیر سن سردار پر توجہ نہین کرتے ٭

اول صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے ہر ایک رئیس سے علیحدہ گفتگو کی پہر ایک دربار واقع ایجنسی مین متفق کیا اور بہت خوشی سے ملاقات ہوئی پانچ مراتب مندرجہ صدر کی نسبت یہہ تجویز ہوئی کہ اندرگڈہ کو اصل رسیدات خراج جے پور ملنی چاہئین اور ٹہاکر نیمولہ سے راج کو حسب دستور اندرگڈہ کی معرفت تحریر کرنا لازم ہے اور نسبت مراتب سوم و پنجم کے رئیس اندرگڈہ کو ہدایت ہوئی کہ کل کوٹریون کا سرگروہ نہ بنے اپنی شکایتون کو رفع کرلے - شکایت نمبر اول کی نسبت فریقین کو فہمایش کی گئی کہ باہم تعظیم و تکریم حسب قاعدہ مستمرہ کیا کرین بیجا نہ حجتون سے نا اتفاقی پیدا نکرین اس فیصلہ سے فریقین خوش ہوگئے مہاراجہ اندرگڈہ بہت خوش ہوکے اپنے وطن کو گیا مگر نا اتفاقی بدستور جاری رہی سنہ ۱۸۶۹ء مین مہاراو صاحب نے موضع پوسود علاقہ پیپلدہ کو اس حیلہ سے کہ وہان کی ٹہکرانی نے اپنی پوتی یعنی ہماری رانی کو دیدیا ہے ضبط کرلیا مگر بہ لحاظ مکہ ایجنسی واگذاشت ہوگیا سنہ ۱۸۷۱ء مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے ان باتون کا دورہ کیا تب سردارون نے شکایت کی کہ مہاراؤ صاحب ہمکو عام رعایا مین داخل کیا چاہتے اور اس غرض سے حقوق و اراضی کو ضبط کرتے ہین اگرچہ فریقین کا قصور ہے مگر بعض چھوٹی کوٹریون پر واقع مین ظلم ہوتا

مہاراؤ صاحب سے کہا گیا تو اونہون نے بجز واگذاشت پیپلدہ خورد کے
اون کی سب شکایتون کے رفع کرنیکا اقرار کیا مگر پہر کچہہ نکیا جب بزمانہ منتظمی
ظالم سنگہ ان رئیسون نے کوٹہ کی اطاعت و ماتحتی قبول کی تہی اونکو کوٹہ سے
بہی جاگیرین ملی تہین کہ بالعوض اونکے نوکری کرتے تہے وہ جاگیرین ضبط ہوگئین
اور اونکی قدیم ریاستون اور دربار کوٹہ کے باہمی روابط کی حدود
مقرر نہوئین اس سے ہمیشہ نزاع رہتا ہے دربار کوٹہ زیادتی سے اپنے
سردارون کو آمادۂ بغاوت کرتا ہے اور سردارون کو رئیس کا مطلق اعتبار
نرہا ہے ستمبر ۱۸۷۱ء مین مہاراجگان گینتہ اور پوسود کے درمیان بمقام پیپلدہ
سخت محاربہ ہوا اور آدمی مارے گئے دربار نے ایک اہلکار مع ایک نشان
فوج کی تحقیقات کیواسطے متعین کیا کہ مدت تک وہان رہا مگر کچہہ نکیا کوٹڑیون
مین باہم نزاع سرحدی پر فساد ہوتا ہے اکثر تنازعون کا اہلکاران راج
نے چند مرتبہ تصفیہ کیا ہے مگر جس فریق کا دربار مین ذریعہ ہوتا ہے وہی
حسب مراد اپنے حکم جاری کراکے سنگہاے سرحدی نصب کردۂ سابقہ کو
اوکہڑوا دیتا ہے کہ انجام مین ان فیصلہ جات پر فریقین مین سے کسیکا
اعتبار نرہا مہاراؤ صاحب سے کہا گیا کہ سردارون کے نزاع کا فیصلہ
انگریزی افسر کی تجویز سے ہونا چاہئے تو اونہون نے بخوشی قبول کیا بلکہ
دوسرے سال مین کسی صاحب کے متعین ہونے کی درخواست کی مگر عدم
فرصتی کے سبب سے کسی کا جانا نہوسکا للعہ ۔ سا ہ لعہ خراج سالانہ
راج جے پور کا ساڑہے تین برس لغایت ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء تک عدم وصول رہکر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مع سود ساٹھ ہزار چھوڑ دیا گیا تھا اوسمین سے ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ مین پچاس ہزار روپیہ
ادا ہو کے اخیر سنہ مذکور پر پینتیس ہزار روپیہ باقی رہا ۔

انتظام منجانب سرکار انگریزی

۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ کے اختتام پر حالات ریاست کی ابتری و خرابی انتہا درجہ کو
پہونچی اور سرکار کیطرف سے دست اندازی لازم آئی صاحب پولیٹکل
ایجنٹ نے رئیس کو تباہی ریاست سے آگاہ کر کے صلاح نیک دینے مین
کبھی کوتاہی نکی تھی مگر رئیس غرق عصیان ہو کے خود غرض خوشامدی و
زر آشنا لوگون کے ہاتھ مین بمنزلہ کہلونہ کے رہگیا تھا اونکی نصیحتین
رایگان گیئن مگر رئیس و ریاست کی خوش نصیبی سے دربار مین چند
و عاقبت اندیش آدمی بھی تھے اونکو معلوم ہو گیا تھا کہ اب ایسی آفت آ
والی ہے کہ اہالیان ریاست مین سے کسی کو اوسکے مقابلہ کی قابلیت
ہے اونھون نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کو ہر طرح مدد دی اور رئیس
بھی قریب الوقوع مصیبتون سے خبردار کرنے مین بدل کوشش کی ا
صاف کہدیا کہ اس ظلم و بدنظمی کے انسداد کیواسطے سرکار انگریزی
مداخلت کریگی اسواسطے مناسب ہے کہ اصلاح انتظام کی تدبیرین
کر کے حتی الامکان بدنامی کو رفع کرے انجام کار جولائی ۱۸۷۳ مین
صلاح اونکے مہاراؤ صاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ اور صاحب
ایجنٹ گورنر جنرل سے درخواست کی کہ جو مشکلات پیدا ہو گئی ہین ا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مقابلہ اور دفعیہ کی مجھکو قابلیت نہین ہے پس مین اپنی ریاست کو آپکے
ہاتھہ مین سپرد کرتا ہون اصلاح انتظام کیواسطے جو تدبیر سرکار انگریزی
سے ہوگی اوسکو بخوشی قبول کرونگا ؛

اکتوبر مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کوٹہ مین تشریف لائے اور چند مرتبہ
مہاراؤ صاحب سے ملاقات کی اونہون نے پھر گورنمنٹ سے امداد و دستگیری
کی استدعا کی اور تدبیرات مجوزہ گورنمنٹ کو بخوشی منظور کرنیکا اقرار
رافق کیا ؛

اس صورت مین گورنمنٹ نے ممتاز الدولہ نواب حاجی محمد فیض علی خان
صاحب بہادر کمپنن ستارہ ہند سابق وزیر جے پور کو عہدہ وزارت
راج کوٹہ پر بہ اختیارات کلی مقرر فرمایا فروری ۱۸۷۴ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ
نے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے لشکر مین بمقام کشنگڈہ جاکے انتظام
ریاست کے باب مین ہدایتین حاصل کین اور نواب صاحب سے ملاقات
کرکے بجمعیت معقول اونکو وزارت کے کام پر مامور کرنے کے واسطے
کوٹہ مین لائے ؛

اسوقت کوٹہ کا حال نہایت خراب تہا مہاراؤ صاحب بدصلاح کارون
کے اختیار مین تہے اونہون نے یہانتک سوجہایا کہ اس دست اندازی
مین گورنمنٹ آپ کو مسند سے خارج کردیگی اور صلاح دی کہ امداد گورنمنٹ
کی درخواست کو مسترد کرلو اقرار سے انحراف کرو اور جسطرح ممکن ہو نواب
فیض علیخان کو وزارت پر مقرر نہونے دو بلکہ یہہ بہی کہا کہ آپ کی ایسی

CC-0. Jangamwadi Math Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

ذلت ہوگی کہ اوس سے مرنا بہتر ہے ہمدران حال اونہون نے فتنہ انگیز
خبرین مشہور کین اور عوام کو فساد پر آمادہ کرنے مین کوشش کی ؛
مگر خلایق کیطرف سے کچھہ اشتباہ نہ تہا کیونکہ سالہا سال کے تشدد وظلم سے
بجان تنگ آکے انواع تصدیعات سے نجات پانے کیواسطے دستگیری
سرکار کے بدل خواستگار تہے بلکہ مدت دراز تک مداخلت نہونے کی وجہ
سے بہت مایوس وہراسان ہورہے تہے مگر فوج کیطرف سے ابتدا مین کچھہ
اعتبار نہ تہا البتہ دربار نے اونکی تنخواہ ندی تہی اور سرکار انگریزی کا
مقصود تہا کہ تنخواہ ادا کیجاوے تاہم آٹھہ ہزار آدمیون کے بیقاعدہ
اور خودسر فوج کا خالی ازمادہ فتنہ وفساد تصور کرنا ممکن نہ تہا ریس کا
خزانہ جیب خاص مالامال تہا اور اہلکاران بااختیار کو تخویف وطمع
ہرایک ذریعہ سے فساد پیدا کرنے مین کچھہ پس وپیش نہ تہا ؛
بتاریخ ۱۹- فروری صاحب پولیٹیکل ایجنٹ کوٹہ مین داخل ہوئے
حسب خواہش اونکے مہاراؤ صاحب معمولی فاصلہ پر پیشوائی کیواسطے
آئے صاحب نے نواب صاحب سے ملاقات کرائی دوسرے روز صاحب
مع نواب صاحب مہاراؤ صاحب سے ملنے کیواسطے گئے اور خریطہ
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل متضمن تدبیرات گورنمنٹ درباب انتظام ریاست
پیش کیا چند منٹ کے بعد صاحب رخصت ہوکے گئے مہاراؤ صاحب
نے دوسرے روز ملاقات بازدید اور معاملات ریاست مین گفتگو
کرنے کا اقرار کیا ؛

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تمام شب اور دوسرے روز صبح کو محل مین بڑا مشورہ ہوا تنگ ظرف و پست حوصلہ مشیر جو اسوقت تک بااختیار تھے احکام گورنمنٹ کو دیکھہ کے ہوش باختہ و مایوس ہو گئے دانشمند اور دور اندیش لوگ جنکا پیشتر ذکر ہوا ہے بلائے گئے اونکی صلاح سے خیالات خام رفع ہوئے جسوقت مہاراؤ صاحب حسب اقرار ملاقات کے واسطے آئے معلوم ہوا کہ راستی پر ہین نوابصاحب کے ساتھہ اخلاق سے پیش آئے اور گورنمنٹ کی مداخلت کو کہ اونہین کی درخواست سے ہوئی تھی بہ خوشدلی منظور کیا۔ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حسب ضابطہ اطلاع دی کہ کوٹہ کا انتظام نواب فیض علیخان کو سپرد ہوا ہے کل خیر خواہ لوگون کو لازم ہے کہ خوشی سے اونکی اطاعت کرین مہاراؤ صاحب نے اپنے اہلکارون کو حکم دیا کہ نوابصاحب کے پاس حاضر ہوکے اونکے حکم کی تعمیل کرین دوسرے روز سے سب حسب الحکم حاضر ہونے لگے اور خلاف ورزی رفع ہوئی رئیس کے مشیرون مین سے بدترین لوگ ریاست سے خارج ہوئے اکثر بخوف گرفتاری وہین چھپ رہے انہون نے حساب و دیگر کاغذات ریاست کو چھپانے مین بہت کوشش کی ان مشکلات کی پیشتر سے امید تھی کہ ضبط و انقضاء مدت سے سب رفع ہو گئین ٭

بتاریخ ۱۱۔ مارچ حکم صادر ہوا کہ وزیر کیواسطے حدود ریاست کوٹہ کے اندر نو توپون کی سلامی منظور ہوئی ہے صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اسوقت قلعہ کی توپون سے ایک سلامی کرائی اور نوابصاحب کی حکومت بالاستقلا

قایم اور اونکا درجہ و مراتب منظور و ملحوظ ہو جانے سے ہر طرح اپنا اطمینا
کرکے بتاریخ ۱۶- مارچ کوٹہ سے کوچ کیا ؛
نوابصاحب نے سابق کی تقسیم سو پرگنات کو موقوف کرکے اور کل ملک کو
آٹھہ نظامتون مین اور ماتحت اونکے بغرض مال چوبیس تحصیلون مین
اور انتظام فوجداری کیواسطے ستائیس تہانون مین منقسم کرکے ہر
مین علیحدہ افسر مقرر کیا اور اون کی ہدایت کیواسطے مجموعہ قواعد مال
و فوجداری و دیوانی مرتب کرکے ہر ایک افسر کی خدمات و اختیارات کی
حد مقرر کردی ہر ایک ناظم کو اوسکی نظامت کی تحصیلات و تہانہ جات
کے نیک و بد کا ذمہ ور قرار دیا فوجداری مین تین مہینے تک کی قید ا
پچیس روپیہ تک جرمانہ کی اور دیوانی مین تین سو روپیہ تک کی نالش
سماعت کرنے کے اختیارات دئے اور ہدایت ہوئی کہ ہر ایک حاکم باجلا
عام کچہری کیا کرے ؛
مستغیثون کی سماعت و حقرسی بہ آسانی ہونے سے یہہ انتظام عوام
کو بہت پسند ہوا بجاے اسکے کہ دادخواہی کیواسطے منزلون جاکے تنگ
و پریشان و مایوس ہوکے وطن کو پہرتے ہر ایک کا اوسکے وطن مین
انصاف ہونے لگا اور نوابصاحب نے ان عدالتون کے صرف تقرر پر
نکرکے دورہ مین ہر ایک کی کارروائی کو بہ تفتیش و تحقیقات تمام
تو معلوم ہوا کہ اونکے تقرر سے رعایا بہت شادان ہے اور اون
رعایا کی بہت دادرسی ہوتی ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہر ایک تہانہ مین علاوہ چوکیداران دیہات کے ملک کی نگرانی وخبرگیری
ومسافرون کی حفاظت کے واسطے چوکیات مقرر ہین کہ اسطرح ۲۵۱۲
کس کی جمعیت سے ۴۳۱ چوکیان ہین اور تہانہ دار کے پاس انصرام کار
کیواسطے جنگی فوج کے دس سوار اور چودہ سپاہی متعین رہتے ہین
شہر کی پولیس کا اہتمام کوتوال کو مفوض ہے اوسکی مدد کیواسطے دو سپرنٹنڈنٹ
اور ڈہائی سو سپاہی مقرر ہین ؛
حاظمون کے حد اختیار سے زاید اور اونکے احکام کی اپیل کے مقدمات
کی تحقیقات وفیصلہ کیواسطے دارالریاست مین مال وفوجداری ودیوانی
کی کچہریان مقرر ہوئین فوجدار یعنی حاکم عدالت فوجداری کو چھہ مہینے کی
قید اور پچاس روپیہ تک جرمانہ کا اختیار ہے اور حاکم دیوانی کو کل
مقدمات دیوانی کی سماعت کا اختیار ہے جیلخانہ کا اہتمام فوجدار کو مفوض
ہے اور مقدمات دیوانی مین کاغذ اسٹامپ جاری ہوا ہے سابقاً عدالتون
مین بجز ظلم وتشدد کے اور کچہہ نہوتا تہا انتظام جدید ہونے پر ایک مہینے
کے عرصہ مین استغیثون کی دو ہزار عرضیان گذرین ؛
دفتر خزانہ کو اندرون شہر سے برخاست کرکے مناسب تر مقام پر
بندوبستی سے قریب مقرر کیا اور علاوہ خزانہ کے جانچ اور حساب کے
محکمہ جات قایم ہوئے ؛
اخیر مین عدالت اپیل جسمین پانچ حاکم ہین مقرر ہوئے اور فوجداری و
دیوانی عدالتون کے فیصلہ جات کی اپیل کی سماعت ہونے لگی جس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

مقدمہ مین عدالت ماتحت اور عدالت اپیل اول کی راے متفق ہو اور مقدمہ حد اختیار عدالت ماتحت کے اندر ہو اس محکمہ کا حکم ناطق متصور ہوتا ہے اور مقدمات سنگین کی تحقیقات ہو کے ایک برس تک کی قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کی سزا اسی محکمہ سے تجویز ہوتی ہے عدالت اپیل کے احکام کا اپیل محکمہ وزارت مین ہوتا ہے اور قبل صدور حکم اخیر تحقیقات کامل کیجاتی ہے ریاست کا کام بغرض کارروائی چند مدات مین منقسم ہے۔

عدالت[۱] - جمع و خرچ[۲] - فوج[۳] - خیرات[۴] - علاقہ[۵] غیر۔

اور ہر ایک مد پر ایک حاکم ہے کہ ابتدائی کارروائی کی تکمیل کر کے اجلاس کامل مین پیش کرتا ہے جو اونکے اختیار سے باہر ہے محکمہ وزارت مین ارسال ہوتا ہے کسی ایک حاکم کو حکم اخیر دینے کا اختیار نہین ہے ٭

خود وزیر ہر روزہ اجلاس کرتا ہے اوسوقت مین تھوڑی دیر تک مستغیثون کی عرایض لیکے اونکے حالات کی سماعت و تحقیقات کیجاتی ہے عدالت اپیل کی کارروائی کی سمبھال و نگرانی ہوتی ہے اور دیگر محکمون کے کام کی بذریعہ اپیل یا دریافت حال یا ملاحظہ نقشہ جات سے خبر گیری ہوتی ہے ٭

اہلکاران قدیم مین سے جو دیانت دار اور کارگذار معلوم ہوئے اونکو رکھا گیا اور جنہون نے نیک چلنی اور تعمیل احکام مین کوشش کی اونکے معقول عہدون پر مقرر کیا گیا کہ خیر خواہی و تندہی سے اسلوبی نتظام

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مین مدد دیتے ہین یہہ بند و بست امتحاناً کیا گیا تہا کہ بخوبی کارگر ہو البتہ
اکثر اہلکارون کی تنخواہ مین اضافہ ہونا ضرور ہے تاکہ اونکی نیت خراب
نہووے اور تجربہ سے ثابت ہے کہ بغیر ہرج کار کے عملہ مین تخفیف کرنے سی
یہہ امر ہو سکتا ہے ؛

اسمین شک نہین کہ یہہ انتظام اگر جاری رہے تو دیگر ریاستون کے واسطے
عمدہ نظیر ہوجاوے گا ریاست کی مالگذاری حسب دستور قدیم بذریعہ تین
اقساط کاتک ماکہہ بیساکہہ وصول کیجاتی ہے جب نوابصاحب نے
کام شروع کیا دو اقساط کا وقت گذر چکا تہا صرف تیسری قسط فیصدی
تیس روپیہ وصول ہونی باقی تھی کہ اوس سال کی اخیر قسط اور
دوسرے سال کی اول قسط مع بقایاء اقساط سابقہ تمام و کمال وصول
کرکے کارروائی کی گئی اوسوقت خزانہ مین صرف [illegible] موجود
تہا بسبب ابتری کاغذات دفتر کے یہہ تو تحقیق نہ تہا کہ ترمیم بند و بست
سے آمدنی مالگذاری مین کسقدر اضافہ ہوگا مگر یہہ امر ہر طرح ثابت تہا
کہ اس تدبیر کے عملدرآمد سے نتایج مفید ضرور حاصل ہونگے جسطرح رعایا
کو اس انتظام کا اعتبار ہوتا جاتا ہے ہر ایک کو اپنے قدیم وطن مین مدت
بعد آنے کے اور کاشت کیواسطے جدید اراضی لینے کی خواہش پیدا ہوتی
ہے کہ اس سبب سے اول سال مین ہی رقبہ مزروعہ مین بہت اضافہ ہوا
اراضی جدید تین سال کیواسطے بہ رعایت مگر ہر سال خفیف اضافہ پر دینے
سے فقط ریاست کو ہی فایدۂ عظیم حاصل نہوگا بلکہ باشندگان دیہات

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی حیثیت مین بہی بہ تدریج ترقی ہو گی اور چوتہے سال اوسی اراضی پر
حسب شرح مروجہ اراضی قرب و جوار جمع مقرر ہو گی اس قسم کی بہت دقتون
گذر کے ہر ایک پر حسب موقع تجویز مناسب ہوئی دفتر مین کاغذات حساب
غیر معتبر ہونے بلکہ بالکل نہونے سے وزیر کو آمدنی ریاست کا حال
تحقیق کرنے مین بہت دقت ہوئی جو کاغذ بہم پہونچے اون سے اور
کسیقدر اپنی ذاتی تحقیقات سے حساب مرتب کیا اور تعین مطالبہ جمع
مین رعایا کے زیر بار نہونیکا اور بہدران حال راج کا نقصان نہ ہونیکا
کا بہت لحاظ رکہا تاہم اول سال کا بندوبست بطور امتحان کے تہا
اوسکے تجربہ سے اصلی حال منکشف ہوا ؛

اس ریاست کے انتظام مین فقط قرضہ کثیر کے ادا کی سبیل کا مقدم
کام نہ تہا بلکہ یہہ بہی کہ انتظام ریاست کو ایسی مستحکم بنا پر قایم کیا جاے
کہ آیندہ کو اوسمین کسی سبب سے خلل واقع ہونیکا احتمال رفع ہو
آمدنی راج کی حفاظت کیواسطے باضابطہ محکمہ جات حسب قاعدہ باتحت
یکدگر مقرر ہوئے اور کل محکمہ جات کی کارروائی پہ خود وزیر کی نگ
رہی ؛

کل قرضخواہان ریاست کو باجراے اطلاعنامہ عام ہدایت ہوئی کہ اپنے
دعوی کو پیش کرکے ثابت کرین چونکہ قرضہ کی ہر ایک رقم سالہاسال کے
حساب پر منحصر تہی اور ہر ایک حساب کی صحت کا امتحان ضرور تہا صحیح
قرضہ کی تحقیق کرنے مین بہت عرصہ لگا اول کل قرضخواہون کا دعوی

CC-0. Panmukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نوہ لاکہہ کا پیش ہوا اسکی تحقیقات کے واسطے حسب منشار دفعہ دوم چٹھی
صاحب سیکرٹری گورنمنٹ ہندوستان نمبری ۱۷۹۳ مورخہ ۱۸ - اگست
۱۸۷۴ء تین بے تعلق و منصف اشخاص کی کمیٹی مقرر ہوئی اور تا وقت فیصلہ
کمیٹی کے قرضخواہون کو ایصال زر قرضہ مین صبر کرنا پڑا ؛
اگر ساہوکارون کا دعوی صرف اصل قرضہ و سود معینہ سے مرکب ہوتا
تو اوسکے حساب مین کچہہ دشواری نہوتی مگر چونکہ وے سود پر سود لینے
اور وصولی رقمون کا سود مجرا نہ دینے سے انتفاع کثیر حاصل کرنا چاہتے
تہے منصفون کو لازم آیا کہ جسطرح اونکے ساتہہ انصاف و واجبیت
سے پیش آوین اوسیطرح بیجا مطالبہ کو قبول کرکے راج کا بہی نقصان
نکرین چنانچہ اونہون نے ریاست مقروض کے شرایط اور طریقہ قرض
کشی پر لحاظ کرکے بخوبی تحقیقات کی اور منجملہ کل قرضہ متدعویہ تعدادی
لے لکہہ للولے ۔ سا للولے ۲/۳ کے ساٹہہ لاکہہ روپیہ کے قرضخواہون
کو فی روپیہ نو آنہ سات پائی لینے پر راضی کرلیا کہ باون لاکہہ کے دعویدارون
نے پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مین جب صاحب موصوف کوٹہ مین
تشریف لائے قبول کرلیا اور باقیماندہ آٹہہ لاکہہ والون کا تصفیہ بعد
تشریف بری اونکے مشروط بصدور حکم منظوری صاحب موصوف ہوا
اس سے امید ہوئی کہ کل قرضہ بہ تعداد چالیس لاکہہ روپیہ یا کسیقدر
کم و بیش رہجاوے گا اور باوصف اضافہ مصارف ذاتی مہاراؤ صاحب
و واگذاشت جاگیر رانیان و ایزادی دیگر مصارف کے بہ اقساط پانچ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Ko

لاکھہ روپیہ اوسکے ادا کی سبیل کیجاوے گی انجام کار کل قرضہ بہ تعداد
۱۱ لاکھہ مع ۹ سالہ سود معین ہوکے اوسمین سے لہ لکھہ مع ۱۱ سالہ سود
۱۴ ۱۲ ۱۳
۷ مئی ۱۸۷۷ء تک ادا ہوگیا اور حسب منشا چٹھی گورنمنٹ مورخہ ۱۱ اگست
۱۸۷۶ء بہ اقساط چھہ لاکھہ روپیہ سالانہ ادا کرنا قرار پایا ٭
وزیر کے اہتمام کار ریاست شروع کرنے پر خزانہ مین صرف اک صد پچاس
تہا اور ضروریات مثل ادائے تنخواہ فوج و عملہ کیواسطے کہ بغیر اوسکے تخفیف
غیر ممکن تہی روپیہ کی موجودگی نہایت ضرور تہی اسواسطے حسب منظوری
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ساہوکاران اجمیر سے پانچ لاکھہ روپیہ تک قرض
بہ تقرر سود فیصدی ساڑہے چھہ روپیہ سالانہ لینا قرار پایا اس قرضہ
چلتا ہوا حساب رہا اور اوقات مختلفہ مین حسب ضرورت کل قرضہ بہ تو
۴ لاکھہ لکھہ مع ۹ ماہ سے لیکے ادائے تنخواہ و قرضہ مین خرچ کیا گیا اور
مارچ ۱۸۷۵ء تک یہہ قرضہ بہی ادا ہوکے صرف پچیس ہزار روپیہ باقی رہا
مین صرف ۲ مہینے دیا گیا اور آیندہ کو قرضہ لینے کی بہ طلق
ضرورت نرہی ٭
اسی زر قرضہ مین سے مارچ ۱۸۷۴ء مین صرف لکھہ ۲ اعانہ خراج
سرکار انگریزی لغایت ۳۱ - دسمبر ۱۸۷۳ء ادا ہوا اور اسی مین سے
فوج کی چڑہی ہوئی تنخواہ بعد جانچ و صحت حساب کے تقسیم ہوئی اور اسکے
بعد خراج واجب الطلب جیپور زدگی سرداران کوٹڑی و قرضہ خزانہ ایجنسی
ہاڑوتی و ایجنسی راجپوتانہ کی تدبیر ہوئی ٭

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اگر تخفیف مصارف مین توقف سرزد نہوا ہوتا تو خرچ مین بہت کفایت ہوتی
اور قرضہ بہی جلد تر ادا کیا جاتا لیکن حکم منظوری تخفیف پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان
سے ستمبر ۱۸۷۴ء مین صادر ہوا اوسوقت تک تنخواہ ملازمین و دیگر سررشتہ جات
کے مصارف بدستور رہے اور اونمین بہت روپیہ رایگان گیا ؛

اسیطرح بوجہہ انتظار صدور حکم منظوری آمدنی ریاست بہی اندازہ
سے کم ہوئی کیونکہ تا وقت صدور حکم مثل مصارف کے آمدنی مالگذاری
و دیگر سررشتہ جات کا اہتمام بہی بدستور اہلکاران سابق کے ہاتہہ مین
رہا اور مفصلات کے مصارف حسب دستور قدیم حساب صدر مین داخل نہوکے
پرگنات سے بالا بالا ادا ہوتے رہے کہ دونون طرح ریاست کا نقصان
عظیم ہوا ؛

تاہم اخیر رپورٹ مین نواب فیض علیخان صاحب نے لکہا ہے کہ اپنی
کارگذاری کی مدت زاید از دو سال مین مینے [illegible] لکہہ [illegible] صا [illegible] تحصیل
کیا اور [illegible] لکہہ [illegible] لا [illegible] خرچ کیا اور مجہکو کمال خوشی اور فخر ہے
کہ اسی آمدنی مین سے مینے [illegible] لکہہ [illegible] صا [illegible] قدیم قرضہ اور
بقایاے تنخواہ وغیرہ مین کہ میرے اہتمام سے پیشتر کے تہے ادا کیا ہے
اور مجہے اطمینان ہے کہ میری محنت رایگان نہین گئی ہے بلکہ اوسکا نتیجہ
خود ظاہر ہے ؛

راج کے مصارف مین نوابصاحب نے جو تخفیف کی اوسکی تفصیل یہہ ہے

مد مصارف	خرچ سابقہ	خرچ مجوزہ حال	تخفیف
مصارف ذاتی مہاراؤ صاحب	۷ لکھہ ۳۰ ہزار ۰ اعاری ۰	یک لکھہ ۳۰ ہزار ۰	لکھہ لکھہ ۰ ہزار ۰ اعاری ۰
خیرات و مصارف مذہبی	۷ لکھہ ۳۰ ہزار ۰	۶ لکھہ ۵۰ ہزار ۰	۰ ہزار ۰ اعاری ۰
فوج	۶ لکھہ ۵۰ ہزار ۰	لکھہ لکھہ ۰ ہزار ۰	یک لکھہ ۰ ہزار ۰
عملہ سررشتہ جات ملکی	۶ لکھہ ۵۰ ہزار ۰	یک لکھہ ۵۰ ہزار ۰	۰ ہزار ۰
جاگیر	۶ لکھہ ۰ ہزار ۰	یک لکھہ ۵۰ ہزار ۰	۰ ہزار ۰
اسطبل وغیرہ	۵۰ ہزار ۰	۵۰ ہزار ۰	لکھہ ۰ ہزار
متفرقات	یک لکھہ ۰ ہزار ۰	یک لکھہ ۰ ہزار ۰	۰ ہزار ۰
خراج سرکار انگریزی و راج جیپور	۷ لکھہ ۳۰ ہزار ۰	۷ لکھہ ۳۰ ہزار ۰	
میزان	۰ لکھہ ۰ ہزار ۰	۰ لکھہ ۰ ہزار ۰ اعاری ۰	۷ لکھہ ۰ ہزار ۰

قبل انتظام محاصل سایر کل علاقہ ریاست مین مختلف الشرح اور بہت سنگ
تہے بعض مقام پر اور بعض اشخاص پر خفیف تہے اور دیگر مقام و اشخاص
پر برعکس اوسکے نہایت شدید اور بعض اشخاص بلا وجہ معقول ادا
محاصل سے بری تہے اسواسطے کل علاقہ ریاست مین محاصل کی ایکنر

CC-0. Panini Kanya Maha Vidyalaya Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مقرر کی اور خفیف محاصل جنسے راج کا چندان فایدہ نہ تہا اور رعایا کو بہت تکلیف تہی بالکل موقوف ہوئے ٭

بندوبست مالگذاری میعادی دہ سالہ یا دوازدہ سالہ کرنے کیواسطے منشی نیاز احمد اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملک اودہ کے اس راج مین منتقل ہونے کی درخواست ہوئی مگر اونکو وہانسے علیحدہ ہونے مین توقف ہوا اس سے کام بدیر شروع ہوا تاہم اخیر سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ تک دو پرگنات کی پیمایش ہوکے کاغذات حقوق تیار ہوگئے امید ہے کہ اس بندوبست سے بنجر زمین کا رقبہ کثیر مزروعہ ہوجاوے گا کیونکہ بندوبست سرسری سے سالہ سے اول سال مین بیس ہزار بیگہہ جدید اراضی کاشت ہوئی ہے ٭

تعمیرات مفید عام کے واسطے سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ مبلغ تینتیس ہزار روپیہ تجویز ہوا تہا اس خرچ کے سوائے شہر مین چند ضروری سڑکین تیار ہوئین اور مضافات کی بڑی گذرگاہ صاف کرائی گئین ٭

سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی عنایت سے اس راج کی تعمیرات کا اہتمام مسٹر ہیوس صاحب سول انجنیر کو مفوض ہوا چونکہ صاحب موصوف جہالاواڑ پاٹن کے شہ تعمیرات کا بہی کام کرتے ہین حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اونکی تنخواہ بحساب تناسب دونون ریاستون کے مقرر پائی اندرون و گردنواح شہر مین سڑکین تیار ہوئین اور سڑک دیولی جہالاواڑ واقع علاقہ کوٹہ کی تیاری شروع ہوئی ترقی پیداوار ملک کے واسطے نہر وغیرہ تعمیرات آبپاشی کی تجویز ہی درپیش ہے مگر روپیہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

کی قلت سے بالفعل اوسکا اجراء التواء مین ہے ؛

۷۶ و ۱۸۷۷ء مین سڑک دیولی و بوندی و جہالرا پاٹن کا حصہ واقع راج کوٹہ کہ دریاے چمبل کے کنارہ چپ پر ہے تیار ہو گیا کوٹہ سے تین میل تک جہالرا پاٹن کیطرف کنکر کی ایک تہ بچہہ گئی اور تجویز تہی کہ قبل برسات چودہ میل تک بچہا کر برسات مین کوٹائی کا کام جاری کر دیا جاوے اور درہ مکندرہ کا حصہ نہایت دشوار گذار ہے سالگذشتہ مین تیار ہو چکا تہا اس سال مین کل [illegible] خرچ ہوا ؛

فوج کی تخفیف نقشہ ذیل سے ظاہر ہے ۔

	گولہ انداز	سوار	پیادہ	میزان	خرچ
سابق	۵۲۹	۷۵۹	۷۰۶۴	۸۳۵۲	[illegible]
حال	۳۵۰	۷۰۰	۴۶۹۰	۵۷۴۰	[illegible]
	۱۷۹	۵۹	۲۳۷۴	۲۶۱۲	[illegible]

اس راج مین جرم ڈکیتی بکثرت وقوع مین آتا تہا اور یہہ وارداتین مقامات واقع سرحد پر جہان مختلف ریاستون کی حدود ملحق ہونے مجرمون کا ایک علاقہ سے دوسرے مین چلا جانا سہل ہی ہوتی تہین اسکے ٹہاکرون کے دیہات اور مندرون مین اونکو پناہ ملتی تہی وہان بیخوف قیام کرتے راج سے گرفتاری نہوتی چنانچہ بہ تعیناتی جمع

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کامل انسداد وقوع جرایم اور گرفتاری وسزادہی مجرمان کا قرار واقعی
انتظام کیا گیا اور پناہ دہی کا طریقہ بالکل موقوف ہوا کہ اس ذریعہ اور
رعایا کا اعتبار بجانب سرکار قایم ہونے اور اونکی زراعت وتجارت وغیرہ
بادیانت پیشون مین مصروف ہونے سے وقوع جرایم مین بہت کمی ہوئی
اور حفاظت جان ومال کی طمانیت قایم ہوئی مگر عدالتون کی کارروائی
مین ہنوز نقص باقی ہے کہ عدالت دیوانی کی ڈگریان بدیر ومشکل جاری
ہوتی ہین اور فوجداری مین تہانہ جات سے مقدمات کا چالان عدالت
کو توقف سے ہوتا ہے تاہم حسب تحریر نواب فیض علیخان صاحب پیشتر کی
نسبت اب کارروائی بہتر ہے ٭

باوجودیکہ کوٹہ دولتمند شہر ہے اور ساہوکار بکثرت ہین مقدمات دیوانی
کم دایر ہوتے ہین اور نظامتون کے احکام کا اپیل مطلق نہین ہوتا سبب
اسکا یہہ ہے کہ ابہی یہان کے لوگ عدالت کی کارروائی سے واقف اور
مقدمہ بازی کے عادی نہین ہین ٭

اسپتال ودواخانہ کا اہتمام بہت اچہی طرح ہوتا ہے معالجہ کیواسطے
مریض بکثرت آتے ہین کنہیالال نیٹو ڈاکٹر کی کارگذاری تحسین وآفرین کے
لایق ہے کہ حکام اوس سے بہت خوش ہین اور ہمیشہ تعریف کرتے ہین کہ
اپنے کام کو وقت معینہ پر کرتا ہے اور نوکری مین دل نہاد اور محنتی ہے
عوام اوس سے بہت خوش ہین اور شوق سے معالجہ کیواسطے آتے ہین
اوسکی کاہلی یا غفلت کی کبہی شکایت نہین سُنی اور صفائی وعمدگی کام اوسکا

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مقصود اعظم ہے وبا رہیضہ کے زمانہ مین شبانہ روزی تندہی وجانفشانی
کرنے سے اوسکو بہت ناموری ہوئی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے براہ قدردانی
مبلغ ڈہائی سو روپیہ اوسکو اور ایک ایک مہینے کی تنخواہ اوسکے ماتحت
ملازمون کو بطور انعام دلوائی ٭

سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ کے جون و جولائی مین امراض اسہال و پیچش کا بہت زور رہا
اونکے بعد ہیضہ ہوا اور ہیضہ رفع ہوتے ہی اخیر گرما مین معمولی بخار مع
امراض سینہ وطحال بکثرت ہوا اور گٹھیہ وغیرہ امراض فساد خون بھی اکثر
لوگون کو ہوئے ٭

ٹیکا لگانیکا عمل جاری ہوگیا ہے مگر ابھی باشندگان ملک کو اوس سے
تعصب بہت ہے ڈاکٹر شاکی ہے کہ وسعت علاقہ کو دیکھتے ہوئے ویکسینیٹر
بہت کم ہین چنانچہ اوس نے اسباب مین ڈاکٹر مور صاحب کو تحریر کیا
یقین ہے صاحب موصوف تجویز مناسب کرینگے راج سے کل ملازمین
کو تاکید احکم ہے کہ ویکسینیٹرون کو مدد دین کہ اسباب مین ابتک اونکی
کوئی شکایت نہ آئی ٭

جیلخانہ پر علیحدہ شفاخانہ مع کمپونڈر کے مقرر ہوا ہے اور مریض قیدیون
کی بخوبی خبرگیری ہوتی ہے نیٹو ڈاکٹر کی راے ہے کہ پاگلخانہ بہی بنایا جاے
چنانچہ جیلخانہ جدید مین اسکے واسطے بہی ایک مکان تعمیر کرایا جاویگا
اپنی رپورٹ موسومہ ڈاکٹر مور صاحب مین اسسٹنٹ اسپتال کی
درخواست کی تہی کہ ایک دائی بہی مقرر کیجاوے چنانچہ مقرر ہوگئی اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ب یہان کی ضروریات کیواسطے عملہ اسپتال ہرطرح کافی ہے ٭
شہر کوٹہ آب وہوائے مضر تندرستی کیواسطے ہمیشہ سے مشہور رہے اوسکی
اصلاح وترقی مین ہرطرح کوشش ہوئی مگر باشندگان شہر اپنی ناپاک
عادتون کے ایسے پابند ہین اور عام قواعد صفائی وحیاداری کے
اجرا کو اسقدر ظلم وزیادتی سمجھتے ہین کہ اس کام کا انصرام سہل نہین
ہے تاہم عرصہ دوسال مین بہت ترقی ہوئی اور اوس سے عمدہ نتایج
پیدا ہوئے ٭
میونیسپل کمیٹی کی کوشش ومحنت کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وصاحب
پولیٹکل ایجنٹ نے دیکھہ کے بہت پسند کیا بازار کے درمیان مین دوکانون
کی صف واقع ہونے سے راستہ بہت تنگ تہا اور ہوا خراب ہوتی تہی
اوسکو شکست کرایا گیا کہ بازار بہت کشادہ وہوادار ہوگیا ٭
خونخوار وزہرآلودہ حیوانات کی ہلاکت کیواسطے بہی بہت انعام تقسیم ہوا ہے
سنہ ۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء مین اعالی سرکار کے خرچ سے سولہ درندہ حیوانات اور
۱۷۳۶ زہرآلودہ کیڑے مارے گئے اور سنہ ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین بصرف صماحب
مندرجہ ذیل ہلاک ہوئے ۔

شیر	ریچہہ	بگہیرے	سانپ بچھو	گہیرہ	سیہہ
۲	۱	۶	۲۴۴۹	۶۸۳۲	۲۰۲

سابق مین راج کا مدرسہ برائے نام تہا اب انگریزی فارسی ہندی

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

وسنسکرت کے مدرس مقرر ہوکے حسب قاعدہ تعلیم جاری ہوگئی ہے
مگر یہان کے لوگ ایسے کوتہ اندیش ہین کہ باوجودیکہ اونکے واسطے تعلیم
علم کا سامان مفت مین مہیا کیا گیا ہے غفلت و کاہلی سے اوسکا فایدہ
حاصل نہین کرتے علاوہ مردانہ مدرسون کے ایک زنانہ مدرسہ بہی مقرر
ہوا ہے اوسمین تیس لڑکیان پڑہتی ہین میو کالج اجمیر کے زر چندہ مین
سے بیس ہزار روپیہ پیشتر ادا ہوگیا تہا پچیس ہزار روپیہ ۱۸۷۶ء مین
دیا گیا اور باقیماندہ سال آیندہ مین دینا قرار پایا ؛

جیلخانہ کا پہلا مکان تنگ و ہوا بند تہا اوسمین قیدیون کو بہت تکلیف
رہتی تہی اسواسطے دوسرا ہوادار اور کشادہ مکان تجویز ہوکے قیدیون
کو اوسمین بہیجا گیا کہ وہان حسب قاعدہ رہتے ہین اونکو وقت ومقرر
معینہ سے کہانا ملتا ہے اور مشقت لیجاتی ہے اور بعض پیشون کے کارخانے
مقرر کرکے کام سکہایا جاتا ہے ۱۸۷۶ء مین نواب فیض علیخان صاحب
چندمرتبہ جیلخانہ کو ملاحظہ کیا اور مجرمان بدمعاشی مین سے بعض کو بہ شبہ
نیک چلنی کسیقدر میعاد قید باقیماندہ معاف کرکے رہا کیا کہ اس سے
قیدیون کو اپنے چلن ورویہ کی آراستگی کی رغبت ہوگی جو قیدی جرائم
سنگین کے مجرم نہین ہین اونکے واسطے مجلس تعلیم گاہ ہے بجای ایک
کہ اونکے ساتہہ سختی کیجاوے صرف زیر نگرانی و پابند قواعد رکہا جاتا
بنظر آسایش قیدیان دو جدید بارک اور ایک کارخانہ اور تعمیر ہوئے
ہین ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایجنسی

بتاریخ یکم ستمبر ۱۸۷۶ء نواب سر فیض علیخان صاحب نے عہدہ وزارت کو استیفا دیا اول کپتان ایبٹ صاحب بطور قایم مقام کام کرتے رہے بتاریخ ۵ جنوری ۱۸۷۷ء میجر پولٹ صاحب پولٹیکل ایجنٹ مقرر ہوکے کوٹہ مین داخل ہوئے اور اپنے عہدہ کا کام شروع کیا اور چند مرتبہ دورہ کرکے پندرہ نظامتون اور بعض کوٹڑیونکا ملاحظہ کیا ٭

حسب خواہش دربار محکمہ پنچایت جدید مقرر ہوا اوسمین تین جاگیردار ہین اور ایک سرکار انگریزی کا قدیم ولیق ملازم پنڈت رامدیال ہے وہ سررشتہ مال کا افسر ہے اور دیگر سردار صرف اوسکے اتفاق سے کام کرتے ہین اونمین سے کسی کو کسی علیحدہ رشتہ کا کام مفوض نہین ہے بعد اصلاح پنچایت کے عدالت اپیل فوجداری و دیوانی مقرر ہوئی ہے اس محکمہ پنچایت کا ایک سردار عدالت اپیل کا حاکم تہا حکام عدالت کے اختیارات وہی ہین جو نواب فیض علیخان صاحب نے مقرر کیے تہے پس اونکے دوبارہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین ہے ٭

نقشہ آمدنی راج کوٹہ

مد آمدنی	۲۵- فروری سنہ ۱۸۷۴ء ۳۱- مارچ لغایت سنہ ۱۸۷۵ء	یکم اگست سنہ ۱۸۷۴ء لغایت ۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵ء ۷۶ ۱۸	تخمینہ سنہ ۱۸۷۶ء ۷۷
مالگذاری	ع لکھہ للو ۔ ۔ ۔ اعا ۱۰ ر	ع لکھہ ع ۔ ۔ لما ۱۲ ر	ع لکھہ ا ۔ ۔ سما ۲ ر	ع لکھہ
سایر	ح لکھہ ب ۔ ۔ سالل ۱۰ ر	ح لکھہ لل ۔ ۔ اعا ۲ ر	ح لکھہ ع ۔ ۔ لما ۱۴ ر	ے لکھہ
آمدنی عدالت	ع ۔ ۔ عالہ ۱۰ ر	لع ۔ ۔ ما ۵ ر	ع ۔ ۔ سما ۱۰ ر	للو ۔ ۔
دارالضرب	لع ۔ ۔ عاع ۱۰ ر	مع ۔ ۔ سا ۔	ا ع ۔ ۔ ما ۷ ر	ع ۔ ۔
سٹامپ	ا ع ۔ ۔ سالل ۴۹ ر	شامل آمدنی عدالت ہوگئی		۰
متفرقات	ب ۔ ۔ ما ۱۴ ر	ا ع ۔ ۔ ما ۱۴ ر	للع ۔ ۔ ما ۱۵ ر	ع ۔ ۔
محاصل خفیف	ع ۔ ۔ سا ۱۱ ر	معاف ہوگئے	۰	۰
محاصل شہری	ال ۔ ۔ لما ۲ ر	معاف ہوگئے	۰	۰
آبکاری	ال ۔ ۔ سما ۱۵ ر	ص ۔ ۔ سا ۔	ع ۔ ۔ اعا ۶ ر	ع ۔ ۔ اعا
فروخت مال ناکارہ	ع ۔ ۔ سما ۱۳ ر	۰	۰	۰

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مد آمدنی	۲۵- فروری سنہ ۱۸۷۴ لغایت ۳۱- مارچ سنہ ۱۸۷۵	یکم اگست سنہ ۱۸۷۴ لغایت ۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۵	سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶	تخمینہ سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷
امانت	[illegible] ۱۳/	۰	۰	۰
خراج کوٹریان	[illegible]	[illegible] ۱۵/	[illegible]	[illegible]
خراج جاگیرداران	[illegible] ۷/	[illegible] ۱۱/	[illegible] ۱۵/	[illegible]
باغات	۰	[illegible]	[illegible] ۱۵/	[illegible]
بنی و رونده	۰	[illegible] ۱/	[illegible] ۳/	[illegible]
بچت تنخواہ و ادائے امانت	۰	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۱۰/	[illegible]
سود و بٹہ	۰	[illegible] ۹/	[illegible] ۷/	[illegible]
میزان	[illegible] لکھہ [illegible] ۸/	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
بقایا موجودہ	۲۵- فروری سنہ ۱۸۷۴	۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۴	۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۵	۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۶
	[illegible]	[illegible] ۱۱/	[illegible] لکھہ [illegible] ۹/	[illegible] لکھہ [illegible] ۹/
میزان کل	[illegible] لکھہ [illegible] ۸/	[illegible] لکھہ [illegible] ۵/	[illegible] لکھہ [illegible] ۳/	[illegible] لکھہ [illegible] ۹/

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Ko

نقشہ مصارف راج کوٹہ

مد مصارف	۲۵ فروری سنہ ۱۸۷۴ لغایت اخیر مارچ سنہ ۱۸۷۵	۳۱ اگست سنہ ۱۸۷۴ لغایت ۳۱ جولائی سنہ ۱۸۷۵	سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶	تخمینہ سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷
فوج	معہ لکھہ [illegible] ۳/	للعہ لکھہ [illegible] ۸/	للعہ لکھہ [illegible] ۱۱/	ے لکھہ [illegible] ۹/
عملہ انتظام	یک لکھہ [illegible] ۱۴/	یک لکھہ [illegible] ۱۲/	۵ لکھہ [illegible] ۳/	یک لکھہ [illegible] ۱۵/
اسطبل وغیرہ	[illegible] ۳/	[illegible] ۵/	[illegible]	[illegible]
خراج سرکار انگریزی	ے لکھہ [illegible] ۹/	ے لکھہ [illegible]	ے لکھہ [illegible]	ے لکھہ [illegible]
خراج جیپور	[illegible] ۹/	[illegible] ۲/	[illegible] ۱۳/	[illegible] ۱۳/
قرضہ	یک لکھہ [illegible] ۱۱/	صہ لکھہ [illegible] ۶/	للعہ لکھہ [illegible]	۰
خیرات	[illegible] ۸/	[illegible] ۸/	یک لکھہ [illegible] ۴/	یک لکھہ [illegible] ۶/
تعمیرات مفید عام	[illegible] ۳/	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۶/	[illegible]
دار الضرب	[illegible] ۱۰/	[illegible] ۱۵/	[illegible] ۴/	[illegible]
متفرقات	[illegible] ۷/	[illegible]	[illegible] ۷/	یک لکھہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مد مصارف	۲۵- فروری سنہ ۱۸۷۴ء لغایت اخیر مارچ سنہ ۱۸۷۵ء	۳۱- اگست سنہ ۱۸۷۴ء لغایت ۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۵ء	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶ء	تخمینہ سنہ ۷۶ و ۱۸۷۷ء
پولیس	الف ۱۵/ ۱۴ اعا ۱۵/	شامل عملہ انتظام ہوئے		۰
تنخواہ وزیر	عف ۱۱ لا لف	للف ۱۱ لا للعف	بجائے اسکے ایجنسی کا خرچ ہوا	۰
مواجب رئیس	عف ۱۱ لا للعف ۹/	للف ۱۱ لا للعف ۱۲/	عف ۱۱ لکھہ ۱۲ عف ۱/	یک لکھہ ۱۱ للف
کمیونیسیپلٹی	لا لف ۱۳/	۰	۰	۰
پنشن	لا عف ۲/	۰	۰	۰
چندۂ سو کالج	عف	عف	۶	۰
بندوبست اگذاری	۰	الف ۱۱ صا ۱۲ ۷/	ص ۱۱ صا للعف ۶/	للعف ۱۱ لا ۱۲ ۷/
وکلاء	۰	لعف ۱۱ ص للعف ۱۳/	عف ۱۱ ما ۱۲ عف ۱۳/	لعف ۱۱ سا ۱۲ عف ۱۴/
باغات	۰	لعف ۱۱ ص لف ۱۴/	لعف ۱۱ سا ۱۲ عف ۱/	صف ۱۱ ما للعف ۹/
شفاخانہ	۰	سف ۱۱ لا لف ۱۵/	سف ۱۱ ما ۱۲ عف ۱۴/	الف ۱۱ سا للعف
مدرسہ	۰	للف ۱۱ صا ۱۲ عف ۱۴/	سف ۱۱ صا ۱۲ عف ۷/	سف ۱۱ سا ۱۲ عف
سود و بٹہ	۰	الف ۱۱ صا ۱۲ عف ۲/	سا ۱۲ عف	سا ۱۲ عف

Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Ko

مد مصارف	۲۵- فروری سنہ ۱۸۷۴ لغایت اخیر مارچ سنہ ۱۸۷۵	۳۱- اگست سنہ ۱۸۷۴ لغایت ۳۱- جولائی سنہ ۱۸۷۵	سنہ ۷۵ و ۷۶ ۱۸	تخمینہ سنہ ۷۶ و ۷۷
تہوار خرچ	۰	[illegible] ۱۲/	[illegible] ۵/	[illegible] ۱۳
صاحب پولٹیکل ایجنٹ و عملہ	۰	۰	[illegible] ۸/ ۱۰/	[illegible] ۱۵
میزان	[illegible] لکہہ [illegible] ۸/	[illegible] لکہہ [illegible] ۱۲/	[illegible] لکہہ [illegible] ۱۰/	[illegible] لکہہ [illegible]

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تیسری فصل

جھالاواڑ

جھالاواڑ کی ریاست عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۶ دقیقہ اور ۲۴ درجہ ۴۸ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۲۰ دقیقہ اور ۷۶ درجہ ۵۸ دقیقہ کے درمیان واقع ہے اوسکے شمال مین کوہ مکندرہ جنوب وجنوب مغرب مین مغربی کوہ مشرق مین ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ مغرب مین ممالک مہاراجہ صاحب ہلکر ہین قریب دو ہزار پانسو مربع میل کا رقبہ ۲۲۶۰۰۰ باشندون کی آبادی اور تخمیناً پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ ریاست کی آمدنی ہے اوسمین سے اسّی ہزار روپیہ خراج سرکار انگریزی داخل ہوتا ہے ٭

دارالحکومت جھالراپاٹن بقول کرنل ایڈن صاحب رونق وخوش وضعی مین کل راجپوتانہ مین صرف جے پور سے دوم درجہ پر اور اودے پور کے نقشہ پر آباد ہے ساہوکارون کی بہت آبادی ہے اور تجارت بہت ہوتی ہے اس شہر کو راج رانا ظالم سنگھ صاحب نے جنکے مفصل حالات کوٹہ کی تاریخ مین لکھے گئے ہین آباد کیا تہا واقعات تاریخی کے سوائے اونکی خوش لیاقتی اور حوصلگی اس شہر کی عمدگی سے ثابت ہے شہر کا موقع عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۲ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۳ دقیقہ پر ہے ٭

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Ko

دیگر قصبہ جات علاقہ راج مندرجہ گزٹیر یہہ ہین ؛

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
بہالتہہ	۲۴	۱۷	۷۶	۳۰	نیمچ سے سو میل مشرق مین ؛
گنگرار	۲۳	۷۴	۷۵	۳۹	چھوٹی کالی سندہ ندی کے کنارہ راست پر ؛
رایچاو	۲۴	۲۷	۷۶	۲۰	جہالرا پاٹن سے آٹھہ میل جنوب مشرق مین ؛
سارہل	۲۴	۲۸	۷۶	۴۰	جہالرا پاٹن سے ۲۷ میل مشرق جنوب مین ؛
شاہ آباد	۲۵	۱۳	۷۷	۱۲	راستہ کالپی و کوٹہ پر ؛

تاریخ

مہاراج رانا صاحب والی جہالاواڑ کے بزرگ ملک کاٹھیاواڑ کے جہالاواڑ مین ہلود کے سردار تہے اوس خاندان کی چھوٹی شاخ ہے

© Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہاو سنگہ مع چند ہمراہیون کے پسران اورنگ زیب کی مخالف فوجون مین
طالع آزمائی کرنے کیواسطے اپنے باپ کے گہر سے نکلے اون کے بیٹے مادہو سنگہ
جس زمانہ مین راجہ بہیم سنگہ حشمت وجلال سے حکمران تہا کوٹہ مین آئے
اگرچہ اون کے ساتہہ صرف پچیس سوار تہے مگر اونکے شرف خاندان
کا یہی ثبوت ہے کہ رئیس کوٹہ نے اونکی ہمشیرہ کے ساتہہ اپنے پسر ارجن سنگہ
کی شادی کرنے مین کچہہ پس وپیش نکیا تہوڑے عرصہ مین اونکو ماندتہ
کی جاگیر اور فوجداری کا عہدہ ملا کہ اسمین نہ فقط کل فوج کی افسری
بلکہ رئیس کے قلعہ اور مجلسراو کی حکومت بہی شامل تہی اور رشتہ داری
کی وجہہ سے اونکے اس عہدہ کو اور بہی فروغ ہوا کہ خاندان رئیس
کے اطفال اونکو ماما کہنے لگے اور عادتاً یہہ لقب اونکو ابتک چلا آتا ہی
مدن سنگہ بجاے اپنے باپ کے فوجدار ہوئے اوسوقت سے عہدہ
موروثی ہوگیا مدن سنگہ کی جگہہ پرہمت سنگہ مقرر ہوئے اونہون نے
چند معرکون مین خدمات نمایان انجام دین مرہٹون اور جے پور کی متفق
افواج کا کوٹہ کیطرف سے مقابلہ کیا اور وہ عہدنامہ منضبط کیا جس کے
موجب ریاست مرہٹون کی خراج گذار ہوئی اور قدیم خاندان کو ازسرنو
سند حاصل کرنیکا موقع ملا اونکے بہتیجے راج رانا ظالم سنگہ صاحب ہوئے
جنکی مہمات اور عالی تدبیری کی مفصل کیفیت کوٹہ کی تاریخ مین لکہی گئی ہے
اور جسطرح اونکی اولاد کی مہاراؤ صاحب والی کوٹہ سے نااتفاقی ہوکے
سنہ ۱۸۳۱ مین ریاست جہالاواڑ کوٹہ سے علیحدہ ہوئی وہ حال بہی اوسی

تاریخ مین بہ تشریح تمام درج ہوا ہے اس علیحدگی ریاست پرراج رانا مدن سنگھ صاحب نبیرہ ظالم سنگھ صاحب اور سرکار انگریزی کے درمیان عہدنامہ مندرجہ ذیل منضبط ہوا ؛

عہدنامہ

راج رانا مدن سنگھ صاحب منتظمی امور ریاست کوٹہ سے کہ بموجب قلم تتمہ عہدنامہ دہلی راج رانا ظالم سنگھ صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کو مکفول ہوئے تہے مستعفی ہوئے ہین اسواسطے سرکار انگریزی اور رانا مدن سنگھ صاحب کے درمیان یہہ عہدنامہ منضبط ہوا ہے ؛

قلم ۱ قلم تتمہ عہدنامہ دہلی درمیانی مہاراؤ امید سنگھ صاحب بہادر رئیس کوٹہ و سرکار انگریزی مورخہ ۲۰ - فروری سنہ ۱۸۱۸ منسوخ کیجاتی ہے

قلم ۲ اول مہاراؤ رام سنگھ صاحب والی کوٹہ کی منظوری حاصل کر سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب سے اقرار کرتی ہے کہ اونکے اور اونکے وارث وجانشینون کو جو حسب قواعد وراثت مروجہ ملک راجہ ظالم سنگھ کی اولاد مین سے ہون ریاست کوٹہ مین سے علیحدہ ریاست مشتمل پرگنات مندرجہ فرد معطوفہ عطا کرے گی ؛

قلم ۳ سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کو خطاب مناسب عطا کرے گی ؛

قلم ۴ درمیان سرکار انگریزی اور راج رانا مدن سنگھ صاحب

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اونکے وارث وجانشینون کی ہمیشہ دوستی ویگانگت واحدیت فوایدرہینگے

قلم ۵ سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب کی ریاست کو اپنی ظل حفاظت مین لینے کا عہد کرتی ہے ٭

قلم ۶ راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین سرکار انگریزی سے باتفاق ماتحتی کاربند رہین گے اور سرکار کی سرپرستی کو تسلیم کرینگے اور کسی دیگر رئیس یا ریاست سے تعلق نہ رکھنے کا عہد کرتے ہین اور کسی ریاست سے نزاع ہونے پر حسب فیصلہ سرکار انگریزی کاربند ہونیکا اقرار کرتے ہین ٭

قلم ۷ راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین کسی رئیس یا ریاست سے بلامنظوری سرکار عہد وپیمان نکرینگے مگر اونکے معمولی مراسلات شوقیہ دوست ورشتہ دارون سے جاری رہینگے ٭

قلم ۸ عند الطلب سرکار انگریزی راج رانا مدن سنگھ صاحب کی ریاست کی فوج حسب حیثیت حاضر کیجاویگی ٭

قلم ۹ راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین باختیار کلی اپنے ملک کے مالک رہینگے اور سرکار انگریزی کا انتظام فوجداری ودیوانی اونکے ملک مین داخل نکیا جاوے گا ٭

قلم ۱۰ اس علیحدگی وانتقال پر گنات پر مطالبہ قرضخواہان کا جو بندوبست ہوا ہے اوسکی شرایط کا راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین اقرار کرینگے اور اس علیحدگی سے دیگر معاملات برآمد ہون اون مین

حسب فیصلہ سرکار انگریزی کاربند ہونگے ٭

قلم ۱۱ راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشین سرکار انگریزی کو خراج سالانہ بہ تعداد اسّی ہزار روپیہ سکہ کمپنی بذریعہ دو اقساط چالیس چالیس ہزار روپیہ یعنی فصل خریف بمتی پوہ سدی پورنماشی اور فصل ربیع بمتی جیٹھہ بدی پورنماشی من ابتداء قسط خریف سمت ۱۸۹۵ ادا کرتے رہینگے

قلم ۱۲ یہہ بارہ قلمون کا عہدنامہ ایک طرف سے بمہر و دستخط جان لڈلو صاحب قایم مقام پولیٹکل ایجنٹ ولفٹنٹ کرنل نتہنیل الویس صاحب ایجنٹ گورنر جنرل ملک راجستان اور دوسری طرف سے بمہر و دستخط راج رانا صاحب بمقام کوٹہ مرتب ہوکے بعد تصدیق نواب گورنر جنرل صاحب بہادر ہندوستان تاریخ امروزہ سے دو مہینے کے اندر باہم مبدل ہوگا

مقام کوٹہ ۶- اپریل ۱۸۳۸ء

دستخط و مہر جان لڈلو صاحب — دستخط و مہر نتہنیل الویس صاحب

فرد مشمولہ عہدنامہ بابت اون پرگنات کے جنسے راج رانا صاحب اور اونکے وارث وجانشینون کی علیحدہ ریاست بنام نہاد جہالاواڑ بنائی گئی ہے ٭

چیچت चेचत	سُکیت सुकेत	چومحلہ चौमहला

پنج پہاڑ اہور دیگ گنگرار

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جہالراپاٹن عرف اوریل پاٹن	رچون	باکہانی	دلن پور
کوٹرہ	بہالتہہ	سرارہ	رتلاے
منوہر تہانہ	پہول بڑود	چاچونی	گنجاری

چیپا بڑود حصہ شیرگڈہ بجانب مشرق پروان عرف نواح و شیرگڈہ

واضح ہو کہ نرپت سنگہ جہالاواڑ کے ملک سے اوٹہکر مہاراؤ صاحب کے ملک مین چلا جاویگا اور اوسکی جاگیر راج رانا صاحب کی ملکیت ہوجاویگی ؛

مقام کوٹہ ۱۰ اپریل ۱۸۳۸ء مہر و دستخط جان لڈلو صاحب مہر و دستخط نتہنیل الویس صاحب

فرد قرضہ جو عہدنامہ کی دسوین قلم کے بموجب راج رانا مدن سنگہ صاحب اور اونکے وارث و جانشین ادا کرینگے ؛

مگنی رام روڑمل	رامجیداس رتن سنگہ داس	موہن داس رکل داس
[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۳	۰۳	

راج رانا مدن سنگہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ اس قرضہ مین سے ملے لکہہ [illegible] روز مسند نشینی ریاست جدید سے ایک ہفتہ کے اندر

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ادا کرینگے - اور باقیماندہ لہ لکہہ [illegible] مع سود فیصدی آٹھ
سالانہ مابین عرصہ چار سال بہ اقساط شش ماہی فصل بفصل ادا کرینگے
اگر اسمین فرق آوے تو سرکار انگریزی کو اختیار ہے کہ ملک جہالاواڑ
کا ایک حصہ علیحدہ کرکے اوسکی آمدنی سے قرضہ ادا کرے اول قسط کاتک
سدی پورنماشی سمت ۱۸۹۵ اور دوسری قسط بیساکہ سدی پورنماشی سمت
کو ادا ہوگی تعداد اقساط جنمین سود شامل ہے یہہ ہے ؛

اول	دوم	سوم	چہارم
یک لکہہ [illegible]	یک لکہہ [illegible]	یک لکہہ [illegible]	یک لکہہ [illegible]

پنجم	ششم	ہفتم	ہشتم
یک لکہہ [illegible]	یک لکہہ [illegible]	یک لکہہ [illegible]	[illegible]

دستخط و مہر جان لڈلو صاحب پولیٹکل ایجنٹ دستخط و مہر نہتنیل الویس صاحب ایجنٹ گورنر

دستخط و مہر راج رانا مدن سنگہ صاحب

اس عہدنامہ کی تیسری قلم کے بموجب راج رانا مدن سنگہ صاحب کو وقت
حصول اختیار ریاست جدید کے مہاراج رانا کا خطاب عطا ہوا اور اونکا
وہی رتبہ و منزلت مقرر کیا گیا جو راجپوتانہ کے دیگر رئیسون کا ہے اور
یہہ بہی قرار پایا کہ اگر دیگر رئیسون کو حق متبنی عطا ہو تو اونکو بہی دیا جاوے
مگر حسب قاعدۂ وراثت صرف ظالم سنگہ کے خاندان مین محدود رہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۸۴۵ء مین مہاراج رانا مدن سنگہ صاحب کا انتقال ہوا اور راون کے
خلف مہاراج رانا پرتھی سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے اونہون نے ۱۸۵۷ء
کے غدر مین صاحبان انگریز کو جو اونکے ملک مین پناہ پذیر ہوئے بحفاظت
اپنے پاس رکہہ کے اور خیر و عافیت سے مقامات امن پر پہونچا کے
سرکار انگریزی کی بڑی خیر خواہی کی اسکے جلد و مین سرکار سے اونکو
تحسین و آفرین ہوئی اونکے اخلاق و خوش انتظامی و خیر خواہی بجانب
سرکار انگریزی کے جملہ صاحبان ایجنٹ گورنر جنرل و پولٹیکل ایجنٹ ہمیشہ
مداح و ثناخوان رہے ہین ؛

چنانچہ کپتان بروس صاحب نے لکہا ہے کہ کئی صورتون سے جہالاواڑ
ہاڈوتی کی دیگر ریاستون سے بہتر ہے مہاراج رانا صاحب سرکار انگریزی
کی صلاح پر عمل کرنے مین اسقدر رضامند و مستعد ہین جسقدر رئیس
بوندی مخالف ہین اونکی خیر خواہی بجانب سرکار اور کارروائی معاملات
طرح اطمینان کے لایق ہے البتہ فضول خرچ اور مقروض ہین مگر جلد
بندوبست کرنیکا اقرار کرتے ہین مگر اس قرضہ کی کسیکو شکایت نہین ہے
بخلاف حال کوٹہ کے کہ وہان رئیس پر کسیکا مطلق اعتبار نہین مہاراج
رانا صاحب کا سب ساہوکار اعتبار کرتے ہین دو سال گذشتہ مین
جو صاحبین اونکو دیگئی ہین اونمین سے کوئی ایسی نہین ہے جسپر عمل
نہوا ہو۔ انگریزی چہاونی کو جانیوالے غلہ کا محصول بلا تامل معاف کردیا
بصورت تیاری سڑک ریل اوسکے واسطے زمین دینا فوراً منظور کرلیا۔

البتہ انتظام مین خرابیان ہین مگر رئیس کی توجہہ سے امید ہے کہ جلد رفع ہوجاوینگی - بماہ نومبر ۱۸۶۶ء مہاراج رانا صاحب نواب گورنر جنرل صاحب کے دربار آگرہ مین شامل ہوئے اور اب بنارس وغیرہ متبرک مقامات کی زیارت کو گئے ہین اور قبل واپسی کلکتہ کے سیر کا ارادہ ہے بمبئی پیشتر دیکھہ آئے ہین چونکہ اونکو فقط ملک کی سیر کرنیکا ہی شوق نہین ہے بلکہ جو دیکھتے ہین اوس سے تجربہ حاصل کرنیکا بھی ہے یہہ سیاحی اونکی ریاست کے واسطے بہت مفید ہوگی ؛

چند سال سے ہندوستانی رئیسون مین اس رئیس کو خود اختیار کہنے کی نسبت بہت اعتراض ہورہا ہے اور اسوجہہ سے کہ یہہ ریاست ۱۸۳۸ء سے علیحدہ ہوئی ہے اور مغرور راجپوت صرف اونہین کو معزز سمجھتے ہین جو اپنے خاندان کی قدامت کا صدیون سے حساب کرین اس اعتراض کا ہونا عجب نہین ہے مگر اب یہہ حسد رفع ہوتا جاتا ہے البتہ کوٹہ کا حسد تو واجب ہے کہ اوسکا جھالاواڑ کی علیحدگی سے بڑا نقصان ہوا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو کوٹہ کو بجاے شکایت کے شکر کرنا چاہیے کیونکہ جس شخص نے اوسمین سے ملک لیکے علیحدہ ریاست بنائی ہے اوسنے اس سے زیادہ ملک اوسمین شامل کیا تہا ورنہ پیشتر کوٹہ کی ریاست بہت مختصر تہی مگر مہاراج رانا صاحب بہت خوش مزاج ہین اونہونے چند قدیم رئیسون سے ملاقات کی کہ اس سے اونکی عزت بڑہ گئی ہے اور ۱۸۶۱ء مین اونکی دختر کی شادی مہاراؤ راجہ صاحب والی الور کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ساتھہ ہوگئی ہے مگر اونکو دو صاحبزادون کے متواتر انتقال سے سخت صدمہ
پہونچا ہے کہ کوئی صلبی اولاد نہین رہی پرگنات متعلقہ چومحلہ علاقہ جہالاواڑ
ہین کہ جنوب وجنوب مغرب مین مغربی مالوہ کے درمیان واقع ہی مہاراج
رانا صاحب کا انتظام پولیس ایسا عمدہ ہے کہ ایجنسی وسط ہند سے اون کی
تعریف ہوکے نواب گورنر جنرل صاحب نے تحسین وآفرین کی ستمبر ۱۸۶۷ء مین
مہاراج رانا صاحب مدت کے بعد جاترا سے واپس آئے اسوجہہ سے کہ
خود کام کرتے ہین اونکی غیر حاضری مین کچھہ ہرج واقع نہوا اگرچہ کچھہ عجیب
لیاقت نہین رکھتے اور نہ انتظام عمدہ ترین ہے تاہم مثل اور ریاستون
کے جہان کل اختیار خوشامدی وخودغرض لوگون کو ہوتا ہے خراب و
ابتر نہین ہے اونکی تدبیرات فراخ وعاقلانہ ہین اور سرکار انگریزی کو
خوش رکہنا چاہتے ہین اس سے کام بہ اسلوبی وآسانی ہوتا ہے ؛
۱۸۶۸ء و ۱۸۶۹ء کے قحط مین جہالاواڑ قحط زدہ ریاستون مین نہ تہا اس ملک
مین زیادہ غلہ پیدا نہین ہوتا ہے بہترین فصلون مین صرف ملک کے خرچ
کے لایق پیدا ہوتا ہے اور اس سال مین اوس سے بہی کم ہوا مگر ابتدا ہی
سے بہرتی غلہ کی تدبیر مناسب ہوئی تہی کہ اس سبب سے نرخ مین بہت کم
گرانی ہوئی اپنے فایدہ کے واسطے ریاست سے ایصال جمع کا انتوار ہوا اور
سڑک وغیرہ چند تعمیرات آراستگی شہر کی جاری رہین اگرچہ اونکا اجرا قحط
کی وجہہ سے نہوا تہا تاہم غریبون کی بہت دستگیری ہوئی خوش نصیبی سے
جہالاواڑ راجپوتانہ کی مصیبتون سے محفوظ رہی کاشت افیون سے اس

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

ملک کی رونق ہے اور ریاست کی جمع وصول ہوتی ہے - اس سال مین
پیداوار افیون کم ہونے سے جمع مین کمی پڑی اسپر بہی مہاراج رانا صاحب
نے اسی ہزار روپیہ خیرات مین خرچ کیا اور تیس ہزار روپیہ کا صرف کہانا
تقسیم کیا اور باوجودیکہ اپنے مصارف کیواسطے دیگر علاقہ جات سے غلہ بہم پہونچنے
کے محتاج تہے مگر دیوالی کی چہاونی مین چندمرتبہ غلہ بہیجکر صاحب پولیٹکل ایجنٹ
کو مشکور کیا اس فیاضی اور قحط زدہ غریبون کی پرورش ودستگیری
کرنے سے گورنمنٹ نے اونکا حسب ضابطہ شکریہ ادا کیا اور اونکی بڑی
نیکنامی ہوئی ؛

مہاراج رانا صاحب کی خواہش تہی کہ جہالرا پاٹن مین وزن افیون کے
واسطے انگریزی ایجنسی مقرر ہوجاوے کہ اوسمین افیون وزن ہونے
ہوکے دساور کو جایا کرے اور یہہ خواہش واجبی تہی کہ قریب ساتہ لاکہ
صندوق ہرسال جاتے ہین اونکے اندور جانے سے راج مین بیس پچیس
ہزار سالانہ آمدنی کا نقصان ہے تقرر ایجنسی سے راج کا فایدہ ہوتا اور
ملک کی تجارت مین ترقی ہوتی رئیس کو اپنے ملک کی پیداوار کا فایدہ حاصل
کرنیکا استحقاق ہے اور یہہ امر کہ مہاراج رانا صاحب حفاظت کرین اور
مہاراجہ صاحب ہلکر متمتع ہون صریح بے انصافی تہی مگر باوجودیکہ مہاراج
رانا صاحب نے ایجنسی کا خرچ بہی اپنی ریاست سے ادا کرنا منظور کیا
صاحب ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند نے پاٹن کے موقع اور عدم موجودگی
سڑکون کی وجہہ سے تقرر ایجنسی مناسب نہ سمجہا مگر اندور اجمیر کی میل

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاری ہونے پر یقین ہے مقرر ہوگی ؛

کوٹہ کا قلعۂ گاگرون کہ جہالاواڑ کی چھاونی سے تین میل کے فاصلہ پر نظر آتا ہے اس ریاست مین بڑی تکلیف کا باعث ہے افسوس ہے کہ وقت تقسیم کوٹہ جب ایک ثلث ملک رئیس جہالاواڑ کو دیا گیا یہہ قلعہ جو عین محل جہالاواڑ کے سر پر واقع ہے اس ریاست مین شامل کیون نکیا گیا اور قلعہ شاہ آباد جو دارالریاست سے بہت دور ہے اور درمیان مین کوٹہ کا علاقہ حایل ہے کیون دیا گیا۔ شاہ آباد سرحد گوالیار پر عین کوٹہ کے اندر واقع ہونے سے اگر کوٹہ مین شامل کیا جاتا تو مناسب تہا۔ علاوہ رنج کے گاگرون کے دوسری ریاست مین ہونے سے بدنظمی بہی ہے کہ مدعا علیہم مدیون و مجرمان مرتکب واردات سرحد سے گذر کر غیر علاقہ مین چلے جاتے ہین اور اختیار راج سے نکلکر عمل معدلت سے محفوظ ہو جاتے ہین اگر کوئی حجت کرے کہ سرحد پر سب جگہہ یہی حال ہے تو جواب یہہ ہے کہ وہ عام صورت ہے ہر ایک ریاست کا دارالحکومت علی العموم وسط ریاست مین واقع ہے وہان سے کوئی بہ آسانی نہین جا سکتا مگر دارالریاست سے غیر علاقہ کی سرحد اسقدر قریب ہونے پر مدعا علیہم کا نکل جانا بہت سہل ہے اسواسطے رئیس جہالاواڑ کو تبادلہ کی بہت خواہش ہے اور اس تبادلہ مین کسیقدر آمدنی کا نقصان بہی گوارا کر سکتے ہین مگر کوٹہ والون سے امید نہین کہ تبادلہ پر رضامند ہون کیونکہ جہالاواڑ کے ساتہہ جیسا حسد ابتداء سے ہے بدستور چلا آتا ہے گاگرون مین بجز خوبی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

موقع اور شکارگاہ ہونے کی کچھ خصوصیت نہین ہے کوٹہ والون کو خواہ
کیسا ہی پسند ہو یہہ قدر اوسکی صرف اسیوجہہ سے ہے کہ جہالاواڑ کو گران
وناگوار معلوم ہوتا ہے ٭

سرکار انگریزی کے روابط مہاراج رانا پرتہی سنگہ صاحب سے ہمیشہ نہایت
موافقت ویگانگت سے رہے ہین اور اونہون نے ہر موقع پر سرکار
کی خیرخواہی ووفاداری کرنے مین کسیطرح کوتاہی نکی اور قاعدہ ہے
کہ جیسا رئیس کا منشار ہوتا ہے ویسا ہی ملازمین ورعایا ریاست کی
طریقہ ہوتا ہے اسوجہہ سے کل علاقہ جہالاواڑ مین حکام انگریزی کی
بہت تعظیم وتواضع ہوتی ہے ہرایک صاحب انگریز جو بتقریب شکار و
سیاحی وہان جاتے ہین مہاراج رانا صاحب کی مہمان نوازی اور
مہربانی کی بہت تعریف کرتے ہین اور صاحبان سرویر جو بضرورت پیمائش
ملک اوس علاقہ مین مدت تک رہے اہلکاران کی امداد واعانت وخاطر
کے نہایت شکرگذار ومداح ہین کہ یہان کی برابر کسی ریاست مین نہیں
ہوتی اور رئیس کی خیرخواہی کے اس سے بہتر اور کچھہ ثبوت نہین
ہوسکتے ٭

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ مین مہاراج رانا صاحب کی طبیعت علیل رہی مگر جلد آرام ہوگئی
دوسرے سال ناتھہ دوارہ وآبو کو تشریف لیگئے اثنار راستہ بمقام
اودے پور مہاراناصاحب والی میواڑ سے ملاقات کی اور اونکی تواضع
ومہانداری سے بہت خوش ہوئے ٭

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صاحبزادون کے انتقال اور اپنی عمر رسیدگی کے سبب سے مہاراج
رانا صاحب نے پسر متبنی لینا چاہا تہا اسکی بابت پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان
مین عرصہ تک بحث رہی آخر کار ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین حکم منظوری گورنمنٹ صادر
ہوتے ہی سب مشکلات رفع ہوگئین اور مہاراج رانا صاحب نے برون
واڑہ کاٹہیاواڑ کے خاندان سے جسکی اولاد مین سے خود ہین لڑکا متبنی
لیا مگر دو برس تک گود لینے کی رسمیات تہنیت ادا نہوئین اور نہ صاحبزادہ
کا نام رکہا گیا البتہ اونکی تعلیم و تربیت مین ابتدا سے بہت کوشش ہوئی
۱۸۷۶ء مین مہاراج رانا صاحب نے دختر رئیس لونا واڑہ سے شادی
کی باوصف ان خوبیون کے لکہا ہے کہ جو شخص نظم و نسق امور ریاست مین
مہاراج رانا صاحب کا مددگار ہے اوسکا رسوخ ہمیشہ کار خیر مین مستعمل
نہین ہوتا ہے یعنی اوسکی جانب سے اکثر حرکات خلاف واجبیت ظہور مین
آتی ہین ؛

ریاست کی آمدنی بارہ چودہ لاکہہ کی مشہور ہے مگر اصل مین بیس لاکہہ روپیہ
سالانہ کی نشست ہے اکثر دیہات ریاست کا ٹہیکہ بمیعاد پانچ سال ہوگیا
ہے ٹہیکہ دینے مین مقدم حق زمینداران دیہہ کا سمجہا گیا ہے مگر جہان
زمیندارون نے منظور نہین کیا غیر لوگون کو دیا ہے ٹہیکہ کے بندوبست
سے ریاست کی آمدنی مین ڈیڑہ لاکہہ روپیہ سالانہ کا اضافہ ہوا ؛
جسقدر مہاراج رانا صاحب کی فیاضی اور کثرت مصارف ذاتی سے اور
جسقدر اس سبب سے کہ وقت مسند نشینی سے ریاست مین انواع مشکلات

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

پیش آئین اور ہر مرتبہ اونکا بصرف کثیر دفعیہ کیا راج کے مصارف ہمیشہ
آمدنی سے زیادہ رہے ہین اور اسوجہہ سے ہمیشہ قرضہ ہوتا رہا اور
اگرچہ بارہا اونہون نے ادائے قرضہ کا بندوبست کیا اور متواتر زر کثیر
ادا کرکے سبکدوشی حاصل کی اور بہ تخفیف مصارف آیندہ کو مقروض
ہونے سے بچنا چاہا مگر اونہین موجبات سے قرضہ جدید ہوتا گیا کہ آخر
۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین قرضہ ذمگی ریاست کی تعداد چودہ لاکھہ روپیہ ہوگئی اور
مہاراج رانا صاحب کو اوسکے ادا کرنیکا بہت فکر ہوا ؛

۱۸۶۶ء و ۱۸۶۷ء مین مہاراج رانا صاحب نے گورنمنٹ ہند وستان کی تجویز
انضباط عہدنامہ گرفتاری و سپردگی مجرمان مطلوبہ علاقہ غیر کو بخوشی نا
منظور کرکے اوسپر عمل کیا اونہون نے چاہا تہا کہ اپنے علاقہ مین قوانین
مروجہ علاقہ انگریزی کے بموجب عدالتون کا انتظام کرین بلکہ اس کام
کیواسطے اہلکاران تجربہ کار بہم پہونچانے کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے
درخواست کی تہی دوسرے سال مین اونہون نے فوجداری و دیوانی
کے قوانین انگریزی کو بہ ترمیم مناسب راج کی عدالتون مین جاری کیا
اس تقرر عدالت اور اجراء قوانین سے اہلکاران ریاست جنکے اختیارات
مین کمی ہوئی ناراض تہے مگر مہاراج رانا صاحب نے اونکی ناراضگی کا کچھہ
خیال نکرکے شروع مجریہ کو بدستور قایم رکہا البتہ بجاے فارسی و اردو
کے ترتیب کاغذات ہندی حرفون مین کرائی کہ اوس سے کام بآسانی
ہوتا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اخیر ۱۸۷۲ء مین پرتہیا نامی بہیل غارتگر گرفتار ہوا اوسی کے ہمقومون
مین سے چند شخصون نے اوسکو نشہ کراکے بیہوش کردیا اور گرفتار کرکے
سرکار مین پہونچا دیا تین سال پیشتر وہ اضلاع واقع سرحد کو بہی جہالاواڑ
وکوٹہ مین تاخت وتاراج کرتا تہا مگر حال مین اوسکی شہرت کم ہوگئی تہی
بتاریخ ۲۷ دسمبر ۱۸۷۲ء موضع املی کا دول قریب شہر جہالراپاٹن مین واردات
غارتگری ڈاک مالیت سمہ ۱۸۷۲ء وقوع مین آئی اور اوسکی تحقیقات
محکمہ پنچوکلاء ہاڈوتی مین ہوکے مدعی کو قیمت مال مغروتہ ریاست جہالاواڑ
سے دلانی تجویز ہوئی اور اپیل مین محکمہ پنچوکلاء راجستان آبو سے علاوہ
بحالی فیصلہ عدالت تحت کی ریاست پر سولہ سو روپیہ جرمانہ ہوا ؛

سابقاً راج مین کوئی عدالت اپیل نہ تہی مقدمات اپیل ابتدائی عدالتون مین
دایر ہوتے تہے رپورٹ ۱۸۷۳ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اس بیضابطگی
کی شکایت کی تو دوسرے سال محکمہ اپیل مقرر ہوا مگر باوجودیکہ اوسکا اول
حاکم وزیر ریاست تہا اوسکے تقرر سے بجز نام کے کچہہ حاصل نہوا الغرض
عدالت کی کارروائی قابل اطمینان نہین ہے خصوص پولیس کا انتظام
بہت خراب ہے کہ ڈکیتی کی وارداتین بہت ہوتی ہین ریاست کی مختلف الوضعی
سے کہ غیر علاقہ جات کی سرحدین بہت ملی ہین ارتکاب جرایم مین بہت آسانی
ہے اور دو شخصون کو جو بغرض دادخواہی ریاست سے باغی ہوگئے
ہین ان وارداتون کا مجرم بتاتے ہین کہ اون مین سے ایک گوالیار
مین گرفتار ہوگیا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

جیلخانہ سابق کا مکان اگرچہ فراخ وہوادار تہا مگر چہاونی کے وسط مین ہونے
سے اوسکا موقع نامناسب تہا اسواسطے مہاراج رانا صاحب نے شہر
سے باہر جنوب مشرق مین ایک عمدہ و وسیع جیلخانہ تعمیر کرایا اور اوس کے
ساتہہ مشقت اندرونی کیواسطے کارخانہ وغیرہ کے مکانات بنوائے اور
مسٹر اور صاحب کو کہ سرکار انگریزی اور راج گوالیار مین دارونہ مجبر
رہا ہے سپرنٹنڈنٹ جیلخانہ مقرر کیا مشقت اندرونی مین کسیقدر قیدی
تیاری قالین وفرش وچک ودیسی کاغذ کا کام کرتے ہین سب چیزین
بہت اچہی تیار ہوتی ہین اور باقیماندہ قیدی ایک باغ کی آراستگی
سڑک کی تیاری مین مصروف رہتے ہین ہاڈوتی کی کل ریاستون مین
سے صرف ایک جہالرا پاٹن مین قیدیون سے مشقت لیجاتی ہے رئیس کا
اس کام پر بہت توجہہ ہے قیدیون کی خورش وپوشش کی خبرگیری ہوتی
ہے مکان کی عمدگی تعمیر وصفائی وہواداری اور جملہ اُمور کے انتظام
سے یہہ جیلخانہ انگریزی مجبسون کی برابر ہے اور مسٹر اور صاحب کی کارگزاری
تعریف کے لایق ہے +

چند سال گذشتہ مین مہاراج رانا صاحب نے اپنے محل مین بہت ترمیم
وترقی کی تہی جب وہ کام تیار ہوگیا چہاونی پر کہ کثرت آبادی سے شہر ہوگیا
ہے توجہہ کی اول بڑے بازار کی آراستگی شروع ہوئی یکسان نقشہ کے
مکانات کہ اونمین سے بعض سرکاری دفترون کے کارآمد ہونگے تجویز ہوئے
ہین اور دیگر تدبیرات بہی درپیش ہین کہ اون سے بیقاعدہ اور ناپاک

چھاونی رئیس کی بود و باش کے لایق ہوجاویگی ؛

جھالرا پاٹن وکوٹہ کی سڑک سرحد جھالاواڑ تک کہ بیس میل کے فاصلہ پر ہے آمد رفت کے لایق تیار ہوگئی ہے ؛

۱۸۶۹ء سے شہر جھالرا پاٹن مین انگریزی ڈاکخانہ ہے چھاونی مین جہان مہاراج رانا صاحب اور اہالیان ریاست رہتے ہین ڈاکخانہ مقرر ہونے کی درخواست ہوئی چھاونی پاٹن سے چار میل ہے اور روز بروز شہر ہوتا جاتا ہے اسقدر فاصلہ پر چٹھیات بھیجنا ازبس باعث تکلیف ہے اور ڈاکخانہ کی آمدنی مین بہی کمی ہوتی ہے اگرچہ چھاونی مین چٹھیات ڈالنے کا صندوق رہتا ہے مگر اوس سے کارروائی خاطر خواہ نہین ہوتی اسواسطے شاخ ڈاکخانہ مقرر ہونا ضرور ہے ؛

۱۸۶۹ء مین مہاراج رانا صاحب نے چھاپہ خانہ جاری کرکے اوس مین ہندی اخبار چھپوانا تجویز کیا اور دوسرے سال مدرسہ مقرر کرکے اوسمین انگریزی و فارسی و ہندی کی تعلیم شروع کی ابتدا مین مدرسہ نے بہت ترقی پائی طالب علم بکثرت داخل ہوئے کہ اونمین اکثر مہاراج رانا صاحب کے رشتہ دار تہے دوسرے سال انگریزی مدرس کے عرصہ تک غیر حاضر رہنے سے مدرسہ کے کام مین بہت ہرج ہوا تو مہاراج رانا صاحب نے ایک بنگالی کو نوکر رکہہ کے مدرسہ کا اہتمام اوسکے سپرد کیا مگر اس سے کچہہ اصلاح نہوئی کیونکہ مدرسہ کا حال روز بروز ابتر ہوتا گیا کہ اخیر مین صرف برائے نام رہگیا ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

البتہ جہالرا پاٹن مین شفاخانہ نہایت عمدہ ہے آلات وادویات بہ افراط
موجود ہین اور محمد نعیم خان نیٹو ڈاکٹر کی حسن لیاقت و تندہی و خوش اخلاقی
سے عوام کو بڑا فیض و فایدہ پہونچتا ہے ؛

بتاریخ ۲۸ - اگست ۱۸۷۵ء مہاراج رانا پرتہی سنگہ صاحب کا انتقال ہوا
اونکی چالیس برس کی عمر تہی عرصہ سے بعارضہ بخار علیل تہے مگر اخیر مرض
جو باعث وفات ہوا احتراق شانہ تہا ؛

اونکی حق پسندی وصلاح پذیری وصفائی باطن ومروت سے کل خلایق کو
اون سے بہت محبت تہی اسوجہہ سے اونکے انتقال کا سبکو اسقدر غم ہوا
ہے کہ مہاراج رانا صاحب سابق کے انتقال پر کسیکو نہوا تہا ؛

سرکار انگریزی سے اونکی ہمیشہ بہت موافقت رہی وے اسبات کے بہت نازان
تہے کہ یہہ ریاست سرکار انگریزی کی ہی عنایت سے بنی ہے اور جب
موقع ہوا اپنے اس احسانمند اعتقاد کے ثبوت پہونچانے مین کمی نہ کی
اکثر حکام انگریزی سے اونکی کمال دوستی تہی اور کل صاحبان انگریز
جو علاقہ ریاست مین تلاش شکار ہر سال بکثرت جاتے تہے اون کو
مہمان نوازی وعنایات کے شکر گذار ہین ؛

۱۸۷۲ء مین اونہون نے حسب منظوری گورنمنٹ برون واقع گجرات
کے خاندان مین سے کہ خود بہی اوسی مین سے تہے ایک صاحبزادہ کو گود
لیا تہا مگر اونکی رانیون مین سے رانی سوانکی جی نے اپنا حاملہ ہونا ظاہر
کیا چونکہ خلف صلبی پیدا ہونے پر پسر متبنی کا حق وراثت زایل ہو جاتا ہے

کہ اس حمل کے نتیجہ کا انتظار کیا جاوے اجراے کاروبار انتظام کیواسطے
محکمہ پنچایت جسمین وزیر اور ادل سردار اور رئیس مرحوم کے معتمد مشیرون
مین سے تین شخص داخل تھے مقرر ہوا اور اوسکی امداد و نگرانی کے
واسطے دسمبر تک صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اپنا قیام پاٹن مین رکھا
عملہ ایجنسی کو غیر معمولی کام کے اضافہ سے عدم فرصتی رہی دسمبر مین علاقہ
جو محلہ کا دورہ کیا جمع معینہ مین حال مین متواتر اضافہ ہونے کی بہت شکایت
سنی اور یہہ بہی استغاثہ ہوا کہ حکام پرگنات ایصال جمع مین سختی بہت
کرتے ہین چنانچہ سختی حکام پرگنات رفع کرنے مین جو تدبیر ممکن تہی عمل مین
آئی رانی صاحبہ کے حاملہ ہونے مین شک واقع ہوکر خبرداری کامل کی گئی
کہ زیب وچالاکی عمل مین نہ آسکے رانی صاحبہ اور اونکے ہمراہیون کی حجت
وتکرار سے چندمرتبہ مشکل پیش آئی اسکے سوا رسبطرح امن وامان رہا
فروری ۱۸۷۵ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل پاٹن مین تشریف لائے اور
مارچ مین کپتان ایبٹ صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ ریاست مقرر ہوئے
کہ انتظام ریاست اونکے اہتمام سے ہونے لگا اور بڑے معاملات محکمہ
ایجنسی راجپوتانہ مین پیش ہونے لگے مگر اجراے کاروبار محکمہ پنچایت کی معرفت ہوتا ہے
کہ اطلاع حالات واظہار راے مین قایمقام ریاست متصور ہے اہلکاران
پرگنات اور فوجداری و دیوانی واپیل کی عدالتین اونہین اختیارات
سے کام کرتے ہین جو اونکو پیشتر سے حاصل ہین مگر محکمہ مال نہونے کے
سبب سے اوس شعبہ کا کام صاحب پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ کرتے ہین بجز

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

شعبۂ تعمیرات کے جسکے متفرق مصارف مختلف شعبہ جات سے علیحدہ
کرکے ایک محکمہ بہ اہتمام مسٹر ہیوس صاحب سول انجنیر مقرر ہوا ہے ریاست
کے کل دیگر شعبہ جات قدیم وضع پر رکھے گئے ہین اور تعمیرات مین مرمت
ہاڑ وتی کے حصہ جھالا واڑ کا کام اور چند شہر کی تعمیرین شروع ہوئی
ہین کپتان ابٹ صاحب نے ریاست کی آمدنی و خرچ کی مفصل کیفیت
دریافت کرنے پر بہت توجہ کی ہے اور اسمین کسیقدر حسابون کے بیقاعدہ
اور ابتر ہونے سے اور کسیقدر اہلکاران ریاست کے اخفائے صحیح
حالات سے بہت مشکلات واقع ہوئین مگر بڑی محنت و کوشش سے کام جا
تحقیق کرکے رپورٹ مفصل بہ استدعا صدور حکم گورنمنٹ ارسال کی
محکمہ مال نہونے سے بڑی خرابی تہی کہ حسب منظوری گورنمنٹ مقرر ہوکے
اوسکا اہتمام پنڈت رام چرن صاحب خلف پنڈت روپ نارائن صاحب
راے بہادر و پنچسردار راج الور کو مفوض ہوا پنڈت رام چرن صاحب
بہت لیاقت و ہوشیاری و خوش رویہ اور مثل اپنے والد بزرگوار کے
دیانت دار ہین ٭

مہاراج رانا صاحب مرحوم کے صاحبزادہ متبنی نجت سنگھ صاحب بعمر بارہ
سال اگرچہ اس عمر کی رُو سے ضعیف الجسم مگر ہوشیار و چست و چالاک
ہین اکتوبر ۱۸۷۵ء مین نواب وایسراے و گورنر جنرل صاحب کی ملاقات کے
واسطے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کے ساتھہ نیمچ کو تشریف لیگئے اس سفر مین
خوش رہے اور اکثر منزلین گھوڑے کی سواری سے طے کین مارچ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سے اجمیر کے مو کالج مین داخل ہوے کہ وہان تحصیل علم کرتے ہین اخیر اپریل مین رانی صاحبہ کے حمل اور مسند نشینی ریاست کا معاملہ طے ہوا چونکہ انتظام ایجنسی کے بعد کپتان ایبٹ صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ کی صرف ایک رپورٹ بابت ۱۸۷۶ء کے شایع ہوئی ہے اسواسطے اوسکا خلاصہ ذیل مین لکھا جاتا ہے ؛

خلاصہ رپورٹ کپتان ایبٹ صاحب

بتاریخ ۲۲ جون ۱۸۷۶ء مہاراج رانا ظالم سنگھ صاحب (جنکا نام قبل مسند نشینی بخت سنگھ تہا) مسند نشین ہوے اور ایک مہینے قیام کرکے تحصیل علم کیواسطے مو کالج کو واپس گئے جلسہ اعلان قیصری دہلی مین جو رئیس جمع ہوئے اونمین مہاراج رانا صاحب بہی تہے کالج کی بود و باش اور اپنی نوشت و خواند و مصروفیت سے مہاراج رانا صاحب بہت خوش ہین ؛

فروری ۱۸۷۷ء مین میجر والٹر صاحب قایمقام ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے اس ریاست کا دورہ کیا شہر جہالرا پاٹن کی سیر کی اور اہلکاران ریاست اونکی خدمت مین پیش کیے گئے تہوڑے دنون پیشتر ریاست کے انتظام مجوزہ اور مقروضی اور سبیل ادائے قرضہ کی مفصل رپورٹ ارسال ہوئی تخمینہ جمع و خرچ سال حال و سال آیندہ معطوفہ رپورٹ ہذا سے واضح ہوگا کہ ان دو برسون مین سات لاکھ روپیہ قرضہ مین ادا کیا جائیگا

رپورٹ مذکورہ صدر مین ریاست کے کل شش جات واہالیان عملہ کا
مفصل حال درج ہوا ہے اب اونکی صرف کارروائی سال حال کی
کیفیت لکھی جاتی ہے ؛

محکمہ جات ریاست سے کل کاغذات کے بہ تعارف پنچسرداران راج
آنے جانے کی تجویز اسلوبی انتظام کیواسطے کارآمد ثابت نہوئی کیونکہ
سب سردار ایک وقت مین جمع نہین ہوتے اور ہر ایک کو کسی کاغذ کا
اپنی اطلاع وراے کے بغیر گذرنا گوارا نہین ہے کہ اس سبب سے کام
مین بہت ہرج وتوقف ہوتا تہا ؛

اسواسطے یہہ تجویز کی ہے کہ ہفتہ مین دو مرتبہ صاحب سپرنٹنڈنٹ کے
دفتر مین پنچایت کا اجلاس ہوا کرے اور اوسمین کل کاغذات جنمین
پنچسردارون کی اطلاع واظہار راے کی ضرورت ہو پیش ہوا کرین
اس بندوبست سے اونکو کام کرنے کی عادت ہوگئی کہ اس عادت
کے بغیر اور بعض کی ناتجربہ کاری سے اس محکمہ کی کارروائی مین بہت
خلل واقع ہوا ہے - اس سال مین ایک سردار نے استعفا دیا اور
بجاے اوسکے ایک قدیم اہلکار مقرر ہوا ؛

حکیم سعادت احمد لیق وقدیم اہلکار حاکم عدالت دیوانی منجملہ تین حکام
محکمہ اپیل کے بجاے ایک کے جنہنے اس عہدہ سے مستعفی ہوکے پنچایت
مین رہنا پسند کیا مقرر ہوا ہے اور ایک قدیم اہلکار ریاست بجاے
اوسکے حاکم عدالت دیوانی مقرر ہوا ہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فوجدار سابق جسکے زمانہ مین چند ماہ عدالت فوجداری کا کام خراب تہا
اور جسکی سازش ایک دایم الحبس قیدی کے جیلخانہ سے مفرور ہونے مین
ثابت ہوئی معطل ہے اور رسالدار حسن علیخان قدیم اہلکار کہ رئیس مرحوم
کے زمانہ مین بہی اس کام پر تہا بطور قایمقام فوجدار مقرر ہوا ہے
اور لالہ سکہرام جدید اہلکار کہ ضابطہ و قواعد فوجداری سے کسیقدر
واقف ہے اوسکے شامل کیا گیا ہے ٭

جس زمانہ مین صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ علاوہ اپنے کام کے انتظام
کوٹہ کی بہی نگرانی کرتے تہے وہان اونکے پاس اطلاع پہونچی کہ تین
قیدی جیلخانہ سے بہاگ گئے ہین تحقیقات سے دریافت ہوا کہ چند
روز پیشتر ایک دایم الحبس قیدی جسکا مرنا مشہور ہوا تہا واقع مین رہا
کیا گیا ہے اس سے داروغہ محبس پر اشتباہ پیدا ہوا کہ اوسکا
مقدمہ زیر تجویز ہے اور ایک قدیم اہلکار بجاے اوسکے کام کرتا ہے
اور مفرور قیدی بہی گرفتار ہو گیا ہے محبس مین ۱۳۵ مرد اور
۲۸ عورتین قید ہین کہ سڑک و سرکاری باغون مین بیرونی مشقت
کرتے ہین اور کارخانہ مین دری و غالیچہ و دوسوتی پارچہ و نواڑ
و شلیتون کیواسطے ٹاٹ پٹی اور کاغذ بناتے ہین جیلخانہ مین اسپتال
کے مکان کی بہت ضرورت ہے کہ اوسکا خرچ تخمینہ مصارف سال آیندہ
مین شامل کیا گیا ہے ٭

انتظام پولیس ابتک خاطر خواہ نہین ہے مگر اوسمین بہ تدریج اصلاح

ہوتی جاتی ہے تاہم باوصف کوتاہیون کے عملہ پولیس نے اپنی خدمتون کو اچھی طرح انجام دیا ہے اس وسعت کی ریاست کیواسطے یہہ عملہ بہت ہے مگر علاقہ ریاست ایسا متفرق اور بد وضع ہے اور جزو اعظم رقبہ ریاست پر پہاڑ و جنگل واقع ہونے سے قاتلون کو بہ آسانی پناہ ملتی ہے اس سبب سے کام بھی بکثرت رہتا ہے اس سال مین ۱۲۵۸ مجرم گرفتار ہوکے اونمین سے ۱۰۸۴ سزایاب ہوئے زمانہ سابق یا حال کا کوئی کاغذ نہین ہے جسکے مقابلہ سے کمی یا بیشی ارتکاب جرایم کا حال معلوم ہو مگر عموماً سبکی یہہ راے ہے کہ اب وقوع جرم کم ہوتا ہے زیادہ تر مقدمات سرقت مویشی اور خفیف چوریون کے ہین ٭

محکمہ مال مین کام بہت کثرت سے رہا کمزور و ناکردہ کار اور غیر معتمد عملہ کی معرفت مالگذاری کے اسامی وار تحصیل ہونے سے ڈپٹی کلکٹر اور اونکے عملہ کو بالکل عدم فرصتی رہی ہے دیگر شتہ جات سے جو لوگ تخفیف مین آئے ہین اونکو اس شعبہ کے عملہ مفصلات مین شامل کرکے مدد و تقویت دیجاتی ہے کہ اس ذریعہ سے بہ تدریج یہہ شعبہ بحسب ضرورت قوی اور لایق انصرام کار ہوجاویگا ٭

پنڈت رام چرن صاحب نے عملہ جہات تحصیل کی بد دیانتی و بیضابطگی کے انسداد مین بڑی محنت و تندہی کی ہے اور اونکی شبانہ روز مصروفیت کار متعلقہ سے عمدہ نتایج پیدا ہوئے ہین کہ سال حال کی مالگذاری مین بہت کم باقی رہیگی سال گذشتہ کی بقایا بہ تعداد کثیر وصول ہوجاوے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور زمینداروں کو بھی اونکی خوش انتظامی کا اسقدر اعتبار ہوگیا ہے
کہ امسال صرف دو گانو کے زمیندار اپنی پیداوار زراعت کو لیکر مفرور
ہوئے حالانکہ سالگذشتہ مین بکثرت مفرور ہوئے تھے ؛
دارالریاست سے جملہ تحصیلات کو بہ تعین چوکیات ہرکارہ ہاڈاک مقرر
کی گئی ہین کہ اوسمین ہر روزہ کاغذات آتے جاتے ہین ؛
آمدنی سایر کا ٹھیکہ مقرر ہے اوسکی نسبت کوئی امر لکھنے کے لایق نہین
ہے ؛
ریاست کے کارخانجات خود کاشت مین یقین ہے بمقابلہ سالگذشتہ
کے بقدر ایک ثلث زیادہ آمدنی ہوگی ؛
بنڈت رگھناتھ راؤ مہتمم بنی وروندہ نے اپنے سررشتہ کی آمدنی مین
بہت اضافہ کیا ہے اور اوسکا انتظام تعریف کے لایق ہے ؛
مہتمم باغات کی بددیانتی ثابت ہوئی اسوجہہ سے بجاے اوسکے ایک اور
شخص کہ اوس سے بہتر کارگذاری کی امید ہے مقرر ہوا ہے ؛
لالہ بہاری لال قایمقام سررفتر ہندی اور لالہ رامدیو سررفتر فارسی نے
استقلال و محنت شبانہ روزی سے دو سال مین حسابون کی مشکلات
کو حل کیا ہے کہ اوسکا حال انتظام مجوزہ کی رپورٹ مین مفصل درج
ہوچکا ہے دونون دفترون مین کام بکثرت ہے مگر افسرون نے اوسکو
بہت عمدگی سے انجام دیا ؛
علاوہ باقیات مالگذاری کے دیگر بقایا راج وصول کرنے کیواسطے ایک

علیحدہ عملہ مقرر ہوا ہے اور زر کثیر وصول ہو جانے سے اس تقرر کی [illegible]
پیدا ہے ؛

خزانہ صدر مین پیشتر کبہی پچاس ہزار سے زیادہ روپیہ نرہا تہا اسواسطے
پیشتر کی نسبت اس سال مین خزانہ کا کام بہت رہا ہے مفصلات کے خزانہ
کا کام اچہا ہے کہ خزانہ صدر مین روپیہ پہونچنے سے بخوبی ثابت ہے
سالگذشتہ مین کوٹہیار کا خرچ بہ تعداد یک لکہہ [illegible] ساصلعہ تہا
اور اس سال مین [illegible] سمالعہ رہوگا چودہ ہزار روپیہ کی کمی قیمت
اجناس مین ہوئی ہے باقیماندہ چہتیس ہزار روپیہ کی کفایت لالہ سکہ
نیچ والہ منتظم کوٹہیار کی خوش انتظامی سے ہوگی بخشی خانہ یعنی محکمہ
تقسیم تنخواہ فوج وسہ بندی مین ایسی اصلاح دی گئی ہے کہ اوس
ذریعہ سے سپاہ وضعات خفیفہ کی رنج وتکلیف سے محفوظ رہیگی ؛
اس محکمہ سے متعلق ایک ساہوکاری کوٹہی تہی کہ اوسمین سے افسرون
سپاہیون کو قرض ملتا تہا اور زیادہ تنخواہ والون سے کم اور کم تنخواہ
والون سے زیادہ سود لیا جاتا تہا اب یہہ کوٹہی موقوف ہوگئی ہے
سپاہ کی تنخواہ جو سابقاً چار چہہ مہینے بعد ملتی تہی دو ماہہ پر تقسیم
ہے ؛

سررشتہ تعمیرات مین مسٹر ہیوس صاحب کے ماتحتون نے اچہی طرح کا
نہین کیا اس سبب سے اوسکے فواید اچہی طرح ظہور پذیر نہوسکے اور
تعمیرات مین مقدار واجب سے زیادہ روپیہ خرچ ہوا مگر یقین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سال گذشتہ کے تجربہ اور ترقی عملہ شرتہ سے مسٹر ہیوس صاحب کو
سال آیندہ مین مقدار مصارف مین تخفیف کرنے کی قابلیت حاصل ہوگی
مگر اسمین شک نہین کہ انتظام سابقہ کی نسبت اس سال کا انتظام بہی بہت
بہتر ہے ٭

کل خرچ مین سے صرف نصف کے قریب بالکل جدید کامون مین جنمین
سے مقدم سڑک کوٹہ مکانات دفتر وار دلی و شاگرد پیشہ متعلق مکان
اکونت صاحب سپرنٹنڈنٹ و دفتر محکمہ مال و سڑک ہاے اندرون و
گرد نواح چہاونی و دفتر و گودام شرتہ تعمیرات ہین صرف ہوا ہے -
اور باقیماندہ روپیہ مکانات و سڑکہاے و بندات وغیرہ موجودہ کی
مرمت و اضافہ و تبدیل ہیئت مین خرچ ہوا ہے کہ اونمین سے مقدم اضافہ
و تبدیل ہیئت مکان مسکن صاحب سپرنٹنڈنٹ و مکان سکونت صاحب
کنیر و مرمت و تبدیل ہیئت محل و مرمت تین بندات قریب چہاونی و
سڑک پاٹن و مرمت متفرقات ہین ٭

تخمنہ سال آیندہ مین سڑک کوٹہ کیواسطے مبلغ تیس ہزار روپیہ اور واسطے
مرمت دو عمدہ بندات کے کہ آغاز اوس سڑک کا ہے جو علاقہ چوکہ مین
سڑک کے بطور شاخ سرکاری سڑک ریل اندور و پنیج کی تیار ہوگی مبلغ
دس ہزار روپیہ اور جیلخانہ کے اسپتال و مکان دیرہ سپاہیان و
مطبل کے دس ہزار روپیہ درج ہوئے ہین اور باقیماندہ خرچ عملہ
مرمت و تعمیرات خفیف مین خرچ ہوگا ٭

سڑک کوٹہ کے اول آٹھ میل پر کام شروع ہوگیا ہے اور کوہ جرینہ کا راستہ
کہ بدترین حصہ ہے اسمین داخل ہے مٹی کا کام زیادہ تر تیار ہوگیا ہے
اور باقیماندہ قبل برسات تیار ہوجاوے گا چھ میل کے واسطے کنکر جمع
ہوگیا ہے اور ایک میل سے زیادہ پر کٹ گیا ہے ؛

مدرسہ چھاونی کے ۱۲ طالب علمون مین سے ۷ - انگریزی پڑھتے ہین
۴۵ - اردو و فارسی پڑھتے ہین اور باقیماندہ ہندی پاٹن کے مدرسہ
مین طالبعلم زیادہ ہین مگر حاضری و درس کا انتظام اچھا نہین ہے
انسپیکٹر مدارس کے تقرر کی بہت ضرورت ہے چھاونی کیواسطے نیو
جدید مقرر ہوا ہے اور وہی جیلخانہ مین معالجہ کا کام کرتا ہے اکثر باشند
شہر کی درخواست سے جھالراپاٹن اور چھاونی مین میونیسپل کمیٹی کے
تقرر کا آغاز ہوا ہے بازار اور بڑے کوچون کی صفائی سے اس کمیٹی
کی موجودگی ثابت ہے کہ خبرداری اور تدریج سے اصلاحین جاری کی
ہے ؛

اہالیان علاقہ صاحب سپرنٹنڈنٹ نے کام اچھی طرح کیا ہے خصوص منشی گو
میر منشی سابق اپنے کام کو بدیانت و محنت انجام دینے مین نام چھوڑ گیا ہے
کے بعد بخار بشدت ہونے سے ایسا ضعیف ہوگیا کہ مجبور عہدہ سے مستعفی ہونا
ممبران کمیٹی قرضہ راج کشن داس دہا بھائی بخشورام جمعدار بخشورام
سعادت احمد و پنڈت رام چرن نے قرضخواہون کے دعوی کی کماحقہ
کی اور چند ماہ تک محنت کرتے رہے ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ تخمینہ آمدنی راج جہالاواڑ

مد آمدنی	سمت ۱۹۳۳	سمت ۱۹۳۴
بقایاے سالگذشتہ	[illegible] لکھہ [illegible] ۷ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۴ر ۸ر
بقایاے دیہات جو وصول ہوئی	یک لکھہ [illegible] ۸ر	۰
آمدنی پرگنات	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۸ر
سایر	یک لکھہ [illegible] ۱۱ر ۲ر	یک لکھہ [illegible] سمار
متفرقات	یک لکھہ [illegible] ۱۲ر ۹ر	یک لکھہ [illegible] اعالہ [illegible]
میزان	[illegible] لکھہ [illegible] ۶ر	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۲ر ۹ر

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ تخمینہ مصارف راج جہالاواڑ

مد مصارف	سمت ۱۹۳۳	سمت ۱۹۳۴
بقایاے تنخواہ وغیرہ	یک لکھہ [illegible] ۳/۶	۰
خراج سرکار انگریزی	[illegible]	[illegible]
محل	[illegible] ۳/۵	[illegible]
خرچ دربار	[illegible] ۹/۳	[illegible]
محکمہ جات و شرتہ جات	یک لکھہ [illegible] ۹/۴	یک لکھہ [illegible]
عملہ جات	[illegible] ۹/۵	[illegible]
فوج بمع سربندی	[illegible]	[illegible]
خیرات و مذہبی	[illegible]	[illegible]
تہوار خرچ	[illegible] ۳/۹	[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مد مصارف	سمت ۱۹۳۳	سمت ۱۹۳۴
عملہ پرگنات وغیرہ	یک لکھہ [illegible] لما [illegible]	یک لکھہ [illegible]
رسم برسی	[illegible]	۰
باغات	[illegible] اعا [illegible]	[illegible] اعار
کارخانہ جات خود کاشت راج	[illegible] ۱۴ر	[illegible]
وکلار	[illegible]	[illegible]
سررشتہ تعمیرات	[illegible] سما [illegible] ۱۱ر۹	یک لکھہ
دربار دہلی و دیگر مصارف سفر	[illegible] عا [illegible] ۱ر۶	۰
رسد مہمانان	[illegible] ۴ر۹	[illegible]
بٹہ	ماعقا ۱۳ر۹	[illegible]
انعام و بخشش شادی و غمی	[illegible] لما [illegible] ۲ر۳	[illegible]

مد مصارف	سمت ۱۹۳۳	سمت ۱۹۳۴
متفرقات	[illegible] ۸ر۹ [illegible]	یک لکھہ [illegible] ۸ر
تقاوی	[illegible] ۹ر۳ [illegible]	۰
بٹہ مبلغان مروج چو محلہ	[illegible] ۱۱ر۴ [illegible]	[illegible]
دار الضرب	[illegible]	[illegible]
سود قرضہ	[illegible]	[illegible]
اداے قرضہ	[illegible] لکھہ	[illegible] لکھہ
بقایاء موجودہ خزانہ	[illegible] لکھہ [illegible] ۴ر۸ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۴ر۸ [illegible]
میزان	[illegible] لکھہ [illegible] ۶ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible] ۱۲ر۸ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چوتہی فصل

ٹونک

ریاست ٹونک مین چہہ متفرق پرگنات ٹونک[1] ورام پورہ[2] و نیماہیڑہ[3] و سرونج[4] و چپرہ[5] و پیراوہ[6] واقع راجپوتانہ و وسط ہند داخل ہین اس سبب سے اوسکے موقع والحاق حدود کی کیفیت مثل دیگر ریاستون کے تحریر مین نہین آسکتی ؛

ٹونک ورام پورہ کہ باہم ملحق السرحد مگر بیس میل کے فاصلہ پر ہین راج جے پور کے اندر شہر جے پور سے جنوب مین بجانب بوندی واقع ہین نیماہیڑہ جنوب مغرب مین ۱۴۰ میل ہے اور سرونج جنوب مشرق مین ۱۶۰ میل ہے نیماہیڑہ کے گرد علاقہ میواڑ و جاود و نیمچ ہے سرونج کے گرد ممالک مہاراجہ صاحب سیندہیہ واقع مشرقی مالوہ و بہوپال و بیٹوہ ندی و ضلع ساگر ہین نیماہیڑہ اور سرونج کے درمیان دونون سے اسّی میل کے فاصلہ پر پیراوہ ہے اوسکے اطراف مین علاقہ جات مہاراجہ صاحبان سیندہیہ و ہلکر و راج جہالاواڑ ہین اور چپرہ ٹونک و سرونج کے درمیان واقع ہے اور جہالاواڑ کو راج گوالیار کے ماتحت کہیچی ریاستون سے علیحدہ کرتا ہے ؛

ہر پرگنہ کی کیفیت علیحدہ ہے مگر سب سیراب ہین اور پانی بہت اچہا ہے اس ریاست مین بناس و پاربتی دو ندیان ہین بناس

टोंक
रामपुरा
आहेडा
सिरोंज
चपरा
पेरावा
भोपाल
बेटवा
सागर
बनास
पार्वती

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ٹونک کے قریب ریتہ کی زمین مین بہتی ہے موسم گرما و سرما مین اوسمین
پنڈلیون تک پانی رہتا ہے مگر بارش مین بزور نصف میل کے عرض
سے بہتی ہے باربتی پرگنہ چیرہ کی مشرقی سرحد ہے یہہ بہت خوشنما ندی
ہے کسی مقام پر چند دہارون مین منقسم ہوگئی ہے اور بعض مقام پر
بہت عمیق اور بند پانی کی ایک دہار ہوگئی ہے اکثر مقامات پر اوسمین
سرسبز و پُر درخت جزایر ہین ؛

نقشہ تعداد دیہات و رقبہ و آبادی و جمع علاقہ ریاست ٹونک

نام پرگنہ	تعداد دیہات	رقبہ بحساب مربع میل	آبادی سنہ ۱۸۶۲	جمع تخمیناً
ٹونک	۲۴۸	۴۳۹	۱۱۲۶۳۴	۵ لکھہ
رام پورہ	۶۲	۲۰۰	۱۷۶۳۱	۱ لکھہ
چیرہ	۱۷۰	۳۰۱	۳۵۴۷۴	۱ لکھہ
نیماہیڑہ	۲۱۰	۳۲۳	۴۵۹۷۹	۱ لکھہ ۵۰ ہزار
پیراوہ	۱۲۱	۲۴۸	۳۴۳۰۰	۱ لکھہ
سدونج	۲۳۲	۸۱۹	۷۴۴۰۱	۵ لکھہ
میزان	۱۱۴۳	۲۳۳۰	۳۲۰۴۱۹	۳ لکھہ ۵۰ ہزار

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مردم شماری نواب وزیر الدولہ صاحب نے ۱۸۶۲ء مین عالمون کی معرفت
کرائی تہی اگرچہ بہت صحیح نہین ہے مگر تخمیناً تعداد قریب بصحت معلوم ہوتی ہے
اوسوقت سے بجز سرونج کے کسی پرگنہ کی آبادی مین ظاہر اکمی وبیشی
نہین ہوئی ہے مگر سرونج مین کئی سال کے قحط اور ریاست کے ظلم وتشدد
سے ۱۲۹۰۹ باشندون کی آبادی کم ہوگئی اکثر باشندگان سرونج علاقہ
بھوپال مین جہان بیگم صاحبہ کی عاقلانہ حکومت سے رعایا کے ساتھہ رعایت
ہوتی ہی چلی گئی ہین شہر سرونج تو مدت سے تنزل پر ہے کہ کسی زمانہ مین
اوسمین تُرکی حمام جاری تہا اور پچاس ہزار گھر بتلاتے ہین سو یہہ تو شاید
مبالغہ ہو مگر پچاس ہزار باشندون کی آبادی ضرور تہی پیشتر اس شہر
مین کارخانجات صنعت بہت تہے اور بڑی تجارت ہوتی تہی مگر اب اوسکا
بڑا حصہ عظیم ویران ہے اور ہزارہا خالی مکانات اور کہنڈرات اوسکے
سابقہ عظمت کی شہادت دیتے ہین سابق مین سرونج مین فوج شاہی
رہتی تہی اور شاہنشاہ بہی خود آتے تہے ہزارہا روپیہ خرچ ہوتا تہا
اور ترب وجوار کا غلہ آنے سے بہت رونق رہتی تہی اب بخلاف اوس کے
فوج سنگین مقرر ہوکے کل روپیہ ہر سال ٹونک کو جاتا ہے نوکری وپیشہ جات
بند ہوگئے اجناس مصرف گران ہوگئی اسواسطے باشندے وطن چہوڑ
کر ساگر وبھوپال کو چلے گئے ؛

بعد تنہائی ۱۲۹۰۹ باشندگان سرونج کی ریاست مین کل آبادی بتعداد
۲۰۰۰ باشندون کی ہے ؛

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

پرگنات ٹونک و رامپورہ

پرگنات ٹونک و رام پورہ کی زمین ہموار ہے بعض مقامات پر چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین شہر ٹونک بہی ایک پست پہاڑی کے نیچے عجب انداز سے واقع ہے رام پورہ کی مشرقی سرحد ایک بڑے سر درخت پہاڑ کا پانی ڈہالتی ہے کہ گردنواح کے ملک سے ہزار فیٹ بلند ہے اور بوندی سے دریای چمبل کے متوازی واقع ہے دونون پرگنون کی زمین زرخیز مگر کسیقدر نرم ہے بعض مقام پر ریتہ ہے اور بعض پر چکنی سیاہ مٹی ہے پانی زیادہ تر سطح زمین سے قریب اور خوش ذایقہ ہے شور پانی بہی بہت ہے اور اکثر مقامات پر شیرین پانی کے قریب ملتا ہے مثلاً ٹونک مین کان سنگ سے ایک طرف شیرین پانی ہے اور دوسری طرف ایسا شور ہے کہ زبان پر نہین رکہہ سکتے ٭

ٹونک شہر ٹونک عرض بلد شمالی ۲۶ درجہ ۱۰ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۵ درجہ ۵۶ دقیقہ پر لب سڑک دہلی و مئو دہلی سے ۲۱۸ میل جنوب مغرب مین اور مئو سے ۲۸۹ میل شمال مین بناس ندی کے کنارہ راست پر ہے یہان یہہ ندی علی العموم دو فیٹ پانی کے عمق سے پایاب رہتی ہے شہر کے گرد فصیل ہے اور اوسمین خام قلعہ ہے ٭

ایک تاریخ مین لکہا ہے کہ خواجہ رام سنگہ مرسلہ کہین بادراجہ دہلی نے ۱۳ ماگہہ سمت ۱۰۰۳ اگانو آباد کرکے اوسکا نام ٹونکڑہ رکہا تہا کہ یہہ آبادی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوٹ کے نام سے مشہور ہے بعدازان ماہ سدی ۵ سمت ۱۳۳۴ کو علاؤالدین
خلجی نے مادہوپور وچیتوڑ فتح کئے تب اس گانو کی دوبارہ آبادی ہوئی ہے
سنہ ۱۸۰۶ مین ٹونک نواب امیر خان صاحب کے قبضہ مین آیا اونہون نے
شہر سے ایک میل جنوب مین اپنی بود وباش اور ریاست کے کارخانجات
ودفترون کے واسطے عمدہ وعالیشان مکانات تعمیر کرائے ہے

رام پورہ قصبہ رام پورہ عرض بلد شمالی ۲۵ درجہ ۵۸ دقیقہ طول
بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۱۴ دقیقہ پرجے پور سے ۷۰ میل جنوب مشرق مین آگرہ
سے ۱۴۵ میل مغرب مین واقع ہے اس قصبہ کے گرد بہت مضبوط شہرپناہ
ہے کہ بعض مقامات پر اوسکا عرض ۴۰ فیٹ ہے اور جہان کم سے کم ہے وہان
بھی بیس فیٹ ہے بتاریخ ۱۵ مئی سنہ ۱۸۱۷ انگریزی فوج محکوم کرنل ڈون صاحب
نے حملہ کرکے اس قصبہ کو فتح کیا تہا فوج حملہ آور مع ایک بارہ پونڈ کی توپ
کے بزور بڑہی ہوئی چلی گئی اور اوسکے ذریعہ سے تینون دروازے
وقلعہ کے راستہ مین ایک بعد دوسرے کے آتے ہین کہل گئے دشمن کی ایک
ہزار جمعیت مین سے چالیس پچاس آدمی مارےگئے اور بہ تعداد کثیر مجروح
ہوئے اور چارسو آدمیون کو عند الفرار ایک میدان مین انگریزی فوج
نے تعاقب کرکے گرفتار کیا اور مابعدازان عہدنامہ سنہ ۱۸۰۵ کے بموجب
سرکار انگریزی نے رام پورہ مہاراجہ ہلکر کو واپس دیدیا اور سنہ ۱۸۱۸ مین
بعد جنگ مہدپور کے ذریعہ سے ممالک مہاراجہ ہلکر سرکار انگریزی کے قبضہ
مین آئے بشمول دیگر پرگنات عطیہ سالگذشتہ نواب امیر خانصاحب کو عطا کئے

نیماہیڑہ

نیماہیڑہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۴ درجہ ۳ ۴۲ دقیقہ
پر اور راج میواڑ کے مغربی کنارہ پر مگر اوس علاقہ کے اندر علاقہ
جاورہ نیمچ سے ملحق نیمچ نصیرآباد کی سڑک پر نیمچ سے ۱۶ میل شمال مغرب مین
اور نصیرآباد سے ۱۲۷ میل جنوب مین واقع ہے اوسکے گرد فصیل و برجین
ہین اور قصبہ مین ایک مسجد اور چند مندر اور کچہری عدالت کا عمدہ مکان
ہین اور ایک خوشنما باوڑی ہے کہ بہت فراخ و مضبوط زینہ سے اوسمین
اوترتے ہین اور قریب نصف عمق پر عمدہ محرابون کے دالان ہین
اگرچہ جب سے ریاست قایم ہوئی ہے پرگنہ نیماہیڑہ ٹونک کے شامل رہا ہے
مگر مدت تک اوسکا انتظام مال و عدالت باہتمام سرکار اونرابیل ایسٹ
انڈیا کمپنی ہوا تہا اسکا سبب یہہ ہے کہ ایک دفعہ یہان کے بدمعاشون نے
رعایا سرکار انگریزی ساکن نیمچ پر حملہ کرکے لوٹ لیا اور اونمین سے چند
اشخاص کو مار ڈالا صاحب انگریز حاکم ضلع نیمچ نے نواب امیر خان صاحب
کو مدعیون کی حقرسی کیواسطے لکہا تو اونہون نے جواب دیا کہ اس دور
دراز ملک مین اپنی حکومت قایم رکہنے اور مفسدون کو سزا دینے کے
واسطے ہمارے پاس فوج کافی نہین ہے اسواسطے ہم چاہتے ہین کہ سرکار
انگریزی اس پرگنہ کا ٹہیکہ لیکے ہمکو جمع مناسب دیا کرے اور حسب خواہش
اپنے ملک کا انتظام کرے کہ یہہ درخواست منظور ہوئی ٹوڈ صاحب نے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس قصبہ کو دیکھہ کے لکھا ہے کہ یہان شہر کے گرد عمدہ سنگین فصیل ہے اور قصبہ بہت بڑا ہے اور مالوہ ہندوستان کی سڑک اعظم پر واقع ہونے سے تجارت بکثرت ہوتی ہے علاقہ نیماہیڑہ کی زمین سیاہ اور چکنی ہے افیون بکثرت کاشت ہوتی ہے اکثر مقامات پر زمین دوز پہاڑ ہین۔ اعلے درجہ کی زمین پر فی ایکر تیس روپیہ سے زیادہ جمع سرکاری لیجاتی ہے

پیراوہ

پرگنہ پیراوہ کی زمین و پیداوار و مطالبہ سرکاری کی کیفیت نیماہیڑہ کے حال سے بہت مشابہ ہے قصبہ پیراوہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۹ دقیقہ طول بلد شرقی ۷۶ درجہ ۴ دقیقہ پر لب سڑک اوجین و کوٹہ اوجین سے ۶۹ میل شمال مین کوٹہ سے ۲۷ میل جنوب مین واقع ہے ٭

سرونج

پرگنہ سرونج واقع مالوہ کی زمین سب سے بہتر ہے اور اوسکا رقبہ دیگر پرگنات سے زیادہ ہے اسواسطے وہ ریاست مین بہترین محال سمجھا جاتا ہے اس پرگنہ مین چھوٹی چھوٹی ندیان دوازدہ ماہ جاری رہتی ہین اور کثرت زراعت و سرو درختی انبہ و مہوہ و املی و بڑ و پیپل وغیرہ سے زمین بہت خوشنما معلوم ہوتی ہے جنوب و مغرب کی سرحد پر پہاڑی زمین اور بن ہے آبنوس وغیرہ عمدہ قسم کی لکڑی ہوتی ہے اس پرگنہ کی بلندی سطح سمندر سے

علی العموم ۱۵۰۰ فیٹ ہی اور بعض مقامات ۱۸۰۰ فیٹ بلند ہین بارش
کثرت سے ہوتی ہے خشکی سے کبھی قحط نہین ہوتا غرقی سے اکثر ہوتا ہے
شہر سرونج عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۶ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۷ درجہ ۴۱
دقیقہ پر لب سڑک نصیر آباد و ساگر نصیر آباد سے ۲۷۲ میل جنوب مشرق
مین اور ساگر سے ۷۸ میل شمال مغرب مین واقع ہے اوسکا موقع بلند
سرزمین واقع شمال کے گہاٹ یعنی اوتار کے دامن پر ہے مشرق و جنوب و
مغرب مین زمین کشادہ و سیراب و مزروعہ ہے - سرونج اگرچہ اب بہی بڑا
قصبہ ہے مگر جس حالت مین ٹیورنیر صاحب نے سترہوین صدی مین دیکہا دیکھا
تہا اوس سے بہت کم ہوگیا ہے اوس زمانہ مین سوداگر و کاریگرون
سے بہرا ہوا تہا اور بیش قیمتی ململ اور چہینٹون کیواسطے سرنام تہا تجارت
بہت ہوتی تہی ٹفنہلر صاحب کے زمانہ مین شہر کے گرد فصیل تہی وہ بہی
اب نہین رہی مگر عمدہ بازار ابتک موجود ہے دو کاروان سرائے اور
چند مسجدین ہین مگر کوئی نمود کا مندر نہین ہے البتہ آبادی سے باہر
ایک بت کا بڑا سیاہ سر ہے اوسپر ہندو گہی اور تیل چڑہاتے ہین شہر
سے مغرب مین مستطیل شکل کا قلعہ ہے اوسکے ہر گوشہ پر مربع برجین ہین
اور جنوب مین عمدہ پانی کا تالاب ہے - مغرب کیطرف بلندی پر سے پانیکا چشمہ
جاری ہے اوسمین سے پینے کیواسطے شیرین پانی آتا ہے کنوؤن کا پانی
شور ہے ؛

سنہ ۱۷۹۸ مین مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر نے یہہ پرگنہ نواب امیر خان صاحب

کو دیا تہا ؛

سنہ ۱۸۰۹ مین نواب امیر خان صاحب نے ناگپور پر یورش کا ارادہ کیا تو سرکار انگریزی سے بہ افسری کرنل کلوز صاحب سرونج پر فوج کشی ہوئی سنہ ۱۸۱۷ مین سرکار نے بشمول دیگر پرگنات کے نوابصاحب کو دیدیا ؛

چپرہ

پرگنہ چپرہ کے شمالی اور متوسط حصص ہموار و زرخیز و مزروعہ ہین زمین سیاہ و چکنی ہے مگر اول درجہ کی نہین ہے جنوب مین زمین پہاڑی اور نالون سے پہٹی ہوئی ہے چپرہ کی لکڑی بکثرت ہوتی ہی اور مہاراجہ صاحب سیندہیہ کے علاقہ قریب چپرہ مین درخت تیندو جس مین آبنوس ہوتا ہے بہت ہین ؛

قصبہ چپرہ عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۷ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۶ درجہ ۵۱ دقیقہ پر اثناء راستہ نصیر آباد و ساگر نصیر آباد سے ۱۹۷ میل جنوب مشرق مین اور ساگر سے ۱۵۳ میل شمال مغرب مین واقع ہے ؛

تاریخ

نوابصاحب والی ٹونک قوم سے پٹہان ہین شاہنشاہ محمد شاہ غازی کے عہد مین نواب امیر خان صاحب کے دادا طالع خان اپنے وطن موضع چورہر علاقہ بونیر سے ہندوستان مین آئے اور علی محمد خان روہیلہ

کی فوج مین نوکر ہو کے شجاعت و دلاوری سے مشہور و نامور ہوئے۔
حیدر خان خلف طالع خان نے سمبہل علاقہ مراد آباد مین جاگیر حاصل کی
اور بجاے سپہ گری و جنگ آوری کے زیادہ تر علم و دینداری مین
فضیلت پائی ۱۱۶۶ھ مین اونکے صاحبزادہ نواب امیر خان صاحب پیدا ہوے
اس اولوالعزم و صاحب اقبال شخص کی مہمات پر بڑی تاریخین لکھی گئی
ہین اگرچہ طالع خان کو نقل وطن کیے ہوئے قریب ڈیڑھ سو برس کے
عرصہ گذرا ہے مگر ٹونک و بونیر وال کے درمیان سلسلہ یگانگت و مراسلہ
ابتک چلا جاتا ہے شاید ستانہ کے متعصب مسلمانون کو کل ہندوستان
مین ٹونک کے وہابیون سے زیادہ کوئی شریک رنج و راحت نہین پا
سکتا ہے نواب محمد علیخان صاحب مخرج اس فریق کے بڑے مجتہد ہین اور
نے اوسکی حمایت مین کتاب تصنیف کی ہے ؛

نواب امیر خان صاحب بیس برس کی عمر مین چھوٹے بھائی اور دس آدمی
کو لیکے اپنے جدید وطن سے مالوہ کو گئے اور وہان ملکی فوج مین نوکر
تھوڑے عرصہ کے بعد اونکی ترقی کی صورت پیدا ہوئی کہ بھوپال مین
چھتہ خان کے ۱۱۹۴ھ مین مرنے پر مختلف فریقون نے فوجین بھرتی کین
امیر خانصاحب مع چھ سوار اور ساٹھ پیادون کے نواب حیات محمد کے
نوکر ہو گئے ایک سال یہان رہکے راگھوگڈھ کے راجپوت رؤسا مخر
کی نوکری کرنے کیواسطے بھوپال سے چلے گئے ان رئیسون کو مہاراجہ
سندھیہ نے نکالدیا تھا اسواسطے وے غارتگری کرکے اپنے اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مراہیون کی دفع الوقتی کرلیتے تہے ؛

اس نوکری مین نواب امیر خان صاحب نے بیباکانہ دلیری ثابت کرکے
بہت شہرت حاصل کی مگر اونہین سے ایک رئیس سے نااتفاقی پیدا ہوگئی
سواسطے اس نوکری کو بہی استعیفا دیا اور بالارام انگلیہ مرہٹہ کے پاس
جسب ایما مراد محمد وزیر بہوپال انتظام ملک کرتا تہا نوکر ہوئے اور اونکو
فتح گڈہ کا قلعہ اور نواب غوث محمد کی ذات خاص کی حفاظت سپرد ہوئی
مراد محمد کے انتقال اور مرہٹون کی واپسی سے اونکا تعلق فتح گڈہ سے
چوٹ گیا چہہ مہینے تک کوشش کی کہ وزیر خان وزیر جدید کے پاس
نوکر ہوجاوین اور نوکر بہی ہوگئے مگر اوسکے نزدیک اونکا طریقہ پُر شر
وفتنہ انگیز ثابت ہوا اسواسطے اوس نے موقوف کردئے ؛

مین اسی زمانہ یعنی سنہ ۱۷۹۹ء مین مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کا نیر اقبال کامل
عروج پر تہا اسواسطے نواب امیر خان صاحب اونکے پاس گئے اونہون
نے بڑی تعظیم و تواضع سے رکہا اور بجاے تابعدار کے دوست سمجہتے رہے
اسوقت سے جب تک سنہ ۱۸۰۶ء مین مہاراجہ جسونت راؤ ہندوستان
سے معاودت فرمائی دونون شامل حال رہے مہاراجہ جسونت راؤ حاکم و
مالک تہے مگر نوابصاحب بہی بجز اونکے کسی دوسرے کے ماتحت نہ تہے
اور فوج کے اول افسر سمجہے جاتے تہے جسکو چاہتے موقوف کرتے اور
جسکو چاہتے بحال رکہتے مگر اس باختیاری کے ساتہہ ذلت بہی بہت تہی
بے زری و تہیدستی کے سبب سے بضرورت اداے تنخواہ فوج اکثر

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

غارتگری وکشت وخون کا مرتکب ہونا پڑتا تہا اور بعض اوقات اس
ذریعہ سے بہی روپیہ میسر نہ آتا تو فوج کے ہاتہہ سے سخت اذیت اوٹہاتے
اکثر ایسا ہوتا تہا کہ بہ تقاضاے تنخواہ فوج نواب امیر خان صاحب کو توپ
سے باندہ دیتی اور اسی حالت سے دیر تک دہوپ مین رکہتی الغرض
اونکی فوج اگرچہ وقت ضرورت پر جسطرف اوسکا آقا رہوتا بڑی بہادر
اور جانفشانی کرتی تہی مگر اصل مین بجاے سپاہ کے غارتگرون کی جماعت
تہی اوسکی تعداد رفتہ رفتہ اسقدر بڑہ گئی تہی کہ ۱۸۰۶ء مین ۵۰۰۰ سے
آدمی اور ۱۱ توپین تہین ؛

مہاراجہ ہلکر نے نواب امیر خان صاحب کو ۱۷۹۸ء مین پرگنہ سرونج واقع مالوہ
۱۸۰۶ء مین جے پور سے جہین کر پرگنہ ٹونک اور ۱۸۱۷ء مین پرگنات
پراوہ وچپرہ واقع سرحد راجپوتانہ ومالوہ وبنیا ہیڑہ واقع میواڑ جنپر
اب ریاست ٹونک مشتمل ہے جاگیر مین نکالدیے تہے مگر اس فوج کیلئے
گذارہ کیواسطے یہہ جاگیر کب کافی ہوسکتی تہی اسواسطے اونکی فوج راجپوتانہ
ومالوہ وبندیل کہنڈ مین گشت کیا کرتی تہی ؛

۱۸۰۶ء مین اپنے سالہ غفور خان کو اندور مین متعین کرکے خود مہاراجہ
جگت سنگہ والی جے پور کے پاس کہ واسطے ازدواج دختر خاندان
کے مہاراجہ جودہپور سے برسر مقابلہ تہے نوکر ہوگئے اس لڑائی مین نقصان
عظیم اوٹہاکے رئیس جے پور نے فتح پائی اور مہاراجہ جودہپور نے
اپنی تباہی مطلق کے خوف سے یکایک نواب امیر خان صاحب سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرکے اونکو اپنی طرف کرلیا اور جے پور پر سخت مصیبت نازل ہوئی لوٹ
اور کشت وخون سے دونون ریاستین تباہ و برباد ہوگئین اور ناگور
کے قتل اور سوائی سنگھ وزیر سابق جودہ پور وبانی فساد کی ہلاکت
کے ساتھہ اونکا تعلق نواب امیر خانصاحب سے فسخ ہوگیا ؛

راجپوتانہ کی تباہی و بربادی کو خاتمہ پر پہونچاکر سنہ ۱۸۱۸ مین نواب امیر خان
صاحب نے مرہٹہ خاندان فرمان روائے ناگپور پر توجہہ کی اُنکا ارادہ
تھا کہ بجاے بھونسلہ کے اپنے خاندان کی حکومت قایم کرین مگر جب انگریزی
فوج اونکی دارالحکومت سرونج پر گئی مجبوراً اوس مہم سے دست بردار
ہوکے واپس آئے ہمدران حال سنہ ۱۸۱۱ مین غفور خان نے کمال تاکید
سے اونکو مہاراجہ ہلکر کے لشکر مین طلب کیا وہان کی ضروریات کا بندوبست
کرکے ایکدفعہ پھر بھی راجپوتانہ اور مالوہ کی لوٹ سے اپنے ہمراہیون کو مالامال
کرنے کے واسطے آئے اور جبتک سرکار انگریزی کو جنگ پنڈارہ کی فتح کے
بعد اس ملک کا بندوبست کرنے کی فرصت ملی خلایق کو نواب امیر خان صاحب
کی فوج کے پُرضرر وجود سے نجات نملی ؛

سنہ ۱۸۱۷ مین افواج انگریزی مالوہ کو گئی تب نواب امیر خانصاحب سے
کہ قلعہ مادھوراج پورہ علاقہ جے پور کے محاصرہ مین مصروف تھے کہا گیا کہ
سرکار انگریزی کی ظل حمایت مین آجاوین مگر شرط یہہ ہے کہ اپنی فوج کو
کم کرکے بہ تعداد معینہ رکھہ لین توپین قیمتاً سرکار کو دیدین آپ کی جاگیر جو
اصل مین مہاراجہ ہلکر نے دی تھی بہ استحقاق مالکانہ مکفول ہوگی مگر

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

جو ملک بہ زبردستی لیا ہے چھوڑنا پڑے گا ۔

نواب امیر خان صاحب پنڈارون سے زیادہ زبردست نہ تھے اور نہ اونکو یہہ امید تھی کہ انگریزی فوج کا مقابلہ کرسکین گے اسواسطے سرکار کے اس پیغام کو اپنی بڑی خوش نصیبی سمجھے اور موقع غنیمت سمجھکر شرایط مجوزہ کو بخوشی منظور کیا کہ اسپر عہدنامہ مندرجہ باب اول وقایع اچھوتا نہ مرتب ہوا مگر نوابصاحب نے بہ انتظار انقلاب زمانہ فتح ستیا ہلدی کے خبر پہونچنے تک عہدنامہ کو تصدیق نکیا مگر جب دیکھا کہ مرہٹے بالکل پامال ہوگئے صلح کرکے غربت و اطاعت سے رہنا اختیار کیا ۔

اس عہدنامہ کے بموجب نواب امیر خان صاحب کو پرگنات سرونج و پیراوہ وگوکل ونیماہیڑہ مکفول ہوئے اور اوسپر سرکار نے قلعہ و محل ٹونک ورام پورہ کا اپنی طرف سے بطور عطیہ رعایتی اضافہ کیا اور تین لاکھہ روپیہ قرض دیا کہ کچھہ عرصہ بعد معاف ہوگیا اسکے علاوہ اونکے صاحبزادہ میان وزیر محمد خان کو پرگنہ پلوں حین حیات جاگیر مین دیا مگر بسبب قربت دہلی کے پرگنہ پر قابض کرنا نامناسب سمجھہ کے بالعوض اوسکے پانسو روپیہ یومیہ یعنی پندرہ ہزار روپیہ ماہوار نقدہ مقرر کردیا کہتے ہین کہ حکام انگریزی کی اس کارروائی انعقاد عہدنامہ وعطاء ملک پر مدبران وقت نے اعتراض کیا تہا کہ نواب امیر خان صاحب کو ایسی کیا قدامت واستحقاق حاصل تہی کہ اون سے مثل روساء عظیم الشان عہدنامہ کیا اور اسقدر ملک عطا کیا اسکے جواب مین اونہون نے کہا کہ

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

ہمنے حکمت عملی سے ایک شیر کو جو بندگان خدا کو ناحق و نارواتنگ و تلف کرتا تہا ریاست داری کے قفس مین بند کیا ہے اگر منظور نہو تو اوسکو پہر آزاد کر دیجئے اور تماشہ دیکہئے کہ کیسے پُر ضرر نتایج پیدا ہوتے ہین ؛

اُسوقت سے نواب امیر خانصاحب نے غارتگری چہوڑ دی اور انتظام و ترقی ملک اور مسافرون کیواسطے مکانات تعمیر کرانے مین مصروف ہوئی اور اسیر بہی قناعت نکر کے اپنی عمر کے واقعات کی کتاب لکہی اور جسقدر ضعیف ہوتے گئے زیادہ متدین اور ثقہ ہوتے گئے اخیر مین یہہ کیفیت ہوئی کہ جو کوئی اونکی پوستین کی پوشش قرآن شریف کی تلاوت اور مولویون کی صحبت دیکہتا اوسکو بمشکل یقین آتا کہ یہہ وہی نوابصاحب ہین جنہون نے جیپور و جودہ پور کی خونریزی کر کے راجپوتانہ کو تباہ و پامال کیا تہا ؛

نواب امیر خانصاحب بڑے کثیر الاولاد تہے اونکے پسران و دختران کی تفصیل یہہ ہے ۔

پسران		دختران	
۱	۲	۱	۲
نواب محمد وزیر محمد خان	حافظ محمد عباد اللہ خان	حکم نی بی زوجہ کریم اللہ خان	گلبو بیگم زوجہ غلام قادر خان
جو مسند نشین ہوئے	جسکے ایک پسر ہوا	ایک پسر و ایک دختر	تین پسر چار دختر
۳	۴	۳	۴
عبدالکریم خان	جمال خان	گلشن بیگم زوجہ نادر شاہ خان	فاطمہ بیگم زوجہ اسفندیار خان
دو پسر چہہ دختر	تین پسر تین دختر	ایک پسر ایک نواسی	پانچ پسر دو دختر

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پسران		دختران	
۵	۶	۵	۶
جلال خان	احمد علیخان	فیض بیگم زوجہ احمد یار خان	عمدہ بیگم زوجہ علی محمد
دو پسر تین دختر	تین پسر تین دختر	دو پسر متبنیٰ و یک دختر	
۷	۸	۷	۸
احمد یار خان	بخت بلند خان	اشرف بیگم زوجہ امیر خان	رحمت بیگم زوجہ قاسم علی
ایک پسر دو دختر	پانچ پسر چار دختر	تین پسر دو دختر	تین پسر ایک دختر
۹	۱۰	۹	
منیر خان	اکرم خان	بشارت بیگم زوجہ ابراہیم علیخان	
دو پسر ایک دختر	ایک پسر پانچ دختر	دو پسر تین دختر	
۱۱			

کمال خان

نواب امیر خانصاحب نے صاحبزادون کی تعلیم و تربیت مین بڑی کوشش کی تھی سنہ ۱۸۳۲ مین لارڈ ولیم بینٹنکس صاحب سے اجمیر مین ملنے کیواسطے گئے تب چھ بیٹے ساتھ تھے منجملہ اونکے پانچ زرہ بکتر سے ملبوس تھے اونکے زمانہ مین اشخاص مندرجہ ذیل ریاست کے اہلکار و سردار تھے مین تھے۔

غلامی خان ساکن کنج پورہ نائب — رائے داتا رام جو غلامی خان کے نائب ہوئے — بھوانی پرشاد میر منشی — بسادن لال منصف امیر نامہ فار

نرنجن لال - محمد عمر خان رامپوری - سید تفضل حسین خان - سید ارشاد
حسین خان خیر آبادی کہ یکے بعد دیگرے عہدۂ وکالت پر مقرر ہوئے -
صلاح محمد خان - محمود خان - اکبر محمد خان - محمد منور خان - داود خان
ہمت خان - تاج محمد خان امرار ریاست ؛

نواب امیر خان صاحب فراخ دل و ملنسار و بامروت و بے تکلف تھے
اور راجپوتانہ کے قدیم رئیسون سے جو اپنے درجہ اور رتبہ کے بہت نازان
ہوتے ہین اونکا طریقہ بالکل مختلف تہا ؛

سنہ ۱۲۴۷ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۱ء مین نواب امیر خان صاحب کا انتقال ہوا اور
اونکے خلف اکبر نواب وزیر محمد خان صاحب عرف وزیر الدولہ بجاے اونکے
مسند نشین ہوئے سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر مین اونہون نے سرکار انگریزی کی
بڑی خیر خواہی کی اور اوسکے جلدوے مین حسب شرح محمدی اولاد
صلبی نہونے پر ریاست وارث باستحقاق کو ملنے کی سند حاصل کی
نواب وزیر الدولہ صاحب شریعت کے سخت پابند تھے اونکے عہد مین
ہنود رعایا پر ظلم تہا مندرون کی تعمیر و مرمت مطلق منع تہی کوئی شادی
وغمی کی ظاہری رسمین ادا نہین کر سکتا تہا اشیاء منشی کی خرید و فروخت
و استعمال پر سزا ہوتی تہی اس مذہبی تعصب کا ایک بڑا ثبوت یہہ ہے
کہ بحالت مین ہنود کی ہر ریاست مین علی قدر وسعت صدہا و ہزارہا
مسلمان نوکر ہین ٹونک کی کل ریاست مین شاید دس بیس متعدد ہنود
ملازم ہون مگر نواب صاحب بڑے عادل و فیاض و رحیم تھے

عدالت کا کام بذات خاص اجلاس کرکے انجام دیتے تہے انفصال مقدمات
مین کسی کی رعایت و پاسداری نہ تہی کسی دادخواہ کو نوابصاحب تک
نہ پہونچنے کی شکایت نہ تہی ہرایک کی عرض کو بہ التفات و توجہ تمام سنتے
اور حق رسی کرتے خوف خدا اسقدر رہتا کہ اگر کوئی واسطۂ خدا درمیان
مین لاتا تا وقتیکہ اوسکی رفع حاجت و طمانیت نہ کرلیتے دوسری طرف
متوجہ نہوتے اور نہ اوس مقام سے ہٹتے عجز و انکسار کی یہہ کیفیت
تہی کہ اگر کوئی اتفاقیہ اونکی تعریف کا کلمہ کہہ بیٹہتا فوراً قبلہ کیطرف رخ کرکے
بہ آہ وزاری و اظہار خاکساری مستدعی مغفرت ہوتے اونکی فیاضی
و سریع الیقینی سے اکثر مکار و فریبی لوگ زاہد و عابد و حاجی و خدارس
بنکے ہزارون روپیہ پیدا کرتے کہ اسی سبب سے ریاست مقروض
زیر بار تہی بجز انصرام امور ریاست و یاد آلہی و مطالعہ کتب و اشاعت
علم کے اونکی اور کچہہ مصروفیت نہ تہی غرض اس زمانہ کے رئیسون مین نہایت
عمدہ و غنیمت تہے ۔

نواب وزیر الدولہ صاحب کی اولاد حسب تفصیل ذیل ہوئی۔

پسران	دختران
۱	۲
نصیر محمد خان	نظیر محمد خان — آلیہہ بیگم زوجہ نواب فاطمہ بیگم زوجہ مولوی
دو پسر	غوث محمد خان مرحوم — عبد المجید دو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سران		دختران	
۳	۴		
فیض محمد خان یک پسر تین دختر	محمد علیخان جو مسند نشین ہوے	سکینہ بیگم زوجہ حافظ منیر خان دو پسر چار دختر چہہ پوتہ و نواسہ دو پوتی و نواسی	آفتاب بیگم زوجہ عمر خان یک پسر دو دختر
۵	۶		
عبداللہ خان یک پسر دو دختر	عبیداللہ خان ایک پسر		
۷			
عبدالرحمن خان			
		نور جہان بیگم زوجہ احمد اللہ خان یک دختر	زہرہ بیگم زوجہ عبداللہ خان یک پسر
		ولایتی بیگم زوجہ وزیر محمد خان ایک پسر ایک دختر	مریم بیگم زوجہ محمد زمان خان

ب وزیر الدولہ صاحب کے عہد مین اہلکار و سردار مفصلہ ذیل تہے۔

منشی خانہ سید حمید الدین خان و مولوی علی احمد و امین محمد یکے

دیگرے ؛

ب مولانا سید حیدر علی و منشی ظہور الدین و صاحبزادہ احمد یار خان

ان شمبہو ناتہہ و حاجی شمس الدین احمد یکے بعد دیگرے ؛

کاران صاحبزادہ وزیر محمد خان و سید عبدالرحمن و سید زین العابدین

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تاج محمد خان و سید مسعود الدین ٭

بخشی توشہ خانہ چھدمی لال و شیخ خورشید علی و سید نور الہدی -
میر عمارت حاجی آلہ بخش افسر شاگرد پیشہ حاجی علی عامل ٹونک
صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان حاکم عدالت شریعت حافظ محمد جمال خان
منتظم اجلاس خاص مولوی سید انعام اللہ خان بریلوی معتمد شیخ عبد اللہ
گورکھپوری مولانا سید حیدر علی حکیم مرزا جان خان حکیم سید نثار علی
حکیم سید انور علی - حکیم امام الدین خان دہلوی ٭

بتاریخ ۱۶ - محرم سنہ ۱۲۸۱ مطابق ۱۸ - جون سنہ ۱۸۶۴ نواب وزیر الدولہ صاحب
کا انتقال ہوا اور اونکے بیٹے نواب محمد علیخانصاحب مسند نشین ہوئے
اپریل سنہ ۱۸۶۵ مین کرنل ایڈن صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے اونکو خلعت
مسند نشینی دیا اونہون نے بہت چستی و مستعدی سے ریاست کا
کیا بخلاف طریقہ راجپوت رئیسون کے ہر موسم مین ملک کا دورہ کرکے جر
کامون کو سمہالتے تہے اور رعایا پر عدل گستری کرتے تہے کہ اس سے اونکی
بہت تعریف ہوئی مگر اس دورہ سے ظلم و زیادہ ستانی کی صورتین
بہی پیدا ہوئین کیونکہ کسی نہ کسی حیلہ سے روپیہ کا مطالبہ کرتے تہے -
مسند نشینی سے تہوڑے دنون بعد اونہون نے ٹہاکر و تاجر و زمیندار
وغیرہ ہر قسم کی رعایا سے علاوہ نذرانہ کے انواع محاصل جدید وصول کی
کہ اس سبب سے تجارت مین بہت کمی عاید ہوئی اونکے تعصب سے ہندو
رعایا کمال ناخوش تہی اسباب مین وے نواب وزیر الدولہ صاحب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہی فایق ہوئے کہ اونکے زمانہ مین رعایا کو کسیقدر آزادی حاصل تہی
انہون نے وہ بہی سوقوف کردی اگرچہ انتظام چندان اچہا نہ تہا مگر سرکار
انگریزی کے احکام کی تعمیل بڑی کوشش سے اور صاحبان انگریز کی
تعظیم و تواضع بہت شوق و تکلف سے کرتے تہے آراستگی فوج پر اون کی
بہت توجہ تہی ٹونک کی فوج مین کل آنصوب دریاے سندہ کے پٹہان
و افغان ہین اور خود نواب صاحب بہی بونیر نسل مین سے ہین کہ اس
قوم کے لوگون نے مہم امبیلہ مین انگریزی فوج کا مقابلہ کیا تہا فوج
تعداد مین زیادہ نتہی اور پرگنات مین متفرق رہتی تہی مگر دارالریاست
کی فوج پوشش و قواعد سے آراستہ تہی اگرچہ اونکی قواعد صحیح نہ تہی
مگر اوس سے مستعدی ظاہر تہی اور ہر ہفتہ قواعد ہوتی تہی ٭
۱۸۶۵ کے موسم سرما مین نواب صاحب اور اونکے خراج گذار ٹہاکر لاوہ
کے درمیان فساد ہوا اوسمین بنظر حفظ عافیت عوام سرکار انگریزی کو مداخلت
کرنی لازم آئی ٭
ٹہاکر ازبس زبردست تہا جب سے ریاست قایم ہوئی دربار کے ساتہہ سرکشی
اور خودسری سے پیش آتا تہا رئیس کے لاوہ مین جانے پر بہ تعداد معینہ
نذرانہ دیتا تہا مگر اوس نے دارالریاست مین حاضر ہوکے کبہی نوکری
نکی نواب محمد علیخان صاحب کی مسندنشینی پر اوس سے نذرانہ زاید از تعداد
معینہ طلب ہوا اوس نے حسب دستور معمولی نذرانہ پیش کرکے اوس سے
زیادہ دینے مین عذر کیا عدم ادا ے نذرانہ اور وقت مسندنشینی حاضر

Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

نہونے سے عداوت پیدا ہوگئی اور جلد زیادہ مشتعل ہوکے ٹونک سے لاوہ
پر فوج کشی ہوئی مقابلہ مین طرفین کے آدمی مارے گئے مگر انجام مین نوابصاحب
کی فوج تین سو آدمیون کا قتل و مجروحی سے نقصان اوٹھاکے پس ہاہوئی
اسپر ایک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل تحقیقات و تصفیہ کے واسطے
متعین ہوئے بہ تقرر چند شرایط ٹہاکر کو زیادہ تر مطیع ریاست کیا گیا مگر اسکے
حقوق واجب قایم و ملحوظ رہے ٹہاکر نے اپنے تعہد کا ایفا بہت ایمانداری
سے کیا مگر نوابصاحب نے نہ براہ واجب و صداقت بلکہ محض حیلہ جوئی سے
پھر صورت فساد پیدا کی یعنی اس وجہ سے کہ مہاراجہ صاحب جے پور کی سند
عطاے لاوہ مین جسقدر جایداد لکھی ہے ٹہاکر اوس سے زیادہ پر قابض
ہے نصف جایداد ضبط کرنیکا ارادہ کیا البتہ جسقدر جایداد پر ٹہاکر قابض تہا
اوسکی سند مین درج نہ تہی مگر اسمین بہی شک نہین کہ نوابصاحب مرحوم
کے عہد مین وہ ہمیشہ کل جایداد پر قابض رہا اور کسی نے کبہی اعتراض نکیا
پس ٹہاکر نے اس جایداد کو خواہ کسی ذریعہ سے حاصل کیا ہو اور غالبًا
اٹہارہوین صدی کے زمانہ عذر مین کی ہوگی مگر پیشتر سے نہین تو ریاست
ٹونک قایم ہونے کے وقت سے اوسکا قبضہ اس جایداد پر برابر چلا آیا ہے
اوسکی ضبطی مین براہ زبردستی جو کوشش و تدبیر کیجاتی تہی سراسر خلاف انصاف
تہی چنانچہ بعد تحقیقات پیشگاہ نواب گورنر جنرل صاحب سے یہی تجویز ہوئی اور
نوابصاحب کو ہدایت ہوئی کہ اپنے مطالبہ کو حد معینہ قدیم پر محدود رکہین
اوس سے تجاوز نکرین مگر نوابصاحب نے اس ہدایت پر عمل نکرکے جب موقع

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ملا جایداد مذکورہ کو ضبط کر لیا ؛

تنسنگھ
تنسنگھ

اس زمانہ مین دہیرت سنگھ ٹہاکر لاوہ کے کاروبار کو اوسکا چچا ریوت سنگھ
کہ زبردست آدمی تہا اور بیشتر راج الور کے سوارون مین نوکر رہا تہا انجام
دیتا تہا اوسکی صلاح سے ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء کے درمیان ٹہاکر دہیرت سنگھ اکثر ٹونک
مین نوکری کرنے کیواسطے آتا تہا وہان سبکو معلوم تہا کہ اگرچہ خود ٹہاکر کمزور
اور ناتجربہ کار ہے مگر اوسکا چچا مختار ہے جب تک چچا زندہ ہے ٹہاکر کو مغلوب
کرنا محال ہے اسواسطے اوسکو مارنا چاہیے ؛

اس غرض سے ۱۸۶۷ء مین نواب محمد علیخان صاحب نے خلعت دینے
کیواسطے ٹہاکر کو ٹونک مین بلایا کہ وہ حسب الحکم مع اپنے چچا اور چند دیگر
ہمراہیون کے حاضر ہوا ریوت سنگھ کی بہت خاطر داری کی اور وزیر نے
اوس سے یہہ بہی کہا کہ جو زمین ضبط ہو گئی ہے واگذاشت کیجاوے گی اس
سے ٹہاکرون کو کمال خوشی ہوئی ؛

۲۱ اگست کو رات کے نو بجے خلعت کی صلاح کیواسطے کہ دوسرے روز ملنے والا
تہا ریوت سنگھ کو طلب کیا وہ مع اپنے بیٹے اور دو کامدار اور چودہ ہمراہیون
کے وزیر کے مکان پر گیا ۔ ریوت سنگھ اور اوسکا بیٹا اور دونون کامدار
سیدہے بالاخانہ پر گئے اور جاتے ہی قتل ہو گئے اور ہمراہیون مین سے
تین آدمیون کو سپاہیون نے باہر مار ڈالا صرف ایک آدمی جسکی پگڑی
کے ملازم ریاست ہونیکا شبہہ ہوا بچکر بہاگا ہمدران حال مکان وغیرہ
ٹہاکر کا محاصرہ ہو گیا تہا ٹہاکر نے تین روز تک بہوک پیاس کی تکلیف

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

اودہا کے فوج کا مقابلہ کیا چوتھے روز نوابصاحب کیطرف سے تین شخص
اوسکے پاس آئے اور جان بخشی کا اقرار کرکے حضور مین لیگئے اوس نے
حاضر ہوکے اپنی سرگذشت کی شکایت کی نوابصاحب نے جوابدیا جو ہوگیا
اوسکا اب کچھہ علاج نہین اگر چچا کے ساتھہ تم ہوتے تو تمہارا بھی یہی حال
ہوتا وقت واپسی ٹہاکر نے دیکھا کہ ریاست کی سیاہ مکان کے گرد بستہ
موجود ہے غرض ۸ اگست تک جب ایک صاحب انگریز نے آکر اوسکو
لاوہ جانے کی اجازت دی وہ اوسی مکان مین مقیم رہا جس زمانہ
مین بمقام ٹونک یہہ حالت وقوع مین آئی ایک ہزار پیادہ اور چالیس توپون
نے جاکے لاوہ کو گھیرا اور قلعہ پر حملہ کیا ممکن نہ تہا کہ ایسا اعمال قبیح و فساد
عظیم وقوع مین آنے پر بھی سرکار انگریزی کچھہ توجہ نکرتی فوراً تحقیقات
ہوئی اور کل مراتب مذکورہ صدر کا ثبوت پہونچا گورنمنٹ نے حکم دیا کہ
نواب محمد علیخان صاحب ریاست و علاقہ ٹونک سے خارج کئے جاوین
اونکا وزیر کہ بانی فساد تہا قید کیا جاوے اور اوسکے شرکت کے کل
سپاہی موقوف ہون نواب صاحب ٹونک کی سلامی سترہ سے گیارہ توپ
کی کردیجاوے اور لاوہ ہمیشہ کیواسطے ٹونک سے علیحدہ ہوکے بتحت
انگریزی علیحدہ ریاست سمجھا جاوے نواب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادہ
کو ریاست دیجاوے اور اونکے ہوشیار ہونے تک اونکا دادا صاحب
عبادالله خان کہ نواب امیر خان صاحب کے موجود بیٹون مین سے سب
بڑا ہی انتظام ریاست کرے ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس حکم سے نوابصاحب کو بذریعہ خریطہ نواب گورنر جنرل صاحب اطلاع دیگئی اور بذریعہ اشتہار عام ریاست کے امرار و ملازمین و رعایا کو مطلع کیا صاحبزادہ عباد اللہ خان نے عذر کیا کہ مجھسے تنہا کام نہو سکیگا اسواسطے اوسکے تحت مین امرا مندرجہ ذیل۔

صاحبزادہ عبید اللہ خان برادر نواب محمد علیخانصاحب

صاحبزادہ وزیر محمد خان خسر نواب ابراہیم علیخانصاحب

صاحبزادہ احمد یار خان داماد نواب امیر خان صاحب

محمد ظہور علی معزز و قدیم ملازم ریاست کہ پچیس سال پیشتر علاقہ انگریزی مین صدر امین تھا تعین کرکے محکمہ پنچایت مقرر کیا اور نگرانی انتظام کیواسطے ایک صاحب اسسٹنٹ مامور ہوئے ٭

جنوری ۱۸۶۸ء مین نواب محمد ابراہیم خان صاحب مسند نشین ہوئے اور نواب محمد علیخانصاحب کو بتقرر پنشن ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ بنارس مین رہنے کی اجازت ہوئی کہ بلا اطلاع سرکار انگریزی اوس نواح سے کہین نہ جاوین اور اونکا وزیر حکیم سرور شاہ قلعہ چنار مین قید ہوا مگر اوسکو آمد رفت کی کسیقدر آزادی ہے اور اوسکے پاس خدمتگار بھی رہتے ہین ٭

نواب محمد علیخان صاحب مخزوج کی بھی بہت اولاد ہوئی ہے کہ اوسکی تفصیل لکھی جاتی ہے۔

پسران	دختران
۱	۲
نواب ابراہیم علیخان صاحب	محمد اسحاق خان — عمدہ آلیہ بیگم منسوب بہ خلف سید سراج احمد — کافیہ بیگم زوجہ امیر الدین
۳	۴
عبد الصمد خان	محمد دین خان — رقیہ بیگم زوجہ عنایت اللہ خان — عایشہ بیگم منسوب خلف کلن خان
۵	۶
اتیق اللہ خان	عبد المجید خان — امت الرحمن زوجہ عبد العلیم خان
۷	۸
عبد الرحیم خان	عبد الحمید خان
۹	۱۰
عبد الوہاب خان	محمد صدیق خان
۱۱	۱۲
شفیع اللہ خان	محمد رفیق

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس انقلاب کیوقت نواب امیر خان صاحب مرحوم کی زندہ اولاد مین

مرد	عورت
۷۶	۷۶

جملہ ۱۵۲ شخص بدین تفصیل موجود تہے ۔

پسر	دختر	پوتہ و نواسہ	پوتی و نواسی	پڑپوتہ و پسران نواسہ
۶	۵	۴۴	۴۹	۲۶

پڑپوتی و دختران نواسی

۲۲

نواب محمد علیخان صاحب معزول کا مقصود اعظم صرف اضافہ آمدنی ریاست تہا اس کام کو سب سے مقدم سمجہتے تہے جس حالت مین رعایا سخت مطالبہ و مصادرہ سے تنگ تہی نوابصاحب کے خیال مین سما رہا تہا کہ چند گانون کے جاری کرنے یا بازار تعمیر کرنے سے ترقی ریاست ظہور پذیر ہونے والی ہے اور گذشتہ سے پیشتر کل قدیم مختار و اہلکار علیحدہ کرکے بجاے اونکے اہلکار جدید مقرر کئے تہے مفصلات کے اہلکارون کو متواتر بدلتے تہے اونکی کارگذاری ثابت بحالی عہدہ آمدنی سوائی کی افزونی پر منحصر تہی جاگیردار و کاشتکارون سے روپیہ وصول کرنے کی ہر ایک تدبیر کرتے تہے اور سختی اسقدر تہی کہ اگر ایک سال وہی حال رہتا تو دونون پرگنہ بالکل تباہ ہو جاتے سرونج کے جاگیردار مفلس قلاش ہو گئے تہے ؛

اونکے مین نصیر الدین نامی کوتوال نہایت ظلم و تشدد کرتا تہا اوسکے ظلم

Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وبیرحمی سے کوئی مرد و عورت محفوظ نہ تہا کل خلایق اوس سے خایف رہتی
تہی مگر نوابصاحب کی اوسپر بڑی مہربانی تہی صرف اسوجہہ سے کہ اوسکو
ہرحیلہ سے جرمانہ و مصادرہ وصول کرنے کی تدبیر یاد تہی ٭
عدالت کی کارروائی اس سے بہی فایق تہی مولویون کی تجویز سے مقدمے
فیصل ہوتے تہے اور اوسکا فتوی زیادہ سے زیادہ روپیہ پر مبنی ہوتا
تہا صاحب اسسٹنٹ متعینہ ٹونک نے صاحبزادہ عبادالله خان سے مقدمہ
فوجداری و دیوانی سالگذشتہ کا نقشہ طلب کیا اوسکو اس سادہ سوال
پر اسوجہہ سے کہ وہان کوئی نقشہ نہ تہا بہت ہنسی آئی تعصب مذہبی کے
سبب سے نوابصاحب سے کل ہندو ناراض تہے مندرون کی تعمیر
موقوف تہی بلکہ کوئی مرمت و سفیدی بہی نہین کرنے پاتا تہا اور ہر
مذہبی مسلمان کو زر کثیر ملنا سہل تہا ٭
اس صورت مین اگر ہر فرقہ رعایا نے نوابصاحب کے اخراج پر انتقال حکو
کو پسند کیا تو جاے تعجب نہین ہے اس انتقال حکومت سے باوجودیکہ
لوگونکا کسیقدر نقصان بہی ہوا کسیکی ناراضگی ظہور مین نہ آئی مخصوص
عام رعایا نہایت خوش و محظوظ ہوا جسطرح ہندوستانی رئیس مصیبت
وقت ہر ایک شخص کی دلجوئی کرتے ہین نوابصاحب مخروج نے بہی قبل
محاصل جدید موقوف کیے اپنے رشتہ دارون کو جدید جاگیرین دین
اوٹکی حین حیات جاگیرون کو دوامی کر دیا ٭
مگر نوابصاحب معزول کے انتظام مین بعض خوبیان تعریف کے لایق

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نہین بخلاف عہد نواب وزیر الدولہ صاحب آمدنی وخرچ ریاست کی نگرانی بخوبی
تمام ہوتی تہی مصارف مین بہت تخفیف ہوئی قرضہ ریاست کم ہوگیا تعمیرات
مفید عام وآرایش شہر کا اونکو بہت شوق تہا اونکے حکم سے شہر کے ایک حصہ
مین خوشنما مکانات تعمیر ہوئے ہین ہر ایک دولتمند باشندۂ شہر سے اوسمین یکسان
نقشہ وقطع کا مکان تیار کرایا گیا ہے دو مسجدین تعمیر ہوئی ہین شہر کی پختہ سڑک
تیار ہوئی اور گرد نواح مین باغ لگانے کی لوگون کو تحریک دیگئی چنانچہ یہی
سال ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ کی رپورٹ مین کپتان بروس صاحب نے لکہا تہا کہ نواب محمد علیخان
صاحب واقع مین اپنے ملک کے ترقیخواہ تہے اور پرگنات مین دورہ کرنے سے
اونہون نے بہت مستعدی ثابت کی تہی کہ کل راجپوتانہ کیواسطے مفید ہوتی
اور خصوص ٹونک کے متفرق الاجزا ریاست کی نگرانی اوسکے بغیر ناممکن
تہی مگر خیالات مذہبی مین از حد تنگ چشم اور تحصیل زر مین بہت طامع و
حریص تہے کہ ان دو قباحتون سے جو فایدہ اونکی خوش انتظامی سے ہوتا
مبدل بہ نقصان ہوگیا بنظر سفاد خود رعایا کا روپیہ خرچ کراکے ترقیان
کرتے تہے اور تعرض مذہبی سے اونکی ہندو رعایا تنگ وناچار تہی اس امن
وامان کے زمانہ مین کون باور کرسکتا ہے کہ نواب صاحب مخروج اپنے علاقہ
مین مندرون کی مرمت وسعیدی بہی نہین ہونے دیتے تہے مگر واقع مین
یہہ حال تہا ؛

نواب ابراہیم علیخان صاحب وقت مسند نشینی بعمر بیس سال مگر محض ناخواندہ
اور فضول خرچ تہے ریاست پر تیرہ لاکہہ کا قرضہ تہا خزانہ مین ایک روپیہ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہی نہ تہا اور فوج کی تنخواہ چار چہ مہینے کی چڑہی ہوئی تہی مثل کل ہندوستان
رئیسون کے اونکو ابتدا سے حکومت کا بہت شوق تہا مگر اونکی مطلق نارسیدہ
یافتگی سے کہ اپنا نام تک نہین لکہہ سکتے تہے بجز نہایت خوشخط و نستعلیق کچہہ
پڑہہ نہین سکتے تہے حساب کا سمجہنا تو درکنار ہے رقم و ہندسہ بہی نہین
جانتے تہے اور بجز قرآن شریف کے ہر علم سے بالکل بے بہرہ تہے مجمع منتظمان
یعنی محکمہ پنچایت کا مقرر کرنا لازم آیا مگر نوابصاحب بطور مخالف و خلل انداز
کاروبار ریاست مین دست اندازی کرنے سے باز نہ رہ سکے اور خوشامدی
خودغرضون کی اشتعالک سے جو ہر ریاست مین ہوتے ہین یہہ دست اندازی
بہت ہوئی نوابصاحب سابق کے وقت اخراج تک زنانہ مین رہتے تہے اور
کسی سے شناسائی نہ تہی ایسی تاریکی سے بلا پختگی علم کے یکایک جلال شاہی
مین برآمد ہونا ہر ایک شخص کو گمراہ کر سکتا ہے اس صورتمین رئیس کو بغیر
پہونچالنے کے بغیر انتظام ریاست کرنے مین اور معتوب ہونے کے بغیر
اونکو فضول خرچی سے باز رکہنے مین صاحبزادہ عبادالله خان نے کمال
ضبط و دانائی و دیانت سے عمل کیا مسندنشینی سے اول سال مین نواب
صاحب نے علم و اخلاق و تندرستی مین بہت ترقی کی پیشتر نوشتخواندہ
بہت غافل تہے اور جب تک کپتان بروس صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی
نے اپنے منشی میر بشارت علی کو بطور عارضی اوستاد مقرر کرکے بہیجا کچہہ حاصل
نہ کی تہی اس شخص کی کوشش سے رئیس نے ایسی استعداد حاصل کی کہ
پہلے اوستاد سے کبہی نہوتی کیونکہ ملازم ریاست ہونے کے سبب

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وہ رئیس سے خایف تہا نوابصاحب نے پڑہنے لکہنے مین مشق کی تاریخ و
جغرافیہ سے واقفیت پیدا کی اور حساب بہی سیکہا انصرام کار ریاست مین
شریک ہونے لگے معاملات عظیم پیش ہونے پر اجلاس پنچایت مین صاحب
ایجنٹ کے شامل ہوتے تہے اور اپنی راے کا اظہار کرتے تہے صاحبزادہ
وزیر محمد خان حاکم فوجداری اور محمود خان حاکم دیوانی اونکے روبرو
مقدمات پیش کرتے تہے اور نواب صاحب اونکی صلاح سے فیصل کرتے
تہے ؛

نواب محمد علیخان صاحب کے اخراج اور نواب ابراہیم علیخان صاحب کی
مسند نشینی پر پنچایت سرداران مقرر ہوئی اوسکی تفصیل بیشتر لکہی
گئی ہے تقرر سرداران پنچایت اس سے بہتر ہونا ممکن نہ تہا اگرچہ شرکاء
پنچایت ہندوستانیونکی عام نقصونسے خالی نہ تہی مگر سب نے بالاتفاق
اجراء کار مین کوشش کی اور صاحبزادہ عباداللہ خان کی اطاعت اور
صاحب اسسٹنٹ کی ہدایتون پر عمل برابر کرتے رہے اگرچہ صاحبزادہ
عباداللہ خان کے مزاج مین کسیقدر نرمی تہی مگر اہالیان ریاست اسکا
سب سے زیادہ ادب کرتے تہے اور وجہ اسکی صرف یہہ نہ تہی کہ وہ نواب
امیر خان صاحب کے موجودہ بیٹون مین سب سے بڑا تہا بلکہ اوسکی
ذاتی خوبیون کی وجہ سے بہی اوسکو بزرگ و واجب التعظیم سمجہتے تہے
وہ بیس سال سے ٹونک کا عامل تہا اوسکا برابر محبوب العوام اہلکار ہندوستانی
ریاست مین ملنا مشکل تہا وہ کوئی خاص کام نکرتا تہا مگر کل کاروبار کا

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نگران تہا اور عزل ونصب و ترقی ملازمان اوسکے حکم سے ہوتی تہی دیگر
شرکار پنچایت مین سے عباد اللہ خان کو شستہ مال کا کام مفوض تہا۔
احمد یار خان افسر فوج و پولیس تہا وزیر محمد خان عدالت فوجداری کا کام
کرتا تہا اور عدالت دیوانی مین محمد ظہور علی حاکم تہا چہہ محالات مین عامل و پیشکار
وکوتوال مع عملہ مناسب متعین تہے ۔

عاملون کے اختیارات فوجداری مین ایک سال کی قید اور سو روپیہ
جرمانہ اور دیوانی مین پانچہزار تک کی نالشات کی سماعت سے محدود
تہے مگر عامل رام پورہ کو صرف چہہ مہینے کی قید و پچاس روپیہ جرمانہ کا
اختیار تہا اور دیوانی مین دو ہزار روپیہ تک کی نالش سماعت کرسکتا
تہا پیشکارون کو اختیارات فوجداری دو مہینے کی قید تیس روپیہ
جرمانہ اور اختیار دیوانی سو روپیہ تک کی نالش کی سماعت کے تہے ۔ پیشکاروں
کے فیصلہ جات کا اپیل عامل سنتے تہے اور ممبران کونسل کی عدالتون مین
عاملون کے فیصلہ جات کا اپیل ہوتا تہا اور ممبران مذکور مقدمات زیر
از حد اختیار عاملان کا بہی فیصلہ کرلیتے تہے ۔

سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ مین محمد ظہور علی ممبر پنچایت و حاکم دیوانی بسبب ضعیفی کام سے
علیحدہ ہوا اور صاحبزادہ محمود خان خلف نصیر محمد خان پسر کلان نواب فیض
صاحب بجاے اوسکے مقرر ہوا اگر قاعدۂ استحقاق اولاد کلان جاری
ہوتا تو سنہ ۱۸۶۴ مین صاحبزادہ محمود خان اپنے دادا کی جگہہ مسند نشین
ہوتا ۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

محکمہ پنچایت نے بطور مشیران ریاست و نیز بحیثیت کارکنان اپنی خدمتون
کو اچھی طرح انجام دیا اگرچہ یہہ امید نہین ہوسکتی تہی کہ شرکاء پنچایت جو
خاطر خواہ معاش رکھتے ہین اور نواب صاحب کے رشتہ دار ہین تنخواہ دار
ملازمون کیطرح دل لگاکر محنت کرین مگر زبردست و نامی آدمیون کے
شریک انتظام ہونے سے اوس نقص کا عوض کافی ہوگیا۔ مثل دیگر
ہندوستانی ریاستون کے رشوت کی داد ستد جاری تہی اور سخت
کاروبارون کے بغیر جسمین ہر ایک اہلکار ریاست کا موقوف کرنا لازم آتا
اوسکا انسداد غیر ممکن تہا دیانت داری کامل صرف نامعلوم نہ تہی بلکہ
ہر ایک شخص کہ رو یہ مین اوسکا امکان مشتبہ تہا یکم جنوری ۱۸۱۸ء
کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے نواب ابراہیم علیخان صاحب کو دربار
عام مین اختیار انتظام ریاست دیا اور نواب صاحب نے بحر مصاحبزادہ
حافظ عباد اللہ خان کے کل اہالیان پنچایت کو اجراے کار ریاست مین
رد دینے کے واسطے بدستور بحال رکھا اس تجویز سے اطمینان کی صورت
ہوگئی کیونکہ یہہ خوف تہا کہ اختیار پاکر نواب صاحب دیوانی اور دیگر
معزز عہدون پر اپنی صحبت کے لوگون کو مقرر کرینگے۔ صاحب زادہ
عبید اللہ خان عموی نوابصاحب جسنے نوابصاحب مخروج کے زمانہ
مین بہی کام کیا تہا دیوانی پر مقرر ہوا علاوہ اسکے ایجنسی کے زمانہ کا سب
انتظام بدستور رہا حافظ عباد اللہ خان بہت ہوشیار و جفاکش ہے
اور غالب ہے کہ وقت پاکر ریاست مین زبردست سردار ہوگا مگر اوسکی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فضول خرچی سے خوف تہا کہ ریاست زیر بار ہو جاوے تا وقت موجودگی
صاحب انگریز کے گو نہ اطمینان تہا کہ صاحبزادہ ہمیشہ اون سے صلاح
لیتا اور اوس پر عمل کرتا تہا مگر نواب صاحب کے میلان بجانب فضول خرچی
سے یہہ بہی خطرہ تہا کہ شاید صاحب انگریز کی برخاستگی پر جو لوگ صلاح
نیک و نصیحت دیکے بیجا مصارف و فضولیون سے مانع آتے ہین اونکو
علیحدہ کر دین تاہم صاحبزادہ عبید اللہ خان کے سوائے کوئی شخص عہدہ
دیوانی کے لایق نظر نہ آیا ۔

اس زمانہ مین بہی نوابصاحب منشی ایجنسی سے پڑہتے رہے اور نوشتخوانی
مین اچہی استعداد پیدا کی بہت خوش مزاج و معقول پسند ہین کارروبار
مین دل لگاتے ہین بڑے معاملات کو بغور سمجہکر تجویز کرتے ہین اور
اکثر مقدمات مین اونکی راے بہت صحیح ہوتی ہے اگرچہ اسوقت تک
حسن و قبح انتظام دیکہنے کیواسطے زیادہ عرصہ نگذرا تہا مگر غور کیا
کہ محض ناتربیت یافتہ اور کار ریاست مین ناتجربہ کار تہے اور یکایک
تاریکی سے باہر آکے مسند نشین ہوئے تہے تو اس خوبی سے انصرام
کرنا واقع مین تعریف کے لایق ہے کل مراتب انتظام سے واقفیت حاصل
کرنیکا شوق ہے زیرباری ریاست کے حال سے بخوبی آگاہ ہین
اسوقت تک کوئی کام فضول خرچی کا بہی نہین کیا ہے الغرض اون
اس کارروائی سے یقین ہوا کہ جسطرح ابتک کام کیا ہے آیندہ کو بہی
کیے جاوین اور صحبت بد سے بچکر کام کو خیر خواہان ریاست کے اختیار

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رکھین تو عمر و تجربہ حاصل کرکے اچھے رئیس ہونگے ٭

سنہ ۱۸۷۱ء مین نوابصاحب نے اپنے صاحب ایجنٹ اور جے پور کے صاحب ایجنٹ کی موجودگی کو مناسب موقع سمجھکے جے پور وجہاونی دیولی کے درمیان ٹونک مین گذرتے ہوئے سڑک تعمیر کرانیکی تجویز کی اور اس شرط پر کہ رو سار جے پور و بوندی بھی اپنے اپنے علاقہ مین تعمیر کراوین خرچ تیاری سڑک دینا منظور کیا اور اسی مضمون کا خریطہ لکھدیا بعد ازان مہاراجہ صاحب جے پور نے بھی منظور کرلیا یہہ سڑک اٹھائیس کوس علاقہ جیپور مین چار کوس علاقہ بوندی مین اور بارہ کوس علاقہ ٹونک مین ہے ٭

نواب وزیرالدولہ صاحب کی مسندنشینی کے وقت سے جسکو چالیس برس کا عرصہ گذرا علاقہ ریاست مین ہنود کے مندرون کی مرمت ممنوع تھی مگر اب حسب صلاح پولیٹکل ایجنٹ بنظر رضاجوئی ہندو رعایا کے حکم سابقہ منسوخ ہوکے ہنود کو اجازت ہوئی کہ مندرون کی مرمت کرین

پورण

مکانات متعلقہ مندر — ان پورنا - جنکو بزمانہ حکومت نوابصاحب مخروج بقبضہ ریاست لیکے بارُوت کا کوٹھیار بنالیا تھا خالی کرکے مندر والون کو واپس دیدیا اکتوبر مین نوابصاحب جناب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کے دربار اجمیر مین شریک ہوئے اور تقرر مئو کالج کے متعلقہ مین پچیس ہزار روپیہ دینے کا اقرار کرکے افسوس ظاہر کیا کہ دیرباری کے سبب سے ریاست مین اس سے زیادہ دینے کی وسعت نہین ہے ٭

جنوری سنہ ۱۸۷۱ء مین کرنل بروک صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نواب صاحب کو حسب ضابطہ مسند نشین کیا اوسوقت نواب صاحب نے کمال خیراندیشی واحسانمندی سے گورنمنٹ ملکہ عالیہ انگلستان کا شکریہ ادا کیا ؛

مارچ مین نواب صاحب بہ ارادہ دورہ ممالک واقع وسط ہند و نیماہیڑہ تک گئے مگر کثرت کار کیوجہ سے دیگر پرگنات مین نہ جاسکے ؛

سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ نواب صاحب نے ہوشیاری و مستعدی سے بہت جلد معاملات انتظام ریاست مین واقفیت حاصل کرلی ہے ہر شعبہ کی نگرانی خود کرتے ہین حالات ریاست سے بخوبی واقف ہین اور ہر مقدمہ کا صحیح حال کہہ سکتے ہین اور اپنی تجویزون کے وجوہات کو معقولیت سے بیان کرتے ہین زیر باری ریاست سے بخوبی آگاہ ہین مگر باوجود اونکو کفایت شعاری کی تاکید ہوئی خواہش فضولی کو ضبط مین نہین رکھہ سکتے اسی سے صاحبزادہ عبید اللہ خان کو تخفیف مصارف والا فضولی مین بڑی مشکل واقع ہوتی ہے ہمیشہ صلاح پذیر ہین اور سر انگریزی کی خوشنودی بدل چاہتے ہین دورہ نیماہیڑہ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ و دیگر صاحبان نیمچ نے خاطرداری و تواضع کی اوسکے مداح و شکرگذار ہین ؛

سنہ ۱۸۷۱ و ۱۸۷۲ء مین اسوجہہ سے کہ عدالتون اور محکمہ اجلاس خاص کے درمیان کسی اور محکمہ اپیل کی ضرورت نہ تھی اور محکمہ مذکور سے متعلق مال کا کام

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تہا کہ دوسرا کام اچہی طرح نہین ہوسکتا تہا محکمہ اپیل برخاست ہوا اور فوجداری
و دیوانی کی اپیل محکمہ اجلاس خاص مین ہونے لگی اور محکمہ مال علیحدہ مقرر ہوا
صاحبزادہ وزیر محمد خان کی بیماری کی وجہہ سے عدالت فوجداری کا
کام اچہی طرح نہین ہوتا تہا اسواسطے اوسکے تحت مین ایک اہلکار بلقب
منصرم مقرر ہوا اوسوقت سے کام اچہی طرح ہونے لگا اختتام سال پر صاحبزادہ
مذکور کا انتقال ہوگیا اور اوسکا بیٹا بجاے اوسکے مقرر ہوا ۔
عدالتون کی کارروائی کیواسطے کوئی قواعد تحریری نہ تہے صرف رواج کے
بموجب کام ہوتا تہا اس سال مین قواعد منضبط و جاری ہوئے اور اونکے
بموجب کام ہونے لگا اور کل اہلکارون کی خدمت و ذمہ وری و اختیارات
کے حدود مقرر ہوکے ہر ایک کی ہدایت کے واسطے مجموعہ قواعد جاری ہوا ۔
سب سے بڑی اصلاح یہہ ہوئی کہ نوابصاحب کے خاندان کے لوگ اپنے
مقدمات مین عدالت کا کام بہ اختیار خود کرلیتے تہے اور بہت خرابیان پیدا
ہوتی تہین اب یہہ قاعدہ جاری ہوا کہ مثل عام رعایا کے وے بہی عدالت
مین دادخواہ ہوا کرین اور اوسی طرح اپنے ذمگی مقدمات مین جوابدہی
کرین ۔
بتاریخ ۱۷- اکتوبر ۱۸۷۱ نواب صاحب کے صاحبزادہ وارث ریاست پیدا
ہوا بہت خوشی ہوئی اور اوسکا نام محمد یونس علیخان رکہا گیا پہلے دو
صاحبزادون کا انتقال ہوگیا تہا اور نحوست ایام سے کچہہ عرصہ بعد
اسکا بہی انتقال ہوا ۔

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized by eGangotri Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب ولیعہد انگلستان کی بیماری سے نواب صاحب
کو بہت فکر رہا دعا شفا کے واسطے خاص نماز پڑہی گئی اور خیرات تقسیم
ہوئی اور اونکے حصول صحت کی خوش خبر ایسی سمجھی گئی کہ گویا باغ دل
کی تشنہ زمین پر خوشی کا پہل پھول دینے والی بارش نازل ہوئی ہے
لارڈ میو صاحب کی ہلاکت کی خبر سنکے نواب صاحب کو از حد غم والم ہوا
قطع نظر اسکے کہ جناب ملکہ معظمہ کے قایم مقام کا قتل ہونا سخت مصیبت ہے
لارڈ صاحب موصوف بذاتہ عظیم الشان ونیک سیرت تہے رئیسون کو بھی صدمہ
صدمہ سخت پہونچا کہ لارڈ صاحب مرحوم ہندوستانی رئیسونکے بڑے خیرخواہ
تہے اور زیادہ تر افسوس کا سبب یہہ ہوا کہ ارتکاب اس جرم کا مسلمان
سے ہوا تہا ٭

اس سال مین حسب الحکم نواب صاحب صاحبزادہ عبید اللہ خان دیوان نے
رپورٹ متضمن حالات نظم ونسق ریاست مرتب کرکے بہ تعارف صاحب پولیٹکل
ایجنٹ گورنمنٹ کی خدمت مین ارسال کی اوسکی تشریح مین صاحب موصوف
نے تحریر کیا ہے کہ عدالتون کا انتظام از سر نو ہوا ہے اور اونکی کارروائی
کیواسطے قواعد جاری ہوئے ہین سرکار انگریزی نے قرضہ دینے کا اقرار
کیا تہا وہ نہین لیا گیا کیونکہ اہالیان ریاست نے اوسکی شرایط کو بار
سبکی ریاست سمجہہ کے منظور نکیا مگر چند ساہوکار بکفالت گورنمنٹ
سود پر قرضہ دینے کو رضامند ہین اسواسطے سرکار انگریزی سے درخواست
کی ہے کہ قرضہ لینے مین کفیل ہوجاوے ٭

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نواب صاحب کار و بار ریاست پر بہت متوجہ ہین اپنی رعایا کی بہتری
اور سرکار انگریزی کی خوشنودی کے خواہان ہو کے کام مین بہت کوشش
کرتے ہین مزاج مین فضول خرچی ہے مگر اب تخفیف کا ارادہ ہے نواب صاحب
اور دیوان دونون ہنود کے مذہبی رسمیات پر رعایتاً چشم پوشی کرتے
ہین باوصف تاکید و ہدایت قدیم شرعی لوگون کے نواب صاحب کی یہہ
انصاف پسندی تحسین و آفرین کے لایق ہے کہ اونہون نے چالیس
برس کی قید امتناع مرمت مندران کو فسخ کر دیا ہے سانبھر کا جھیل سرکار
انگریزی مین منتقل ہو جانے سے نمک کی تجارت موقوف ہوئی اور
راج جے پور مین سایر کا جدید بندوبست ہوا اس سے اس ریاست
کی تجارت اور آمدنی سایر مین کمی عاید ہوئی راج جے پور مین سابقاً
تھوڑا تھوڑا محصول جا بجا لیا جاتا تہا اب بجاے اوسکے صرف سرحد پر
ایک دفعہ کل محصول لیا جاتا ہے اس بندوبست سے تاجرون کو بہت
فایدہ ہوا مگر ریاست ٹونک کا نقصان ہوا کیونکہ پرگنہ ٹونک مثل جزیرہ
کے ہر طرف علاقہ جیپور سے محروس ہے وسط علاقہ مین واقع ہونے سے
ٹونک شہر ایک منڈی تہی برآمد مال کی آمد رفت ہاڑوتی کیطرف تہی اور
راج جے پور کا علاقہ تھوڑا سا پڑتا تہا اور خفیف محصول لیا جاتا تہا اب
برآمد و برآمد دونون پر کامل محصول لیا جاتا ہے علاوہ برین محلوج
کپڑا جناس پیداوار ملک علاقہ جے پور کے پرگنات و دیہات گرد نواح
شہر فروخت کیواسطے آتی تہین اور سرحد پر قلیل محصول لیا جاتا تہا اب

سرحد سے نکلنے پر کامل محصول لیا جاتا ہے امید تہی کہ جہانتک پرگنہ ٹونک
کا تعلق ہے راج جے پور سے ان قواعد مین ترمیم ہو جاویگی کیونکہ ٹونک سے
تجارت جاری رکھنے مین جیپور کا بہی فایدہ ہے مگر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ
نے وزیر راج جے پور سے اسباب مین گفتگو کی تو وزیر نے جواب دیا
کہ بندوبست جدید سے اگرچہ ٹونک کو کسیقدر نقصان ہے مگر فایدہ
بہی ہے کہ جو اجناس آگرہ سے آتی ہین اون پر جے پور کا محصول جو
دور مقامات کو جاوین بہت نرم پڑتا ہے اور اونکی خرید مین کفایت
ہوتی ہے البتہ یہہ امر صحیح ہے مگر ٹونک کے تاجر نقصان کے مقابلہ مین
اس فایدہ کو بہت خفیف سمجھتے ہین اسواسطے مقدمہ زیر تحریر رہا
سنہ ۱۲۷۲ و ۱۲۷۳ مین مقدمات متعلقہ رسمیات وعقاید مذہبی کی تحقیقات
فیصلہ کیواسطے عدالت شریعت مقرر ہوئی یہہ عدالت پیشتر بہی تہی مگر
صاحب کی صغر سنی کے زمانہ مین موقوف ہو گئی تہی اور اوسکا کام
عدالت اپیل مین ہوتا تہا ؛

عدالت اپیل مین صرف ایک حاکم تہا اسواسطے دوسرا اور مقرر ہوا کہ
متفق کام کرین - عدالت فوجداری کے انتظام مین مناسب اصلاح
ہوئی کہ کل مقدمات کی اطلاع محکمہ اپیل مین ہوکے درج رجسٹر ہوتے
کہ اس ذریعہ سے عدالت کی کارروائی کا نقشہ مرتب ہوتا رہیگا ؛
سڑک جے پور و ٹونک کے حصہ واقع ریاست ٹونک پر پشتہ خام تیار ہوا
منجملہ دس ہزار روپیہ زر منظوری کے پانچہزار روپیہ دیا گیا اور

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی ادائے سبیل درپیش ہوئی اور سڑک مین مقامات مناسب پر پل و موریان تیار ہوئین ٭

شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی حصول شفا رکلی پر صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ نے حسب الحکم گورنمنٹ نوابصاحب کے نام خریطہ مشعر شکرگذاری و خوشنودی گورنمنٹ بظہور خیرخواہی نوابصاحب ایام ناسازی طبیعت شہزادہ موصوف مین تحریر کیا سالگذشتہ مین رپورٹ متضمن حالات انتظام ریاست ارسال ہوئی اوس پر خریطہ صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہ اظہار خوشنودی گورنمنٹ وصول ہونے سے نوابصاحب کو بہت خوشی ہوئی اور بہ اجتماع دربار جملہ رشتہ داران و ملازمان بالعوض حصول نتیجہ کارکردگی خود و دستگیری گورنمنٹ ادائے فرایض مین شکریہ ادا کیا ٭

فلمنگ جون ۱۸۷۲ء مین دربار ٹونک نے مسٹر جان فلیمنگ صاحب سابق ہیڈ کلرک ایجنسی ہاڑوتی و ٹونک کو کہ حسب الحکم گورنمنٹ ناقابل کار متصور ہوکے برخاست ہوئے تہے ریاست مین نوکر رکہا اور شہر ٹونک کی صفائی و سرکاری باغات و مکانات و اراضی واقع دارالریاست کا اہتمام اونکے سپرد کیا ٭

نور اس سال مین حسب فرمایش کپتان میور صاحب پولیٹکل ایجنٹ شہر ٹونک مختصر تاریخ تصنیف ہوئی اور نوابصاحب نے مفصل تاریخ کا مرتب کرانا تجویز کرکے یہہ کام پنڈت رامکرن کے سپرد کیا۔ غلام احمد خان نے

بہی حسب فرمایش کپتان میور صاحب ٹونک کے حالات بشکل جغرافیہ لکھے ہین
اور وہ ایک کتاب بطور انتخاب تصنیفات شعرا تالیف کرنے مین مصروف
ہے ٭

نوابصاحب انتظام ریاست پر بہت متوجہ ہین اور علم اخلاق و فرایض
باہمی حاکم و محکوم کی کتابون کے مطالعہ کا بہت شوق رکہتے ہین کہ مولوی
نجف علیخان منصرم گرائی و فوجداری نے اس مضمون پر ایک کتاب لکہی
ہے کہ عنقریب شایع ہوگی مولوی موصوف نے انجیل کو فارسی نظم مین
ترجمہ کیا ہے کمال خوشی کی بات ہے کہ جناب فیض مآب ملکہ عالیہ فرمانروے
انگلستان کی عہد حکومت مین ایسی عمدہ کتابین تصنیف و تالیف ہوتی
ہین - انکے سواے کتاب وقایع جہانگیری بہی اردو مین ترجمہ ہوکے
اگست مین چہپنی شروع ہوئی ہے ٭

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ کی رپورٹ مین بہت افسوس سے لکہا ہے کہ ریاست ٹونک کا
انتظام اچہا نہین ہے نوابصاحب نے کل نظم و نسق ریاست کو بہ اختیار
مطلق صاحبزادہ عبید اللہ خان کو سپرد کرنا چاہا تہا مگر اوس نے منظور
نہ کیا ٭

ٹونک کے خاندان مین نواب صاحبان سابق و حال کے رشتہ دار کثیر
ہین ہر ایک صاحبزادہ کہلاتا ہے ہر ایک کی علیحدہ جایداد ہے اور ہر ایک
رئیس کے ساتہہ خود اختیاری کا دعوی کرتا ہے صاحبزادون مین
دیوان کے متوسل و شریک حال بہت کم ہین مگر جو ہین اوسکے مورد عنایت

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین باقیماندہ شاکی ہین کہ ہماری تعظیم وحقرسی واجب نہین ہوتی ہے
اس سبب سے باہم بہت حسد وعناد ہے اور اوس سے اکثر رئیس کے
ساتھہ گستاخی وعدول حکمی ہوتی ہے البتہ صاحبزادہ حافظ عباد اللہ
خان سابق سرگروہ پنچایت کو اہتمام کار ریاست مین شریک دیوان کرنے
سے اس خرابی کا کسیقدر انسداد ہوسکتا ہے وہ بزرگ آدمی ہے خاندان
کے سب لوگ اوسکا ادب کرتے ہین اور پہلے عہدہ پر اوس نے بہت اچھی طرح
کام کیا تہا اگر ان خرابیون کا انسداد نہو تو ریاست ٹونک مین بہت مشکلات
واقع ہونگی ٭

اکتوبر مین صاحبزادہ ولیعہد کے انتقال سے نواب صاحب کو سخت صدمہ
پہونچا اوسکے انتقال سے ایک دو روز بعد نواب صاحب نے بمقام دیولی
جاکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل سے ملاقات کی اس سے اونکی مستقل مزاجی
صفائی طبیعت وخیر خواہی بجانب سرکار ذوی الاقتدار ثابت ہوئی کرنیل
چلی صاحب نے بہت متعجب ہوکے نواب صاحب کا شکریہ ادا کیا محکمہ جات
عدالت فوجداری ودیوانی واپیل وکچہری مال مین ترتیب دفتر اچھی ہے
ورضابطہ کارروائی حسب اطمینان ہے مگر حاکم عدالت فوجداری کی سختی
ظلم کی بہت شکایت ہے یہہ شخص اگرچہ اچھی اسناد رکہتا ہے مگر اسقدر
ختیار مفوض ہونے کے لائق نہین ہے صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اوسکو
دوسرے کام پر بدلنے کی دیوان کو صلاح دی مگر اوس پر کچہہ عمل
ہوا اوسکے اس عہدہ پر رہنے سے رعایا پر بہت ظلم ہوتا ہے ٭

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کارروائی عدالت کی ایک یہہ نظیر ہے کہ ایک عورت مفقود الخبر ہو گئی تہی جب
شخص کے پاس وہ اخیر مرتبہ دیکہی گئی تہی وہ اوسکے قتل کی علت مین ماخوذ
ہوا چند وجوہات سے شبہہ تہا مگر ثبوت کافی نہ تہا عدالت سے حکم ہوا کہ
جب تک عورت حاضر آجاوے یا مدعا علیہ اپنی بیجرمی کا ثبوت بہونچاوے
مدعا علیہ بامشقت قید رہے - اس حکم کے بموجب مدعا علیہ چند سال سے
قید تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے اوسکی رہائی کا حکم دیا اور ہدایت کی
کہ جس مقدمہ مین ملزم کو شہادت بیجرمی داخل کرنے کیواسطے مہلت دینے
کی ضرورت ہو فیصلہ مقدمہ کا التوا معقول و معینہ میعاد سے زیادہ نہو
اکثر قیدی سالہا سال سے حوالات زیر تجویز مین مقید تہے کہ دیوان نے اونکے
جلد فیصلہ کرنیکا اقرار کیا +

شروع ۱۸۷۴ء سے نواب صاحب کو صاحبزادہ عبید اللہ خان کا اعتبار
بہ تدریج اوسکو بیدخل کرکے سب کام اپنے اختیار مین لے لیا اور آخر کار
سے برخاست کیا اول نواب صاحب نے چاہا تہا کہ دیوان کے بغیر کام چلاوین
مگر فروری ۱۸۷۵ء مین اپنے دادا صاحبزادہ محمد عباد اللہ خان کو جس
زمانہ انتظام ایجنسی مین سر پنچ ہو کے بہت لیاقت و نیکنامی سے کام
تہا مقرر کیا مگر نواب صاحب خود بہی محنت و توجہہ سے انصرام کار کرتے
۲۴ - فروری ۱۸۷۵ء کو نواب صاحب کے صاحبزادہ ولیعہد ریاست
ہوا اور اوسکا نام محمد غیاث الدین خان رکہا گیا +

ایسی ریاست کا انتظام کہ جہہ متفرق اور صدہا میل کے مختلف المواقع

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

واقع راجپوتانہ و وسط ہند پر مشتمل ہے خواہ نخواہ ہمیشہ دشوار ہوگا اور
ہر ایک پرگنہ کیواسطے علیحدہ عملہ اور فوج رکھنے سے بالضرور خرچ زیادہ ہوتا
ہے حکام کو بہت اختیارات ہین اونکے اختیار و زیادتیون پر صرف نواب
صاحب کی نگرانی و خبرگیری سے قید ہوسکتی ہے اور وہ نہین ہے ٭
پرگنات ٹونک و علی گڈہ عرف رام پورہ کا انتظام دیگر پرگنات کے انتظام
سے کہ وہ فاصلہ پر ہین بہت بہتر ہے تاہم سالانہ دورہ سے نواب صاحب
بذات خاص نگرانی کرکے اسلوبی انتظام مین بہت کوشش کرتے ہین کہ
اسباب مین وہ بھی مثل نواب صاحب سابق کے بہت محنت شعار ہین
عدالت کی کچہریان اکثر ہندوستانی ریاستون کی کچہریون سے بہتر ہین
قواعد منضبطہ کے بموجب کارروائی ہوتی ہے اور ترتیب کاغذات کی
بہت خبرگیری ہے ٭
خاندان نوابصاحب کے لوگون کی خود اختیاری کا حال جو پیشتر لکہا گیا ہے
روز بروز کم ہوتا جاتا ہے مگر کثرت مصارف کے سبب سے اون کا
ریاست پر بڑا بار ہے اگرچہ نوابصاحب اپنے خاندان مین چوتہی پشت
پر ہین مگر اونکے اہل قبیلہ ڈہائی سو آدمی سے کم نہین ہین اور اسی
حساب سے روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین اونکے قبضہ مین ۱۸۷۶ء
مین سوا چار لاکہ روپیہ یعنی زاید از ایک ثلث آمدنی ریاست سے جایداد
معاش تہی اور اوسکے بعد زیادہ ہوگئی ہے ٭
سڑک جے پور و ٹونک کا سالانہ خرچ بہ تعداد گیارہ ہزار روپیہ ادا ہوگیا ہے

CC-0. Kurukshetra University, Kurukshetra. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور سڑک قریب الاختتام ہے کام بدستور کپتان جیکب صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے اور اونکی مستعدی کارگذاری کے عوض دربار بہت شکرگذار ہے ٭

بتاریخ ۲۸ - جولائی ۱۸۷۵ء نواب صاحب کو ہیضہ کی بیماری اس شدت سے ہوئی کہ اونکی زیست کی امید نرہی اگرچہ نومبر مین بہت ضعیف تھے مگر نواب گورنر جنرل صاحب کشور ہند سے وقت داخلہ راجپوتانہ بمقام نیماچ ملاقات کرنے کے ارادہ سے اونکو بمشکل تمام باز رکھا تھا جنوری ۱۸۷۶ء مین نوابصاحب شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شہر ہونے کیواسطے آگرہ کو گئے ۲۶ - جنوری ۱۸۷۶ء کو نوابصاحب کے صاحبزادہ محمد علاؤالدین خان خلف دوم پیدا ہوئے چونکہ صاحبزادہ غیاث الدین خان جو سالگذشتہ مین پیدا ہوا تھا بتاریخ ۲ - فروری مرگیا یہی لڑکا ریاست رہا مارچ مین نوابصاحب شیر کے شکار اور انتظام امور ریاست کی نگرانی کیواسطے پرگنات سرونج وچھپرہ واقع مالوہ کو گئے اور وہان مدت تک قیام کیا نوابصاحب کا دادا صاحبزادہ حاجی محمد عباداللہ خان بدستور ریاست کا کام کرتا ہے اور خود نواب صاحب نگران حال ہیں کام اچھی طرح ہوتا ہے سڑک جے پور و ٹونک کا خرچ سالانہ بہ تعداد دو ہزار روپیہ ادا ہوا چونکہ اب علاقہ ٹونک مین صرف چند میل سڑک بننی باقی ہے نوابصاحب کا ارادہ ہے کہ کل زر مطلوبہ یکبارگی دیکر کام ختم کرادین ٭

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جنوری ۱۸۷۷ء مین نوابصاحب جلسہ اعلان قیصری دہلی مین شریک
ہوئے اور نوابصاحب سابق کی بدچلنی کے سبب سے سلامی کم ہوگئی تہی
بدستور بحال ہوگئی اور جلسہ مین اونکی تعظیم وتکریم ہوئی اوس سے بہت
خوش آئے +

سڑک جے پور و ٹونک شہر سے چار میل یعنی بناس ندی کے شمالی کنارہ تک
تیار ہوگئی ریاست ٹونک سے اس سڑک مین باون ہزار چار سو روپیہ
بطریقہ اقساط سالانہ ادا ہوکے خرچ ہوا ہے صرف بارہ سو روپیہ باقی
ہے +

انتظام ریاست اچھا نہین ہے برائے نام صاحبزادہ حافظ عباداللہ خان
دیوان ہے اور جہانتک اوس سے ہوسکا اوس نے اپنا کام اچھی طرح
کیا مگر پیری و بیماری کے سبب سے اب وہ اس بارگران کا متحمل نہین
ہوسکتا نواب صاحب نیک نیت اور صلاح پذیر ہین مگر اونکے طریقہ مین
ثبات واستقلال نہین اور مرض دیرپا لاحق ہونے کے سبب سے انصرام
کے لایق نہین ہین جب فروری ۱۸۷۷ء مین میجر والر صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل اور صاحب پولیٹکل ایجنٹ ٹونک مین آئے اونہون نے بہت
سی گفتگو کی نواب صاحب اور دیوان دونون نے تسلیم کیا کہ عملہ انتظام
ریاست اچھا نہین ہے اور ٹونک مین کوئی اس قابل نہین ہے کہ اسکو
دیوانی پر مقرر کیا جاوے اس صورت مین نواب صاحب کو فکر ہے
کہ ٹھیک چلن ولیاقت ہندوستانی شخص کو اہتمام کاروبار ریاست

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیواسطے مقرر کرین یقین ہے تو البصاحب کسیکو مقرر کرینگے مگر اوسکو انجام
کار مین بہت مشکلین پیش آوینگی بعض صاحبزادون کی دعویداری سے
ریاست ٹونک مین بہت نااتفاقی اور رنجش ہے اونکو دعوی خود اختیاری
ہے اور دربار کے ساتھہ عدول حکمی سے پیش آتے ہین ٹونک کی ریاست
مین مذہبی تعصب بہت ہے کہ اکثر ہندو رعایا کے ساتھہ سختی و تشدد
ظہور پذیر ہوجاتا ہے اس مجمع کا سرگروہ صاحبزادہ احمد خان ہے کہ انگریز
ہمراہیون نے ہنود کے ایک مذہبی مجمع پر جو زیادتی و مزاحمت کی اوسکی
مفصل حال علیحدہ رپورٹ کے ذریعہ سے گورنمنٹ کو لکھا گیا مگر تو البصاحب
اپنے سرکش رشتہ دارون کو حرکات ناشایستہ سے باز رکھنے مین
بہت کوشش کرتے ہین اور اونکے مذہبی تعصب مین شریک نہین
ہوتے ۔

اس زیادتی کا حال ۳۱ - مارچ ۱۸۷۷ء کے اخبار راجپوتانہ نیوس مطبوعہ
اجمیر مین اسطرح لکھا گیا تہا کہ ۲۶ - مارچ کو سراوگیون نے پارسناتہ کا
نکالا جب صاحبزادہ احمد خان کے مکان کے قریب پہونچا اوسکے ملازم
حلال خورون نے سراوگیون کو بانسون سے ایسا مارا کہ دس آدمی
شدید اور چار قریب المرگ ہوگئے اور اونکے زیور و پارچہ وغیرہ کو
لیا اونہون نے صاحبزادہ عباداللہ خان دیوان کے پاس نالش
مگر اوس نے بخوف احمد خان کچہہ سماعت نکی تب سراوگیون نے قلعہ
جاکے دہرنا دیا وہان سے بہی کچہہ حقرسی نہوئی تو ہزار آدمی مکان

دوکان بند کرکے شہر سے چلدئے نوابصاحب نے چوبدار بہیج کے دوکان
کہولنے اور رتھ لیجانیکی واسطے کہا مگر اونہون نے واپسی مال مغروتہ تعدادی
دوہزار روپیہ اور ظالمون کی سزادہی کا دعوی کیا نوابصاحب نے اونکو
دیوان کے پاس بہیجاوے نہین جاتے تہے مگر دیوان نے بزبردستی طلب
کرلیا اور فہمایش وچشم نمائی سے دوکان کہولنے اور رتھہ نکالنے کی ہدایت
کی مگر احمد خان نے یہہ حال سنکے کہلا بہیجا کہ اگر میرے مکان کے قریب رتھ
نکلے گا تو مین اونکو مار ڈالونگا سراوگیون نے ارادہ کیا کہ اگر ۲۸- مارچ کو
دادرسی نہو تو دیوالی جاکے صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی خدمت مین استغاثہ
کرین ٭

۲- فروری ۱۸۱۸ء کے اوسی اخبار مین لکہا ہے کہ بہیا فیض اللہ خان
وزیر اعظم سابق جودہ پور کا والد عبداللہ خان ٹونک مین آگیا ہے اوسنے
صاحب پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی سے ریاست کی شکایت کی تہی اور بنظر
سماعت اپنے پسر فیض اللہ خان کو جودہ پور مین نوکر کرایا تہا صاحبان
پولیٹکل ایجنٹ ہاڑوتی وجودہ پور نے تحقیقات کی تو شکایت محض باطل
ثابت ہوئی نوابصاحب نے صاحب پولیٹکل ایجنٹ سے درخواست کی
کہ عبداللہ خان ریاست سے خارج کیا جاوے اور پہر نہ آنے پاوے
یہہ خبر پاکر ٹونک سے جودہ پور کو بہاگ گیا مگر اوسکا اسباب کل ٹونک
مین رہگیا اوسوقت سے وہ ہرچند چاہتا رہا کہ واپس آوے مگر نہ اسکا
دہلی کے جلسہ مین عبداللہ خان مہاراجہ صاحب جودہ پور کے ساتہہ

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گیا تہا وہان اوس نے ٹونک کے مصاحبون کو رضامند کرلیا اور نواب صاحب نے اوسکا قصور معاف کرکے ٹونک مین آنے کی اجازت دی اسکی وجہ یہہ بتلاتے ہین کہ نواب صاحب کو مہاراجہ صاحب جودہ پور کی برابری کا بہت شوق تہا عبداللہ خان کی دونون ریاستون کے مصاحبون سے ملاقات ہے اوس نے دونون رئیسون کی ملاقات کرادی اور نواب صاحب کو رئیس جودہ پور کی مسند پر نشست دلوائی کہ اس سے پیشتر رئیس جودہ پور کو اونکا برابر بیٹہنا منظور نہ تہا اس حسن خدمت کے عیوض نواب صاحب نے اوسکو ٹونک مین واپس آنیکی اجازت دی ہے ؛

ایک برہمن کی عورت نے دختر کشی کی تہی اوس سے باز پرس ہوئی اوسنے رشوت دیکے بریت حاصل کی مگر اہل برادری نے اوسکو ذات سے خارج کردیا اوس نے رشوت دیکے برادری مین شامل ہونیکا سرکار سے اجازت نامہ حاصل کیا کہ اسپر بہت بحث اور برہمنون پر سختی ہوئی اس مباحثہ اور طمع نفسانی سے اہالیان ریاست اوسکے اصل جرم دختر کشی کو بہول گئے ؛

صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحب پولٹیکل ایجنٹ نے عدالت فوجداری و دیوانی کی کچہریون اور جیلخانہ و شفاخانہ کا ملاحظہ کیا عدالتون کا دفتر بخوبی مرتب نظر آیا کہ عہد انتظام ایجنسی کا شہرہ کسیقدر ابتک چلا آتا ہے جیلخانہ صاف تہا اور شفاخانہ کا انتظام اچہا تہا نیٹو ڈاکٹر سے سب لوگ خوش ہین ڈاکٹر مور صاحب نے عملہ شفاخانہ کی تنخواہ مین اضافہ کرانا چاہا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ نوابصاحب نے فوراً منظور کرلیا ایسے معاملات مین نوابصاحب حکام انگریزی کی تجویزون کو بخوشی منظور کرتے ہین ٭

قحط ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹ء

جون مین بارش ہوئی مگر بعد ازان امساک ہوگیا نواب صاحب نے مع کل ملازمین و رعایا کے جاکے نماز پڑہی اور بارش کی دعا مانگی ۱۴ جولائی کو بارش ہوئی اور ایکدفعہ خوف رفع ہوگیا جولائی کے ساتھہ بارش جاتی رہی اگست خشک گذرا ستمبر مین ہر روز سہ پہر کو ابر جمع ہوتا صبح کو مطلع صاف ہوجاتا آثار قحط نمودار ہوئے مسلمان ہر روز دعا مانگنے کو جانے لگے ہنود نے اپنے دیوتون کو جان تلف کرنے کی دہمکی دی نرخ اجناس گران ہوا بانس مین بیج نکلا بقالون کو خوشی ہوئی پٹیلون سے غلہ فروخت کرنیکا ارادہ کیا ارزانی غلہ کی تاکید کیگئی مگر کارگر نہوئی غلہ بالکل مخفی ہوگیا لوگ کہنے لگے ابہی سے یہہ حال ہے تو عین قحط مین کیا ہوگا سب نے غلہ جمع کرنا شروع کیا جہان موجودگی غلہ کی خبر پہونچی ہزارہا آدمی جمع ہوگئے ایک دوسرے پر گرنے لگے زبردست لیجاتے زیردست تکتے رہتے عوام بقالون سے ناراض ہوئے کہ پچیس تیس کا خریدا ہے دس بارہ سیر کا بیچتے ہین اسپر بہی صبر نہین ہر طرف گرانی غلہ کی شکایت تہی جابجا لوگ حکام سے درخواست کرتے تہے نرخ ارزان کرو ٭

ستمبر مین دریافت ہوا کہ ٹونک مین غلہ کا ذخیرہ بہت کم ہے ساہوکارون نے

نسکانے مین کوتاہی کی اس خوف سے کہ راستہ مین لٹ جاوے گا اور اگر
سالم پہونچیگا تو اوسکا حکمی نرخ مقرر ہوگا اور نقصان ہوگا ۔
اسواسطے ریاست کیطرف سے علاقہ جے پور مین گماشتون کو بھیجا گیا کہ
وہان سے خریدین ساہوکارون کی ہر طرح تسلی کی گئی اور بحسب ضرورت
حفاظت کیواسطے پہرہ بھیجنے کی اجازت ہوئی محصول درآمد پیشتر سے
ہوگیا تہا تجارت غلہ کی ازادی مطلق دی گئی علاقہ جے پور سے گماشتگان
صرف بارہ ہزار روپیہ کا غلہ لیکر واپس آئے دریافت ہوا کہ باوصف
اجازت عام مہاراجہ صاحب کے اہلکاران و باشندگان ملک کو
نہوا کہ غلہ دین اس صورت مین جب کوٹہ و بوندی والور سے کچہہ امید
نرہی صرف ممالک مغربی و شمالی باقی رہگئے اسواسطے گماشتون کو آگرہ
جہرکہ فیروزپور مین بھیجا گیا اور اونکو ہدایت ہوئی کہ جسقدر ملے فی الفور خ
کر بھیجدین کیونکہ یہہ بہی خوف تہا کہ تہوڑے عرصہ مین چارہ ایسا نایاب
ہوجاوے گا کہ باربرداری کیواسطے مویشی نہ مل سکین گے ۔ ۱۰ اکتو
کالیے ۱۰۰ من غلہ خرید ہوا اوسپر ۱۰۰ روپیہ کرایہ وغیرہ کا خرچ ہوا اور
ارادہ تہا کہ اس سے دوچند خریدا جاوے مگر پہر ساہوکارون نے بجا
اسکے کہ سرکار سے خرید ہونے پر غلہ کی تجارت چہوڑ دیتے صرف یہہ کفا
منظور کرلی کہ بہرتی سے کچہہ نقصان نہوگا اور اسقدر بہم پہونچا دیگا
کو زیادہ غلہ خریدنے کی ضرورت نرہی سرکاری اور ساہوکارون کا
کل یک لکھہ ۱۰۰ ساٹہ ۸۰ من غلہ خرید ہوا اسمین سے ۱۰۰ ۱۰۰ عیا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرگنات گرد نواح مین بہیجا گیا - اکثر اوقات غلہ بلا ہمراہی محافظان آیا
اور اگرچہ چند مرتبہ خفیف چوریان ہوئین مگر کوئی کہیپ غلہ کی لٹی نہین
یہہ امن مہاراجہ صاحب جیپور کی خوش انتظامی سے رہا ہی کہ اونکے
علاقہ مین ہوکے سڑک گذری ہے اگر غارتگری کی ایک بہی واردات
ہوتی ہے تو ہزارہا من غلہ کی آمد بند ہوجاتی ؛

آگرہ کے ساہوکارون نے بڑی بے ایمانی کی وہان خریدارون کا بڑا
ہجوم تہا اسپر بھی ایمنداری کے فایدہ پر قناعت نکرکے ایفاء اقرار مین
بدعہدی کی اور کل راجپوتانہ مین بدنامی حاصل کی ہندوستان مین
عام قاعدہ ہے کہ بیعانہ لینے پر نرخ پختہ ہوجاتا ہی مگر اونہون نے بیعانہ
لینے کے بعد نرخ گران ہوجانے سے غلہ دینے مین انکار کیا ؛

۱۰ اکتوبر کو گیہون آٹھہ سیر اور دیگر غلہ دس سیر بکتا تہا ٹونک کی گلیون
مین ہزارہا محتاج پہرتے تہے نوسو روپیہ ماہوار کا چندہ جمع کرکے خیراتخانہ
جاری کیا ٹونک کے شریف مسلمانون نے بہت بخل کیا اسمین جو خرچ
زیادہ ہوا ریاست سے دیا گیا بوڑہے وضعیف لوگون کو جو کام کرنے کے
لایق نہ تہے آدہ سیر ڈیڑہ پاؤ غلہ دیا جاتا تہا کہ زندہ رکہنے کو کافی ہو
اور اس غرض سے کہ مزدوری کرکے اور پیدا
کرین اون سے کچہہ کام نہین لیا جاتا تہا جون تک خیرات خانہ کا
کام جاری رہا اور دس گیارہ ہزار روپیہ خرچ ہوا - ریاست سے
دیسی محتاجون کے واسطے للعہ ۔ صماء اور دیا گیا کہ اونکو پختہ کہانا تقسیم

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوا صدہا آدمی کا گذارہ ہوا غایت درجہ کی گرانی دسمبر مین ہوئی کہ گیہون
۷ ثار اور دیگر غلہ ۸ ثار فروخت ہوئے مگر بعد ازان ارزانی ہوگئی صدہا
آدمی نے بیر کہا کے اور برگ بیر یعنی پالہ فروخت کرکے بسر اوقات کی ؛
اس اثنار مین گورنمنٹ سے لاکہہ روپیہ قرضہ کی منظوری آنے پر ٹونک
ورام پورہ مین تعمیرات جاری ہوئین تہوڑا سا غلہ دیا جاتا تو بہی فقیر
روز بروز زیادہ ہوتے تہے اخیر جنوری مین ۱۷۹۵ - مزدور کام کر
تہے فروری مین ۲۵۰۰ ہوگئے مارچ مین کہتیون کے کام پر مزدوری
مل گئی اور صرف ۱۴۰۰ رہگئے دانستہ اختصار کیا گیا ورنہ گردنواح سے
ہزارون جمع ہوجاتے ان تعمیرات کے سوائے سرکاری چاہات ا
تالابون کے واسطے تقاوی دی گئی کہ اُس سے بہت آدمیون کو
ملی پیداوار ربیع بہی جیسی امید تہی ہوئی اسواسطے تین ہزار آدمیو
کیواسطے جون تک کام جاری رکہنا پڑا ؛
اگرچہ ان تدبیرون سے ہزارون کی دستگیری ہوئی مگر محتاجو
کثرت دیکہہ کے رقت آتی تہی صدہا آدمی صرف فاقہ سے مرگئے اور
صرف پوست واستخوان سے پہرتے تہے خصوص کولی چمار وغیرہ
قومون پر سخت مصیبت تہی ؛
ٹونک مین مسلمانون کی کثیر الازدواجی سے ہزارون عورت و بچہ جو
وسرگردان پہرتے تہے ٹونک ورام پورہ کا رقبہ ۶۴۰ مربع میل ہے
اور قریب ۱۳۰۰۰۰ باشندونکی آبادی ہے ۱۸۶۸ء مین کل پیدا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سے لکہہ [illegible] صما من ہوئی تہی اور اوسکی قیمت اوس زمانہ کے نرخ
سے [illegible] لکہہ روپیہ ہوا اس سال مین ایک لاکہہ [illegible] من غلہ قیمتی سے لکہہ
[illegible] روپیہ پیدا ہوا پس چار لاکہہ [illegible] صما من غلہ معمولی نرخ سے
[illegible] لکہہ [illegible] کا کم پیدا ہوا ؛

مویشی صرف تیس فیصدی بچے گہاس وغلہ کا ایک نرخ یعنی دس سیر تہا
بتیس دیہات قرب وجوار ٹونک مین مویشیون کا شمار کرایا تو ثابت ہوا کہ

جون مین موجود تہے	مر گئے	قریب المرگ تہے	باقی رہے
۱۲۷۱۱	۷۲۷۶	۱۳۲۲	۴۱۱۳

پرگنات ٹونک ورام پورہ مین ۱۰۰۴۳۰ مویشی تہے انمین سے ۷۰۲۹۲
ضایع ہوئی کہ بحساب اوسط دس روپیہ فی راس [illegible] لکہہ [illegible]
کا نقصان ہوا کہ مویشی اور پیداوار کا کل نقصان بہ تعداد [illegible] لکہہ [illegible]
[illegible] ہوا ٹکون کا نرخ جو [illegible] کا رہتا تہا [illegible] کا ہوگیا اس سے
پیسہ کی کمقدری ظاہر ہے اور یہہ بہی ثابت ہوا کہ تانبہ کی فقط خریداری
موقوف نہوئی بلکہ ظروف مسی کہنہ لوگون نے بکثرت فروخت کئے تہے
سابقاً ۱۷۸۳ و ۱۷۸۴ و ۱۸۱۳ و ۱۸۳۷ و ۱۸۳۸ مین بہی اس ملک مین قحط ہوئے
ہین اور ۱۷۵۶ و ۱۷۶۱ و ۱۷۲۱ و ۱۸۳۴ و ۱۸۴۰ مین گرانی
نرخ رہی اسوقت ٹونک مین ایک سیٹھ تہا جسکی عمر ۱۷۸۳ مین دس
برس کی تہی اوس نے تینون قحط دیکہے تہے اوسکا بیان ہے کہ ۱۷۸۳
مین کمی بارش سے غلہ پیدا نہوا تہا اور ہریانہ کے لوگ بکثرت آئے تہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس سے نرخ گران ہوگیا تہا کیہون ۱۳ تار و دیگر غلہ ۱۵ تار بکے تہے مگر زیادہ
قحط دو ماہ تک رہا بعد ازان پیداوار خریف ہوگئی اور نرخ غلہ دون
ہوگیا ؛

سنہ ۱۸۱۳ کا قحط بہت لوگونکو یاد ہے اوسمین بہی بہت تکلیف ہوئی
تہی دو سال کی قلت بارش سے اور پنڈارونکی افواج کثیر کی تاخت
وتاراج سے سخت مصیبت نازل ہوئی تہی دو مہینے تک غلہ پانچ سیر کا
بکا تہا مگر بعد ازان پیداوار ربیع اچہی ہونے سے ۲۵ تار ہوگیا مگر
کہتے ہین کہ چارہ بہت تہا اور گہی چار سیر کا بکتا تہا ؛

سنہ ۱۸۳۷ و ۱۸۳۸ کا قحط جو ممالک مغربی و شمالی مین ہوا ٹونک مین بہی تہا
غلہ بارہ تیرہ سیر کا ہوگیا تہا مگر چارہ بہ افراط تہا مویشی نہ مرے ؛
سنہ ۱۹۶۱ و ۱۹۶۲ کے قحط سے یہان صرف کسیقدر گرانی ہوئی تہی مگر کچہہ
تکلیف نہوئی ؛

پس کل باشندگان ملک کی شہادت سے یہہ قحط سختی و طوالت مین
سنہ ۱۸۱۳ کے قحط کی برابر ہوا اور دیگر قحطون سے جو لوگون کی یاد
مین ہین سب سے شدید تر تہا سنہ ۱۸۱۳ مین اس سال کی نسبت
نرخ بہت گران ہوگیا تہا مگر اس سال مین دودہ اور گہی کی اوسقدر
سہ چند گرانی رہی اور مویشیون کا نقصان حد سے زیادہ ہوا ؛
کپتان بروس صاحب نے لکہا ہے کہ اس ریاست مین مسلمانون
کی آبادی زیادہ نہوتی تو بڑی تکلیف ہوتی گوشت گاؤ سے لوگ

بہت گذارہ ہوا باشندگان اطراف اپنے اور مویشیون کی خوراک
ملنے کے سبب سے یہان ہوکر گذرتے تہے اور مویشیون کو فروخت
کرتے تہے گاؤ کی ارزانی ہوگئی بیل ایک ایک روپیہ مین ملتا تہا اکتوبر
تک گوشت ستائیس سیر کا بکتا رہا اور گوشت کا بازار بہت گرم رہا
اس قیمت پر قصاب بہ آسانی خرید سکتے تہے مگر چارہ کی قلت سے رکھنا
غیر ممکن تہا اسواسطے فوراً ذبح کرڈالتے تہے ؛

زمانہ کی سختی صریح عیان ہے کہ ہندو باوجود اس علم کے کہ مسلمان
قصائی کیواسطے خریدتے ہین اپنے متبرک حیوان کو اونکے ہاتہہ فروخت
کرتے تہے تشدد قحط اور غلبہ گرسنگی کا اصل حال ظاہر ہونے کیواسطے
یہی ایک امر ہزار تشریح سے زیادہ ہے ؛

مگر ٹونک و رام پورہ کے سوا دیگر چار پرگنات مین قحط نہین ہوا ٹونک
مین کپتان بلیر صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل اور صاحبزادہ
حافظ عباد اللہ خان کی حسن انتظامی اور دانائی سے ہزارہا مخلوق
کا پرورش و دستگیری ہوئی کہ اونکی کارگذاری تحسین و آفرین
کے لایق ہے ؛

جمع و خرچ ریاست

آمدنی ریاست دو اقسام مال و سوائی پر منقسم ہے سوائی مین سایر
اسٹامپ دارالضرب و جرمانہ و نذرانہ وغیرہ داخل ہین سنہ ۱۲۶۶ و ۱۲۶۷ مین

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

جرمانہ و نذرانہ و مال ضبطی و لاوارثی کی آمدنی بہ تعداد یک لکہہ عـــ ۱۰ ماہ
ہوئی مگر حکام کی سختی سے اس آمدنی مین بہت اضافہ ہوا ہے ورنہ ان
مدات کی واجبی آمدنی اس سے چہارم ہے ؛

مدرسہ و شفاخانہ و سٹامپ کی آمدنی جدید قسم کی ہے خصوصاً سٹامپ
کی رقمین سختی سے وصول کیجاتی ہین اکثر سرکاری کاغذات متعلق بہ
تجارت و امور خانگی کاغذ اسٹامپ پر لکہے جاتے ہین جاگیردارونکی اسناد بیش قیمتی
کاغذات فیصدی عـــ ۸ پر لکہوائی گئی ہین اور اسیطرح ٹہیکہ دیہات
کے پٹہ جات اسٹامپ گران پر تحریر ہوتے ہین ؛

لاگ مدرسہ و شفاخانہ کی بحساب دو روپیہ فیصدی مال پر لیجاتی
ہے حالانکہ اونمین اوسکا ساتوان حصہ بہی خرچ نہین ہوتا ہے مدارس
و دار الشفا نام کیواسطے ہین کہ لوگ حسب تحریک سرکار انگریزی قبول
کرکے محصول ادا کرین ؛

بعض پرگنات کی مالگذاری پر دو روپیہ فیصدی بٹہ سکہ مروج مادہو پوری
بمقابلہ سکہ انگریزی لیا جاتا ہے اجراء سکہ انگریزی کی اطلاع نواب
گورنر جنرل صاحب کیخدمت مین بڑے فخر سے دیگئی تہی مگر اصل مقصد
اسکا یہی تہا کہ رواج سکہ انگریزی کی شہرت کرکے زر بٹہ وصول کرین
جن پرگنات مین مادہو پوری روپیہ انگریزی روپیہ سے کم قیمت مین چلتا ہے وہان
بٹہ لیا جاتا ہے مگر جس پرگنہ مثل سرونج مین سکہ مروج انگریزی روپیہ
سے قیمت مین زیادہ ہے وہان کچہہ منہائی نہین ہوتی اور ملازمین

و فوج کو تنخواہ بدستور مادہو پوری سے دیجاتی ہے انکے سواے دیگر
خفیف محاصل بہت ہین کہ اون سے زر کثیر جمع ہوتا ہے اونمین سے مقدم
حفاظت ڈاک انگریزی کا خرچ ہے کہ بحساب ڈہائی آنہ فی روپیہ
جاگیردارون سے لیا جاتا ہے ؛

حساب جمع و خرچ بہت ابتری و بیضابطگی سے تیار ہوتا ہے کہ سمجہہ
مین آنا مشکل ہے جمع کا حساب فصلی سنہ اور ہجری مہینے سے لکہا
جاتا ہی اور ملازمون کی تنخواہ انگریزی مہینون سے تقسیم ہوتی ہے ؛

نواب محمد علیخان صاحب مخروج کو بے اختیاری کیوقت تین لاکہہ روپیہ
کا نقد و مال ملنے کی اجازت ہوئی تہی کہ ؎ لمالہ ؎ کا مال اور
ایک لکہہ للے ؎ ما الله نقد موجودہ خزانہ لے گئے اور ایک لاکہہ چالیس
ہزار روپیہ پیچہے سے بہیجنا تجویز ہوکے بذریعہ اقساط تین ہزار روپیہ
ماہواری دینا قرار پایا ؛

آبکاری کا سررشتہ بوجہہ ممانعت مذہبی اس ریاست مین ہمیشہ سے ممنوع
رہا ہے کل علاقہ مین کوئی بھٹی نہین ہے اور نہ کوئی شخص فروخت
کرنے پاتا ہے جسکی نسبت شراب کا پینا ثابت ہوجاوے اوسکو سخت
سزا ہوتی ہے مگر اسبات کو سب قبول کرتے ہین کہ اس ممانعت سے
استعمال اشیاء منشی کا انسداد بالکل نہوا اطراف سے خفیہ آتی ہین
اور جو لوگ بظاہر پرہیزگار ہین بہت استعمال کرتے ہین سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷
مین حسب منظوری صاحب ایجنٹ گورنر جنرل اجراء آمدنی آبکاری

کی تجویز ہوئی تہی مگر اوس پر عمل نہوا ؛

سنہ ۱۸۱۸ سے بسبب انگریزی عملداری ہوجانیکے راجپوتانہ و وسط ہند مین امن ہوا اوسوقت سے باوجود سخت و بیقاعدہ بندوبست کی ریاست کی آمدنی مین جو اضافہ ہوا نقشہ ذیل سے ظاہر ہے ؛

نام سنہ	مالگذاری	سوائی	جاگیر	میزان
سنہ ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۲۸ و ۱۸۲۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۳۸ و ۱۸۳۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۴۸ و ۱۸۴۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۵۸ و ۱۸۵۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سنہ ۱۸۶۸ و ۱۸۶۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ مین سلطان جہان بیگم کا انتقال ہوا اوسکی جاگیر تعدادی [illegible] شامل خالصہ ہونے سے ریاست کی زیرباری مین تخفیف ہوئی اور قریب ایک ہزار روپیہ ماہوار کے تنخواہ ملازمان مین کمی ہوئی سنہ ۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ مین نذرانہ مسند نشینی نواب صاحب و خرچ دربار گورنری مین [illegible]

...kul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gy...

نوابصاحب نے مسلمان وہندو معافیداران مذہبی کو پانچہزار روپیہ
معاف کیا اور کوٹھی تجارت ریاست کا منافع بہ تعداد چھہ ہزار روپیہ
خیرات مین خرچ کیا کمی محصول راہداری ٹونک وعلی گڈہ ویماہیڑہ
سے کہ ٹونک وعلی گڈہ مین بہرتی نمک سانبہر کا جدید انتظام ہوا اور
بماہیڑہ مین بوجہ تقرر میزان افیون اودے پور کے نقصان ہوا
آمدنی ریاست مین سترہ ہزار روپیہ کی کمی عاید ہوئی ؛
۱۸۷۴ء مین سرکار انگریزی کے قرضہ تعدادی ایک لاکھہ روپیہ کی
اخیر قسط پچیس ہزار روپیہ مع سود ادا کرکے بیباقی کی گئی اور نواب
صاحب مخرج کا تین لاکھہ روپیہ تمام وکمال ادا ہوکے افکا ماہواری
شاہرہ بروقت ارسال ہوتا رہا خراج لادہ کا سمہ ۱۹۳۱ وصول
ہوکے سمہ ۱۹۳۲ باقی رہا راج جے پور مین سکہ مادہو پوری کے
روپیہ کا بنانا موقوف ہوگیا تو ریاست ٹونک مین اُس سکہ کی تیاری
بواسطے دارالضرب از سر نو جاری ہوئی اور یکسان سکہ جات کے
جرار مین دربار نے حسب منشاء گورنمنٹ عمل کرنیکا اقرار کیا ؛
۱۸۷۶ء مین نوابصاحب نے مصارف ریاست وخانگی خصوصاً
مدات خاص کی تخفیف سے خرچ مین بہت کمی کی مگر اس کمی سے کچھہ
فایدہ نہوا کہ دوسرے سال مصارف زاید از آمدنی ہونے سے
پھر پھر قرض لینا پڑا اور ۱۸۷۶ء ۱۸۷۷ء مین نوابصاحب کے دہلی جانے
تخمیناً لاکھہ روپیہ خرچ پڑا اور بدنظمی کے سبب سے سالگذشتہ کی

مالگذاری بہت باقی رہگئی ؛

۶۷ و ۱۸۶۸ء مین قرضہ ریاست حسب تفصیل ذیل بہ تعداد للعہ لکہہ

ے ۔ ۔ صہ رتہا ؛

قرضہ سودی ساہوکاران صہ لکہہ صہ ۔ لما للعہ	قرضہ بلا سود جسکی قسط بندی ہوگئی صہ ۔ ۔ ما ۔ للعہ
قرضہ متفرق تاجران بلا سود ے لکہہ الہ ۔ ۔ ما ۔ ے	تنخواہ ملازمان برخاست شدہ ہ لکہہ صہ ۔ ۔

شقہ جات اقراری نواب وزیر الدولہ صاحب و محمد علیخانصاحب

ہ لکہہ مو ۔ ۔ لما ۔ لعہ

۶۸ و ۱۸۶۹ء مین دو لاکہہ ۔ ۔ صما ۔ لعہ کے قرضخواہون سے سود کی شرح بجاے بارہ روپیہ فیصدی سالانہ دس روپیہ کرائی گئی اس سے آٹہہ ہزار روپیہ سالانہ کے سود مین کمی ہوئی ۶۹ و ۱۸۷۰ء مین قرضہ تعدادی تیرہ لاکہہ روپیہ کو ساڑہے سات برس مین ادا کرنے کی تجویز ہوئی اور نوابصاحب نے خرچ ریاست کو بہ تعداد ساڑہے آٹہہ لاکہہ روپیہ محدود رکہہ کے کفایت شعاری و عملدرآمد تجویز اداے قرضہ کا اقرار واثق کیا ۔ ۷۰ و ۱۸۷۱ء تک دو سال مین للعہ لکہہ لہ ۔ ۔ لما للعہ قرضہ و سود مین ادا ہوا مگر خفیف رقمین جو باعث بدنامی ریاست تہین بہت باقی رہگئین اداے قرضہ کا جو بندوبست کپتان بلیر صاحب نے کیا تہا جا

رہا اور سنہ ۱۸۷۲ و ۷۱ مین یک لکہہ لوے ۲ سا معہ اصل و سود مین ادا
ہوا مگر سرکار انگریزی کے تعارف سے دیگر قرضہ لینے کی درخواست
ہوئی ؛

سنہ ۱۸۷۳ و ۷۲ مین مبلغ دو لکہہ معہ ۲ صما للوے قدیم قرضہ مین ادا ہوا
اوسمین سے معہ ۲ صما بوجہہ قرضہ سرکاری تعدادی لاکہہ روپیہ
اجمیر کے خزانہ مین داخل ہوا اور باقیماندہ یک لکہہ للوے ۲
حسب قرارداد کپتان بلیر صاحب ساہوکارون کو دیا گیا ؛

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴ مین سودی قرضہ کی اخیر قسط مجوزہ کپتان بلیر صاحب
ادا ہوگئی اور اوسکے ساتھہ قسط تعدادی ۲ روپیہ سالانہ
واجب الطلب نواب صاحب مخروج ادا ہو کے ریاست ایک لاکہہ
۲ کے سالانہ مطالبہ سے سبکدوش ہوئی مگر سوا لاکہہ روپیہ
کا قرضہ قدیم بلا سود باقی رہا اور جو قرضہ نوابصاحب نے اپنی
مسند نشینی کے بعد لیا اختتام سال پر بہ تعداد پانچ لاکہہ روپیہ ہوگیا
لیکن ہمدران حال قرضہ قدیم تعدادی ساڑہے نو لاکہہ روپیہ
جسپر سود چڑہتا تہا ادا ہوگیا اور باسٹہہ ہزار روپیہ نواب صاحب
مخروج کے مصارف کیواسطے بنارس کو جاتا رہا۔ اس سوا چہہ لاکہہ
روپیے کے سواے ریاست کے ذمہ سوا لاکہہ روپیہ عجب طرح کے
قرضہ کا ہے کہ حساب بقایاء تنخواہ و انعام کی بابت نواب امیر خان
صاحب کے وقت سے چلا آتا ہی کہ جب ریاست مین گنجایش ہوگی

ادا کیا جائیگا یقین ہے اس روپیہ کے مستحقون کو اگر روپیہ مین
چار آنہ ملجاوین تو بہی وے بخوشی لے لینگے اور غنیمت سمجہینگے ؛

شش تمال

اس ریاست مین مالگذاری کئی طرح سے وصول کیجاتی ہے بعض
پرگنون مین نقد لیجاتی ہے بعض مین جنس اور بعض مین نقد و جنس
دونون مگر سب مین نقد یا جنس کی شرح معین ہے کہ اوس شرح
کے بموجب دینے مین رعایا کو کچہہ عذر و شکایت نہین ہوتی اگرچہ
یہہ شرح علاقہ انگریزی کی نسبت سخت ہے مگر اوسمین کوئی اعتراض
نہین کرتا شکایت صرف اوسی حالت مین ہوتی ہے جب حیلتاً یا
صراحتاً اوسمین اضافہ کیا جاتا ہی سرکار اور کاشتکارونکے درمیان
ایک مقدمونکا فریق ہے کہ مالگذاری وصول کرتا ہے ؛
مثل کل راجپوتانہ کے اس ریاست مین بہی کثرت زمین و قلت کاشتکاران
سے کاشتکار مالک اراضی سمجہا جاتا ہے مگر ایصال جمع مین خصوص
جب جمعبندی سنگین ہے ہر ایک شخص غنین و فریب دہی سے موجب
تکلیف ہوتا ہے اس سبب سے ریاستونمین دیہات کو ٹہیکہ پر دینے
کا دستور بہت مروج ہے اس ریاست مین ٹہیکہ دار تین قسمون مین
سے ہوتے ہین۔
اول اہل قبیلہ نوابصاحب یا اہلکاران ریاست جنکو جمع مقرر ہو کے

دیہات بالعوض تنخواہ ملگئے ہین ؛

دوم دولت مند ٹہیکہ دار بعض مسلمان اور بعض ساہوکار ہین ؛

سوم مقدمان دیہات - پرگنات ٹونک ورام پورہ کے ٹہیکہ دار زیادہ تر اول و دوم قسم کے ہین دیگر پرگنات مین پٹیل اپنے دیہات کے ٹہیکہ دار ہوتی ہین ؛

پٹیلون کے ساتہہ سرکار سے رعایت ہوتی ہے تو پٹیل کاشتکارونسے نرمی کرتے ہین اور اون سے سختی ہوتی ہے تو وے کاشتکارون کو نقصان پہونچا کے اپنے نقصان کا دفعیہ کرتے ہین کہ اکثر پرگنات مین یہی حال ہے دیگر پرگنات کی نسبت ٹونک ورام پورہ کا حال بہتر ہے ان ٹہیکہ جات کی قدر کا حال عیان ہے کہ ہر سال ٹہیکہ دارون سے پیداوار فصل حال کی بابت ضمانت لیجاتی ہے ؛

۱۸۶۷و۶۶ مین پرگنات مین بقایا ر مالگذاری حسب تفصیل واجب الطلب تہی

یک لکہہ [illegible]

۱۸۶۴و۶۳	۱۸۶۵و۶۴	۱۸۶۶و۶۵	۱۸۶۷و۶۶
یک لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اس بقایا مین سے چالیس ہزار روپیہ ناممکن الوصول تہا اگر معاف ہوجاتا تو بہتر تہا ؛

یک دفعہ مشہور ہوا تہا کہ نوابصاحب مخروج نے اپنی والدہ کا وظیفہ زیادہ کردیا ہے مگر یہہ بات غلط تہی اصل مین اونکی جاگیر تعدادی [illegible]

کو بالعوض سے ۹ ماہ کے ٹھیکہ دیا تہا کہ اوسمین سے موعد ۹ ماہ کے
اونکو وصول ہوا پرگنات کی مالگذاری کا مفصل حال ہر پرگنہ کے ساتھ
کہ مختلف الکیفیت ہین درج کیا جاوے گا ؛

تجارت و شترسایر

اس ریاست مین محصول راہداری روئی پر بہت وصول ہوتا ہے
کہ میواڑ وجے پور واجمیر سے اس علاقہ مین گذر کر براستہ آگرہ کلکتہ
کو جاتی ہے ٹونک کے علاقہ کی روئی ممالک مغربی و شمالی کی روئی سے
بہتر اور ہنگن گہاٹ کی روئی سے کمتر ہوتی ہے مسٹر ریوٹ کارنک
صاحب کمشنر محلوج برار و ممالک متوسط نے چند قسمون کی روئی کا
تخم بہ تفصیل ذیل —

ہنگن گہاٹ بیس من — دہارواردومن — تازہ اورلین دومن
بہیجا تہا مگر معلوم نہین کس سبب سے اس تخم کی روئی اچھی نہوئی
آگرہ مین روئی بہ آسانی پہونچنے کیواسطے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
نے ٹونک مین روئی کی کل جاری ہونا منظور کیا تہا کہ اسوقت تک
راجپوتانہ مین کوئی کل نہ تہی ؛

مال کی آمد رفت مارچ و اپریل کے مہینون مین زیادہ ہوتی ہے سابقا
محصول گران تہا ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء مین تخفیف کیگئی اگر تخفیف نہوتی تو مال دیگیرا
راستون سے گذرنے لگتا تخفیف کے سبب سے مال کی آمد رفت زیادہ ہوگئی

برار

ہنگن گہاٹ

دہارواڑ

اورلین

شکر آگرہ سے آتی ہے اور نمک سانبہر سے آکے ہاڑوتی و وسط ہند کو
جاتا ہے غلہ جے پور سے آتا ہے پرگنات نیماہیڑہ پراوہ و چہپرہ مین سے
افیون بہت جاتی ہے چہپرہ سے قریب دو سو پٹیان ہر سال اندور
کو جاتی ہین اور نیماہیرہ و پراوہ سے اس سے بہی زیادہ جاتی ہے
کسیقدر افیون سرونج و رام پورہ مین بہی پیدا ہوتی ہے ؛

سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ مین [illegible] روئی علاقہ جے پور سے اور [illegible]
میواڑ سے آئی اور [illegible] آگرہ کو بہیجی گئی درآمد نمک کا
محصول [illegible] روپیہ ہوا اس نمک مین سے [illegible] بوندی
کو اور [illegible] لکہہ [illegible] کوٹہ و جہالراپاٹن و وسط ہند کو بہیجا گیا

غلہ	آگرہ و ممالک مغربی و شمالی	جیپور سے	کوٹہ سے	سرونج چہپرہ وسط ہند سے
	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] من

آیا اس کثرت درآمد غلہ سے قحط کی مقدار عیان ہے ؛

تجارت علاقہ ٹونک

نام جنس	درآمد				برآمد			
	۱۸۶۷ و ۶۸		۱۸۶۸ و ۶۹		۱۸۶۷ و ۶۸		۱۸۶۸ و ۶۹	
	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت
محلوج								
شکر								
نمک								
غلہ								

نام جنس	درآمد				برآمد			
	۱۸۶۷ و ۶۸		۱۸۶۸ و ۶۹		۱۸۶۷ و ۶۸		۱۸۶۸ و ۶۹	
	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت
محلوج								
شکر								
نمک								
غلہ								

نام جنس	درآمد				برآمد			
	سنہ ۱۸۶۸ء۶۷		سنہ ۱۸۶۹ء۶۸		سنہ ۱۸۶۸ء۶۷		سنہ ۱۸۶۹ء۶۸	
	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت
تمباکو								
افیون								
پارچہ انگریزی								
پارچہ ہندوستانی								
پشم								

نام جنس	درآمد				برآمد			
	سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷		سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸		سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷		سنہ ۱۸۶۹ و ۶۸	
	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت	مقدار	قیمت
ظروف مسی	سما من	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اعا من	[illegible]	ما من	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

پیشتر لکہا گیا ہے کہ سانبہر کا بندوبست جدید ہونے اور اودے پور
مین میزان افیون مقرر ہونے سے بیس ہزار روپیہ کا نقصان محاصل
ہوا ہے اوسکے علاوہ راج جے پور مین شرح محصول جدید جاری
ہونے سے بیس ہزار روپیہ کا اور نقصان ہوا اگر یہہ حالات اسیطرح
رہین تو اس ریاست مین کم سے کم تیس ہزار روپیہ کا نقصان ہر سال
ہوتا رہیگا راج جے پور کا یہہ عمل دستور قدیم کے خلاف ہے اس پر
سرکار انگریزی کو توجہہ کرنی لازم ہے ؛

پرگنہ نیماہیڑہ و مئو و نصیر آباد کی سڑک پر واقع ہے اور چہاونی نیمچ
سے چند میل شمال مین ہے مشرق کیطرف کوٹہ تک مالوہ اور وسط
ہند کے درمیان پہاڑی زمین ہونے کے سبب سے آمد رفت بند
ہے اور مغرب مین کوہ ارابلی ہے اس سبب سے زیادہ تر مال نیماہیڑہ
مین ہوکے گذرتا ہے سنہ ۱۸۶۹و۶۸ مین ۱۱ لکہہ ۱۱ ہامن مال قیمتی ۱۱ لکہہ
۱۱ ۱۱ روپیہ کا نکلا ؛

راجپوتانہ سے نمک یک لکہہ ۱۱ ۱۱ افیون ۱۱ ۶۰ صندوق
کل یک لکہہ ۱۱ ۱۱ قیمتی ۱۱ لکہہ ۱۱ ۱۱ روپیہ نکلا ؛

فوج

سنہ ۱۸۶۸و۶۷ مین اس ریاست مین ۴۱۹۴ سپاہ تنخواہ دار
سے لکہہ للعہ سالانہ تہی ؛

توپخانہ	گولہ انداز	سوار	پیادہ
۵۰	۳۶۶	۵۶۸	۱۹۴۱

وزنی قلعہ کی توپین	سبک میدانی توپین
۲۲	۲۸

فوج قلعات	پولیس
۴۹۶	۸۲۳

سوارون کی شرح تنخواہ عہ سے مہ تک گولہ اندازون کی ے ر
سپاہیون کی للعہ ر وصہ ر فوج قلعات کی ے ر وللعہ ر تہی ؛

بعد اخراج نواب محمد علیخان صاحب کی تخفیف ہوکے باقی فوج حسب تفصیل ذیل رہی

نام بیڑہ	تعداد مردمان	خرچ سالانہ
اول رجمنٹ پیادگان	۷۰۰	مہ للعہ ۔ اعا عہ
دوم رجمنٹ پیادگان	۶۹۹	للعہ ۔ عا لعہ
گولہ اندازان	۱۶۶	عہ ۔ اعا للعہ ر
سواران	۴۸۹	مہ لعہ ۔ صما لہ
فوج قلعات	۵۰۸	عہ ۔ عا عہ

نام بیڑہ	تعداد مردمان	خرچ سالانہ
پولیس	۵۶۳	[illegible]
میزان	۳۱۲۵	[illegible]

اس تخفیف مین ۱۰۱۴ کس برخاست ہوئے ۵۵ کس کی پنشن ہوئی
جو برخاست ہوئے اونمین زیادہ تر ولایتی تہے کہ اونکا برخاست
ہونا ضرور تہا تخفیف مین ہر ایک کے حقوق و قدامت پر بخوبی لحاظ
رہا اس سبب سے برخاستگی کسیکو ناگوار نہوئی سوارون کی تنخواہ
[illegible] اور پیادون کے [illegible] مقرر ہوئے ایک رسالہ سواران مین کہ
بوڈی گارڈ کہلاتا ہے تنخواہ سواران کی شرح [illegible] مقرر ہوئے
سوارون کے گہوڑے اچہے نہین ہین اور پیادون کی بندوقین
پتہر کلا نہایت خراب اکثر نواب امیر خانصاحب کے زمانہ کی ہین منجملہ
[illegible]ون کے چار توپین اسپی توپخانہ مین ہین باقی قلعات مین ہین سوار
و پیادے قواعد اچہی کرتے ہین اور سب مسلمان ہین ؛

پرگنہ ٹونک

اس پرگنہ مین پیداوار اراضی حصص مفصلہ ذیل پر منقسم ہوتی ہے

[illegible]	کاشتکار	حق پٹیل و پٹواریان	میزان
[illegible]	۰۴۶	۷	۱۰۰

اسکے علاوہ مابہ اور مابہ کی بابت دو چار آنہ فی من پیداوار پر اور لگتا ہے علاقہ ٹونک مین شرح لگان یہہ ہے - اراضی چاہی

افیون و تنباکو دیگر اجناس بارانی روئی و نیل وغیرہ جوار

اسکے سوائے کاشتکار ۹ روپے فی ایکر گانو خرچ دیتا ہے اسمین تذرانہ جرمانہ دستک وغیرہ مصارف ہین کہ اونکا حساب پٹواری مرتب کرتا ہے ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ کے قحط مین اس پرگنہ و نیز پرگنہ علی گڈہ یعنی رام پورہ کے قریب دو ثلث مویشی مرگئے اور کرم خوری سے فصل خراب ہوگئی لکڑی و گھاس وغیرہ پر محاصل سرکاری ہے اون سے ریاست کو چندان فایدہ نہ تہا کہ صرف صمالے کی آمدنی ہوتی تہی اور رعایا بہت ظلم تہا اسواسطے مسند نشینی کیوقت سے نواب صاحب نے معاف کردئے - نمک سانبہر کا بندوبست جدید ہونے سے دس ہزار روپے ٹونک مین اور ہزار روپیہ کا علی گڈہ مین محصول راہداری کا نقصان ہوا یعنی نمک سانبہر کا محصول معاف ہوکے اگرہ کو براہ راست اور ہاڑوتی کو براستہ مادہوپورہ علاقہ جے پور جانے لگا اس سے ٹونک مین کچہہ محصول نہ آیا ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳ مین نواب صاحب نے بنظر رفع بیضابطگی اس تحصیل کے کام مین مناسب اصلاح کی چار ہزار بیگہہ بنجر زمین مزروعہ ہوئی

آبپاشی کیواسطے پانچ تالاب اور بیس چاہات تعمیر ہوئے اور علاقہ غیر سے آکر اکثر کاشتکارون نے اس علاقہ کی بود و باش اختیار کی ؛

علی گنج مین سالانہ میلہ ہوا نوابصاحب نے عوام کو میلہ مین جمع ہونے کیواسطے بہت ترغیب دی اور جان و مال کی حفاظت کیواسطے فوجداری کا انتظام کیا قریب دو سو تاجر دیگر ریاستون سے آئے اور ے لکہہ [illegible] کا مال فروخت ہوا دو ہفتہ تک محصول سایر معاف رہا اگر یہہ محصول لیا جاتا تو بہ تعداد [illegible] ہوتا مگر سرحد راجے پور پر محصول شدید لئے جانے کے سبب سے پردیسی سوداگر کم آئے اگر یہان بہی محصول معاف نہوتا تو میلہ نہوتا۔ مال تجارت پر برہمن اور گانو کے چوکیدار پٹواری وغیرہ چنگی لیتے تہے اسکے تاجرون کو بہت شکایت تہی اب اونکو بالعوض چنگی کے آمدنی سایر سے معاوضہ دیکے رفع شکایت کیگئی اور جدید چنگی لینے والون کیواسطے تاجرونکو ہدایت ہوئی کہ اگر رضامند ہون تو دین ورنہ ندینے کا اختیار ہے ؛

پرگنہ رام پورہ عرف علی گڈہ

پرگنہ رام پورہ مین جنس کی بٹائی صرف بارانی زمین پر ہوتی ہے آبپاشی کی زمین پر شرح مفصلہ ذیل ہے ؛

نیشکر [illegible] افیون [illegible] گیہون جو [illegible] دیگر اجناس [illegible]

اسکے سواے فی ایکر چہہ آنہ گانو خرچ لیا جاتا ہے جن دیہات مین بوجہہ
قرب جنگل کے ہرن وسور زیادہ نقصان کرتے ہین کم حصہ لیا جاتا ہی

بارانی پر حسب تفصیل	سرکار	مزارع	پٹیل پٹواری	میزان
	۰۵۳	۰۴۱	۵	۱۰۰

پیداوار تقسیم ہوتی ہین اسکے سواے ملبہ و ناپہ لیا جاتا ہے ؛

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ مین زمینداران جدید دیگر ریاستون سے آکے یہان آباد
ہوئے اور قدیم زمیندارون نے ۴۸ جدید ہل جاری کئے بیس
جدید چاہات تعمیر ہوئے اور [illegible] صما بیگہہ اراضی جدید مزروعہ
ہوئی ؛

اس پرگنہ مین پٹہ جات ٹہیکہ میعادی بست سالہ سنہ ۶۷ و ۱۸۶۸ مین ہوئے
تہے ٹہیکہ دار اکثر ٹونک کے دولت مند لوگ ہین سنہ ۶۶ و ۱۸۶۷ کا مطالبہ سرکاری
بقدر [illegible] لما [illegible] تہا اوسمین سے [illegible] سما [illegible] وصول
ہوگیا ؛

سنہ ۱۸۱۸ مین یہہ پرگنہ انگریزی عملداری مین تہا اور بموجب دفتر قانون گو
کے [illegible] مالہ [illegible] کی جمع تہی سنہ ۱۸۱۹ مین رام پورہ نواب امیر خان
صاحب کو ملا اوسوقت سے چار سال آیندہ مین اوسط جمع [illegible]
رہی سولہ سال آیندہ مین [illegible] عا [illegible] کا اوسط رہا سنہ ۳۸ و ۱۸۳۹
مین جمع [illegible] صما [illegible] ہوگئی سنہ ۳۹ و ۱۸۴۰ مین سب سے زیادہ [illegible]
ما [illegible] وصول ہوا بعد ازان کمی ہوئی مگر سنہ ۳۸ و ۱۸۳۹ سے سنہ ۶۲ و ۱۸۶۳ تک

اوسط درجہ لہ [illegible] رہی اوس سال سے ۱۸۶۷و۶۶ تک [illegible] سما
[illegible] رہی ان رقمون مین آمدنی سوائی بہی داخل ہے کہ قریب [illegible]
ہوتی ہے اگر خیال کیا جاوے کہ گرانی نرخ اجناس سے جمع کم ہوتی
ہے تو زیادہ تر جمع بذریعہ بٹائی وصول ہونے سے ۱۸۱۹و۱۸ کے بعد
جیسا چاہیئے تہا جمع مین اضافہ نہوا ؛

۱۸۶۷و۶۶ مین پیداوار اراضی بارانی حسب تفصیل تقسیم ہوا تہا۔

سرکاری	کاشتکار	اہلکاران سرکاری دیہات
[illegible]	[illegible]	[illegible]

کاشتکار عمل بٹائی کو پسند کرتے ہین مگر اپنے حصہ کی قلت کے شاکی
ہین علی العموم اونکا حصہ ۴۱۰ فیصدی ہے مگر اوسمین سے محاصل
سوائی دینے کے بعد ۳۹ خالص بچتا ہے رعایتی اشخاص مثل پٹیل
واہلکار دیہہ وسپاہیان سابق وغیرہ کو البتہ زیادہ حصہ ملتا ہے
اس سے اوسط زیادہ ہوگیا ہے کاشتکار نصف پیداوار چاہتے
ہین اور اونکی یہہ خواہش بیجا نہین ہے ؛

پرگنہ نیماہیڑہ

مال پرگنہ نیماہیڑہ کا رقبہ ۲۰۶۰۰۰ ایکر ہے اوس مین سے ۸۵۶۰۰
مزروعہ ۳۵۰۰۰ ایکر بنجر قابل زراعت ۶۵۹۰۰ ناقابل زراعت
۱۶۵۰۰ اراضی جاگیر ہے ۱۸۶۷و۶۶ کی جمع یک لکہہ [illegible] تہی

کہ حساب سے فی ایکر عقاب مزروعہ پر ہوتا ہے دوسرے سال بندوبست
ہفت سالہ کیا گیا تہا اس پرگنہ مین جمع بٹائی ولگان دونون طرح سے
وصول ہوتی ہے مگر اوسکی شرح تحقیق نہین ہے ۔

۱۸۷۰ و ۱۸۷۱ء مین اس پرگنہ مین نوابصاحب کا دورہ ہوا ایک مہینے تک
قیام رکہہ کے نوابصاحب نے کام کا بندوبست کیا اور صاحب پولٹیکل
ایجنٹ نے تاکید کردی تہی اس سبب سے دورہ سے رعایا کو کچہہ تکلیف
نہ پہونچی - چاہات نہونے سے عمدہ اراضی قابل زراعت پوست پر جوار
وگیہون کاشت ہوتے تہے اسواسطے زمیندارون کو ہدایت ہوئی کہ
جو چاہ تیار کراویگا اوسکو چار سال تک تخفیف جمع کردی جاوے گی اور
آیندہ کو اور لوگون کے مقابلہ مین بکمی پچیس روپیہ فیصدی جمع استمراری
یعنی دوامی ہوجاوے گی ٹہیکہ دار و زمیندار ملبہ گانو خرچ فی روپیہ ۳
وصول کرتے تہے اب ایک آنہ روپیہ تک کی حد مقرر ہوئی اور اونکی دیگر
زیادتی و بیضابطگی کا بہی انسداد ہوا بقایاء مالگذاری عہد نواب
وزیرالدولہ صاحب معاف ہوئی اہالیان ریاست مفت مین رسد
لیتے تہے اوسکی ممانعت ہوگئی یہہ احکام بذریعہ اشتہار مشتہر ہوئے
اور ایک نقل اوسکی اطلاعاً صاحب پولٹیکل ایجنٹ کی خدمتمین بہیجی گئی
اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ نوابصاحب کی موجودگی مین دوسو چاہات کی تعمیر
کی درخواستین گذر کے اسناد عطا ہوئین ڈاکخانہ انگریزی گذشتہ سال
مین مقرر ہوا تہا بخوبی جاری ہوگیا - اودے پور مین وزن افیون

کی ایجنسی مقرر ہونے سے محصول راہداری مین چھہ ہزار روپیہ کا
نقصان ہوا سابقًا میواڑ کی کل افیون اٹنار راستہ دیولی یہان ہوکے
جاتی تہی ؛

شروع سال مین دربار کو اطلاع دیگئی کہ جس حالت مین سرکار انگریزی
سُو و نصیر آباد و نیمچ و اودے پور کے ۳۵ میل سڑکون واقع علاقہ
بناہیڑہ کا خرچ ادا کرتی ہے ہمدران حال دربار سے متوقع ہے کہ ۱۸۷۲ء
اونکی مرمت کیواسطے اعانۃ دیاکرے دربار نے ان سڑکون کی
تیاری کی بابت شکر کیا مگر ادائے مطالبہ سے معذور رہنا چاہا اسوجہہ
ہے کہ خرچ بہت سنگین ہے اور ایک سڑک سے دربار کو بہت کم فایدہ
ہے اور دوسری سے مطلق نہین ہے چنانچہ نیمچ و اودے پور کی سڑک
کی تیاری مین دربار بالکل شریک نہوا۔ صاحب ایگزیکیوٹیو انجنیر
اور انگریز ٹھیکہ دار نے اس سڑک کی تیاری مین باربرداری اور
رسد بلا ادائے قیمت و اُجرت لیکے اور باشندگان دیہہ سے بہ زبردستی
محنت کراکے ظلم شدید کیا صاحب پولیٹیکل میواڑ نے جو لاکھہ معاوضہ
دلوایا اس نقصان کا عوض کافی نہ تہا گورنمنٹ ہندوستان نے اس
حال کی خبر پاکے ٹھیکہ دار کی ظلم کی عدالت ہائی کورٹ بمبئی مین تحقیقات
کرنیکا حکم دیا ؛

بناہیڑہ مین سب سے زیادہ شکایت یہہ ہے کہ انگریزی فوج اور
سرون کیواسطے گاڑی و دواب باربرداری کی بہرسانی مین

رعایا پر بڑی سختی ہوتی ہے جب فوج کا کوچ ہوتا ہے حسب الطلب صاحب
میجسٹریٹ چھاونی گاڑیان فوراً بھیجی جاتی ہین اگر جب فوج نیما ہیڑہ مین پہنچتی
ہے پہر گاڑیان طلب ہوتی ہین پیشتر بھیجنے کا عذر مسموع نہین ہوتا
اہلکاران ریاست دیگر گاڑیان دیکے پہلی گاڑیان چھوڑاتے ہین تو
نہین چھوڑتے کوئی گاڑی شکست ہوجاوے تو اوسکو پھینکدیتے ہین
اور بیلون کو لیجاتے ہین اور اگر کوئی بیل لنگڑا ہوجاوے یا تھک جاوے
تو اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور دیگر بیل پکڑکے اوسی گاڑی مین جوت
دیتے ہین اسطرح ہر سال صدہا گاڑی و بیلون کا نقصان ہوتا ہے
اسواسطے اگر کل صاحبان انگریز و دیگر مسافرین چھاونی کو معقول
ہدایت نامہ جاری ہوجاوے تو بہت اچھا ہو رعایا پر بہت ظلم ہوتا ہے
لوگون نے گاڑی رکھنا چھوڑ دیا ہے کہ جسقدر گاڑیان پیشتر تھین
اوس سے چہارم گاڑیان رہگئی ہین ٭

۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء مین علاقہ نیما ہیڑہ مین سرخی مایل پتھر کی کان برآمد ہوئی
کہ تعمیر مکانات مین کام آتا ہے اور چند کنوؤن مین سے زرد مٹی
نکلتی ہے کہ چھاونی نیمچ مین اوس سے مکانات کو رنگتے ہین ٭
ملازمین چھاونی نیمچ کی زیادتی کے بابین پہر لکھا ہے کہ اس پرگنہ
کی ملحق السرحد چھاونی نیمچ ہونے سے رعایا و ریاست پر بہت سختی
ہوتی ہے تحریر سابقہ پر پیشگاہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
سے حکم عام جاری ہوا مگر اوس سے ظلم کا کچھہ انسداد نہوا اسواسطے

یہہ حال پہر لکہا گیا ہے اور دربار متوقع ہے کہ اس معاملہ پر توجہہ کیجاوے ؛

مگر باوصف تحریر متواترہ دربار سے اس زیادتی کا کچہہ ثبوت نہ پہونچایا گیا سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴ مین اس پرگنہ کی حدبست ہوکے تنازعات سرحدی رفع ہوئی مگر اہالیان راج میواڑ کو اس پرگنہ کا حد بدستور چلا جاتا ہے ؛

بندوبست مالگذاری سالگذشتہ مین ا۔ ۔ لما کی تخفیف جمع ہوکے چہہ برس کیواسطے ۔ ۔ سما للہ سالانہ جمع اور بعد ازان بہ اضافہ ۔ ۔ صما مصہ مقرر ہوئی ۔ فصل افیون مین مثل کوٹہ و جہالاواڑ کے نقصان ہوا اور اس سبب سے جمع مین معافی و منہائی کرنی پڑی ؛

سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵ مین لارڈ نورتہہ بروک صاحب ویسراے و گورنر جنرل کشور ہند نے وقت تشریف آوری راجپوتانہ نیماہیڑہ مین ایک شب قیام فرمایا نوابصاحب نے اپنے دو بہائی اور چچا کو اونکی خدمت مین بہیجا اور حسب مقدور اپنی مہمانداری کی رسمین ادا کین ؛

انتظام فوجداری و قوم موگہیہ ۔ موگہیہ لوگ سکنار قطعہ ملک واقع شمال چہاونی نیمچ جسطرح غارتگری و رہزنی کرکے سزا سے محفوظ رہتے ہین مشہور و معروف ہے اونکا گروہ کثیر اسی زمانہ مین مارواڑ سے آیا ہے اور نیماہیڑہ کو حرام خوری کیواسطے عمدہ

مقام تصور کرکے قیام پذیر ہوگئے ہین تعداد مین زیادہ نہین ہین اور نہ مینون کیطرح خوش رنگ ہین قد و رنگ مین بھیلون سے بہت مشابہ ہین اور اگرچہ شاطر چور اور مشہور غارتگر ہین مگر بہادری مین اونسے بالکل کمتر ہین ٭

اونمین سے زراعت پیشہ بہت کم ہین خس پوش یا پتّون کے خراب جھونپڑون مین بود و باش رکھتے ہین اس سے کسی خاص مقام کی سکونت کے پابند نہین ہین اس قوم کی امن و عافیت مرہٹہ و راجپوت و مسلمان اہلکارونکے باہمی حسد و نا اتفاقی پر منحصر ہے کیونکہ ممالک مہاراجہ سیندھیہ وراج میواڑ و ریاست ٹونک قدیم دشمنون کی سرحدین نیماہیڑہ مین نہ فقط ملی ہین بلکہ ایسی مخلوط ہوئی ہین کہ مجرم ایک دو میل بھاگ کے عمدہ جاے پناہ مین پہونچ جاتا ہے ان ریاستون مین باہم کبھی اتفاق نہوا ہے مگر ہر ایک ریاست کے اہلکار دوسری ریاست کی شکایت کرتے ہین کہ موگھیون کو پناہ دیتی ہے اور اونسے ہر سال یا شش ماہی پر مصادرہ لیکے شریک غارتگری ہوتی ہے اور تینون وقتاً فوقتاً اس عمل قبیح کے مرتکب ہوتے ہین ٭

جنوری سنہ ۱۸۶۸ مین پرگنہ نیماہیڑہ کے موگھیون کی شمار ہوئی تو ۵۰۰ کس برآمد ہوئے اور مارچ سنہ ۱۸۶۹ کے موجودات مین صرف ۲۰۰ کس ملے انمین سے ۱۲۱ چوکیداری دیہات پر مامور تھے کہ اس ذریعہ سے عہد انتظام ایجنسی مین اونکو حرکات ناجایز سے باز رکھا تھا۔ سابقاً ایک عامل

مولوی محمد حسین نے کہ حرام خور و بد معاش اور ۱۸۵۷ء کا باغی ہے
اور نوابصاحب مخروج کے ساتھہ گیا ہے اول اونکو اپنی پناہ مین رکھکے
ور داتین کرائین اور پہر اونکو لوٹ لیا ۔

ان سب کو بالکل خارج کر دینا یا قید رکھنا تو بہت سہل تہا مگر اسمین یہہ
خطرہ تہا کہ وے اپنے برادران سکنار علاقہ میواڑ و جاود و نیمچ سے
نیماہیڑہ مین غارتگری کراکے انتقام لین پس وہ تدبیر جس سے نہ فقط
نیماہیڑہ کو اونکی سرقت و غارتگری سے بچایا جاوے بلکہ سکنار نیماہیڑہ
کو دوسرے علاقہ مین واردات کرنے سے باز رکہا جاوے یہہ ہی
کہ اونکی تعداد محدود و معین رہی اور دیانت داری سے معاش
پیدا کرنیکا خاطر خواہ ذریعہ بہم پہونچایا جاوے ۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے کہ آیندہ کو کل پرگنہ مین سو گہیون کے صرف دو سو
گہر رہنے پاوینگے انمین سے تیس چالیس سرکاری ڈاک کی حفاظت کے
واسطے نوکر رکہے گئے ہین اور باقیماندہ دیہات کی چوکیداری پر ہین
تین ہزار تین سو بیگہہ زمین معافی مین ملے گی اور غلہ و نقدی سالانہ
بقدر ۷۰۰ صاحبہ مقرر ہوگا اور اونکے سرگروہون مین سے تین
گہر کے پاس عہدہ جمعداری پر رہینگی تاکہ اونکی نگرانی کرتے رہین
اور عادت غارتگری جو اونکی طبیعت مین مضمر ہو گئی ہے بدعہدی
پر آمادہ نکر سکے ۔

کفیل انسداد واردات کے ذمہ ور ہو گئے ہین اپنی سکونت کیواسطے

پختہ مکانات بناتے ہین اراضی معافی مین چاہ تعمیر کرتے ہین اور خود کاشت کرتے ہین کہ خود کاشت کرنا غارتگری کی عادت چھوڑانے کے واسطے بہت ضرور ہے اور بلا حصول اجازت نامہ تحریری اپنے گانو سے دوسری جگہہ بسجانیکا مچلکہ ہوگیا ہے اور یہہ بہی کہ جب کوئی غیر علاقہ کا موگہیہ آوے فوراً اطلاع دین ؛

عامل کے دفتر مین موگہیون کے حلیہ کا نقشہ رہے اور اوسکی ایک نقل صاحب پولٹیکل ایجنٹ میواڑ کے پاس رہے تاکہ صاحب موصوف کسی کی غیر حاضری یا کسی غیر کے آنیکا حال فی الفور تحقیق کرلیا کرین کپتان بروس صاحب کی یہہ راے تہی کہ مثل کہیرواڑہ کے بہیلون اور دیولی کے مینون کے موگہیون کو بہی فوج مین بہرتی کرلیا جاوے اگر دوسو آدمی بہی نوکر ہوجاوینگے تو اونکے توسل سے کل ملک مین امن ہوجاوے گا ؛

سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰ مین قواعد مذکورہ بالا بخوبی جاری رہے مگر قوم کے سرگروہون کی ذمہ وری پر اچہی طرح عمل نہوا باوجود تاکید و نگرانی مجرم دور علاقہ مین مفرور ہوگئے اور علاقہ جات میواڑ و ٹونک و مہاراجہ سیندیہ مخلوط ہونے سے مفروری بہت آسان ہوگئی اور قواعد مجرمہ سے کچہہ فایدہ نہ نکلا تب یہہ تجویز ہوئی کہ ملحق ریاستون مین باہم تعہد کرادیا جاوے کہ موگہیہ مجرمون کو جس علاقہ مین پناہ پذیر ہون گرفتار کرادیا جاوے اور جس علاقہ مین دوسرے علاقہ کا موگہیہ ملجاوے وہان

اوسکو گرفتار کرکے اوسی علاقہ مین پہونچادیا جاوے ان علاقہ جات کے حکام کی نا اتفاقی سے یہہ ابتری ہے اسکا علاج یہی ہے کہ تینون علاقہ والون کو یکبارگی اسباب مین کمال تاکید ہوتی رہی ؛

۱۸۷۱ء مین دربار ٹونک سے موگہیون کی کمال نگرانی ہوئی اونکے ہتہیار لئے گئے اور مردم شماری ہوئی اور صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ نے اپنے مراسلات مورخہ ۱۸- و ۲۱- اپریل مین جو تدبیرات تہین اونکو دربار نے پسند کیا مگر تاوقتیکہ مختلف ریاستون کے اہلکار اتفاق سے کام نکرین ان تدبیرون سے کچہہ فایدہ نہین ہوسکتا اس قوم کی نسبت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ میواڑ کے اختیارات مزاد ہی زیادہ ہوجاوین تو بہتر ہے کہ سابقًا کہیراڑ کے مینون کی نسبت صاحب پولیٹیکل ایجنٹ ہاڈوتی کو اختیارات ملنے سے بہت انتظام ہوا تہا ؛

۱۸۷۱ء و ۱۸۷۲ء مین قواعد مجریہ کپتان بلیر صاحب پر بخوبی عمل ہوا اور دربار سے کمال تاکید رہی اور شکایتین بہی کم ہوئین دو وارداتین وقوع مین آئین ایک مین تین آدمی ٹونک کے اور چار سیواڑ کے مارے گئے اور دوسری مین ٹونک کے تین آدمی مارے گئے موگہیون کی مردم شماری سے اونکی تعداد-

مرد	طفل ۱۲ سال تک	میزان
۱۸۶	۴۶	۲۳۲ دریافت ہوئے

بنظر اسلوبی انتظام اس علاقہ کے دربار نے صفائی سرحد کو اس شرط سے قبول کیا کہ دیہات پرگنہ نیما ہیڑہ کا علاقہ میواڑ یا جاود و نیمچ کے دیہات سے بلا منظوری دربار تبادلہ نہو ؛

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین انسداد ڈکیتی موگہیون کی تدبیرات پر بکوشش تمام عمل ہوا اور صرف ایک واردات بمقام چرلی وقوع مین آئی کہ اسمین اجمیر کا راجپوت غارت اور مجروح ہوا موگہیون کی مردم شماری سے یہہ تفصیل معلوم ہوئی ؛

مخروج و مفرور مرد عورت و بچہ	مقید مرد و عورت و بچہ
۱۳۹	۱۳۲
موجود	میزان
۲۳	۲۹۴

تیئیس ۲۳ کس موجودہ پرگنہ نیما ہیڑہ مسمیان گردہاری و ٹیکم قیدیان سررشتہ استیصال ٹہکی و انسداد ڈکیتی کے سررشتہ دار ہین انہین لوگون کے سبب سے گرد نواح کی ریاستون کے موگہیہ اس پرگنہ مین آتے ہین اور ریاست کو اونکے اخراج کی ممانعت ہے اس سے عجب نہین ہے کہ فساد و بدنظمی پیدا ہو ؛

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ء مین نوابصاحب نے مع دیوان کے اس پرگنہ کا دورہ کیا کہتے ہین کہ عنقریب کل موگہیہ اس علاقہ سے خارج ہو گئے ہین مگر ظاہرا وے دور نہین گئے ہین اور وقتاً فوقتاً غارتگری کر

رہتے ہین اون مین سے نامی بدمعاش شہ استیصال ٹھگی و
انسداد ڈکیتی مین بزمرہ مخبران نوکر ہوگئے ہین اور دربار نے باوجود
اونکے ذمہ مطالبہ سنگین ہے اونکی سپردگی کا تقاضا نہین کیا ہے
سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵ مین نیماہیڑہ کا پرگنہ تنازعات سرحدی اور موگہیون کی
وجہ سے دربار کے تردد اور نقصان کا باعث رہا شروع سال
پر ۱۶۱ موگہیہ تھے اونمین سے ۸۴ خارج ہوئے ۵۴ قید مین ہین اور
۲۲ موجود ہین موجودین مین سے تین شخص وہ ہین جنکو دربار نے بطور
مخبر کے شہ استیصال ٹھگی و انسداد ڈکیتی کہ مفوض کئے تھے اور
باقیماندہ اونکے رشتہ دار ہین جنکو حسب ایماء خاص شہ مذکور
رہنے کی اجازت ہوئی ہے اہلکاران پرگنہ نے جمعیت شہ مزکور
متعینہ اس علاقہ کو بہت مدد دی ۔

سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۵ مین صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حسب ہدایت صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل اپنے نیماہیڑہ مین جانیکو موقع غنیمت سمجھہ کے قرب وجوار
کے موگہیون کے انتظام پر ریاست ہاے متعلقہ کو بالاتفاق آمادہ
کرنے مین کوشش کی ۔

سالگذشتہ مین اگرچہ کوئی سنگین واردات وقوع مین نہ آئی
مگر پیداوار زراعت کی چوری و غارتگری جنمین باشندگان دیہات
بندوق سے مارے گئے متواتر ہوتی رہین ریاست ٹونک سے اس
قوم کے اخراج مین بہ سختی تمام عمل ہوا اس سبب سے نیماہیڑہ کا

سب سے زیادہ نقصان ہوا - میواڑ و گوالیار و ٹونک کیطرف سے وکلا حاضر ہوئے اور تحقیقات و مشورہ کے بعد چند قواعد مقرر ہوئے کہ اوپر ہر ایک ریاست سے بالاتفاق عمل ہوا کرے اور مراتب مندرجہ ذیل کی نسبت تینون ریاستون کو بخصوصیت تاکید ہوئی ؛

اول - مرد موگھیون کے انسداد نقل وطن اور امتناع گھر سے نکلنے کے ذریعہ سے اس قوم کو ضبط و نگرانی مین رکھا جاوے اس غرض سے ترتیب فہرست و موجودات و عطاء اجازت نامہ آمد رفت کا سررشتہ جاری ہوا ؛

دوم - کل قوم سے ہتھیار اور اونٹ و گھوڑے چھین لئے جاوین اور آیندہ کو اونکے پاس ان چیزون کے رہنے کی سخت ممانعت ہو جاوے ؛

سوم - ریاستہاے متعلقہ کے اہلکاران موقع کے درمیان باہمی خط و کتابت کا سلسلہ جاری ہو جاوے کہ آپسمین براہ راست تحریک کے گرفتاری مجرمان کی درخواست کرین اور مجرمان مطلوبہ کو گرفتار کراین اور مجرمون کا تعاقب کرکے دوسرے علاقہ مین چلے جاوین اور طرح مددگار ہمدگر ہون ؛

چہارم - موگھیون کو کاشت کیواسطے نرم لگان پر زمین دیکے دیانت داری سے معاش پیدا کرنیکی قابلیت دیجاوے ؛

چنانچہ کل کارروائی کی مفصل رپورٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل

خدمت مین ارسال ہوئی ۔

صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے دیکھا کہ نیما ہیڑہ مین چونسٹھ ۶۴ موگہیہ قید ہین
یہہ لوگ متواتر درخواست کر چکے تہے کہ بشرط رہائی ہم پرگنہ کی امن
رعایت کے ذمہ ور ہوکے ارتکاب جرایم سے باز رہینگے مگر دربار کو
تجربہ سے ثابت ہوگیا تہا کہ تا وقتیکہ عمل متفق سے دیگر ریاستون مین
اونکے جرایم کا انسداد کلی نکیا جاوے اگر اس ریاست مین واردات
کرینگے تو بہی دیگر علاقہ جات مین مرتکب جرم ضرور ہونگے اسواسطے
یہی مناسب متصور ہوا کہ اونکو قید رکہا جاوے اور اونکے جرایم
وقوعی علاقہ غیر کا معاوضہ دینے کے عوض اونکے بہائیون کے انتظام
کا تحمل کیا جاوے ۔

کپتان میور صاحب کی یہہ تجویز بطلب راے صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل
رشتہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی کی خدمت مین بہیجی گئی اونہون
نے پسند کرکے باستدعا منظوری پیشگاہ گورنمنٹ ہندوستان مین
ارسال کی وہان سے بہر حکم بہ ارشاد ارسال رپورٹ مفصل و اظہار
راے صادر ہوا کہ اب اس معاملہ مین بحث درپیش ہے اور یہہ تجویز
ہے کہ اس انتظام کی نگرانی کیواسطے ایک افسر متعین کیا جاوے اسکے
بغیر اس دشوار معاملہ کا طے ہونا غیر ممکن ہے ۔

کپتان صاحب کو جو اس حال سے اطلاع دیگئی تو اونہون نے جواب دیا
کہ سرکار سے جو تدبیر کیجاوے اوسمین مدد دینے کو ہم بسر و چشم موجود

ہین اور اپنے حصہ کا خرچ بہی ادا کرنے کو تیار ہین ؛
ہمدران حال سنہ ۱۸۷۷ و ۷۶ مین موگہیون کی سنگین وارداتون کی شکایت
ایجنسی مین نہین پہونچی ؛

سرونج

سرونج کا پرگنہ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ سیراب ہے مگر سب سے
ابتر ہے اوسکی تین لاکہہ روپیہ کی جمع مشہور ہے اسواسطے قانوگویون
کا دفتر دیکہا گیا اوسمین سنہ ۱۶۶۳ عیسوی تک کے کاغذ برآمد ہوئے اوس
سال مین سرونج بادشاہی قبضہ مین تہا اور ملے لکہہ [illegible] ما [illegible]
وصول ہوا تہا ؛
سنہ ۱۶۹۶ مین پرگنہ بقبضہ پیشوا آیا اوسکو ملے لکہہ [illegible] عا [illegible] وصول
ہوا یہہ جمع سخت تہی اس سبب سے دوسرے سال صرف یک لکہہ [illegible]
وصول ہوا مگر سنہ ۱۶۹۸ مین پہر دو لکہہ [illegible] عا [illegible] وصول ہوا
سنہ ۱۷۰۹ سے سنہ ۱۷۸۵ تک پرگنہ مہاراجہ صاحب ہلکر کے قبضہ مین
اور اونکو بحساب اوسط دو لاکہہ پچیس ہزار روپیہ سالانہ وصول
سنہ ۱۷۸۵ سے سنہ ۱۸۱۰ تک کے کاغذات نملے مگر معلوم ہوتا ہے کہ صدی
گذشتہ کے اخیر اور صدی حال کے شروع مین وسط ہند کی لڑائی
سے بہت ابتری رہی ہوگی کیونکہ سنہ ۱۸۱۰ مین جب مہاراجہ صاحب
ہلکر نے سرونج نواب امیر خان صاحب کو دیدی یک لکہہ [illegible]

وصول ہوا تہا ؛

سنہ ۱۸۱۰ سے سنہ ۱۸۴۸ تک کے کاغذات بہی نہین ملتے ہین مگر علی العموم دو لاکہہ روپیہ وصول ہوا بتلاتے ہین مگر سنہ ۱۸۴۸ مین یک لکہہ [illegible] وصول ہوا ہے آٹہہ برس تک کچہہ اضافہ نہوا مگر پہر چار برس مین کمی ہوئی کہ آخر کار سنہ ۱۸۵۹ مین یک لکہہ [illegible] وصول ہوا ؛

سنہ ۱۸۶۰ مین نواب وزیر الدولہ صاحب مرحوم نے دیوان شمس الدین کو سرونج مین بہیجا اوس نے بندوبست دوازدہ سالہ ہر سال افزون یک لکہہ [illegible] سے یک لکہہ [illegible] تک جمع کا کیا کہ سنہ ۱۸۶۸ و ۶۹ مین اس بندوبست کی میعاد کے چار برس باقی تہے اور اوس سال کی جمع یک لکہہ [illegible] تہی یہہ بندوبست سکہ سرونج کے روپیہ سے ہوا تہا کہ وہ شاہی روپیہ سے تیرہ آنہ کا ہوتا ہے مگر سنہ ۱۸۶۲ مین پرگنہ کے پٹیلون سے بدین شرط کہ بقایا سابقہ تعدادی تین لاکہہ روپیہ معاف ہو جاویگی جمع پرگنہ سکہ محمد شاہی سے ادا کرنیکا اقرار کرایا محمد شاہی روپیہ سکہ شاہی سے چار روپیہ فیصدی زیادہ ہوتا ہے اس تدبیر سے جمع مین [illegible] فیصدی کا اضافہ ہوا ؛

مگر یہہ رقمین پرگنہ کی دو صدی گذشتہ مین تنزل پانے کی دلیل کافی نہین ہین بمقابلہ پیداوار زراعت کے روپیہ کی قدر پر بہی لحاظ ہونا چاہیئے کہ اجناس کا نرخ پیشتر سے اب نصف ہو گیا ہے یہی حال

اس بندوبست کے سات سال گذشتہ کی جمع کا ہے کہ جمع بیشک سال بسال
زیادہ ہوئی ہے مگر یہہ بہی تحقیق ہے کہ آبادی اور مزروعہ رقبہ بہی
کم ہوتی گئی اور صرف گرانی نرخ اجناس کے ذریعہ سے جو غدر ۵۷ و ۵۸
کے بعد کل ہندوستان مین ہوئی ہے یہہ ہر سال افزون جمع ادا
ہوسکی ہے اور فرد بقایا مین ۱۸۶۲ء سے بقایا بقدر عـــ
درج ہے ؛

با اینہمہ اگر دیگر محاصل کا مطالبہ نہوتا تو رعایا اس بندوبست کا تحمل
بہی بہ آسانی کر لیتے مگر ۱۸۶۵ء سے کوئی فصل ایسی نہین گذری ہے
جسمین کسی نہ کسی حیلہ سی محصول جدید وصول نکیا گیا ہو ایک دفعہ آٹہہ روپیہ
فیصدی نواب محمد علیخان صاحب کی مسند نشینی کا نذرانہ لیا گیا دوسری
مرتبہ آگرہ کے دربار گورنری کے مصارف کا نذرانہ وصول ہوا
ان محصولون کا روپیہ زیادہ نہ تہا اور مطالبہ معینہ کی نسبت زر وصولی
بہت کم ہوا مگر اوس نے لوگون کو دلشکستہ کر دیا اور نہایت مفلس پرگنہ
کی استعداد سے تجاوز کر گیا ؛

کاشتکار ایسے مفلس ہین کہ اونمین سے پچہتر فیصدی کو تخم مطلوبہ سرکار
سے ملتا ہے یا ساہوکار دیتے ہین اور سرکار سے نگرانی کیواسطے سپاہی
مقرر کئے جاتے ہین کہ اپنے روبرو کاشت کرا دین کیونکہ اگر ایسا نہو تو
زمیندار بضرورت شدید حال وقت آیندہ کے نتیجہ سے بیخوف ہوکر
اوسکو خرچ خوراک مین لاتے ہین ؛

اکتوبر مین سرکار نے پچیس ہزار من غلہ دیا تہا سابقہ تخم کا غلہ فصل تیار ہونے پر بجنسہ بہ اضافہ پچیس فیصدی لیا جاتا تہا مگر بمرور عرصہ دو سال معاف کر دیا اور بجاے اوسکے چار آنہ من جو کل مصارف کیواسطے کافی ہے وصول کیا ؛

اس بند وبست مین سب سے زیادہ نقص ناہمواری ہے بعض دیہات مالا مال ہوگئے ہین اور بعض تباہ ہوگئے ہین اگر یہہ حال مفصل لکہا جاوے تو بڑی طوالت ہوگی ؛

اگر یہہ رقبہ مزروعہ مندرجہ دفتر قانوگوئی صحیح ہوتا تو سختی بند وبست کا حال بمقابلہ شرح جمع فی ایکر اس بند وبست اور بند وبست علاقہ انگریزی کے مشرح معلوم ہوجاتا ؛

دفتر پرگنہ کے بموجب کل رقبہ مین سے اٹہارہ فیصدی جاگیر ومعافی منقسم ہے اور تیس فیصدی ۱۵۲۰۰۰ ایکر مزروعہ ہے کہ سال سال کے بند وبست کی شرح سے زمین مزروعہ پر جمع ایکر روپیہ فی ایکر ہے ؛

اس حالت مین بند وبست ہر سال افزون کا آیندہ کو جاری رہنا بہت مشتبہ بلکہ قابل اعتراض ہے کیونکہ زمیندارون کی استعداد سے معلوم نہین ہوتا کہ وے چار سال آیندہ مین بیس ہزار روپیہ زیادہ دے سکینگے اسواسطے محکمہ کونسل کو صلاح دیگئی کہ باقیماندہ میعاد بند وبست یعنی چار سال مین اسی سال کے بموجب جمع لیجاوے اور اسکے علاوہ

جو دیہات تحقیقات سے بہت محتاج ثابت ہون اونمین اور بہی تخفیف
کیجاوے زمیندار لوگ سختی بندوبست افزون اور محاصل جدید کے
شاکی ہین اور کہتے ہین کہ اگر محاصل جدید اور افزونی جمع آیندہ معاف
ہوجاوے تو رضامند ہوجاوینگے پرگنہ سرونج کی مفلسی زیادہ تر وہانکے
زمیندارون کی کاہلی سے ہے خواہ اصلی سبب کچہہ ہو مگر خود زمیندار
تسلیم کرتے ہین کہ ہم بدتر پرگنات کے زمیندارون سے کم محنتی ہین
سنہ ۶۸ و ۶۹ ۱۸ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ اگرچہ پنچسرداران ریاست نے حسب
صلاح صاحب پولیٹکل ایجنٹ چار سال بقایا میعاد بندوبست مین
اضافہ جمع کا لینا موقوف کردیا ہے مگر یہہ پرگنہ ایسا زیر بار ہے کہ اس
معافی سے اوسکی سبکدوشی کی امید نہین اسواسطے نرم تر بندوبست
کرنا پڑے گا ؛

اپریل سنہ ۱۸۷۲ مین نواب صاحب نے چالیس روز قیام کرکے اس پرگنہ
کا ملاحظہ کیا بندوبست دوازدہ سالہ ختم ہوجانے پر عامل کو بندوبست
جدید کیواسطے کاغذات تیار کرنیکا حکم پیشتر ہوگیا تہا علاوہ دیہات
جاگیر و نگلون کے اس پرگنہ مین ۳۰۱ دیہات ہین مگر اونمین سے ۶۹
میعاد بندوبست باقی تہی باقیماندہ ۲۳۲ مین سے ۲۱۷ کا بندوبست
خاص زمیندارون سے آٹہہ برس کیواسطے بہ اضافہ عـــ ۱۱ لاکہ
ہوا اور ۱۵ دیہات بوجہہ عذر کاشتکاران کے کہ بندوبست سابق
مین بہی نقصان ہوا تہا خام رہی - اضافہ برضامندی زمیندار

ہوا اور بجاے ساہوکارون کے مقدمات دیہات سے بندوبست
ہوا کہ اس سے سب خوش ہوگئے ؛

بنظر خوش انتظامی پرگنہ کے کہ بیس کوس وسیع ہے کل علاقہ کو پانچ
حصون مین منقسم کرکے ہر ایک مین بہ تحت عامل ضلعدار مقرر کیے اور
عامل وضلعدارون کی کارروائی کیواسطے قواعد جاری ہوئے ؛

بنظر ازدیاد کاشت اراضی اشتہار جاری ہوا کہ جو کوئی چاہ تیار کراویگا
اسکو پانچ برس پیداوار زراعت آبپاشی کا محصول معاف رہیگا
اور اوسکو اس میعاد کے بعد بھی رعایت سے پٹہ ہوگا اور جو بالکل
غیر مزروعہ جنگل کو کاشت کریگا اوس سے سرکار دس برس تک کچھ
محصول نہ لیگی ؛

بدریافت اس امر کے کہ زمیندارا ن وتاجران وپیشہ وران سے محصول
بعوض کھونٹ لینے سے تجارت مین بہت خلل واقع ہوتا ہے اسواسطے
اوسکی موقوفی کا اشتہار جاری ہوا ؛

اس رعایت سے تین ہزار بیگہہ زمین ۱۸۷۲-۷۳ء مین جدید مزروعہ ہوئی
پانچ چاہ اور تین تالاب تعمیر ہوئے اور گیارہ جدید دیہات آباد کرنے
کی درخواست گذری اہالیان مال کی ہدایت کیواسطے قواعد جاری ہوئے
جسپر بخوبی عمل ہوا اکثر دیہات مین جمع بمشکل وصول ہوئی بعض
زمیندار مفلس ہین اور بعض کے زمیندار و کاشتکارون مین
باہم نااتفاقی ہے ؛

نواب امیر الدولہ صاحب و نواب وزیر الدولہ صاحب کے زمانون
مین زمیندارون کو کاشت کیواسطے غلہ دینے کا دستور تھا کہ وہ غلہ فصل
تیار ہونے پر بہ اضافہ چہارم وصول کیا جاتا تہا اکثر لوگ مفلسی سے
ادا نہین کر سکتے تہے اور اس دستور سے سب ناراض تہے اس بقایا کا
بمشکل تمام حساب کیا تو [illegible] غلہ قیمتی یک لکہہ [illegible]
تحقیق ہوا ؛

عہد نواب امیر الدولہ صاحب و وزیر الدولہ صاحب	عہد نواب محمد علی خانصاحب	عہد نواب ابراہیم علیخان صاحب
[illegible]	[illegible]	[illegible]

نوابصاحب نے حکم دیا کہ جو باقیدار کاشتکار مر گئے یا مفرور ہو گئے ہین
اونکی ذمگی بقایا معاف کیجاوے اور جنکو استعداد اداے بقایا نہین
ہے اون سے بہ تقرر اقساط وصول کیجاوے زمیندارون کو اس تدبیر
سے بہت سبکدوشی ہوئی ہے ؛

۱۸۷۵ و ۷۴ء مین عامل کی ظلم و زیادتی کی بہت شکایت ہوئی اسواسطے
وہ برخاست ہوا اس پرگنہ مین لگان نقد لیجاتی ہے زمین آبپاشی

افیون حسب حیثیت	نیشکر	بریجہ پان
[illegible] سے [illegible] تک	[illegible] سے [illegible] تک	[illegible] سے [illegible] تک

بارانی پر [illegible] سے ۱۳ ر ہے

بارانی زمین کی شرح لگان اجناس کے اختلاف سے مختلف نہین

ہے مگر زمین کے اختلاف سے اور ایک ثلث زمین مزروعہ بنام چہوٹ
کے معاف ہے ؛

آبپاشی و بارانی دونون قسمون کی زمین پر ۳ر فی ایکر کاشتکارون
سے ناپہ گانو خرچ لیا جاتا ہے ؛

چہپرہ

پرگنہ چہپرہ مین بٹائی اجناس نہین ہوتی ہے شرح لگان آبپاشی
کی زمین پر سات روپیہ سے نو روپیہ تک ہے علاوہ اسکے چار آنہ
فی ایکر بنام نہاد گانو خرچ وصول ہوکے سرکار مین جمع ہوتا ہے اور
گانو خرچ کیواسطے ایک آنہ فی روپیہ مزیدے بران لیا جاتا ہے یہہ
شرح بلا امتیاز جنس یکسان ہے مگر جب نیشکر کاشت ہوتی ہے تو سرکار
فضلہ نیشکر کو بطور اپنے حق کے لیتی ہے اور اس فضلہ کا اکثر کاشتکارون
کو بحساب فی بیگہہ دو روپیہ ٹہیکہ ہو جاتا ہے - بارانی زمین پر چہہ
روپیہ سے بارہ آنہ تک مختلف شرح حسب حیثیت زمین ہے علاوہ
اسکے خرچہ مثل زمین آبپاشی لیا جاتا ہے ؛

اس پرگنہ کا رقبہ ۲۱۸۲۰۰ - ایکر ہے اسمین سے بیس فیصدی
جاگیر ہے اراضی خالصہ مین سے ۴۱۳۰۰ - ایکر مزروعہ ہے ؛

زمین آبپاشی	سمہ سادعہ ایکر	
افیون سمہ ۱۱ لہ ایکر	نیشکر معہ ایکر	جو معہ للعہ ایکر

زمین بارانی

گندم	جوار	نخود	چاول	محلوج	متفرقات
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۶۶ و ۱۸۶۷ کی جمع یک لکہہ [illegible] یعنی رقبہ مزروعہ پر [illegible] فی ایکر تہی مگر چونکہ لگان ایسی سخت نہین معلوم ہوتی ہے غالباً رقبہ مزروعہ کم لکہا گیا ہے ؛

بندوبست جو جون سنہ ۱۸۶۹ مین ختم ہونے والا تہا بمرور چار سال درست کے پٹیلون سے ہوا تہا جمعبندی سخت تہی محاصل سوائی مجریہ نوابصاحب مخروج کے سبب سے [illegible] فیصدی زیادہ ہوگئی تہی بہت شکایت ہوئی تو محاصل مذکور معاف ہوئے اور سال آیندہ مین بندوبست جدید ہونا قرار پایا ؛

مارچ سنہ ۱۸۷۲ مین نوابصاحب براستہ چہپرہ سرونج کو گئے تب پچیس روز چہپرہ مین قیام کرکے بنظر اسلوبی انتظام ہر ایک کام کو بخوبی دیکہا اکثر محاصل کی معافی و تخفیف کی اور بنظر ازدیاد زراعت اشتہار جاری کیا کہ جو شخص اراضی جدید کاشت کرے گا اوس سے پانچ برس تک کچہہ محصول نلیا جاویگا اور پانچ سال بعد بہی شرح مروجہ پرگنہ کی نسبت چہارم کی معافی کیجاوے گی تعمیر چاہات کیواسطے بہی ایسی ہی ترغیب دیگئی کہ نوابصاحب کے کوچ سے پیشتر نوہ چاہات کی تعمیر شروع ہوئی اونمین سے ساٹھ اوسی سال مین تیار ہوگئے

ہی ریاستون کے زمیندارون نے آکے جدید دیہات آباد کیے۔
ساہوکارتخم کیواسطے کاشتکارون کو بکفالت سرکار غلہ دیتی تہی
یہ دستور موقوف ہوا اور ساہوکارون کو ہدایت ہوئی کہ بطور
خود دیا کرین اوسکے ایصال مین ریاست سے واجب مدد ملیگی نیز
ازادی تجارت شرح محصول اجناس مین تخفیف ہوئی اور غیر علاقہ
کے ساہوکارون کو یہان دوکان کہولنے کی ترغیب دیگئی چنانچہ
بہت دوکانین جدید جاری ہوئین اور پارچہ وغیرہ کی تجارت
بہت جاری ہوگئی باشندگان شہر کو یہہ بہی ہدایت ہوئی کہ نواب
صاحب مخروج کے زمانہ مین بازار شروع ہوا تہا اوسکو جلد تیار
کراوین اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ۱۸۷۲ء مین غیر علاقہ کے زمیندار ۲۳۹
ہل لاکے اس علاقہ مین آباد ہوئے تین جدید دیہات آباد ہوئے
بارہ سو بیگہہ بنجر زمین مزروعہ ہوگئی ۱۵۴ چاہات اور ایک تالاب
تیار ہوئے زمیندارون نے ساہوکارون کا زر قرضہ ادا کردیا
اور جہان زمیندار کیطرف سے کوتاہی ہوئی سرکار نے ادا کرایا
مردم شماری و مویشی شماری مین آدمی ۲۹۸۸۷ مویشی ۲۴۸۳۲ تحقیق ہوئے
صفائی قصبہ چہیرہ کا بندوبست ہوا بازار مین روشنی جاری ہوئی
اور چہیرہ سے ٹونک کی سڑک پر آسایش مسافرین کیواسطے درخت
لگائے گئے ۔

۱۸۷۲ء کے بندوبست جدید پنج سالہ مین جمع بہ اضافہ سمت صاحبہ

بہ تعداد یک لکہہ [illegible] مقرر ہوئی اور بہ آسانی وصول ہوئی

پیراوہ

پرگنہ پیراوہ مین شرح لگان اراضی اسطرح پر ہے۔

زمین آبپاشی	نیشکر	افیون	گندم	جو و چاول
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

فی روپیہ ۱ر گانو خرچ کا وصول ہوتا ہے زمیندار شاکی ہین کہ
برس سے پیمایش نہین ہوئی ہے بندوبست حال کی جمع شرح
مندرجہ صدر سے بہت زیادہ ہے نقشہ انگریزی کے بموجب
پرگنہ پیراوہ کا رقبہ یک لکہہ [illegible] ایکر ہے ؛
مگر قانوگو کے دفتر مین صرف [illegible] لکہا ہے۔ کل اراضی
سے ۵۸ فیصدی خالصہ کی ہے اور کل مزروعہ ہے ۲۲ فیصدی
غیر مزروعہ ہے اور باقیماندہ ۲۰ فیصدی جاگیر مین ہے۔ سنہ ۱۸۶۱
مین دیوان شمس الدین نے دیہات کے پٹیلون مین سے
سال کا بندوبست بہ تعین یک لکہہ [illegible] سال اول
اور یک لکہہ [illegible] سال اخیر بندوبست گذشتہ سے
بہ اضافہ بیس ہزار روپیہ کیا تہا جون سنہ ۱۸۶۷ مین باوجودیکہ
میعاد بندوبست مین دو سال باقی تہے عامل پرگنہ نے بندوبست
جدید ہفت سالہ کیا اور بہ اضافہ دس فیصدی بہ تعداد یک لکہہ

جمع مقررہ کی زمیندار اس بندوبست کے شاکی ہوئے کہ جبراً قبول کرایا
ہے عامل برخاست ہوا اور جدید عامل نے تحقیقات کی اور قرار پایا
کہ یہہ بندوبست منسوخ ہوکے سنہ ۱۸۶۱ کا بندوبست جاری رہے ؛

اس پرگنہ مین ۱۲۴ گانو ۲۵ جاگیر مین اور ۹۹ خالصہ مین ہین۔
۳۴۳۰۰ باشندون کی آبادی ہے زمین سیاہ اور چکنی ہے مگر
رقبہ کثیر پرگنہ پر پست پہاڑیان ناممکن الزراعت پہیلی ہوئی ہین
پانی اچہا ہے مگر سطح زمین سے بہت عمق پر ہے ؛

جب یہہ پرگنہ سنہ ۱۸۰۹ و ۸ مین نواب میر خان صاحب کو ملا تہا کل جمع
مع جاگیر [illegible] تہی فی ایکر لگان حسب تفصیل تہا۔

سیراب اراضی پر	افیون	نیشکر و گندم	چاول جو وغیرہ
	[illegible]	[illegible]	[illegible]
بارانی زمین پر	گندم	جوار نخود وغیرہ	
	[illegible]	[illegible]	

سنہ ۱۸۱۶ و ۱۷ مین عامل نے جمع فی بیگہہ دوچند کردی بہت زمیندار
چہوڑکے چلے گئے اس سبب سے کل جمع [illegible] رہگئی سنہ ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹
مین نواب امیر خانصاحب نے درگاہ اجمیر شریف مین محتاج مسلمانون
کی ضیافت کی تہی اوسکے خرچ کی بابت فی روپیہ دو آنہ جمع پر اضافہ
ہوا محتاجون کو صرف ایک دفعہ کہانا کہلایا تہا مگر محصول ضیافت ہمیشہ
کیواسطے جاری ہوگیا اور شرح محصول اس تفصیل سے ہوگئی ؛

سیرابی		ہارانی			
افیون	نیشکر و گیہون	چاول جوار وغیرہ	گندم	جوار تخم دریائی	
۱۶ عہ	۱۴ عہ	۱۲ عہ	۱۱ عہ	عہ	

ٹھاکر و پٹیل البتہ کم شرح دیتے ہین سنہ ۱۸۱۸ و ۱۸۱۹ کے بعد جمع سال بسال بڑہتی گئی

سنہ ۱۸۲۱ و ۲۰	سنہ ۱۸۲۶ و ۲۵	سنہ ۱۸۳۱ و ۳۰	سنہ ۱۸۳۶ و ۳۵	سنہ ۱۸۴۱ و ۴۰
یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ
سنہ ۱۸۴۶ و ۴۵	سنہ ۱۸۵۱ و ۵۰	سنہ ۱۸۵۶ و ۵۵	سنہ ۱۸۶۱ و ۶۰	سنہ ۱۸۶۶ و ۶۷
یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ	یک لکہہ روپیہ

ہر سال کاشت افیون زیادہ ہونے سے جمع مین یہہ اضافہ ہوا ہے
زمیندارون کو بلا اخذ ضمانت ساہوکاری پٹہ نہین دیتے ہین کل پرگنہ
ساہوکارون کے قبضہ مین ہے وے ہی زر جمع سرکاری قسط پر ادا
کرتے ہین زمیندارون کو خوراک و تخم کیواسطے غلہ اور پارچہ کیواسطے
نقد دیتے ہین اور بیدادار زراعت کو قرضہ کے عوض لیتے ہین غلہ کو
قرضہ کو سوایا کر کے لیتے ہین اور نقد قرضہ پر نو روپیہ سے چوبیس روپیہ
فیصدی سالانہ تک سود بشرح مختلف لیتے ہین اور سرکار مین ضمانت
دینے کے عوض فی روپیہ دو آنہ زر بقایا واجب الطلب پر لیتے ہین اور
جو بقایا دوسری فصل تک رہجاوے تو اوس پر سود پر سود لیتے ہین
اس جمع و سود کی سختی سے اگر ایک سال بہی پیداوار کم ہو تو زمیندار
زیر بار و تباہ ہو جاتا ہے اخیر ۶۷ و ۱۸۶۸ مین جہیا سٹہہ دیہات پر گئے

پرادہ کے ذمہ ساہوکارون کا یک لکہہ عـــہ تہا دوسرے سال افیون
بہت کم ہوئی کہ اس سے قرضہ اور بہی زیادہ ہوگیا کل پرگنہ کا قرضہ تخمیناً
جمع پرگنہ کی برابر ہے ؛

سنہ ۱۸۶۹ مین منجملہ ۹۹ دیہات خالصہ کے ۱۲ کی میعاد ٹہیکہ منقضی ہوئی تہی
باقی ۸۷ کا بندوبست ضرور ہوا عامل نے بہ اضافہ سات ہزار روپیہ زمیندارون
سے درخواست بندوبست لی مگر بندوبست ہفت سالہ گذشتہ منقضی المیعاد
یہہ زیر باری ہوئی تہی اراضی مزروعہ مین اضافہ نہوا اور غیر مزروعہ
زیادہ ہوگئی اس سے یہہ اضافہ واجب متصور نہوا بخلاف اوسکے تخفیف
جمع مناسب نظر آئی مگر بنظر زیر باری ریاست تخفیف جمع مناسب نہ تھی
اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ ٹونک و دیگر ریاستون مین تخفیف جمع نقص کارگذاری
اور اضافہ جمع حسن کارگذاری سمجہا جاتا ہے اگر اب تخفیف کیجاوے گی
تو نواب صاحب کے با اختیار ہونے پر عامل کسی نہ کسی حیلہ سے اضافہ کرینگے
اسواسطے لازم آیا کہ مطالبہ سرکاری جسقدر ہے اوسی قدر رکہا جاوے
اور دیگر صورتون مثل رفع نامساویت شرح لگان و معافی جزوی و کلی
بقایا سابقہ و تخفیف خرچ دیہی و کمی شرح سود ساہوکاران و ترقی
آبپاشی بذریعہ تقاوی سے رعایت کیجاوے اسطرح ۶۹ دیہہ مین
یکلکہہ عـــہ ۱۱ عـــہ جمع مقرر ہوئی صرف ۱۱ عـــہ کی تخفیف ہوئی ۲۳
دیہات مین ۱ عـــہ ۱۱ عـــہ کی تخفیف ہوئی اور ۴۶ دیہہ مین ۱ عـــہ ۱۱ عـــہ
اضافہ ہوا اور باقیماندہ ۱۸ دیہات مین ۱۱ عـــہ مبلغ مین

عالہ عـ کی کمی تجویز ہوئی ؛

پٹیل و پٹواریون کی سازش سے دیہات مین گانو خرچ بکثرت ہوگیا تہا
چند سال پیشتر کل پرگنہ مین للعـ تہا سنہ ۱۸۶۸ و ۶۷ مین لعـ ما عـ
اسواسطے ہر ایک رقم خرچ دیہی کو بغور دیکہہ کے اور پانچ روپیہ فی دیہہ
بہیٹ سرکاری کو معاف کرکے یہہ قرار پایا کہ آیندہ کو خرچ دیہی پٹیل
کے ذمہ رہے اور وہ ایک آنہ فی روپیہ لیا کرے اور ساہوکارون سے
یہہ قرار پایا کہ بابت بقایاء مالگذاری کے زمیندارون کی ضمانت دے
پر اون سے ڈیڑہ آنہ فی روپیہ یعنی لعہ فیصدی سے زیادہ نہ لین اور
دعـ فیصدی سالانہ سے زیادہ کبہی نہ لین اور مبلغ دس ہزار روپیہ
زمیندارون کو واسطے تعمیر چاہات کے بطور تقاوی بہ اقرار اداے چار
سال دیا گیا ہے ؛

سنہ ۱۸۷۵-۷۴ مین بندوبست ہفت سالہ بہ اضافہ صـ صما تعداد یک لکہہ صـ صما ہوا اور سختی و تشدد
کے بغیر تمام و کمال جمع وصول ہوئی اس سے ثابت ہوا کہ جمعبندی سخت
نہ تہی ؛

سنہ ۱۸۶۶ سے دربار ٹونک نے دعوی کیا تہا کہ قصبہ پیراوہ سے تین میل
بمقام کوٹڑی مہاراجہ صاحب ہلکر کے علاقہ مین سایر کی چوکی مقرر کرین
چنانچہ اونکا استحقاق ثابت ہوکے اجازت ہوگئی اور دربار اندور کو
حکم ہوا کہ اوسمین مزاحمت نکرین باوجودیکہ یہہ فیصلہ سنہ ۱۸۷۱ و ۷۰ مین
ہوا تہا ملازمان مہاراجہ صاحب ہلکر نے اس عذر سے کہ ابتک ہم

कोटरी

...kul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Ko...

راج سے حکم نہین ہوا ہے چوکی مقرر ہونے دی اور آخر کار ۱۸۷۵ء مین
حسب خواہش مہاراجہ صاحب موصوف کپتان ہوپ صاحب سیوم اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل مجدداً تحقیقات کیواسطے مقدمہ سپرد ہوا مگر نوابصاحب
ٹونک نے اعتراض کیا کہ جس مقدمہ کی پیشتر تحقیقات وتجویز ہوچکی ہے اُسکی
ازسرنو تحقیقات کرنا واجب نہین ہے ٭

تفصیل جمع ریاست ٹونک

مدات آمدنی	سنہ ۱۲۷۴ فصلی	سنہ ۱۲۷۵ فصلی	سنہ ۱۲۷۶ فصلی
مالگذاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نذرانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جرمانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
لاوارثی وضبطی	[illegible]	۰	۰
سٹامپ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دیہات جاگیر بیگمات نواب وزیر الدولہ صاحب	۰	[illegible]	۰
قرضہ کشیدہ نواب صاحب مرحوم	۰	[illegible]	[illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

مدات آمدنی	سنہ ۱۲۷۴ فصلی	سنہ ۱۲۷۵ فصلی	سنہ ۱۲۷۶ فصلی
قرضہ کشیدہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل	۰	یک لکہہ	یک لکہہ
آبکاری	۰	۰	سمہ مالہ
میزان	عہ لکہہ [illegible]	عہ لکہہ [illegible]	لہ عہ لکہہ [illegible]

تفصیل مصارف ریاست ٹونک

مدات مصارف	سنہ ۱۲۷۴ فصلی	سنہ ۱۲۷۵ فصلی	سنہ ۱۲۷۶ فصلی
فوج و پولیس	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
ملازمان سررشتہ جات	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
تعمیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible]
طویلہ و باورچیخانہ	[illegible]	.	[illegible]
خرید	[illegible]	.	[illegible]
بخشش و انعام	[illegible]	.	[illegible]
وظایف اہل قبیلہ	[illegible] لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]
تقاوی	[illegible]	.	[illegible] لکھہ [illegible]
اداے قرضہ سود	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مدات مصارف	سنہ ۱۲۷۴ فصلی	سنہ ۱۲۷۵ فصلی	سنہ ۱۲۷۶ فصلی
نواب صاحب مخروج	۰	[illegible]	[illegible]
نواب صاحب حال	۰	[illegible]	[illegible]
زر معاوضہ مدعیان بجوزہ پنچو کلاء	۰	[illegible]	۰
کسرات تبادلۂ زر	۰	[illegible]	۰
متفرقات	۰	[illegible]	[illegible]
دیہات بیگمات نواب وزیر الدولہ صاحب	۰	[illegible]	۰
صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل و عملہ	۰	[illegible]	[illegible]
محکمہ پنچایت ریاست	۰	۰	[illegible]
شفاخانجات	۰	۰	[illegible]
تنخواہ وکلاء	۰	۰	[illegible]

مدات مصارف	سنہ ۱۲۷۴ فصلی	سنہ ۱۲۷۵ فصلی	سنہ ۱۲۷۶ فصلی
خیرات خانہ	۰	۰	[illegible]
مصارف پرگنات	۰	۰	[illegible]
معافیات	۰	۰	[illegible]
سڑک دیولی و جیپور	۰	۰	[illegible]
نقصان خرید و فروخت	۰	۰	[illegible]
تنخواہ پیشگی ملازمان ریاست	۰	۰	[illegible]
میزان	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]	[illegible] لکھہ [illegible]

تفصیل ہے لکھہ [illegible] خرچ نواب صاحب مخروج سنہ ۱۲۷۵ فصلی

خرچ معمولی	خرید	بخشش و انعام	جیب خرچ	نقد ساتھ لیگئے
[illegible]	[illegible]	[illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مدرسہ

زمانۂ انتظام ایجنسی مین ٹونک مین مدرسہ مقرر ہوا ہے اوسمین عربی فارسی انگریزی و ناگری پڑہائی جاتی ہے سترہ ماہ لغایت ۳۱- مئی ۱۸۷۱ء مین الہ سماعت خرچ ہوا نواب صاحب بذات خود دلگاکر رونق دیتے تہے مگر باوصف توجہ نوابصاحب اور کثرت آبادی مسلمانون ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۱ء مین مدرسہ مین صرف پانچ چہہ اطفال اہل اسلام تہے سبب یہہ کہ اکثر مسجدون مین دس بیس اطفال خانگی طور پر پڑہتے ہین اور مولویون کی راے مین مذہبی کتابون کے سوائے اور کسی علم کا پڑہنا خلاف شرع و ممنوع ہے انگریزی پڑہنا تو گناہ ہے مگر عربی و فارسی مین بہی علوم ریاضی وغیرہ کا پڑہنا معیوب سمجہتے ہین ٹونک کے وہابیون مین اگر یہہ حال ہو تو عجب نہین ہے ۔

مقابلہ ہنود کے مسلمان بہت چست و چالاک ہوتے ہین اوس چستی و تیزی کے علاوہ جو مذہب اسلام اور شمالی نسل کے خون سے ہوتی ہے شہر ٹونک مین ایک طرح کی عظمت ہے کہ نہ اوسکی وسعت سے اور نہ رئیس کی دولت سے منسوب ہو سکتی ہے اور نہ یہہ امر کہ وہ شمالی ہندوستان مین مسلمان حاکم کا دارالحکومت اور وہابیون کا جاے قرار ہے جسمین قافلہ اور اوسکے بانی سید احمد کی اولاد رہتی ہے اس عظمت کا باعث ہو سکتا ہے تاہم اوسکی عظمت مین کچہہ شک نہین اور پردیسی آدمیون کی کثرت سے صریح

عیان ہے ؛

سنہ ۱۸۷۰ مین حسب الحکم نوابصاحب کتاب گلدستۂ خرد اکثر فارسی کتابون سے منتخب ہوکے مرتب و مطبوع ہوئی صاحبان ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک مختلفہ ہندوستان نے اوسکو پسند کیا اور ہمدران حال وقایع جہانگیری کا اُردو ترجمہ تیار ہوا ؛

سنہ ۱۸۷۲ و ۷۱ مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے صاحب ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم ممالک مغربی و شمالی کی معرفت طلب کرکے ایک شخص کو بمشاہرہ مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار ہیڈ ماسٹر مقرر کیا اوسکی تجویزین سب منظور ہوئین اور ہر طرح اوسکو مدد دیگئی مگر کچھہ ترقی نہین ہوئی پس مناسب سمجھا گیا کہ فارسی عربی اور ہندی کی تعلیم مین کہ ریاست مین انہین زبانون کا استعمال ہے کوشش کیجاوے دو مہینے چھبیس روز کام کرکے ہیڈ ماسٹر رخصت پر گیا اور پہر نہ آیا سنہ ۱۸۷۳ و ۷۲ مین سررشتۂ تعلیم مین مبلغ الـ [illegible] عا [illegible] خرچ ہوا ؛

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ بسبب غلبہ مذہبی لوگون کے کہ سررشتۂ تعلیم کو اپنے اختیار مین رکہتے ہین اور طالبعلم زیادہ تر ہندو ہین اور اس سبب سے بہی کہ تعلیم کیواسطے عملہ و مکان کافی نہین ہے مدرسہ مین کچھہ ترقی نہوئی اسواسطے ہنود کے مدرسہ جات بطور شاخون کے مقرر کئے ہین اور طلبار و پنڈتون کو انعام دیکے اونکی ترقی مین کوشش کی ہے ؛

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مئو کالج اجمیر مین مکان بورڈنگ ہوس ریاست ٹونک کی تعمیر کیواسطے تخمینہ
تعدادی سمہ ۲ عاللعہ منظور ہوکے اوسمین سے للعمہ ۲ روپیہ سنہ ۱۸۷۷و۷۶
مین دیا گیا اور تعمیر بورڈنگ ہوس شروع ہوئی ؛

شفاخانہ

سنہ ۱۸۶۴و۶۳ مین بمقام ٹونک شفاخانہ مقرر ہوا تہا بہیکو سنگہ نیٹو ڈاکٹر شریف
محنتی و ہوشیار آدمی ہے مریضون سے خوش اخلاق و دلجوئی کے ساتہہ
پیش آتا ہے اور اپنے کام کو توجہہ و دلدہی سے انجام دیتا ہے سنہ ۱۸۷۱و۷۰ مین
اس شفاخانہ کا خرچ بہ تعداد سمہ ۲ ماصہ ہوا تہا ؛

پانچوین فصل

شاہ پورہ

اگست سنہ ۱۸۶۹ مین یہہ ریاست کمشنری اجمیر سے علیحدہ ہوکے پولٹیکل
ایجنسی ہاڈوتی سے متعلق ہوئی رئیس شاہ پورہ مہارانا صاحب والی
اودے پور کے خاندان سے مہارانا امر سنگہ کے تیسرے خلف سورجمل
کی اولاد مین ہین سترہوین صدی کے وسط مین سجان سنگہ نے بھیلوں
کے چوراسی یعنی چوراسی دیہات واقع ضلع شاہی اجمیر کا ایک پرگنہ
بجلدوے خیرخواہی و بہادری شاہنشاہ دہلی سے حاصل کیا بعد
ازان اوسی خاندان کے رئیس نے کسیقدر بروے عطیہ و کسیقدر بہ زبردستی میواڑ
مین سے ملک حاصل کیا رئیس شاہ پور کہ راجہ دہراج کہلاتے ہین
سرکار انگریزی اور دربار میواڑ دونون کے خراج گذار ہین ؛
شرایط عطاے ملک بہ تحت سرکار انگریزی سند عطیہ سنہ ۱۸۴۸ مین درج
ہین اس سند کے بموجب رئیس کے ذمہ دس ہزار روپیہ سکہ شاہی
کا سالانہ خراج مقرر ہے مگر یہہ بہی شرط ہے کہ اگر کبہی اون سے سرکار
سایر کا محصول معاف کرادے تو صرف دو ہزار روپیہ سالانہ خراج
لیا جاویگا اور بجز جرایم سنگین کے جنمین پہانسی یا دایم الحبس کی سزا
حسب الحکم حکام انگریزی ہو ریاست مین رئیس کا مطلق اختیار ہے
شرایط ملک ماتحت راج میواڑ یہہ ہین کہ رئیس کی مسند نشینی پر خلعت

फूलय

...ukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh...

ملا کرے اور بجز حاضری دربار اور نوکری خاص اپنی جاگیر کے ہر طرح
کے مطالبہ سے معاف رہین دربار مین مبلغ سمہ ۱۱ روپیہ سکہ
چیتوڑ کا خراج دیتے رہین اور خود اختیاری سے حکومت کرین کہ
متضمن ان شرایط کے راج اودے پور سے سند جدید ملگئی ہے ؛

پرگنہ پھولیہ

بہ تحت سرکار انگریزی

اونرایبل مسٹر کونڈش صاحب نے سنہ ۱۸۲۹ مین پیمایش کرائی
تب پرگنہ پہولیہ کا رقبہ ۱۸۰ فیٹ کی جریب سے للعہ لکہہ سمہ ۱۱ لما معکہ
مساوی ۴۷۰ مربع میل تحقیق ہوا تہا اوسمین سے ساڑہے چہہ
فیصدی مزروعہ اور ساڑہے ترپن قابل زراعت اور ساڑہے
تیس غیر ممکن الزراعت اور ساڑہے نو انعام و معافی وغیرہ مین تہا
نقشہ راجپوتانہ کے حساب سے یہہ رقبہ صرف چار سو مربع میل دریافت
ہوا ہے ؛

زمین اگرچہ کشادہ و ہموار و بے درخت ہے مگر چکنی سیاہ مٹی اور
بادریت کی آمیزش کے سبب سے بہت زرخیز ہے بجز شمال کے جہان
کہاری اور مانسی ندیان ہین کل علاقہ مین پانی بہت عمق پر ہے
بواسطے زراعت زیادہ تر تالابون کی آبپاشی پر منحصر ہے کہ ۴۳۳
تالاب اور ۴۱۳۱ چاہات ہین موٹھہ باجرہ وغیرہ پیداوار خریف

اور جو پیداوار ربیع کی زیادہ تر زراعت ہے اور کل زمین کا پانچوان حصہ مزروعہ ہے باقیماندہ مین عمدہ گہاس ہوتی ہے ؛

بجاے چوراسی دیہات کے جنکی تعداد سے پرگنہ مشہور ہے اب ایک سو سات دیہات جمعی [illegible] روپیہ سکہ شاہپورہ اور [illegible] لکہہ [illegible] سما [illegible] سکہ چیتوڑ مساوی [illegible] لکہہ [illegible] سکہ انگریزی ہوگئے ہین اور حسب تفصیل ذیل منقسم ہین ؛

دیہات خالصہ	رانیان عن سکہ چیتوڑ	اہل خاندان	جاگیر
[illegible] یک لکہہ [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سکہ شاہپورہ	سکہ چیتوڑ
[illegible]	[illegible]

ملازمان و اہلکاران ریاست	پن ارتہہ و مندر وغیرہ	اراضی چاہات معافی و ملازمان
[illegible]	[illegible]	[illegible]

اس جمع کی سواے	سایر حسب ٹہیکہ شاہپورہ	خراج جاگیرداران سکہ چیتوڑی	جرمانہ تخمینا
	[illegible]	[illegible]	[illegible]

کی آمدنی اس پرگنہ سے اور ہوتی ہے ؛

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ خانہ شماری و مردم شماری

نام سال	قصبہ پھولیہ			پرگنہ پھولیہ	
	انسان	گھر	دوکان	انسان	گھر
سنہ ۱۸۶۸	۱۳۰۵۰	۲۵۶۳	۳۰۰	۴۶۷۸۶	۸۶۲۴
سنہ ۱۸۷۰	۱۰۶۳۷	۲۳۴۹	۲۵۰	۳۵۷۷۱	۷۳۵۵

اس آبادی مین سے ۱۲۰ فیصدی برہمن ۱۶۰ فیصدی بقال ۳۷۰ فیصدی دیگر ہنود اور ۳۳۰ فیصدی مسلمان ہین مسلمانون مین زیادہ تر قایم خانی ہین کہ راجپوتون سے مسلمان ہوئے ہین اور شیخاواٹی سے آئے ہین

चोला

پرگنہ کچولہ

تحت راج میواڑ

اس پرگنہ مین ۷۴ دیہات حسب تفصیل ذیل ہین اور اونکی جمع [illegible] سکہ چیتوڑی ہے ؛

خالصہ	جاگیر و رشتہ داران	پُن ارتھہ	اہلکاران و ملازمان
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سنہ ۱۸۶۸ کی خانہ شماری مین گھر - ۳۱۵۵ - انسان - ۱۷۳۹۶ - دریافت ہوئے تھے مگر قحط اور وباء سے سنہ ۱۸۷۰ مین - گھر ۲۷۰۵ - انسان ۱۵۵۵۰ رہگئے ہین ؛

کل آمدنی بہ تعداد [illegible] روپیہ سکہ چیتوڑی [illegible] سکہ انگریزی کے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

برابر ہے اسمین مالگذاری کے علاوہ خراج جاگیرداران محصول بہومیا برابر
الکماصہ سمہ مار

جرمانہ ۔ صمہ بہی داخل ہین
سایر مین صرف برآمد مال تجارت پر ریاست کا محصول لیا جاتا ہے دیگر محاصل
راج میواڑ مین جاتے ہین ؛

ریاست

اس ریاست کی فوج مین سو سوار اور چار سو پیادے ہین پیادون مین
سے کسیقدر ریاست کے نو قلعات مین اور سڑکون کی چوکیات پر متعین ہین
اور قریب چار سو آدمی جاگیردارون ریاست مین نوکری کرتے ہین انکے
سواے پرگنہ کچولہ مین بہومیون کے تین سو پیادے اور ساٹہہ سوار اور
راجپوت و مینہ و نایک ہین کہ بنام نہاد چوتہہ بٹائی زمین رکہتے ہین اور
بحسب ضرورت نوکری کرتے ہین اوسکے عوض بعض کا محصول معاف ہے
اور بعض سے کم لگان لیجاتی ہے ؛
توپخانہ مین ایک غبارہ اور ۲۲ توپین ہین انمین سے پانچ برنجی اور دو
آہنی بہت بہاری ہین اور بارہ برنجی اور تین آہنی سبک ہین پانچ
گران اور دس سبک چرخ اور برجون پر چڑہی ہین اور باقیماندہ مثل
دیگر ریاستون کی توپون کے مدفون ہین ؛
اس ریاست مین دو سکہ کا روپیہ ایک گیارہ سنہ اور دوسرا چلو

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چلتے ہین گیارہ سنہ دارالضرب شاہپورہ مین تیار ہوتا ہے اور ریاست کا سکہ ہے اوسکی اوسط قیمت انگریزی روپیہ سے ۱۰ر ہے مگر اوسکا چلن ہرن شاہپورہ اور دو تین دیہات پرگنہ پہولیہ مین ہے اور چیتوڑی شہر چیتوڑ واقع میواڑ مین تیار ہوتا ہے اور علاقہ شاہپورہ کی کل خرید و فروخت مال انگریزی و دیسی و ہنڈویات وغیرہ مین چلتا ہے ٭

اس علاقہ مین بڑی سڑکین یہہ ہین -

اول بہیلواڑہ سے شاہپورہ ہوکے کیکڑی کو ٭

دوم شاہپورہ سے جہاڑپور کو ٭

سوم ڈہائی میل سڑک نصیرآباد و مئو کا اس ریاست مین واقع ہے کسیقدر رشتہ مجریہ سے اور کسیقدر جاگیرداروں اور رانیون کے امتناع دست اندازی جاگیرات سے انتظام عدالت اچھا نہین ہے پرگنہ پہولیہ مین قلعداروں کو اپنے تحت کے دیہات مین اختیارات فوجداری و دیوانی حاصل ہین کہ مقدمات فیصل کرتے ہین اور جنکو زیادہ سنگین سمجھتے ہین صدر کو بھیجتے ہین اونکو کامدار فیصل کرتا ہے پرگنہ کچولہ کا انتظام ایک حاکم متعینہ دربار کرتا ہے اوسکا اپیل شاہپورہ مین ہوتا ہے سنہ ۱۸۶۸ء مین حسب ہدایت نواب لفٹنٹ گورنر بہادر ممالک مغربی و شمالی فوجداری و دیوانی کی عدالتین مقرر ہوئی تہین اور عدالتون مین اہلکاران سکنار علاقہ انگریزی کا عملہ رکہا تہا مگر اونمین کچہہ کام نہوا کامدار بدستور خود کرتا رہا ٭

وقت تحریر رپورٹ ۱۸۶۹ء ریاست مین بڑی بدنظمی تھی راجہ صاحب انتظام
مین نہ شریک ہوتے تہے اور نہ دل لگاتے تہے ریاست بہت مقروض تہی
ظلم وتعدی کی بہت شکایت تہی ٹہاکر لوگ رنجیدہ وکشیدہ تہے اسواسطے صاحب
پولیٹیکل ایجنٹ شاہپورہ کو روانہ ہوئے ہنوز سرحد ریاست مین نہ پہونچے
تہے کہ ۲- نومبر کو راجہ صاحب کا انتقال ہونے کی خبر پہونچی اور اوسیوقت
اونکی طرف سے خریطہ مورخہ یکم نومبر اس مضمون سے پہونچا کہ مین سخت بیمار
ہون اسواسطے مین نے بیشنیہ کے ٹہاکر کے لڑکے کو گود لیا ہے مگر دراصل
مین پہونچنے پر صاحب کو بہت مشتبہ حالات معلوم ہوئے بجز دہابہائی کے
کے کسیکو گود لینے کا حال معلوم نہ تہا صاحب پولیٹیکل ایجنٹ اور دربار کی
تحقیقات سے ثابت ہوا کہ راجہ صاحب نے اپنی حیات مین کسیکو گود نہین
لیا تہا اور ناہر سنگہ خلف ٹہاکر دہن پور قریب ترین خاندان مین اور
اسوجہہ سے وارث ریاست ہے اوسیوقت کامدار نے بجیلہ بیماری استعفی
دیا اور چار سردار بطور پنچایت انتظام ریاست کے واسطے تجویز ہوئے
قبل صدور حکم منظوری اس تجویز کے دوسرے خاندان کے ایک طفل
کیطرف سے کہ بعد انتقال رئیس پیدا ہوا تہا دعوی پیش ہوا اور ایسی مضمون
سے کہ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے حکم منظوری تجویز سابقہ کے التواء اور تحقیقات
ثانی بر سر موقع کی درخواست کی اس تحقیقات کے انجام مین پہر دہن
والہ قریب ترین وارث قرار پایا اور اوسکی مسندنشینی کی درخواست
شروع جون ۱۸۷۰ء مین حکم نواب گورنر جنرل صاحب بہادر منظور

© Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مسند نشینی راجہ ناہر سنگھ صاحب صادر و جاری ہوا اونکے نابالغ و
ناتجربہ کار ہونے سے لازم آیا کہ جب تک راجہ صاحب سن تمیز کو پہونچین
انتظام ریاست مین کسیکو اونکا مددگار مقرر کیا جاوے اونہون نے اپنے
نانا ٹہاکر میگھہ سنگھ کوٹری والہ علاقہ کشنگڈہ کو پسند کیا اور سرداران ریاست
نے بہی اوسکو منظور کیا جس زمانہ مین مسند نشینی کی بابت بحث تہی
اس شخص نے اپنے نواسہ کیطرف سے پیروی کی تہی اسواسطے وہ بلحاظ
تجربہ کاری و رشتہ داری اس کام کیواسطے مناسب متصور ہوا علاوہ
اسکے وہ مہاراجہ صاحب کشن گڈہ کی نابالغی مین اوس ریاست کے
انتظام مین شریک رہا تہا کچھہ عرصہ تک کام جاری رہا مگر جنوری ۱۸۷۶ء
مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے جاکر دیکہا تو بہت ابتری تہی خرچ بکثرت
ہوگیا جن سردارون نے میگھہ سنگھ کے تقرر کی درخواست کی تہی وہی
اوسکی برخاستگی چاہنے لگے اوسکے سبب سے کشنگڈہ کے لوگ ریاست مین
بہت آگئے اس سے اُسکی بہت بدنامی ہوئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ وہ
انصرام کار ریاست کیواسطے بالکل نالایق ہے اور اسوجہہ سے کہ ریاست
مین کوئی شخص انتظام ریاست کے لایق نہ تہا ایجنسی سے گورنمنٹ کو درخواست
ہوئی کہ عرصہ تین سال کیواسطے کوئی ہندوستانی لئیق و خواندہ شخص
انتظام ریاست و تعلیم نوجوان رئیس پر منجانب سرکار مقرر کیا جاوے
گورنمنٹ وقت صدور حکم ٹہاکر بدستور ذمہ وار اجراء کار رہا اس درخواست
کے بموجب منشی سالگرام ملازم دیرینہ و تجربہ کار مختاری ریاست پر مقرر

ہوا چونکہ رئیس کی نابالغی زیادہ مدت تک نہ تہی اسواسطے یہہ تجویز ہوئی
کہ ریاست مین صرف باقاعدہ حکومت جاری کرکے بڑی خرابیون کا انسداد
کیا جاوے ؛

اگست ۱۸۷۰ء مین راجہ صاحب کی شادی ٹہاکر باگہیرہ کی دختر سے
ہوئی اور جنوری ۱۸۷۱ء مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے راجہ کو مسند نشین
کیا راجہ صاحب کی پردادی رانی کہنگاروت جی مرگئی یہہ بڑی مستعد
ولئیق عورت تہی کسی زمانہ مین ریاست کا کل کام وہی کرتی تہی ؛
راجہ صاحب کو بغرض حصول لیاقت اپنے اعلےٰ درجہ کی تعلیم دینے کے
واسطے تدبیر مناسب عمل مین آئی مسٹر گولڈنگ صاحب پرنسپل اجمیر
کالج نے مہربانی کرکے ایک اوستاد بہیجا کہ راجہ صاحب اوس سے اوقات
معینہ پر پڑہنے لگے وقت انصرام کار موجودرہ کے شریک انتظام ہوتے تہے
اور اون سے راے لیجاتی تہی ابتداء سے ہوشیار و چالاک اور سیر
شکار کے بہت شوقین تہے سواری مین ہمیشہ صاحبان انگریز کے ساتہ
جاتے تہے ؛

اکتوبر ۱۸۷۱ء مین بہ تقریب تہوار دسہرہ راجہ صاحب اودے پور مین
بخدمت مہارانا صاحب حاضر ہوئے اول تو مہارانا صاحب کو تمغاے
ستارہ ہند ملنے کی رسم مین شریک ہوئے بعد ازان اپنی تلوار بند
یعنی منظوری مسند نشینی کرائی باوجودیکہ اس سفر کا خرچ بہت کفایت
سے کیا تہا اور صرف تین سو آدمی بہیجے گئے تہے تاہم تیرہ ہزار چہہ

वाघेरा

गूलडिं

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خرچ ہوا ٭

۱۸۷۳ء مین منشی سالگرام کی خوش انتظامی سے ریاست مین بہت رونق و آسودگی ہوئی اہلکاران ریاست نے ابتداء مین خلاف ورزی و خلل اندازی کی تھی سو رفع ہوگئی اور اوسکے انتظام کے فوایدسبکو ظاہر ہوگئے راج دہراج صاحب نے تحصیل علم مین ترقی کی اور علاقہ بیواڑ کا دورہ کیا اور اونکے صاحبزادہ ولیعہد ریاست پیدا ہوا ٭

۱۸۷۴ء مین راجہ صاحب چار مہینے تک اودے پور مین مہاراناصاحب کیخدمت مین حاضر رہے اس سے اونکی نوشتخواندین ہرج ہوا تاہم اونہون نے ہندی پڑہنے لکہنے مین استعداد پیدا کی اور اُردو پڑہنا بہی شروع کیا ہوش زیادہ ہوا اور ریاست کے کام مین دل لگانے لگے منشی سالگرام نے اونکو کام سے واقف کرنے مین کوشش کی اختتام سال پر راجہ صاحب کی شادی مقصود نگر مین ہوئی اوسمین ۷ لاکھ روپیہ کا جہیز آیا اور خرچ شادی مین نو ہزار روپیہ کی منظوری ہوئی ٭

منشی سالگرام کے تقرر کیوقت سے شہر شاہپورہ مین بہت ترقی ہوئی سڑکون کی تعمیر و مرمت ہوئی شہر کا دروازہ صاف و کشادہ ہوا اور صفائی کا بہی انتظام ہوا کہ اس سے سالگرام کا انتظام تحسین و آفرین کے لایق ہے —

مہاراناصاحب والی بیواڑ کا انتقال ہوجانے سے راج دہراج صاحب کو ۱۸۷۴ء مین اودے پور جانا پڑا اور مارچ ۱۸۷۵ء مین بمقام دہلی نواب وایسرائے صاحب کی خدمت مین حاضر ہونے دہلی سے جاتر اکیواسطے

گئے تھے مگر بنارس مین مرض ہیضہ بہت سختی سے لاحق ہوا اس سے آئندہ کا جانا
موقوف رہا اونکے ساتھہ ڈاکٹر ہوپر صاحب سول جرجن تھے کرنل ڈاکرل
صاحب اور مہاراجہ صاحب بنارس نے بیماری مین اونکے ساتھہ بہت
شفقت کی شروع مئی مین شاہپورہ مین واپس آئے اتنی مدت
کی غیر حاضری سے اونکی تحصیل علم مین بہت خلل واقع ہوا مگر جسقدر ہندی
کی نوشتخواندا ور حساب اونہون سے سیکھہ لیا وہ ایسے شخص سے کہ بمرور
چار سال محض نا تربیت یافتہ طفل دیہی تھے بہت غنیمت ہے اونکے
سن بلوغ کو پہونچ جانے سے حکام نے تجویز کیا کہ انتظام ریاست
اونکو سپرد کیا جاوے مگر راج دہراج صاحب نے براہ دانشوری عذر
کیا کہ جب تک میری مدد کیواسطے کوئی لیق مختار میسر نہ آویگا مین انتظام
ریاست کی جوابدہی اپنے ذمہ نہ لونگا مگر باوصف تلاش کسی ہوشیار
ومستعد شخص کے یکم مارچ ۱۸۷۶ء کو راج دہراج صاحب کو اختیارات
حکومت راج دیے گئے اونہون نے کاروبار ریاست کو بذات خود انجام
دیا اور خبرگیری وکفایت شعاری سے ریاست کو ہر طرح ترقی دی اور
اپنے جدید مختار پنڈت شیوشنکر کی صلاح سے بہت اصلاحین پیدا کین
ناگری کی نوشتخواند مین کامل استعداد حاصل کرکے سنسکرت شروع کی جنوری
۱۸۷۶ء مین آگرہ جاکے شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین
شریک ہوئے - بتاریخ ۷ مارچ صاحبزادہ ولیعہد ریاست پیدا ہوا
چونکہ مہاراناصاحب میواڑ سرگروہ خاندان نام رکھا کرتے ہین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اوسکا کچھہ نام نہ رکھا گیا منشی سالگرام منتظم ریاست سال بھر بیمار رہکے
مرگیا اوسکی بیماری وانتقال سے ریاست کو بہت نقصان پہونچا مگر
کاروبار ریاست بہ اسلوبی جاری رہے ؛

۱۸۷۶ء مین راج دہراج صاحب بہت شوق سے تحصیل علم سنسکرت
کرتے رہے اور انگریزی بہی شروع کی استعداد ولیاقت بہت پیدا کی
کچہری مین ہر روزہ چند گہنٹون کیواسطے جاکے اور مقدمات مین
بذات خاص احکام نافذ کرکے نظم ونسق ریاست مین بہت دل
لگاتے ہین مزاج سے بہت خلیق وبامروت ہین اور اپنی ریاست
درعایا کی بہبود مین بہت کوشش کرتے ہین ؛

اپریل ۱۸۷۷ء مین بمقام مانڈل گڈہ واقع میواڑ کہ شاہپورہ
سے بچیس میل ہے سخت حادثہ وقوع مین آیا میجر بولڈن صاحب
افسر رجمنٹ ۸ ۶ پیادگان جناب ملکہ عالیہ کوکہ مع دو دیگر صاحبان
شکار کیواسطے گئے تہے شیر نے مجروح شدید کیا دیولی کوکہ قریب ترین
چہاونی تہی خبر بہیجی وہان سے ڈاکٹر فیرس صاحب متعلق ۹ رجمنٹ
سواران بنگالہ فوراً معالجہ کیواسطے آئے اور اونکے بعد ڈاکٹر واگورن
صاحب ۸ ۶ رجمنٹ بہی آکے شریک علاج ہوئے بنظر حفظ جان پانو کا
قطع کرنا لازم آیا مگر اس عمل کے بعد ضعف سے اونکا انتقال ہوگیا
اس موقع پر راجہ صاحب شاہپورہ نے بہت دردمندی ومستعدی
سے مدد دی بفور استماع اس خبر کے نیٹو ڈاکٹر کو مع ادویات ودیگر

ضروری سامان کے روانہ کیا اور ڈاکٹر فیرس صاحب کی ہر طرح امداد
واعانت کی صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اون کا شکریہ ادا کیا اور اونکی
اس خیر خواہی کی گورنمنٹ مین رپورٹ کی ؛

جمع وخرچ سررشتہ مال

ریاست متعلق ایجنسی ہاڈوتی ہوئی اوسوقت سے پیشتر بہی انتظام
مال وتخفیف مصارف ریاست کی تجویز مدت سے درپیش تہی مگر بوجہ
ابتری کاغذات دفتر اور زرآمدنی وخرچ تین مختلف سکون مین لکہے
جانے سے مشکل ہو رہا تہا نہایت مخالف اقسام ایک ایک مد مین شامل تہے
ایک ایک صیغہ کا خرچ چار چار مین منقسم تہا رنڈیون کی تنخواہ فوج مین
شامل تہی باورچیخانہ وغیرہ کے خانگی مصارف راج کے عام اخراجات
مین داخل تہے کرنل لائڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اجمیر نے دیرینہ قرضہ کی
دس سالانہ قسطین اس شرط سے کردی تہین کہ اول پانچ سال مین
فیصدی پانچ روپیہ سالانہ کا سود دیا جاویگا جن قرضخواہون کا اسطرح
بندوبست ہوا اونمین ایک اجمیر کا ساہوکار ریاست کا فوطہ دار بہی تہا
کل آمدنی اوسکے پاس جمع ہوتی تہی اور وہ ضروری مصارف کیواسطے
فیصدی چودہ روپیہ سالانہ سود پر روپیہ قرض دیتا تہا ؛
چار سال گذشتہ مین اوسط آمدنی یک لکہہ [illegible] سکہ چیتوڑی اور
خرچ یک لکہہ [illegible] ہوئے تہے اور مبلغ سے لکہہ [illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اصل وسود قرضہ مین دیا گیا اور ے لکہہ للعہ ۔ لما ۱۴ قرضہ جدید فوطدار
سے لیا گیا کل قرضہ بتعداد لکہہ لہ ۔ لما سکہ چیتوڑی مساوی دو لکہہ
لعہ ۔ سکہ انگریزی تہا بعض قرضخواہونکا حساب مطلق نہ تہا ریاست کے اہلکار
خاین اور بدخواہ تہے عمداً ریاست مین ابتری وزیر باری رکہنا چاہتے
تہے اور صفائی حساب کرنا انکو منظور نہ تہا اور سمجہتے تہے کہ ہمارا دخل واختیار
اس اندہیر کے سبب سے ہے اگر صفائی ہوئی تو بے اختیار ہوجاوینگے
۱۸۷۲ و ۷۱ مین بعد تحقیقات آمدنی ریاست بقدر ایک لکہہ ستر ہزار روپیہ
سکہ چیتوڑی مقرر ہوئے اور خرچ مع للعہ ۔ لما قسط قرضہ کے ایک لکہہ
۔ روپیہ معین ہوا باقیماندہ ۔ روپیہ ترقی ملک اور رفع زیرباری
کیواسطے رکہا گیا زمیندارون سے بندوبست پنجسالہ کرنے کی تجویز ہوئی
اداے قرضہ کیواسطے تحقیقات وتجویز قسط بندی درپیش ہوئی محصول
سایر ایک ایک دو دو کوس پر بمقامات مختلفہ وصول ہوکے باعث تکلیف رعایا
وخلل انداز تجارت ہوتا تہا ایک مقام واقع سرحد پر لینا قرار پایا چاہات
مین پانی بہت عمق پر ہونے سے آبپاشی بالکل بندات وتالابون سے
ہوتی ہے اور بندات چند سال کی غفلت سے مرمت طلب ہوگئے تہے اسواسطے
اونکی مرمت کی تدبیر ہوئی ؛

۱۸۷۳ و ۷۲ مین منجملہ لکہہ ۔ روپیہ کل آمدنی کے لہ صما ۔ روپیہ مصارف
معمولی مین خرچ ہوکے باقیماندہ یک لکہہ صما ۔ سے یک لکہہ للعہ ۔ کا
قرض ادا ہوا اور معہ صما ۔ سے تعمیر تالاب وشفاخانہ وکارروائی مصارف

تولد صاحبزادہ کیگئی اور قرضہ بہ تعداد یک لکہہ [illegible] صمار رہگیا ؛

بندوبست پنجسالہ کیواسطے خاطرخواہ درخواستین نہ گذرین اور کشش بارش کے سبب سے بہی التوار بندوبست مناسب متصور ہوا اسواسطے صاحب پولٹکل ایجنٹ نے سنہ ۱۸۷۴ و ۷۳ مین درخواستین طلب کین اور حتی الامکان دیہات کو بقبضہ زمینداران رکہنے مین کوشش کی۔ سالتمام کی آمدنی تعدادی [illegible] لکہہ [illegible] مین سے بعد منہائی یک لکہہ [illegible] لما [illegible] معمولی خرچ کے [illegible] باقی رہا معمولی خرچ مین [illegible] قسط قرضہ داخل ہے اور [illegible] تعمیر تالاب مین خرچ ہوا ستر ہزار روپیہ قرضہ مین باقی رہا ؛

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴ مین مالگذاری و سایر و آبکاری کی آمدنی کا پنجسالہ ٹہیکہ ہوگیا پرگنہ پہولیہ کے دیہات خالصہ کا ٹہیکہ زمیندارون کو ہوا مگر کچولہ مین زمیندارون کی درخواست معقول نہونے سے مہاجنون کو ٹہیکہ دیا گیا ؛

تفصیل ٹہیکہ

مد آمدنی	آمدنی سالگذشتہ	آمدنی سال حال	اضافہ
مالگذاری پہولیہ	[illegible] لما [illegible]	[illegible] صما [illegible]	[illegible] لما [illegible]
سایر	[illegible] لما [illegible]	[illegible] صمار	[illegible] لما [illegible]
آبکاری	صمار	[illegible] لمار	[illegible]
کچولہ	[illegible]	[illegible] لما [illegible]	[illegible]
میزان	یک لکہہ [illegible]	یک لکہہ [illegible] صما [illegible]	[illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بجز خفیف باقیات پرگنہ کچولہ کی مالگذاری کل وصول ہوگئی اور انتظام تقرر
پٹواریان جو بمرور تین سال ہوا تہا بخوبی اجرا پاگیا ؛

لکہہ [illegible] زر قرضہ مین سے تین سال مین [illegible] لکہہ [illegible] سمالہ [illegible] ادا
ہوکے [illegible] باقی رہا اسمین سے [illegible] حسب اقساط سالانہ ادا ہونے
والا تہا صرف ایک رقم [illegible] سا [illegible] کی بسبب نا اتفاقی باہمی قرضخواہان
مشترک صورت ادا نہوئی تین قرضخواہون کے قرضہ کا اونکی غیر حاضری کے
سبب سے کچہہ تصفیہ نہوا تہا اونکو مہلت دیگئی کہ اوسکے اندر حاضر ہوکے
حساب طے کرین ؛

[illegible] ۱۸۷۶ مین راجہ صاحب کے آگرہ جانے سے ضرورتاً خرچ زیادہ ہوا تاہم
باوصف اداے مبلغ [illegible] قرضہ کی آمدنی سے کم رہا - اختیار ریاست
کے ساتہہ راجہ صاحب کو [illegible] صمار نقد موجودہ خزانہ مفوض ہوا اور یہہ
تجویز ہوئی کہ اسمین سے جزو اعظم کے نوٹ سرکاری لئے جاوین قرضہ مین
صرف چار رقمین غیر قرضخواہون کی باقی رہین مگر وہ زر نقد موجودہ سے
ہر حال مین کم ہین کہ اس صورت مین راجہ صاحب کو ریاست بالکل سبکدوشی
کی حالت مین سپرد ہوئی ہے [illegible] ۱۸۷۷ مین [illegible] صمالہ [illegible] قرضہ مین ادا
ہوا اور قرضہ منفصلہ بہ تعداد [illegible] سما [illegible] ۱۲ر باقی رہا اسکے علاوہ چند
رقمین غیر منفصلہ منحصر بحساب رہین مہارانا صاحب اودے پور کی دو مرتبہ
تشریف آوری سے [illegible] لما و [illegible] ۱۳ر کا خرچ زیادہ ہوا ؛

آمدنی سالہ ریاست شاہپورہ

مد آمدنی	سنہ ۷۴ و ۷۵ ۱۸	سنہ ۷۵ و ۷۶	سنہ ۷۶ و ۷۷ ۱۸
مالگذاری	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]	یک لکھہ [illegible]
سایر	[illegible]	[illegible]	[illegible]
آبکاری	[illegible]	[illegible]	[illegible]
عدالت	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محاصل بہوم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
جہیز مقصود نگر	[illegible]	۰	۰
محصول شادی	[illegible]	۰	۰
خراج جاگیرداران	[illegible]	[illegible]	[illegible]
متفرقات	[illegible]	[illegible]	[illegible]
محصول پٹیل و پٹواری	۰	[illegible]	[illegible]
چوکیداری	۰	[illegible]	[illegible]

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مد آمدنی	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵	سنہ ۱۸۷۷ و ۷۶
بقایا موجودہ خزانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۶/۷
خلعت دربار دہلی	۰	[illegible]	۰
میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۶/۱۱

تفصیل مصارف شاہپورہ

مد مصارف	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵	سنہ ۱۸۷۷ و ۷۶
خراج	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۱/
عملہ اہلکاران	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/۸
فوج و پولیس	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/۱۱
خرچ رئیس و ریاست	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۲/
اصطبل و فیل خانہ	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/۷
غیر تالاب و مکانات	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۱۱/
خیرات	[illegible]	[illegible]	[illegible] ۹/

مد مصارف	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴	سنہ ۱۸۷۶ و ۷۵	سنہ ۱۸۷۷ و ۷۶
شفاخانہ	الـ ۔ سالہ لعہ	الـ ۔ لمالوصہ	الـ ۔ عاصہ ۴۶
مدرسہ	الـ ۔ لمالہ عہ	الـ ۔ سمالہ سہ	الـ ۔ اعا لعہ ۱۳
شادی مقصود نگر	لعہ ۔ عاللوللعہ	۰	۰
چندہ قحط بنگالہ	الـ ۔ ماالہ عہ	۰	۰
سفر اودے پور	عـ ۔ لوعہ	اعـ ۔ ماصہ	عـ ۔ ما لعہ ۸
سفر دہلی و آگرہ	صعـ ۔ ساصعہ	ـ ۔ صما عہ	۰
متفرقات	معہ ۔ لہ لعہ	۰	عـ ۔ للعہ ۱۱
اداے قرضہ	للعہ ۔ اعا موسہ	صعـ ۔ لاموصہ	صعہ ۔ صمالعہ ۴
بقایاء موجودہ خزانہ	لہ للعہ ۔ لمالولہ	ـ ۔ اعا مولہ	عـ ۔ سما للعہ ۱۴
امانت	۰	۰	عـ ۔
میزان	۵ لکھہ صـ ۔ ماالہ لعہ	۵ لکھہ لوعـ ۔ لما للعہ	یک لکھہ لوک سمالعہ ۱۱

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قحط سنہ ۱۸۶۹ و ۱۸۷۰

قحط سے شاہپورہ مین دیگر ریاستون کی نسبت زیادہ نقصان ہوا اٹہارہ مہینے کے عرصہ مین صرف پہولیہ کے پرگنہ سے ۱۱۰۱۵ آدمی کہ کل آبادی کی چہارم سے زیادہ تہی کم ہوگئی انمین سے چہٹا آدمی نقل وطن کرگیا ہی اور سختی امراض بخار دبائی و اسہال کا نتیجہ ظاہر ہے کہ صرف چار اخیر ماہ سنہ ۱۸۶۹ مین ۵۲۳۳ کس ان امراض سے مرے پردیسی لوگ جو اس ریاست مین مرے اونکی تعداد صحیح معلوم نہین مگر بہت تہی منجملہ ۷۹۹۳۷ مویشیان موجودہ جولائی سنہ ۱۸۶۸ صرف ۲۶۰۲۱ باقی رہے ۱۳۱۲ ملک سے نکل گئے اور ۵۲۶۰۴ مرگئے اگر فی راس اوسط درجہ دس روپیہ قیمت سمجہی جاوی تو کل بقدر صہ لکہہ عـــ ۱۱ روپیہ کا نقصان ہوا ہے ؛

عدالت فوجداری و جیلخانہ

اگرچہ سنہ ۱۸۷۲ مین محکمہ عدالت مقرر ہوکے اوسکے اختیارات فوجداری و دیوانی محدود ہوئے اور جیلخانہ تعمیر ہوکے اوسمین قیدیون کو بحفاظت و آسایش رکہنے کی تجویز ہوئی اور تحقیقات مقدمات حسب ضابطہ ہوکے مثلین مرتب ہوتی ہین مگر علی العموم اس راج مین انتظام فوجداری اچہا نہین ہے مثل دیگر ریاستون مجرمون کو سزاے جرمانہ زیادہ ہوتی ہے اور قید کم مارچ سنہ ۱۸۷۲ مین بمقام بڑا پہولیہ غارتگری مال قیمتی -

ایک لاکہہ ستر ہزار روپیہ کی واردات ہوئی چند مجرمون کا علاقہ مارواڑ
مین پتہ لگا اور مقدمہ محکمہ پنچوکلاء راجستان متعلقہ ایجنسی مارواڑ مین فیصل
ہوا ؛

مارچ ۱۸۷۵ء مین موضع لکہمیاواس پرگنہ کچولہ مین ایک برات پر غارتگری
ہوئی کہ مال قیمتی الـ ۱۰ لما مو ۱۰ قزاقون نے لوٹ لیا اور مینہ ہاے علاقہ
میواڑ و اجمیر کی نسبت جرم ثابت ہوا ؛

مقدمات تنازعہ سرحد

اس ریاست کا چند مقامات پر ضلع اجمیر اور راج میواڑ سے سرحد کی
نزاع تہا چنانچہ مقدمات متعلقہ ضلع اجمیر مین سے بعض ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین
فیصل ہوئے اور بعض کا ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین کپتان مارٹلی صاحب نے فیصلہ
کیا مگر مقدمات متعلقہ راج میواڑ بہت دشوار اور باعث رنج و تکرار تہے
راج میواڑ نے بوجہہ ماتحتی شاہپورہ کے مصارف فیصلہ سرحد کیواسطے
دو دیہات ریاست شاہپورہ سے قرق کر لئے تہے اور یہہ تجویز کی تہی
کہ راج سے ایک اہلکار متعین ہو کے فیصلہ مقدمات کرے مگر ریاست شاہپورہ
کو اس عذر سے کہ راج میواڑ کا اہلکار خواہ نخواہ راج کی طرفداری کریگا
یہہ امر منظور نہوا اس سبب سے یہہ مقدمات مدت تک غیر منفصلہ رہے اور
موسم برسات ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین چند مرتبہ صورت فساد پیدا ہو گئی اور راج میواڑ
نے دو دیہات مقروقہ کو واگذاشت کر دیا ۷۶ و ۱۸۷۷ء مین صاحب ایجنٹ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گورنمنٹ جنرل نے ایک شریف ہندوستانی سید جعفر حسین کو فیصلہ مقدمات کیواسطے متعین کیا اور اوس نے اوسی سال مین چند مقدمات کا فیصلہ کردیا ۔

مدرسہ

مئی سنہ ۱۸۷۲ء مین مدرسہ مقرر ہوا سنہ ۱۸۷۴ء و سنہ ۱۸۷۵ء مین ترقی و زیادتی ہوئی سنہ ۱۸۷۵ء و سنہ ۱۸۷۶ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مدرسہ مین ۱۹۸ طالبعلم ہین ناگری و حساب سکھائے جاتے ہین انگریزی پڑہنے کی لوگون کو خواہش ہے اوسکے واسطے انگریزی مدرس مقرر کرنے کی تجویز درپیش ہے راجہ صاحب نے چند طلبار مدرسہ کو ادنے عہدون پر مقرر کرکے تحصیل علم مین بہت ترغیب دی ہے اور یہہ جدید اہلکار یعنی طلبار مدرسہ قدیم اہلکارون کی کارگذاری مین حرف گیری و نکتہ چینی کرتے ہین اس سے راجہ صاحب بہت خوش و محظوظ ہوتے ہین گچولہ مین بہی ایک مدرسہ مقرر ہوا ہے ۔

جنوری سنہ ۱۸۷۰ء مین باہتمام ایک عمر رسیدہ زنانہ مدرسہ مقرر ہوا اور پنڈتانی اجمیر سے بمشاہرہ پندرہ روپیہ ماہوار نوکر ہوکے آئی اول سال مین بارہ لڑکیان تین راجپوتنی اور نو بنیانی داخل مدرسہ ہوئین اور دوسرے سال مین بیس ہوگئین سنہ ۱۸۷۶ء مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے امتحان لیا تو معلوم ہوا کہ لڑکون کو تعلیم بہت اچہی طرح ہوتی ہے اور طالبعلم بکثرت پڑہتے ہین ۔

دار الشفاء

سنہ ۱۸۷۲ء مین مکان جدید تعمیر ہوکے شفاخانہ مقرر ہوا اوسوقت سے کام بخوبی ہوتا ہے ایک دفعہ نیٹو ڈاکٹر کی شکایت غفلت ولاپروائی کی ہوئی تہی کہ اوسکو برخاست کرکے دوسرا شخص مقرر کیا بہ ستور کام ہونے لگا مریض بکثرت آتے ہین اور معالجہ بخوبی ہوتا ہے ٹیکا لگانے کا کام بہی جاری ہے ویکسینیٹر ون نے شکایت کی تہی کہ عوام ہم سے برگشتہ پیش آتے ہین مگر راجہ صاحب اونکو حتی المقدور اپنی مدد کامل دیتے ہین امید ہے کہ کچہہ عرصہ مین لوگون کا تعصب جاتا رہیگا ؛

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ راج پوتانہ بلحاظ ریاستہائے مختلفہ و قلمرو راجپوتانہ

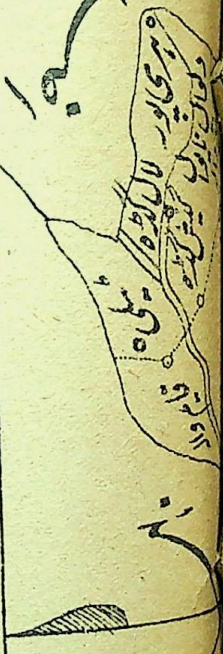

بہ ہریانہ
اور
طوط
طول
۱۹
مندون
ملک پر خیال
سے اول ہی

مین متواتر ابتری

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri

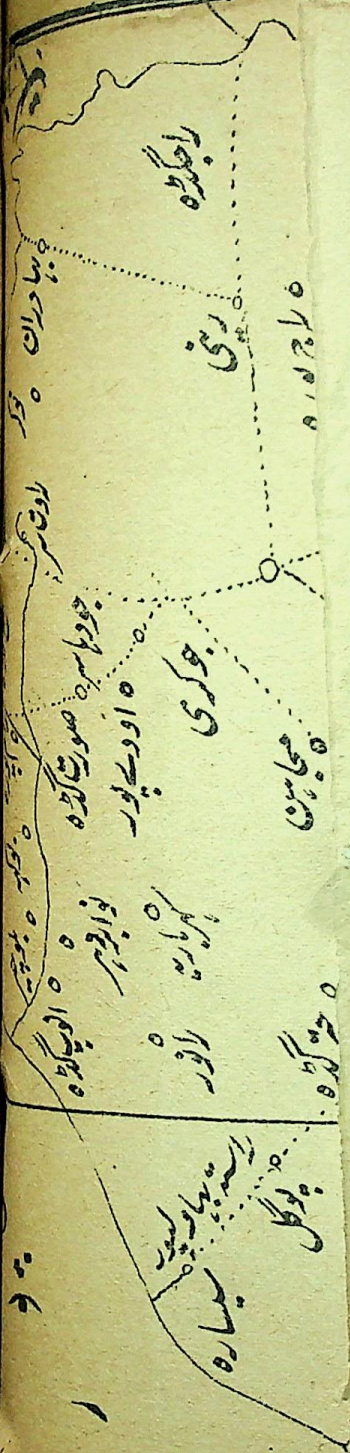

سنہ ۱۸۷۲

کام بخوبی
کی ہوئی
ہونے لگ
کام بہی
پیش آ
امید

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

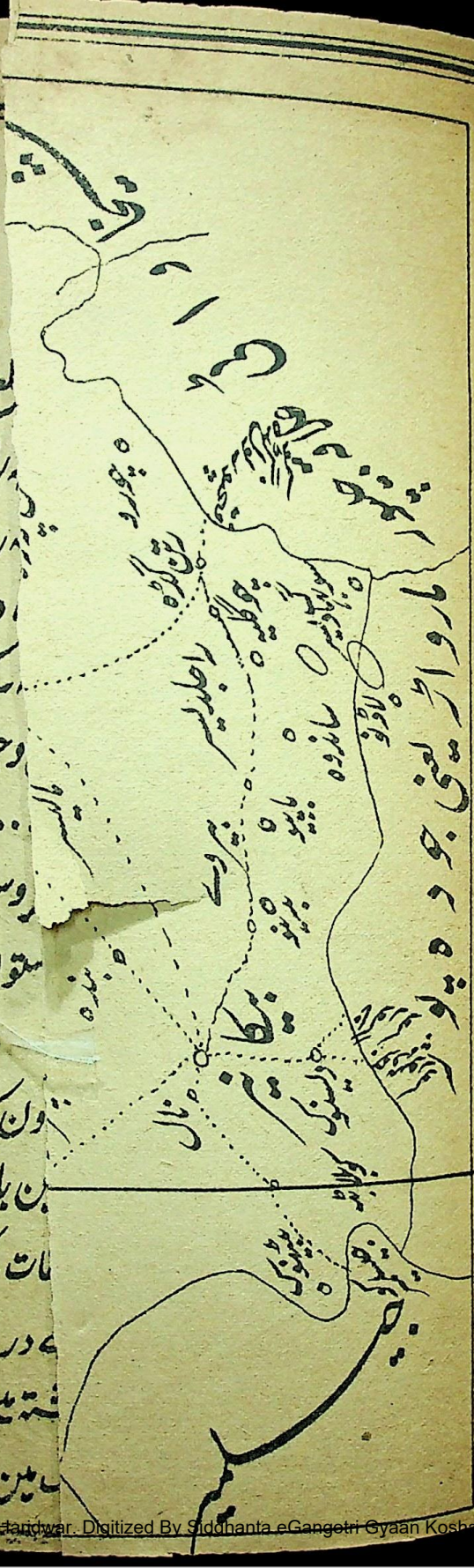

ع مشرقی پر ہریانہ
راج مارواڑ اور
ریاست خطوط
۵۱ دقیقہ اور طول
کے واقع ہے ۔
وجنوب مین ۱۶۰
۲۹۰۰۰۰ باشندون
وسعت ملک پر خیال
ستون سے اول ہی

ون کو اس ملک کا حال
ن بالکل جنگل ہے
ات کے لایق نہین
ے دریافت ہوتی ہے
شتہ مین جب سے راجپوتون
ن مین متواتر ابتری

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنہ ۱۸۷۲

کام بخوبی
کی ہوئی
ہونے لگا
کام بھی
پیش آ۔
امید۔

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized

آٹھوان باب

بیکانیر

ریاست بیکانیر کی شمالی حد پر بھٹیانہ کا انگریزی ضلع مشرقی پر ہریانہ اور شیخاواٹی اور جنوب مشرقی پر شیخاواٹی جنوبی پر راج مارواڑ اور مغربی پر جیسلمیر اور بہاول پور کی ریاستین ہین یہہ ریاست خطوط عرض بلد شمالی ۲۷ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۲۹ درجہ ۵۵ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۳۰ دقیقہ اور ۷۵ درجہ ۴۰ دقیقہ کے واقع ہے۔ مشرق و مغرب مین دو سو میل طول اور شمال و جنوب مین ۱۶۰ میل عرض سے اوسکا رقبہ ۱۷۶۷۶ مربع میل ہے ۵۳۹۰۰۰ باشندون کی اور تخمیناً چھ لاکھ روپیہ کی سالانہ آمدنی ہے اگر وسعت ملک پر خیال کیا جاوے تو مارواڑ سے دوم درجہ پر سب ریاستون سے اول ہی ہے۔

کرنل ٹوڈ صاحب نے لکھا ہے کہ یورپ کے باشندون کو اس ملک کا حال بہت کم معلوم ہے اونکے خیال مین ہے کہ یہہ سرزمین بالکل جنگل ہے اس سبب سے اوسمین کوئی شے تفتیش و تحقیقات کے لایق نہین ہے مگر اوسکے زمانہ قدیم کی کیفیت جو روایتون سے دریافت ہوتی ہے اوسکا حال سے بالکل مختلف تھی تین صدی گذشتہ مین جب سے راجپوتون کے قبیلون کو بیدخل کرکے اپنا قبضہ کیا ہے اس ملک مین متواتر ابتری

وتنزل ہونے سے پایا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین یہہ جنگل زرخیز وآباد
تہا بلکہ اسمین بہی شک نہین کہ باوجودیکہ ریتہ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا
ہے اب بہی اس ملک مین آبادی کثیر کیواسطے پیداوار ہوسکتا ہے ریاست
بیکانیر اپنے ہمقوم دس ہزار آدمی کی جمعیت لیکے میدان جنگ پر جاتے
تہے اور اگرچہ سلطنت سے اونکی معاش کیواسطے اس ملک کے سوا دیگر
جاگیر بہی مقرر تہی مگر اونکا خاص ملک بہی اونکے گذارہ کیواسطے ہر طرح
کافی تہا پس اس ریاست کی کم بختی ومصیبت زدگی علاوہ خرابی
کے دیگر سببون سے بہی ہوئی ہے باہر سے غارتگرون کی جماعتین تاخت
وتاراج کرتی رہی ہین اور اندر سے حریص رئیس وملازمان ریاست
بغیر کسی طرح کی دستگیری وفریادرسی کے لوٹتے رہے ہین اس صورت
مین اگر علی التواتر ذلت وخرابی پیدا ہوئی تو مقام تعجب نہین ہے
صدی کے عرصہ مین جسقدر دیہات عمداً یا جبراً بانی ریاست یعنی بیکا
محکوم ہوئے تہے اونمین سے نصف کا نام ونشان نرہا اور باقیماندہ
کا وہی حال ہوتا جاتا ہے غدر وبے اطمینانی کے سبب سے سوداگرون
کی کاروانین کہ اس ریاست سے گذر کے خزانہ مین محصول راہداری
کا زر کثیر داخل کرتی تہین بالکل نہین آتے ہین علاوہ نقصان ذات
رئیس کے تجارت بند ہونے سے چورودراجگڈہ وریني کہ اس ملک کی
منڈی تہی اور گردنواح کے ملک مین وہان سے ہی سندہ وممالک
لب دریاے گنگ کی اجناس میسر ہوتی تہین ویران ہوگئی ہین

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

یہ حال صرف بیکانیر کا نہین ہے جیسلمیر و دیگر ریاستہاے واقع مغرب
بیکانیر مین بھی ویسی ہی بدنظمی ہے جیسلمیر کے مالدوت اور جیپور کے
اڈخانی بھی ویسے ہی سرکش و غارتگر ہین جیسے بیکانیر کے بیداوت ہین
اور مغربی سرحد پر صحرائی وکھوسہ وراجر مثل عرب کے بدّوون کے بدمعاش
بے ایمان ہین ٭

اگرچہ جنگل کی حدود مین مارواڑ و جیسلمیر کے ممالک بھی داخل ہین مگر
سکا جزو اعظم کہ تھلی و باگر کے نامون سے مشہور ہے بیکانیر کی کل ریاست
اور شیخاوائی کے حصہ واقع شمال اراولی پر مشتمل ہے مسٹر انفنسٹن
صاحب کی راے مین جنگل قصبہ کانونڈ واقع سرحد ممالک سرکار انگریزی
بمقبوضہ حال مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے شروع ہوا ہے۔ صاحب موصوف
نے لکھا ہے کہ دہلی سے کانونڈ تک سو میل کے عرصہ مین بھی زمین اگرچہ
زروعہ مگر ریتے کی ہے لیکن جب ہم کانونڈ کے قریب پہونچے تب اوس
جنگل کی علامتین جسکے ہم کمال شوق سے متلاشی تھے ظاہر ہوئین جب
قصبہ مذکور تین میل رہگیا ریتہ کی پہاڑیان اول جہاڑیون سے ملبوس
اور بعد ازان بالکل بے برگ مثل موج بحری کے ایک پر دوسری
اور مثل متحرک برف کے سطح زمین پر نمایان نظر آئین ان ٹیلون کے
درمیان مین جانورون کی آمد رفت سے راستہ بن رہا تھا مگر راستہ
علیحدہ اتنا ریتہ تھا کہ گھوڑہ کا قدم گھٹنہ تک غرق ہو جاتا تھا یہہ ابتدا
حال ہے اور براستہ سنگھانہ وجھونجھنون چورو کو جانے والے تھے

Digitized by Google

چنانچہ سرحد بیکانیر مین پہونچکے لکہا ہے کہ سرحد مغربی اور بہاولپور کے
درمیانی دوسو اسی میل سے مقابلہ کیا جاوے تو شیخاواٹی جنگل کا حصہ
متصور ہونے کے لایق نہین ہے اور منجملہ دوسو اسی میل کے اخیر سو میل
مین آبادی و روئیدگی و پانی مطلق معدوم ہین شیخاواٹی سے پورگل تک
بالکل کشادہ و عمیق ریتہ کے پہاڑ اور گہاٹیان آئین یہہ پہاڑ بالکل
اوسیطرح کے ہین جیسے بعض اوقات ہوا سے سمندر کے کنارہ پر بنجاتے
ہین مگر ویسے بلند نہین ہین انکا ارتفاع بیس فیٹ سے سو فیٹ تک کا
ہے ہوا کی حرکت کے موافق اونکی شکل اور مقامات بدلتے رہتے ہین
موسم گرما مین متحرک ریت کے بادلون سے اونمین راستہ پر خطر ہوتا
ہے مگر موسم سرما مین مستقل رہتے ہین بلکہ اونپر بہوک و ببول وبیر کی جھاڑ
پیدا ہوجاتی ہین اور قریب دیہات کے جنمین مدور پست جھونپڑیان ہین
ہین کہ اونکو بمشکل گانو کہہ سکتے ہین یہہ پہاڑیان بہت بدنما اور خوفناک
معلوم ہوتی ہین ٭

اس سرزمین پر متفرق جھونپڑیون مین چوپان بہیڑیان چراتے یا مزارع
مختصر قطعات اراضی کو کاشت کرتے ملتے ہین کہین اونٹون کی قطار
مشتبہ یا کم کردہ راستہ مین آہستہ چلتی ہوئی اور اونکا چارن محافظ
مہارشتر کو اپنی پگڑی سے باندہے ہوئے ملتے ہین کہین صحرا نبون کا
گروہ گہوڑا یا اونٹ پر سوار غارتگری کاروان کی فکر مین لگا ہوا
اور کہین راجر یا منگولیہ چوپانون کی بہیڑیون کی ریوڑ کو گہیر لیا ہوا

منگولیہ

کوئی اپنی پسندیدہ غذا راٹھی تیار کرتا ہے کوئی پانی کے قلیل ذخیرہ کی
جان کیطرح حفاظت کرکے تشنگی رفع کرتا ہے اس ریاست کے عرض کا خط
کہ طول مین ایک سو اسی میل ہے پوگل سے راجگڈہ کے درمیان واقع
ہے اور طول شمال و جنوب مین بہٹنیر سے مہاجن تک ایک سو ساٹھ میل
ہے سابقاً دو ہزار سات سو دیہات تھے کہ اونمین سے نصف ویران ہوگئے
ہین اس وحشت انگیز سرزمین کی تعداد آبادی کا بغیر کسی حسابی ذریعہ کے
اندازہ کرنا مشکل ہے قطعہ ملک جو جیت پورہ سے شمال و مغرب مین واقع
ہے مطلق ویران ہے اور جیت پورہ سے بہٹنیر تک بھی نہایت قلیل آبادی
ہے اور بیکانیر سے سرحد جیسلمیر تک بھی یہی حال ہے البتہ اندرونی حصص
مین کسیقدر آبادی ہے اور وہ مارواڑ کے شمالی حصون کے برابر ہے
بارہ قصبہ جات کی آبادی سے جو واقف کارون کی زبانی دریافت
ہوئی ہے تعداد کلی باشندگان کا اندازہ قریب بصحت کیا جاتا ہے ؛

تخمینہ آبادی راج بیکانیر ۵۳۹۲۵۰

قصبہ جات	۱۴۴۲۵۰		دیہات	۳۹۵۰۰۰	
بیکانیر	نوہر	بہادران	ریتی	فی دیہہ ایکہزار	فی دیہہ ۷۵
۶۰۰۰	۱۲۵۰۰	۱۲۵۰۰	۷۵۰۰	۱۰۰ دیہہ	۱۰۰ دیہہ
راجگڈہ	چورو	مہاجن	جیت پورہ	۱۰۰۰۰۰	۷۵۰۰۰
۱۵۰۰	۱۵۰۰۰	۴۰۰۰	۵۰۰۰	فی دیہہ ۵۰۰	فی نگلہ ۱۵۰
بیداسر	رتن گڈہ	دیسکہہ	سینتھل	۲۰۰	۸۰۰
۲۵۰۰	۵۰۰۰	۵۰۰۰	۲۵۰	۱۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰

کہ اس حساب سے کل راج کی آبادی بحساب فی مربع میل پچیس کس ہوتے
ہین یہہ تخمینہ مرتبہ کرنل ٹوڈ صاحب ہے مگر رپورٹ ۶۵ و ۶۷ سنہ مین انہین
قصبہ جات کی آبادی حسب تفصیل ذیل لکہی ہے ؛

بیکانیر	سجان گڈہ	چورو	رینی
۶۰۰۰۰	۸۰۰۰	۷۰۰۰	۶۰۰۰
راجگڈہ	نوہر		
۴۵۰۰	۳۰۰۰		

اس آبادی مین سے تین چہارم قدیم باشندگان ملک جیٹ یعنی جاٹ
ہین اور باقیماندہ چہارم مین بیکا کی اولاد کے راجپوت و سارسوت
برہمن و چارن و بہاٹ اور چند دیگر اقوام ہین ؛

جیٹ یہہ قوم جسقدر تعداد مین زیادہ ہے اوسیقدر دولتمند
بہی ہے اکثر قدیم بہومیہ زمیندار کہ پشتین سے اپنی جماعتون کے سرگروہ
ہین بہت آسودہ و صاحب سرمایہ ہین مگر اونکی دولت کسی کام کی
نہین ہے کیونکہ راج کے ظلم و تعدی سے بچنے کیواسطے بظاہر مفلس بنے
رہتے ہین اور بجز شادیون کے کہ بے جگر ہوکے زر کثیر خرچ کرتے ہین
کبہی اپنی دولتمندی کو ظاہر نہین ہونے دیتے ؛

سارسوت برہمن کہ اصل مین سارسوت ہین اس ملک مین بکثرت
ہین اونکا دعوی ہے کہ جاٹون سے پیشتر ہم مالک ملک تہے یہہ لوگ محنتی اور
صلح شعار ہین برہمنون کا سا تعصب نہین رکہتے گوشت کہاتے ہین تمباکو
پیتے ہین اور زمین جوتتے ہین اور باوجودیکہ سینگی رکہہ خلف برہما کی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اولاد مین ہین گاؤ کی خرید و فروخت کو معیوب نہین سمجھتے ٭

چارن اس ملک کی متبرک قوم ہے راجپوت بہاٹون کی بہادرانہ
تعریف خوانی کی برہمنون کی شاستر دانی سے زیادہ قدر کرتے ہین اس سبب سے
راٹھوڑون کے نزدیک چارن واجب التعظیم ہین اور اونکی جاگیر مین
ایک ایک قدیم کبت کے جلدو مین گانو وار اضی معین ہین ٭

مالی ونائی ہر ایک راجپوت کے گھر مین ضرور ہوتے ہین کوئی گانو
ون سے خالی نہین ہے اور اکثر وے کہانا پکانیکا کام کرتے ہین ٭

چورہ اور تہاوری غارتگر اقوام ہین چورہ لکھی جنگل کے
رہنے والے ہین اور تہاوری جنہین تہوری بہی کہتے ہین میواڑ سے
آئے ہین اکثر سردار قزاقی اور لڑائی کیواسطے ان لوگون کو نوکر رکہتے ہین
چنانچہ بہادران کے سردار نے کل راجپوتون کو موقوف کرکے صرف چورہ
اور تہاوریون کو نوکر رکہہ لیا ہے چورہ وفاداری مین بہت مشہور ہین
اور حفاظت سرحد دربانی پر ہمیشہ اونکی نوکری ہوتی ہے اور اونکی
عجیب معاش اونکی قدامت وطن داری کی ثبوت ہے کہ ہر ایک مردہ آدمی
کی تجہیز و تکفین پر اونکو چار پیسہ ملتے ہین - تہوڑے لوگ بہوت اور خلف الشیطان
کہلاتے ہین اور مثل باوریہ اور کہنگارون و دیگر پیشہ ور سارتون
کے کل راجپوتانہ مین پہیلے ہوئے ہین اونکا فخر ہے کہ دشمن کو مار کے
اوسکا سر یا دستار اوتار لاوین داؤ دپوترہ و بیجبوت ونوک ونوکو
راؤ در کے تہلون مین زیادہ تر ہین اونکے پاس اونٹ بہت ہین کہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

کرایہ پر چلتے ہین اور بہرتی مال مین کام آتے ہین ٭

جوہیہ وداہیہ ومنگولیہ کہ کسی زمانہ مین راجپوت تہے اب اہل اسلام ہین یہہ لوگ اس ریاست کے مغربی اضلاع اور ممالک سندہ مین ہین مشرقی حصص مین بہت کم ہین اونکے سوائے پرمار اور سانگلہ راجپوتون کی نسل سے بیروہ قسم بلوچ اور کہیرو وہ وجانگریہ واوندرو باگریہ ہین مگر نہ اسقدر مشہور ہین اور نہ تعداد مین زیادہ ہین کہ اون کا کچھہ حال لکہا جاوے ٭

داؤدپوترہ یہہ قوم جسکے نام سے بہاول پور کی ریاست مشہور ہے اگرچہ بالکل ہندو نہین ہے مگر اس سبب سے کہ اونکی ریاست حال مین جیسلمیر کے بہاٹیون مین سے بنی ہے اور واقع مین مارسٹہل کا ایک جزو ہے باشندگان ملک مین داخل ہے ٭

داؤد خان بانی ریاست شکارپور واقع مغرب دریاے سندہ کا رہنے والا تہا اوس نے اتنا اقتدار حاصل کیا کہ فرمانروا ے قندہار نے جسکے علاقہ مین تہا اوسپر فوج کشی کی تاب مقابلہ نہ لاکے اوس نے اپنے وطن کو چہوڑا اور مع عیال واطفال عبور دریاے سندہ کرکے جنگل مین بود و اختیار کی فوج شاہی نے وہان بہی تعاقب کیا داؤد خان نے دیکہا کہ عیال واطفال کے سبب سے بہاگنا غیر ممکن ہے یا تو اطاعت کرنی چاہیے ورنہ اونکو قتل کرکے مقابلہ مین اپنی جان کہونی چاہیے چنانچہ بمقام سوتیالہ اوس نے اپنے اہل قبیلہ کو قتل کیا اور دشمنون سے برسرمقابلہ

ہوا ملازمان شاہی نے اوسکی یہہ خونخوار حرکت دیکھہ کے لڑائی سے کنارہ
کیا اور بہاگ گئے داؤد خان نے پہنچی یعنی میدان دریاے سندہ مین قیام
کرکے بہ تدریج تہل تک اپنی عملداری قایم کی اوسکے بعد مبارک خان ہوا
اور مبارک خان کا بہتیجا بہاول خان تہا اور بعد ازان صادق محمد خان
خلف بہاول خان حاکم ہوا مبارک خان نے جیسلمیر کے ضلع کہاڈال سے
بہاٹیون کو بیدخل کیا تہا اور راول دیوراج کے آباد کئے ہوئے شہر
دیراول مین بود و باش اختیار کی اوس زمانہ مین بہاٹون کی ایک
شاخ کہ جیسلمیر سے بمرور عرصہ دراز علیحدہ ہوگئی تہی آباد تہی اوسکا سردار
بہی اول کہلاتا تہا جب داؤد پوترون نے اونکو خارج کیا تو پانچرو پیہ
سالیہ معاش مقرر کراکے گریالہ علاقہ بیکانیر مین رہنے لگے بہاول خان
نے داؤد پوترون کی دارالحکومت کو ایک قدیم شہر واقع جنوبی کنارہ
دریاے گاڑہا کو منتقل کرکے اپنے نام سے بہاولپور موسوم کیا سنہ ۱۷۸۰ء
کے قریب فوج قندہار نے پہر حملہ کیا اور بعد محاصرہ کے دیراول سے
بہاول خان کو نکالدیا کہ اوس نے بمقام بیکم پور بہاٹیون کے پاس
پناہ لی انجام مین مصالحت ہوکے اوس نے ایک مرتبہ پہر ابدالی بادشاہ
کی اطاعت اختیار کی اور اپنے بیٹے مبارک خان کو بطور اول کے بہیجکر
نذر مطالبہ ادا کیا اور فوج شاہی کو برخاست کرایا مبارک خان تین برس
تک کابل مین رہا آخر کار رہا ہوکے بہاولپور کا خان مقرر ہوا مگر
سب ملک پر قبضہ کرنے کیواسطے آیا باپ نے گرفتار کرکے کنجیر کے قلعہ مین

قید کردیا کہ بہاول خان کے انتقال تک وہ وہان رہا مگر اوس سے نہوسکی
دیر پیشتر داؤد پوترہ کے مقدم سرداران یعنی بدیرہ خیرانی سردار معزگڈہ
وخدابخش سردار تیرارہ واختیار خان سردار گڈہی وحاجی خان سردار
اوچ نے مبارک خان کو کنجیر سے رہا کردیا اور اوسیوقت بہاول خان
کی وفات کی خبر پہونچی وہ دارالریاست کو جاتا تہا مگر نصیر خان خلف فتح
خان گورگیچہ بلوچ نے جس سے مبارک خان کو سابقًا رنج پہونچا تہا اور
اس سبب سے وہ خائف تہا اوسکو قتل کرڈالا اور اوسکے بہائی صادق
محمد خان کو مسند نشین کیا اوس نے فی الفور اپنے بہتیجون یعنی خلاف
مبارک خان اور چہوٹے بہائیون کو قلعہ دیراول مین بند کردیا
اونہون نے مفرور ہوکے راجپوت اور پوربیون کی فوج جمع کرکے دیرا
پر قبضہ کرلیا مگر صادق محمد نے حملہ کیا پوربیون نے مقابلہ نکیا اوسکے
دونون بہائی اور ایک بہتیجا مارےگئے دوسرا بہتیجا دیوار پہ چڑہ گیا مگر
ایک سردار نے اوسکو گرفتار کرکے سپرد کیا کہ مارا گیا اور قیاس سے معلوم
ہوا کہ صادق محمد نے اونکے مارنے کا حیلہ پیدا کرنے کیواسطے یہہ فریب کیا
تہا نصیر خان بہی جسکی مدد سے اوس نے مسند حاصل کی تہی سرکشی
عدول حکمی کے سبب سے مارا گیا مگر خیرانی سردار ہمیشہ اپنے آقاؤں کے
دغا کرتے رہے ہین چنانچہ ایک نظیر اسکی واقعات بیکانیر مین ہے کہ تیرا
اور معزگڈہ ضبط ہوئے اور وہان کے سردار قید ہوکے قلعہ کنجیر مین
بہیجے گئے گڈہی عبداللہ حاجی خان کے قبضہ مین تہی مگر اوس سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوئی گانونہ تہا صادق محمد مثل اپنے باپ کے جسکو بجے سنگہ والی مارواڑ
بہائی کہتا تہا نیکنام نہوا داود پوترون مین باہم بہت نفاق ہے اور
بہاٹی جنسے وے غارتگری نکرنے کے عوض خراج لیتے رہے ہین اونسے
بہت متنفر ہین مدت ہوئی کہ قندہار کا خوف بہاول پور سے جاتا رہا
اور وہانکے رئیس کا سندہ برترکے امیرون سے اتفاق تہا مگر بجیت سنگہ
والی لاہور سے کہ وہ اون پر دعوی حکمرانی کرتا تہا اوسکو خوف تہا ؛
اس قوم کے لوگ ریاست بیکانیر مین بہت ہین اس سبب سے اونکی
مختصر کیفیت اور تاریخ اس مقام پر لکہی گئی ہے ؛

راجپوت شجاعت وجنگ آوری مین بیکانیر کے راٹہورون
کی شہرت مثل کل دیگر اقسام راجپوتون کے غیر مبدل رہی ہے اور جس
حالت مین اونکے برادران سکنار مارواڑ وآمیر ومیواڑ سالہاسال تک
مرہٹون اور پٹہانون کی حملہ آوری سے مصیبت اوٹہاتے رہے ہین بیکانیر
کے راٹہوڑ بعد مسافت اور مشکلات ملک کے ذریعہ سے ان آفتون سے
محفوظ رہے مگر البتہ اونکو خود اپنے آقاء کی ظلم وتعدی سے اوسیقدر
تکلیف اوٹہانی پڑی جنگل کے راٹہوڑون مین بمقابلہ دیگر راجپوتون
کے تعصب بہت کم ہے کہانا کہاتے وقت یہہ نہین پوچہتے کہ کس نے پکایا
کسی کے برتن مین پانی یا شراب پینے سے کچہہ عذر نہین ہے اگر اونکو
اچہا سکہائی جاوے تو دنیا کے بہترین سپاہیون مین سے ہوجاوین
کیونکہ وے بہادر وجفاکش وقانع ہین مگر اس ملک مین آنیکے بعد اونہون نے

بعض ایسی عادات پیدا کی ہین کہ شاید آراستگی پانی پر بہی ایک یادداشت
مین زایل ہو سکین مثلاً افیون کہانے اور نشہ آور اشیا پینے مین جنکا
بیکا ہندوستان کے جہتیس راج کلون مین سب سے فایق ہین جس راجپوت
کو میسر آسکے اوسکے نزدیک شراب کا پیالہ اور افیون نہایت عزیز
اشیا رہین ؛

سرزمین کل ریاست مین بجز مختصر قطعات مخصوص الموقع وستان
کے ہر مقام پر کم وبیش ریتہ ہے مشرق سے مغرب تک برابر ریتہ کا سلسلہ
ہے اور اگرچہ ٹیبے یعنی ریتہ کی پہاڑیان وسط ملک مین شروع ہوتی ہین
بڑا سلسلہ جیسلمیر کی سمت مین واقع ہے اور اوسکی چہوٹی شاخین
ہر طرف کو نکلی ہوئی ہین بلکہ اگر اوسکے سلسلہ کو کہ مشرقی نشیب دریاے
سندہ سے شروع ہوکے وسط ریاست بیکانیر مین ختم ہوا ہے جبل
اعظم کہا جاوے تو زیادہ صحیح ہے شمال مشرقی حصہ مین راجگڈہ سے نو
وراوت سر تک سیاہ مٹی کسیقدر ریتہ کی آمیزش کی ہے آبپاشی کے
واسطے پانی سطح زمین سے قریب ہے اور اوسپر گیہون نخود اور جاول
پیدا ہوتے ہین اور بہٹنیز سے گاڑہانہ کے کنارہ تک ویسی ہی
زمین ہے اور موہیلہ کا ضلع بہی زرخیز ہے کہ ٹیبے اوسکی شمالی حد
پر ختم ہوئے ہین موسم برسات مین پانی بہرنے سے گیہون بہ افراط
پیدا ہوتے ہین ؛

مگر ان چند متفرق اجزا کے علاوہ باقی زمین پر اگرچہ ضعف ا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سرسبز نباتات نہین جم سکتے ہین تاہم کل جنگل کو ایسا ویران نہین کہہ سکتے
ہین جسمین کسی قسم کی روئیدگی قیام و بالیدگی نہ پاسکے جس ملک کو
خداوند تعالےٰ نے ایسا خشک اور ویران بنایا ہے اوس نے ہی بالعوض
ان خرابیون کے ایسی عمدگی و فضیلت بہی دی ہین کہ اعلےٰ درجہ کی
زمین مین نہین ہین مثلاً جنگل کا باجرہ ایسا عمدہ ہوتا ہے کہ ویسا مالوہ
کا زرخیز زمین پر نہین ہوتا اور یہان کے باشندون کو جب وے
بڑے بڑے امیر کے نہایت عمدہ کہانون مین شریک ہوتے ہین نہ اونکی
ذائقہ خوبیون سے بلکہ اپنے وطن کی یادگار سے باجرہ کے بہاٹوی
اپنی باٹیون کی ہوس باقی رہتی ہے اور اس کثرت سے پیدا ہوتا
ہے کہ اچہی فصل مین دو برس کے خرچ کے لایق پس انداز ہوجاتا
ہے اس زراعت کیواسطے زیادہ پانی کی ضرورت نہین ہوتی مگر
بالکل تہوڑا سا بروقت ہونا ضرور ہے ۔

باجرہ کے سوائے موٹھ اور تل ہوتے ہین موٹھہ انسان اور حیوان
دونون کے کام آتا ہے اور تلون کا تیل ترکاریان پکانے اور جلانے
مین خرچ ہوتا ہے گیہون جو اور چنا بہی متفرق قطعات مین ہوتے
ہین مگر یہہ بیکانیر کی عام پیداوار نہین ہین ۔

جو زمین گیہون کے لایق ہے اوسپر روئی بہی ہوتی ہے ستمبر اور
اکتوبر مین پہل آتا ہے روئی جمع کرنے کے بعد شاخین قلم کردیتے ہین
جو رہجاتی ہین ہر سال درخت مستحکم تر ہوکے اخیر مین اتنا بڑا ہوجاتا

ہے کہ جہان اوسکی کاشت زیادہ ہے وہان اوسکی برابر دیکھنے مین
بہی نہ آوے ؛
انسان اور حیوانات کی خورش کیواسطے خداوند تعالے نے بعض خود
نباتات گوار کجری وککڑی وغیرہ کثیر التخم پہل اور بڑے بڑے تربو
بہت افراط سے پیدا کئے ہین خصوص تربوز جسے اس ملک مین متیرا
کہتے ہین بیش قیمتی چیز ہے اوسکی قاشین کاٹکر دہوپ مین سکہا
ہین اور جب نباتات کم ہوتی ہین یا زمانہ قحط مین جسکا ہمیشہ ڈ
رہتا ہے اونکا استعمال کرتے ہین اور تربوز جنس تجارت ہے جہا
دیگر میوہ جات ہین وہان بہی اوسکی بہت قدر ہوتی ہے خشک
کا گودہ بہت غذائیت رکہتا ہے اور دافع یبوست ہونے کی وجہ
سفر بحری کی کارآمد سمجہہ کے کرنل لوڈ صاحب نے امتحانًا کلکتہ کو بہ
تہا چونکہ اوسکی کاشت بہت ہوسکتی ہے ہندوستان کے جہاز
کو اوسکا ذخیرہ وافر ملنے مین کچہہ مشکل نہین ہوسکتی اور باشندگ
ملک وجہازیون کو دوبالا فایدہ ہو جنگل کا تربوز ہندوستا
تربوز سے بہت بڑا ہوتا ہے اس سبب سے اوسکی مقدار کی نسبت
مبالغہ بہی بہت کرتے ہین مگر اسمین شک نہین کہ بعض تربوزین یا جانو
محیط کا ہوتا ہے اور جس شاخ مین لگتے ہین وہ مثل عام تربوز
کے باریک ہوتی ہے اس خشک سرزمین مین یہہ میوہ انسان کی
کیواسطے غنیمت ہے اکثر ٹیبون کے سیاح کہتے ہین کہ ایک تربو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گہوڑے اور سوار دونون کی تشنگی رفع کرنے کیواسطے کافی ہوتا ہے تربوز
کے سواے اس نسل کے کل میوہ جات بڑے خربوزہ سے لیکے چیرہ اور
چہوٹی گوار تک چند اقسام کے ہوتے ہین اور یہہ بہی سنا ہے کہ موسم
سرما مین جب اونکی چندان ضرورت نہین ہوتی زمین مین دفن
کردیتے ہین اور گرما مین بطور غذا اور دافع تشنگی کے اونکو استعمال
مین لاتے ہین واقعی اس ملک کا تربوز نہایت شیرین اور لذیذ اور
بہت بڑا ہوتا ہے ❊

اس خشک سرزمین مین جہان خلایق کی زیست بالکل بارش پر موقوف
ہے اور ہر ساتوین سال قحط کے خایف رہتے ہین کسی شے کو جو انسان
کی حاجت روائی کے کام مین آسکے رایگان نہین کہوتے ہین —
تربوزون کے بیج اور بہورٹ اور برو اور ہرارہ اور سیون کو
جمع کرکے غریب لوگ باجرہ کے آٹے کے ساتہہ روٹیون مین کہاتے ہین
اور جنگلی بیر اور کہیر اور کہریل کے پہلون کو فراہم کرتے ہین اور
کہیچڑہ کی پہلیان کہ قابض وخشک ہین خشک کرکے پیس لیجاتی ہین
الغرض جو چیز کہانے مین آسکے ضایع نہونے پاتی ہے ❊

کوئی درخت مخصوص الملک وموافق آب وہوا نہین ہے البتہ
دارالحکومت مین آنب اور املی کے درخت لگائے گئے ہین مگر کثرت
سے صرف ببول وسرسبز پیلو وجہال کی جہاڑیان ہین البتہ بیدا تب روہیڑہ
اور درخت کہتے ہین کہ وہ اکثر بیس فیٹ بلند ہوتا ہے اور عمارت کے

भुरट
बुरू
हरारा
सेवन
बेर
खैर
खरील
पीलू
झाल
गेहेड़े

کیواسطے اطراف کو جاتا ہے اور نیم بہی ہوتا ہے سب جہاڑیون مین سے
پہوک زیادہ کارآمد ہے کہ اوسکا گہیرہ بناکے کنوئن مین ڈالتے ہین اسکے
سبب سے ریتہ نہین پہیلتا ہے کہیجڑہ کی پہلیون کا آٹا سانگری کہلاتا
ہے چہال سے چوپانون کی جہونپڑیان بنائی جاتی ہین اور جیٹہہ بیساکہ
مین اونمین میوہ بہی ہوتا ہے پیلو کو کہاتے ہین اور ببول سے گوند
مستعمل اطباء معروف صمغ عربی نکلتا ہے بیر خوش ذائقہ ہوتا ہے۔
یہہ سب جہاڑیان اونٹون کیواسطے عمدہ چارہ ہین جوانسہ کا گوند
بطور دوا کے کارآمد ہے سجی کی جہاڑی کو جلاکے اوسمین سے سجی
نکالتے ہین کہیرو کہریل کے پہل کو سب جانتے ہین کہ ٹینٹ مشہور ہے
بطور اچار کے تو وہ کل ہندوستان مین مستعمل ہوتا ہے مگر یہانکے
لوگ خشک کرکے مدت تک ترکاری کرتے ہین اسکی جہاڑی دس پندرہ
فیٹ بلند ہوتی ہے اور گرد مین بہت پہیلتی ہے اوسکی ہمیشہ سبز شاخ
پر پتہ نہین ہوتا ہے اور سرخ پہول آتا ہے۔ پہل یعنی ٹینٹ تین دفعہ
دنرات پانی مین بہگویا جاتا ہے اور جوش دیکے نمک کے ساتہہ گہی
مین تل کے یا سادہ روٹیون سے کہاتے ہین اکثر گہرونمین بیس من
کا ذخیرہ جمع ہوتا ہے ؛

سجی پست جہاڑی کا پودہ ہوتا ہے اور شمالی جنگل کے قطعات معروف
کہادال مین بہ افراط ہوتا ہے۔ پوگل سے دیراول تک اور وہانسے
موری کوٹ اختیار خان کی گڈہی وخیرپور دیر علی تک ایک وسیع تہل

फोक
खेजडा
सांगरी
टेंट
खादाल
मोरीकोट

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جسمین سخت مٹی کے پست و عریض قطعات معروف چترام برسات کا پانی
جمع ہونے سے بنے ہوئے ہین انہین قطعات مین سبجی کی جھاڑی پیدا
ہوتی ہے بہٹیان کھود کے اونمین جھاڑیون کو بھر دیتے ہین اور اوسمین
آگ لگا دیتے ہین جلنے کے بعد تین روز تک ٹھنڈا ہونے دیتے ہین سبجی
نیچے جمجاتی ہے اوسکو نکالکر صاف کر لیتے ہین راجپوت اور مسلمان اس
کام مین مصروف رہتے ہین اور فی روپیہ ایک پیسہ محصول سرکار
مین دیتے ہین مارواڑ کے چارن وغیرہ بھر کے منڈیون مین لیجاتے
ہین اور وہان سے کل ہندوستان مین پھیل جاتی ہے سندھ مین
اس نمک کی بہت خرید ہے اور بھکر و ٹاٹھہ و کچھہ کو پُر کاروان جاتے
ہین۔ ثقیل چیزون کو پکانے کے وقت قدرے سبجی جلد گلا دیتی ہے
اور ناقص تماکو مین ملانے سے اوس مین تلخی زیادہ ہو جاتی ہے ؛
آک کا درخت جسے ہندوستان مین مدار کہتے ہین جنگل مین بہت بلند
اور قوی ہوتا ہے اوسکے ریشون سے مضبوط رسیان بنائی جاتی
ہین کہ پایداری مین سونج سے بہتر ہوتی ہین اور بیداوتون کی زمین
پر سن بھی ہوتا ہے ؛

آلات کشاورزی سادہ اور زمین کے موافق ہوتے ہین ہل مین ایک
جانور خواہ بیل ہو یا اونٹ تنہا جوتا جاتا ہے جوڑی کا ہل صرف سخت
زمین پر مستعمل ہوتا ہے کہ ایسے مقامات کم ہین تخمریزی متفرق دانون
سے دور دور ہوتی ہے کہ ہر دانہ مین پندرہ بیس گز کے پھوٹتے ہین

غلہ کا گاٹھہ بیل کرتے ہین مگر موہٹہ کا اونٹون سے کرایا جاتا ہے ٭

پانی کل جنگل مین پانی زمین کے سطح سے بہت عمق پر ہے گرمی بشدت پڑتی ہے اور یہان کے انسان وحیوات ونباتات کو موافق ہے سردی کا تحمل بہت کم ہے ایک دفعہ تیس درجہ پر تھرمومیٹر یعنی آلہ حرارت نما آیا تب باشندگان ملک کو بڑی تکلیف ہوئی آک وغیرہ مفید جھاڑیان جل گئین اور پچیس درجہ عرض بلد شمالی پہ اٹھائیس درجہ تھرمومیٹر ہونے سے مصیبت وتباہی سمجھی گئی نخود وغیرہ کی زراعت خشک ہوگئی دیسمکھہ مین دار الحکومت کے قریب چاہات دوسو ہاتھہ عمیق ہین اور ساٹھہ ہاتھہ سے کم عمق پر پانی انسان کے استعمال کے لایق تہلو نہین کم ملتا ہے البتہ بعض میدان مثل موہیلہ اس سے مستثنی ہین اور شور پانی حیوانون کے لایق اکثر مقامات پر بیس تیس ہاتھہ کے عمق پر ملتا ہے پختہ چاہات ہزار ہا روپیہ کی لاگت سے تیار ہوتی ہین اور خام چاہات مین ریتہ بند کرنے کیواسطے پہوک کے گہیرے ڈالے جاتے ہین پانی ہاتھہ سے نکالا جاتا ہے ٭

دیسمکھ

موہیلہ

سر جنگل مین چند نمکین جھیل ہین کہ سر کہلاتے ہین مگر جھیلی مارواڑ ہین ویسی نہین ہین سب سے بڑا قصبہ سر کے پاس ہے کہ وہ قصبہ بہی اس سبب سے سر کہلاتا ہے اوسکا جھہ میل کا محیط ہے۔ دو میل طول مین چھاپر کا ہے اگرچہ ہر ایک مین اکثر چار فیٹ پانی رہتا ہے مگر گرمیون مین گرم ہوا سے خشک ہوکے خشک پپڑی جم جاتی ہے

سر

چھاپر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گرچہ جنوبی جیلون کے نمک سے دونون کا نمک کمتر درجہ کا ہوتا ہے ٭

ہیئت ملک اگرچہ اس ملک مین کسی طرح کی خوبصورتی نہین ہے مگر اکثر باشندے وطنی محبت کی وجہ سے باجرہ کی راہڑی کو شالیستہ ملکون کی نعمتون سے بہتر سمجھتے ہین اونکے نزدیک ریت کے ٹیبے ہمالہ کے سرسبز و شاداب پہاڑ سے فایق ہین اور انکی پست جہاڑیون کے مقابلہ مین اوسکی سرد رختی و برہ مندی ہیچ ہے جن آنکھون کو خشک زمین دیکھنے کی عادت ہے سبزہ سے متنفر ہوتی ہین اور جن ملکون مین طوفان بادی یعنی آندہیان نہین آتین یا جنمین ٹیڈیون کے دل کہ وہ بہی طوفان سے کم نہین ہین زمین کو سایہ سے نہین ڈہک لیتے ہین اونکی راے مین بدنما ہین کہین کہین بہربہٹ پتہر کی پہاڑیان زمین سے نکلی ہوئی ہین باشندگان سرحد ناگور جب اونکو اپنے ٹیبون سے بلند تر پہاڑ دیکہنے کا شوق ہوتا ہے کوہ ارابلی کا کنارہ دیکہکے خوش ہو جاتے ہین ٭

پیداوار معدنی اس ملک مین معدنی پیداوار کم ہین اکثر مقامات خصوص حصیرہ واقع تیرہ کوس شمال مشرق دارالریاست مین عمدہ عمارتی پتہر کی کان ہے کہ اوس سے دو ہزار روپیہ سالانہ کی آمدنی ہے اور بیرم سر و بیداسر مین تانبے کی کانین ہین بیرم سر کی کان سے خرچ کی برابر آمدنی نہین ہوتی اور بیداسر مین تیس برس تک کام چلنے سے تانبا نکلنا بند ہو گیا ٭

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کوآلاٹ کے قریب ایک کان مین ملتانی مٹی نکلتی ہے اور بطور مال تجارت دساور کو جاتی ہے اور اوسکی آمدنی کا پندرہ سو روپیہ راج کے خزانہ مین داخل ہوتا ہے بدن اور بالون کی صفائی مین اوسکا استعمال ہوتا ہے اور کہتے ہین کہ کچھ کی عورتین رنگ کے واسطے اوسکو کھاتے ہین ؛

کول

حیوانات اونٹ جسکو جنگل کا جہاز کہتے ہین سب سے مقدم ہے اوسکے بغیر اس ملک مین گذارہ نہین ہے وہی ہل چلاتا ہے وہی کنوؤن مین سے پانی کھینچتا ہے وہی اوس پانی کی مشکون کو اپنے آقا کیواسطے لیجاتا ہے اور خود چند روز تک اوسکے استعمال سے پرہیز کرتا ہے اوسکا یہہ وصف بہ اتفاق ساخت قدم کے کہ حسب ضرورت زمین کشادہ یا بستہ ہوجاتا ہے و نیز نرمی دہن کہ اوسمین زبان سے ببول و کہیر و جواسہ کی خاردار شاخون کو کھینچ لیتا ہے صانع باکمال کی فیاضی اور چارہ سازی کی شہادت دیتا ہے جنگل کے اونٹ دیگر ممالک کے اونٹون سے بہتر ہوتے ہین اور دہات و بارہ کے تہل کے بہترین ہوتے ہین راجگان جیسلمیر و بیکانیر کے ہان اونٹون کے کیواسطے شتر سوارون کی فوج ہین جیسلمیر مین دوسو اونٹون کے سلح سوار ہین اونمین سے انسی راج کے ہین اور باقیماندہ جاگیردارون کے ہر ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوتے ہین اور بہاگنے مین شاطر ہین مگر مجبور مقابلہ پر آجاوین تو اونٹون کو بٹھاکے اور اوس

گھان وارے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گہوٹنون کو باندہ کے اوسکے جسم کا مورچہ بناتے ہین اور اوسکی
پشت پر رکہہ کے بندوقین چلاتے ہین جنگل مین کوئی جہاڑی ایسی نہین
ہے جو اونٹ کے چارہ مین مستعمل نہو سکے - بیکانیر کا اونٹ بیش قیمتی
ہوتا ہے اوسط قیمت سو روپیہ ہے اور عمدہ ترین ہزار روپیہ تک کا
ہوتا ہے ؛

वरगधा
बांकासर
बुलपारी

خرگدہا جسکو گورخر بہی کہتے ہین جنگل کا رہنے والا ہے مگر اوسکی کثرت زیادہ
جنوبی ملک مین دہات کے قریب ہے اور بارمیر سے بانکاسر و بولیاری
تک بہی بہت ہوتا ہے ؛

عمدہ اقسام کے ہرن اور نیل گاؤ بہی جنگل کے اکثر اضلاع مین بہت ملتے
ہین اور اگرچہ میدان کے راجپوت اوسکو کم مارتے ہین کہ کہانے سے
پرہیز ہے مگر جنگل مین گوشت و پوست دونون کے استعمال سے یہہ جانور
بہت کارآمد ہے اور دیگر جنگلی حیوانات شیر و لومڑی و خرگوش ہوتے
ہین خصوص لومڑی بہت خوبصورت ہوتی ہے خانگی حیوانات مین گہوڑہ
و بیل و گاے و بہیڑ و بکری و گدہون کی کچہہ کمی نہین ہے گدہون سے
ہل چلتے ہین اور جنگل کے گاؤ و مادہ گاؤ مشہور ہین ؛

चांग

بہیڑ و بکریون کے ریوڑ جنکو یہان چانگ کہتے ہین جنگل مین بہت چرتے
ہین کہتے ہین کہ بکری کاتک سے نصف چیت تک پانی پینے کے بغیر زندہ
رہ سکتی ہے ظاہرا یہہ بات غیر ممکن معلوم ہوتی ہے مگر اسمین شک نہین
جب گہاس بہ افراط ہوتی ہے چہہ ہفتہ تک پانی مطلق نہین پیتی ہین

داؤد پوترہ اور بہاٹہی پوہ کے تہلون سے شروع گرما مین سندہ کو لیجاتے
ہین اور چوپان بہی بہیڑیون کیطرح پانی کے بغیر رہتے ہین مگر بالعوض اسکے
چہاچ پیتے ہین اور اوسمین سے گہی نکالکر غلہ کے عوض فروخت کرتے ہین
اونٹون کے چرانے والے بہی اونکے دودہ اور جنگلی میوہ جات سے
زندگی بسر کرتے ہین روٹی بہت کم کہاتے ہین ؛

امراض ضعیف و بد ذائقہ غذا اور اوس سے بدتر پانی کیوجہ
جو امراض باشندگان جنگل کو لاحق ہوتے ہین اونمین سے رتوندا
یعنی شبکوری اور نہاروہ اور اماس عصب مقدم ہین شبکوری
اماس عصب زیادہ تر غریبون اور پیادہ چلنے والون کو ہوتی ہین
اعضاء کو ریتہ سے نکالنے مین جو زور پڑتا ہے اوس سے رگون کی نرمی
زایل ہوکے پہٹ جاتی ہین مگر عادت ایسی ہوتی ہے کہ باشندگان
جنکی تمام عمر قاصدی مین گذری شاکی ہین کہ ریتہ کے مقابلہ مین
کی سخت زمین پر چلنے سے زیادہ تکان پیدا ہوتی ہے مگر یہہ امر غلط
کیونکہ اونکی رگین پہولنے سے ثابت ہے کہ اونکو جنگل مین سفر کرنے
یہہ نتیجہ حاصل ہوا ہے۔ مگر مرض نہاروہ سے رئیس سے لیکر کاشت
تک کوئی محفوظ نہین رہتا اور جس شخص کے صرف ایکدفعہ ہوتا ہے
خوش نصیب سمجہا جاتا ہے اگرچہ یہہ مرض جنگل یا مغربی راجپوتانہ
مخصوص نہین ہے کیونکہ متوسط ریاستون مین بہی ہوتا ہے مگر
ارابلی سے شمال و مغرب مین اس مرض کا اسقدر زور ہے کہ دو شخص

भाटीपो

रतोंदा

नहारवा

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی ملاقات ہونے پر تہارہ کا حال پوچھنا بمنزلہ مزاج پرسی کے سمجھا جاتا
ہے وہ اکثر اعضا، مین ہوتا ہے اور اس شدت سے درد پیدا کرتا ہے
کہ انسان متحمل نہو سکے اوسکے سبب کی نسبت کہ ریتا پانی مین مادہ حیوانی
ملنے سے ہوتا ہے یا اصل مواد مین خفیف اجزا غلیظ جذب ہونے سے
باشندگان ملک کی راے متفق نہین ہے مگر اوسکا مقام جلد کے اندر
اوس سے ملحق ہوتا ہے ابتدا، مین ایک دنبل نمودار ہوتا ہے اور
وہ بہ تدریج ورم زیادہ کرکے کل جسم مین سوزش پیدا کرتا ہے اسوقت
مریض حرکت کرنے لگتا ہے اور اوسمین اسقدر جان معلوم ہوتی ہے کہ گویا
وہ کیواسطے جہد کرتا ہے اوسکی حرکت متواتر ہوتی ہے اور شب و روز
نصیب مریض کو کاٹتا ہے اور روز بروز بڑہکر زیادہ پہیلتا ہے اوسوقت
سرعمل جراحی ہوتا ہے جراح اوسکے سر کو پکڑتا ہے اور سوئی یا تنکے
گرد لپیٹتا ہے اور چند روز تک مریض کو اذیت پہونچانے کے بغیر نکالتا
ہے اگر کوئی خواب تپ مین غافل ہوکے حرکت بیہوشی سے توڑ ڈالے
تو اس سے وہ چند سوزش اور ورم پیدا ہوتے ہین اور اگر احتیاط
اور ہنرمندی سے کیڑا سالم نکل آوے تو مریض تندرست ہوجاتا ہے
غرض اس مرض سے زیادہ پُر اذیت کوئی نہین ہوسکتا ہے ٭

ہندوستان کے دیگر امراض مین سے یہان سیتلا اور تیجاری بہی بہت
ہوتے ہین سیتلا مین تو صرف سیتلا دیبی کی پرستش کرتے ہین اور
تیجاری مین انار کی چہال کا جوشاندہ زیادہ مستعمل ہوتا ہے اور

اس بخار کے ساتھہ مرض طحال اکثر ہوتا ہے اور اوسکا علاج زیادہ تر داغ دینے سے کرتے ہین ؛

مگر اس ملک کے سب امراض مین سے بڑا قدرتی مرض قحط ہے کہ قدیم الایام سے بہوکہ ماتا کی زور شور کے کبت کتابون مین درج ہین اس ریاست کی روایتون سے جسکی بخوبی تصدیق پہونچتی ہے وہ قحط شدید بارہ سو کا گیارہوین صدی مین ہوا ہی براہ غلطی اوسکو شیوجی اول راٹھوڑ کے مخالف لاکہا پہولانی سے منسوب کرتے ہین کہ اوسکو شیوجی نے سمت مطابق سنہ ۱۲۱۲ مین قنوج سے آنے کے بعد مارا تہا - اس ملک کی خلایق کو تیسرے سال قحط کا خوف لگا رہتا ہے سنہ ۱۲۱۸ مین جو قحط شروع ہوا تین چار برس تک جاری رہا اور ہندوستان کے متوسط ریاستون تک پہیل گیا کہ اوس زمانہ مین خلایق نے نقل وطن کرکے ممالک لب دریا گنگا مین جان بچانے کیواسطے اپنے بال بچون بلکہ اپنی آزادی کو فروخت کیا ؛

تجارت و کارخانجات اس ملک مین راجگڈہ بڑی تجارت کی منڈی اور ہر طرف کے کاروانون کیواسطے فرودگاہ تہا سابقا پنجاب وکشمیر کا پیداوار براہ راست ہانسی وحصار واجناس ممالک مشرقی دہلی وریواڑی وادادری وغیرہ سے جنمین ریشم وعمدہ اقسام پارچہ ونیل و شکر وآہن وتمباکو داخل تہے اور مالوہ وہاڑوتی سے افیون سندہ سے براستہ جیسلمیر اور ملتان وشکارپور سے بذریعہ کاروان خرما وگیہون

ولکڑی و میوہ جات پانی سے اجناس ممالک قریب البحر مثل مصالحہ جات وٹین
وعرقیات و نارجیل و دندان فیل وغیرہ آتے ہین اس مال مین سے کسیقدر
خاص اسی ملک مین خرچ ہوتا تہا اور زیادہ تر دیگر ممالک کو گذر کے
اوسکے محصول سے بڑی آمدنی ہوتی تہی ٭

اون جنگل کی بہیڑ کی اون اس ملک کی صنعت و تجارت کی مقدم
جنس ہے مرد و عورت کی پوشش کا کپڑہ اوس سے تیار ہوتا ہے اور
امیر و غریب سب پہنتے ہین اور ہر قسم کی تین روپیہ کی موٹی لوئی سے
لیکے تیس روپیہ کے تہان تک بنائی جاتی ہین یہہ تہان لوئی اور دوشالہ
کے وسط مین ہوتی ہین اور اون پر سرخ یا اودا حاشیہ ہوتا ہے اور
یہہ قسم کے عورتون کے دوپٹہ ہوتے ہین اوس سے پگڑیان بہی بنائی
جاتی ہین اور ایسی باریک ہوتی ہین کہ باوصف چالیس سے اکسٹہہ فیٹ
طول مین ہونے کے سر پہ گران نہین معلوم ہوتی ہین بہیڑ و بکری و
گایون کا گہی بہی تجارت کی جنس ہے ٭

آہن بیکانیر کے لوگ لوہے کا کام بہی بہت کرتے ہین اور تلوار و
بندوق و پیش قبض و بہالہ وغیرہ بنانے کے کارخانجات دار الریاست
اور کل بڑے قصبون مین ہین قبضہ شمشیر کہ کوفت طلائی و نقرئی اور
سادہ دونون طرح کا تیار ہوتا ہے ہندوستان کے ممالک مختلفہ مین
جاکے بہت قدر پاتا ہے ٭

یہان ہاتہی دانت کے کاریگر بہی بہت ہین مگر صرف مستورات کی چوڑیان

وغیرہ بناتے ہین ؛

اس ملک کے خرچ کے واسطے سوتی کپڑا بہی بہت تیار ہوتا ہے ؛

مصری بیکانیر مین چند کوئے ایسے ہین کہ اونکے پانی سے رواخوب جمتا ہے روہیل کہنڈ اور ممالک مغربی وشمالی سے شکر لاکے مصری بناتے ہین مکسر رواجمتا ہے یہان کی مصری کل ہندوستان مین جاتی ہے اور سپیدی وصفائی وچمک مین اس سے بہتر اور کہین کی نہین ہوتی ؛

بیکانیر کے علاقہ مین دولت مند ساہوکار بہت ہین کہ کلکتہ وبمبئی وغیرہ بندرگاہ انگریزی مین تجارت کرتے ہین اور برس دوبرس بعد وطن مین آکے تعمیر مکانات اور شادیون مین بہت روپیہ خرچ کرتے ہین مگر اب راجپوتون کے ظلم سے اکثر وطن چہوڑ کے چلے گئے ہین ؛

میلہ جات کولاہہ اور گجنیر مین کاتک اور پہاگن کے مہینون مین میلے ہوتے ہے اونمین مویشیون اور جنگل کے اونٹ وبیل اور ملتان اور لکہی جنگل کے گہوڑون کی خرید وفروخت ہوتی تہی اب ان میلون کی شہرت جاتی رہی بلکہ کل ملک کی تجارت موقوف ہوگئی ؛

مالگذاری راج راج کی آمدنی ملک خالصہ ومحاصل رعایا زراعت پیشہ اور ڈنڈ سے ہوتی ہے مگر لوٹ اور زیادہ ستانی کے اس سبب ذریعون سے خزانہ راج مین پانچ لاکہہ روپیہ سے زیادہ بہت کم داخل ہوتا ہے راجپوتانہ کی دیگر ریاستون کی نسبت اس ریاست کے دیہات بہائی بیٹون اور جاگیرداروں مین زیادہ منقسم ہین سبب یہہ ہے کہ ابتدا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مین جب بندوبست ہوا تو بیداوتون اور کاندلوتون نے جنکی فتوحات ممالک مفتوحہ بیکا سے زیادہ تہین اوسکا اپنے ملک مین قابض ہونا گوارا نکیا صرف کسیقدر زر نقد دینا منظور کرکے اوسکی سرپرستی کو قبول کیا دیہات خالصہ زیادہ تر راجگڈہ وریہنی ونوہر وگارب ورتن گڈہ ورانیہا ورچورو کے پرگنات مین ہین اور انتظام ملک کیواسطے ریاست حسب نقشہ ذیل منقسم ہے ؛

نقشہ گیارہ تحصیلات وتیرہ چیرہ جات راج بیکانیر

	نام تحصیل یا چیرہ	دیہات عطیہ			خالصہ	میزان
		خراج گذار	معافی	میزان		
	انوپ گڈہ	۹	۶	۱۵	۲۲	۳۷
	سردار گڈہ	۰	۴	۴	۲۱	۲۵
	صورت گڈہ	۰	۲	۲	۲۶	۲۸
	ہنومان گڈہ	۰	۱۹	۱۹	۹۱	۱۱۰
	نیوی	۰	۰	۰	۴۲	۴۲
	چیرہ سیاہ کوٹ	۸۵	۱۰	۹۵	۰	۹۵
	چیرہ مہاجن	۶۸	۱	۶۹	۰	۶۹
	چیرہ شیخ سر	۵۵	۳۹	۹۴	۰	۹۴

اضلاع	نام تحصیل یا چیرہ	دیہات عطیہ			خالصہ	میزان
		خراج گذار	معافی	میزان		
شمال و مشرق	نوہر	۱۰۰	۱۷	۱۱۷	۷	۱۲۴
	بہادران	۳	۱۳	۱۶	۶۸	۸۴
	راجگڈہ	۷۸	۱۷	۹۵	۶۲	۱۵۷
	رینی	۱۰۰	۲۴	۱۲۴	۳	۱۲۷
شرق	چورو	۴	۵	۹	۴	۱۳
	سردارسر	۰	۰	۰	۲	۲
	چیرہ راجابد	۲۱	۱۱	۳۲	۰	۳۲
	سوجابد و بیدابد	۱۹۳	۲	۱۹۵	۳	۱۹۸
	چیرہ گشائین سر	۳۲	۳۹	۷۱	۱	۷۲
	چیرہ جیاسر	۴۳	۴۳	۸۶	۰	۸۶
	چیرہ خالصہ	۰	۵	۵	۱۳	۱۸
	چیرہ کھیجڑہ	۵۷	۲۳	۸۰	۰	۸۰
جنوب	چیرہ نگرہ	۵۳	۳۴	۸۷	۳	۹۰

CC-0. Panjab Digital Library Collection. Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اضلاع	نام تحصیل یا چیرہ	دیہات عطیہ			خالصہ	میزان	
		خراج گذار	معافی	میزان			
	چیرہ کہاری پٹی	۲۴	۲۱	۴۵	۰	۴۵	खारीपट्टी
	چیرہ حضوریان	۷۲	۱	۷۳	۰	۷۳	हजूरया
	چیرہ اکران	۶۵	۳	۶۸	۰	۶۸	अकरान
	رتن گڈہ مقبوضہ ٹہاکر ڈونڈ لود	۰	۱	۱	۰	۱	रतनगढ
	پوگل	۰	۴۴	۴۴	۰	۴۴	पूगल
	میزان	۱۰۶۲	۳۸۴	۱۴۴۶	۳۳۸	۱۸۱۴	

تفصیل مجمل دیہات علاقہ بیکانیر

اقسام	خراج گذار		معافی		میزان	
	تعداد دیہات	جمع	تعداد دیہات	جمع	تعداد دیہات	جمع
راٹھوڑان ورثہ داران مہاراجہ صاحب	۷۷۲	یک لکھ [illegible]	۱۴۲	یک لکھ [illegible]	۹۱۴	[illegible]
دیگر راجپوتان	۱۶۰	[illegible]	۱۰۱	[illegible]	۲۶۱	یک لکھ [illegible]
میزان	۹۴۱	[illegible]	۱۴۳	[illegible]	۱۱۸۴	[illegible]
مندر وغیرہ مذہبی مقامات	۰	۰	۲۲	[illegible]	۲۲	[illegible]
خیرات	۰	۰	۴۷	[illegible]	۴۷	[illegible]
پنشن	۰	۰	۸	[illegible]	۸	[illegible]
ملازمان بالعوض نوکری	۱۲۱	[illegible]	۶۴	[illegible]	۱۸۵	[illegible]
میزان خیرات و پنشن وغیرہ	۱۲۱	[illegible]	۱۴۱	[illegible]	۲۶۲	[illegible]
میزان عطیات	۱۰۴۲	[illegible]	۳۸۴	[illegible]	۱۴۴۶	[illegible]
خالصہ	۳۶۸	یک لکھ [illegible]	۰	۰	۳۶۸	یک لکھ [illegible]
میزان	۱۴۳۰	[illegible]	۳۸۴	[illegible]	۱۸۱۴	[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ سرداران راج بیکانیر مرتبہ کرنل ٹوڈ صاحب

نام سرداران	شاخ	جاے سکونت	آمدنی	جمعیت پیادہ	جمعیت سوار	کیفیت
بیری سال	بیکہ	مہاجن	للعہ	۵۰۰۰	۱۰۰	یہہ جاگیر ریاست سے لادعوی ہونیکے عوض راجہ نونکرن کے وارث کو ملی تہی اوسمین ایک سو چالیس گانو ہین
ابہی سنگہ	بینیروت	بوکرکو	صعہ	۵۰۰۰	۲۰۰	بیکانیر کے سردارونمین اول ہے
انوپ سنگہ	بیکہ	جسانہ	صعہ	۴۰۰	۴۰	
بیم سنگہ	״	بائی	صعہ	۴۰۰	۲۵	
چین سنگہ	بینی روت	ساوہ	عہ	۲۰۰۰	۳۰۰	
ہمت سنگہ	راوت	راوت سر	عہ	۲۰۰۰	۳۰۰	
امید سنگہ بیت سنگہ	بیداوت	بیداسر سانودہ	صہ	۱۰۰۰	۲۰۰۰	اس خاندان کے ۱۴۰ کوٹہے ہین
بہادر سنگہ	نارنوت	مہنسر				
سورجمل		تیاندی سر	للعہ	۴۰۰۰	۵۰۰	
گمان سنگہ		کاتر				
اتی سنگہ		کٹچور				
شیر سنگہ	״	نیمباج	صعہ	۵۰۰	۱۲۵	

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام سرداران	شاخ	جاے سکونت	آمدنی	جمعیت پیادہ	جمعیت سوار	کیفیت
دیبی سنگہ		سیدموک				सेदमुख
امید سنگہ	نارنوت	کری پورہ	عـــہ	۵۰۰۰	۴۰۰	करीपुरा
سرتان سنگہ		اجیت پورہ				अजीतपुरा
کرنی دان		بیاہ سر				व्याहसर
سرتان سنگہ	کچھواہہ	نیناواس	للـــہ	۱۵۰	۳۰	मैनावास
پدم سنگہ	پوار	جیت سی سر	صـــہ	۲۰۰	۱۰۰	जैतसीसर
کشن سنگہ	بیکہ	ہیادی سر	صـــہ	۲۰۰	۵۰	हयादेसर
راؤ سنگہ	بہاٹہی	پوگل	سـہ	۱۵۰۰	۴۰	पूगल
سلطان سنگہ	"	راجاسر	الـصمـہ	۲۰۰	۵۰	राजासर
لکتیر سنگہ	"	رانیر	اعـــہ	۴۰۰	۷۵	रानेर
کرنی سنگہ	"	ستاسر	الـمـہ	۲۰۰	۹	सनासर
بہوم سنگہ	"	چکرہ	الـصمـہ	۶۰	۴	चकरा
بہونی سنگہ	"	بیچنوک	الـصمـہ	۶۰	۶	बीचनोक

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام سرداران	شاخ	جاے سکونت	آمدنی	جمعیت پیادہ	جمعیت سوار	کیفیت
ظالم سنگہ	بہاٹہی	گریالہ	الـ ما ۔ ۔	۴۰	۴	
سردار سنگہ	”	سرجیرہ	لا	۳۰	۲	
کیت سنگہ	”	رندی سر	سما ر	۳۲	۲	
چند سنگہ	کرمسوت	نوکہو	لہ ع ۔ ۔	۱۵۰۰	۵۰۰	۲۷ گانو عطیہ جودہپور گیارہ برس سے شامل اس ریاست مین ہوے
ستی دان	رُوپادت	بادیلہ	صہ ۔ ۔	۲۰۰	۲۵	
بہوم سنگہ	بہاٹہی	جنگلو	الـ صما ۔ ۔	۴۰۰	۹	
کیتسی	”	جامنسر	ص ع ۔ ۔	۵۰۰	۱۵۰	
ایسری سنگہ	مندیلہ	سروندہ	لہ ع ۔ ۔	۲۰۰۰	۱۵۰	
پدم سنگہ	بہاٹہی	کُودسو	الـ صما ۔ ۔	۶۰	۴	
کلیان سنگہ	”	نینیہ	الـ ۔ ۔	۴۰	۲	
.	.	میزان	۔ ما ۔ ۔ ۔	۴۴۰۷۲	۵۴۰۲	

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فہرست ٹہاکران تعظیمی راج بیکانیر و پٹہ جات لغایت چیت سمت ۱۹۲۷ مندرجہ رپورٹ سنہ ۶۷ و ۶۸

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج گذار	معافی	میزان	مالگذاری راج	کیفیت
	راٹہوڑ بیکا							
۱	رتن سنگوت	مہاجن	امر سنگہ	۵۳	۰	۵۳	[illegible]	
۲	"	کومانہ	لال سنگہ	۹	۰	۹	[illegible]	
۳	سرنگوت	بہکر کے	نتہو سنگہ	۲۸	۰	۲۸	[illegible]	
۴	"	"	ہاتہی سنگہ	۰	۶	۰	۰	
۵	"	سیدمکہہ	سمپت سنگہ	۱۸	۰	۱۸	[illegible]	
۶	"	جسانہ	میگہہ سنگہ	۲۵	۰	۲۵	[illegible]	
۷	سرنگوت	بائی	شیوجی سنگہ	۱۱	۰	۱۱	[illegible]	
۸	"	اجیت پور	لال سنگہ	۱۶	۰	۱۶	[illegible]	
۹	"	سملہ	سادول سنگہ	۱	۰	۱	[illegible]	
۱۰	"	برکالی	لچہمن سنگہ	۴	۰	۴	[illegible]	
۱۱	"	کانہہ سر	مان سنگہ	۴	۰	۴	[illegible]	
۱۲	"	راسلانہ	حکم سنگہ	۵	۰	۵	[illegible]	
۱۳	"	بہگوان سر عرف راسو والہ	شیودان سنگہ	۰	۰	۰	۰	جسانہ مین شامل ہے سمت ۱۹۱۸ سے تعظیم و پٹہ جدید ہوا ہے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	دیہات جاگیر: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۱۴	سرنگوت	رنسیسر	کاہنہ سنگہ	۰	۱	۱	۰	جمعی اعا خراج معاف ہے
۱۵	کشن سنگوت	سانکہو	کہنگار سنگہ	۲۱	۰	۲۱	سمہ ۔	
۱۶	”	نیمہ	شیونا تہہ سنگہ	۱۱	۰	۱۱	سمہ ۔	
۱۷	بہیمراجوت	راج پورہ	بجی سنگہ	۱۹	۰	۱۹	سمہ ۔	
۱۸	پرتہی راجوت	ددریوہ	ہری سنگہ	۱۴	۰	۱۴	صمہ ۔	
۱۹	امرسیوت	ہردیسر	جواہر سنگہ	۸	۰	۸	الـ ۔	
۲۰	باگہاوت	میگہانہ	کہیت سنگہ	۴	۰	۴	الـ ۔	
۲۱	نارنوت	منگروسر	پرتاب سنگہ	۰	۳	۳	۰	
۲۲	”	تیہاندی	ڈونگر سنگہ	۱	۰	۱	لما ۔	
۲۳-۲۴	نارنوت	مینڈسر	شیونا تہہ سنگہ، مادہو سنگہ	۲	۰	۲	صما للعہ	
۲۵	”	کاٹر	راوت سنگہ	۱	۰	۱	صما معہ	
۲۶	گہرسیگوت	گہرسی سر	راوت سنگہ	۴	۰	۴	الـ ۔	
۲۷	”	گرب دیسر	گردہار سنگہ	۳	۰	۳	الـ ۔	
	کاندہلوت							
۲۸	راولوت	راوت سر	زورآور سنگہ	۴۱	۰	۴۱	ہمہ ۔	
۲۹	”	مہیلہ و چندیری	شیودان سنگہ	۱	۰	۱	ما و عہ	
۳۰	”	سوواین	جیت سنگہ	۵	۰	۵	الـ ۔	

...itized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	دیہات جاگیر: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۳۱	راولوت	جیت پور	مول سنگہ	۸	۰	۸	الـ[illegible]	
۳۲	″	بسراسر	باگہہ سنگہ	۵	۰	۵	[illegible]	
۳۳	بانی رود	جانگلو	لال سنگہ چورو والہ	۰	۵	۵	۰	
۳۴	″	زہیریہ	پرتاپ سنگہ	۸	۰	۸	الـ[illegible]	
۳۵	″	ساتون	ناہر سنگہ	۸	۰	۸	الـ[illegible]	
۳۶	″	دی پال	کانہہ سنگہ	۸	۰	۸	[illegible]	
۳۷	″	لوسنہ	میگہہ سنگہ	۷	۰	۷	[illegible]	
۳۸	سیندا سوت	ابہم دیسر مانگے سر	باگہہ سنگہ	۰	۲	۲	۰	
۳۹	″	بہانودہ بیداسر	ساودل سنگہ	۰	۲	۲	۰	
۴۰	بیداوت کیشوداسوت	بیداسر	بہادر سنگہ	۱۲	۰	۱۲	[illegible]	
۴۱	″	چرلہ	بردہ سنگہ	۱	۰	۱	[illegible]	
۴۲	کہنگاروت	لووہ	الیسری سنگہ	۶	۰	۶	[illegible]	
۴۳	″	کہری	چمن سنگہ	۹	۰	۹	[illegible]	
۴۴	″	کنواری	سکت سنگہ	۶	۰	۶	[illegible]	
۴۵	تیجسیوت	گوپال پورہ	ہمیر سنگہ	۶	۰	۶	[illegible]	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج لگان	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۴۶	بجیسوت	چاروواس	گیان سنگھ	۸	۰	۸	الف لا	
۴۷	"	ملسیسر	رنجیت سنگھ	۱۰	۰	۱۰	الف ص	
۴۸	"	کانوتہ	موتی سنگھ					
۴۹	"	بدابہ	روپ سنگھ	۰	۰	۰	۰	شامل ملسیسر
۵۰	"	گھنٹیل	بختاور سنگھ	۱	۰	۱	اعالہ ص	
۵۱	"	نوسریہ	بین جی	۰	۰	۰	۰	تعظیم جدید داخل چاروواس
۵۲	"	جوگلیہ بنوتہ	شیو ناتھ سنگھ	۱	۰	۱	مالہ ص	
۵۳	منوہر والوت	سانڈوہ	ہیر سنگھ	۷	۰	۷	سمہ ا	
۵۴	"	پدیارہ	کیسری سنگھ	۳	۰	۳	الف عہ	
۵۵	"	پٹیسر	موتی سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۵۶	"	ککو	منگل سنگھ	۱	۰	۱	عار	
۵۷	مدھاوت	سوہاسر	باگھہ سنگھ	۷	۰	۷	الف عار	
۵۸	پرتھی راجوت	ہاراسر	موتی سنگھ	۱۲	۰	۱۲	سمہ عار	
۵۹	کرمسیوت	نوکھہ	سانوت سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۶۰	"	رایسر	سادول سنگھ	۲	۰	۲	الف عر	
۶۱	مندلاوت	سارونڈ	ناہر سنگھ	۶	۰	۶	الف صاد عہ	
۶۲	روپاوت	بہادلہ	بھیم جی	۱	۰	۱	اعاد عر	

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۶۳	میٹرتیہ	گولر	بشن سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۶۴	"	سنچکورو	راج سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۶۵	"	کہارہ	چاند سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۶۶	"	بہینسلی	سانونت سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۶۷	جودہا	پڑاو	بہوم سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۶۸	جودہا جانپاڑ	دیواسر	بہبوت سنگھ پوہکرن والہ		۲	۲		
۶۹	بہاٹہی							
	راولوت	جگو	تیج سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۷۰	جرسلمارس	سندہو	سلطان سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۷۱	دیراوریہ	گہریالہ	راول نتہو سنگھ	۰	۳	۳	۰	
۷۲	"	ہاڈلہ	سورجمل					
۷۳	"	"	کہیت سنگھ	۰	۲	۲	۰	
۷۴	"	پریواڑہ	چمن سنگھ	۰	۱	۱	۰	
۷۵	پوگلیہ	پوگل	راو کرن سنگھ	۰	۰	۰	۰	پوکل جمعی ۱۰ عہ
		کستوردیسر						
۷۶	"	ستاسر	مول جی	۲	۰	۲	۱۰ عہ	
۷۷	"	ریلان	کہیت سنگھ	۱	۰	۱	۱۰	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۷۸	کرنوت	جیمل سر	ہنونت سنگہ	۶	۰	۶	عاصہ	
۷۹	دہن راجوت	بیٹہنوک	مکند سنگہ	۳	۰	۳	[illegible]	
۸۰	جیت سنگوت	ماڈ	رنجیت سنگہ راو برسل پور علاقہ جیسلمیر	۰	۱	۱	۰	
۸۱	کشناوت	کہربورہ	تخت سنگہ	۶	۰	۶	[illegible]	
۸۲	"	رانیر	پرتاب سنگہ	۴	۰	۴	[illegible]	
۸۳	کچہوایہ	بگرانہ	رگہناتہ سنگہ خلف کیسری سنگہ جہلاوالہ	۰	۵	۵	۰	
۸۴	"	گجروپ دیسر	میٹہا سنگہ	۰	۱	۱	۰	
۸۵	کچہوایہ راجاوت	بالیری	زور آور سنگہ	۰	۱	۱	۰	اس زور اور سنگہ خلف گلاب سنگہ کی مہاراجہ سردار سنگہ کی رانی معروف بڑی راجاوت جی تہی اور حکم سنگہ برادر حقیقی زور اور سنگہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
								کی دختر مہاراجہ سردار سنگھ کی رانی چھوٹی راجاوت جی تھی مہتاب سنگھ خلف حکم سنگھ مشہور ڈاکو نیتسر مین قید ہے
۸۶	کچھواہہ راجاوت	نین سر	میتھا سنگھ	۰	۳	۳	۰	
۸۷	شیخاوت سادول جی کا	پرگنہ رتن گڈھ مع تین دیہات	جی سنگھ ٹھاکر ڈونڈلود راج جیپور	۰	۰	۰	۰	جمع لی عـــہ
۸۸	"	رانا سر اندرپورہ	ڈونگر سنگھ چرانہ والہ	۰	۲	۲	۰	
۸۹	"	"	ان جی	۰	۰	۰	۰	
۹۰	"	زور اور پورہ پہاگلہ	انند سنگھ منڈاوہ والہ علاقہ جیپور	۰	۲	۲	۰	
۹۱	شیخاوت سادول سنگھ جی کا	جیسلسر	جیت سنگھ منڈاوہ والہ	۰	۱	۱	۰	

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۹۲	شیخاوت سادوجیکا	سرسالی	سانونت سنگہ	۰	۱	۱	۰	
۹۳	شیخاوت راوجیکا	ادسر	کتہو سنگہ	۰	۱	۱	۰	
۹۴	"	مالاسر	فتح سنگہ	۰	۱	۱	۰	
۹۵	گردہرجیکا	آسل سر	منگل سنگہ	۱	۰	۱	ماصہ	
۹۶	"	پونل سر	کہیت سنگہ	۱	۰	۱	ماعہ	
۹۷	پوار	جیت سی سر	سورجمل	۳	۲	۵	اعالہ عہ	
۹۸	"	راناسر	گلاب سنگہ					
۹۹	"	راجاسر	دول سنگہ	۵	۲	۷	لاموسہ	
۱۰۰	"	سون پال سر	بردہ سنگہ	۲	۰	۲	اعاعہ	
۱۰۱	"	نارسر	اجیت سنگہ	۱	۰	۱	ماار	
۱۰۲	تنور	لکہاسر	کرنی سنگہ	۰	۲	۲	۰	
۱۰۳	"	جنجیو ستاسر	کلیان سنگہ	۰	۱	۱	۰	
۱۰۴	سیسودیہ	کودسو	سالی سنگہ	۱	۰	۱	اعار	

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام شاخ	نام جاگیر	نام سردار	تعداد دیہات: خراج گذار	معافی	میزان	زر خراج	کیفیت
۱۰۵	سیسودیہ	نواگانو گج سنگہ بر	نبیرہ مکند سنگہ	۱	۰	۱	ماصہ ر	
۱۰۶	چانداوت	مارکہیڑہ کا باس	جوانی سنگہ	۰	۲	۲	۰	
				۴۹۰	۶۵	۵۵۵	یک لکہہ [illegible]	

नवागां
गजसुर
मारखेड

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

علاقہ راج کی کلی تقسیم سے ظاہر ہے کہ منجملہ ۱۸۱۴ دیہات کے صرف ۳۶۸ جمعی
ایک لکہہ [illegible] سمائے رخالصہ مین اور باقیماندہ ۱۴۴۶ جمعی لعہ لکہہ [illegible]
[illegible] عطیات مین ہین کہ اونمین سے ریاست کو صرف [illegible] لکہہ [illegible]
[illegible] حاصل ہوتا ہے خالصہ مین یہہ کمی دیوان و دیگر اہلکاران
راج کے اقتدار و سازش سے ہوئی ہے کہ لوگون کو خوش کرنے کیواسطے
دیہات دلوا دئے ہین کہ اسکی چند نظیرین مہاراجہ سردار سنگہ صاحب کے
عہد کی ہین ؛

[illegible]

جگو تیج سنگہ جیسلمیر والہ کو [illegible]	رتن گڈہ جی سنگہ ڈونڈلو والہ کو [illegible]	کانولائی رانی جیسلمیری جی کو ملا [illegible]
بیس دیہات رانی پوگلیانی جی کو ملے [illegible]	رتن پورہ ٹہاکر گولر کو [illegible]	انوپ شہر متعلق مندر ٹہاکر رسک سرومن [illegible]
مونڈسر رانی الوریانی جی کو ملا [illegible]	صورت دیسبرلتی والہ صاحبزادہ کو ملا [illegible]	سردار پور دہابہائی کو ملا [illegible]

راج بیکانیر مین وسایل آمدنی حسب تحریر کرنل ٹوڈ صاحب چہہ ہین —
۱ خالصہ یعنی مالگذاری اراضی — ۲ محصول دہوان — ۳ انگاہ — ۴ محصول
سایر و راہداری — ۵ پسایتی یعنی محصول قلبہ — ۶ ملبہ — چنانچہ ہر ایک کا
حال لکہا جاتا ہے ؛

خالصہ سابقاً اس ذریعہ سے دو لاکہہ کی آمدنی تہی مگر راجہ کے روز
افزون توہم اور فضول خرچی سے دو ثلث دیہات مالگذاری منتقل ہوگئی

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پیشتر کے دیہات دو سو تہے کہ اونمین سے صرف اسّی رہگئے اونکی جمع ایکلاکھ روپیہ سے زیادہ نہین ہے صورت سنگہ کو تہ اندیش ہے سبکو یکسان انعام دیتا ہے خواہ برہمن ہو یا شتریان اور اوس نے خواہ کیسی ہی نوکری کی ہو خالصہ کو صرف اپنی جین حیات سمجہتا ہے اور روپیہ کی کمی ہوتی ہے تو اپنی رعایا سے زیادہ ستانی کرتا ہے ۔

محصول دہوان یہہ محصول چولہون پر ہے ہر ایک شخص کو ضرور ہے کہ کہانا پکاکر کہاوے اسواسطے صورت سنگہ کا تحصیل دار قبل اسکے کہ کوئی کہانا کہاوے راج کا محصول وصول کرتا ہے صرف ایک روپیہ فی گہر کے حساب سے لاکہہ روپیہ وصول ہوتا ہے مگر صرف غریب رعایا سے لیا جاتا ہے اگر زبردست سردارون سے بہی لیا جاوے تو زر کثیر وصول ہو قصبہ جہاجن مین جو رتن سنگہ خلف راجہ نون کرن کو دعوی ریاست سے دست بردار ہونے کے عوض ملا تہا اس محصول سے معاف ہے اس محصول کی آمدنی مین کمی نہین ہوتی کیونکہ اگر نصف گانو ویران ہوجاوے تو باقیماندہ نصف سے معمولی رقم وصول کیجاتی ہے معزز ریاستون مین سے محصول دہوان صرف بیکانیر اور جیسلمیر مین ہے ۔

محصول انگاہ یعنی انگ محصول انگ کہ جسم یعنی بدن پر ہے راجہ انوپ سنگہ نے جاری کیا تہا اس سبب سے کہ انسان و حیوان دونو پر انسان پر بلا امتیاز مرد و عورت مگر بہ اعتبار عمر اور حیوانات پر اونکی قیمت اور کارآمد ہونے کے لحاظ سے کم و بیش لیا جاتا ہے اگر اوسکو محصول جنیت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہا جاوے تو زیبا ہے ہر ایک جوان مرد سے چار آنہ لئے جاتے ہین اور
گاے بیل و بھینس پر بھی اشرف المخلوقات کے برابر ہے دس بھیڑ یا
بکریان چار انگ کے برابر قابل محصول ایکروپیہ متصور نہین مگر راجہ
گج سنگھ نے اوسکو دو چند کر دیا اس ملک مین جسکی رعایا بجاے زراعت
پیشہ کے چوپان پیشہ زیادہ ہے محصول انگ زیادہ تحقیق مستقل ہے
اور اوسکے ایصال مین بڑی خبرداری کیجاتی ہے اور باوجودیکہ
وقت اجراے سے اوسمین بہت کمی و بیشی ہوئی ہے اوس سے دو لاکھ
روپیہ سالانہ وصول ہوتا ہے ٭

ساییر اس محصول مین کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے اور صورت سنگھ
کے عہد سے بہت کم ہو گیا ہے سابقاً صرف دار الحکومت کا محصول اس
زمانہ کی کل ریاست کی آمدنی محصول ساییر سے زیادہ تہی کہ ایک دفعہ
دو لاکھ ہو گیا تہا اور اب ایک لاکھ سے کم ہے اسمین سے نصف قصبہ
راجگڈہ مین کہ راج بیکانیر کی بڑی منڈی ہے وصول ہوتا ہے ڈکیتون
کے خوف سے پنجاب کی آمد رفت بند ہو گئی ہے اور بدنظمی ریاست
کے سبب سے اس ریاست کے اندر آنا چھوڑ دیا ہے ملتان بہاولپور
اور شکارپور کے کاروانون نے کہ بیکانیر مین ہو کے گذرتے تہے اس
راستہ کو چھوڑ دیا ہے صرف تحقیق محصول فروختگی یا بہرتی غلہ کا بہی
کہ فیصدی من چار روپیہ کے حساب سے لیا جاتا ہے اور اوسط قیمت
فروخت پر قریب دو فیصدی پڑتا ہے ٭

Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پسایتی ہر ایک قلبہ مستعمل کاشت زراعت پر پانچ روپیہ محصول لیا جاتا ہے راجہ راے سنگہ نے بجاے ایک چہارم پیداوار حاصل غلہ کے جو پیشتر سے رایج تہا جاری کیا تہا بجاے تقسیم غلہ کے جسمین اہلکارون کو غبن کی بہت گنجایش تہی محصول نقد مقرر ہونے سے جاٹون کو بہت خوشی ہوئی تہی سابق مین اس محصول کا دو لاکہہ روپیہ وصول ہوتا تہا مگر کمی زراعت کے سبب سے مثل دیگر آمدنی کی رقمون کے اسمین بہی نصف سے زیادہ کی کمی ہوئی تاہم سوا لاکہہ روپیہ وصول ہوتا رہا ؛

ملبہ اوس اصلی محصول کا نام ہے جو جاٹون نے بیکا اور اوسکے وارثون کے مغلوب و محکوم ہونے پر اپنے ذمہ قبول کیا تہا فیصدی بیگہہ اراضی مزروعہ علاقہ بیکانیر پر لگتا ہے اوس سے صرف پچاس ہزار روپیہ وصول ہوتا ہے اور ایک دفعہ یہہ بہی تجویز ہوئی تہی کہ معاف کر دیا جاوے اگر ایسا ہوتا تو صورت سنگہ کی بہت نیکنامی ہوتی ؛

کہ ان سب ذریعون سے کرنل ٹوڈ صاحب کے زمانہ مین ایک سال کی آمدنی بہ تعداد ساڑہے چہہ لاکہہ حسب تفصیل ذیل ہوئی تہی ؛

خالصہ	دہوان	انگ	سایر	پسایتی یعنی محصول قلبہ	ملبہ
یک لکہہ	یک لکہہ	[illegible] لکہہ	[illegible]	یک لکہہ [illegible]	[illegible]

ان معمولی رقمون کے سواے بعض رقمین کبہی کبہی وصول ہو کے داخل خزانہ ہوتی تہین ؛

مثلاً محصول دہتوئی راجہ زور آور سنگہ کا مقرر کیا ہوا ہر تیسرے سال

© Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

सयागती
नीवाल

لیا جاتا ہے بجز پچاس دیہات واقع اسیاگتی اور ستر دیہات بینی والون
کے کہ بشرط حفاظت سرحد معاف ہین یہہ محصول کل علاقہ مین ہر ایک شخص
سے لیا جاتا ہے مگر زبردست جاگیردار اکثر اوسکے ادا سے انکار کر دیتے
ہین اور اوسکی آمدنی ایک لاکہہ سے کم ہوتی ہے ان مخصوص وسایل
کے سواے حاکم فرمانرواے وقت کی سیری حرص وطمع کیواسطے اضافہ
آمدنی کی دیگر تدبیرین بہی ہین کہ اسطرح صورت سنگہ اپنی جمع معینہ کو
دوچند کرنے مین مشہور ہوا ہے ؛

ڈنڈ وخوشحالی دو الفاظ اگرچہ اصل مین مخالف المعنی مگر اس راج مین
ہم معنی ہین لفظ ڈنڈ سے مراد ہے کہ بہ زبردستی لیا جاوے اور خوشحالی
وہ ہے کہ کوئی رضا ورغبت سے دے مگر اس ملک کی رعایا ہمیشہ دست بدعا
رہتی ہے کہ خدا کرے فرمانرواے ملک کے گہر مین کبہی کوئی شادی کی تقریب
نہو ہمیشہ ماتم کدہ رہے اور اوسکو کبہی فتح نصیب نہو ہمیشہ شکست کہاتا
رہے ؛

لفظ ڈنڈ ہنود کے دہرم شاستر مین بہت مستعمل ہے چند بہاٹ نے سدہ
راج والی انہلواڑہ کی تاریخ مین لکہا ہے کہ اوس نے سات ڈال مثل
ڈنڈ ڈہولی وڈاکن کو اپنے علاقہ سے خارج کیا تہا مگر افسوس ہے کہ اب
راجپوتانہ کی حکومت کیواسطے کوئی سدہ راج نہین ہے بجاے سات
کے اگر چودہ ڈال ذریعہ استحصال زر ہوتے تو صورت سنگہ اپنے مفلس
جاٹون پر ظلم کرنے کیواسطے سبکو رکہہ لیتا اور برعکس اسکے جاٹ اگر ممکن

डंड
ढोली
ढांक

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتا صورت سنگھ کی کبھی صورت نہ دیکھتے اگرچہ راج کی کل رقمین سردارون اور ساہوکارون اور تاجرون سے وصول ہوتے ہین مگر غریب زمیندار پر اونکا بار پڑتا ہے ہر ایک چیرہ یعنی قسمت مین تحصیلدار ڈنڈہے کہ کل چودہ تحصیل دار ہین اور ہر ایک تحصیلدار کے پاس کل باشندگان علاقہ کی فرضی یا واقعی حیثیت کی فرد رہتی ہے یہہ مطالبات ایسے غیر محدود ہین کہ گندیلی کے سردار نے اپنے علاقہ کے تحصیلدار کو ایک سال کے اندر مطالبہ نہونے کے عوض دس ہزار روپیہ رشوت کا دینا چاہا تہا اور اوس نے انکار کیا تو اوسکو نکالکر اپنے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا اور اپنے آقا کے ساتہہ دلیرانہ برسر مقابلہ ہو گیا ؛ گندیلی

ایصال خوشحالی کی ایک بہت اچھی نظیر ہے کہ جب مہم بہٹنیر ختم ہو کے واپس ملک اور قلعہ جنگلی ریاست مین شامل ہوئے کہ اس مہم مین علاقہ بیکانیر کے کل سردار راجہ کے ساتہہ تہے وقت واپسی کے راجہ نے رفع زیرباری مصارف جنگ کیواسطے اپنے راج کی کل رعایا سے دس روپیہ فی گہر طلب کیا اگر صورت سنگھ کی مظلوم رعایا کا اوسکی فتحیابی پر یہہ حال ہوتا ہے تو اوسکی شکست کے کیون نہ خواہشمند ہونگے جس حالت مین رعایا کو محتاج کرنے کیواسطے ہر طرح فریب و دغا کیجاتی ہین تو ظلم انتہائی درجہ کو پہونچ کے اپنا آپ علاج کرے گا ؛

بہٹنیر

بہٹنیر جواب ریاست بیکانیر کا جزو ہے قدیم زمانہ مین جاٹون کے دوم

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گروہ کا دارالریاست تہا اور یہہ جاٹ ایسے زبردست تہے کہ زمانہ عروج
سلطنت مین بادشاہون کا مقابلہ کیا اور جب اون پر آفت آئی دستگیری
کی کہتے ہین کہ اوسکا نام بہاٹیون سے جو اوسمین مسکن گزین ہوئے
کچھ تعلق نہین رکہتا ہے مگر کسی زبردست رئیس کے بردائی یعنی بہاٹ
ہے نکلا ہے کہ اوسکو یہہ ملک عطا ہوگیا تہا اور اوس نے بطور بانی خاندان
ناعران مشہور ہونے کی غرض سے اپنی ریاست کو بیشہ کے نام سے موسوم
کیا مگر واقعات جیسلمیر مین لکہا ہے کہ بہاٹیون کی آبادی کی وجہ
سے اس علاقہ کا نام بہٹنیر ہوا ہے مارشہل کے قدیم جغرافیہ کے بموجب
شمالی حصہ کا نام نیر ہے اور جب بہاٹیون کی چند شاخون نے مذہب
اسلام اختیار کیا تو تمیز کے واسطے اپنی قوم کے نام سے الف محذوف
کردیا کہ اسطرح بہٹ اور نیر ملکے بہٹنیر ہوگیا ؛

جو لوگ وسط ایشیا سے ہندوستان پر حملہ آور ہوئے اونکے راستہ مین
واقع ہونے سے بہٹنیر نے تاریخ مین بہت شہرت پائی ہے یقین ہے کہ جاٹون
نے جو دریاے سندہ کی بحری لڑائی مین محمود غزنوی سے برسرمقابلہ
ہوئے تہے مدت پیشتر شمل پنجاب کے جنگل مین بہی بود و باش اختیار
کیا تہی اور چونکہ اونکا نام چہتیس راج کلون مین درج ہے یقین ہے
کہ محمود سے صدہا برس پیشتر حکمران تہے شہاب الدین نے ہندوستان
فتح کیا اوس سے صرف بارہ برس بعد یعنی ۱۲۰۵ء مین اوسکے جانشین
سب کو مجبور شمالی جنگل کے جاٹون سے بذات خود لڑنا پڑا کہ اونہون نے

بردائی

نیر

ہانسی کو سلطنت علیحدہ کرنا چاہا تہا اور جب بدنصیب رضیہ بیگم فیروز
اعظم کے لیئق وارثہ نے دشمن کے خوف سے تخت چہوڑ کے جاٹون کی پنا
لی اونہون نے باتفاق گگرون کی کل فوج جمع کرکے ملکہ مذکور کی امداد
دشمن پر فوج کشی کی اوسکی تقدیر مین کہ دشمنون پر فتح پاوے مگر آخر
حصول مین نیکنامی سے مارے گئے پہر ۱۳۹۸ء مین تیمور ہندوستان پر حملہ آور
ہوا تب ہم ملتان مین خلل انداز و تکلیف رسان ہونے کی علت مین
اوس نے بہٹنیر پر حملہ کیا اور کل قوم کو قتل کرکے ملک کو بیچراغ کیا الغرض
بہٹی اور جاٹ ایسے مخلوط ہین کہ اونمین تمیز غیر ممکن ہے پس جو قوم راٹہور
کی فتح کے بعد بہٹنیر کی حاکم رہی ہے اوسکا حال لکہا جاتا ہے ۔
تیمور کے حملہ کے تہوڑے دنون بعد بہٹیون کے ایک گروہ نے بہ تحت حکومت
حاکم بیرسی کے ماروٹ اور بہولرہ سے نقل وطن کرکے ایک مسلمان رئیس
پر کہ غالبا تیمور کے افسرون سے یا سلطنت دہلی کے متوسلون مین سے تہا
حملہ کرکے بہٹنیر فتح کی اوسکا نام چغت خان لکہا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ چغتائی
قوم کے نام سے اونہون نے اوسکا خاص نام رکہہ لیا ہے اور اس
ثابت ہے کہ وہ اس قوم کا سردار تہا خان نے جاٹون سے بہٹنیر مع
ملک کے فتح کی تہی مگر وہ واپس گیا تو بہاٹیون نے غنیمت سمجہہ کے اپنا
کرلیا اوسوقت سے ابتک سو پشتین گذری ہین اور وہی زمانہ تیمور
حملہ کا تہا اس سے بہی ثابت ہوتا ہے کہ بہٹنیر کا خان اوسکے امرا مین سے
تہا اور بغرض از دیاد آمد رفت ہندوستان نے اوس نے اوسکو اس

مارو ٹ
فولرہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ضروری مقام اثناء راستہ کی حفاظت پر متعین کیا تہا ؛

भारू

بیری سال نے ستائیس برس حکومت کی اور اوسکا بیٹا بہیرو مسند نشین
ہوا اخلاف چغت خان نے شاہ دہلی سے مدد لیکے بہٹنیر پر حملہ کیا اور
دو دفعہ بڑے نقصان کے ساتہہ نکالے گئے تیسری دفعہ پہر حملہ ہوا بہٹنیر
محاصرہ سے تنگ آگئی بہیرو نے صلح کی درخواست سے چادر ہلائی کہا گیا
کہ اسلام قبول کرے یا اپنی دختر پادشاہ کو دے اوس نے اسلام قبول
کیا اور اوسی روز سے اپنی قوم کا نام بجاے بہاٹہی کے بہٹے رکہا درمیان

दलीच

بہیرو اور راؤ دلیچ عرف حیات خان کے جس سے راے سنگہ راجہ بیکانیر نے
بہٹنیر چہینی چہہ پشتین گذری ہین اوس زمانہ سے بہٹے خانون کا دار الحکومت
فتح آباد ہو گیا ؛

حسین خان نبیرہ حیات خان نے راجہ سجاون سنگہ سے بہٹنیر پہر فتح کی اور
حسین محمود اور امام محمود کے ایام حکومت مین اونکے قبضہ مین رہی
اور انجام کار صورت سنگہ نے اخیر مرتبہ بہادر خان سے فتح کی ؛

سنہ ۱۸۰۱ مین جارج تامس صاحب نے تین لاکہہ روپیہ لیکر بہٹیون کو
چند روز کے واسطے بہٹنیر پر قابض کر دیا تہا مگر دوسرے سال راٹہوڑون
نے اونکو پہر بیدخل کر دیا تہا ضابطہ خان جو تخمیناً پچیس دیہات پر قابض

रानया

تہا رانیہ مین رہتا تہا راے سنگہ والی بیکانیر نے رانیہ آباد کرکے اپنی رانی
کے نام سے نامزد کیا تہا پہر اوسکو امان خان نے لے لیا تہا بہٹی خان
مشہور غارتگر تہے اور اونکی جمع جو کسی زمانہ مین تین لاکہہ تک ہو گئی تہی

بزور اسلاح وصول ہوتی تہی غارتگری متواتر ہوتی تہی اور غریب جاٹ
اپنے مال کی حفاظت کیواسطے ہمیشہ ہوشیار رہتے تہے علاقہ سرکار انگریزی
ملحق ہونے سے مشرق کیطرف تو کچہہ واردات نہین کرسکتے اور حد واجب
مین محدود رہکے شمالی ملک کو لوٹتے ہین اس سبب سے یہہ ملک جو پرورش
مویشی کیواسطے نہایت عمدہ متصور تہا ویران ہوگیا ہے کہتے ہین کہ بہٹنیر
کی شمالی حد سے گاڑہا ندی تک اکثر قطعات مین پانی سطح زمین کے قریب
ہے تہل بالکل نہین ہے اور نہایت قابل زراعت ہین پس یہہ ویرانی
ہاکرہ یعنی گگر ندی کی خشکی اور بدنظمی ریاست سے ہوئی ہے روایت
کے بموجب یہہ ندی پہولرہ سے جہان اب بہی کچہہ علامت نمودار ہے مغرب
کیطرف جاتی تہی اور اوچ سے فروتر دریاے سندہ مین گرتی تہی راہ
والی دہات کے عہد سے نیر کے ریتہ مین خشک ہونے لگی شاید چور قریب
امرکوٹ کے سودا رئیسون کا کوئی بہاٹ اوسکے خشک ہونے کی تاریخ
بہی بیان کرسکے قصبون کے کہنڈرات ریتہ مین دبے ہوئے نکلنے سے اس
روایت کی تصدیق ہوتی ہے اور اکثر اونمین سے مثلاً رنگ محل جسکے
بہت مکانات صحیح وسالم ہین بہت قدیم زمانہ کے ہین دہاندو سر واقع
پچیس میل جنوب بہٹنیر کے ایک عمر رسیدہ باشندہ نے بیان کیا تہا کہ جب
سکندر رومی نے حملہ کیا یہہ مقام پوار رئیس فرمانرواے ملک کے قبضہ
مین تہا ٭

اگر کوئی ہانسی وحصار واقع سرحد مغربی علاقہ انگریزی سے اس ملک مین

हाकरा
कमार
चोर
रंगमहल
धांदूसर

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاوے تو ان مشہور کھنڈرات کی روایتون کی بخوبی تصدیق کرسکتا ہے
اگرچہ جو قدیم زمانہ مین کسی پرمار یا جوہیہ یا جاٹ رئیس کے محل کی بنیاد
ہی جنگل کے قریب باشندہ کے قصبہ مین مسمار مکان کا بقیہ نظر آتی ہے
ایسی روایتین مغربی جنگل کی نسبت جاری ہین اوسمین کسی زمانہ
کی بڑی دارالحکومت شہر بتلاتے ہین جنکی آبادی کا اب نشان بہی باقی
نہین ہے اس ملک کے سیاح کو باوصف کمی اقسام نباتات وحیوانات
انسان کے اقوام مختلفہ اور بلاد وعمارات زمانہ قدیم کے حالات احاطہ
تحریر مین لانے کیواسطے بکثرت مل سکتے ہین بہٹی وکہوسہ وراجروصحرائی
رنگولیہ وسوداہ وغیرہ مین سے ہرایک قوم کے حالات قابل تحقیقات ہین
اورانسان کے حالات سے سیری ہوجاوے توحیوانات بہی شیر سے
لیکے جنگلی گدہا وہرنون کی قسمین اور بہیڑیون کی ریوڑ جو چھ ہفتون
تک پانی نہین پیتے اور انواع جہاڑیان اور نمک کے سرا اور خشک
قطعات ارض تحقیقات کیواسطے حالات کا ذخیرہ کافی بہم پہونچاتے ہین
البتہ سامان عیش ونشاط وتربیت یافتگی بہت کم ملینگے کہ مکان سکونت
صرف لکڑیون کے خس پوش جہونپڑے اندر سے مٹی سے لیے ہوئے اور
اور کہانے کیواسطے بہت سادہ وموٹی غذا ہے ؛
ان قدیم شہرونکا مذکور ہوا اونکے نام لکہے جاتے ہین کہ انکے ذریعہ سے
سیاح کو تحقیقات مین بہت مدد مل سکتی ہے۔

اہور۔ بنجارہ کا نگر۔ رنگ محل۔ سودل جسکو اب صورت گڈہ کہتے ہین

By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ماچوتال - راتی بنگ - بنی - مانک کہر - سورساگر - کالی بنگ - کلیان
پہولرہ - ماروٹ - تلواڑہ - گلواڑہ - بہامینی - کوری والہ - کال
شاید انمین سے چند نام غیر ضروری ہون لیکن اگر باقیماندہ سے کچھ حال
تاریخی معلوم ہووے تو یہہ فہرست بیفایدہ نہوگی ٭

پہولرہ اور ماروٹ اب بہی مشہور مقامات ہین پہولرہ بہت قدیم ہے اور
پرمارون کے ابتدائی زمانہ سے نوکوٹی مارو کا مین شمار کیا گیا ہے اور
پہولانی جسکی قدیم راجدہانین جنگل مین بہت مشہور ہین پہولرہ مین ہوا تہا اور
سدہ راے والی انہلواڑہ اور اودے دت والی دہار کا ہمزمانہ تہا
کولوہن صاحب نے لکہا ہے کہ اس ملک کی ویرانی و بربادی کا باعث
ہے کہ سکہون کی ریاستون واقع شمال کی رعایا گگر وغیرہ ندیون پر آباد
کیواسطے بند باندہ دیتے ہین کہ اونکا پانی وہین جذب و خشک ہوجاتا
مگر حسب تحریر شریف الدین کہ ۱۳۹۸ء مین بہی جب تیمور حملہ آور ہوا اگرچہ
کا ملک جنگل تہا اور شہر مین پانی ایک بڑے برساتی تالاب سے آتا تہا
نے لکہا ہے کہ آمد رفت مال تجارت سے ملک بہت دولتمند ہوگیا تہا
حملہ آورون کے قبضہ مین آیا فساد برپا ہونے پر اونہون نے باشندون
کو لوٹا اور قتل کیا اونہون نے مایوس ہوکے اپنی عورت و بچون کو قتل کر
اور دست بقبضہ ہوکے مغلون پر گرے کہ جب تک ایک ایک بہاٹی مارا گیا
ہزارہا مغل قتل ہوئے اور شہر ایسا تباہ ہوا کہ صورت دیکہنے کو آدمی نر
پہر جب مہاراجگان بیکانیر کا قبضہ ہوا از سرنو آباد ہوکے قلعہ و مکانات

مانچوتال
راتی بنگ
بنی
مانک کہر
سورساگر
کالی بنگ
کلیان
پہولرہ
ماروٹ
تلواڑہ
گلواڑہ
بہامینی
کوری والہ
کال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوئے شہر بہٹینر عرض بلد شمالی ۲۹ درجہ ۳۴ دقیقہ طول بلد مشرقی
۷۰ درجہ ۲۶ دقیقہ پر واقع ہے ؛

شہر بیکانیر

بیکانیر دارالریاست سخت و پہاڑی و بالکل ناقابل زراعت سرزمین پر
واقع ہے باہر سے دیکھنے پر بڑا بارونق شہر معلوم ہوتا ہے اوسکے گرد برجے
فصیلون اور کنگورون کی شہر پناہ ہے ظاہرا ایسا عمدہ شہر معلوم ہوتا ہے
جب الفنسٹن صاحب گئے تہے اونکے ہمراہیون مین بحث ہوگئی کہ یہہ شہر
ابل سے بہی بہتر ہے بایلو صاحب نے ساٹہہ ہزار آدمیون کی آبادی لکہی
ہے اور کرنل ٹوڈ صاحب نے بہی بارہ ہزار گہرون پر فی گہر پانچ آدمیون
کے حساب سے اسیقدر اندازہ کیا ہے مگر بمشکل یقین ہوسکتا ہے کہ ایسے
بران ملک مین ایک مقام پر اتنے آدمیون کو ضروریات حیات میسر آسکین
بیکانیر عرض بلد شمالی ۲۸ درجہ طول بلد مشرقی ۷۳ درجہ ۲۲ دقیقہ پر
واقع ہے ؛

علاقہ بیکانیر کے قصبات

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
انوپ گڈھ	۲۹	۱۴	۷۳	۲۶	بالکل بے برگ زمین پر شمال مغربی سرحد پر بجانب بہاول پور واقع ہے ؛
بدینو	۲۷	۵۴	۷۳	۵۱	دو سو گہرون کا گانو اتنا راستہ رتن گڈھ و بیکانیر عمق چاہ ۲۷۱ فیٹ ؛
باپیو	۲۷	۵۰	۷۴	۸	
بیداسر	۲۷	۴۸	۷۴	۲۶	جنوب مشرقی سرحد پر بجانب جودھپور پانسو گہرون کا قصبہ ہے قصبہ سے پانچ میل جنوب مشرق مین قریب چار میل طول اور دو میل عرض کا تالاب ہے اوسمین چار پانچ فیٹ پانی رہتا ہے پانی کی قربت کے سبب سے یہانکی زمین راج کی دیگر اراضی سے بہتر ہے ؛
بیگوہ	۲۸	۴	۷۴	۱۳	
بیکاسر	۲۷	۴۰	۷۳	۳۰	ساٹھ گہرون کا گانو راستہ ناگور و بیکانیر پر بیکانیر سے ۲۵ میل جنوب مشرق مین ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
پیشہنوک	۲۷	۵۰	۷۲	۴۶	
ٹھنوک					
رمسر	۲۸	۲	۷۴	۵۳	مشرقی سرحد ملحق شیخاواٹی پر ؛
چورو	۲۸	۱۴	۷۵	۱	سرحد مشرقی ملحق شیخاواٹی پر بیکانیر سے ۱۰۵ میل مشرق مین واقع ہے الفنسٹن صاحب نے ۱۸۰۸ء مین دیکھ کے لکہا ہے کہ یہہ قصبہ ڈیڑہ میل کے احاطہ مین ہے اگرچہ ریت کے ٹیلون مین واقع ہے ظاہر مین خوشنما ہی مکانات زیادہ تر پختہ ہین فصیل شہر اور مکانات بہت سفید چونہ کی تعمیر کے ہین کہ بہت خوشنما معلوم ہوتے ہین مگر چونہ نرم ہوتا ہے اور جلد بوسیدہ ہوجاتا ہے یہہ چونہ جنگل کے اکثر مقامات پر ملتا ہے یہان کا سردار راج کے متوسلون مین سے ہے کسی زمانہ مین چورو بہت رونق پر تہا مگر ۱۸۳۵ء مین بوایلو صاحب گئے تب وہانکی تجارت مین زوال
چورو					

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					آگیا تہا ساہوکار چلے گئے تہے بازار ویران اور قلعہ مسمار ہوگیا تہا ؛
دیسنوک	۲۷	۴۸	۷۳	۲۳	بیکانیر سے ۱۵ میل جنوب مین قصبہ ہے
دیہاترہ	۲۷	۴۳	۷۲	۵۱	راستہ بیکانیر و جیسلمیر پر بیکانیر سے ۴۰ میل جنوب مغرب مین ؛
ددیرو	۲۷	۵۷	۷۲	۲۴	راستہ رتن گڈہ بیکانیر پر بیکانیر سے ۶۰ میل مشرق مین
گادہوالہ	۲۷	۵۷	۷۳	۳۰	راستہ رتن گڈہ و بیکانیر پر بیکانیر سے نو میل مشرق مین
گہریالہ	۲۷	۴۴	۷۲	۳۶	جیسلمیر کے راستہ پر بیکانیر سے ۵۰ میل جنوب مغرب مین وہان سے سرحد جیسلمیر دو تین میل ہے چاہ مین ۲۱ فیٹ کے عمق پر بہی شور پانی ہے سنہ ۱۸۳۵ء مین اس گانو کے قریب سرحد پر روسار بیکانیر و جیسلمیر کی ملاقات ہوئی تہی اور لفٹنٹ ٹرویلین صاحب کی درمیانگی سے نزاع سرحدی کا فیصلہ ہوا ؛
گجنیر	۲۷	۵۷	۷۳	۱۰	بیکانیر سے ۱۹ میل جنوب مغرب مین راستہ جیسلمیر پر یہان بیکانیر کا تانگہ

نام	عرض بلد شمالی		طول بلد مشرقی		کیفیت
	درجہ	دقیقہ	درجہ	دقیقہ	
					کا محل ہے ؛
گنیش گڈھ	۲۹	۴۰	۷۳	۴۸	۱۱۹ میل شمال مشرق بیکانیر سے ؛
جوگلیو	۲۷	۵۴	۷۴	۳۲	
کولاڈہہ	۲۷	۴۸	۷۳	۱	بیکانیر سے بیس میل جنوب مغرب جیسلمیر کے راستہ پر ہے یہان ایک بڑا پرآب تالاب ہے ہر سال بماہ اکتوبر پورنماسی کو میلہ ہوتا ہے اور ہندو تالاب مین نہاتے ہین ؛
مالیسر	۲۸	۳۶	۷۴	۲۸	
مڈہہ	۲۷	۵۰	۷۳	۰	بیکانیر سے ۳۰ میل جنوب مغرب مین جیسلمیر کیطرف ۱۸۳۵ء مین شاہ شجاع مخروج افغانستان نے بحالت مصیبت زدگی یہان آکے پناہ لی اور صاحبان انگریز راجپوتانہ کے نے خشک میوہ کہانیکو دیا سو شکر گذاری سے قبول کیا ؛
بجابین	۲۸	۴۳	۷۳	۵۴	بیکانیر سے ۶۰ میل شمال مشرق مین
نندسر	۲۷	۵۴	۷۳	۴۳	بیکانیر سے ۳۰ میل مشرق مین راستہ

نام		عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت	
						رتن گڈہ پر تین چاہات ہین ۲۹۰ فیٹ کے عمق پر پانی ہے۔ ملک ریتلا ہے ٭	
ناپاسر	ناپاسر	۲۷	۵۷	۷۳	۳۸	بیکانیر سے ۱۰ میل جنوب مشرق ہین راستہ رتن گڈہ پر ٭	ناپاس
نوکرن نوسر	نوکرن نوسر	۲۹	۱۱	۷۴	۵۲	سرحد شمالی ملحق ہریانہ پر ٭	نوکر نوسر
نہتوسر	نہتوسر	۲۸	۱۸	۷۴	۲	بیکانیر سے ۴ میل شمال مشرق ہین راستہ چورو پر واقع ہے انفنسٹن صاحب نے نومبر ہین دیکہا کہ ناقص پانی سے ہوا خراب تہی اور رات کو سردی اور دن کو گرمی بشدت ہوتی تہی چار سو آدمیون مین سے تیس آدمی ایک روز مین بیمار ہوگئے	نہتوسر
اودرام سر	اودرام سر	۲۷	۵۷	۷۳	۲۳	بیکانیر سے چھ میل جنوب مین راستہ ناگور پر ٭	اودیرامسر
راج پورہ	راج پورہ	۲۸	۲۳	۷۵	۴		راجپورا
راجلدسر	راجلدسر	۲۸	۱	۷۴	۳۴	بیکانیر سے ۷۵ میل مشرق ہین راستہ	راجلدسر

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

نام	عرض بلد شمالی درجہ	عرض بلد شمالی دقیقہ	طول بلد مشرقی درجہ	طول بلد مشرقی دقیقہ	کیفیت
					رتن گڈہ پر واقع ہے چار برجین ہیں
راجگڈہ	۲۸	۳۸	۷۵	۳۱	بیکانیر سے ۱۴۰ میل شمال مشرقین
رات سر	۲۹	۱۸	۷۴	۳۰	
رون ہیڑی	۲۷	۴۰	۷۲	۴۹	
بنی	۲۸	۴۱	۷۵	۶	سرحد شمال مشرقی پر شیخاواٹی سے ملحق واقع ہے کاٹلی ندی کی سیرابی سے دیگر اضلاع کی نسبت زمین بہتر ہے ؛
رتن گڈہ	۲۸	۳	۷۴	۴۳	سرحد مشرقی ملحق شیخاواٹی کے قریب بیکانیر سے ۸۶ میل مشرق مین شہر بناہ پختہ اور ٹیلہ پر قلعہ ہے ؛
ساندوہ	۲۷	۴۵	۷۴	۱۷	
رات سر	۲۷	۵۴	۷۳	۵۲	
سوہاگ سر	۲۷	۴۴	۷۴	۴۴	
رتن گڈہ	۲۹	۱۹	۷۴	۳	
سر	۲۷	۵۶	۷۴	۲۴	

تاریخ قدیم

راجپوتانہ کی ریاستون مین بیکانیر دوم درجہ کی ریاست ہے اوسکے بانی نے کہ میواڑ کے جودہا خاندان کی شاخ ہین شمالی سرحد پر ملک فتح کرکے مارواڑ سے علیحدہ ریاست بنائی تہی اور جنگل کے وسط مین واقع ہونے سے اونکی خود اختیاری قایم رہی ۔

سمت ۱۵۱۵ مطابق سنہ ۱۴۵۹ مین جب جودہا نے منڈور چھوڑکے جودہپور دار الحکومت بنایا اوسکا بیٹا بیکا اپنے چچا کاندل کی ہدایت سے بیکا نیر کی تین سو اولاد کو ریگستان مین راٹھوڑون کی سلطنت کا اضافہ کرنے کیواسطے لے گیا اوسکے بھائی بیدا نے اوسی زمانہ مین موہلون کا ملک مقبوضہ قدیم چھین لیا تہا اس سے بیکا کو اس مہم کی تحریک ہوئی تہی بیکا کی سی فوج کشی ہمیشہ کامیاب ہوتی تہی کہ حملہ آور مرنے مارنے کے ارادہ سے چڑہتے تہے ایام مخصوص پر یہہ جنگ آوری ہونے سے زیادہ تر جوش ہوتا تہا کہ دوست یا دشمن سے ملک لینے کو راجپوت فرض مذہبی سمجھتے ہین ۔

بیکا نے تین سو آدمیون سے حملہ کرکے جانگلو کے سانکلہ راجپوتون کو قتل کیا اس مہم کے سبب سے اوسکا پوگل کے بہاٹیون سے مقابلہ ہوا اونکے رئیس نے بیکا کی اپنی دختر سے شادی کردی اور بیکا نے کورم دیسہ کی سکونت اختیار کی اور قلعہ تعمیر کرا کے قرب وجوار کے ملک کو شامل کر

वीका
कांदल
श्योजी
वीदा
जांगलू
कुरमदेसर

طرح بیکا جاٹون کی آبادی کے قریب آگیا کہ وے وہان پشتین سے رہتے
کیونکہ اونکی مقبوضہ زمین اب ریاست بیکانیر کا جزو اعظم ہے مناسب تھے
اس قوم کی اوس زمانہ سے پیشتر کی کیفیت جب بیکانے وہان اپنی حکومت
لکہی جاوے اس مشہور و نامور قوم کا کسیقدر حال راج کلون کی
ن مین باب اول مین درج ہو چکا ہے زمانہ تومرس و سائرس سے
لاہور کے رنجیت سنگہ کے وقت تک یہہ قوم جیسی قدیم و مشہور ترین
ہے ویسی ہی کثیر التعداد بہی تہی اور امید تہی کہ اگر اوسکا وارث
ویسا ہی عالی ہمت ہوتا تو اپنے قدیم مسکن وسط ایشیا تک پہونچ جاتا
رنجیت سنگہ نے پشاور لے لیا تہا اور کابل کی بدنظمی اور اوسکی بلند
ی سے اوسکا وہان دخیل ہونا ممکن تہا چوتہی صدی مین یوتی یعنے
ون کی سلطنت پنجاب مین قایم ہو گئی تہی مگر یہہ معلوم نہین کہ اس
ین آکر ان لوگون نے کسقدر عرصہ پیشتر بود و باش اختیار کی تہی مسلمانون
لطنت کو ہندوستان مین قدم قدم پر جاٹون سے مقابلہ کرنا پڑا تہا
ح اونہون نے دریاے سندہ کے کنارے پر محمود غزنوی کا راستہ
تہا اور تیمور نے ابتدائی مقامات واقع ماوالنہر و نیز مشرق ستلج پر
استیصال مین جہد کیا مکرر لکہا گیا ہے اور بابر نے لکہا ہے کہ ۱۴-
الاول روز جمعہ مطابق ۲۹- دسمبر ۱۵۲۵ء کو ہم سیالکوٹ مین
ہر مرتبہ جب مین ہندوستان مین آیا ہون جاٹ اور گوجرون
و بہینس لیجانے کیواسطے اپنی پہاڑی اور جنگلی مسکنون سے بہ تعداد

तोमरिस
सैरस

मादरुलनन्ह

स्यालकोट

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کثیر نکل کے حملہ کیا ہے چنانچہ پنجاب کے زمیندار جواب مسلمان ہوگئے ہین
جاٹ تہے اور سپاہ پیشہ لوگ جو گورو نانک کے پیرو ہوکے سکہہ کہلانے لگے
ہین ابتک جاٹ ہین ؛

الغرض اوسکا نام خواہ یوتی ہو یا جیٹ یا جٹ یا جاٹ تین صدی
پیشتر یہہ قوم ہندوستان مین دیگر اقوام کی نسبت بہت زیادہ تہی اور
مغربی راجپوتانہ و شمالی ہندوستان مین زمیندار پیشہ زیادہ تر یہی
قوم ہے ؛

پس جب لکہا گیا ہے جاٹون کے دشت ہند مین مسکن گزین ہونیکا زمانہ
تو غیر تحقیق ہے مگر اونپر راٹہوڑ حملہ آور ہوئے اوس زمانہ مین بہی اُنکی
عادات ستیہک نسل کی روایتون سے مطابق تہین - زیادہ تر چوپان پیشہ
زندگی بسر کرتے تہے بزرگان خاندان کی ہدایت پر چلتے تہے مگر اونکے محکوم
نہ تہے بہوانی ماتا کی بشکل جاٹنی لڑکی کی پرستش کرتے تہے اور ہنود کے
مذہبی خیالات سے بالکل غیر و ناواقف تہے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ فرید مسلمان
پیر کی نصیحتون نے اونکی رسمیات بت پرستی کو جو جگزارٹس سے لائے تہے
زایل کردیا اور جنگل کے جاٹ بغیر کسی مذہبی خیال کے اپنے عقاید مین مستقل
ہوگئے اور حسب قول ایک پونیہ جاٹ کے کہ ہمارا وطن پنجاب سے بہی بہت
دور ہے اپنے آپ کو علیحدہ قوم سمجہتے رہے بیکانے اونکے چہہ فرقون کو
مغلوب کرکے اپنی سلطنت قایم کی اونمین سے ایک یعنی اسیاگ کے نام
پر لفظ اسی ہے اور دریاے اوکسس اور جگزارٹیس کی چار اقوام نے

यूति
जीट
जिट
जट
जाट
सीथिक
जगजा
असयाग
औकसर

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بیکمپٹہ کی سلطنت تباہ کیا اونکے سردار کا نام اسی تہا ٭
جس زمانہ مین راٹھور اونپر غالب آئے وہ تیمور اور بابر کے ہندوستان
پر حملہ آور ہونے کے درمیان مین ہوا ہے تیمور جو خاندان جغتائی کا بانی
تہا بڑے فخر سے کہتا ہے کہ ٹرنسوکسیانہ و نیز ہندوستان کے جنگلی سیدانون
پر مینے ہزارون جاٹون کو تصدق کیا ہے اس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے
کہ ذخیرۂ اعظم خلایق یعنی وسط ایشیا سے جو اقوام متواتر نقل وطن کرتی
تہین دریاے سندہ سے مشرقی ملک کو آئے ہین اور جن لوگون نے بیکا
کو اپنا فرمانروا قبول کیا تہا پشتین سے وہان مقیم تہے اور اونکے ملک مقبوضہ
کی وسعت سے اس نتیجہ کی تصدیق ہوتی ہے کیونکہ عنقریب کل ملک جو اب
ریاست بیکانیر مین داخل ہے جاٹون کے چہہ فریقون کے قبضہ مین تہا
پونیہ - گودارہ - سارن - اسیاگ - بینی وال - جوہیہ -
بعض لوگ کہتے ہین کہ یہہ فہرست یا دو بہاٹیون کی فروعات کی ہے کہ
اس صورت مین بہی اونکی اصلیت جیٹ ویوتی مین کچہہ فرق عاید نہین
ہوتا کیونکہ نواح آگرہ کے جاٹ اپنے آپ کو بیانہ کے یادون مین سے نکلا
ہوا خیال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہمارا وطن قندہار ہے ٭
ہر ایک فریق علیحدہ چہاونی کے نام سے اضلاع پر مشتمل تہا چہہ جاٹون کی
چہاونیون کے سوا تین بہاٹی گور کہاری پٹہ - موہیلہ راجپوتون سے
اوسی زمانہ مین چہینی تہی جاٹون کی چہہ چہاونیان وسط اور شمال مین
تہین اور راجپوتون کی مغرب و جنوب کی حدود پر اونکی تفصیل یہہ ہے -

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام چہاونی	تعداد دیہات	اضلاع
۱	پونیہ	۳۰۰	بہادران - اجیت پور - سیدمکہہ - راجگڈہ - ودریوہ - سانکو وغیرہ -
۲	بینی وال	۱۵۰	بوکرکو - سوندری - منوہرپور - کوئی - بائی وغیرہ ؛
۳	جوہیہ	۶۰۰	جیت پور - کومیانہ - مہاجن - پیاپر - اودے پور وغیرہ ؛
۴	اسیاگ	۱۵۰	راوت سر - بیرم سر - داندوسر - گنڈیلی
۵	ساران	۳۰۰	کیجر - پہوگ - بوچاواس - سوائی - بدینہ سرسیلہ ؛
۶	گوداره	۷۰۰	پوندراسر - گوسین سر - شیخ سر - گرسی سر غریب دلیسر - رنگی سر - کالو ؛
۷	بہاگور	۳۰۰	بیکانیر - نال - کیلہ - راجہ سر - ستاسر - چترگڈہ - رندی سر - بیٹہنوک - بہوانی پور جیمل سر وغیرہ ؛
۸	موہیلہ	۱۴۰	چہاپر دارالحکومت - سانودہ - ہیراسر - گوپالپور چاراواس - بیداسر - لاڈنو - ملسیسر - کوٹ خربوزہ
۹	کہاری پٹہ	۳۰	ضلع نمکین ؛
	میزان کل	۴۸۷۰	

اوس زمانہ مین ایسی جلد ریاست بنجاتی تہی کہ اپنی قدیم ریاست مندور سے آنے کے بعد چند سال مین بیکا ۲۶۷۰ گانو کا مالک ہو گیا اور چونکہ افسران جہاونی نے اوسکو از خود اپنا مالک قبول کر لیا تہا یہہ استحقاق اوسکا فتح سے مستحکم تر تہا - مگر اس تین سو برس کے عرصہ مین اونمین سے نصف دیہات ویران ہو گئے ہین بلکہ صورت سنگہ کے زمانہ مین نصف بہی نرہے تہے ۔ اس ملک کے جاٹ اور جو ہیہ کہ شمالی جنگل مین گاڑہانہدی تک پہیلے ہوئے تہے چوپان پیشہ تہے اونکے مویشی دولت تہے کہ بکثرت رکہتے تہے جو فاضل ہوتے اونکو فروخت کر دیتے اور کبہی اون، سارسوت برہمنون کی معرفت دساورون کو بہیجکر اونکے عوض غلہ وغیرہ دیگر ضروری اشیاء منگاتے تہے جاٹون کی قدیم سادگی رفع ہو کے راجپوتون کے محکوم ہونے اور ریاست بیکانیر کے قایم ہونے مین چند موجبات متفق ہو گئے تہے - اول یہہ کہ اگرچہ بیدا کے موہلون پر غالب آنے سے بیکا کی فتح آسان ہو گئی تہی تاہم اگر جاٹون مین وہ نا اتفاقی جس نے دنیا کی اکثر سلطنتون کو تباہ کر دیا ہی نہوتے تو وہ اسطرح بالکل کشت وخون نہونے کے بغیر ملک حاصل نکر لیتا کہ جاٹون کے چہہ زبردست فرقون مین سے جو ہیہ اور گودارہ کے باہم بہت نا اتفاقی تہی کہ اس سبب سے دونون نے بیکا کی حکومت کو بخوشی قبول کیا دوسرے اونہون نے دیکہا کہ بیدا کی فوج جس نے موہلون کو مغلوب کیا تہا بہت سرکش وظالم ہے بغیر اسکے کہ کسی ایسے ہی زبردست کی حمایت مین آجاوین اون سے عہدہ برائی غیر ممکن ہے - تیسرے اونکی یہہ بہی

خواہش تھی کہ ہمارے اور جیسلمیر کے بہاٹیون کے درمیان کوئی مستحکم حد قایم ہوجاوے - چوتھے جب سے جانگلو لیا تہا اونکو بیکا کی فوج کی بہادری اور فتحمندی کا بہی یقین کلی ہوگیا تہا - ان معقول وضروری وجوہات سے گودارون کے سردارون نے بالاتفاق راٹھوڑ کا رضامند کرنا ضرور سمجہا ٭

گودارون کا سرگروہ پاٹڑو شیخ سرمین رہتا تہا اور روتیہ کا سردار اوس سے دوم درجہ پر تہا چنانچہ دونون کو بہیجا گیا کہ شرایط مندرجہ ذیل سے بیکا کی اطاعت قبول کرین ٭

اول - جو ہیبہ وغیرہ دیگر فرقون کے مقابلہ مین جنسے ہماری عداوت ہے ہماری مدد کرے ٭

دوم - سرحد مغربی کی حفاظت رکہے کہ بہاٹی حملہ وفساد نکرسکین ٭

سوم - ہماری جماعت کے حقوق وفواید کو ملحوظ رکہے ٭

ان شرایط کے ایفا پر اونہون نے بیکا اور اوسکی اولاد کو گودارون کا حاکم مطلق منظور کیا اور اپنے علاقہ مین محصول دہوان بحساب فی گہر ایک روپیہ اور دو روپیہ فیصدی بیگہہ اراضی مزروعہ پر مالگذاری وصول کرنیکا اختیار دیا ٭

مگر اس خوف سے کہ شاید بیکا یا اوسکی اولاد آیندہ کو اپنے قول سے منحرف ہوکے ہمارے حقوق مین خلل انداز ہون اونہون نے اوس سے طمانیت چاہی بیکا نے جواب دیا کہ بنظر رفع خوف آیندہ ونیز بطور یادگار اس

عطا حکومت کی مین تم سے بہ اقرار صالح عہد کرتا ہون کہ مین اور میری اولاد
سند نشین ہونے پر شیخ سرورانیہ کے سردارون کی اولاد سے ٹیکا کرایا کرینگے
اور جب تک ٹیکا نہو گا گدی خالی سمجھی جاویگی ؛

اس چوہان پیشہ گروہ کے اسطرح انتقال اطاعت کرنے سے شوق آزادی
واد کس اور جگزارٹیس کے کنارہ سے ہندوستان کے جنگل تک اونکے
ساتھ رہا بخوبی عیان ہے اور اگرچہ اونکی حکومت مالکانہ بالکل زایل ہوگئی
مین اگر اونکا راجپوت آقار اونکے ناممکن الانتقال باپوتہ یعنی حقوق موروثی
مین دست اندازی کرنا چاہے تو اب بہی خونریزی کیواسطے مستعد ہین ؛
اسطرح گودارون کے باہمی حسد و نااتفاقی سے بیکا کو کسیطرح جنگ وجدل
کرنے کے بغیر ملک وحکومت حاصل ہوگئی بہت کم ہوتے ہین اور بعض رسمین
بطور یادگار طرز حصول حکومت مالکانہ قدیم باشندگان ملک سے کل ہندوستان
کے راجپوتون مین جاری ہین فی الحقیقت بہت اچہی ہین فرمانروایان میواڑ
ملک کے قدیم باشندگان یعنی بہیلون سے تلک کرانا آمیر مین خزانہ وقلعات
انہون کی حفاظت واہتمام مین رہنا کوٹہ وبوندی کا قدیم مالکان ہاڑوتی کے
اسے موسوم ہونا اور اولاد بیکا کا جاٹون سے ٹیکا کرانا ایسی رسمین ہین کہ
انکے سبب سے قدیم مالکان سرزمین کے حقوق اور طرز حصول ریاست فرمانروایان
کل نہو نہین ہوسکتے آجتک دستور جاری ہے کہ بیکا کی اولاد مین سے
کل سند نشین ہوتا ہے تو پانڈو کے خاندان کا کوئی شخص اوسکی راج تلک
کرتا ہے اور اوس جاٹ کو راجہ یدھشٹر کے اشرفیان دیتا ہے علاوہ اسکے جس زمین کو

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بیکانے اپنی دارالحکومت بنانے کیواسطے پسند کیا ایک جاٹ کی ملک مورو تی
تہی اوس نے بہی دعوی کیا کہ شہر کے نام کے ساتہہ میرا نام بہی شامل کیا جاے
اوسکا نام نیرہ تہا اسواسطے بیکا اور نیرہ کے نام سے شہر کا نام بیکانیر کہا گیا
اس دوامی یادگار ملکیت کے علاوہ شیخ سرا در رونیہ کے زمیندار ہوئی
پر رئیس اور اوسکے سردارون کے ٹیکہ کرتے ہین رونیہ کا جاٹ اپنے ہاتہہ
نقرئی طشت و پیالہ لیتا ہے اور شیخ سروالہ رئیس کی پیشانی پر تلک کرتا ہے رئیس
اونکو ایک اشرفی اور پانچ روپیہ نذر کرتا ہے کہ اشرفی شیخ سروالہ لیتا ہے اور
یہ روپیے رونیہ والہ کے پاس رہتے ہین اور اسیطرح سردار اپنی اپنی
کے موافق نذر کرتے ہین ؛

جب بیکا نے جاٹون کی آزادی اور حقوق کی حفاظت کا حلفاً تعہد کرکے
حاصل کرلی دونون نے متفق ہوکے جوہیون پر حملہ کیا اس آبادان جما
مین کہ جنگل کے شمالی ملک مین ستلج تک پہیلی ہوئی تہی گیارہ سو دیہات تہے
اب صرف تین سو برس گذرنے پر اونکا نام و نشان بہی نرہا ہے غالبًا یہہ تو
وہی ہے جسکو بابر نے جنجوہہ لکہا ہے کہ اوسکے ہندوستان پر حملہ کرنے
کے اول دوآبہ کوہستان جنجوہ معروف جادو کاڈانگ مین جدون یعنی
جادوون کے شامل ہوئے تہے اس سے جوہیون کی جادونسل سے ہو
کی تصدیق ہوتی ہے اور اونکی اولاد یوتی یعنی جیٹ سی ہونے کی تر
ہوتی کہ کسیقدر حال اسکا یادوبہاٹہی کے حالات مین بدجیسلمیر لکہا گیا ہے
جوہیون کا سرگروہ شیر سنگہ بہور دیال مین رہتا تہا اوس نے اپنی جماعت

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

ہم کیا اور مدت تک راجپوتون اور گوداروں دونونکا مقابلہ کرتا رہا اور جبتک
انہون نے دغا کرکے اوسکو مار ڈالا اور بہورو پال پر قبضہ کرلیا جو ہون نے
ٹہوڑون کی اطاعت نہ کی اس فتح کے بعد بیکا نے مغرب کیطرف فوج کشی کرکے
بہاٹیون سے بہاگور فتح کی اسی ضلع مین جو اول بہاٹیون نے جاٹون سے
لینا تہا بیکا نے بمتی بیساکہہ بدی ۱۵ سمت ۱۵۴۵ مطابق ۱۴۸۹ء منڈور چہوڑنے
کے تیس برس بعد شہر بیکانیر آباد کیا تہا ؛

फांदल

جب بیکا اپنی ریاست مین مستقل ہوگیا اوسکا چچا کاندل جسکی ہمت و جوانمردی
سے یہہ ملک حاصل ہوا تہا دیگر ممالک فتح کرنے کیواسطے شمال کیطرف چلا گیا
اور اسیاگ و بینی وال و سارن جاٹون کو مغلوب کیا کہ اونکے ملک مین اسکی
اولاد جو کاندلوت راٹہوڑ کہلاتے ہین رہتی ہے اور اگرچہ یہہ لوگ بیکانیر کے
بہائی بیٹون مین متصور ہین مگر رئیس کے ساتہہ خودسری سے پیش آکے کہتے
ہین کہ ہماری جاگیرین بزور شمشیر حاصل ہوئین ہین تمہاری عطیہ نہین ہین
اور اوسکی براے نام اطاعت کرتے ہین اور جب کبہی راجہ بدر پیشی ضرورت
صرف طمع سے خراج طلب کرتا ہے صاف انکار کرجاتے ہین اور کہتے ہین کہ
اوسکو راجہ کس نے بنایا ہے ہمارا بزرگ کاندل نہوتا تو وہ کیونکر راجہ ہوجاتا
اوسکو ہمپر خراج لگانے کا کیا منصب ہے۔ بادشاہ کے صوبہ دار مقیم حصار
کاندل کو مارکے اوسکی فتوحات کا سلسلہ قطع کیا ؛

۱۵۵۱ مطابق ۱۴۹۵ء مین بیکا مرگیا اوسکے بہاٹی رئیس پوگل کی دختر سے
اختلاف ہوئے تہے اونمین سے نون کرن مسند نشین ہوا اور گرسی نے گرسی سر

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور ارسیسر آباد کیے گرسی کی بہت اولاد ہوئی کہ گرسوت بیکا کہلاتی ہے
کہ اونمین سے گرسی سر اور گریب دیسر کے سردار مقدم ہین اور ہر ایک کے
پاس چوبیس دیہات ہین ٭

نون کرن نے مغربی سرحد پر بہاٹیون سے چند مقامات فتح کیے اوسکے چار
پسر تہے اونمین سے سب سے بڑے نے اپنے باپ کی حیات مین علیحدہ
جاگیر مہاجن کا مع ایک سو چالیس دیہات کے لینا قبول کرکے دعوی نشینی
سے دست کشی کی کہ اس سبب سے اوسکا چھوٹا بہائی جیت سمت ۵۶۹ مین نشین
ہوا اور چھوٹے بہائیون کو دیگر جاگیرین ملین اوسکے تین اخلاف ۔
کلیان سنگہ ۔ شیوجی ۔ آیش پال ۔ ہوئے جیت سی نے گراسیہ خود اختیار
سردارون سے نارنوت کا ضلع لیکے اپنے بیٹے شیوجی کو جاگیر مین دے دیا
اور اوسی نے بیدا کی اولاد کو جو سب سے پیشتر اس ملک مین آکے آباد
ہوئے تہے اپنا مطیع کیا اور اونکے ذمہ علاوہ چند محاصل کے خراج قایم
کیا ٭

سمت ۱۶۰۳ مین کلیان سنگہ راجہ ہوا اور اوسکے تین اخلاف ۔ راے سنگہ ۔
رام سنگہ ۔ پرتہی سنگہ ہوئے اس زمانہ تک جاٹون کے اکثر قدیم حقوق
محفوظ رہے تہے مگر اب راجپوتون کی روز افزون آبادی سے اونکا جاری
رہنا غیر ممکن ہوگیا کہ اس سے اونکی حکومت مطلق جاتی رہی خود اختیاری
کے ساتہہ اونکی سپاہیانہ ہمت بہی جاتی رہی اور صرف کاشتکار رہگئے اور
اسی زمانہ مین بیکانیر سلطنت کے ماتحت ریاستون مین داخل ہوئے بعطا

جاٹون نے اپنی آزادی راجپوتون کو دیدی اوسیطرح راجپوت اپنی خود اختیاری
کہو کے شاہ دہلی کے مطیع ہوئے کلیان سنگہ کا انتقال ہوا تب رائے سنگہ
اوسکے بہمی کو لیکے بذات خود گنگا جی کو گیا تہا ۔

اس زمانہ مین اکبر اعظم شاہنشاہ ہند تہا دختران رئیس جیسلمیر دونون کو
منسوب ہونے سے اکبر اور رائے سنگہ باہم ہمرلف تہے اس رشتہ داری کے
سبب سے بہ تعارف راجہ مان والی آمیر دربار شاہی مین حاضر ہوا تو
رائے سنگہ کو چار ہزاری منصب وخطاب راجگی وحکومت حصار مرحمت ہوئے
اور جب مالدیو والی جودہ پور معتوب ہوکے ضلع ناگور سے بیدخل ہوا ضلع
مذکور بہی رائے سنگہ کو ملا اس تعظیم واختیار کے اضافہ سے صوبہ دار شاہی
ہوکے اپنے وطن کو آیا اور اپنے بہائی رام سنگہ کو بہیج کے بہٹنیر فتح کی ۔
جس ضلع کا بہٹنیر دار الحکومت ہے خاندان یادو کے جاٹون کے قبضہ مین
تہا مگر اونہون نے مذہب اسلام اختیار کرکے اپنا بہٹی نام رکہہ لیا تہا ۔
جوہیون نے درمیانی زمانہ مین سرکشی کرکے خود اختیاری حاصل کرنیکا ارادہ
کیا تہا اونکو بہی رای سنگہ نے بالکل مغلوب کیا قتل وآتش زنی سے راجپوتون
نے ملک کو ویران کردیا کہ اب تک ویران ہے اور اگرچہ شہرون کے مسمار مکانات
قدامت آبادی کی شہادت دیتے ہین اب جوہیون کا نام مٹ گیا ۔
جوہیون کے کہنڈرات مین سکندر رومی کا نام مشہور ہے کہتے ہین کہ زنگ محل
واقع قریب داندوسر کو کہ اسی ملک کے کسی رئیس کا دار الحکومت تہا شاہ مقدونیہ
نے برباد کیا تہا اگرچہ سکندر کی جنگ وجدل کا موقع پنجاب کے گوشہ ملحق سرزمین

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جوہیہ سے بہت قریب تہا مگر تاریخ مین اوسکے عبور دریاے گاڑہا کرنیکا کچہہ پتہ نہین ملتا ہے اور اوسی روایت سے یہہ بہی پایا جاتا ہے کہ یہہ ملک ہمیشہ سے ویران وخشک نہین ہے کیونکہ ایک پیر ضعیف ساکن داندوسر کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جب سے ہاکرہ ندی جو پنجاب سے آتی تہی اور اس ملک کے وسط مین ہوکے روڑی بہکر اور اوچ کے درمیان دریاے سندہ مین گرتی تہی خشک ہوئی ہے ملک ویران ہوگیا ہے ؛

لفظ ہاکرہ گگرو سانکرہ سے بہت قریب المخرج ہے اور یقین ہوتا ہے کہ جسکو ہاکرہ لکہا ہے گگر یا سانکرہ ندی تہی چنانچہ گگر ندی وہ ہے جو ہریانہ کی حدود پر جذب ہوجاتی ہے اور سانکرہ وہ ہے جو اگرچہ اب خشک ہے نادرشاہ کے وقت مین بطور خط سرحدی مستعمل ہوئی تہی دریاے سندہ سے متوازی مشرق کی طرف بہتی ہے اوسکو سرحد بناکے نادرشاہ نے کل سیراب ملک واقع کنارہ سندہ کو سلطنت ایران مین شامل کیا تہا اور تاریخ زمانہ کا پتہ بجز اسکے کہ ہمیر نامی سودار رئیس کا عہد تہا اور کچہہ نہین لگتا ہے ؛

اسطرح جوہیون کی قوت مقابلہ آرائی آیندہ زایل کرکے رام سنگہ پونیہ جاٹون پر جنہون نے سب سے پیچہے تک اپنی آزادی قایم رکہی حملہ آور ہوا اونہون نے شکست پائی اور راجپوت اونکے عمدہ ممالک پر قابض ہوگئے مگر پونیون کو فتح کرنے مین رام سنگہ اپنی جان کو کہو بیٹہا۔ اگرچہ رام سنگوت راٹہوڑون مین داخل ہین اور اونکا مقبوضہ ملک اولاد بیکا کی ریاست مین شامل متصور ہے مگر کاندلوتون کیطرح اون سے ریاست کو کچہہ تقویت نہین ہے اور اسیطرح

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

براے نام مطیع ہین - رام سنگھ تون کی جاگیر مین سید مکھہ اور سانکھو مین یونیون
کی شکست کے ساتھہ جنگل کے چھہ فرقہ جاٹون کی حکومت و خود اختیاری بالکل
فسخ ہوگئی اب وے صرف زراعت و چوپانی مین مصروف رہتے ہین اور کابل
راجپوت حاکمون کی خراج گذار رعایا ہین ؛

شاہنشاہ اکبر کے زمانہ کی کل لڑائیون مین راجہ راے سنگھ راٹھوڑون
کے بہادر گروہ کو لیکر گیا تہا احمد آباد کی مہم مین ایک حملہ سے مرزا محمد حسین حاکم
کو مار کے اوس نے بہت نیکنامی حاصل کی بادشاہ نے کہ ان شجاع لوگون
کی خوبیون سے بخوبی واقف تہا اپنے شہزادہ سلیم کی شادی دختر راے سنگھ
کے ساتھہ کر کے تعلقات فیما بین سلطنت و راٹھوڑون کو مستحکم تر کیا اور اس
شادی سے بدنصیب پرویز پیدا ہوا ؛

سنہ ۳۲ ۱۶ مطابق سنہ ۱۶۸۸ مین بجاے رام سنگھ کے کرن راجہ ہوا باپ کی حیات
مین بہی اوسکو دو ہزاری منصب اور دولت آباد کی حکومت ملگئی تہی دارا شکوہ
کے راست دعوی کا مددگار ہونے سے اورنگ زیب کے سپہ سالار نے اوسکے
مارنے کی تدبیر کی تہی مگر بوندی کے ہاڈا رئیس کے ذریعہ سے بروقت اطلاع
پاکے جانبر ہوگیا - آخر کار چار بیٹے پدم[1] سنگھ - کیسری[2] سنگھ - موہن[3] سنگھ
انوپ[4] سنگھ - چھوڑ کے بمقام بیکانیر مرا ؛

اس خاندان نے بہی جودہپور و کوٹہ و بوندی والون کیطرح بادشاہ کی
نوکری مین بہت فضولی سے اپنی جانین تلف کی ہین - دو بڑے بہائی تو
بیجاپور کے حملہ مین مارے گئے تہے اور تیسرے موہن سنگھ کے قتل کا حال تاریخ

فرشتہ مین اسطرح لکھا ہے ؛

کہ یہہ جنگلی نوجوان سردار ہوا سے مخالف سے بہی لڑنے کیواسطے مستعد رہتا تہا
شہزادہ کے سالے سے ہرن پر تکرار کرکے لڑ پڑا اور دیوان خاص مین مارا گیا اور اسکا
بہائی پدم سنگہ خبر پاتے ہی اپنے ہمراہیون کو لیکے برہنہ شمشیر دوڑا اوسکا
مخالف ستون کے پیچہے جا چہپا مگر پدم سنگہ نے اوسکو وہان بہی نہوڑا ایک
ہاتہہ مین اوسکا کام تمام کیا اور ستون کو بہی تراشدیا اور اپنے بہائی کی
نعش کو لیکے اپنے ڈیرہ پر آیا روسا رجے پور و جودہ پور و ہاڈوتی نے اُسکے
ایما سے بالاتفاق لشکر شاہی چہوڑکے اپنے اپنے وطن کو جانیکا ارادہ کیا
شہزادہ معظم نے اول تو امرا کو بہیجکر فہمایش کی مگر جب وے نمانے بلکہ کوچ
کرکے بیس کوس نکل گئے تب خود جاکے لایا کیسری سنگہ کی نسبت کہتے ہین کہ
اوس نے بہت شیر مارے تہے اور اسکے عوض بادشاہ نے اوسکو پچیس گانو
کی جاگیر دی تہی اور کسی دکہنی رئیس کی فوج مین ایک حبشی سردار تہا اوسکو
مارنے سے بہی اسکی بڑی ناموری ہوئی تہی ؛

سمت ۱۷۳۱ مطابق ۱۶۷۴ء مین انوپ سنگہ مسند نشین ہوا بجلدو ے خیرخواہی
کل خاندان کے اوسکو ادونی کا قلعہ اور جاگیر اور پنجہزاری منصب اور بیجاپور
و اورنگ آباد کی حکومت ملی تہی رئیس جودہ پور کے ساتہہ انوپ سنگہ بہی اپنے
ہمقومون کی جمعیت لیکے کابل کے افغانون کی سرکشی کا انسداد کرنے کیواسطے
گیا تہا اوسکے مرنے کی نسبت فرشتہ اور ہندو مورخ کے درمیان اختلاف
ہے فرشتہ نے لکہا ہے کہ وہ دکہن مین مرا تہا اور ہندو مورخ کہتا ہے کہ

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

شاہی فوج کے حاکم سے زمین فرودگاہ لشکر کی بابت نزاع کرکے بیکانیر کو آگیا
تہا اور وہان مرا اوسکے دو پسر سروپ سنگہ اور سُجان سنگہ ہوئے سروپ سنگہ
سمت ۱۷۶۵ مطابق سنہ ۱۷۰۹ مین مسند نشین ہوا مگر انوپ سنگہ کی فوج مین سے چلے
آنے پر بادشاہ نے ادونی ضبط کرلی تہی اوسکے واگذاشت کے اقدام مین سروپ سنگہ
مارا گیا ؛

اوسکے جانشین سُجان سنگہ نے کوئی کام نکیا ؛

سمت ۱۷۹۳ مطابق سنہ ۱۷۳۷ مین گج سنگہ مسند نشین ہوا اسکے اکتالیس برس کے
عہد مین بہاٹہیون اور بہاول پور کے خان سے سرحدی نزاع رہی بہاٹہیون
سے اوس نے راجاسر - کیلہ - رانیر - ستاسر - بنی پورہ - موتالائی اور چند
دیگر دیہات فتح کئے اور خان سے انوپ گڈہ کا قلعہ کہ جاتا رہا تہا واپس لیا -
بنظر انسداد حملہ آوری داؤد پوترون کے اوس نے انوپ گڈہ سے مغرب مین
چاہات کو پر کرکے ملک کو ویران کردیا ؛

راجہ گج سنگہ کی کثیر الاولادی مشہور ہے اگرچہ منکوحہ رانیون سے صرف چہہ پسر
تہے - چتر[1] سنگہ طفولیت مین مرگیا - راج[2] سنگہ کو صورت سنگہ کی مانے مار ڈالا
سُرتان[3] سنگہ - عجیب[4] سنگہ بڑے بہائی کی ہلاکت سے خایف ہوکے جے پور کو
بہاگ گئے - شیام[5] سنگہ کو جاگیر ملی - صورت[6] سنگہ راجہ ہوا ؛

سمت ۱۸۴۳ مطابق سنہ ۱۷۸۷ مین راج سنگہ اپنے باپ کی جگہہ مسند نشین ہوا مگر تیرہ روز
راج کرنے پایا صورت سنگہ کی مانے اوسے زہر دیکے مار ڈالا جس نفرت انگیز ذریعہ
سے مانے گدی دلوائی اوسی طرح صورت سنگہ نے بہی اپنے بہائی بہتیجون کو

ہلاکت یا جلا وطنی سے علیحدہ کرکے خاندان بیکاسے راج کا دعویدار کوئی نہ چھوڑا
مگر راج سنگھ کے دو اخلاف پرتاب سنگھ اور جے سنگھ تھے چنانچہ اوسکے مرنے
پر صورت سنگھ پرتاب سنگھ کو مسند نشین کرکے خود بطور کارپرداز منتظم ریاست
ہوا اور اٹھارہ مہینے تک عمدگی و فیاضی سے کام کرکے سردارون کو اپنی طرف
کرلیا آخر کار مہاجن و بہادران کے سردارون کو راز نہانی سے آگاہ کرکے
اونکی جاگیر و نمین اضافہ کیا وفادار نجتاور سنگھ نے کہ چار پشت سے دیوان تھا
اوسکی پُر شر تدبیرون سے مطلع ہوکے انسداد کرنا چاہا وقت مناسب گذر جانے
سے خود قید ہوگیا۔ سبطرح تیاری کرکے منتظم نے ہر مخالف شخص پر غالب آنے
کیواسطے ٹینڈے وغیرہ اطراف مخالف سے فوج بھرتی کی بچہ راجہ کو مخفی رکھا اور
آخر کار اپنے نام سے سردارون کو دارالریاست مین جمع ہونے کے احکام
جاری کئے دو نکحرام سرداران مندرجہ صدر کے سوائے سب نے انکار کیا مگر
بجاے اسکے کہ متفق ہوکے مقابلہ کرتے اپنے اپنے قلعون مین خاموش بیٹھے
رہے صورت سنگھ فوج جمع کرکے نوہر کو گیا اور سردار بوکر کو ملاقات کیواسطے
طلب کرکے نوہر کے قلعہ مین قید کردیا وہان سے جاکے اجیت پور کو لوٹ لیا
اور سانکو پر حملہ کیا۔ درجن سنگھ نے بہادری سے مقابلہ کیا مگر انجام تنگ آکے
خودکشی سے مرگیا اوسکے وارث کو قید کرلیا اور جاگیر سانکو سے بارہ ہزار روپیہ
جرمانہ لیا اوسکے بعد چورو پر حملہ ہوا وہان چھ مہینے لڑائی رہی مگر لوکر کو کے مقید
سردار نے اپنی رہائی کی عوض دغا کرکے صورت سنگھ کو چورو پر قابض کردیا
اور اوس نے شہر کو نہ لوٹنے کے عوض قریب دو لاکھ روپیہ نذرانہ لیا۔

...ul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسطرح کشت و خون اور لوٹ کر کے صورت سنگہ بیکانیر کو آیا کہ اپنے بھتیجے کو مار
کے مسند نشین ہو مگر اوسکی بہن کی ہوشیاری و نیک نیتی سے کہ وہ اوس کی
حفاظت سے کسی دم غافل نہ تہی اوسکی تدبیر مین خلل واقع ہوا اوسکو کسیطرح
اپنے شامل نکر سکا اور علانیہ بزور قتل کرنے کی ہمت نہ پڑی تب اوس نے زور
کے محتاج راجہ کو اپنی بہن سے شادی کرنے کے واسطے بُلایا - ہر چند اوسکی ہمشیرہ
نے عذر کیا کہ اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میواڑ کے رانا اور سی کے
ساتھہ نسبت ہو چکی تہی مگر اوس نے کوئی عذر پذیر انکیا اور تین لاکھہ روپیہ کا
جہیز دیکے بقیہ خاندان راجہ نل کے ساتھہ زبردستی شادی کردی اوس کو
بخوبی معلوم تہا کہ بہائی مجھکو بیکانیر سے نکالا چاہتا ہے بلکہ علانیہ اوسکی بدباطنی
کو ظاہر کر دیا مگر اوس نے صاف انکار کر کے بچہ کی حفظ جان و عافیت کا خود
کفیل ہونے کی قسم کہائی - مگر اس عورت کا جانا راجہ کی قضا تہی چند روز
بعد وہ مقتول پایا کہتے ہین کہ سردار مہاجن کا اپنے آقا کے قتل مین احسان
اوٹہانا ضرور نہ سمجہہ کے اوسکو منتظم نے اپنے ہاتہہ سے ہلاک کیا ؛

اسطرح راج سنگہ کے مرنے سے ایک سال کے اندر اوسکے بیٹے کا قاتل قابض
ریاست ہوگیا ؛

سمت ۱۸۵۸ مطابق سنہ ۱۸۰۱ مین سرتان سنگہ و عجیب سنگہ برادران قاتل نے
کہ جے پور مین پناہ پذیر ہوئے تہے بہٹنیر مین آکے ناراض سرداران اور
بہاٹیون کے اتفاق سے ظالم کو ریاست سے بیدخل کرنا چاہا مگر بعض سردار
اوسکے تشدد کے خوف سے باز رہے اور بعض کو اوس نے رشوت دیکے

علیحدہ کردیا اور خود بلا تامل اونکے مقابلہ کیواسطے آیا بیگور مین سخت محاربہ ہوا کہ اوسمین صرف بہاٹھی تین ہزار مارے گئے اس فتح کے ساتھ صورت سنگھ ریاست مین مستقل ہوگیا اور میدان جنگ پر اوس نے فتح گڑھ نامی قلعہ تعمیر کرایا ؛

اس فتح سے حوصلہ پاکے صورت سنگھ نے اپنا رعب جمانا شروع کیا اپنے سرکش ہم وطن بیداوتون پر حملہ کرکے اونسے پچاس ہزار روپیہ وصول کیا چورو والون نے سرتان سنگھ و عجیب سنگھ کو مدد دینے کا اقرار کیا تہا اسواسطے اوس شہر کا پہر محاصرہ کیا اور اسیطرح چند دیگر مقامات کو مغلوب کیا صرف ایک چہا . نی قریب بہادران کے قلعہ سے ایسا مقابلہ ہوا کہ وہان کچہہ پیش نہ گئی چہہ مہینے تک سرمار کر انجام مین بیکانیر کو واپس آیا ؛

تہوڑے دنون بعد اوس نے داؤد پوترون کی سرکوبی کا موقع غنیمت سمجہہ کے باتفاق اپنے کل ہمقومون کے اونپر فوج کشی کی اور اس غرض سے کہ عوام کی ناراضگی مجہہ سے رفع ہوجاوے ریاست کے زبردست اور فتنہ انگیز دشمنون سے لڑنے لگا اور حیلہ یہہ ہوا کہ تیارروہ کے خیرانی سردار نے اپنے آقا رہبہاول خان کے مقابلہ مین اس سے اعانت چاہی تہی چونکہ اس قسم کی نزاع سرحدی امن وامان کے زمانہ مین بہی رفع نہین ہوتی ہین اسواسطے اس جنگلی ریاست کے بہائی بیٹون کی فوج کے اجتماع اور اونکے طریقہ جنگ وجدل کی کیفیت اس مقام پر لکہنی لازم آئی قلعہ معزگڑہ کو راٹہوڑون نے بہ تحت رئیسی بیکانیر

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک شبخون مین فتح کرلیا مگر یہہ فتح کسی راٹھوڑ کے نام سے ہوئی تہی بلکہ ہندو سنگھ نامی بہاٹہی سردار ملازم بیکانیر نے فصیل قلعہ پر چڑہ کے محمد مار و پسخیرانی قلعہ دار اور سپاہ قلعہ کو قتل کیا اور قلعہ دار کی عورت کو گرفتار کرکے بیکانیر لے آیا کہ پانچہزار روپیہ نقد اور چار سو اونٹ لیکے رہا کی ؛

جس باغی نے اس موقع پر بیکانیر مین آکے پناہ لی تہی اوسی قوم یعنی خیرانی سے خدابخش نامی سردار تیارہ وہ داؤد پوترہ کا جاگیردار تہا مع کل ہمراہیان تین سو سوار اور پانسو پیادون کے وہ صورت سنگہ کی ظل حمایت مین آیا اوس نے بیس گانو اور سو روپیہ یومیہ اوسکی معاش کیواسطے مقرر کردئے خیرانی بہاول خان کے نہایت زبردست سردارون مین سے تہے اور بھٹی تیارہ کے عوض مین ریاست کا بہت نقصان کرسکتے تہے چنانچہ اس سردار نے راجہ بیکانیر سے اقرار کیا کہ مین تمکو دریاے سندہ تک کا ملک فتح کرادونگا۔ اس طمع مین آکے کہیر جمع ہونیکا حکم دیا اور ہر طرف سے بیکا کی اولاد جمع ہوئی ؛

تفصیل فوج مجتمع

قسم فوج	نام	سوار	پیادہ	توپ
جاگیردار	اہی سنگہ سردار بوکرکو.....	۳۰۰	۲۰۰۰	۰
"	راؤرام سنگہ سردار پوگل..	۱۰۰	۴۰۰	۰
"	ہاتہی سنگہ سردار رانیر....	۸	۱۵۰	۰

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

قسم فوج	نام	سوار	پیادہ	توپ
جاگیردار	کرن سنگھ سردار ستاسر...	۹	۱۵۰	۰
〃	انوپ سنگھ سردار جسارہ...	۴۰	۲۵۰	۰
〃	کہیت سنگھ سردار جیمن سر	۶۰	۳۵۰	۰
〃	بہنی سنگھ سردار جانگلو...	۹	۲۵۰	۰
〃	بہوم سنگھ سردار بیٹھنوک...	۲	۶۱	۰
	میزان	۵۲۸	۳۶۱۱	
ملازمان راجہ بیکانیر	توپخانہ موجی پریہار....	۰	۰	۲۱
	خاص پایگاہ	۲۰۰	۰	
	لشکر گنگا سنگھ.....	۲۰۰	۱۵۰۰	۴
	لشکر درجن سنگھ.....	۶۰	۶۰۰	۴
فوج تائیدی	انوکہا سنگھ سکھ.....	۳۰۰	۰	۰
	لاوڑی سنگھ سکھ	۲۵۰	۰	۰
	بدہ سنگھ سکھ	۲۵۰	۰	۰
	سلطان خان پٹھان احمد خان پٹھان	۴۰۰	۰	۰
	میزان کل	۲۱۸۸	۵۷۱۱	۲۹

CC-0. Kapoor Collection. Haldwani. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan

جیرہ ہمتہ خلف دیوان کو اس فوج کی سپہ سالاری عطا ہوئی اوس نے
ہتی ۱۳ ماگھہ سمت ۱۸۵۶ کوچ کیا اور براستہ کناسر و راجاسر و کیلہ و رانیر و
انوپ گڈہ جاکے سرحد پر مقام کیا وہان سے چند ہفتون کے محاصرہ مین
سیوگڈہ و معزگڈہ و پہولرہ کو فتح کیا اور پہولرہ سے سوا لاکھہ روپیہ نقد
اور کچھہ مال اور توپین لین پھر خیر پورہ کو کہ دریاے سندہ وہان سے
تین میل پر ہی گئے اور باتفاق دیگر باغی سرداران براہ راست بہاول پور پر
جاکے بہ ارادہ حملہ آوری تھوڑی دور دیرہ کر دیا اس توقف سے فرصت
پاکے خان نے اپنے زبردست سردارون کو راجپوتون سے علیحدہ کر لیا اور
بیکانیر کا دیوان مال مغروتہ کو غنیمت سمجھہ کے واپس چلا گیا صورت سنگھ اوس
سے بہت ناراض ہوا کہ لڑنے کے بغیر کیون آگیا ٭

جنگ بیگور سے دو برس بعد بہاٹھیون کی ذلت ہوئی تھی اوسکے عوض مین
انہون نے بیکانیر پر حملہ کیا مگر شکست کھاکے واپس آئے اور سمت ۱۸۶۱ مطابق
سنہ ۱۸۰۴ تک جب صورت سنگھ نے بہاٹھیون کے خانون پر بمقام بھٹنیر حملہ
کیا نزاع و فساد برابر جاری رہا چھہ مہینے تک بھٹنیر کا محاصرہ رہا اسنجام
فتح ہوئی اور ضابطہ خان کو مع فوج و مال و اسباب کے رافیہ کو جانے کی
اجازت ہوئی اوسوقت سے بھٹنیر بیکانیر کے علاقہ مین ہے ٭

صورت سنگھ نے مہونکل سنگھ دعویدار مسند جودہ پور کی حمایت کر کے
بیس لاکھہ روپیہ کہ اس جنگلی ریاست کی پانچ سال کی آمدنی تھی خرچ
کیا اور جودہ پور سے عداوت کر کے اپنی ذلت و زیر باری کی اپنی کل

فوج کو لیکے بذات خود جودہ پور پر چڑہ گیا اور محاصرہ مین شریک ہوا کہ کل فوج
محاصرہ بڑی خرابی و تباہی سے شکست کہا کے اپنے اپنے وطن کو واپس گئی
اس غم سے صورت سنگہ بیمار و قریب المرگ ہو گیا بلکہ اوسکی تجہیز و تکفین کی
تیاری بہی ہو گئی تہی مگر نحوست زمانہ اور رعایا کی بدنصیبی سے بچ گیا۔
رفع زیر باری کیواسطے جو ظلم کیا حد و پایان سے باہر ہے اور اس خیال سے
کہ برہمنون کو دان پن کر کے گذشتہ گناہون سے نجات پاؤنگا جو روپیہ
ظلم و تعدی سے حاصل کیا تہا حریص و مکار برہمنون کو تقسیم کرنے لگا جسقدر
اوسکو طمع و خوف تہا اوسیقدر وہ بیرحم بہی تہا۔ باوجود متواتر خیر خواہی
و حسن خدمات کے اوس نے سردار بوکر کو کو ہلاک کیا ناہر سنگہ والی سیدکہہ
و گیان سنگہ و گمان سنگہ والیان گنڈیلی کہ ریاست کے اول سردارون
مین تہے اوسیطرح مارے گئے چورو کا تیسری دفعہ محاصرہ ہوا کہ وہان کا سردار
پنجۂ بلا مین گرفتار ہوا اور شہر پر ظالم کا قبضہ ہو گیا ؛
اس ظلم و تعدی و روز افزون توہمات مذہبی و غفلت انصرام کار ریاست
سے ملک کی آبادی و دولت سال بسال کم ہوتی گئین گویا یہہ مصیبتین کافی نہ
تہین اسواسطے ہر سال قحط ہوتا رہا۔ شمالی سردارون کی عدول حکمی
اور بہاٹہی غارتگرون کی متواتر وارداتون سے کہ مویشی بلکہ زراعت کو
لوٹ لیجاتے ہین جاٹ کاشتکار کو بجز اسکے کہ بہوکا مرے یا جلا وطن ہو جاوے
چارہ نرہا اکثر نے ہانسی و ہریانہ کے انگریزی اضلاع مین پناہ لی کہ وہان
اونکی بخوبی پرورش ہوئی جب سے سرکار انگریزی نے سرسہ اور بہٹی بہادر خان

Kul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی جاگیر پر قبضہ کرلیا غارتگرون کے اوس علاقہ مین دسترس نہ رہنے سے شمالی
اضلاع بیکانیر پر دوچند آفت آئی بعض اضلاع مین ان واردا تون کے انتظام
کیواسطے جاٹ متفق ہوجاتے ہین ہرایک نگاہ مین خام بُرجہ تعمیر ہوگیا کہ اوس پر
محافظ بیٹہا رہے اور غارتگرونکو آتا دیکہہ کے نقارہ بجادے کہ ہرایک گانو مین
خبر ہوکے کل باشندگان گردنواح مسلح ہوکے مقابلہ کیواسطے آجاوین اور
اپنے مال کو بچاوین بدنصیب جاٹ ڈہال وسانگ باندہ کر زمین کاشت کرتا
ہے اس سے ظاہر ہے کہ عنقریب یہہ کل ملک اضلاع مقبوضہ جوہیون کی طرح
ویران ہوجاوے گا ؛

ایک ظالم راجپوت نے تین سو تیئیس برس کے بعد جاٹون کی سرزمین مین کہ کسی
زمانہ مین بہت آباد ان تہی یہہ انقلاب پیدا کردیا ہے ورنہ بیکا سے صورت سنگہ
تک گیارہ پشت اور تیرہ عہد گذرے تہے کہ بحساب اوسط ہرایک نے فی پشت
بیس سال اور فی عہد پچیس سال راج کیا اور اس سے اولاد بیکا کی نیک چلنی
بخوبی عیان ہے ؛

بیداوائی

بیداوائی بسکون بیداوتان کی کہ ریاست بیکانیر کا ایک جزو ہے یہہ کیفیت
ہے کہ بیکا کا بہائی بیدا منڈور سے راجپوتون کا گروہ لیکے ملک کی تلاش مین
نکلا تہا اول وہ گودوار مقبوضہ رانا صاحب میواڑ مین گیا تہا مگر وہان اوسکا
کچہہ مقابلہ نہوا کہ مجبور چلا آیا اور شمال مین آکے موہل رئیس کے پاس نوکر ہوگیا

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اس قدیم قوم کو بعض یادو کی شاخ بتاتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ علیحدہ چہتیس
راج کلون مین سے ہے مگر اوسکی قدامت پر متفق ہین موہلون کا سردار بلقب
ٹہاکر بمقام چہاپر ایک سو چالیس دیہات کا حاکم تہا بیدا نے بجاے حملہ آوری
کے حکمت عملی سے کام کرنا مناسب سمجہا چونکہ حسب قول راجپوتون کے زمین حاصل
کرنے کی کوشش مین کامیابی خود راستہ نکال لیتی ہے اوس نے بہی وہی
تدبیر کی جو شبہہ پیدا کرنے کے بغیر اکثر حصول مدعا مین کارآمد ہوئی ہے بیدا
موہل سردار اور رئیس مارواڑ کے درمیان رشتہ داری کا متوسط ہوا
رشتہ دار اور دولہن کا محافظ ہونے کی وجہہ سے وہ برات کے ساتہہ مع
جمعیت غیر معلوم موہلون کے قلعہ مین چلا گیا وہان سب سردار رسمیات شادی
کیواسطے جمع تہے مگر بالعوض دولہن اور اوسکی عورت خدمتگارون کے میانون
مین سے یکایک برہنہ شمشیر جودہا نکلی اور بہترین موہلون کو قتل کر ڈالا جب
تک اونکی فتح کی خبر جودہ پور مین پہونچ کے وہان سے مدد آئے اندرونی
قلعہ پر قابض رہی - اس اعانت کے عوض بیدانی اپنے باپ کو لاڈنو اور
بارہ دیہات کہ اب جودہ پور مین شامل ہین دئے تیج سنگہ ولد بیدانی دارالحکومت
جدید بنا کے اوسکا بیدا سر نام رکہا بیدا وتون کی جماعت ریاست بیکانیر مین
سب سے زبردست ہے اور رئیس اونکی براے نام اطاعت پر قناعت کر کے
اپنے مطالبہ کو کہ دیگر اطراف مین غیر معین ہے محدود رکہتا ہے قدیم دارالریاست
جہاپر کے گرد موہلون کی مختصر زمین ہموار میدان ہے کہ برسات مین اوسپر
پانی بہر جاتا ہے اور گیہون تک بافراط پیدا ہوتے ہین یہہ ضلع پچیس میل طول

लाडन

छापर

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین اور چہہ میل عرض مین ہے یہہ تو نہین کہہ سکتے کہ کل بیداواٹی جسمین ایک
سو چالیس گانو ہین اور چالیس پچاس ہزار کی آبادی ہے اور اوسمین
سے ایک ثلث راٹہوڑ بیدا کی اولاد مین ہین کل اسی قطعہ کے اندر واقع ہے
بارہ جاگیرون پر منقسم ہے اونمین سے چہہ مقدم ہین اور قابضان قدیم یعنی
موہلون کے علاقہ مین پچیس گہرون سے زیادہ نہین ہین اور باقیماندہ زراعت
پیشہ جاٹ اور تجارت پیشہ اقوام ہین ؛

اگر ہم بیداوتون کو پیشہ ور غارتگر کہین تو بیجا نہین ہے ہر ایک شخص پر دست درازی
کرنے کو مستعد ہین سزا کا بالکل خوف نہین رکہتے سابقاً لاڈخانیون سے کہ
اونہین کیطرح غارتگر ہین اتفاق کرکے علاقہ جے پور کے زیادہ آبادان ملک مین
وارداتین کرتے تہے مگر یہہ عادت جنگل کے کل باشندونکی ہے جو چیزین اُنکو
خدا نے نہین دی ہین وے اورون سے جو بہرہ مند ہین چہین کر لیجاتے
ہین مگر یہہ حال بجاے اسکے کہ ملک کی خشکی کے سبب سے ہو زیادہ تر بدانتظامی
کے سبب سے رہتا ہے اور جنکا باعتبار لفظ راجہ پوتر یعنی راجپوت جان و مال
کی حفاظت کرنے کا کام ہے وہ رہزنی و غارتگری و خونریزی کو اپنا فخر بلکہ
اپنے ذمہ فرض سمجہتے ہین ؛

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فہرست مہاراجگان بیکانیر

نمبر	نام	سمت ولادت	سمت مسند نشینی	سمت وفات
۱	راؤ بیکاجی	۱۴۴۵	۱۵۴۵	۱۵۶۱
۲	ناراجی	۱۵۲۶	۱۵۶۱	۱۵۶۱
۳	نون کرن جی	۱۵۲۷	۱۵۶۱	۱۵۸۳
۴	جیت سی جی	۱۵۴۶	۱۵۸۳	۱۵۹۸
۵	کلیان مل جی	۱۵۷۵	۱۶۰۲	۱۶۲۸
۶	راجہ رای سنگہ جی	۱۵۹۸	۱۶۲۸	۱۶۶۸
۷	دلپت سنگہ جی	۱۶۲۱	۱۶۶۸	۱۶۷۰
۸	سورسنگہ جی	۱۶۵۱	۱۶۷۰	۱۶۸۸
۹	کرن سنگہ جی	۱۶۷۳	۱۶۸۸	۱۷۲۶
۱۰	انوپ سنگہ جی	۱۶۹۵	۱۷۲۴	۱۷۵۵

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام	سمت ولادت	سمت مسند نشینی	سمت وفات
۱۱	سروپ سنگھ جی	۱۷۴۶	۱۷۵۵	۱۷۵۷
۱۲	سجان سنگھ جی	۱۷۴۷	۱۷۵۷	۱۷۹۲
۱۳	زوراور سنگھ جی	۱۷۶۹	۱۷۹۲	۱۸۰۲
۱۴	گج سنگھ جی	۱۷۸۰	۱۸۰۲	۱۸۴۴
۱۵	راج سنگھ جی	۱۸۰۱	۱۸۴۴	۱۸۴۴
۱۶	پرتاب سنگھ جی	۰	۱۸۴۴	۱۸۴۴
۱۷	صورت سنگھ جی	۱۸۲۲	۱۸۴۴	۱۸۸۵
۱۸	رتن سنگھ جی	۱۸۴۷	۱۸۸۵	۱۹۰۸
۱۹	مہاراجہ سردار سنگھ جی صاحب	۱۸۷۵	۱۹۰۸	۱۹۲۶
۲۰	مہاراجہ ڈونگر سنگھ جی صاحب	۱۹۱۱	۱۹۲۹	۰

کرسی نامہ مہاراجہ صاحبان بیکانیر

نام مورث	نام اولا
بیرم جی.....	چادو جی.....
چادو جی.....	رنمل[1] جی راڈھی[2] جی بارہ دیگر اخلاف جملہ چودہ
رنمل جی.....	آکھو[1] جی چمپو[2] جی جودھا[3] جی ناتھو[4] جی جسکے ناتھوت ہین پاٹا[5] جی جنکے پاٹاوت ہین مندن[6] جی جنکے مندلاوت کاندہل[7] جی جنکے کاندہلوت روپا[8] جی جنکے روپاوت مانڈل[9] جی جنکے منڈناوت پندرہ دیگر جملہ چوبیس اخلاف
جودھا جی.....	سانتل[1] جی راؤ بیکا[2] جی بہایل[3] جوگراج[4] بیڈا[5] جی جنکے بیداوت کرما[6] جی سوجا[7] جی دس دیگر جملہ سترہ اخلاف.....
راؤ بیکا جی.....	راؤ نارو[1] جی راؤ لون کرن[2] جی گرسی[3] جی جنکے گرسیوت امرا[4] جی جنکے امراوت بیسا[5] جی جنکے بیساوت دیبی[6] سنگھ کالن[7] جی راج[8] سنگھ جنکے راج سنگھوت سیکراج[9] بیجراج[10].....
راؤ لون کرن جی....	پرتاپ[1] سنگھ رتن[2] سنگھ جنکے رتن سنگھوت مہاجن مین راؤ جیت[3] سنگھ تیج[4] سنگھ عرف تیج سی جنکے تیجسیوت بیر[5] سی جی نارن مین نارنوت نیت[6] سی جی جنکے

CC-0. Kaiser Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام مورث	نام اولاد
	نیت سیوت سورجمل جنکے سورجملوت کشن جی جنکے کشناوت رامسی جنکے رامسیوت کرمسی جنکے کرمسیوت روپ سی جنکے روپسیوت کوشل سی جنکے کوشلسیوت نیم کرن جنکے نیماوت .....
راؤ جیت سنگہ	راؤ کلیان مل تونکر سی جنکے باگہہ مین باگہاوت
	سیرنگ جی جنکے سیرنگوت بہوجراج جنکے بہوجراجوت مالدیو جنکے مالدیوت کانجی جنکے کاناوت پہول مل جنکے پہولہلوت سرجن جنکے سرجنوت بہیم راج جنکے بہراجوت مان سنگہ جنکے مان سنگوت اچل جنکے اچلاوت کرم چند جنکے کرم چندوت تیلوسی جنکے تیلوسیوت سندہ جنکے سندہاوت .....
راؤ کلیان مل جی	راجہ رائے سنگہ امر سنگہ جنکے امرسنگوت ہردی سرمین ڈونگر سی ڈونگروت بہین جنکے بہینیاوت سلطان جنکے سلطانوت پرتہی راج جنکے پرتہی راجوت دیدیو مین رام سنگہ جنکے راماوت کیکا سرمین بہانکر سی بہانکروت راگہو داس جنکے راگہو داسوت گوپال داسو جنکے گوپال داسوت سارنگ جنکے سارنگوت

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام مورث	نام اولاد
راجہ رائے سنگھ	راجہ[۱] دلیت سنگھ راجہ[۲] سورسنگھ بھوپت[۳] سنگھ کشن سنگھ جنکے کشن سنگوت .....
راجہ سورسنگھ	راجہ[۱] کرن سنگھ چترسال[۲] ارجن[۳] سنگھ .....
راجہ کرن سنگھ	راجہ[۱] انوپ سنگھ کیسری[۲] سنگھ پدم[۳] سنگھ موہن[۴] سنگھ عجب[۵] سنگھ دیبی[۶] سنگھ امر[۷] سنگھ مدن[۸] سنگھ بنمالی[۹] داس کنیزک زاد .....
راجہ انوپ سنگھ	راجہ[۱] سروپ سنگھ راجہ[۲] سجان سنگھ سودر[۳] سنگھ لاولد انند[۴] سنگھ جسکے گج سنگھ وامر سنگھ وتارا سنگھ وگودر سنگھ چار پسر ہوئے .....
راجہ سروپ سنگھ	لاولد .....
راجہ سجان سنگھ	زورا[۱] ور سنگھ اہبی[۲] سنگھ .....
راجہ زوراور سنگھ ...	لاولد .....
راجہ گج سنگھ خلف انند سنگھ	راجہ[۱] راج سنگھ سلطان[۲] سنگھ چتر[۳] سنگھ راجہ صورت[۴] سنگھ شیام[۵] سنگھ عجب[۶] سنگھ جسکا پرتاب سنگھ ہوا محکم[۷] سنگھ رام[۸] سنگھ گمان[۹] سنگھ سبل[۱۰] سنگھ دیبی[۱۱] سنگھ خوشحال[۱۲] سنگھ اجیت[۱۳] سنگھ جگت[۱۴] سنگھ کہمان[۱۵] سنگھ موہن[۱۶] سنگھ بہوپال[۱۷] سنگھ اودے[۱۸] سنگھ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام مورث	نام اولاد
	آٹھہ کنیزک زاد جملہ ۲۶ پسر ہوئے ۔ .....
راجہ راج سنگھ	راجہ پرتاب سنگھ ۲ جے سنگھ .....
راجہ صورت سنگھ ...	مہاراجہ رتن سنگھ ۱ موتی سنگھ ۲ لکھمن سنگھ ۳ عالم جسکا کنیت سنگھ ہوا ۴ بہار تہہ سنگھ ۵ کہمان سنگھ ۶ ٹیکم سنگھ ۷ تلوک سنگھ .....
مہاراجہ رتن سنگھ ...	مہاراجہ سردار سنگھ ۱ شیر سنگھ ۲ لاولد ۳ کہمان سنگھ کنیزک زاد جسکے راوت سنگھ و گلاب سنگھ و کمند سنگھ تین پسر ہین .....
مہاراجہ سردار سنگھ ۔	میگہہ سنگھ عرف لال سنگھ کنیزک زاد .....
	مہاراجہ ڈونگر سنگھ خلف لال سنگھ ولد سکت سنگھ بن دلال سنگھ ولد چتر سنگھ پسر سوم راجہ گج سنگھ ۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اولاد سلطان سنگہ خلف دوم راجہ گج سنگہ

اول گمان سنگہ — دوم اکہے سنگہ

نپالی سنگہ خلف گمان سنگہ

بہیر سنگہ — بلونت سنگہ — جے سنگہ

بہیر سنگہ جسکا دلیپ سنگہ ہوا

اولاد دلال سنگہ ولد چتر سنگہ خلف سوم راجہ گج سنگہ

سکت سنگہ — مدن سنگہ — کہڑک سنگہ — کہان سنگہ

ڈونگر سنگہ — کہیت سنگہ — مکند سنگہ و تخت سنگہ — نتھو سنگہ

خلف لال سنگہ جو

مسند نشین راج بیکانیر

ہوئے ۔

اولاد دیپی سنگہ خلف یازدہم راجہ گج سنگہ بموجب نقشہ معطوفہ رپورٹ ۱۸۷۴ء

پرتھی سنگہ — سالم سنگہ — رنجیت سنگہ — اجیت سنگہ

شیودان سنگہ — ایسری سنگہ — رگھناتھ سنگہ و باگھ سنگہ

اولاد بہیم سنگہ ولد مول سنگہ پسر خوشحال سنگہ خلف دوازدہم راجہ گج سنگہ بموجب نقشہ معطوفہ رپورٹ ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء

پرتھی سنگہ — سالم سنگہ — رنجیت سنگہ — اجیت سنگہ

شیودان سنگہ — ایسری سنگہ — رگھناتھ سنگہ و باگھ سنگہ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ جات معطوفہ رپورٹہاے ۱۸۷۱ء و ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین اختلاف ہوا ہے اس واسطے راجہ گج سنگھ کی اولاد کی تفصیل دونون طرح لکھدی نہ معلوم کون سے صحیح ہے ٭

تاریخ زمانہ حال

سنہ ۱۸۰۸ء مین بیکانیر کی ریاست پر جودھپور وغیرہ چند ریاستون کی فوج نے حملہ کیا تب مہاراجہ صورت سنگھ صاحب نے کہ ۱۸۰۱ء مین مسند نشین ہوئے تھے ظل حفاظت سرکار انگریزی مین آنے کی درخواست کی تھی مگر اوس زمانہ مین سرکار انگریزی کا منشا یہہ تھا کہ دریاے جمن سے جنوب و مغرب کی ریاستون سے کچھہ تعلق نہ کیا جاوے بلکہ جن ریاستون سے عہدنامجات منضبط ہوئے وہ بھی فسخ ہوگئے اسواسطے مہاراجہ صاحب کی درخواست خلاف مصلحت وقت متصور ہوکے نامنظور ہوئی ٭

سنہ ۱۸۱۷ء مین بدرپیشی جنگ پنڈارہ بمقتضاے مصلحت عام کل ریاستون سے اتفاق ہوا تو اوسمین بیکانیر کو بھی شریک کیا گیا اور بموجب عہدنامہ مندرجہ نقشہ نمبر دوم باب اول وقایع راجپوتانہ کے مہاراجہ صاحب نے سرکار انگریزی کی اطاعت و مدد کرنا قبول کیا اور سرکار انگریزی نے اون کے سرکش توابعین کو مطیع کرنا اور ریاست کو اپنی حفاظت مین رکھنا منظور کیا چونکہ ریاست بیکانیر سے مرہٹون کو کچھہ خراج نہین دیا جاتا تہا سرکار انگریزی نے بھی کچھہ خراج مقرر نکیا ٭

سنہ ۱۸۲۸ء مین مہاراجہ صورت سنگھ صاحب کا انتقال ہوا اور اونکے خلف

مہاراجہ رتن سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے اس زمانہ مین سخت بدنظمی
وفساد مین ریاست مبتلا تہی سردار علانیہ باغی ہو رہے تہے ملک کو غارتگر
لوٹتے تہے زمیندار مسلح ہوکے کاشتکار اراضی کرتے تہے سنہ ۱۸۲۹ مین مہاراجہ
رتن سنگہ صاحب نے اول ہی یہہ کام کیا کہ بطور انتقام اوس نقصان کے
جو اونکی رعایا کو جیسلمیر کی رعایا یا ملازمون کے ہاتہہ سے پہونچا تہا جیسلمیر
پر حملہ آور ہوئے اور شہر جیسلمیر کے دروازہ تک پہونچ گئے جیسلمیر سے بہی مقابلہ
کیواسطے فوج تیار ہوئی فریقین نے قرب وجوار کی ریاستون سے مدد کی
درخواست کی جے پور وجودہ پور مین سرحدون پر فوج تیار ہوئی راجپوتانہ
مین فساد کی شکل پیدا ہوگئی چونکہ مہاراجہ صاحب بیکانیر کی یہہ حرکت
خلاف منشا عہدنامہ تہی سرکار انگریزی نے مداخلت کرکے مہاراجہ صاحب والی
اودے پور کے ذریعہ سے رفع نزاع کرایا اور فریقین کو ہر ایک کے نقصان
کا تاوان دلوایا ؛

مگر ریاست کے اندرونی حالات مین بہتری نہ ہوئی سردارون سے رئیس
کی بدستور نااتفاقی رہی ریاست مین طاقت نہ تہی کہ اونکو سزا دیسکے انتظام
سے سنہ ۱۸۳۰ مین مہاراجہ صاحب نے صاحب رزیڈنٹ دہلی سے استدعا
اعانت کی صاحب موصوف نے عہدنامہ سنہ ۱۸۱۷ مندرجہ باب اول کی سانویں
اور چہٹی قلمون کے مضمون سے دہوکہ کہا کے سزا دہی سرداران کیواسطے
فوج بہیجنے کی تیاری کی گورنمنٹ نے مطلع ہوکے صاحب رزیڈنٹ کو ہدایت
کی کہ ہندوستانی رئیسون کو ریاست کا اندرونی فساد فرو کرنے کیواسطے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بجز اجازت خاص گورنمنٹ سرکاری فوج ہرگز نہین دینی چاہیے اور یہہ
فساد ایسا نہین ہے جسمین سرکار کیطرف سے مداخلت لازم آتی ہو۔ عہدنامہ
مین وقت انضباط تعہد کا فساد رفع کرانے کی شرط تہی کہ اوسوقت کرایا
گیا اوس شرط کے بموجب رئیس بیکانیر کو یہہ منصب حاصل نہین ہے کہ ہمیشہ
اپنے مفسد و سرکش توابعین کے مقابلہ مین سرکار سے فوج ملنے کی درخواست
کرسکین کہ اس حکم سے فوج کشی موقوف ہوئی ؛

ہرسان حال بیکانیر و جیسلمیر کے درمیان نزاع بدستور جاری رہا ۱۸۳۵ء
مین اس انتہا کو پہونچا کہ اوسکے دفعیہ کیواسطے ایک صاحب انگریز کی تعیناتی
لازم آئی اونہون نے دونون رئیسون کا رنج رفع کرکے باہم راضی نامہ
کرایا ؛

مہاراجہ صاحب نے حسب دستور زمانہ سابق اطراف ریاست مین منصور
صار علاقہ سرکار انگریزی کیطرف براہ زبردستی جدید ملک پر قبضہ کرنا
چاہا چونکہ اس زمانہ مین حد شکنی کرکے ملک محدودہ مین اضافہ کرنا قواعد
ضبطہ سرکار انگریزی کے خلاف ہے اول سرکار سے ہدایت ہوئی اور اسپر
نہ مانا تب مجبور بذریعہ فوج کشی چشم نمائی کی گئی کہ حرکت بیجا سے
باز رہے ؛

۱۸۴۱ء مین ریاست بیکانیر نے شرح محصول مال تجارت مجوزہ سرکار
انگریزی کو کہ سرسہ و بہادلپور راستہ بیکانیر ہوکے گذرتا ہے منظور
کیا کسی زمانہ مین بیکانیر سے آمد رفت مال تجارت کی بکثرت جاری تہی کہ

کابل کا راستہ اعظم ہندوستان کو اسی ریاست مین ہوکے ہے اور عہدنامہ ۱۸۱۸ء کے فوائد مین سے بہی مقدم یہہ تہا کہ اوس راستہ پر مسافرون کی حفاظت کامل ہوکے تجارت کو ترقی دیجاوے ٭

۱۸۵۲ء مین وقت انتقال مہاراجہ رتن سنگہ صاحب کے مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مسند نشین ہوئے انہون نے ۱۸۵۷ء کے غدر مین صاحبان انگریز کو پناہ دیکے اور اضلاع ہانسی وحصار مین بمقابلہ باغیان اپنی فوج بہیجکے سرکار انگریزی کی بڑی خیر خواہی کی اوسکے جلدہ مین اونکو بذریعہ سند مندرجہ ذیل اکتالیس دیہات ضلع سرسہ کہ چند سال پیشتر ضلع مذکور مین شامل ہوئے تہے عطا ہوئے اور سند استحقاق مبنی مندرجہ باب اول بہی ملے ٭

سند عطای دیہات بالعوض خیر خواہی ۱۸۵۷ء

اسمی مہاراجہ سردار سنگہ صاحب والی بیکانیر مورخہ ۱۱ اپریل ۱۸۶۱ء

ازانجاکہ رپورٹ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر راجپوتانہ سے معلوم ہوا کہ مہاراجہ سردار سنگہ صاحب بہادر والی بیکانیر نے زمانہ غدر مین بہ نیت خیر خواہی و دردمندی سرکار انگریزی بذات خاص اپنے ملک سے باہر آکے اور زر کثیر خرچ کرکے صاحبان انگریز کی جانین محفوظ رکہی ہین اور عمدہ خدمتین انجام دی ہین کہ یہہ حالات ازبس باعث خوشنودی سرکار ہوکے مہاراجہ صاحب کا شکریہ ادا کیا گیا اور بعطار خلعت اونکا اعزاز واکرام کیا گیا اب سرکار بخوشی تمام دیہات مندرجہ فہرست بعطوفہ واقع ضلع

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جمعی للعہ ۱۱ لعہ براے دوام عطا کرتی ہے کہ اس عطا نامہ کے بموجب دیہات مذکورہ اونکے ملک موروثی مین بہ پابندی اونہین شرایط کے جو ملک مذکور کیواسطے ہین شامل رہینگے اور اس عطیہ پر یکم مئی سنہ ۱۸۶۱ سے عملدرآمد ہوگا ؛

فہرست دیہات مع جمع سالانہ

نمبر	نام دیہہ	تعداد جمع	کیفیت
۱	سابورہ	سار	
۲	نانک پٹی	ماموعہ	
۳	کہارا کوا	اعالعہ	اس گانو کی جمع باضافہ سال وار سنہ ۱۸۶۶و۶۵ مین صمالعہ ہوجاویگی ؛
۴	گودیہ کہار	اعاسر	
۵	کام پورہ	ماموسہ	سنہ ۱۸۶۶و۶۵ مین ماامسہ ہوجاویگی ؛
۶	سولا والی	ماللوسہ	
۷	ملر کہارا	اعالصہ	
۸	یاسیہر	صمار	
۹	گلوالہ	اعاعہ	
۱۰	سہارن	ساصہ	
۱۱	کلچندر	ماصہ	

نمبر	نام دیہہ	تعداد جمع	کیفیت
۱۲	سوراولی	عامللعہ	
۱۳	چندرووالی	ما۔	
۱۴	نیرکامریا	لماللعہ	
۱۵	پنی والی عرف چگرانی	ما معہ	
۱۶	کنالی	اعالہ صہ	
۱۷	گلراوتی	صماللوسہ	
۱۸	مسانی	ماللعہ	
۱۹	پٹی برجیکہ	لاالولہ	
۲۰	رتی کہارہ	عہ	اضافہ ہوکے سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶ مین ما صہ جمع ہوگی ؛
۲۱	کشن پورہ	ماعہ	ایضاً
۲۲	رتاکہارہ	مالولہ	
۲۳	سلیم گڑہ	معہ	اضافہ ہوکے سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶ مین ماسہ جمع ہوگی ؛
۲۴	گہاری	ما عہ	سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶ مین سالعہ جمع ہوگی
۲۵	سلوالہ خورد	ماللعہ	سنہ ۶۵ و ۱۸۶۶ مین ماسہ جمع ہوگی
۲۶	بیروالہ کلان	مالہ	

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام دیہہ	تعداد جمع	کیفیت
۲۷	سلوالہ کلان	[illegible]	[illegible]
۲۸	تلواڑہ کلان	[illegible]	
۲۹	جلال آباد	[illegible]	[illegible]
۳۰	مہاروالہ	[illegible]	[illegible]
۳۱	سیتاوالی	[illegible]	[illegible]
۳۲	رام سر	[illegible]	[illegible]
۳۳	دہلی خورد	[illegible]	
۳۴	رام نگر	[illegible]	
۳۵	دہلی کلان	[illegible]	[illegible]
۳۶	مرزاواے	[illegible]	[illegible]
۳۷	جاووالی	[illegible]	[illegible]
۳۸	بہوران پورہ	[illegible]	[illegible]
۳۹	خیراوالی	[illegible]	[illegible]
۴۰	شروان پورہ	[illegible]	
۴۱	کنداہ	[illegible]	
	میزان	[illegible]	

سرحد ریاست پر ہر طرف کو خصوص بجانب جودہ پور فساد ہوتا رہا انجام
اس حد کو پہونچا کہ سنہ ۱۸۶۱ مین سرکار انگریزی نے مجبور مہاراجہ صاحب کو
آگاہ کیا کہ نزاع فساد سرحدی کا وقوع مین آنا عہد و پیمان کے برخلاف ہی
چاہیئے کہ اوسکا جلد انسداد کرین ورنہ آپ کے حق مین بہتر نہوگا ؛
اوسی سال یعنی سنہ ۱۸۶۱ مین دیہات پرگنہ ٹبّی عطیہ سرکار انگریزی مین بدنظمی
ظہور پذیر ہوئی مسٹر نیسمتہہ صاحب صاحب کمشنر حصار کے روبرو تحقیقات
ہوئی اوس سے ثابت ہوا کہ سنہ ۱۸۶۱ سے سنہ ۱۸۶۷ تک دیہات مذکورہ کی جمع
نوہ ہزار روپیہ ہوتی مگر اہلکاران ریاست نے جمع کے علاوہ دو لاکہہ روپیہ
وصول کرلیا اسواسطے پیشگاہ نواب ویسراے و گورنر جنرل صاحب بہادر
کشور ہند سے بموجب حکم ۱۶ - مئی سنہ ۱۸۶۷ مہاراجہ صاحب کو ہدایت ہوئی
کہ انتظام دیہات مذکورہ کیواسطے دیانت دار اہلکار مقرر کرین اور جو حقوق
رعایا کو بہ تحت سرکار انگریزی حاصل تہے بدستور قایم و محفوظ رکہین مگر پہر
یہی معافی داران و زمینداران کے عرایض بشکایت ظلم و زیادہ ستانی مہاراجہ
صاحب گذرتی رہین انجام کار سنہ ۶۸ و ۱۸۶۹ مین کپتان پولٹ صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل نے کہ چہاونی سجان گڈہ مین بطور پولٹیکل ایجنٹ راج
بیکانیر متعلق ہوئی اس شکایت کا قطعی فیصلہ کردیا اور امید ہوئی کہ
یہہ نزاع جس سے حکام کو متواتر تکلیف ہوئی تہی پہر پیدا نہوگا اور تعیناتی
صاحب موصوف کے فواید مین سے یہہ اول ثمرہ حاصل ہوا ؛
سنہ ۶۵ و ۱۸۶۷ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ انتظام ریاست اچہا نہین ہے مہاراجہ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صاحب خوش مزاج و با مروت ہین مگر مزاج مین وہم و شک بہت ہے اس سے
مختارون پر اعتبار نہین کرتے اونکو بدلتے رہتے ہین اور اون سے مصادرہ
لیتے ہین دیانت دار لوگ نوکری قبول نہین کرتے اور جو مقرر کرتے ہین وہ
جلد روپیہ پیدا کرنے مین کوشش کرتے ہین تاکہ اداے مصادرہ کیواسطے
تیار رہین مگر مہاراجہ صاحب ہر روزہ دربار کرتے ہین اوسمین ہر کوئی
حاضر ہوکے استغاثہ پیش کرسکتا ہے ؛

سنہ ۱۸۷۱ء تک مہاراجہ سردار سنگہ صاحب کے عہد کے اونیس سال مین سترہ
دیوان مندرجہ ذیل مقرر ہوئے اور ہر ایک روپیہ کا بندوبست نکرنے کی
وجہ سے موقوف ہوا تہا ؛

نمبر	نام دیوان	وقت تقرر	نمبر	نام دیوان	وقت تقرر
۱	گمان سنگہ بید و لچہمی رام راکہیچہ	سنہ ۱۸۵۲	۱۰	فتح چند سورانہ ۱۵ یوم ...	سنہ ۱۸۶۷
۲	لچہمی رام	سنہ ۱۸۵۳	۱۱	پروہت گنگا رام کہتیڑی والہ	سنہ ۱۸۶۷
۳	گمان سنگہ	سنہ ۱۸۵۴	۱۲	شاہ مل کوچار ۸ ماہ ...	سنہ ۱۸۶۷
۴	پنڈت دوجی نند مرہٹہ گوالیار	سنہ ۱۸۵۵	۱۳	مان مل ۸ ماہ	سنہ ۱۸۶۸
۵	رام لال دوارکانی	سنہ ۱۸۵۶ لغایت سنہ ۱۸۶۳	۱۴	مہتا شیو لال ۱۵ یوم -	سنہ ۱۸۶۸
۶	گمان سنگہ بید	سنہ ۱۸۶۴	۱۵	لکہمین چند نایتہ ۸ ماہ ...	سنہ ۱۸۶۸
۷	رام لال	سنہ ۱۸۶۵	۱۶	ولایت حسین ...	جون سنہ ۱۸۶۸ لغایت اگست سنہ ۱۸۶۹
۸	مان مل راکہیچہ خلف لچہمی رام	سنہ ۱۸۶۶	۱۷	پنڈت من پہول	اگست سنہ ۱۸۶۹ سے
۹	شیو لال نایتہ ۳ ماہ	سنہ ۱۸۶۶			

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اول دو سال تک دیوانی گمان سنگھ بیدار پھر بھی رام راکھیچہ نے کی انکے دو مخالف فریق تھے کہ دونون نے باہمی عداوت سے ریاست کو بہت خراب کیا آخر کار گمان سنگھ غالب آیا کہ بھی رام کو موقوف کرادیا تھوڑے دنون بعد خود بھی موقوف ہوگیا ۱۸۶۴ء مین ایک دفعہ پھر بھی مقرر ہوا ۔

کل مختارون مین سے صرف ایک رام لال دوارکانی نے دس برس تک نہایت دیانت و ایمانداری و انصاف سے کام کیا تھا اوسکی کارگذاری کے سب مداح ہین سردارون کے حسب درجہ و رتبہ تعظیم و تکریم کرتا تھا غریبون کی فریاد سنتا تھا اور انصاف اگرچہ دولتمندون کو مفت نہین مل سکتا تھا مگر کوئی اوس سے محروم نہین رہتا تھا مگر اسقدر عرصہ تک وہ اس عہدہ پر صرف لیاقت کے ذریعہ سے نہین رہا تھا رانی راناوت جی اوسکے بڑے مددگار تھے اوسکی حیات مین رام لال کو مطلق اختیار رہا مگر اوسکے مرتے ہی بالکل حال بدل گیا وہ بے مدد رہگیا روپیہ کا بندوبست نکر سکا مہاراجہ صاحب نے بلالحاظ خیر خواہی و عمدہ خدمات مدت دراز کے اوسکو قید کرکے ذلیل و خوار کیا اور اسپر بھی قناعت نکرکے اوسکو دشمنون کے حوالہ کردیا کہ اونہون نے چند روز مین اوسکے مرنے کی خبر سنادی اونمین سے مانمل دیوان مقرر ہوا رام لال کو تغلب زر سرکاری کا مجرم قرار دیا تھا مگر جرم ثابت نہوا کیونکہ وقت وفات اوسکے پاس کچھہ روپیہ نہ نکلا ۔

مان مل و شاہ مل و لکھمین چند نایۃ جلد جلد ایک دوسرے کے بعد مقرر ہوئے اور کثرت مصارف راج اور باہمی عداوت سے معزول ہوتے گئے ۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

متصدی جنکے بزرگ جودہ پور سے راؤ بیکا کے ساتھہ آئے تہے بیکانیر مین بہت
زبردست اور فریبی ہین چند سال سے اونکے دو گروہ ہوگئے ہین ایک کے
سرگروہ پسران ہندو مل وکیل سابق متعینہ ایجنسی راجستان ہین اور دوسرے
کے ملازمان رانی راناوت جیصاحبہ ہین دوسرے گروہ مین بیجی رام ورام لال
دیوانان مذکورہ صدر تہے بیجی رام فقیر ہوگیا اوسکے دو بیٹے گیان مل و ماگل
بعد وفات رام لال اس گروہ کے افسر ہوئے اور رانی راناوت جی صاحبہ مرحوم کی
جایداد کی منتظم تہی کہ جایداد مذکور مع جایداد مہاراجہ صاحب کی والدہ کی رانی پوگلیانی
جی کو مل گئی تہی اور اوس نے بہی مان مل کو کامدار رکہا تہا ٭
ہندو مل مارو کے اخلاف ہری سنگہ و گمان سنگہ و جسونت سنگہ ہوئے ٭
جب یہہ لوگ برسرکار تہے ایک بہائی ایجنسی مین وکیل رہتا تہا اور دیگر دیوانی
کا کام کرتے تہے بالفعل ہری سنگہ بیکار ہے اوسکا چچا چہوگمل صاحب ایجنٹ
گورنر جنرل کیخدمت مین وکالت پر رہتا ہے دوسرا بہائی گمان سنگہ کئی مرتبہ
دیوان ہوچکا ہے اور جو مصادرہ ۱۸۶۴ء سے شروع ہوا اوسکا بانی
مبانی وہی ہے ۱۸۶۸ء مین مراتہا سب سے چہوٹا بہائی جسونت سنگہ جنرل
الرنس صاحب کے ساتہہ وکیل تہا غدر مین اوس نے بدچلنی کی اس سبب سے
اوسکے خاندان کو ایجنسی مین جانے کی ممانعت ہوگئی ہے ٭
یہہ دونون فریق باہم سخت عداوت رکہتے ہین اونکی دشمنی وجہد حصول
اختیار و فریب و دغابازی بمراد حصول عنایت رئیس و مصاحبان رئیس
طمع و بددیانتی نے ریاست کو حالت تباہی پر پہونچایا ہے اور اصلاح و

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ترقی ریاست مین مخل ہین جو دیوان ایسے لوگون کی مدد سے مقرر ہو وہ اپنے عہدہ کی مشکلات سے کیون ناواقف ہوگا اور بددیانتی کے کسی موقع کو کیون اپنے ہاتھہ سے جانے دیگا خواہ کیسا ہی ایماندار ہو فریق مخالف کی چالاکی سے اوسکا موقوف ہونا تحقیق ہے - اسواسطے وہ جہانتک ممکن ہے روپیہ پیدا کرتا ہے اور انتظام ریاست مین دانستہ کوتاہی و تغافل کرتا ہے اوسکا مقصود خاص یہی ہوتا ہے کہ قلیل ترین عرصہ مین کثیر ترین دولت حاصل کرے ؛

ایسی حالت مین خلایق بیکانیر کو جو ارتکاب جرایم بطمع نفسانی وظلم وتعدی وبدعہدی حکام کے جو شکایت ہے بیجا نہین ٹہاکر ان ورعایا سے دیوان معزول کے عہد مین جو اقرارنامہ ہوا ہے خواہ اوسپر مہاراجہ صاحب کی مہر کیون نہو کچھہ لحاظ واعتبار نہین ہوتا محتاج رعایا کی نالشات کو کوئی نہین سنتا وے اکثر مایوس ہوکے ایک دوسرے کو اور اپنے دیہات مین گذرنے والے بدنصیب مسافرون کو لوٹ کے انتقام لیتے ہین - اسمین کچھہ شک نہین کہ بیکانیر مین جان ومال کی بالکل حفاظت نہین ہوتی اور نہ سنگین مجرم کو پناہ دینے کیواسطے رشوت یا کسی اہل رسوخ کی سفارش کافی ہے ؛

رام لال کی معزولی کے بعد ریاست مین جو دیوان ہوئے اوسط درجہ چار چار مہینے رہے اس سبب سے کہ موقی کے بعد قید بہی ہوتے تہے شریف آدمیون نے اس عہدہ کو منظور کرنا چہوڑ دیا اور جنہون نے قبول کیا یکبارگی اتنا

Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گہر بہرا آخر کار مہاراجہ صاحب نے پردیسیون کو نوکر رکھنے کی تجویز کی ؛
ولایت حسین ساکن دہلی کہ سابقًا انگریزی علاقہ مین ڈپٹی مجسٹریٹ تہا بیکانیر
مین طلب ہوا اوسکو اجازت ہوئی کہ تحصیلون پر اپنے آدمی مقرر کرے اس
سبب سے ۱۸۶۸ء مین پردیسیون کی جماعت کثیر کہ اونمین سب آدمی اچھے
نہ تہے ملازمان قدیم کی جا پر مقرر ہوئے مگر دیسیون کی بہی معاش کلی یا جزوی
بحال رہی اس خیال سے کہ پردیسی پیشتر سے زیادہ سختی کرینگے اور بیکانیر
مین پردیسیون سے ذاتی نفرت ہے ولایت حسین کا آنا جیسا قدیم ملازمان
کو ناگوار ہوا ویسا ہی کل عوام الناس کو ناپسند ہوا ؛
ولایت حسین کو امید تہی کہ حسب اقرار اپنی آمدنی ریاست مین اضافہ کرکے
مہاراجہ صاحب کو رضامند رکہونگا مگر قحط واقع ہونے سے روپیہ کا بندوبست
نکر سکا پہر امید میدل بہ مایوسی ہوئی اگرچہ اوس نے انتظام مین کچھہ
اصلاح کرنی چاہی مگر مہاراجہ صاحب کو صلاح نیک نہ دی اس واسطے
اوسکی بے اعتباری اور تحقیر روز بروز زیادہ ہوتی گئی سوائے اس کے
علی العموم کل دہلی والون سے نفرت زیادہ ہوتی گئی کہ اونہون نے رعایا
کو زمانہ رام لال کے بعد کی خلیفون مین سے کسی سے سبکدوش نکیا بلکہ جو
ظلم وزیادتی پیشتر سے ہوتی تہی بدستور جاری رکہی کہ بیداوتون کا فساد
اونہین کی بدتدبیری سے وقوع مین آیا مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ولایت حسین
صرف بغرض ایزادی جمع طلب ہوا تہا اور اوسکو محتاج رعایا کے ساتھہ
جو سختی وتشدد ایصال محاصل سے پہلے ہی تنگ تہی اور اوسکی تصدیعات

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

درجہ انتہا کو پہونچ چکی ہی زیادہ تر سختی سے عمل کرنا پڑا تو اوسکا ناکامیاب
ہونا عجب نہ تہا لیکن ہان اگر کوئی زیادہ محتاط اور کم ظالم آدمی ہوتا تو
کچھہ اور ہی نتیجہ پیدا ہوتا ٭

آخر کار جب قرضہ زیادہ ہوگیا اور زبردست ٹہاکرون کا مجمع اپنے مستغاثہ
کیواسطے متفق ہوا فساد قریب الوقوع نظر آیا مہاراجہ صاحب نے ولایتی حسین
کو معزول کرکے اور جولائی ۱۸۶۹ء مین پنڈت من پہول کو طلب کرکے ماہ
اگست عہدہ دیوانی پر مقرر کیا ٭

کہتے ہین کہ جن ریاستون مین دیسی کا تعصب بہت ہے اور جو تربیت یافتگی
کی تاثیر سے بے بہرہ ہین اونکا انتظام دیسی لوگ ہی اچہی طرح کرسکتے ہین مگر
جب کوئی تربیت یافتہ و تجربہ کار و خوش رو یہ شخص ریاست بیکانیر مین دیوانی
حاصل کرے تو خواہ اوسکے پردیسی ہونے کے سبب سے اول حسد و مشکلات
واقع ہون ممکن نہین کہ اوسکے تقرر پر خوشی نہو یا یہہ خواہش پیدا نہو کہ وہ
ایک دفعہ اپنی کارگذاری کا اچہی طرح امتحان کرے پنڈت من پہول دیوان
سابقہ سے بہت مختلف وضع کا تہا سرکار انگریزی کا قدیم و معزز ملازم و
بخوبی تربیت یافتہ انگریزی قواعد و ضوابط سے بالکل واقف اور صاحبان
انگریز کا صحبت پذیر ہونے سے اوسکے خیالات و عقاید عام ہندوستانیون
سے بہت فایق تہے اوسکے عمدہ ترین اخلاق و تجربہ کامل سے حکام انگریزی کو
یقین تہا کہ وہ بدنظمی ریاست کے رفع کرنے کی خواہش و قابلیت رکہتا ہے
اور انصاف و دیانت سے کام کرے گا مگر یہہ بہی جانتے تہے کہ اوسکی تائید

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راعات کیواسطے ایک صاحب انگریز کا رہنا ضرور ہے ٭

رچہ ولایت حسین اگست ۱۸۶۹ء مین عہدہ سے موقوف ہوچکا تہا مگر حسب رواج
ج وہ اور اوسکے ہمراہی فروری ۱۸۷۱ء تک بطور درباری بدستور موجود
ہے اور اونکی موجودگی دیوان جدید کے کام مین ازبس پرضرور اور
خل انداز ہوئے جسوقت پنڈت من پہول کو جانا میسر نہ آتا وے مہاراجہ
صاحب کی خدمت مین حاضر رہتے تہے اور بالوساطت کاروبار ریاست
ن بہی مداخلت کرتے تہے یہہ حال دیکہہ کے صاحب ایجنٹ نے مہاراجہ
صاحب کو آگاہ کیا اونہون نے اونکی علیحدگی کا اقرار کیا مگر عرصہ تک حجت
قرار رہی آخر کار بڑی مشکل سے بتاریخ ۱۴- مارچ ۱۸۷۱ء مع گروہ کثیر
شتہ دار اور متوسلون کے ولایت حسین دہلی کو گیا - مہاراجہ صاحب
ور ولایت حسین دونون نے تصدیق کیا کہ ریاست کا حساب داخل ہوگیا
پس اوسکی شکایت کہ مہاراجہ صاحب نے مجہکو قید کردیا ہے غلط ثابت
ولی اور خود ولایت حسین نے تسلیم کیا کہ مجہکو صرف یہہ شکایت تہی کہ مہاراجہ
صاحب جانے نہین دیتے ہین ٭

۱۰- اگست ۱۸۶۹ء کو پنڈت من پہول نے کام شروع کیا اوسوقت قحط اور
رے ملک ویران تہا سپاہ کی تنخواہ مدت سے چڑہی ہوئی تہی خزانہ پر
ن کثیر تہا ٹہاکر لوگ ناراض اور علانیہ بغاوت پر آمادہ تہے - اوس نے
ہی دیسی اہلکارون کو کہ ولایت حسین نے موقوف کئے تہے بڑے اور
قرار تنخواہون کے عہدون پر مقرر کیا اور حسب خواہش اوسکے دو نہایت

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تجربہ کار شخص مان مل اور شاہ مل ایک بعد دوسرے کے اوسکے شریک ہوئے
مگر تجربہ سے اوسکو دریافت ہوا کہ اونہون نے بجاے امداد کے ہر طرح اوسکی
کارروائی مین خلل پیدا کیا اور مہاراجہ صاحب کو اوسپر ناراض کرنے مین
کوشش کی اور غلط خبرین باعث رنج وضعف حکومت مشہور کین ؛
باوصف ان مشکلات کے پنڈت من پہول نے کپتان پولٹ صاحب کی مدد
سے بیدادتون کے فساد کا انسداد کیا اور اقرارنامہ تحریر کرایا کہ اگر اوس پر
ایمانداری سے عمل ہو تو ریاست کو فایدہ عظیم پہونچیگا ؛
مگر پنڈت من پہول برائے نام دیوان تہا کل اختیار چہہ سات آدمیون
کو جو مہاراجہ صاحب کی صحبت مین رہتے تہے حاصل تہا پنڈت من پہول
کو اکثر ہفتون تک دربار مین بار نہین ہوتا تہا اور اوسکے احکام گولون
یعنی غلامون کی زبانی پیام حوالہ حکم مہاراجہ صاحب سے منسوخ ہوجاتے
تہے مہاراجہ صاحب کو آگاہ کیا گیا کہ دیوان چاہے جیسا ہوشیار و دیانتدار
ہو جب اوسکے کام مین خدمت گار خلل انداز ہون تو اوس سے ہرگز کام
نہو سکیگا اور سرکار انگریز رفع بدنظمی اور بندوبست کیواسطے مہاراجہ
صاحب کو ذمہ وار سمجہتی ہے اسواسطے ایسی تدبیر کرین کہ رعایا خوش
ہو اور سرکار انگریزی کی ناراضگی نہو اسکے بعد مہاراجہ صاحب نے دیوان
کی تجویز پر زیادہ لحاظ رکہنا منظور کیا مگر اونکی تلون طبعی سے امید نہ تہی
کہ اسی طریقہ پر کاربند رہینگے ؛
یہہ حال تو مختاران ریاست کے عزل ونصب کا لکہا گیا ہے مگر ریاست مین

...kul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تہا کہ ون کی سرکشی و غارتگری و باہمی نزاع و فساد سے بہی بڑی ابتری تہی
اخیر ۱۸۶۷ء مین میجر بینن صاحب و کپتان امپی صاحب واسطے رفع نزاع
جودہ پور کے جودہا اور بیکانیر کے بیداوت راجپوتون کے جس سے ملک مین
غدر ہو رہا تہا سہ حدہ بیکانیر و جیپور و جودہ پور پر گئے تہے اور اوسی اثناء
مین کرنل ہاوری صاحب سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی
طرف سے شکایت کثرت واردات پہونچنے پر گورنمنٹ نے حالات شیخاواٹی
کی نسبت رپورٹ طلب کی تہی بہ تعمیل اوسکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ
نے بذریعہ چٹہی ۷ - فروری ۱۸۶۸ء تحریر کیا کہ ممالک واقع سرحد مارواڑ و بیکانیر
مین غایت درجہ کی بدنظمی و ابتری ہے اور غارتگری صرف بارو ٹہیہ یعنی
باغیون اور غیر معلوم اشخاص پر موقوف نہین ہے بلکہ اکثر لوگ علانیہ بطور
پیشہ کے کرتے ہین ریاستون سے اسکا بندوبست ہونا غیر ممکن ہے کیونکہ
مجرم ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ مین جاکے بعافیت پناہ پذیر ہو جاتے
ہین ؛

سپر تینون ریاستون کے سہ حدہ کے قریب ایک انگریز افسر متعین ہونے
کی تجویز قرار پائی اور اسوجہہ سے کہ بیکانیر مین کوئی صاحب نہین رہتے
تہے اور اوس ریاست مین صورت انتظام بہی نہ تہی قصبہ سجان گڈہ
واقع سرحد بیکانیر بہترین مقام متصور ہوا مہاراجہ صاحب نے اسپر اعتراض
کیا اور کوتہ اندیشی سے لکہدیا کہ ہمارے علاقہ مین صاحب انگریز کا متعین
ہونا عہدنامہ کے خلاف ہے مگر اونکا عذر پیش نگیا اور کپتان پولٹ صاحب

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بطور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جنرل استیصال ٹھگی
وانسداد ڈکیتی و نیز بطور پولیٹیکل ایجنٹ راج بیکانیر سجان گڈہ مین متعین ہوئے
کہ اسسٹنٹی سجان گڈہ کی کارگذاری انتظام فوجداری کی علیحدہ مدمین
لکھی جاویگی ؛

جون ۱۸۷۱ء مین بیکانیر کے بعض ٹھاکرون نے بہ پابندی قواعد رہنے اور
اپنی جاگیرون مین مداخلت ہونے سے ناراض ہوکے اور یکایک ریاست
سے باہر جاکے سرحد علاقہ انگریزی مین پناہ لی عرصہ دراز کے رسل و رسایل
کے بعد واپس آئے ریاست مین انتہا درجہ کی بدنظمی ہونے کے سبب سے کپتان
بریڈفورڈ صاحب قایم مقام پولیٹیکل ایجنٹ جے پور بیکانیر کو بھیجے گئے کہ
حالات ریاست کی تحقیقات کرکے حتی الامکان انتظام کرین ؛

کپتان بریڈفورڈ صاحب نے بڑے استقلال و دانشوری سے اس کام کو
انجام دیا مہاراجہ صاحب سے تخفیف خرچ کرائے اور آیندہ کیواسطے صاف
ریاست کی حد مقرر کردی اور مہاراجہ صاحب کو فہمایش کرکے انتظام
حکومت راج مین پنڈت من پھول کمپنین ستارہ ہند وزیر ریاست کی
مدد کیواسطے پنچایت اہلکاران مقرر کرائی مہاراجہ صاحب نے اونکی ہر ایک
صلاح کو منظور کیا مگر ایسے حاکم کے جسے عمر بھر خودسری سے حکومت کی تھی
پنچایت کا ہونا اگرچہ اوسی کی مقرر کی ہوئی تھی نہایت ناگوار تھا ایک
پنچسردار کو تھوڑے دنون بعد کسی دوسری جگہہ بھیجدیا اور دوسرے کو
کسی نامعقول حیلہ سے قید کردیا کہ آخرکار بندوبست ریاست کی جو کیفیت

CC-0. Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کپتان بریٹہ فورڈ صاحب کی جانے سے پیشتر تہی وہی ہوگئی البتہ جو زیادتی سابق مین باعث بدنامی حکومت مہاراجہ صاحب تہی نرہی پنچایت اگرچہ بالکل موقوف نہوئی مگر بیکار رہگئی اور مہاراجہ صاحب نے بذریعہ خریطہ ۳-۴ دسمبر ۱۸۷۱ء اسمی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل و نواب وایسراے و گورنر جنرل صاحب نظم و نسق ریاست کا اقرار کیا تہا اوسکا بالکل ایفا نکر سکے ؛

اپنے انتقال سے چہہ مہینے پیشتر مہاراجہ سردار سنگہ صاحب ازبس ناقابل رسائی ہوگئے تہے اور بیکانیر مین بہت کم رہتے تہے مع ایک رانی کے جس سے اونہین ایام مین شادی کی تہی گجنیر مین رہنے لگے تہے اور زیادہ تر وقت اونکا ایک سرکار جوتشی کی صحبت مین صرف ہوتا تہا اس جوتشی کو مہاراؤ ہری سنگہ اور بخشی رام گوپال نے ملایا تہا کہ اوسکے سبب سے اونکا بہت رسوخ ہوگیا پنچایت بے اختیار تہی پنڈت من پہول سرپنچ کی ہتک و ذلت ہوتی تہی مان مل پنچسردار بیقصور سزایاب قید و جرمانہ سنگین ہوا اور رہن سنگہ داس دوسرا پنچسردار کسی پرگنہ مین بہیجا گیا پنڈت من پہول نے چندمرتبہ استیفی دیا مگر کچہہ التفات نہوا اوسکو ایسی خرابیان دیکہنی پڑین کہ ہرایک کو اور خصوص ایسے شخص کو جسنے بہ تحت حکومت سرکار انگریزی تعلیم پائی رنج و افسوس کا باعث ہوئین ؛

ولون یعنی غلامون کو ریاست کے معزز و بیش مواجب عہدون پر مقرر کیا گیا مگر خاص اس شرط سے کہ جبتک مہاراجہ صاحب اور اونکے مصاحبون کو زر مطلوبہ دیتے رہین بحال رہینگے یہہ کام سہل نہ تہا اونکو لازم آیا کہ ہلکا

و دیگر اشخاص پر ظلم و تشدد کرکے نہ بالعوض کسی جرم کے بلکہ اس غرض سے
کہ جسقدر ممکن ہو راج مین روپیہ وصول کیا جاوے جرمانہ سنگین لین کپتان
بریڈفورڈ صاحب کی واپسی سے تین مہینے کے اندر فروری ۱۸۷۲ء مین سات
معزز متصدی جنمین مان مل پنچسردار بہی تہا گرفتار ہوئے اور تا وقتیکہ اونہون
نے زر مطلوبہ ادا کیا قید رہے ساتون پر لاکہہ روپیہ جرمانہ ہوا مگر مہاراجہ
صاحب کے انتقال سے پیشتر اوسمین سے صرف ایک جزو داخل خزانہ ہوسکا
مان مل کے ذمہ پچاس ہزار روپیہ قرار پایا تہا اوس مین سے سترہ ہزار
روپیہ ماجی پوگلیانی جی نے جنکا وہ مختار تہا ادا کیا اور اونہین کی وساطت
سے وہ ایک مہینے قید رہکے رہا ہوا ؛

اوس زمانہ مین مہاراجہ صاحب کے مزاج پر جو شے مذکورہ صدر مہاراج
ہری سنگہ حکم سنگہ بہوٹی بخشی رام گولہ اور جیسراج گولہ حاوی تہے ؛

مہاراجہ سردار سنگہ صاحب کے ذاتی طریقہ کی نسبت ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء کی رپورٹ مین
لکہا ہے کہ مہاراجہ صاحب عالی مزاج اور خوش اخلاق ہین رسمیات مستمرہ
قدیم پر اونکی بہت توجہ ہے گفتگو بہت آزادی و مستعدی سے کرتے ہین
دل سے سخی و فیاض ہین کہ اونکی بخشش و انعام کے سبب سے عوام الناس
اونکو بد نہین سمجہتے البتہ یہہ شکایت ہے کہ وے اچہے حاکم نہین ہین مگر گورنمنٹ
کی خواہش جو بصراحت ظاہر کیجاوے اوسپر عمل کرنے کیواسطے بدل ساعی
و سرگرم ہین بیکانیر مین چند پشتون کے بعد بہتہ مین مختار چودہ برس تک
اونہین کے عہد مین رہا ہے اور اس سال مین اونہون نے کسی صاحب

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انگریز کی تحریک کی بغیر اشخاص مثل پنڈت من پھول کو دیوانی پر اور ایک لایق اور مستعد شخص کو افسری پولیس پر مقرر کیا ہے ؛

۱۸۷۲ء مین لکھا گیا کہ اگرچہ مہاراجہ صاحب نے چند شادیان کی ہین مگر اونکی کوئی اصل اولاد نہین ہے جو پیدا ہوئی تھوڑے دنون بعد مر گئی مگر ایک کنیزک سے جو مہارا وراجہ بنے سنگھ صاحب والی الور نے اپنی دختر کے ساتھہ جہیز مین دی تھی ایک لڑکا بعمر سات سال ہے مہاراجہ صاحب اس کنیزک اور اوسکی اولاد و رشتہ دارون پر ہمیشہ دل نہاد رہتے ہین اور زر کثیر خرچ کرتے ہین اونکے خالص راجپوتون سے رشتہ داری کرنا چاہتے ہین یہی سبب ہے کہ مہاراجہ صاحب اور ٹھاکرون کے درمیان نا اتفاقی ہے ؛

مدت دراز تک بہ اختیار کامل راج کرنے اور تلون طبع و مشتبہ مزاج ہونے سے مہاراجہ صاحب کا ایسا خود سر و بد لحاظ اور گمراہ کرنے والے نالایق خوشامدیون کے اختیار مین ہونا عجب نہین ہے سرکار انگریزی کے بدل خیر خواہ ہین اسلوبی انتظام ریاست کے باب مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ کی صلاح کو توجہ سے سنتے ہین اور اوسپر عمل کرنیکا اقرار واثق کرتے ہین مگر طبیعت مین استقلال نہین جلد منحرف ہو جاتے ہین اس سے اونکے قول کا اعتبار نہین ؛

راہی و متعصب ہونے سے فقیر و پوجاریون کے مغلوب ہین اونکا وقت زیادہ تر جادوگر و ستہرا شاہی و منتر شاستری پنڈتون کی صحبت مین ضایع ہوتا ہے اور اونکو زر کثیر دیتے ہین بذات خاص کام پر متوجہ ہونا غیر ممکن ہے اہم

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وشک اسقدر ہے کہ دوسرے شخص کو خفیف کام بھی نہین کرنے دیتے دیوان اپنے
اختیار سے کچھہ نہین کرسکتا ہے اور اونکی پیشی مین کام لیکر آنہین سکتا ہے
حد متگارون کا یہہ حوصلہ ہے کہ ریاست کے کام مین بیخوف وخطر دست اندازی
کرتے ہین مہاراجہ صاحب ہر روزہ دربار کرتے ہین مگر اوسمین کچھہ کام نہین
ہوتا ابتک کوئی لڑکا متبنیٰ نہین لیا ہے مگر شادی اور کیا چاہتے ہین؛

بتاریخ ۱۶- مئی ۱۸۷۲ صبح کیوقت بمقام بیکانیر مہاراجہ سردار سنگہ صاحب
کا انتقال ہوا کپتان برٹن صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورجنرل متعینہ سجانگڈہ
نے اونکی بیماری اور وفات کا حال تحقیق کرکے بذریعہ چٹھی مورخہ ۲۷- مئی
۱۸۷۲ گورنمنٹ مین گذارش کیا ظاہر امہاراجہ صاحب کو اپنے قریب الوقوع
موت کا حال معلوم نہین تہا اور نہ جب تک وے بالکل بیہوش ہوئے
اونکے درباری وخدمتی لوگون کو یقین تہا کہ مرجاوینگے اس سبب سے دربار
مسندنشینی یا تقسیم جایداد متروکہ کی اونہون نے اپنے منشار کا اظہار نکیا اونکے
انتقال پر فی الفور مہاراو ہری سنگہ ومان مل راکہیچہ وشاہ مل کوچیرو حکم سنگہ
فوجدار وٹہاکر راوت سنگہ وبخشی رام گولہ وجیسراج گولہ نے اختیار انصرام کاروبار
ریاست اپنے ہاتہہ مین لے لیا قلعہ بند کردیا توشہ خانہ کا بندوبست کیا مہاراجہ
صاحب کے مال واسباب خاص پر قبضہ کیا اور خواص پاربتی جی کے پاس
سے مہرین اور کاغذات خانگی طلب کیے اول اوس نے انکار کیا مگر جب اونہون
نے دہمکی دی کہ تاوقتیکہ تم مہرین اور کاغذات ندوگے مہاراجہ صاحب کی
نعش نہ اوٹہائی جاویگی تب مجبور دیدئے پنڈت من پہول دیوان اور

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیبی سہاے پنچسردار کو مہاراجہ صاحب کے انتقال سے مطلع نکیا بلکہ اونکو
قلعہ مین نہ آنے دیا ریاست کے کام سے بیدخل کردیا اور اونکے اور صاحب
اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل مقیم سجان گڈہ کے درمیان خط وکتابت مین
خلل انداز ہوئے ؛

دستور ہے کہ رئیس کے انتقال پر تیسرے روز مسند نشین رئیس کے نام سے
منادی ہوتی ہے مہاراؤ ہری سنگہ اور چند متصدیون نے بہ استثناے
ان مل کے کہ کہرگ سنگہ کیطرف تہا ماجی بہٹیانی جی کو ڈونگر سنگہ کے نام
سے منادی کرانے پر بکوشش تمام آباد کیا تہا کہ اوسکی مسند نشینی کا استحقاق
قایم ہوجاوے مگر ماجیصاحبہ موصوف نے باوجودیکہ اونکو بہی یہہ امر
منظور تہا کسیقدر پنڈت من پہول کی خفیہ صلاح سے اور کسیقدر اس
خوف سے کہ اگر بلا منظوری سرکار انگریزی کسیکو نامزد کردیا جاویگا تو
دیگر دعویدار مسند فساد عظیم برپا کرینگے ڈونگر سنگہ کے نام سے منادی نکرائی
۱۷ مئی ۱۸۷۲ء کو اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کے پاس بمقام سجان گڈہ خبر
پہونچی اونہون نے فی الفور صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دی اور بلا توقف
بیکانیر کو روانہ ہوئے اور ہمدران حال بذریعہ کیفیت تحریر کیا کہ اگر کسیطرح
کی بدنظمی ہوگی تو سرکار انگریزی مین پنچسرداران مقررہ مہاراجہ صاحب مرحوم
ذمہ ور و قابل بازپرس متصور ہونگے ؛

سجان گڈہ اور بیکانیر کے درمیان نوہ ۹۰ میل کا فاصلہ ہے اور ریتہ بکثرت
آتا ہے سفر کیواسطے موسم نہایت خراب تہا گرمی کی کثرت اور پانی کی قلت سے

Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ممکن نہ تہا کہ باشندگان ملک بہی دوپہر کو چلین اور بیمار نہون اور بزور آندہی
چلنے سے رات کا سفر غیر ممکن تہا کہ ہر قدم پر ریتہ سے دبجانیکا خوف رہتا ہے
صاحب اسسٹنٹ ۱۹- مئی کو سُجان گڈہ سے روانہ ہوئے اور ۲۲- کو صبح
کیوقت بیکانیر مین داخل ہوئے ٭

سُجان گڈہ سے کیفیت بہیجی تہی اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ مان مل وشاہ مل پنچہیر داران
جو بخلاف دیوان متصدیون کے شامل ہوگئے تہے پنڈت من پہول کی مدد
کرنے لگے تاہم کل پنچہیر دارون کا بالاتفاق کام کرنا غیر ممکن تہا آپسمین بہت
نا اتفاقی اور بے اعتباری تہی اور کپتان بریڈفورڈ صاحب کے جانے کے
بعد جو پنچہیرارون کی ذلت وخرابی ہوئی اوس سے خوف تہا کہ اگر پہر پنچایت
مقرر ہوئی تو جو لوگ اوسکے شریک یا مددگار ہونگے اونکو پہر وہی ذلت و
خواری نصیب ہوگی ہری سنگہ و دیگر اشخاص فریق مخالف نے پنچایت کی بہی
بدنامی کرکے اس خوف کو زیادہ تحریک دی اور ریاست کے نامی آدمیون کو
اوسمین خلل انداز ہونے پر آمادہ کیا نحوست زمانہ سے تقرر پنچایت ابتدا ہی سے
فعل جدید سمجہا گیا تہا اور اس سبب سے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم بہی اوس
سے متنفر رہے تہے عوام کے نزدیک بہت ناپسندیدہ تہے پس کام شروع کرنے
پر صاحب اسسٹنٹ کو بڑی مشکل پیش ہوئی کہ پنچایت متروک العوام تہی اور
اسکا دفعیہ بجز اسکے کہ بہ تدریج لوگون کے دلون پر اوسکا اعتبار پیدا کیا جاوے
اور اونکو باور کرایا جاوے کہ اوسکے تقرر اور کارروائی کا مقصود بجز
فایدہ ریاست اور کچہہ نہین ہے اور کسیطرح ممکن نہ تہا ٭

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنچہ داروں کا اطمینان اور محکمہ پنچایت کی حکومت کا استحکام کرنے کے بعد مقدم
کام یہہ تہا کہ خالی سند کیواسطے کسی شخص کو وارث قرار دیا جاوے مہاراجہ
سردار سنگہ صاحب نے کسیکو نامزد نکیا تہا اس سبب سے بیکانیر کے مکار و دغاباز
متصدیون کو فریب و چالاکی کرنے کی بڑی گنجایش تہی اونکو یاد تہا کہ اسیطرح
مہاراجہ زورآور سنگہ کے مرجانے پر ہمارے بزرگون نے ریاست کو برباد کرکے
بڑی دولت حاصل کی تہی اسواسطے اس موقع پر بہی بزرگون کیطرح طالع آزمائی
کرنے مین کوتاہی نہ کی رئیس کے انتقال پر دستور ہے کہ بارو ٹہیہ یعنی باغی
ٹہاکر بہی تعزیت کیواسطے آتے ہین اور اس ذریعہ سے اپنے استحقاق کی تقویت
تصور کرتے ہین چنانچہ ریاست کے کل ٹہاکر بیکانیر مین جمع ہوئے اور متصدیون
کے مختلف گروہون مین شریک ہوئے اور زنانہ محل کی خصومت و نااتفاقی متصدیون
کے حق مین بہت مفید ہوئی صاحب اسسٹنٹ پہونچے تب مہاراجہ صاحب مرحوم
کی دو رانیون بہٹیانی جی و پوگلیانی جی کے تحت مین دو مخالف فریق تہے۔
بہٹیانی جی پیشتر شادی ہونے کی وجہہ سے پٹ رانی تہین مگر مہاراجہ صاحب
کا اونپر کچہہ التفات نہ تہا اس سبب سے علیحدہ رہتی تہین پوگلیانی جی پر سب
رانیون سے زیادہ مہربانی تہی اس سے اونکا مہاراجہ صاحب کے مزاج
پر بہت دخل تہا اور زنانہ محل کے افسر متصور ہوکے بحیات مہاراجہ صاحب
کل کاروبار متعلقہ کا اختیار مطلق رکہتی تہین مہاراجہ صاحب کے انتقال
پر دونون کے رتبہ مین انقلاب پیدا ہوا جو ہمیشہ مخفی و نامعلوم رہی تہی
اور جسکا نام صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے شاید کبہی سنا ہوا وسکا یکبارگی

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کے معاملات عظیم مین دخل ہوا اور جو اوسوقت تک بالکل مختار مطلق رہی
تہی اوسکو دوم درجہ پر نزول کرنا پڑا مگر ممکن نہ تہا کہ وہ اپنے اس تنزل کو
بہ آسانی قبول کرے کیونکہ اوسکے پاس روپیہ بکثرت تہا اور اکثر معزز ٹہاکر
و متصدی اوسکے مطیع و خیر خواہ تہے کہ اس ذریعہ سے اوسکا زبردست فریق
ہوگیا سب تسلیم کرتے ہین کہ اگر سرکار انگریزی کیطرف سے مداخلت نہوتی تو یہہ
فریق ملک مین فساد عظیم بلکہ کشت و خون پیدا کرتا اول تو یہہ کوشش ہوئی کہ
پوگلیانی جی کو پٹ رانی یعنی بڑی ماجیصاحبہ قرار دیا جاوے مگر صاحب
اسسٹنٹ نے اونکے ہمراہیون کو سمجہایا کہ یہہ امر غیر ممکن ہے پٹرانی ہونے
کا حق صرف بہٹیانی جی کو حاصل ہے کیونکہ تحقیق ہوچکا تہا کہ اگرچہ مہاراجہ
صاحب مرحوم اونکے ساتہہ بے توجہی سے پیش آتے تہے مگر ہولی و دسہرہ
پر گٹہہ جوڑہ کی رسم ہمیشہ اونہین کے ساتہہ ہوتی تہی اور اونکی شادی
پوگلیانی سے پیشتر ہوئی تہی اسوجہہ سے اونکے دعوی کو فوقیت ہے ٭
پہر یہہ درخواست ہوئی کہ وارث ریاست تجویز کرنے مین پوگلیانی جی کو شریک
مشورہ ہونے کا منصب ہے اگر دونون رانیون کا متفق الرائے ہونا ممکن ہو
تو البتہ بہ لحاظ اونکے رتبہ کے یہہ درخواست پذیرائی کے لایق تہے مگر پیشتر سے
تحقیق تہا کہ اسباب مین دونون باہم بکوشش تمام خلاف ورزی کرینگے
اونکے بمصلاح ہونے سے بجاے تصفیہ کے نزاع و فساد زیادہ ہوتا پس
لازم آیا کہ حسب قاعدہ مروج ملک جسکے بموجب کسی لڑکے کو وراثت و مسند نشینی
کیواسطے متبنی لینے مین سواے پٹرانی کے کسی عورت کا شریک کرنا ضرور نہین

© Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عمل کیا جاوے ؛

وارث ریاست تجویز کرنے مین متواتر خلل اندازی ہوتی رہی دربارہی اور
مقصدیون کا مقصود یہہ تہا کہ مسند نشینی کی تجویز اسطرح پر ہو کہ اوسمین عذر
و اعتراض کرنے کی ہمیشہ گنجایش رہی اس نظر سے اونہون نے اخیر وقت
تک ماجی بہٹیانی جی اور صاحب اسسٹنٹ کی گفتگو نہونے دی مگر جو مشکلات
پیش آئین سب رفع ہوتی گئین اور اخیر مین جو لوگ مغلوب ہوئے اونہون
نے بہی قبول کر لیا کہ یہہ تجویز بہت باقاعدہ اور انصاف سے ہوئی ہے ؛
ایکدفعہ ایک فریق نے محکمہ پنچایت کی عدول حکمی اور موجودگی صاحب انگریز
کی لاپروائی کر کے بہت سرکشی و سینہ زوری ظاہر کی یعنی بلا حصول منظوری
سرکار انگریزی اور قبل اسکے کہ ماجی بہٹیانی جی اور صاحب اسسٹنٹ کی
صلاح ہو جاوے ڈونگر سنگہ کو بہ زبردستی مسند نشین کرانا چاہا اس مین
ہری سنگہ وامر سنگہ و میگہہ سنگہ وغیرہ شریک تہے اونہون نے یہہ فساد اس
خیال سے نہین کیا تہا کہ ڈونگر سنگہ کے حق پر لحاظ واجب نہوگا مگر صرف اس
غرض سے کہ ہماری خودسری ثابت ہو اور رئیس اس اعتبار سے کہ ہماری
ہی کوشش سے مسند نشین ہوا ہے ہمیشہ مشکور رہے مگر حسن اتفاق سے
بروقت اطلاع ہو کے اونکی تدبیر کا انسداد فوراً عمل مین آیا ؛

۲۰ جون کو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی چٹھی مورخہ ۲۵ - مئی مشعر ہدایت انتظام
ریاست وصول ہوتی ہے صاحب اسسٹنٹ نے سرپنچی کا کام شروع کیا
خزانہ اور فوج کا اہتمام اپنے ہاتہہ مین لیا حفظ امن و انتظام و تقرر محکمہ جات

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

عدالت ونگرانی شعبۂ مال کا بندوبست کیا اور کل شعبۂ جات و ملازمان را
و یا بندگان پٹیہ وغیرہ کے نقشہ جات طلب کئے اور ریاست کے بیحد مصارف
کی تخفیف وحد بندی کی ان تدبیرون کے عملدرآمد مین باشندگان ملک
کی عادات وخیالات پر لحاظ کرکے حکومت واحتشام کو بالکل دخل ندیا بلکہ
ہر ایک کام کو سہولیت واسلوبی سے انجام دیا اسی نظر سے توشہ خانہ کے
زیور وجواہرات کی ترتیب فہرست یا موجودات بہی نہوئی اونکا اہتمام موروثی
کوٹہیاریون کو جو حفاظت کے ذمہ وربین بدستور مفوض رہا صرف انگریزی
پلٹن کا پہرہ علاوہ محافظان راج کے مقرر کردیا اور مضبوطی مکان سے
ہر طرح اطمینان کرکے اور دروازون پر قفل لگاکے کوٹہیاریون کو ہدایت
کردی کہ اگر خفیہ آمد رفت ہوگی تو مستوجب بازپرس ہونگے قفل کے سوا ان
پر چند مہرین کردین کہ اونمین سے ایک صاحب اسسٹنٹ کی تہی ومغز سردار
ریاست مثل مہاراؤ ہری سنگہ وٹہاکر راوت سنگہ توشہ خانہ کستیونہ کہلتا
تہا اور بجز موروثی کوٹہیاریون کے کوئی اندر نہین جاسکتا تہا اسیطرح
مال واسباب راج کے کل کارخانجات کو محفوظ کرکے جو لوگ قدیم سے اونکے
مہتمم تہے اونکو ہی مفوض کرکے ذمہ ور کیا گیا اسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ جب بتاریخ
گیارہوین اگست مسند نشینی ہونے پر مہاراجہ صاحب کو توشہ خانہ سپرد کیا
تو عرصہ درمیانی مین مال واسباب ریاست کی حفاظت کامل ہونے کے عوض
اونہون نے بدل شکریہ ادا کیا ؛

کاروبار ریاست نہایت ابتر وخراب تہے خزانہ خالی تہا مالگذاری مہینون

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تک وصول نہین ہوتی تہی فوج و دیگر ملازمان راج کی تنخواہ مدت سے چڑہی ہوئی تہی کہ سب نالان تہے طویلہ و گاؤخانہ وغیرہ کے حیوانات کی مہینون سے خبرگیری نہوئی تہی کہ نہایت خراب حال تہے اور فاقہ کرتے تہے شرشتہ جات ریاست مین بڑی بدنظمی تہی بعض مین اتنے اشخاص با اختیار تہے کہ اونمین سے کوئی ایک بخصوصیت افسر و ذمہ ور متصور نہین ہوسکتا تہا بعض مین ایسی بے اختیاری تہی کہ کل ملازم مہاراجہ صاحب کے احکام زبانی کے بموجب عمل کرتے تہے ٭

ان شرشتہ جات سے ضروری نقشہ جات حاصل کرنے مین بڑی مشکل ہوئی بعض مین کوئی حساب نہ تہا بعض کے ملازم ایسے جاہل تہے اور اونکو نقشہ جات کا دینا منظور نہ تہا کہ جب تک پنچایت سے کمال تاکید و نگرانی نہوئی نہ دیسکے ٭

مہاراجہ مرحوم کی مقرر کی ہوئی پنچایت مین پنڈت سن پہول منشی دیبی سہائے مان مل راکہیچہ - شاہ سکل کوچر - دہن سکہہ داس کوٹہیاری تہے اور افسران شرشتہ جات مال مین لکہمی چند نایتہ فوجداری مین جواہر مل کوچر اور اوسکے بعد ہیرالال مندرہ اور دیوانی مین چہوگ مل تہے انہین اہلکارونکو وہی کام حسب ضابطہ سپرد کرکے ہدایت کی کہ اپنے اپنے کام کو محنت و تندہی سے انجام دیتے رہین ٭

ہر ایک بڑے معاملہ کی پنچایت کے اجلاس کامل مین بحث ہوتی تہی اور ہر ایک سردار کو اجازت بلکہ ترغیب دیگئی کہ اپنی راے کا آزادی سے اظہار کرے اور بنظر سہولیت انصرام کار اور سردارون کی ذمہ وری خاص بالکل منقوش

خاطر ہونے اور ہر ایک کی مخصوص لیاقت مستعمل ہونے کی غرض سے یہہ تجویز
ہوئی کہ منشی دیبی سہاے کل کاغذات محکمہ ایجنسی و شعبہ استیصال ٹھگی و
ڈکیتی کی پنچایت مین پیش کیا کرے اور کل مقدمات فوجداری ابتدائی و اپیل
کی ترتیب و تحقیقات کرے اور محکمہ عدالت فوجداری مین احکام محکمہ پنچایت کی
تعمیل ہونے کی خبر گیری کرے۔ دیوانی عدالتون کی نگرانی اور تیاری حسابات
پنڈت من پھول کو مدد دینے کی خدمت مان مل سے متعلق ہوئی شاہ مل کو
منڈی یعنی شعبہ سایر و مودیخانہ و فیلخانہ و طویلہ و دیگر دواب خانجات
مفوض ہوئے کہ اونکے حسابون کی جانچ و پرتال کرکے ہر روزہ پنچایت مین
حساب داخل کیا کرے مندرون مین اجناس مصرف روزمرہ اور ملازمان
راج کو پیٹیہ تقسیم کرنیکا ذمہ ورہے۔ دہن سکھہ داس کو ترتیب حسابات شعبہ
جات مثل توشہ خانہ و تعمیرات و شتر خانہ و رتھہ خانہ وغیرہ کا کام سپرد ہوا اور
بہی ہدایت ہوئی کہ پرگنات کے حساب و نقشہ جات کو درست کرکے پنچایت
مین پیش کرے۔ پنڈت من پھول کے ذمہ کل پیچسردارون کی کارکردگی
کی نگرانی اور کاغذات متعلق فوج و جمع و خرچ ریاست و شعبہ مال کا اہتمام
خاص قرار پائے ؛

تحصیلداران و تہانہ داران و دیگر اہلکاران راج کی خدمات و اختیارات
کی حدین مقرر ہوئین کل قیدیان تحصیلات کے صحیح و باضابطہ نقشہ جات
طلب ہونیکا حکم ہوا اور ہدایت ہوئی کہ بلا منظوری خاص محکمہ پنچایت کے
کوئی غیر معمولی خرچ نکیا جاوے یہہ بہی حکم ہوا کہ کل زر سرکاری راج کے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مورو ثی خزانچی کی تحویل مین بمقام بیکانیر رہے اور بلا حکمنامہ دستخطی پنچپران
وصاحب سررشتہ کے جسمین ضرورت خرچ کی مفصل لکھی جاوے کوئی رقم ادا
نکیجاوے اس غرض سے کہ بیش قرار و بیکار ملازمان راج کو بہ ادائے تنخواہ
برخاست کیا جاوے ساہوکاران شہر سے پچیس ہزار روپیہ قرض لیا گیا کہ
اونہون نے بخوشی تمام دیا ؛

کارروائی تحریری کے امثلہ مرتب کرنیکا طریقہ بیکانیر مین پنڈت منن بہول نے سنہ ۱۸۶۹
مین جاری کیا تہا اور جہانتک ممکن تہا اوسپر لحاظ رکہا مگر مہاراجہ صاحب
مرحوم کی حضوری و مقرب وگولہ اکثر مقدمات کو اپنے اختیار مین لیکے بالکل
زبانی کارروائی کرتے تہے مگر بعد انتقال مہاراجہ صاحب کے تیاری و ترتیب وحفاظت
امثلہ مقدمات و تیاری نقشہ جات کارکردگی و تحریر حساب کل سررشتہ جات
کا باقاعدہ سررشتہ بہ پیروی قواعد مروجہ علاقہ انگریزی برابر جاری رہا
اور حالات ملکی آگہی عام کیواسطے جمع ہوکے ضبط تحریر مین آئے دیسی اہلکارون
کی مخالفت اور ریاست کی بدنظمی اور دفتریان راج سے حالات بمشکل
دریافت ہونے کی وجہ سے یہہ کام سہل نہ تہا مگر باوصف انواع مشکلات
کے اس خوبی سے انجام کو پہونچا کہ بتاریخ ۲۲- جنوری سنہ ۱۸۷۳ وقت حصول
اختیار مہاراجہ صاحب صاحب ایجنٹ گورنر جنرل دفتر کو ملاحظہ کرکے بہت
خوش ہوئے اور جس آسانی سے ہر سررشتہ کے حالات تحقیق کئے تہے اور جسطرح
مقدمات کی ترتیب ہوئی اور جس سے جلدی ہر ایک مثل برآمد ہوسکتی تہی
اوس سے بہت تعجب ہوا ؛

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

محکمہ پنچایت کو دو کامون کا بندوبست کرنے کی بہت ضرورت تہی۔

اول حسب دستور راج مہاراجہ صاحب جدید کی رائیون کیواسطے معقول جاگرین تجویز کرنا۔

دوم چورو و بہادران کے ٹہاکرون کی جاگرین اول تو بعلت بغاوت بمرور عرصہ ساٹہہ سال ضبط ہو گئی تہین اور پہر جو گانواونکے پاس تہے اونکو بہی مہاراجہ صاحب مرحوم نے ضبط کرکے اونمین سے بعض اورون کو دیدئے تہے اور اونکی درخواست واگذاشت چورو بہادران کو نامنظور کیا کہ اس سبب سے وے بارو ٹہیہ یعنی باغی ہوکے استغاثہ کرتے پہرتے اونکے واسطے معقول معاش مقرر کرنا ضرور تہا مگر علاوہ عطیات قدیم مثل جاگیرات پٹہ دار و مدد معاش بطور پنشن و متعلقہ مندر و خیرات و بالعوض نوکری کے مہاراجہ صاحب مرحوم نے اپنے عہد مین دیہات بہ تعداد کثیر پردیسی لوگون اور اشخاص مورد عنایت و مستورات زنانہ محل کو دیکے فہرست دیہات خالصہ کو ایسا کم کردیا تہا کہ خرچ و نقصان ریاست کے بغیر اونمین سے کسیکو جاگیر جدید دینے کی گنجایش نہی ریاست بیکانیر کے ۱۸۱۴ دیہات مین سے صرف ۲۶۳ یعنی پانچوین حصہ کے خالصہ یعنی تحت خاص دربار مین ہین باقیماندہ ۱۵۱۴ جاگیرون مین منقسم ہین اس صورت مین محکمہ پنچایت کو بجز اسکے کچہہ چارہ نہوا کہ بقدر اس ضرورت کے جو جاگیرین براہ واجب ضبط ہوسکین شامل خالصہ کرین چنانچہ حسب صلاح و منظوری مہاراجہ صاحب دیہات مندرجہ ذیل ضبط ہوئے۔

اول رتن پوری پرگنہ راجگڈہ جمعی دو ہزار روپیہ ٹہاکر بشن سنگہ پٹہ دار

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو لر علاقہ مارواڑ کو کہ ریاست بیکانیر مین کچھہ حق نہین رکہتا ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب مرحوم نے صرف براہ مہربانی دیا تہا ؛

دوم وسوم سورج دیسر و پنڈت والی پرگنہ ہنومان گڈہ جمعی دو ہزار چار سو روپیہ کہ ۱۸۶۹ء مین مہاراجہ صاحب مرحوم نے براہ عنایت علاوہ موضع دوسارنہ جمعی پانسو روپیہ جاگیر قدیم کے صاحبزادہ خداداد خان کو عطا کئے تہے اوسکے پاس جودہ پور مین بڑی جاگیر ہے اور بیکانیر مین اوسکا کچھہ حق نہین ہے ؛

چہارم مالاسر چیرہ جسراسر جمعی آٹھہ سو روپیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے بمرور عرصہ بیس سال شیام سنگہ والد ٹہاکر ہری سنگہ شیخاوت شیام گڈہ والہ علاقہ جے پور کو صرف بنظر مہربانی دیا تہا یہہ ٹہاکر شیام گڈہ مین رہتا ہے بیکانیر مین اوسکا کچھہ حق نہین ہے ؛

پنجم ربیہ پرگنہ چورو جمعی پندرہ سو روپیہ ۱۸۶۷ء مین حکیم کرامت علی ملازم دربار کو بالعوض تنخواہ ملا تہا اب محکمہ پنچایت نے گانو ضبط کرکے حسب دستور نقد تنخواہ مقرر کردی ہے ؛

ششم بہیلو تحصیل پانچو جمعی ہزار روپیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے سمت ۱۹۲۲ مین راول کون کرن ریواڑی والہ کو دیا تہا لون کرن گوپال دیو کا بیٹا ہے اور گوپال دیو کے استمرار واقع ریواڑی بجرم سازش تلارام باغی ضبط ہوگئے تہے۔ لون کرن گانو چہوڑ کر چلا گیا دربار نے گانو ضبط کرلیا ؛

ہفتم اِنندا پرسر پرگنہ سیاہ کوٹی جمعی پانسو روپیہ سمت ۱۹۲۲ مین ٹہاکر

بہبوت سنگھ پوہکرن علاقہ مارواڑ والہ کو کہ اوسکا بہی کچھہ حق نہین ہے ملا تہا

ہشتم مینگو سر یا پرگنہ سجان گڈہ جمعی چار سو روپیہ بمرور بارہ سال ٹہاکر پرتاب سنگہ کو بطور مدد معاش ملا تہا مگر وہ باغی وڈکیت ہو گیا اس سبب سے گانو ضبط ہوا ۔

نہم و دہم پہوگلہ درد رآدر پورہ پرگنہ سیاہ کوٹ جمعی ڈہائی سو ڈیڑہ سو روپیہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے سمت ۱۹۲۴ مین ٹہاکر انند سنگہ مندلوہ شیخاواٹی علاقہ جے پور کو دئے تہے شیخاواٹی مین اس ٹہاکر کے پاس ٹری جاگیر ہے اور بیکانیر مین اوسکا حق نہین ہے اسواسطے دیہات ضبط ہوئے عرصہ دراز کی بحث و تکرار کے بعد کہ مخالف فریق کے عذر و اعتراض سے ہوئے تہے ماجی بہٹیانی جیصاحبہ اور ٹہاکران ریاست نے مہاراجہ ڈونگر سنگہ صاحب کو جنکی عمر کا اٹہارہوان سال بہ تاریخ یکم ستمبر سنہ ۱۸۷۲ ختم ہوا تہا وارث ریاست قرار دیا اور سرکار انگریزی نے منظور کیا بذریعہ چٹھی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل مورخہ ۲۳ - جولائی حکم منظوری صادر ہوتے ہی بتاریخ ۱۱ - اگست ۱۸۷۲ اونکی مسند نشینی رسم و رواج ملک کے بموجب عمل مین آئی اوسیوقت سے اونکی تعلیم کی تدبیر ہوئی طریقہ انصرام کار سے آگاہ کیا گیا اور فرایض حاکمانہ کی ذمہ وری اور اونکی انجام دہی کے قواعد بخوبی ذہن نشین کئے گئے اُردو اور ہندی کسیقدر بیشتر سے جانتے تہے اب اونکے بڑہانے کیواسطے مستعد اوستاد مقرر ہوئے نوشتخواند حسب قاعدہ وبلاناغہ ہوتی تہی اور صاحب اسسٹنٹ امتحان لیتے تہے پنڈت من پہول اور دیگر سرداران

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنچایت ہر روزہ حاضر ہوکے کاروبار ریاست کا عرض حال کرتی تہی اور صاحب
اسسٹنٹ زمانہ سابق کی ابتری و بیضابطگی اور تدبیرات اصلاح مجریہ
محکمہ پنچایت سے مطلع کرنے مین کبھی کوتاہی نہین کرتے تہے اونہون نے مہاراجہ
صاحب کو کاروبار ریاست پر دل لگانے اور مقدم شستہ جات ریاست
کو بذات خاص ملاحظہ کرنے پر آمادہ کیا اور یہہ بہی کہ اپنی عقل کے زور سے
تجویز کیا کرین اور بحسب ضرورت اورون سے صلاح کیا کرین مہاراجہ صاحب
صحیحت پذیر اور معقول پسند ہین اونکی طبیعت ذکی ہے اور نوشتخواندار اردو
اور ہندی مین اچہی مہارت رکہتے ہین اور اخلاق و گفتگو مین بہت ترقی کی
ہے ؛

بتاریخ ۲۲ - جنوری ۱۸۷۳ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے دربار عام مین بکمال
حشمت و تجمل مہاراجہ ڈونگر سنگہ صاحب کو سرکار انگریزی کیطرف سے خلعت
اور ریاست کی مہرین اور اختیار نظم و نسق ریاست کہ اسوقت بطور سرپنچ
صاحب اسسٹنٹ کو تہا سپرد کیے اور بہ امداد پنڈت من پہول بذات خاص
کام کرنے کی صلاح دی ؛

پنڈت من پہول کمپنین ستارہ ہند وزیر ریاست سابق اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنر درجہ اول ملک پنجاب نے آٹہہ مہینے کے عرصہ مین صاحب اسسٹنٹ
کو بہت مدد دی اوسکی نیک چلنی اور خیر خواہی سرکار انگریزی مشہور و
معروف ہے اوسکی لیاقت کارکردگی کہ بہ تحت حکومت لارڈ لارنس صاحب
سر ہنری لارنس صاحب و سر روبرٹ منٹگمری صاحب و سر دونلڈ میکلوڈ صاحب

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

واونرایبل مسٹر ڈپوس صاحب پنجاب مین حاصل کی تہی باتفاق علم وتجربہ
اس ملک کی کارروائی محکمہ پنچایت کی کامیابی مین بہت کارآمد ہوئی ہے جب
سے بیکانیر مین آیا اوس نے ریاست کی خرابیون کے دفعیہ اور اجرار اصلاح
واسلوبی کاروبار مین بہت کوشش کی اور معاملات فیمابین دربار وٹھاکران
مین باوصف مخالفت قدیم اہلکارون کے بلارورعایت عمل کرکے ریاست
مین خدمات نمایان انجام دین تصفیہ ٹھاکران کہ ۱۸۶۹ء مین کیا تہا اور کارروائی
مقدمہ ٹھاکر میگھہ سنگھ گنڈیلی والہ کہ پیشگاہ نواب وایسرائے وگورنر جنرل ہند
وصاحب وزیر سلطنت ہندوستان سے منظور ہوچکے ہین وبندوبست
مالگذاری پرگنہ ہنومان گڈہ کہ صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو پسند ہوا اوسکی
خدمت مین تحسین وآفرین کے لایق ہین ؛

دیگر پنچہ داران راج مین سے دہن سکھہ داس بتاریخ ۱۳ - اکتوبر ۱۸۷۲ء مرگیا
اور مان مل ودیہی سہاے نے بذریعہ معلومات ملک راج کی اصلاح وانتظام
مین بدل کوشش کرکے پنڈت من پہول اور صاحب اسسٹنٹ کو بہت مدد
دی اور جس حالت مین اونکو معلوم تہا کہ ہمارا یہہ عمل گولون کے خلاف ہے
اور وے ہمارے افعال کو بطرز مخالف ظاہر کرکے مہاراجہ صاحب کو ناراض
کراوینگے اونکا اس خوبی سے انصرام کارکرنا ازبس تعریف کے لایق ہے ؛

۱۸۷۳ء و ۱۸۷۴ء مین معزز ٹھاکران ودیگر رعایاے ریاست بیکانیر کی عرایض بشکایت
خرابی انتظام ودست اندازی اشخاص ہر فرقہ معاملات ریاست مین وصول
ہوکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے بذریعہ خریطہ یکم اگست ۱۸۷۳ء مہاراجہ صاحب

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو بد نظمی ریاست اور مہاراجہ سردار سنگھ صاحب مرحوم کے اقرار اصلاح
انتظام سے آگاہ کرکے ہدایت کی کہ بجلدی تمام کوشش کرکے اوس اقرار کا
ایفا کرین اور ہمدران حال صاحب اسسٹنٹ کو مہاراجہ صاحب کے معاملات
مالگی مین دست اندازی کرنے اور گورنمنٹ کے منشا عملدرآمد مبنی اقرار مہاراجہ
صاحب مرحوم سے تجاوز کرنے کی ممانعت کی کہ صاحب موصوف نے اوس پر
بخوبی عمل کیا خریطہ کی عبارت نے کہ بہت صاف وصحیح مگر دوستانہ تہی مہاراجہ
صاحب کے دلپر ایسا اثر پیدا کیا کہ اونہون نے فی الفور احکام جاری کئے
اگر اوسپر اچھی طرح عمل ہوا تو ضرور باعث ترقی انتظام ریاست ہونگے ؛
بتاریخ ۳ - دسمبر ۱۸۷۳ء پنڈت من پھون بسبب بیماری کے بیکانیر کی نوکری
سے مستوفی ہوا مہاراجہ صاحب نے بعطار خلعت و دیہہ جاگیر اوسکو عزت وآبرو
سے رخصت کیا اور بجاے اوسکے اپنے والد مہاراج لال سنگھ کو پنچسردار مقرر
کیا مان مل وشاہ مل بدستور داخل پنچایت رہے مہاراجہ صاحب نے جون مین
ربی سہاے کو موقوف کرکے بجاے اوسکے جسونت سنگھ بید کو مقرر کیا لال سنگھ
کے تحت مین سردارون نے اچھی طرح کام کیا اوسکے تقرر کے بعد نا اتفاقی کی
کوئی شکایت نہوئی ؛
شروع سال مین اہلکارون کے ظلم کی بہت شکایت ہوئی کہ اکثر مقدمات دربار
تک پہونچے کہ اونمین ظالم اہلکارون کو سزا اور مظلومون کی حقرسی ہوئی
اور آیندہ کے ظلم وتشدد کا انسداد ہوگیا ؛
۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب نے مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل

ومعزز سرداران ریاست بمقام سانبہر علاقہ جے پور جاکے کرنل سر لیوس پیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ سے ملاقات کی ۲۴- ستمبر ۱۸۷۴ء کو بیکانیر سے روانہ ہوئے تھے اور ۵- اکتوبر کو ملاقات ہوئی صاحب ممدوح کی دوستانہ نصیحتون سے مہاراجہ صاحب اور سرداران کو بہت فایدہ حاصل ہوا اور اونکے اخلاق وخاطر وتواضع سے بہت خوش ہوئے ۔

اثنار راستہ ٹھاکر صاحب کچاون علاقہ مارواڑ نے بڑی مہانداری کی مہاراجہ صاحب کا ارادہ تھا کہ اس سفر کے ساتھہ اپنے علاقہ مین عرصہ تک دورہ کرین مگر نحوست زمانہ سے بہ استماع خبر انتقال اپنے بھتیجے مہاراناصاحب والی اودے پور کے بتاریخ ۱۹- اکتوبر دارالریاست کو واپس آئے اور اونہیں ایام مین مہاراؤ راجہ صاحب والی الور کا انتقال ہوا کہ دونون واقعات کے سبب سے ریاست بیکانیر مین ماتم رہا خصوص حادثہ الور کی وجہہ سے کہ مہاراؤ راجہ صاحب مغفور کی ہمشیرہ نروکی جی کے ساتھہ ۱۸۵۵ء مین مہاراجہ سردار سنگھ صاحب مرحوم کی شادی ہوئی تھی ہندوستانی رئیس کے مرنے سے کل خلایق پر سخت مصیبت آتی ہے ان صدمات کے سبب سے حدود ریاست بیکانیر کے اندر ایک سال تک شادی وغیرہ تہنیت وتہوارون کی رسمین بالکل موقوف رہین گوشت وشراب کے استعمال کی مطلق ممانعت رہی اور ایک مہینے تک بازارون کی دوکانین بند ہوکے تجارت نہونے پائی اور نجار وآہنگر وغیرہ پیشہ ور لوگ اپنا کام نکرنے پائے پس جو لوگ محنت روزمرہ سے معاش پیدا کرتے ہین اونپر بہت سختی گذری ۔

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بتاریخ ۲۲- فروری ۱۸۷۵ء مہاراجہ صاحب کی نسبت مہاراؤ صاحب والی
کچھ کی دختر کے ساتھہ ہوئی معتمد دربار کچھ نے مہاراجہ صاحب کے ٹیکہ کیا اور
دربار بیکانیر نے اوسکو حسب قاعدہ منظور کیا اگرچہ شادی کی کوئی تاریخ
مقرر نہوئی مگر مشہور تہا کہ دو برس کے اندر ہوگی ؛

بتاریخ ۱۵- فروری ۱۸۷۵ء بتقریب شادی دختر چمن رام مہاجن ساکن جودھپور
اوسکے گہر برات آئی تہی اور ایک کہنہ بوسیدہ مکان کی چھت پر آدمی بکثرت
جمع ہوگئے تہے یکایک چھت ٹوٹ پڑی اوسکے صدمہ سے بارہ آدمی مرگئے
اور بہت سے مجروح شدید ہوئے ؛

انتظام ریاست بدستور محکمہ پنچایت کے اہتمام سے بہ افسری لال سنگہ والد
مہاراجہ صاحب ہوتا رہا اور پنچسردار قلعہ مین جہان مہاراجہ صاحب رہتے
ہین انصرام کار کیواسطے جمع ہوتے رہے اگرچہ لال سنگہ خود کام نہین کرتا ہے
کر معاملات عظیم اوسی کی منظوری سے طے ہوتے ہین مہاراجہ صاحب پنچایت
کے ذریعہ سے کام کرتے ہین اور لال سنگہ کو بہت مدد دیتے ہین دسمبر ۱۸۷۵ء
مین مہاراجہ صاحب نے عہدہ پنچسرداری پر کہ مدت سے خالی تہا مہاراؤ
ہری سنگہ کو مقرر کیا ؛

بتاریخ ۲۵- جنوری ۱۸۷۶ء جن رئیسون نے بمقام آگرہ شہزادہ پرنس آف ویلز
صاحب کا استقبال کیا اونمین مہاراجہ صاحب بہادر بہی شریک تہے دوسرے
روز مہاراجہ صاحب نے شہزادہ صاحب کیخدمت مین شرف ملازمت حاصل
کیا اور تیسرے روز بتاریخ ۲۷- جنوری شہزادہ صاحب نے مہاراجہ صاحب

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیرہ پر رونق افروز ہو کے اعزاز و امتیاز بخشا یہہ ملاقاتین بہت شوکت و تجمل
سے ہوئین اور حکام کو نہایت خوشی ہوئی کہ تاریخ بیکانیر مین اونکا حال بہت
عظمت و ناموری سے ہمیشہ کیواسطے ثبت ہوگا اور جس اخلاق و اشفاق سے
شہزادہ صاحب ہندوستانیون سے پیش آئے اوس سے مہاراجہ صاحب
اور اونکے ہمراہی نہایت خوش و محظوظ ہوئے ٭

نومبر ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ صاحب مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل
سرداران و متصدیان ریاست جاترا کیواسطے روانہ ہوئے اول سانبھر گئے
اور وہان سے بسواری ریل دہلی و سہارن پور و رُوڑکی ہو کے ہردوار
کو گئے اور پھر سہارن پور مین واپس آکے متھرا و ہاتھرس کو گئے اسکے بعد
الہ آباد و بنارس و گیا و بیجناتھ کی جاترا کرکے وقت معاودت بنارس مین
دس روز قیام کرکے مذہبی رسمیات ادا کین بنارس سے براستہ اجودھیا
عرف فیض آباد و لکھنؤ و کانپور ہو کے آگرہ مین داخل ہوئے پیشتر سے تجویز
کی گئی تہی کہ شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کے استقبال مین شریک ہونیکی
واسطے بروقت پہونچ جاوین چنانچہ آگرہ مین بتاریخ ۲۱ - جنوری پہونچ گئے
اور لشکر بہی بیکانیر سے قریب تین سو میل طے کرکے اونکے داخلہ سے چند روز
پیشتر آگرہ مین پہونچ گیا صاحب ایجنٹ گورنر جنرل آگرہ مین بمقام سٹیشن ریل
مہاراجہ صاحب کا استقبال کیا آگرہ مین بیکانیر کی فوج کی موجودات بہت اچھی
ہوئی اور چونکہ زمانہ قیام آگرہ مین بیکانیر والون مین سے کیسکی کچھہ شکایت
نہوئی اور وے کل راجپوتانہ مین سب سے کم شایستہ ہین کہ بعض نے کبھی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

گریزی عملداری مین قدم بہی نرکہا تہا اونکا چلن ورویہ بہی نہایت تعریف
لایق ہے ؛

لب لفٹنٹ گورنر صاحب کی دعوت سے مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے
ہین اونکو اکثر ہندوستانی رئیس وشریفون سے ملنے کا اتفاق ہوا
ر مہاراؤ راجہ صاحب بوندی اور مہاراجہ صاحب کشن گڈہ سے ملاقات
شہزادہ پرنس آف ویلز صاحب کی تشریف بری کے بعد لشکر بیکانیر کا
ہ سے کوچ ہوا کہ بتاریخ ۲۶ - فروری مہاراجہ صاحب اور صاحب اسسٹنٹ
انیر مین داخل ہوئے ؛

سفر بہت عمدگی سے ہوا کہ اثنار راستہ کوئی واردات نہوئی صاحب اسسٹنٹ
مہاراجہ صاحب اور اونکے ہمراہیون کو تربیت یافتگی کے فواید وعجائبات
سرکار انگریزی کے عظیم الشان کارخانجات دکہاکے اونکا علم وتجربہ زیادہ
مین کبہی کوتاہی نہ کی جسوقت تار برقی کو دیکہا اور اوسکے عمل کی کیفیت
حیرت مین آگئے کہ اسپر کیونکر خبر جاتی ہے ریلوے کے فواید سے جس نے
صدہا کوس کے سفر کو چند روز مین بہ آسایش وآسانی طے کرادیا نہایت
ہوئے جمنا کے پلون کو دیکہہ کے حیران وششدر رہ گئے روڑکی
خانہ کی نہایت تعجب سے تعریف کی الہ آباد کے سلح خانہ اور سہارن پور کے
اری طویلہ کو دیکہہ کے بہت محظوظ ہوئے مگر جسقدر تعجب اونکو بخلاف ہیئت
وطن کے اس ملک کی زراعت وسرسبزی دیکہنے سے ہوا اور کسی شے
نہوا علاقہ انگریزی مین سفر کرنے سے نوجوان مہاراجہ صاحب کی طبیعت

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کو بہت وسعت حاصل ہوئی ہے اور اونکی تقریر وطرز بود باش سے ظاہر ہے کہ اونکی عقل ودانائی مین بہت اضافہ ہوا ہے کہ انتظام ریاست کو ترقی دینے مین بہت کارآمد ہوگا ؛

اس سال مین بعض کمینہ بدمعاشون کی سازش سے مہاراجہ صاحب کو بذریعہ زہر ہلاک کرنیکا اقدام ہوا ایک روز شام کیوقت مہاراجہ صاحب نے اپنا جفت پاپوش طلب کیا اوسمین مصالحہ بہرا ہوا تہا کہ تحقیقات سے زہر آلودہ ثابت ہوا اگر مہاراجہ صاحب نے بروقت مطلع ہوکے بہ احتیاط وتامل تمام تحقیقات نہ کرائی ہوتی تو غالب ہے اس معاملہ سے شورش پیدا ہوکے چند آدمی ہلاک جاتے مگر مغز سرداران واہلکاران ریاست کی کمیٹی مقرر کرکے تحقیقات کرائی اور کمیٹی نے چند روز تک ضبط وتحمل سے تفتیش حال کرکے رپورٹ کی کہ بعض کمینہ اشخاص نے حسب تحریک مہاراج کہڑگ سنگہ اور اونکے اہل قبیلہ اور ٹہاکر مہاجن بہ نیت ہلاکت مہاراجہ صاحب زہر آلودہ مصالحہ تیار کرکے اون کی پاپوش مین لگایا ہے ؛

مہاراج کہڑگ سنگہ مہاراجہ صاحب کے راجوی یعنی رشتہ دارون مین سے ہین وقت انتقال مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مرحوم کے اونکے نبیرگان مین سے ایک دعویدار مسند نشینی تہا اب بہی فکر کار سازش کا مقصود یہہ تہا کہ مہاراجہ صاحب مرجاوین تو اوسکو بجاے اونکے مسند نشین کرین بعد تحقیقات وثبوت جرم یہہ لوگ مختلف میعادون کی قید سے سزایاب ہوئے ؛

طبعی بیماری سے بہی اس سال مین مہاراجہ صاحب نے بہت تکلیف پائی

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اول ایک بے علم و ناتجربہ کار معالج کے علاج سے مرض روز بروز بڑہتا رہا
جب بہت طول پکڑ گیا حسب فہمایش صاحب اسسٹنٹ مسٹر جارج سمتھ صاحب
نیٹو ڈاکٹر کا علاج شروع کیا کہ اوس سے آرام ہوگیا ٭

انتظام ریاست بدستور پنچہ داران راج کے اہتمام سے جنمین مہاراج لال سنگھ
سرپنچ ہین ہوتا رہا صرف ایک سردار شاہ مل کہ بہت ضعیف العمر تہا دسمبر
مین مرگیا مہاراجہ صاحب سردارون کا بہت ادب و لحاظ کرتے ہین زیادہ تر
کام بذات خود کرتے ہین صاحب اسسٹنٹ کی صلاح کو بہت مانتے ہین بلکہ
اکثر خود صلاح لیتے ہین ٭

۱۸۷۶ء مین عرصہ تک دربار بیکانیر مہاراجہ صاحب کی شادی کی تیاری
مین مصروف رہا اول شادی کی تاریخ ۱۹- جنوری قرار پائی تہی مگر مہاراجہ
صاحب کی طبیعت ناساز ہونے کے سبب سے ۱۲- فروری مقرر ہوئی مہاراجہ
صاحب مع صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل بتاریخ ۲۲- دسمبر روانہ
ہوکے بڑی بڑی منزلون سے براستہ پالی و ایرن پورہ و سروہی و آبو و
ڈیسہ بتاریخ ۲۹- جنوری شہر بھوج دارالحکومت ملک کچھہ مین داخل ہوئے-
ایک معزز سردار اور چند اہلکاران نے بھوج سے آکے سرحد ریاست کچھہ پر
استقبال کیا اور دارالحکومت سے دو میل کے فاصلہ پر کچھہ کے نوجوان راؤ
صاحب ملاقی ہوئے کہ دونون رئیس مع اپنے اپنے سرداران و اہلکاران کے
کہ ہر ایک بہت نفیس و پر تکلف پوشاک سے ملبوس تہا بکمال حشمت و تجمل بالاتفاق
شہر مین پہونچے شہر کے قریب مناسب مقام پر مہاراجہ صاحب کے لشکر کا دیرہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوا کہ اوس مقام کو اہالیان راج کچھہ نے پیشتر سے آراستہ کر رکہا تہا جس راستہ
سے سواری گذرے اوس پر جا بجا نشانات نصب تہے اور تماشائیون کا ہر جگہہ
ہجوم تہا شہر مین بڑے اہتمام سے روشنی ہوئی ؛

۲- فروری کو شب کے وقت رسمیات شادی ادا ہوئین ۹- فروری کو
مہاراجہ صاحب منڈوی کو کہ بہوج سے بفاصلہ ۳۶ میل ساحل سمندر پر بندرگاہ
ہے گئے وہان اونکو دو روز لگ گئے کہ وہان سے مہاراجہ صاحب مع چند
ٹہاکران و متصدیان دُخانی کشتی مین سوار ہو کے دُوارکا کو گئے تہے اگرچہ
کشتی صرف پانچ گہنٹہ مین پہونچ گئی مگر اس قلیل عرصہ مین اونکے ہوش و حواس
جاتے رہے اونمین سے اکثر نے کشتی کی جنبش سے بہت تکلیف پائی اور اس
مصیبت مین اپنے اشٹ دیو کرنی ماتاجی کو یاد کر کے جان بخشی کیواسطے
منت سماجت کی اور بہ آواز بلند توبہ کی کہ اگر ماتاجی اپنی دیا سے ہمکو صحیح
و سالم بیکانیر کے ٹیبون مین پہونچا دینگے تو کشتی مین سوار ہونا تو درکنار ہی
سمندر کیطرف کبہی رخ نکرینگے غرض بمشکل تمام آفت سے پیچہا چہوڑا کے کمال
اضطرابی کے ساتہہ زمین پر آئے اور جان بسلامت لانے کے عوض ہزار شکر
کیا روساء بیکانیر مین سے سابقاً راے سنگہ ۱۵۹۳ء مین دوارکا کو گئے تہے پہر
کوئی نگیا اب مہاراجہ صاحب اور اونکے ہمراہی اس سفر کے بہت نازان
ہین ۱۹- فروری کو مہاراجہ صاحب مع رانی صاحبہ کے بہوج سے معاود
ہوئے چونکہ بیکانیر مین پہونچنے کیواسطے نجومیون نے تاریخ مقرر کی تہی کہ اوس
تاریخ پر نہ پہونچنے کی صورت مین مہاراجہ صاحب کو تین مہینے تک شہر سے باہر

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قیام کرنا پڑتا اس سبب سے تیس تیس میل کی منزلین طے کرنی پڑین کہ راستہ مین گرمی کی شدت اور راستہ کی مکان سے ہمراہیون نے بہت تکلیف پائی آخرکار بتاریخ ۱۷۔ مارچ مہاراجہ صاحب بیکانیر مین داخل ہوگئے ؛

اثنا راستہ صاحب انگریز نے جنکے علاقہ مین ہوکے گذر ہوا مہاراجہ صاحب کی بڑی خاطر و تواضع کی اور باوصف مسافت دراز قریب گیارہ سو میل کے لشکر مین کوئی واردات نہوئی اور نہ ہمراہیان لشکر مین سے کسی کی نسبت کسی قسم کی زیادتی کی شکایت ہوئی ؛

اکتوبر مین مہاراجہ صاحب کے نام نواب ویسرائے وگورنر جنرل صاحب بہادر کشور ہند کا خریطہ بہ ارشاد شریک ہونے جلسہ اعلان خطاب مستطاب قیصرہ ہند مین ورود ہوا تھا مگر اوس سے پیشتر شادی مقرر ہوجانے کے سبب سے مہاراجہ صاحب اوسکی تعمیل نکرسکے تاہم بتاریخ یکم جنوری بیکانیر کے لشکر مین جہانتک ممکن تہا رسمیات تہنیت ادا ہوئین اور صاحب اسسٹنٹ نے جلسہ دہلی کے مقصود اور اوسکے فواید سے جو ہندوستان کو حاصل ہونے والے ہین مہاراجہ صاحب اور اونکے ہمراہیون کو بخوبی آگاہ کردیا ؛

اکتوبر و نومبر اور زیادہ تر دسمبر مین علالت طبیعت سے مہاراجہ صاحب نے بہت تکلیف پائی اور براہ دانشوری دربار کے بید و حکیمون کا معالجہ چہوڑکے جارج سمتھ صاحب نیٹو ڈاکٹر سے علاج شروع کیا ؛

بجز تقرر ہیرالال مندرہ کے کہ اگست مین بجاے شاہ مل متوفی مقرر ہوا انتظام ریاست مین کوئی تبدل نہوا مہاراجہ صاحب اور مہاراج لال سنگہ وزیر کے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

باہم بہت موافقت ہے مہاراجہ صاحب کار ریاست مین بہت توجہ کرتے ہین
اور پنچسر داروں سے ملنے کیواسطے ہر وقت تیار رہتے ہین مگر پنچسر داروں مین
باہم حسد و اختلاف ہے ہر ایک اپنے اور اپنے متوسلون کے واسطے سب سے
زیادہ اختیار حاصل کرنے مین کوشش کرتا ہے اور حتی الامکان دیگر سرداروں
کی راے و تجویز کو منسوخ و مسترد کرنے مین جہد کرتا ہے اس سے اجرار کار مین
بہت خلل و خرابی واقع ہوتی ہے اور ادنی ملازمون تک بطور فریق بندی
رنج و عناد رہتا ہے ۔

اور خود مہاراجہ صاحب کی نسبت یہی اخبار راجپوتانہ نیوس مورخہ ۳۱
مارچ ۱۸۷۶ء مین ایسا لکھا گیا ہے کہ ساہوکاران بیکانیر مہاراجہ ڈونگر سنگھ
صاحب کے بہت شاکی ہین کہ باوصف متواتر درخواستون کے شہر مین ڈاکخانہ
مقرر نہین ہونے دیتے اس سے سبکو تکلیف ہے مہاراجہ صاحب ہندی
مسلمانی یا عیسوی بلکہ کسی انسانی قانون کے پیرو و پابند نہین ہین اپنی مرضی
کے موافق مقدمات کا فیصلہ کرتے اور اپنی تجویز سے ایسے قواعد کہ خزانہ مین
داخلہ زر کثیر کیواسطے کارآمد ہون جاری کرتے ہین اور ہر لمحہ روپیہ پیدا
کرنے کی فکر مین رہتے ہین اس سبب سے رعایا محتاج ہو گئی ہے تجارت بند
ہے روپیہ بجاے دورہ کرنے کے دفن ہوتا ہے ارتکاب جرایم ترقی پہ ہے
اور کل ریاست مین آفت آرہی ہے نواب وایسرائے و گورنر جنرل صاحب کی
اطلاع کیواسطے یہہ حالات صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین عرض
کیے گئے ہین بیکانیر کے علاقہ مین دولتمند ساہوکار بہت ہین اور اکثر عمدہ

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ماموں مین زر کثیر خرچ کرتے ہین چنانچہ سیٹھہ راے بہادر سری بنسی لال رام رتن
جی نے کہ نہایت سخی و نامور ہین بیکانیر و بہاولپور کے درمیان جہان دور و
دراز تک پانی میسر نہین آتا تہا پچاس ہزار روپیہ دیکے تالاب تعمیر کرایا ہے اگر
مہاراجہ صاحب کیطرف سے اونکی تشفی و اطمینان ہو تو اونکے ذریعہ سے ملک
مین بڑی ترقی ہو ؛

جاگیرداران و ٹہاکران ریاست

جب سرکار انگریزی اور ریاست بیکانیر کے درمیان خط و کتابت شروع ہوئی
تو جاگیردار تین ٹہاکر تہے -

مہاجن بہادران چورو مہاجن بیکانیر و سرحد سرسہ کے درمیان واقع ہے
راے نام اوسمین ۱۴۰ دیہات ہین مگر آباد بہت کم ہین -

ٹہاکر بہادران کے پاس اوس زمانہ مین چوراسی گانو واقع سرحد حصار تہے
جب کبہی وہ غارتگری پر آمادہ ہوتا تہا علاقہ انگریزی مین فساد برپا ہوجاتا
تہا -

چورو سرحد شیخاواٹی پر واقع ہونے سے جب اوسکے قلعہ پر دباؤ ہوتا ہے تدبیرات
انتظام اچہی طرح کرسکتا ہے چورو مین اسی گانو ہین ؛

اسکے علاوہ ایسا ٹہاکر کوئی نہین ہے جسکے تیس سے زیادہ گانو ہون اور ایسے
بہی کم ہین جنکے بارہ سے زیادہ گانو ہون - مگر بیداوت جنکا ملک مارواڑ و
شیخاواٹی کی سرحد پر واقع ہے اور سرنگوت بیکا جو شمال مشرقی سرحد پر رہتے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین بڑی سرکش نسلین ہین خصوص بیداوت غارتگری کے بہت عادی ہین
بیکانیر مین مہاراجہ صورت سنگہ بہت زبردست وجوانمرد رئیس ہوا اپنے
عہد کے اوایل زمانہ مین اوس نے بیرونی دشمنون کو فتح کیا اپنے ٹہاکرون
کو مطیع کیا چور ولے لیا بیداوتون سے خراج لیا اور اکثر سرکشون کو جاگیر سے
بیدخل کیا اور بعض کو قید کیا اور مار ڈالا مگر کچہہ عرصہ بعد سرداران مخروج نے
اورون کی مدد سے اپنی جاگیرین لے لین ملک کو تاخت وتاراج کیا اور راج
کو بالاے طاق رکہدیا آخرکار سرکار انگریزی سے مدد مانگی ۱۸۱۸ء کا عہدنامہ
منضبط ہوا اور انگریزی فوج بیکانیر مین داخل ہوئے بارہ قلعہ جات ٹہاکرون
سے واپس لئے اور حصار سے سجان گڈہ تک ملک لیکے راج کی حکومت از سرنو قائم
کی چورو وبہادران دونون ضبط کئے مگر عرصہ تک انتظام کامل نہوا باغیون
کے مقابلہ مین انگریزی فوج راج کی مددگار رہتی کہ ہرطرح مدد دیگئی ؛
۱۸۳۴ء مین میجر فوسٹر صاحب حاکم برگڈ شیخاواٹی ہوکے جہنجہنون مین مقرر
ہوئے اس برگڈ مین ایک رسالہ بیداوتون کا تہا اوسکے خرچ کا بائیس ہزار روپیہ
سالانہ بیکانیر سے لیا جاتا تہا۔ میجر فوسٹر صاحب کے چست وسخت انتظام سے
بیکانیر کے بدمعاش ٹہاکرون کے واسطے ملک شیخاواٹی جاے پناہ نہا اور
اوسی ذریعہ سے قرب وجوار بیکانیر مین رئیس کی طاقت زیادہ ہوگئی کہ اوسنے
نے ٹہاکرون سے وہ روپیہ جو اول مہاراجہ صورت سنگہ نے مقرر کیا تہا وصول
کیا۔ میجر فوسٹر صاحب کا برگڈ برخاست ہوا تب ریاست ایسی زبردست ہوگئی
تہی کہ سرکار انگریزی کی مدد کی حاجت نرہی ۱۸۵۶ء مین چورو کے ٹہاکر نے

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

زبردستی اپنی جاگیر پر قبضہ کرنیکا ارادہ کیا مگر اوسکو بہ آسانی شکست دیکے
ید کرلیا - ٹھاکران علاقہ بیکانیر مطیع ہوگئے سرداران چورو وبہادران جوکسی
انہ مین بڑی زبردست تہے صرف تین تین چار چار گانوکے جاگیردار ہوکے
بن نظر رئیس رہنے لگے مہاجن والہ کے قریب ایک ثلث جاگیر ضبط ہوئی -
ب خواہش مہاراجہ صاحب محصول کا اضافہ ہوکے زمین بدل دیجاتی ہے
ر اسپر بہی کسی ٹھاکر کی جرأت نہین ہے کہ جیسا سابق مین کرتے تہے جاگیر چہوڑ
غیر علاقہ مین چلے جاوین اور وہان سے غارتگری کرین ؛
کانیر کی برابر راجپوتانہ کی کسی ریاست مین حقیت جاگیرداری پست اور
ج کی حکومت زبردست ہوئی ہے مگر صبر کا بہی انتہا ہوتا ہے اسواسطے
ربار کو لازم ہے کہ بنظر انسداد فساد جسطرح بعض ٹھاکرون سے کیا ہے سب
ٹھاکرون سے سلوک کرلے اور اونکو زیادہ زیر بار و ناراض نکرے ؛
ریاست کی تحصیلات وچیرہ جات مین ٹھاکرون کے دیہات واقع ہین مگران
ٹھاکرون کو مثل ٹھاکران مارواڑ وجے پور تحصیل کا اقتدار واستحقاق کامل
ین ہے بیکانیر مین ہمیشہ سے راج کو اختیار ہے کہ ٹھاکرون کے دیہات مین
تعارف اونکے محاصل وصول کرے ٹھاکر صرف مالگذاری کے مستحق ہوتے ہین
ن محاصل کے ایصال کیواسطے ہر سال ایک اہلکار معروف چیرایت متعین ہوتا
اسکے جانیسے ملک پر آفت نازل ہوتی ہے ہر ایک چیرایت جمعیت لیکے اپنے
لقہ مین دورہ کرتا ہے زر مطلوبہ وصول کرتا ہے مستقل حاکم رعایا کے درمیان
ہنے سے اونکی رضامندی پر نظر رکہتا ہے مگر چیرایت جو بالکل اجنبی ہوتے

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین دنیا و عاقبت کا کسیطرح خوف نکرکے سخت ظلم کرتے ہین سب سے زیادہ
ضروری اصلاح اس راج مین یہہ ہے کہ دیہات ٹھاکرون کے اس محصول کے
عوض زر نقد بہ تعداد معینہ ٹھاکرون کے ذمہ مقرر ہو جاوے چنانچہ جن ٹھاکرون
سے حال مین تصفیہ ہوا اونکے ذمہ رقم محاصل مقرر ہو گئی ہے محاصل متفرقات
ہر پرگنہ کی دوسرے پرگنہ سے بلکہ ہر ایک گانو کے دوسرے سے مختلف ہین
تحقیقات سے معلوم ہوا کہ خرچ دیہی و مالگذاری کے سوائے زمیندار بیس
قسم کے محصول ادا کرتے ہین یہہ محاصل ہر مقام پر صرف ایک قوم سے نہین
لئے جاتے ہین جاٹ لوگ جو بالکل زراعت پیشہ ہین تیرہ محصول دیتے ہین
اور اونکے علاوہ اکثر غیر معمولی محاصل مثل نیوتہ شادی یا ولادت خاندان
مہاراجہ صاحب یا تعمیر و مرمت قلعہ بیکانیر اوقات مختلفہ پر وصول کئے جاتے
ہین ۱۸۶۵ء سے ایک محصول بنام نہاد نذرانہ کہ لگان جاگیر سے دو چند سہ چند
تہا لیا جاتا تہا کہ اوسی پر ٹھاکرون نے متفق ہو کے سرکشی کی تہی اور جرمانہ
و قیمت مال لاوارث و مال منضبطہ و نذرانہ وراثت ٹھاکران و قیمت زمین سکنی
واقع قصاب سے راج مین زر کثیر پیدا ہوتا ہے ؛

راج بیکانیر کے جاگیردار اقسام مندرجہ ذیل کے راجپوت ہین —

راٹھوڑ بہاٹہی کچھواہہ شیخاوت پوار تنور سیسودیہ چندراوت
چوہان سانکہلہ —

اور سات دیگر اقسام ادنے ہین انمین سے ۱۰۵ تعظیمی سردار ہین جنکو خانگی
و عام درباروں مین مہاراجہ صاحب تعظیم دیتے ہین جاگیرون کے پٹہ جاٹ

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انہین لوگون کے نام سے ہوتے ہین انکے سوائے بہائی بیٹے اور راجوی
یعنی قریب یکجدی مہاراجہ صاحب بہی ایسی ہی عزت کے مستحق ہین ؛
کل خراج گذار عطیات بطور مدد معاش ملے ہین جو پٹہ جات یعنی جاگیرین رقم
یعنی خراج ادا کرتی ہین بطور دوامی بالعوض اوس نوکری کے ہین جو مہاراجگان
بیکانیر کے ساتھہ شاہنشاہ دہلی کی خدمت مین کرتے تہے حسب شرایط سند عطیہ
رئیس کے ہر پٹہ دار پر فرض تہا کہ مع سواران بہ تعداد معینہ ہر دیہہ کے معمولی
اسلحہ تلوار وڈہال وبہالہ وتیر وکمان وبندوق سے مسلح ہوکے میدان جنگ
مین نوکری دے حسن وقبح جنگ کا ذمہ وار رہے راج کا خیر خواہ ودفادار رہے
اپنے پٹہ کی رعایا کو آباد رکہے اوراون سے نرم اور واجبی جمع لے۔
مثلاً مہاجن کا ٹہاکر بالعوض ۱۳۵ دیہات کے ۸۶ سوارون سے نوکری کرتا
تہا راوت سر کا ٹہاکر اوسیقدر دیہات کے عوض ۴۶ سوارون سے نوکری
کرتا تہا ؛
ابتدا مین بزمانہ راؤلون کرن وجیت سنگہ سمت ۱۵۶۱ مین صرف تین چار پٹہ جات
بیکا ٹہاکرون مین مہاجن کاندہلوتون مین جیت پور وراوت سر بیداوتون
مین گوپال پورہ جسے سابقاً درونی پورہ کہتے تہے عطا ہوئی تہی جسطرح پٹہ دارون
کا خاندان بڑہتا گیا دیگر پٹہ دار ہوتے گئے علاوہ اوسکے وقتاً فوقتاً ہر پٹہ مین
من خدمات جنگ یا خیر خواہی رئیس کے عوض مین اضافہ ہوتا رہا اور پٹہ دار
کی بدچلنی پر ضبطی قرقی یا تبادلہ جاگیر سزا ہوتی رہی بعض اوقات نذرانہ کے
واسطے پٹہ جات بدلے جاتے تہے ؛

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راؤ رائے سنگھ کو کہ سمت ۱۹۲۸ مین مسند نشین ہوا تہا شاہنشاہ اکبر نے خطاب راجہ
اور ۵۲ پرگنات جنمین ابوہر واقع سرسہ بہٹنیر و ناگور و جودہپور جسپر تین برس
قابض رہا اور جوناگڈہ واقع گجرات وغیرہ تہے بجلدوے حسن خدمات لب دریائے
اٹک واقع ملک پنجاب اور احمد آباد واقع گجرات کے دئے تہے - زوال سلطنت
مغلیہ تک شاہ دہلی کی نوکری کبہی تندہی سے اور کبہی غفلت سے کرتے رہے
احمد شاہ ابدالی کے وقت مین مہاراجہ گج سنگھ نے جو سمت ۱۸۰۳ مین مسند نشین ہوا
تہا اطاعت شاہی چہوڑکے نوکری کرنا موقوف کردیا مگر اوسکو اسقدر طاقت نہی
کہ اپنے سرکش ٹہاکرون کو مطیع رکہے اسواسطے اوسکے جانشین صورت سنگھ
نے اپنے ملک کی حفاظت کیواسطے سرکار انگریزی کی پناہ لی ٭
مہاراجہ گج سنگھ نے سوارون کی نوکری کے عوض بشرح فی سوار ساٹہہ روپیہ
رکہہ یعنی مطالبہ نقدی مقرر کردیا اور مہاراجہ رتن سنگھ کے زمانہ مین وہ شرح
بحساب فی سوار ایک سو پچیس روپیہ ہوگئے اسپر مہاراجہ صورت سنگھ نے
بضرورت افزونی فوج محصول جدید رکہوالی یعنی محصول حفاظت کہ بتعداد
فی گواڑی یعنی گہر سولہ روپیہ تہا زراعت پیشہ لوگون پر اضافہ کیا یہہ محصول
و دیگر محاصل مجریہ عہد مہاراجہ صورت سنگھ ابتک جاری ہین اس نذرانہ
و دیگر محاصل کے ایصال کا طریقہ بہت خراب ہے نذرانہ کو ٹہاکر لوگ ظلم
سمجہتے ہین سو صحیح ہے مگر دیگر محاصل ٹہاکرون کو ناگوار نہین ہین کیونکہ اونکو
آفت زدہ رعایا پر زیادہ ستانی کرنیکا موقع ملتا ہے ٭
نذرانہ کا مطالبہ اول سنہ ۱۸۶۴ مین بعہد دیوانی گمان سنگھ بید جانشین رام لال

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جاری ہوا تہا چنانچہ نو سال کے عرصہ مین رقم و نذرانہ حسب تفصیل ذیل وصول ہوا ؛

نام سمت	تعداد رقم	تعداد نذرانہ	میزان
سمت ۱۹۱۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۱۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۰	[illegible]	یک لکہہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۳	[illegible]	یک لکہہ [illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]

نذرانہ علی العموم حاکم دیوانی و حاکم تحصیل و پٹہ دار کے عزیز و اقارب مین سی کسی کی صلاح سے قرار پاتا ہے کہ شخص درمیانی کو اپنے نام سے منتقل ہو جانے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کیواسطے قرضہ بہ آسانی مل سکتا ہے کیونکہ پٹہ کے اعتبار پہ بوہرہ قرض دینے
کو تیار رہتے ہین اور اکثر پٹہ دار کو اضافہ قبول کرنے پہ آمادہ کرنے کیواسطے
انتقال کا حیلہ بہی کیا جاتا ہے نذرانہ کی مقدار کسی قاعدہ یا دستور سے معین
نہین ہوتی ہے جسقدر خواستگاران انتقال زیادہ ہوتے اوسیقدر اضافہ
ہوجاتا ہے اسطرح نذرانہ کا طریقہ کل ٹہاکرون کیواسطے اور علی الخصوص
ایک ایک گانو والون کیواسطے نہایت مضر ہے کیونکہ زبردست پٹہ دارون
کی نسبت ایک گانو والون کا انتقال بہ آسانی ہوجاتا ہے مگر سب سے زیادہ
تکلیف رعایا کو ہوتی ہے کہ اونکو کل روپیہ مع سود جو پٹہ دار جدید دیتا ہے
ادا کرنا پڑتا ہے مگر اسپر بہی قناعت نہین ہے پٹہ دار جدید اپنے پٹہ کی میعاد
کا اطمینان نہونے کے سبب سے حتی المقدور ایصال روپیہ مین کمی نہین کرتا
اور بلالحاظ انصاف وخیال عافیت رعایا کے جسقدر ممکن ہوتا ہے وصول
کرتا ہے اسی وجہہ سے رعایا بکثرت نقل وطن کرگئی ہے اور جو موجود ہے
مفلس ومحتاج ہے دوسرا سبب چیرایتون کی ظلم وزیادتی ہے کہ اسکا حال
کسیقدر پیشتر لکہا گیا ہے یہہ لوگ اکثر دیوان کے متوسل ہوتے ہین اونکے اختیارات
غیر محدود ہین رقم نذرانہ کی بابت جسطرح مناسب سمجہتے ہین قرارداد کرلیتے
ہین ہر ایک پٹہ دار چیرایت کو بدایگی یعنی رخصتانہ دیتا ہے تب وہ کل مطالبہ
راج کی فارغخطی دیکے پٹہ دار کو اپنی رعایا پر حکومت کرنے کی اجازت دیتا ہے
بڑے پٹہ دار بذات خاص یا معرفت وکیل دیوان سے تصفیہ مطالبہ یا گذاری
کرنے کیواسطے بیکانیر مین جاتے ہین اور اوسکو اور متصدیون اور درباریون کو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاراجہ صاحب کے گرد و پیش مین رہتے ہین اور کار دبار مین مداخلت
تے ہین زر کثیر دیتے ہین اس روپیہ کے عوض مین یہہ لوگ ٹھاکرون کو
یقدر خود اختیاری دیتے ہین اور مینہ و باوریہ وغیرہ چوری پیشہ لوگون
ر مجرمان مفرور اضلاع گردنواح کو پناہ دینے اور بردہ فروشی وظلم وزیادتی
پشم پوشی کرتے ہین ڈکیتی اور غارتگری کی کوئی واردات ایسی نہین ہوتی
جسمین کوئی پٹہ دار شریک نہو ٭

کارون کی مدد سے کسی دیوان کا مقدور نہین ہے کہ کسی ٹھاکر کے علاقہ کے
ہ پذیر مجرمون کو گرفتار کرلے اور یہی سبب ہے کہ مجرمان مطلوبہ محکمہ جات
کلار جے پور و مارواڑ و اضلاع سر وحصار و ایجنسی بہاولپور نہین
ے جاتے ہین مہاراجہ صاحب کے رشتہ دار یا کسی اور حمایتی کے گانو مین
ست اندازی کرنے کا دیوان کو اختیار نہین ہے ٭

۱۸۷۰ء مین ٹھاکران مندرجہ ذیل نے راج سے ناراض ہوکے کپتان پولٹ
صاحب کی خدمت مین نالش کی تہی۔

ر سنگہ ٹھاکر مہاجن میگہہ سنگہ ٹھاکر جسانہ شیوجی سنگہ ٹھاکر بائی
بت سنگہ ٹھاکر سید مکہہ مان سنگہ ٹھاکر کانلیسر لچھمن سنگہ سنگہ ٹھاکر بکانی
بت سنگہ ٹھاکر میگہانہ جواہر سنگہ ٹھاکر ہردیسر سکت سنگہ ٹھاکر کنواری
بت سنگہ ٹھاکر سیین تخت سنگہ ٹھاکر کہارہ بارہ۔

سب تعظیمی ٹھاکر ہین نمبر ۱ و ۲ و ۹ کل ٹھاکران بیکانیر مین سب سے زیادہ
خواہ ہین اور کل شکایتین یہہ ہین ٭

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱ ہمارے پٹہ جات کے اکثر دیہات پر راج نے قبضہ کر رکہا ہے ؛

۲ نذرانہ وغیرہ بیجا مطالبہ جات سے زیادہ ستانی ہوتی ہے ؛

چنانچہ ان شکایتون کو تدبیرات ذیل سے رفع کیا گیا۔

اول کل دیہات جو ۱۹۰۸ء وقت مسند نشینی مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مین بذریعہ عطیات جایز پٹہ مین درج تہے اور ضبط ہو گئے تہے واگذاشت کئے گئے اور اپنے دئے ہوئے دیہات کی نسبت مہاراجہ صاحب کو اختیار رہا ؛

دوم مطالبہ سرکاری کل اقسام محاصل تعداد سواران پر بحساب دو سو روپیہ فی سوار دس برس کیواسطے مقرر ہوا اور بعد انقضاء اس مدت کے مالگذاری کا حسب صلاح دیوان و ٹہاکران مقرر ہونا ٹہیرا اس تجویز کو کل سرنگوت ٹہاکرون نے کہ اونکے پاس ۱۲۰ دیہات ـــــ ۲ صاحبے رسالانہ کے ہین بخوشی قبول کیا اور اوسپر عمل کیا۔ امر سنگہ ٹہاکر مہاجن نے قبول نکیا اور اپریل ۱۸۶۹ء مین ناراض ہو کے چلا گیا اور لاڈنو علاقہ مارواڑ مین رہنے لگا اوسکی ناراضگی کے وجوہات یہہ ہین ۔

اول اوسکا دعوی تین قصبات متعلقہ سابقہ پٹہ مہاجن کا نامنظور ہوا۔

دوم اول درجہ کا ٹہاکر ہونے کی وجہہ سے اوس نے میعادی پٹہ لینے مین اپنی ہتک سمجہی کہ اس سے ٹہیکہ دار کی برابر ہو جاؤنگا۔ ہر چند اوس کو بوجوہات معقول سمجہایا گیا مگر نہ مانا اس صورت مین مہاراجہ صاحب کو دبانا مناسب نہ تہا اور ٹہاکران پیپرن و ٹہاکروالہ و سانول سر کا دعوی اس وجہہ سے کہ سمت ۱۸۹۲ و سمت ۱۸۹۳ و سمت ۱۸۹۴ مین مہاراجہ صاحب کی مسند نشینی

पीपरन

ठाकुरवाल

सावलहर

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بسر ضبط ہوئے قابل پذیرائی متصور نہوا ٭

یا جن کا پٹہ بقبضہ امر سنگھ خلف رام سنگھ ہے کہ سالگذشتہ مین دربار نے
رکو رعایتًا دیا تہا مگر اوس نے اس شفقت کا احسان نمانا اور یہہ عوض دیا
تے ہین کہ وہ رعایا پر ظلم کرتا ہے اونکے مویشی لوٹ لیتا ہے محاصل جدید جاری
ے ہین غارتگر و قاتلون کو پناہ دیتا ہے اور عند الطلب مہاراجہ صاحب بیکانیر
ن حاضر نہین ہوتا ہے ٭

ہکران چورو و بہادران چند سال سے بیکانیر مین راج کے وظیفہ خوار ہوکے
ہتے ہین اونکے مکانات شہر مین مشہور سرنا یعنی جاے پناہ ہین مجرمون کو
انیہ پناہ دیتے ہین اور پناہ دہی کے عوض اون سے اجرا فی لیتے ہین
ونکے ملازم بروز روشن بازار کو لوٹتے ہین اور خود ٹہاکر ڈکیتی و غارتگری
ین اشتعالک دیکے راج کو تکلیف دیتے ہین راج اونکو قابو مین نہین لاسکتا
الانکہ اگر کسیقدر زور دیا جاوے تو کافی ہے۔ صاحب ایجنٹ نے سرنا موقوف
ر دیا اور ظلم و زیادتی نکرنیکا مچلکہ لکہالیا ٭

۱۸۷۴ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ بیکانیر کے سردارون اور ٹہاکرون مین سے
یادہ تر رئیس سے بالکل ناراض ہین اور اگر دو برس سے صاحب اسسٹنٹ
ایجنٹ گورنر جنرل متواتر بیکانیر مین نرہے ہوتے تو ضرور باغی و مرتکب فساد
ہوجاتے اکثر دیہات و حقوق کو جو سالہا سال سے ضبط ہوگئے ہین واگذاشت
کرانا چاہتے ہین اور مہاراجہ صاحب کہتے ہین کہ بجز چند اشخاص کے کل ٹہاکر
برخواہ و عدول حکم ہین اور اونکی درخواستین فضول و بیجا ہین بتاریخ ۲۰ نومبر

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

امر سنگھ وغیرہ ٹھاکران بیکانیر سے دیسنوک کو کہ بیکانیر سے بیس میل جانب پناہ
ہے اور جب کبھی اونکو دربار سے عام شکایت ہوتی وہان جمع ہوکے صلاح
ومشورت کرتے ہین چلے گئے اور وہان سے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کے
لشکر مین شامل ہونے کے واسطے جے پور کو روانہ ہوئے مگر اونکے دیسنوک
سے روانہ ہونے سے پیشتر صاحب اسسٹنٹ کے پاس مہاراجہ صاحب
کا خریطہ پہونچا کہ تحقیقات وتصفیہ دعوی ٹھاکران کے واسطے ہم کمیٹی مقرر
کیا چاہتے ہین آپ اوسکے افسر ہوجاوین ؛

جنوری مین بمقام جے پور صاحب اسسٹنٹ کرنل پیلی صاحب سے ملاقی
ہوئے اور امر سنگھ وغیرہ ٹھاکران نے بہی حاضر ہوکے اپنا عرض حال کیا
کرنل پیلی صاحب نے جواب مین فرمایا کہ مجھکو تمہاری تکلیفون کا حال سنکے
افسوس ہوا مگر امید ہے کہ کمیٹی جواب مقرر ہونے والی ہے کل مقدمات
کا براہ انصاف فیصلہ کریگی اونکی راے مین فیصلہ کی یہہ صورت بہتر جہی
تہی اور ہدایت کی کہ کمیٹی مین دونون یعنی سردارون اور مہاراجہ صاحب
کی طرف کے لوگ شریک ہون مگر صاحب اسسٹنٹ اوسکے افسر ہون صرف
صلاح نیک اور فہمایش سے فریقین کی رضامندی مین کوشش کرین چونکہ
تقرر شرکا کمیٹی کی نسبت مہاراجہ صاحب اور سردارون کے درمیان اختلاف
راے تہا عرصہ تک کمیٹی مقرر نہوئی ؛

جس حالت مین سردار اپنی تکلیفات کی بابت راج سے شاکی ہین اون مین
سے بعض کی رعایا اونکے ظلم وتعدی سے دادخواہ ہے ہرچند دربار سے

Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

غریب رعایا کی دادرسی کیواسطے کہا گیا مگر کچھہ نہو سکا بعض ٹھاکر ایسے زبردست
ہین کہ اونکے مقابلہ مین دربار کی کوئی تدبیر پیش نہین جاتی ہے ؛
ٹھاکرون کی سرکشی کے سبب سے دربار کو ایصال مالگذاری مین بڑی مشکل
پیش آتی ہین موٹو سر اور روڑہ مین چھوٹے ٹھاکرون نے ادائے مالگذاری
سے انکار کیا ہرچند اونکی اشرافت سے فہمایش ہوئی مگر نہ مانے اہلکاران دربار
کو اپنے گانو سے نکالدیا اور مقابلہ کیواسطے مستعد ہوگئے مجبور مہاراجہ
صاحب کو فوج بھیجنی لازم آئی مگر افسر فوج کو ہدایت ہوئی کہ حتی الامکان حکمت
عملی سے کام کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بلا مقابلہ و محاربہ ٹھاکر اطاعت گزین ہوگئے
بتاریخ ۵ - اگست موضع جودہاسر مین کہ بیکانیر سے ۱۲۰ میل شمال مین ہے
ہمراہیان ٹھاکر میگھہ سنگھ گندیلی والہ اور ٹھاکر مان سنگھ کونسروالہ کے فساد
عظیم برپا ہوا قطعہ اراضی تعدادی قریب پندرہ بیگھہ جسکی بابت نزاع ہوا
موضع کونسر اور جودہاسر کے درمیان واقع ہے مگر اصل مین موضع دیواسر
سے متعلق ہے ٹھاکر میگھہ سنگھ پٹی دار گندیلی وجہانہ نے کہ جودہاسر بھی اوسکی
قبضہ مین ہے اپنے زمینداروں کو مع دس سوار اور سولہ پیادون کی کاشت
کیواسطے بھیجا ٹھاکر مان سنگھ کونسروالہ نے اس حال سے مطلع ہوکے اول تو
آدمیون کو بھیجا اور پھر چالیس آدمی لیکے خود چڑھ گیا حجت و تکرار کے بعد
لڑائی ہوئی اوسمین ٹھاکر میگھہ سنگھ کے دو آدمی مارے گئے اور چار زخمی ہوئے
اور ٹھاکر مان سنگھ کا ایک مارا گیا اور تین زخمی ہوئے مہاراجہ صاحب کو
متواتر یاد دلاکے مجرمون کو حسب حیثیت جرم سزا دینے اور آیندہ کو انسداد

موٹوسر

روڑا

کونسر

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

فساد کرنے کیواسطے کہا گیا تب بعد تحقیقات ٹہاکر اور اونکے ہمراہیون کو سزا قید وجرمانہ ہوئی اور فریقین سے نیک چلنی آیندہ کا مچلکہ لیا گیا ؛

کچھہ عرصہ سے بیکانیر کے راٹھوڑ ٹہاکر اپنی مظلومی کے دادخواہ تہے اور اونکے مقدمات تین قسم کے تہے ؛

اول وہ جنکے دعوی کو دربار نے بوجہہ انقضاے مدت دراز تیس ۳۰ سے تنو برس تک کی کہ اس عرصہ مین اونکے دیہات پٹہ پر خاندان مین سے کوئی قابض نہین رہا ہے نامنظور کیا ؛

دوم وہ جنکے دعوی کو دربار قبول کرتا ہے مگر اونکے دیہات دیگر ٹہاکرون کے قبضہ مین آگئے ہین اور ۱۸۶۹ء و ۱۸۷۰ء کے بندوبست دہ سالہ مین دربار نے اوس قبضہ کو تسلیم کر لیا ہے ؛

سوم وہ جنکے دعوی نسبتی دیہات خالصہ وغیرہ کو دربار نے قبول کیا ہے اول قسم کے مقدمات مین دربار دعویدارون کو نرم جمع پر بہ رعایت دیہات دیے اور اونکے بعض حقوق ملحوظ رکہنے کو تیار ہے تاکہ اونکو آرام سے رہنے کیواسطے معاش کافی ملجاوے ۔

دوم قسم کے مستغیثون کو دربار نے ہدایت کی ہے کہ بندوبست دہ سالہ مین دست اندازی کرنا بہت مضر ہے اسواسطے وقت تقرر کمیٹی تمہارے دعوی کی نسبت تجویز مناسب کیجاویگی اور تیسری قسم کے دعویدارون کے دیہات دربار نے واگذاشت کرکے اسناد عطا کر دی ہین ۔ مگر بعض مستغیث ان تجویزون سے ناراض ہوکے صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کی خدمت مین نالش

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرنے کیواسطے آبو کو چلے گئے ؛

مئی ۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے دعوی ٹھاکران کی تحقیقات و تصفیہ کیواسطے اشخاص مندرجہ ذیل کی کمیٹی مقرر کی ۔

افسر مہاراج لال سنگہ ٹھاکر کہنگار سنگہ پٹی دار سانکھو ٹھاکر ناتھو سنگہ پٹی دار بوکر کہ ٹھاکر مول سنگہ پٹی دار جیت پور ٹھاکر ہمیر سنگہ پٹی دار گوپال پورہ جسونت سنگہ و مان مل و شاہ مل پنچسر داران راج ؛

امر سنگہ مہاجن والہ و دیگر معزز ٹھاکران نے براہ نادانی کمیٹی کے روبرو اپنا دعوی پیش کرنے مین ہتک سمجھہ کے انکار کیا اس سبب سے بعض ٹھاکرون کا تصفیہ مہاراجہ صاحب نے بذات خود کیا کہ امر سنگہ ٹھاکر مہاجن جو ٹھاکران بیکانیر مین سب سے اول ہی اپنے دعوی کے فیصلہ سے راضی ہو گیا اور راوت سنگہ و سمپت سنگہ ٹھاکران سیدھکہ کے دیہات واگذاشت ہو گئے کہ اسطرح جو ٹھاکر جنوری ۱۸۷۴ء مین کرنل پیلی صاحب کے پاس ستغیث ہوئے تہے اونمین سے زیادہ تر کی حقرسی ہو گئی اور کمیٹی نے اگرچہ تین چار مہینے تک کچھہ کام نہین کیا کیونکہ بسبب انتقال مہاراناصاحب والی میواڑ اور مہاراؤ راجہ صاحب والی الور کی ریاست کا کام عرصہ تک بند رہا تہا اور شرکا کمیٹی مین سے بعض اشخاص بحصول رخصت اپنے وطن کو گئے تہے مگر انہی مقدمات کا فیصلہ کیا ۔ الا سردار اپنی رعایا پر بدستور ظلم و زیادتی کرتے رہے ؛

اکتوبر ۱۸۷۵ء مین بیدا سر کے عزت دار مہاجنون نے ٹھاکر بیدا سر اور اوسکے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کا مدار رام بخش کی ظلم و تعدی کی نالش کی کہ ہمکو بعض جاہات سے پانی کھینچنے
کی ممانعت کردی رسمیات مذہبی مین خلل انداز ہوتے ہین زرد زگی ٹہاکر
ورعایا وصول کرنے مین ہارج ہوتے ہین اونٹ اور گاڑیان بیگار مین پکڑتے
ہین محصول زیادہ کردئے ہین غارتگرون کو چوری و لوٹ پر آمادہ کرتے
ہین اور ہرطرح اذیت پہونچاتے ہین تہوڑے دنون ان مہاجنون نے علاقہ
بیکانیر کی بود و باش چہوڑکے موضع لاڈنو علاقہ مارواڑ مین پناہ لی مگر اونمین
سے بعض پہر آگئے اور اونکے استغاثہ کی بیکانیر مین تحقیقات ہوئی ۔
اسیطرح زمینداران پٹہ جات بوکر کو وسانکہو و جیل پور نے اپنے اپنے ٹہاکرون
کی زیادتی کا استغاثہ کیا کہ حسب تحریک صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ دربار مین
اونکی نالشات کا فیصلہ ہوا مہاراجہ صاحب کی متواتر تاکید سے سردارون
کی ظلم و زیادتی مین بہت کمی ہوگئی کہ جو شکایت پیشتر تہی اب نہین رہی
ہے مہاراجہ صاحب سردارون کو اپنی رعایا کے ساتہہ ویسا ہی محدود
بندوبست کرنے پر آمادہ کرتے ہین جیسا ۱۸۷۹ء مین دربار نے سردارون
کے ساتہہ کیا ہے اگر یہہ تجویز کامیاب ہوجاوے تو ظلم و زیادتی کا انسداد
ہوکے رعایا کیواسطے امن ہوجاویگا ۔
مہاراجہ صاحب نے سردارون کے ساتہہ بہت رضاجو و عادلانہ طریقہ سے
عمل کیا ہے کہ اس سبب سے دربار اور سردارون کے درمیان بہت موافقت
اور صفائی ہوگئی اور ۱۸۷۶ء و ۱۸۷۷ء مین کسی طرف سے کوئی شکایت پیش
نہوئی ۔

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri

کت ۱۸۷۶ء مین ٹہاکر رام سنگہ متوفی مہاجن والہ کا بڑا بیٹا رام سنگہ باوجودیکہ
ے باپ کی جایداد حسب رواج ملک بعلت اقدام ہلاکت رئیس ضبط ہوگئی تہی
منظوری دربار جاگیر مہاجن مین مسند نشین ہوا ؛
تصفیہ نالشات ٹہاکران کیواسطے کمیٹی مقرر ہوئی تہی اوس نے ۱۸۷۵ء و
۱۸۷۶ء مین کچہہ کام نکیا اول سال مین تو مہاراجہ صاحب اور ٹہاکرون کو
برہہ جاترا اور آگرہ جانے کے سبب سے فرصت نہوئی اور دوسرے سال
دربار نے یہہ عذر کیا کہ کمیٹی مین کوئی بڑا مقدمہ نہین ہے جسکا فیصلہ کیا جاوے
لیسری سنگہ ٹہاکر لووہ مدت سے نالشی ہے کہ ۱۸۷۴ء مین دربار نے براہ
بے انصافی موضع سانگاسر میرے بعید رشتہ دار مسمی بنجراج کو دلا دیا ہے اس
مقدمہ کے فیصلہ کیواسطے دربار سے بارہا کہا گیا مگر عرصہ تک نہوا ؛
مقدمہ ساہوکاران بیداسر کا فیصلہ بہ تجویز پنچایت جسمین مہتہ چھوگ مل
مہاراؤ ہری سنگہ - جسونت سنگہ - مان مل - حکم سنگہ - بہبوت دان -
ہیرالال داخل تہے ہوا اسمقدمہ مین چودہ مراتب تحقیقات طلب تہے کہ متعلقین
مقدمہ نے اونکو قبول کیا مگر فیصلہ پر عملدرآمد نہوا - بیداسر کا ٹہاکر جوان آدمی
ہے رام بخش کا مدار نے اوسکو گمراہ کر رکہا ہے اوسکے مہاجن لوگ پچاس گہرو
دوکانون کو بند کرکے بیداسر سے بفاصلہ ۲۰ میل موضع لاڈنو علاقہ مارواڑ
مین جا رہے ہین فیصلنامہ کی ۱۵ دفعہ مین لکہا ہے کہ رام بخش مہاجنون کے
کاروبار مین مداخلت نکرے مگر یہہ امتناع انسداد ظلم کیواسطے کافی نہین ہے
رام بخش مقدمہ کے تصفیہ مین خلل انداز ہے ساہوکار چاہتے ہین کہ اوسکو

لیوا
संगासर

شہر سے نکالدیا جاوے ٹہاکر کو اوسکی علیحدگی منظور نہین ہے دربار سے ٹہاکر کی رعایت ہوتی ہے ؛

زمینداران جسانہ نے ٹہاکر میگہہ سنگہ گندیلی والہ پر پچاس ہزار روپیہ زر معاوضہ مکانات وجایداد مغروتہ ۱۸۷۱ء کا دعوی کیا تہا اونکی حقرسی ہوکے دربار اور ٹہاکر کے درمیان صلح ہوگئی اور وہ بہ امن اپنے پٹہ مین بیٹہہ گیا ؛

سزاے سدہان دسمبر ۱۸۷۴ء مین جب صاحب اسسٹنٹ بیکانیر مین نہ تہے مہاراجہ صاحب نے ہندو ٹہاکران سکنا موضع بملو و پونیاسر و چاپوسر و ہرپال سر کی سزا دہی کیواسطے کہ یہہ لوگ بہ لفظ سدہ مشہور ہین اور اپنی کاشت اراضی پر زر مالگذاری راج ادا کرنے سے منکر ہوگئے تہے فوج متعین کی دو سدہ مارے گئے ایک نے خودکشی کی ایک کی نسبت اگرچہ اہالیان راج انکار کرتے ہین سدہونکا بیان ہے کہ کسی شخص ملازم راج کی گولی سے مارا گیا اور چند سدہون نے اپنے آپ کو مجروح کیا مشہور ہے کہ سدہ لوگ جب اونسے کسی قسم کا مطالبہ ہوتا ہے خودکشی و مجروحی خود یا اوسکا اقدام کرکے دربار کو ڈرا دیتے ہین اس مرتبہ اختلاف تعداد مطالبہ اور سختی ایصال کے سبب سے اگرچہ اس مقدمہ کا فیصلہ نہین ہوا ہے مگر مہاراجہ صاحب اقرار کرتے ہین کہ آیندہ کو رضاجوئی کے ساتہہ عمل کیا جاوے گا الا دربار کی راے مین تاوقتیکہ اونکے بڑے مہنت جسوناتہہ کو جو ہمیشہ سدہون کو دربار سے بغاوت کرنے کیواسطے اغواء کرتا ہی گرفتار نکیا جاوے اس مقدمہ کا فیصلہ ناممکن ہے ؛

बम्लू
पुनयासर
चापूसर
हरपालस

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

انتظام فوجداری وکارروائی اسسٹنٹی سجان گڈہ

سجان گڈہ متعین ہونے سے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل شیخاواٹی مین
اور تینون ریاستون کی سرحد پر متواتر دورہ کرتے ہین اول پولیس نیکانیر کی
کارگذاری جے پور و مارواڑ کی پولیس سے بہتر معلوم ہوئی مگر پہر تنخواہ نملنے
کے سبب سے بیکانیر کی پولیس پست ہوگئی اور وزیر راج کی تاکید سے پولیس
جے پور پر فایق ہوگئی اور بعد ازان پولیس مارواڑ بہی مستعد ہوگئی کہ اونہون
نے موضع پپیڑہ علاقہ سیکر کے ایک گروہ غارتگران مخروج کو گرفتار کیا اور
اگر ایک ٹہاکر پناہ ندیتا تو ایک سلحدی والون کے گروہ کو بہی گرفتار کرتے
اور مہتاب سنگہ و پورن سنگہ سکنار براڑوہ مشہور سرغنہ غارتگران مین
سے کہ اونکا گانو نو پشتون سے جاے پناہ غارتگران ہے ایک کو مارنے اور
دوسرے کو گرفتار کرنے مین خیرخواہ ٹہاکرون کو بہت مدد دی ہے +
اس واردات کی کیفیت سے ریگستانی بیابان مین راجپوتون کی ڈکیتی کا خاص
طریقہ اور قید جو منشاء عوام سے ظلم پر ہوتی ہے اور طریقہ جس سے اکثر اونکو
خود بخود سزا ہوجاتی ہے بخوبی عیان ہین اسواسطے مفصل لکہی جاتی ہے
مارچ سنہ ۱۸۷۰ مین ڈکیتون کا ایک گروہ اجمیر کے اونٹون کی قطار کو موضع سدرسنہ
واقع مارواڑ سے لوٹ لے گیا بفور استماع اس خبر کے وہان کا ٹہاکر بختاور سنگہ
کہوجیون کو درپے سراغ چہوڑکے اور اپنے قیاس سے غارتگرون کو سکنار
موضع براڑوہ سمجہہ کے خود براہ راست موضع مذکور کو گیا اور وہان پہونچ کے

पिपेडा

अराडवा

दासना

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دیکھا کہ چند آدمی سراغ مٹانے مین مصروف ہین بنجتاور سنگہ اونکو گرفتار کرکے
موضع دہیال پورہ مین بفاصلہ تین کوس لے گیا براڑوہ کے لوگون نے بہمراہی
سکنار بہاموت وبہ افسری مہتاب سنگہ و پورن سنگہ تعاقب کرکے بنجتاور سنگہ
کو مارنا چاہا دہیال پور کا ٹھاکر بیچہ تہا مگر اوسکی والدہ نے باوجودیکہ براڑوہ
والون کے مقابلہ کی طاقت نہ تہی مہتاب سنگہ اور اوسکے ہمراہیون کو برملا
گالیان دین اور بنجتاور سنگہ کو اپنے پاس پردہ مین چہپالیا ٹھاکر باوصف
سرگرمی وافروختگی کے وہان نہ جاسکے واپسی مال مغروتہ کا اقرار کرلیا مگر مجرمان
گرفتار شدہ بنجتاور سنگہ کے ہاتہہ سے چہوٹ گئے اس سے اوس نے بہت نادم
ہوکے اپنے رشتہ دارون سے مدد چاہی ان سب مین سے زبردست کچہاون
کے ٹھاکر نے اوسکی اعانت مین مہتاب سنگہ و پورن سنگہ کو سزا دینے کا ارادہ
کرکے ملازمان دربار مقیم سجان گڈہ سے خط وکتابت کی بتاریخ ۱۷ مارچ کچہاون
کے بہایپ کا ایک مضبوط گروہ اور ایک جمعیت راج کی فوج کے بہاموت مین
جہان غارتگر مقیم تہے جمع ہوئے اوسوقت تک اندہیرا تہا چوکیدار نے اونکو
ٹوکا سخت جواب ملنے پر گانو والون نے حملہ کیا انہون نے بہی مقابلہ کیا اور
یکبارگی دروازہ دہول کوٹ کو کہ پہوک کی جڑ سے مضبوط بنا ہوا تہا کہول
ڈالا اس ہنگامہ مین پورن سنگہ مجروح شدید ہوا اور مہتاب سنگہ زخمی ہوکے
مرگیا اور اونکے ہمراہی قید ہوئے ۔

شیخاوٹی مین ٹھاکران ملسیسر وچوکڑی وبہونہہ وغیرہ کی گرفتاری سے عمدہ
نتیجہ حاصل ہوا مگر خوف تہا کہ اگر رہا ہوجاوینگے تو پہر فساد برپا ہوجاوے گا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

صاحب اسسٹنٹ نے لکھا ہے کہ اگر سرکار کو منظور ہو کہ جرایم شدید کا قطعی انسداد
ہو جاوے اور آیندہ کو غارتگری بہادری مین داخل نہ سمجھی جاوے تو تا وقتیکہ
مارواڑ و بیکانیر و شیخاواٹی مین امن نہو جاوے اونکو قید رکھنا ضرور ہے
ٹھاکر مکند سنگھ منتظم ریاست سیکر نے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو بہت
چستی و مستعدی سے مدد دی اس ریاست کی برابر سزا دہی مجرمان و انسداد
جرایم مین کسی ریاست مین کوشش نہین ہوتی ہے صغیر سن راجہ کے سن بلوغ
کو پہونچنے سے پیشتر مکند سنگھ اس عہدہ سے علیحدہ ہو جاوے تو ریاست کی
حق مین بہت مضر ہو گا باوجود قحط کے شیخاواٹی مین غارتگری بہرتی مال
کی کوئی سنگین واردات ۱۸۶۹ء مین واقع نہوئی اور نہ تعداد جو کہون
مین ساہوکار جے پور سے شمال کیطرف مال روانہ کرنے مین دیا کرتے ہین اضافہ
ہوا اجرت بولائی کہ بہوپال سنگھ ٹھاکر بٹھوٹھہ اور سلحدی والے مال تجارت کی
آمدرفت پر لیتے تھے مطلق موقوف ہو گئی ہے ٭

اگر مال تجارت کی جو کہون کا بہوانی وجے پور وجودہ پور سے نقشہ تیار کرایا جاوے
تو اوس سے ملک کی تجارت کا حال خوب معلوم ہو مگر یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ
غارتگری مال پر جو اکثر ہوتی ہے جو کہون لینے والون کا صرف زر جو کہون سے
معاوضہ ہو جاتا ہے اگر مال لٹ جاوے تو جو کہون والے مالک کو قیمت دیدیتے
ہین اور عدالت پنچو کلاء مین مقدمہ دایر کرکے اوس سے زیادہ وصول کرتے
ہین ٭

ہمارے پورنے مینون کا انتظام کیا ہے کہ کوٹ پوتلی مین جو اون کا مشہور

قیام گاہ ہے جلد ظہور پذیر ہوگا کپتان والٹر صاحب نے جو واردات وقوعی سڑک جے پور و اگرہ کا مجرم ان لوگون کو قرار دیا ہے صحیح ہے اوس گروہ مین سے چھہ آدمی قید ہین اور امید ہے کہ باقیماندہ بہی عنقریب گرفتار ہوجاینگے

بیکانیر کی نسبت رپورٹ ۱۸۷۰ء و ۱۸۷۱ء مین لکہا ہے کہ انتظام عدالت خراب ہے مہاراجہ صاحب ہر قسم کے لوگون کو مقدمات فوجداری و دیوانی مین مداخلت کرنے دیتے ہین اور دیوان کے فیصلہ کو ہر ایک گونہ مسترد کرسکتا ہے اسی سبب سے پنڈت من پہول انتظام عدالت نہین کرسکتا ہے تاہم بعض مقدمات فوجداری کا فیصلہ وہ کوشش کرکے خاطر خواہ کرالیتا ہے بیکانیر مین قتل وغیرہ جرایم سنگین کا بہ ایصال جرمانہ معاف کرنا دستور مین داخل ہے کسی قیدی کی نسبت حکم اخیر نہین ہوتا ہے ہر ایک کی رہائی سفارش اور طاقت ادا زر جرمانہ وغیرہ پر منحصر ہے راجپوت وعزت دار قیدی نیت سر یعنی قلعہ مین پیش نظر مہاراجہ صاحب قید رہتے ہین اور عام قیدی کوتوالی مین قید رہتے ہین اوس زمانہ مین نیت سر مین پچاس ساٹھہ قیدی یا بجولان تھے اور کسیطرح کی تکلیف اونکو نہ تہی مگر وجہہ قید کی واجبیت غیر تحقیق تہی قیدیون کو راج سے سیر آٹہ اور تین چھٹانک دال اور قدرے افیون ملتی تہی باقی جو اونکو ضرورت ہوتی ہے اپنے گہر سے منگا لیتے ہین کوتوالی مین پچاس قیدی تھے اونکے واسطے مکان بہت تنگ تہا اسواسطے حسب ہدایت صاحب ایجنٹ اچہا مکان تعمیر کرایا گیا راج سے کوتوالی کے قیدیون کو بہت کم خوراک ملتی ہے اگر ساہوکار بطور خیرات بہت کہانا بہیجتے ہین قیدیون سے شفقت بالکل نہیں

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لیجاتی ہے ٭

ایک مستعد و کارگذار رسالدار کو کہ قوم سے جاٹ ضلع حصار کا رہنے والہ اور سابقًا سرکار انگریزی مین نوکر تہا مع اوسکی ماتحت جمعیت کے افسر پولیس مقرر کرکے ۱۸۶۹ء مین بمقام سُجان گڈہ صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کیخدمت مین متعین کیا تہا مگر مدت دراز تک تنخواہ نہ ملنے کیوجہہ سے وہ مع سواران ہمراہی اوٹہہ کے بیکانیر کو چلا گیا راج کی کل فوج مین سے صرف یہی ایک رسالہ کام دینے کے لایق تہا اور اوسی کے سوار تہانہ جات مین متعین تہے اونکی برخاستگی سے تہانہ جات کے کام مین بہت ابتری ہوگئی گشائین اور خواصون کے رشتہ دارون کو زر کثیر ملتا تہا مگر پولیس کی تنخواہ کیواسطے روپیہ بہم نہین پہونچ سکتا تہا غارتگری و ڈکیتی کی وارداتین بکثرت ہوتی تہین کہ اونمین سے چند نظیر کے واسطے لکہی جاتی ہین ٭

بمقام دیسمکہہ کہ بیکانیر سے سولہ میل ہے بتاریخ ۱۴- مارچ ۱۸۷۱ء واردات ہوئی یہہ گانو چارنون کا مشہور متبرک سرنا یعنی جاے پناہ مجرمان ہے اونکے چار تہوک ہین صبح کے چار بجے ایک تہوک کے بیس تیس آدمیون نے حملہ کرکے دوسرے تہوک کے تین آدمیون کو مار ڈالا اور دو کو مجروح شدید کیا۔ حملہ آورون مین سے بہی ایک مارا گیا چارن بہت زبردست ہین کچہہ محصول نہین دیتے راج کی حکومت کو مطلق خیال مین نہین لاتے اگر صاحب ایجنٹ نہوتے تو اس واردات کی کچہہ باز پرس نہین ہوتی مگر موجودگی صاحب موصوف سے فی الفور گرفتاری مجرمان کیواسطے جمعیت متعین ہوئی

گیارہ چارن گرفتار ہوئے بعد تحقیقات کامل حسب حیثیت جرم سزایاب قید ہوئے مجرمان مفرور کی گرفتاری کا اشتہار جاری ہوا اور ہر چہار تہوک چارنان سے مچلکہ عدم ارتکاب فساد و گرفتاری مفروران لکہایا گیا۔ اس راج مین اول اسی مقدمہ مین چارنون کو سزا ہوئی ہے اور اسی مقدمہ مین اول میعاد معینہ کی قید کی سزا تجویز ہوئی ہے ؛

یکم اپریل کو موضع کہاری و کرنی سر علاقہ بیکانیر کے درمیان مارواڑ کے بشنوئیون پر ڈاکہ پڑا بارہ آدمی بائیس اونٹ لئے ہوئے سرسہ کو جاتے تہے کہ چار شترون کے آٹہہ سوارون نے حملہ کرکے دو کو جان سے مار ڈالا دو کو مجروح شدید کیا اور پندرہ اونٹ اور مال و اسباب چہین کر لیگئے گرفتاری مجرمان کیواسطے جمعیت کثیر بہیجی گئی چند روز بعد مجرم سکناے موضع دہینگسری ثابت ہوئی کہ بعض ٹہاکرون کو مدعی نے پہچان لیا اور اونکی گرفتاری و سزادہی کی تجویز ہوئی ؛

۲۰۔ اپریل کو جتیا نامی راجپوت اور اوسکے بیٹے پر بیکانیر سے بفاصلہ دو کوس حملہ ہوا دو ڈاکو دو اونٹ اور مال و اسباب لوٹ لیگئے خبر پہونچتے ہی مجرمون کا تعاقب ہوا ہر دو مجرم مجروح شدید ہوکے گرفتار ہوئے شفا پانے پر مجرمون کو سزا ہوئی مدعیون کو مال ملگیا اور گرفتار کرنے والون کو انعام ملا ؛

بیکانیر کی ضعف حکومت کا باعث مقامات سرنا سے زیادہ اور کچہہ نہین ہے اون سے ارتکاب جرائم کی ترغیب ہوتی ہے اور پناہ دہی سے مالکان مکان

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہت فایدہ اوٹھاتے ہین حالانکہ یہہ امر عہدنامہ بیکانیر مورخہ ۹- مارچ ۱۸۱۸ء
مندرجہ باب اول وقایع راجپوتانہ کی نوین قلم کے برخلاف ہے ٭
۱۸۷۳ء کی رپورٹ مین لکھا ہے کہ مہاراجہ صاحب مرحوم نے جواہر مل کو چرکو
حاکم شعبۂ فوجداری مقرر کیا تہا مگر کپتان بریڈفورڈ صاحب جنوری ۱۸۷۲ء
مین بیکانیر سے واپس گئے اوس سے چند ماہ بعد اوسکو بشمول دیگر متصدیان
گرفتار کرلیا اور تا وقتیکہ اوس نے جرمانہ کثیر ادا کرنیکا اقرار کیا رہا نکیا جب ماہ
جون محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا اوس نے ادائے جرمانہ سے انکار کیا اسواسطے
بجاے اوسکے ہیرالال مندرہ کہ سابقًا حاکم شجان گڈہ تہا بجاے اوسکے مقرر
ہوا اوسکے استعمال کیواسطے مناسب مکان بتایا گیا اور ترتیب وار سال اہتلہ
کیواسطے ہدایت ہوئی ٭
محکمہ پنچایت نے اصلاح شعبۂ فوجداری مین توقف نکیا حضوری اور گوئون
کی دست اندازی امور متعلقہ شعبۂ ہے بالکل موقوف کردی عدالت فوجداری
کوتوالی شہر و پولیس کے عملو مین عزل ونصب مناسب کرکے ہر ایک محکمہ کی صفائی
اور تعین درجہ و مراتب کی کارروائی وانتظام عدالت کیواسطے قواعد جاری
کئے سزاے قید میعاد محدودہ حسب حیثیت جرم کا دستور شروع کیا قیدیان حوالات
زیر تجویز کے مقدمات جلد فیصل ہونے کی تدبیر کی اور گرفتاری مردمان کیواسطے
ضوابط مناسب مقرر کئے کوتوالی شہر مین باقاعدہ عملہ پولیس مقرر ہوا شہر کے
گرد بوقت شب گشت کرنے کیواسطے سوار متعین کئے اور انسداد اخفاء جرم
گرفتاری مجرمان وحفظ جان ومال رعایا کیواسطے احکام تاکیدی جاری کئے

کوتوال اور اوسکے عملہ ماتحت کی نگرانی کا انتظام ہوا اور ہدایت ہوئی کہ
روزنامچہ و دیگر نقشہ جات ضروری حسب قاعدہ مرتب کرکے بذریعہ حاکم فوجداری
محکمہ پنچایت مین بہیجا کرے اور قواعد متعلقہ محبس و مشقت قیدیان جاری ہوکے
جیلخانہ کیواسطے فراخ اور مضبوط مکان تجویز ہوا شہر ناپاک ہونے سے بیماری
کا زور رہتا تہا محکمہ پنچایت نے صفائی کراکے محلہ جات کو حلال خورون مین
تقسیم کردیا کہ اپنے اپنے علاقہ کو ہمیشہ صاف رکہا کرین بڑے بازار و کوچون
اور نامی مکانات پر تختہ جات جنپر جلی قلم سے نام لکہے تہے لگائے اور مناسب
فاصلون پر لالٹینین نصب کراکے شب کو حسب معمول روشنی ہونیکا بندوبست
کیا ؛

حفاظت شہر کے واسطے چوکیدار مقرر کئے اور بذریعہ پنچایت مہاجنان شہر
خفیف محصول جسکو رعایا نے بخوشی قبول کیا جاری کرکے اونکی تنخواہ کی سبیل
کی احتیاطاً ان اصلاحون کا اجراء باشندگان شہر کی معرفت کرایا تاکہ وی اونکے
فواید سے آگاہ رہین اور براہ تعصب کوئی غلط فہمی واقع نہو مکان کوتوالی
مین کہ سابقاً بہت مختصر تہا بنظر حفظ تندرستی و آسایش قیدیان زیر تجویز
اضافہ کیا ؛

مفصلات مین بمقامات دیشنوک و میگہانہ و بالیری و بہوجیاسر و کالو و
ماہیری و چیداسر و رونیہ و راجلدیسر و شیخ سر و چکیرہ و ہمیرواس تہانجات
مقرر کئے تحصیلدارون کے اختیارات سابقہ موقوف کرکے صرف تین مہینے تک
کی قید کے اختیارات رکہے گئے اور اونکو ہدایت ہوئی کہ دو ہفتہ سے زیادہ

देशनोव
मेघाना
बालेरी
भोजवास
कालू
माहेरी
चेदासर
रोनया
राजलदे
शेखसर
चकेरा
हमीरवास

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سیکو حوالات زیر تجویز مین نرکہین مقدمات سنگین کی مثلون کو مع متعلقین
کمہ پنچایت مین بہیجین اور میعاد معینہ پر نقشہ جات کارگذاری بہیجا کرین ؛
ون کے مہینے مین خرید و فروخت انسان کی ممانعت کا اشتہار جاری ہوا
ور ہمدران حال گوہہ یعنی انتقام و تلافی بہ اختیار خود کی سخت ممانعت ہوئی
ار رعایا کو ہدایت ہوئی کہ ہر مقدمہ مین سرکار مین حسب ضابطہ نالش کرین
ی نقصان کا عوض بہ اختیار خود نہ لین ورنہ مستوجب سزا ہونگے ؛
ار بازی بہی کہ بکثرت جاری تہی جرم قابل مواخذہ فوجداری قرار دیگئی
سکے سبب سے لوگون کا دل جایز پیشہ و مصروفیت سے گمراہ ہوکے مایل
ارتکاب جرم ہوتا ہے کہ وقوع جرایم کی کثرت تہی اور معزز آدمی جنکے عزیز
اقارب اوسکے عادی ہوکے تباہ و خراب ہوگئے تہے نہایت شاکی تہی مہاراجگان
ن سنگہ صاحب و سردار سنگہ صاحب کے زمانہ مین ممانعت تہی مگر چند سال
ے بنظر افزونی آمدنی راج کہ قمار بازی پر محصول مقرر ہوکے دو ہزار روپیہ
سالانہ وصول ہوتا تہا جاری ہوگئے تہے ؛
نظر انسداد ڈکیتی و غارتگری کہ پٹہ دار ٹہاکر اپنے چیلون اور غریب رشتہ دارون
معرفت کراتے تہے اور بارو ٹہیون اور چوری پیشہ اقوام مینہ و باوریہ و
ہوری وغیرہ کو اپنے دیہات مین رکہتے تہے تبدیلی پٹہ جات کو موقع غنیمت سمجہ
ے ہر ایک ٹہاکر کے پٹہ مین درج کرایا گیا کہ ڈکیتی و غارتگری کے انسداد مین دربار
کامل مدد کرے اور کل مجرمون کو جو اوسکے دیہات مین پناہ پذیر ہون
فتار کرادے ؛

गोहा

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دس سال گذشتہ مین ٹہاکرون کے متواتر بارو ٹہیہ یعنی باغی ہونیکا مقدم
سبب یہہ تہا کہ حصول نذرانہ کی غرض سے اونکے دیہات متواتر منتقل ہوتے
رہتے تہے محکمہ پنچایت نے اس طریقہ کو یکلخت موقوف کردیا اور اوسوقت سے کوئی
بارو ٹہیہ نہین ہوا ٹہاکر باگہہ سنگہ بہادران والہ اور لال سنگہ چورو والہ کہ چند
ماہ پیشتر انتقال مہاراجہ صاحب مرحوم سے دیشنوک کی سزا کو بہاگ گئے تہے اور
غالبًا بارو ٹہیہ ہوجاتے بعد وفات مہاراجہ صاحب بیکانیر مین آگئے محکمہ پنچایت
نے اونکی شکایتون کی تحقیقات کرکے اونکی معاش مقرر کردی اور حسب دستور
قدیم اونکے آدمیون کو نوکر رکہہ کے بیرونجات کی پولیس مین بہرتی کیا ؛
پٹہ وار ٹہاکرون کے باہمی تنازعات سرحدی سے ہر سال کاشت کیوقت بہت
فساد وخونریزی ہوتی تہی اوسکا بہی پنچسردارون نے براہ انصاف ودانشوری
احکام مناسب جاری کرکے انسداد کردیا ؛
ملک واقع سرحد بیکانیر وبہاول پور مین چوپان پیشہ اقوام معروف راٹہہ چوری
کے بہت عادی ہین کہ اس سے دونون ریاستون کو بہت تکلیف ہوتی تہی اور
لاانتہا نزاع پیدا ہوکے بوجہہ نہونے صورت تصفیہ باہمی فیمابین ریاستون کے
انتقام خود اختیارانہ سے روز بروز زیادہ ہوتے تہے ۱۸۷۱ء مین پنڈت من ہول
کی کوشش سے دونون ریاستون مین تعہد ہوکے گرفتاری وسپردگی مجرمان
اور تصفیہ باہمی مقدمات کی شرط قرار پائی تہی اس عہدنامہ مین مقدم شرط
یہہ ہے کہ مجرم تحقیقات وتجویز سزا کیواسطے بموجودگی وکیل اوس ریاست کے
جہانکے رہنے والے ہین اوس ریاست مین جہان ارتکاب جرم ہوا ہے بہیجے جاتے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہین مگر واسطے سزا پانے اور حقرسی مدعیان کی پہراوسی ریاست کو جہان سے گرفتار ہوئے واپس جاتے ہین اس بندوبست سے فریقین کو بہت فایدہ ہوا ہی مگر دربار بیکانیر کو اکثر مجرمان سکنار دیہات معافی مستورات خاندان مہاراجہ صاحب کے عند الطلب ریاست بہاولپور گرفتار کرنے مین مشکل پیش آئی کہ عورات معافی دار اپنے گانو کی رعایا کو گرفتار نہین ہونے دیتے ہین محکمہ پنچایت نے مجبور بعض مستورات کے کامدارون کو سرحد پر بہیجدیا کہ اپنے روبرو مجرمون کو گرفتار کرادین ؛

جب محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا ۴۶ مقدمات مین ۵۹ قیدی حسب تفصیل ہے

مقام	مقدمات	قیدی
نیتاسر.....	۳۲	۴۴
کوتوالی.....	۱۴	۱۵
میزان.....	۴۶	۵۹

نیتاسر کا جیلخانہ قلعہ کے اندر بہ تحت حکومت خاص مہاراجہ صاحب ہے اور اوسمین راجپوت وٹھاکر ومتصدی وذی عزت لوگ قید ہوتے ہین بجز حکم مہاراجہ صاحب ان قیدیون کی نسبت کوئی کچھ نہین کرسکتا ہے اور دستور ہے کہ مہاراجہ صاحب بہی کسی کی رہائی کا حکم دیتے ہین تو کوتوال اوس کو آزاد کرنے کیواسطے تین دفعہ اجازت مانگتا ہے اکثر قیدیون کے مقدمات کی کوئی مثل نہ ملی اور اونمین سے زیادہ تر کو حضوری یا گولون نے کوتوال کے نام مہاراجہ صاحب کا زبانی حکم پہونچا کے قید کرایا تہا اور بعض کے جرمونکا

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حال خود کو تو ال کو معلوم نہتا محکمہ پنچایت نے ہر ایک قیدی کے مقدمہ کی تحقیقات کرکے جنکی نسبت جرم ثابت ہوا اونکے حق مین تجویز سزا کی اور باقیماندہ کو رہا کیا نیتا سر کے قیدیون مین سے صرف چھہ قید و جرمانہ سے سزایاب ہوئے بعض کی قید گذشتہ اونکے جرم کی حیثیت سے شدید تر ہو گئی تہی اور بعض کی نسبت ثابت ہوا کہ دشمنون کی عداوت یا ناقابلیت ادائے جرمانہ مطلوبہ سے بیقصور مدت دراز تک قید رہے تہے ٹہاکرون کی قید کے ساتہہ علی العموم اونکی جاگیر کے دیہات بہی قرق ہوئے تہے ایک مقدمہ غارتگری مین جسکا مال مغرورتہ مسترد ہو گیا اصل مجرم مفرور تہا اور جس شخص کی نسبت صرف اعانت ثابت تہی وہ ساڑہے آٹہہ برس قید رہ کے بحکم پنچایت رہا ہوا اسیطرح ایک شخص بہ اشتباہ بدچلن ہونے کے چار برس آٹہہ ماہ قید ہوا ٭

سنہ ۱۸۶۷ مین مسمی چنا بقال نے موضع باپیو کو جانے کیواسطے مسمی بہوان جاٹ کا اونٹ کرایہ کیا تہا اثنار راستہ مسمی دیوسرا جاٹ نے کہ ساتہہ ہو گیا تہا بہوان کو بحالت خواب سر مین مضروب کرکے ہلاک کیا چنا کی نسبت قتل مین اعانت کرنا نہین پایا جاتا مگر البتہ اوس نے مہلوک کی لاش کو مخفی کرکے دیوسرا کی اعانت کی جب یہہ حال ظاہر ہوا دیوسرا و چنا مع گنگارام والد اور چہوٹو چچا ایک حقیقی بہائی اور ایک چچازاد بہائی چنا کے کہ جنکا ارتکاب قتل مین کچہہ واسطہ نہتا قید ہوئے چنا کا باپ اور چچا سنہ ۱۸۶۸ مین بمقام مجلس مر گئے اور حقیقی و چچازاد بہائی بالسنہ روپیہ جرمانہ دیکے اوسی سال مین رہا ہوئے چنا کی جایداد ضبط ہوئی اور جبتک پنچایت نے رہا کیا قید رہا اصل قاتل سنہ ۱۸۶۹ مین مر گیا ٭

باپیو

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۲۲- مارچ ۱۸۷۲ء کو موضع گرب دیسر مین بیکانیر سے تیس میل پر ایک مہاجن کی
عورت ستی ہوئی اوسیوقت صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کو اطلاع دیگئی اور مہاراجہ
صاحب نے تحقیقات کامل کرکے مجرمون کو سزاے سخت دینے کا حکم دیا مگر باوصف
متواتر تاکید اور گرفتاری متعلقین کے وقت انتقال مہاراجہ صاحب تک
حکم اخیر نہوا آخرکار محکمہ پنچایت نے اصل مجرم کو سزاے قید دس سال یا بجولان
اور دیگر آٹھ شخصون کو سات برس سے ایک برس تک قید کی سزا دی اور
گانو پر دو سو روپیہ جرمانہ کیا کل ٹہاکران موجودہ بیکانیر کو سنگینی جرم سے
آگاہ کرکے ہدایت کی کہ اگر تمہارے علاقہ مین کوئی ایسی واردات ہوجاوے گی
تو مستوجب سزاے سخت ہوگے ۔

بتاریخ ۲۷- ستمبر ۱۸۷۲ء مسمی دوبا ولد بالچند سورانہ ساکن بیکانیر بعمر گیارہ سال
مع زیور کے جو پہنے ہوئے تہا مفقود الخبر ہوا دوسرے روز سرکار مین اطلاع ہوکے
اوسکا پتہ لگانے کیواسطے بتقرر پچاس روپیہ انعام اشتہار جاری ہوا اور
مقدمہ شہر کی پولیس جدید کے سپرد ہوا اومکو جلد دریافت ہوا کہ طفل مذکور
خیر مرتبہ مسمی ہنونتا طفل درودگر کے ساتہہ دیکہا تہا ہنونتا بعمر سولہ سال گرفتار
ہوا اوس نے اپنے اظہار مین لکہوایا کہ مسمیان چندن شاہ وکنہیا شاہ فقیر
کہ شہر سے باہر رہتے ہین دوبا کو پکڑکے لے گئے تہے فقیر گرفتار ہوئے اور اونکے
مسکن کی تلاشی لی مگر کچہہ برآمد نہوا جسوقت فقیر رہا ہوئے اوسیوقت اہالیان
پولیس کو اطلاع ہوئی کہ ہاپورہ نامی بدمعاش ایک زنجیر طلائی کا ٹکڑہ فروخت
کرتا ہے ہاپورہ طلب ہوکے زنجیر بالچند سورانہ کو دکہائی گئی تو اوس نے شناخت

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کرکے بیان کیا کہ میرے پسر دُو باکے کان کی زنجیر ہے ہاپورہ نے بیان کیا کہ یہہ
زنجیر مجھکو ہنونیتا نے فروخت کیواسطے دی تہی ہنونیتا نے اپنے تتمہ اظہار مین
بتاریخ ۲۹ ستمبر اقبال کیا کہ مینے اور میرے بہائی امر نے تاریخ ۲۷ ستمبر کو بطمع
زیور دو باطفل کو قتل کرکے گہر کے قریب ایک باڑہ مین زیور اور نعش کو دفن
کردیا تہا اوسیوقت اہالیان پولیس نے باڑہ مین جاکے نعش کو برآمد کیا اور
مقتول کے ہاتہہ پانو کہ کڑونکے اوتارنے کی غرض سے سخت بیرحمی کے ساتہہ
قطع کئے تہے ایک گوشہ مین مدفون پائے اور زیور تیسرے مقام سے برآمد ہوا
امریا اور اوسکی والدہ گرفتار ہوئی اور اونکے گہر سے خون آلودہ کلہاڑی اور
برما آلات قتل برآمد ہوئے یہہ باڑہ عین شہر کے اندر واقع ہے لاش کو کوتوالی
مین لاکے بعد شناخت آفت زدہ وارث کو سپرد کرکے عدالت فوجداری مین
ہنونیتا نے مفصل حال بیان کردیا کہ اپنے بڑے بہائی امریا کے کہنے سے طفل
مقتول کو کہلونہ بنا دینے کے حیلہ سے باڑہ مین لایا تہا امریا نے اوسکے اعضا
کو قطع کرکے بتدریج ہلاک کیا اور مین نگرانی کرتا رہا کہ کوئی آنہ جاوے اور ہماری
والدہ اگرچہ اوسوقت موجود نہ تہی مگر ارتکاب قتل سے واقف تہے اور زنجیر
فروخت کرنے کیواسطے امریا نے دی تہی امریا اور اوسکی والدہ نے یہہ تو قبول
کیا کہ نعش مقتول و زیور ہمارے باڑہ سے نکلی ہے اور امریا نے آلات قتل کو
بہی اپنا بتایا مگر ارتکاب قتل کی نسبت کہا کہ ہنونیتا نے تن تنہا کیا ہوگا کسی نے
اوسکی اعانت نہ کی تہی اوسکی عمر سولہ برس کی ہے عدالت فوجداری نے مقدمہ
پنچایت کو چالان کیا وہان پہر بخوبی تحقیقات ہوئی تتمہ اظہار مین ہنونیتا نے

CC-0. Panini Kanya Maha Vidyalaya Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

قبول کیا کہ مین نے اور میرے بہائی نے اوسی غرض سے اور اوسیطرح دو دیگر
بچون کو قتل کیا تہا ایک مقدمہ جو بمرور آٹہہ سال واقع ہوا تہا حسب اطمینان
پنچایت ثابت نہوا مگر دوسرے مقدمہ مین بخوبی ثابت ہوا کہ ہر دو مجرمان نے
بتاریخ ۱۷ - دسمبر ۱۸۷۰ء اسیطرح سے مسمی نیملا طفل نہہ سالہ ولد چنی لال مہاجن
کو قتل کیا تہا اور اونکی ما اگرچہ وقت ارتکاب موجود نہ تہی مگر نعش مقتول کو
ٹوکرہ مین رکہہ کے اپنے سر پر لیگئی تہی اور اوسکو کوئے مین ڈالا تہا امریا کے
حق مین سزاے موت تجویز ہوکے اوسکو پہانسی دیگئی ہنونتیا بلحاظ صغیر سنی
دایم الحبس ہوا اور اونکی والدہ کہ بعمر ساٹہہ سال ہے بمیعاد دس سال قید ہوئے
طرز تحقیقات و جلد گرفتاری و سزایابی مجرمان سے بیکانیر مین اسمقدمہ کا شہرہ
ہوگیا صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل موقع قتل دیکہنے کے واسطے گئے تب
کل باشندگان شہر نے جمع ہوکے اونکی عافیت رعایا پر متوجہ ہونے اور تدبیرات
تحقیقات و انسداد جرایم کرنے کے عوض بہ آواز بلند شکر و احسان ظاہر کیا
اس مقدمہ و نیز چند دیگر مقدمات مین شہر کے پولیس کی کارروائی تحسین و
آفرین کے لایق ہے خصوص بیجناتہہ نایب کوتوال نے تلاش و گرفتاری مجرمان
مین بڑی کوشش و تندہی کی ؛

علاقہ ریاست کے ٹہاکرون اور دیگر دولتمندون مین چاکر یعنی غلام رکہنے کا بہت
رواج ہے اور اروڑہ بقال سکناء بہاولپور و دیرہ جات خصوص مٹہن کوٹ
واقع پنجاب لڑکیون کو بعض شادی کرنے کے واسطے اور بعض بطور کنیزک رکہنے کے
واسطے خریدتے ہین اس سبب سے سرقہ و خرید و فروخت بچگان کے جرایم بکثرت

अरोडा

मिठनकोट

CC Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وقوع مین آتے ہے چارن وٹھاکر وسودی یعنی اروڑہ بقال سکنار علاقہ مارواڑ
وبیکانیر ان جرمون کا ارتکاب زیادہ کرتے ہین تین برس کے عرصہ مین مکیس
مقدمات مین چوبیس بچونکا اوڑالیجانا ثابت ہوا ۲۷ مجرمون کو سزا ہوئی اور
چوبیس بیچ مجرمون کے پنجہ سے چھوڑائے گئے تین برس سے اس ریاست مین
اس جرم کی ممانعت ہوئی ہے اور اب محکمہ پنچایت نے بہ اجراے اشتہار روزہی
مجرمان انسداد جرم کی تدبیر کامل کی ہے مگر ٹھاکرون اور دیگر دولتمندون
کے زرخرید وخانہ زاد غلام وکنیزک بکثرت ہین اس سبب سے خرید وفروخت
انسان کی تحقیقات خاطر خواہ نہین ہوسکتی ہے اور جہل وناشایستگی سے لوگ
اس فعل کی مجرمیت کو بمشکل سمجھینگے ؛

اس سال مین دھرم پورہ نامی جیلخانہ شہر کے اندر بلند وکشادہ زمین پر دیگر دھرمپور
مکانات سے علیحدہ تعمیر ہوا اوسکے مکانات ہوادار اور مرد وعورت ومجرمان
سنگین کے واسطے علیحدہ علیحدہ ہین اور اسمین میعادی قیدی بعد حکم اخیر
مقدمہ کے رہتے ہین مجرمان زیر تجویز اوسمین نہین جانے پاتے ہین اس محبس
کے اندر قیدیون کے غسل وصفائی کیواسطے حوض بنایا گیا ہے ؛

مشقت اندرونی کا سلسلہ جیلخانہ مین جاری ہوا چند قیدی لوئی وقالین و
کشمیری وضع کے کمل بناتے ہین باقیماندہ بیرونی مشقت مین مصروف رہتے ہین
کہ اونہون نے قلعہ اور شہر کے درمیان سڑک تیار کی ہے کوتوال مہتمم جیلخانہ کے
پاس رجسٹر قیدیان میعادی اور زیر تجویز کے علیحدہ علیحدہ رہتے ہین اور
کوتوالی شہر مین کتب مفصلہ ذیل رہتی ہین - رجسٹر جرایم ومقدمات مرجوعہ کوتوالی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

رجسٹر جرمانہ - رجسٹر مال بازیافتہ - کتاب نقل پروانجات - جمع وخرچ لوئی کمل
وقالین جو جیلخانہ مین تیار ہوتے ہین - رجسٹر بدمعاشان ؛

سابقاً کل مقدمات خفیف وسنگین مین محکمہ پنچایت سے حکم اخیر ہوتا تہا سنہ ۱۸۷۳ و ۱۸۷۴
مین حاکم فوجداری کو چہہ مہینے تک قید اور سو روپیہ تک جرمانہ کے اختیارات ہوکے
خفیف مقدمات کی تجویز عدالت فوجداری سے ہونے لگی اور پنچایت مین جہان
ان مقدمات کے سبب سے بہت وقت ضایع ہوتا تہا صرف مقدمات سنگین کی
تحقیقات وتجویز کا کام رہگیا کہ اس سے انتظام فوجداری مین بہت اصلاح و
ترقی ہوئی ؛

بتاریخ ۸ - دسمبر سنہ ۱۸۷۳ وکیل بیکانیر نے صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کو
اطلاع دی کہ شام گذشتہ کو پندرہ اونٹون کے سوار تیس ڈکیت جیسلمیر کیطرف
سے آکے موضع دلانہ واقع ۵۰ میل بیکانیر سے مویشی اور مال واسباب لوٹ
لیگئے اور دو آدمیون کو زخمی کرکئے فی الفور سرداران راج مع چپراسی اسسٹنٹی
سراغ برآری وتعاقب غارتگران کیواسطے بہیجے گئے کہ بمقام جیمل سر بیکانیر سے
تیس میل سکنا موضع دلانہ متعاقب غارتگران کے شامل ہوئے یہان سے اونہون
نے بالاتفاق ستائیس شتران کا کہ شتران مغروتہ وسواری غارتگران شامل تہے
سراغ نکالا اور پندرہ سولہ میل چلکر موضع برج علاقہ بیکانیر مین تحقیق کیا کہ
باشندگان موضع مذکور وموضع سرگرہ نے دس اونٹ جو غارتگرون سے رہگئے
تہے باندہ رکہے ہین وہان سے کل جمعیت مع ٹہاکر سرگرہ باقیماندہ سترہ اونٹون
کا کہوج لیتے ہوئے موضع بٹہنوک مین کہ برج سے اٹہارہ بیس میل ہے پہونچے

दिलाना
जेमलसर
बुर्ज
सरगरा
सीटपोक

CC-0. Pt. Sindhanta eGangotri Gyaan Kosha

وہان سے اوس گانو کے زمیندار ہی اونکے شامل ہوئے اور تیس میل آیندہ
چلکر اونکو نگلہ رآیکہ علاقہ جیسلمیر نظر آیا اونکے پہونچتے ہی ڈکیت موضع گروندی
علاقہ جیسلمیر کو روانہ ہوئے تاہم چار میل کا فاصلہ پڑگیا اور گروندی مین پہونچکے
متعاقبون نے ڈکیتون کو وہان کے ٹہاکر کے گہر مین گہستا دیکہہ لیا ٹہاکر کو ڈکیتی
اور مال مغروتہ دکہائے گئے اول اوس نے اونکی سپردگی سے صاف انکار کیا
بلکہ بصورت زیادہ تقاضہ کے مستعد مقابلہ ہوگیا مگر تہوڑی دیر بعد دو اونٹ
چند نقرئی زیور اور مسمی سوائے غارتگر ساکن علاقہ بیکانیر کو اہلکاران راج بیکانیر
کے سپرد کردیا اور باقیماندہ مال مغروتہ اور غارتگران کی سپردگی سے مطلق منکر
ہوگیا - تحقیقات سے معلوم ہوا کہ چودہ ماقبل وقوع غارتگری مسمی سوائی
موضع روجہ علاقہ بیکانیر مین رہتا تہا موضع دلانہ اور روجہ کی سرحد پر نزاع
ہوکے سوائی کا بہائی مارا گیا تہا حکام بیکانیر سوائی کو گرفتار کرنا چاہتے تہے کہ
وہ علاقہ جیسلمیر کو بہاگ گیا اوسکا بیان ہے کہ مین دربار مین بارہا عرضی دیکے
دادخواہ ہوا مگر کچہہ سماعت نہوئی تو دس آدمی سکنار علاقہ جیسلمیر کو بتقریب
روپیہ فی کس اجرت باشندگان موضع دلانہ پر جنکو اپنا دشمن اور برادر کش
سمجہتا ہون حملہ و غارتگری کیواسطے چڑہا لایا - مقدمہ سپرد محکمہ پنچولی کلاں مارواڑ
ہوا اور امید ہوئی کہ ٹہاکر گروندی کو بجرم اعانت و پناہ دہی ڈکیتان سزا سخت
ہوگی اور بصورت نہونے سزا کے ڈکیتی و غارتگری بکثرت جاری ہونگی ؛
حسب درخواست دربار مارواڑ راج بیکانیر نے سواران راج کا ایک گروہ
بہ افسری عبدالعزیز رسالدار انجی نامی مشہور ڈکیت کی گرفتاری کے واسطے

رایکا
گروندی

روجا

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

جسکی بود و باش کا مارواڑ کے مخبر نے پتہ بتایا متعین کیا تہا ؛

بتاریخ ۱۶ - اکتوبر ۱۸۷۳ء صبح کیوقت سواران مذکور موضع روڑہ مین کہ بیکانیر
سے چالیس میل ہے داخل ہوئے اور جس مکان کی مخبر نے نشاندہی کی اوسکا محاصرہ
کرلیا انجی سوتا تہا اوسکے ایک اونٹ اور دو گہوڑیون کو گرفتار کیا اور اگر رسالدار
گہر مین جانے کی ممانعت نکرتا تو اوسکو بہی گرفتار کرلیتے جب انجی کو خبر ہوئی کہ ملازمان
راج بیکانیر طلب کرتے ہین اوس نے اپنے چچا مکند سنگہ کو بلایا وہ تہوڑی دیر
بعد اندر سے نکلا اور کہا کہ انجی ابہی آتا ہے اوسیوقت انجی بہی دونالی بندوق
اور تلوار باندہے ہوئے باہر آیا پہر سوارون نے چاہا کہ اوسکو گرفتار کرلین مگر
رسالدار نے اپنی بدنصیبی سے ڈکیت کا لحاظ کرکے اونکو منع کردیا انجی اول اپنے
گہوڑون کیطرف گیا مگر جب دریافت ہوا کہ ملازمان راج نے پہلے ہی کہول لئے
ہین فوراً لوٹا اور رسالدار کو گولی سے مار دیا سوارون نے اوسکو اوسیوقت
قتل کرڈالا اور خانہ تلاشی کرکے پارچہ وغیرہ مال مغروتہ مارواڑ برآمد کیا مہاراجہ
صاحبان بیکانیر و مارواڑ نے رسالدار متوفی کے پس ماندونکی بہت پرورش
کی ؛

۱۸۷۴ء مین صاحب اسسٹنٹ نے شیخاواٹی کا دورہ کیا اوس علاقہ کی خوش
انتظامی سے سرحدہ جے پور و مارواڑ و بیکانیر پر ڈکیتی و غارتگری کا بہت انسداد
خصوص سیکر مین ٹہاکر مکند سنگہ نے بہت اچہا انتظام کیا تہا اور مکند سنگہ اور
حسن سنگہ حکام سیکر انسداد جرایم مین دل و جان سے مدد کرتے تہے - مینہ اور
اوریون سے عند الطلب حاضر ہونے کی ضمانت لی اور اونکے سرغنون کو بعض

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چوکیات پولیس پر متعین کرکے انسداد واردات اور گرفتاری مجرمان کا ذمہ دار قرار دیا تہانہ یا تحصیل سے اجازت نامہ حاصل کرنے کے بغیر باوریہ و مینہ اپنے گھر سے کہین نہین جاسکتے ہین اجازت نامہ مین میعاد آمد رفت و مقام روانگی درج ہوتے ہین اونکو دیہات مین چوکیداری پر مقرر کردیا ہے اور اپنے دوست یا رشتہ دار اور ہر ایک غیر شخص کے گانو مین آنے کی سرکار مین اطلاع دیتے ہین ٭

مئی ۱۸۷۳ء مین دربار مارواڑ نے باوریہ وغیرہ غارتگر اقوام کیواسطے احکام مندرجہ ذیل جاری کیے۔

۱ باوریون سے اونٹ و گھوڑہ و ہتھیار چھین لیے جاوین ٭

۲ علاقہ مارواڑ کے کل باوریون کی مردم شماری کیجاوے اور ٹھاکر و زمیندار وغیرہ جنکے گانو مین آباد ہین اونکی نیک چلنی کے ذمہ وار ہین جو باوریہ ضمانت نہ دیسکین قید رہین مگر اونکے عیال و اطفال سے کچھہ تعرض نکیا جاوے ٭

۳ کوئی باوریہ بلا اجازت نامہ گانو سے نجانے پاوے اور گانو کا پٹیل روزمرہ موجودات کے غیر حاضرون کی اطلاع دیا کرے ٭

۴ ٹھاکر و تحصیلدار و زمیندار باوریون کو زراعت و کاشتکاری مین مصروف کراوین ٭

ان احکام کی تعمیل کیواسطے سردار سنگہ خلف مہتا بجی سنگہ عہدہ سپرنٹینڈنٹی استیصال ڈکیتی پر مقرر ہوا کہ اوس نے محکمہ اسسٹنٹی کو ہر طرح مدد دی ٭

ان احکام سے مہاراجہ صاحب بہادر کو اطلاع دینے کیواسطے اسسٹنٹ نے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اون سے بہی ایسا ہی بندوبست کرنے کیواسطے کہا اور کل ملک مین تہانہ جات مقرر کرنے کی ہدایت کی اسپر مہاراجہ صاحب نے توجہہ سے عمل کیا اور مارواڑ کا سا انتظام کیا اور علاقہ ریاست مین بارہ تہانجات مقرر کرکے اونمین ایکسو بارہ سوار متعین کئے ؛

سابق مین اہلکاران راج بیکانیر سہ حدہ پر انسداد جرایم وگرفتاری مجرمان مین احکام صاحب اسسٹنٹ کی بہت غفلت ولاپروائی سے تعمیل کرتے تہے اب دو تین سال سے صاحب موصوف بیکانیر مین رہنے لگے تو یہہ نقص رفع ہوگیا اور ہر ایک حکم کی بخوبی تعمیل ہونے لگی ؛

مارواڑ وجے پور و بیکانیر و بہوانی کے درمیان مال تجارت کی آمدرفت پر بولائی یعنی اُجرت حفاظت لیجاتی ہے اوسکی شرح مین بہت کمی ہوگئی سنہ ۱۸۶۷ مین قبل تقرر ایجنسی سُجان گڈہ کے اس اُجرت کی شرح پونے دو روپیہ سے سوا دو روپیہ تک تہی اب پانچ سال کے عرصہ مین بہ تدریج کم ہوکے آٹہہ سے چودہ آنہ تک فیصدی قیمت مال رہگئی ہے اس سے ثابت ہے کہ احتمال وقوع واردات رفع ہوکے بہت امن ہوگیا ہے اور محافظون کو مال کے ساتہہ صرف احتیاطاً اور بہ پابندی دستور قدیم لیجاتے ہین نہ کہ چوری و غارتگری کے خوف سے -

سنہ ۱۸۷۵ و ۷۶ مین رحیم نامی ایک شخص نے اپنی عورت کو باشتباہ بدچلنی قتل کیا اوسکی پاداش مین بمیعاد بارہ سال قید ہوا بتاریخ ۲ - جنوری سنہ ۱۸۷۵ کہنگار سنگہ نامی ملازم راج متعلقہ تحصیل ٹبی کو بہیرون سنگہ راجپوت نے اپنی عورت کے ساتہہ آشنائی رکہنے کی الزام سے قتل کیا بالعوض اوسکے بہیرون سنگہ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دایم الحبس ہوا بتاریخ ۲۴- مارچ ۱۸۷۵ء ایک مسلمان فقیر نے بنگلہ وصحن ایجنسی مین آتش زنی کا اقدام کیا متوطن ومرتکب جرم علاقہ بیکانیر ہونے کی وجہ سے اسکو راج سے قید دس سال کی سزا ہوئی ؛

نومبر ۱۸۷۴ء مین دختر کشی کی ایک واردات ہوئی ہمیر سنگہ راجپوت کی عورت اپنی نوزائیدہ دختر کو قتل کرنے کی علت مین ماخوذ ہوئے اگرچہ اس مقدمہ کی تحقیقات کا کچھہ نتیجہ معلوم نہین ہوا مگر حالات ملک سے ظاہر ہے کہ ہنوز اس جرم کا خاطر خواہ انسداد نہین ہوا ہے سابق مین راجپوت بخوف مصارف کثیر شادی اور بڑے خاندان مین منسوب کرنے کی مشکلات سے اپنی دخترون کو بفور ولادت علانیہ مار ڈالتے تہے لیکن اب جن مرد وعورت کی صحبت ناجایز سے دختر پیدا ہوتی ہین وے بنظر رفع اشتباہ پیدایش سے چند روز یا چند ہفتہ بعد ذات یا قدرے افیون دیکے مار ڈالتے ہین اگرچہ اہالیان دربار کہتے ہین کہ اس جرم کے انسداد مین بہت کوشش ہوتی ہے مگر بڑے ٹھاکرون اور راجوی لوگون مین شادی دختران بہت کم ہوتی ہین اس سے عیان ہے کہ دختر کشی بہت ہوتی ہے اور مقدم سبب یہہ ہے کہ یہہ لوگ اپنے سے بر تر خاندانون مین لڑکیان دینا چاہتے اور اسوجہہ سے شادی کیواسطے اطفال بہت مشکل سے ملتے ہین ؛

اس سال مین سرحدہ پر کوئی ڈکیتی نہوئی مگر موضع الائی علاقہ مارواڑ مین کہ سرحد بیکانیر سے دس میل ہے تین گاڑیون کو جنمین مسافر عورتین بیکانیر سے ناگور کو جاتی تہین دس شتر سوار غارتگرون نے لوٹ لیا عورتون کیساتھ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک آدمی مجروح ہوا مال مغروتہ کا تخمینہ تعدادی اعہ ۱۰۰۰ ہوا تہا مگر مدعیون کو جب تجویز محکمہ ایجنسی مارواڑ الہ ۱۰۰۰ راج جودہ پور سے دلوایا گیا غارتگرون کا باوجود تلاش کچھہ پتہ نہ لگا ٭

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ مین اکتالیس کس مجرمان ڈکیتی و غارتگری کو سزاے جرمانہ ہوئی دو شخصون سے بجرم عدول حکمی اعہ ۱۰۰ جرمانہ لیا گیا اونمین سے ایک کے مقدمہ کی یہہ کیفیت ہے کہ کھوب سنگہ ٹہاکر میگہانہ مع سولہ آدمیون کے ٹیکم نامی جاٹ باشندہ دیہہ خالصہ کے گہر مین بہ زبردستی گہس گیا اوسکو مضروب شدید کیا اور اوسکی عورت کو قید کرکے اپنے گانو کو لے گیا اس جرم مین ٹہاکر پر اعہ ۱۰۰ جرمانہ ہوا ٭

اگست ۱۸۷۵ مین بسبب عداوت سابقہ بہانی سنگہ و بیجراج و بہیم سنگہ بیکا راجپوتان سکنا رموضع موہوسر نے مع بعض دیگر اشخاص کے حملہ کرکے اوسی گانو کے رہنے والے بنیپ راج وایسری سنگہ راجپوتان کو بحالت قلہ رانی مار ڈالا فاعلون کا تعاقب ہوکے چار آدمی گرفتار ہوئے بعد تحقیقات کامل دربار سے بہانی سنگہ و بہیم سنگہ و بیجراج کو سزاے دایم الحبس ہوئی اور چوتہے شخص اودجین سنگہ کو پانچ برس کی قید ہوئی - نومبر مین لکہا جاتا ہے جوش غضب مین آکے اپنے بیٹے کی بہو کو مار ڈالا اور تین دیگر اشخاص کو مجروح شدید کیا اوسکو بہی سزاے دایم الحبس ہوئی ٭

بتاریخ ۱۷ - مارچ بیکانیر سے بارہ میل پر موضع سورد ہوہ اور امبوسر کے درمیان ایک عمر رسیدہ آدمی کی نعش جس سے ظاہر تہا کہ کسی نے سوتے ہوئے کا حلق کاٹا

ہے برآمد ہوئی اور اوس سے تہوڑی دور پر ایک کم عمر آدمی کی نعش پائی
فی الفور قاتلون کی سراغ براری ہوئی کہ تین چار روز بعد علاقہ بیکانیر مین گرفتار
ہوئے موضع ناتابارہ و موندارا و قریب ایرن پورہ علاقہ جودہ پور کے رہنے
والے تین بہاٹ تہے اونہون نے ارتکاب جرم سے اقبال کیا تحقیقات سے دریافت
ہوا کہ یہہ لوگ مع مقتولون کے علاقہ بیکانیر و مارواڑ کے حجامون سے دچھنان
وصول کرتے پہرتے تہے مجرمون نے مقتولون کو صرف بغرض لینے کتابون کے
جنمین اونکے ججمانون کے نام لکہے تہے قتل کر ڈالا کہ یہہ کتابین ان لوگون کے
نزدیک بیش بہا ہوتے ہین منجملہ کتب مغروتہ کے چند مجرمون کے پاس برآمد
ہوئین ان مجرمون کی گرفتاری مین اہالیان پولیس کی مستعدی تعریف کے
لایق ہے ؛

ریاست بیکانیر نے تعاقب و گرفتاری مجرمان کے باب مین دو قواعد مندرجہ
چٹھی صاحب سکرٹری صیغہ ممالک غیر مورخہ ۷ راگست ۱۸۷۵ء کو منظور کیا ہی
چونکہ یہہ قواعد ریاست بہاولپور سے بہی متعلق ہین دربار بیکانیر نے حسب صلاح
صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہاولپور کی سرحد پر تہانہ جات جدید مقرر کئے ہین
کہ اس سے مجرمون کے تعاقب و گرفتاری مین بہت آسانی ہو جاویگی اخیر
اپریل ۱۸۷۵ء مین بیکانیر کے تین مہنتون نے سمادہ یعنی زندہ دفن ہونے کی
تیاری کی اس غرض سے کہ راج کو مطالبہ مالگذاری سے باز رکہنے کیواسطے
ڈرا دین کہ صاحب اسسٹنٹ نے اونکو اس حرکت سے باز رکہا کہ اسپر گورنمنٹ
سے تحسین و آفرین ہوئی ؛

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بتاریخ ۲۵ اکتوبر ۱۸۷۵ء پنالال ملازم راج بیکانیر مع پانچ دیگر اشخاص کے
سترہ سو روپیہ رتن گڈہ سے بیکانیر کو لئے جاتا تہا سر شام کیوقت رتن گڈہ سے ۲۵ میل
پر موضع کیتا سر اور لاچر سر کے درمیان سولہ ڈکیتون نے کہ آٹہہ اونٹون پر سوار
تہے زر مذکور و دیگر مال کو لوٹ لیا دو آدمی ڈکیتون مین سے اور شیرا نامی ایک
شخص ہمراہیان پنالال سے مجروح شدید ہوئے کہ اخیر مین شیرا مر گیا دیہات
مذکور کے باشندگان نے فوراً سراغ براری کی کہ موقع واردات سے ۷۰ میل
پر موضع گنڈاری علاقہ سیکر مین سراغ منتہی ہوا دونون مجروح ڈکیت علاقہ بیکانیر
مین گرفتار ہوئے کہ موضع بروا علاقہ مارواڑ کے رہنے والے ہین اس گانو کے
باشندگان مشہور سارق و غارتگر ہین باقی مجرمون کی تلاش و تحقیقات ہوئی
۱۸۷۶ء و ۱۸۷۷ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ کمال افسوس ہے کہ جرایم سنگین کے ۱۵۹
قیدیون کو صرف جرمانہ کی سزا ہوئی ہے مگر جب خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۸۷۱ء کے بعد تک
کسی مجرم کے حق مین سزاے قید میعادی تجویز کرنیکا دستور نہ تہا اور ہر ایک کی
رہائی سفارش یا قابلیت اداے زر مطلوبہ پر منحصر تہی کل سنگین مجرم صرف جرمانہ
دیکے بری ہو جاتے تہے تو امید ہوتی ہے کہ حکام بیکانیر تجویز سزا مین بجاے استحصال
زر انسداد جرایم کو مقدم سمجہہ کے معقول و مناسب سزا تجویز کرینگے کہ اس سال
مین بہی ۵۱ مجرمون کو صرف قید کی اور ۷۵ کو قید و جرمانہ دونون کی سزا تجویز
ہوئی ہین ؛

اخیر دسمبر ۱۸۷۶ء مین وکیل بیکانیر نے اطلاع دی کہ موضع ہاموسر اور پابوسر کے
ٹہاکر زنجیت سنگہ کے چار پسر اور پن جی کے تین پسر اور مسمی بیرہ چیلہ نے بارو ٹہیہ

CC-0. Prof. Satya Vrat Shastri Collection, New Delhi. Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

ہو کے موضع ہاموسر و پابوسر ولاچر سر مین آتش زنی اور غارتگری کی ہے بعد
ازان ملازمان بیکانیر نے اونمین سے ایک کو گرفتار کر لیا اور باقیماندہ کی تلاش
و گرفتاری کا کہ وے سیہر ملک مین پناہ پذیر ہتے بندوبست ہوا رنجیت سنگہ بیکانیر
مین ہے اور اوسکے اخلاف موضع ہاموسر کا دعوی کرتے ہین اور اسوجہہ سے
کہ یہہ گانو ۱۸۴۹ء مین مہاراجہ رتن سنگہ نے ضبط کیا تہا راج اوسکے دعوی کو
قبول نہین کرتا ہے اسیطرح پن جی کے اختلاف موضع پابوسر کا دعوی کرتے ہین
مگر ۱۸۵۱ء مین اونکے باپ سے ضبط ہوا تہا اسوجہہ سے اونکا دعوی بہی پذیرائی
کے لایق نہین ہے دونون مقدمون مین دربار نے عیوض کی زمین دینی چاہی
تو دعویدارون نے نامنظور کی ۔

بتاریخ ۱۱- مئی رات کیوقت ہربہگت مہاجن چورو کے گہر ڈکیتی ہوئی اوسکی تین
دختران کاکہ شیخاوائی کے دولت مند ساہوکاردن سے منسوب ہوئے ہین زیور
قیمتی پینتالیس ہزار روپیہ جاتا رہا اہالیان دربار کو بلا تامل تلاش و گرفتاری
مجرمان کرنے کی تاکید ہوئی اور راج سے دو اہلکار مع جمعیت کثیر متعین ہوئے
مگر کچہہ پتہ نہ لگا ۔

جس زمانہ مین مہاراجہ صاحب بیکانیر مین نہ تہے بتاریخ ۲۱- جنوری تین بجے
بعد دوپہر ۲۳ قیدیان مجرم قتل و غارتگری وغیرہ مقدمات سنگین نے پہرہ والون
کی تلوارین چہین کے دروازہ قلعہ کہولنے کا اقدام کیا راج کے سپاہیون نے
جمع ہو کے اونکو روکا لڑائی ہوئی اوسمین مجرمون سے نو آدمی مارے گئے اور
دس زخمی ہوئے اور سپاہیان راج مین سے ایک مارا گیا اور دس زخمی ہوئے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مگر مجرم سب گرفتار ہوگئے دیگر قیدیان موجودہ محبس نے مفروری کا ارادہ نکیا
خاموش بیٹھے رہے مرتکبان فساد کو بعد تحقیقات سزا ہوئی ؛

بھگونت سنگہ راجپوت نے نالش کی کہ میرے والد نے اپنے دو بچون کو بالعوض
مبلغ بیس روپیہ ۱۸۶۸ء کے قحط مین کہوم سنگہ کے پاس رہن رکہا تہا اب وہ
اونکی واپسی مین انکار کرتا ہے دربار نے بعد تحقیقات حکم دیا کہ مبلغ بیس روپیہ
لیکے کہوم سنگہ بچون کو واپس کرے اور بجرم خرید و فروخت فریقین سے فی کس
بیس عہ جرمانہ لیا جاوے ؛

اس سال مین شہر بیکانیر کے دمامیون اور باگڑیون کے درمیان کہ دونون
تجارت پیشہ لوگون کے بڑے گروہ ہین ذات برادری کی بابت بڑا نزاع رہا۔
متصدیون کی مکاری اور دربار کی مداخلت نے انجام کار اس طوالت کو
پہونچایا کہ بماہ ستمبر دمامیون کے پنچون نے کشنگڈہ وغیرہ دیگر ریاستون مین
سکونت کرنے کیواسطے بیکانیر سے روانہ ہوکے بفاصلہ سولہ میل دیشنوک مین مقام
کیا مہاراجہ صاحب مع دیوان کے وہان جاکے بمشکل تمام سمجہا کے واپس لائے
گریون نے جو یہہ حال سنا تو اونہون نے بہی بیکانیر چہوڑنے کی دہمکی دی
مقدمہ زیر تجویز ہونیسے ارادہ موقوف رکہا ؛

تو بر مین بمقام سجان گڈہ صاحب اسسٹنٹ کے پاس روبکار صاحب
پرنٹنڈنٹ پولیس ضلع اجمیر بدرخواست گرفتاری بہادر خان و نندو خان
کوزہ جرم ڈکیتی افیون وقوعی ۲۰ - فروری ۱۸۷۶ء مقام کالیرہ قریب ساور
وصول ہوکے صاحب اسسٹنٹ نے بطور خود دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ

कालेरा

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مجرمان مذکور موضع لیری علاقہ مارواڑ مین رہتے ہین فوراً احکام راج مارواڑ کی معرفت گرفتار کرائے اور حوالات مین رکھنے کیواسطے حاکم سجان گڈہ کو سپرد کئے بتاریخ ۷ نومبر اومین سے بہادر خان مفرور ہوگیا اور دوسرا صاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع اجمیر کے پاس بہیجا گیا اور بہادر خان کی موجودگی ضلع حصار مین دریافت ہوکے اوسکی گرفتاری کا بندوبست عمل مین آیا اور کوتوال وسپاہیون کو جنکی حراست سے وہ مفرور ہوا دربار بیکانیر سے سزا ہوئی ۔

عدالت دیوانی

وقت تقرر پنچایت عدالت دیوانی مین بہی مثل فوجداری کے ابتری تہی اور مہاراجہ صاحب مرحوم کی حضوری اور گولہ مداخلت کرتے تہے چوگ مل کو برائے نام حاکم عدالت کر رکہا تہا مگر اوسکو کچہہ اختیار نہ تہا منڈیون مین حوالہ دار اور مہاراجہ صاحب کے مقرب اپنے گہرون پر مقدمات دیوانی کا فیصلہ کر دیتے تہے انصاف کا کچہہ لحاظ نہ تہا فریقین مین سے جو زیادہ روپیہ ادا کرتا وہی غالب رہتا اور یہہ بہی صرف نہ تہا کہ ایک درباری کا فیصلہ اورون کے نزدیک قابل لحاظ ہو بلکہ اکثر ایسا ہوتا تہا کہ ایک فریق مقدمہ نے ایک درباری سے حسب مراد اپنے مقدمہ طے کرایا اور دوسرے نے ایک اور درباری سے بلکے اپنے مفید مطلب فیصلہ کرا اور حکم سابقہ کو منسوخ کرا دیا یہہ سب کارروائی زبانی ہوتی تہی صرف مدعی کی درخواست پر ڈگری واجرائے ڈگری دونون عمل بکبارگی ہوتے مدعا علیہ کو قرقی جایداد وقید کے ذریعہ سے دعوی مدعی وفیصلہ حاکم کی اطلاع ہوتی تہی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کلمہ پنچایت نے ان خرابیون کی اصلاح کرکے اول چہوگ مل کو حسب قاعدہ
انجام دہی کار مین مدد دی مگر وہ دایم المرض وضعیف العمر تہا محنت نہین
کرسکتا تہا ستمبر مین مرگیا بجاے اوسکے جواہر مل مقرر ہوا اوس نے بہت عمدگی
سے کام کیا اس عدالت مین قرضہ وسگائی کے مقدمات زیادہ تر دایر ہوتے
ہین مقدمات گود نشینی وخرید فروخت اراضی حسب دستور سررشتہ منڈی مین
رجوع وفیصل ہوتے ہین رسوم عدالت مدعی سے پانچ روپیہ فیصدی اور مدعا علیہ
سے دس روپیہ فیصدی کل پندرہ روپیہ فیصدی فریقین سے لیجاتی ہے
اور تا وقتیکہ فیصلہ ہوکے فریق غالب کی مطلب برآری نہ ہوجاوے رسوم
داخل نہین ہوتی ہے سنوات آیندہ مین کارگذاری عدالت حسب تفصیل
ہوئی ہے ؛

سال	تعداد مقدمات متدایرہ	زر رسوم وصولی	تعداد دعوی انتہائی
۱۸۷۳ء	۲۳۴	[illegible] ۱۳/۳	[illegible]
۱۸۷۴ء	۳۹۴	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۵ء	۴۸۲	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۶ء	۴۴۴	[illegible]	[illegible]
۱۸۷۷ء	۹۱۸	[illegible]	[illegible]

CC-0. Prof. Satya Vrat Shastri Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شستہ مال

ریاست کے پرگنات وچیرہ جات کی تفصیل پہلے لکھی گئی ہین اونمین سے پرگنات وچیرہ جات مفصلہ ذیل کے حکام دیوان کی حکومت سے باہر اور خود اختیار بہ تحت حکومت خاص مہاراجہ صاحب مرحوم تہے راجگڈہ رینی سردار شیر وچیرہ کہیجرون مین داروغہ جمن راج سرگروہ گولہاے وافسر فوج وتوپخانہ حاکم تہا وہ ہردم مہاراجہ صاحب کیخدمت مین حاضر رہتا تہا اور کاروبار ریاست مین دست اندازی کرکے پنڈت من پہول دیوان کی تدبیرون مین خلل اندازی ہوتا تہا اوسکو رنج پہونچاتا تہا ؛

پرگنہ بہادران بہ اہتمام راجہ کشور برادرزادہ خواص پاربتی جی تہا اور اوسکو بالعوض قرضہ پچیس ہزار روپیہ کہ اوس نے پرتشٹہا مندر رسک شرومن کیواسطے مہاراجہ صاحب کو دیا تہا سپرد تہا ؛

پرگنہ چورومان مل راکہیچہ کو بالعوض پانچ چہہ ہزار روپیہ قرضہ کے کہ مہاراجہ صاحب نے بہائی اینجی نبیرہ دہابہائی کی شادی کیواسطے لیا تہا رانی پوگلیانی جی کی معرفت ملا تہا ؛

سُجان گڈہ باہتمام ہیرالال متوسل راوت سنگہ خواص وال برادرزادہ مہاراجہ صاحب تہا کہ وہ رسالہ ٹہاکران کا افسر تہا اور اس پرگنہ کی آمدنی اوسکے مصارف مین خرچ ہوتے تہے ؛

چیرہ خالصہ کا انتظام جسمین تیرہ دیہات مین مان مل راکہیچہ کو سپرد تہا ان سات

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پرگنات وچیرون کی آمدنی منجملہ کل آمدنی راج تعدادی للعہ لکھہ ۱۱ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ کی دو لکھہ ۱۰ ۹ ۸ ۷ ۶ ۵ ۴ ۳ ۲ ۱ ۰ ۰ ۰

دہوان فی گہر ملے سے عـــہ تک اور ایک آنہ فی بیگہہ زمین پر لیا جاتا ہے پرگنہ
ٹیبی مین حسب قاعدہ بندوبست قانون ۹ سنہ ۱۸۳۳ پر عملدرآمد ہے اس کیفیت
سے ظاہر ہے کہ سررشتہ ایصال محاصل رعایا، زراعت پیشہ کے حق مین کسقدر
مضر ہے اور کاشتکار پٹہ دار یا تحصیلدار کے اختیار مین ہین ؛
پنڈت من پہول نے ہرچند چاہا کہ بنظر فایدہ راج و رعایا بندوبست کیا جاوے
مگر اہلکاران راج نے خلل انداز ہوکے نہین ہونے دیا ؛
سمت ۱۹۲۶ تک نو سال گذشتہ مین رقم حسب تفصیل ذیل وصول ہوئی ہے

سمت ۱۹۱۸	سمت ۱۹۱۹	سمت ۱۹۲۰	سمت ۱۹۲۱
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
سمت ۱۹۲۲	سمت ۱۹۲۳	سمت ۱۹۲۴	سمت ۱۹۲۵
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

سمت ۱۹۲۶

[illegible]

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ ریاست بیکانیر چیرہ جات اور ٹھکانہ جات
خالصہ مین منقسم ہے اور چیرہ جات کی یہہ تفصیل لکہی ہے

چیرہ جات متفرق			چیرہ جات ماتحت تحصیل	
شیخ سر	گوشائین سر	سیاہ کوٹی	مہاجن تعلق صورت گڈہ	کہیجران تعلق سردار شیر
میگرہ	جیسرا سر	کہوری	بیداوت تعلق سجان گڈہ	نوہر تعلق نوہر
پیٹی	راجاہد	خالصہ	راجگڈہ تعلق راجگڈہ	اترادہ و دکنادہ تعلق رینی

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

چیرہ جات مین دیہات پٹہ و بے طلب یعنی معافی داخل ہین دیہات پٹہ زیادہ تر
بقبضہ ٹہاکران ہین کہ بالعوض نوکری سابقہ فوج کی رقم یعنی خراج ادا کرتے ہین
اور دیہات بے طلب یعنی معافی مہاراجہ صاحب کے یکجدی ورثہ داررون
اور مندررون اور خیرات خانہ جات کو اور بالعوض نوکری بطور مدد معاش
مقرر ہین ٹہکانہ جات خالصہ مین خالصہ کے دیہات ہین ۔

متفرق چیرہ جات مین رقم وصول کرنے کا طریقہ سابق مین یہہ تہا کہ فصل پر
ہر ایک چیرہ مین رقم وصول کرنے کیواسطے حوالدار مع ڈیرہ کے جسمین بیس تیس
آدمی اور دس پندرہ اونٹ ہوتے تہے متعین ہوکے جاتا تہا اور چیرہ جات ماتحت
تحصیلون مین تحصیلدار سلح پوش یعنی سرکاری بارگیرون کو متعین کرتے تہے
اور دیگر محاصل مثل چودہر باب و تالی باب و سنگہوٹی وغیرہ مجریہ جدید
کے ایصال کیواسطے اوسیطرح کے قلیل ڈیرہ جات بہیجے جاتے تہے ۔ ایصال
محاصل مین کسی قاعدہ کی پابندی نہ تہی حوالدار ہر سال مطالبہ راج کو بہوگتا
یعنی پٹی دارون سے حسب رائے اپنی مقرر کرتا تہا ڈیرہ دیہہ بدیہہ پہرتا تہا
اور جب تک زر مطالبہ کی کوڑی کوڑی وصول نہو جاتی کسی گانو مین سے
برخاست نہوتا اور اونکا خرچ فی دیہہ بیس روپیہ سے ڈیڑہ سو روپیہ تک
زمینداران دیہہ کے ذمہ پڑتا تہا دیہات جمعی پانسو روپیہ مین کہ اس علاقہ
کے دیہات بیشتر اسی جمع کے ہین اونکا خرچ بحساب دو سو فیصدی ہوتا تہا
کل زر محصول وصول ہوجانے پر حوالدار چیرہ جات کو چہوڑکے دارالحکومت
کو چلا جاتا تہا اور سالتمام تک وہان کوئی حاکم نہ رہتا تہا جس سے زمیندار داد خواہ

भोगता

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور خواستگار حفاظت ہوتے اگرچہ ڈیرہ کی تعیناتی بغرض خاص وصول مطالبہ کے ہوتے تھے مگر حوالدار اپنی موجودگی اور عہدہ کو غنیمت سمجھ کے مقدمات فوجداری و دیوانی کو حسب مراد اہلمقدمہ زر کثیر دینے والے کے فیصل کر دیتے تھے ۔

اس کل فضول خرچی کا بار غریب رعایا پر پڑتا تھا حوالدار زر محصول مقررہ خود بہوگتہ سے وصول کر لیتے تھے بہوگتہ چودہریون اور مقدمون سے لیتے اور چودہری رعایا سے وصول کرتے رہتے چودہری و بہوگتہ ساز کر کے اکثر رعایا سے فاضل روپیہ وصول کرتے اور اوس مین سے کسیقدر روپیہ کہ تیس سے تین سو تک ہوتا تھا بطور بدایگی یعنی وداعگی دیکے حوالدار کو شریک کر لیتے اور دیگر ملازمان ڈیرہ کو بھی علی قدر مراتب بالائی روپیہ ملتا تھا اور ہر ایک گانو کو کم سے کم جمع سے نصف روپیہ اسطرح ادا کرنا پڑتا تھا خود ملوث ہونے کے سبب سے بہوگتہ حوالدار کی بد دیانتی کا افشار نہین کرتا تھا اور حوالدار اپنے مفاد کیواسطے جمع راج کو مقدار مناسب سے کم کر دیتا تھا اور نتیجہ یہہ کہ بہوگتہ اور حوالدار کی سازش سے راج اور رعایا دونون لٹتے تھے ۔

محکمہ پنچایت نے اس خرابی کے دفعیہ کیواسطے قریب ترین مقدمات شیخ سر اور پانچو کے تحصیلدارون کو بہ اضافہ کسیقدر عملہ کے متفرق چیرہ جات شیخ سر و سیاہ کوٹ وغیرہ و جیسر اسر دکھوری و پٹی و گشائین سر کو سپرد کر دئے ۔ دیہات پٹہ کو بغرض نذرانہ منتقل کرنیکا ناواجب طریقہ بالکل موقوف کر دیا اور

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تعداد رقم کو بروے اوسط جمع وصولی سنوات گذشتہ اور تعداد ریکہہ کے بطرز
واجب معین ومشخص کرکے ڈیرہ جات کے بھیجنے کی ضرورت رفع کردی پٹی داروں
کو ہدایت ہوئی کہ زر مطالبہ وقت مناسب سے دو مہینے بعد تک ادا نکرنے کی
صورت مین سزاے سخت کے مستوجب ہونگے اور تحصیلدارون کو تاکید ہوئی
کہ جمع معینہ پر بالکل اضافہ نکرین اور نہ کسی شخص کو اوسکے ایصال کیواسطے
دیہات مین بھیجین اسطرح ضروری اصلاح ہوگئی اور رعایا کو پٹہ دارون
کی زیادہ ستانی سے بچانے کا کام باقی رہا ۔

۳۶۲ دیہات خالصہ مین بھی طریقہ جمعبندی وتحصیل مثل چیرہ جات کے
جاری ہے کہ تحصیلدار حسب مرضی اپنے ہر سال جمعبندی کرتے ہین صرف
اسی تفاوت ہے کہ دیہات چیرہ مین سرکاری حوالدار ہوکر بہ جمع مقرر کرتے
ہین اور وہ کاشتکارون سے وصول کرتا ہے اور دیہات خالصہ مین تحصیلدار
رعایا یعنی کاشتکارون پر جمع مقرر کرتا ہے اور دونون کے رقوم مطالبہ مین
اسی فرق ہوتا ہے چیرہ جات مین رقم یعنی خراج بالعوض نوکری مع دیگر محاصل
متعلقہ کے زر مالگذاری راج ہوتا ہے اور خالصہ مین حاصل اراضی مع دیگر
محاصل مروجہ دیہات خالصہ کی جمع سرکاری قایم ہوتی ہے چیرہ جات مین
نقد وجنس دونون لیے جاتے ہین خالصہ مین صرف زر نقد وصول کیا جاتا
ہے شرح نقدی ہر ایک ہالی یعنی قلبہ ران پر دو روپیہ ہے اور شرح جنس
پیداوار کا چہارم یا آٹھوان حصہ ہے ۔

سب زر جمع واجب الوصول ہوتا ہے حوالدار یعنی تحصیلدار رعایا یا چودھریان

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور پرگنہ کے دولتمند مہاجنون کو طلب کرتا ہے اور حسب مرضی اپنی ایک رقم قایم کرکے طلب کرتا ہے بعد رفع عذرات طرفین وکمی وبیشی کی تعداد مقرر ہوجاتی ہے مہاجن زر مقبولہ یکبارگی داخل کردیتا ہے تحصیلدار اوسکو بجاے ارسال صدر کرنے کے اکثر اپنے تصرف مین لاتا ہے اوسوقت سے مہاجن زر مدخلہ کے عوض خود تحصیلدار ہوجاتا ہے اور تحصیلدار مثل عملدرآمد جیرہ مجاتے کے رعایا پر ظلم وزیادہ ستانی کرنے کیواسطے مہاجن کو سوار وشتر سوارون سے مدد دیتا ہے بعض تحصیلون مین وساطت مہاجن کا رواج زیادہ ہے اور تحصیل اجناس بھی اسی طرح غیر معین طریقہ سے ہوتی ہے حوالدار اور شخص کو بالکل اختیار ہوتا ہے کہ رعایا کو تباہ کرین یا اونکے ساتھہ رعایت کرین ٭

بعض دیہات خالصہ مین گواڑی یا جمع کا جزو اعظم ہوتا ہے یہہ جمعبندی علی العموم بہت ناواجب طریقہ سے ہوتی تہی اور تعین مطالبہ سالانہ مین گھرون کی کمی وبیشی پر کچھہ لحاظ نہین ہوتا تہا کہ اس سبب سے اکثر گھر نقل وطن کرجاتے تہے اب حتی الامکان اس بے انصافی کی اصلاح ہوئی ہے اور اس بارہ مین کل نالشات کی بہ توجہہ کامل سماعت ہوئی ہے ٭

بجز پرگنہ تیبی عطیہ سرکار انگریزی کل علاقہ راج بیکانیر مین حق مالکانہ دربار کا ہے اور کاشتکار کا استحقاق قبضہ اوسکی قابلیت اداے مطالبہ سرکاری پر منحصر ہوتا ہے مگر چیرہ جات خالصہ جنمین گودورہ جاٹ رہتے ہین کسیقدر اس عام قاعدہ سے مستثنی ہین انکے بزرگون نے بیکاجی بانی ریاست دنگر جاٹون کے مغلوب کرنے مین مدد دی تہی اسواسطے اونکو چند استحقاق

گواڑی

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

حاصل ہین اونمین سے یہہ بہی ہے کہ مہاراجہ صاحب جدید کی مسند نشینی پر اس
قوم کا سرگروہ اونکی پیشانی پر ٹیکہ کرتا ہے ؛

اہالیان پنچایت کو دریافت ہوا کہ تحصیل مالگذاری دیہات خالصہ کی ان خرابیون
کا دفعیہ صرف بذریعہ بندوبست یمعاد معینہ کے جو رسمیات و قواعد ملک پر
مبنی ہو اور جسمین رعایا کے حقوق و ذمہ وری واہلکارون کے اختیارات کی
حد مین مقرر ہو جاوین ہو سکتا ہے مگر جب پنچایت نے کام شروع کیا وقت تحصیل
آگیا تہا اصلاح غیر ممکن تہی اسواسطے تحصیلدارون کو بہ تاکید تمام ہدایت ہوئی
کہ رعایا پر ظلم و بے انصافی نکرین کل شکایتون کی بخوبی تحقیقات کرین۔
اگرچہ اس تدبیر سے کچہہ مستقل نتیجہ نہین پیدا ہو سکتا تہا تاہم اوس سے بہت
فایدہ ہوا ؛

پرگنہ ہنومان گڈہ کے دیہات خالصہ مین پنج سالہ بندوبست ہوا اوس کو
کاشتکارون نے پسند کیا مگر دیسی اہلکارون کو باقاعدہ بندوبست کا
ہونا بہت ناگوار ہے اسواسطے اونہون نے اوسکی منسوخی مین ہر طرح کوشش
کی مگر صرف محکمہ پنچایت کے استقلال اور زمیندارون کی مضبوطی سے قایم
رہا اور اوسکے عمدہ نتایج کا ثبوت یہہ ہے کہ پرگنات علاقہ بیکانیر کے چودہری
ایسے ہی بندوبست کی درخواست کرنے کے واسطے مہاراجہ صاحب کیخدمت
مین جمع ہوئے ہین ؛

ٹہاکر امر سنگہ نہاجن والا اور بعض دیگر ٹہاکران ایصال جمع مین بہت خلل انداز
ہوئے ہے اونہون نے دیرینہ شکایتین اور بے وجود دعوی مثل انتقال و

Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

عطاے دیہات و مواجب نقدی وغیرہ پیش کئے اور اورون کو ایسی شکایت
و دعوی پر آمادہ کیا اور صاف کہدیا کہ جب تک ہمارا فیصلہ نہوگا مطالبہ سرکاری
ادا نکرینگے اور ایک معاملہ کا تصفیہ ہوتے ہی دوسرا اوس سے زیادہ دقت طلب
پیش کیا علی العموم اکثر ٹہاکر جنکو خاص اپنے معاملہ مین کوئی موقع شکایت نملا
کسی اور ٹہاکر کے شریک ہوگئے اور اوسکا مقدمہ حسب اطمینان اپنے فیصل
ہوجانے تک مالگذاری ادا کرنے سے انکار کیا بیداوت ٹہاکرون نے چند
ہفتون تک کل پرگنہ کی جمع تا وقت فیصل ہوجانے کل مقدمات کے حسب مراد
اپنے ادا نہ کی ان مقدمات مین زیادہ دیہات کا دعوی اور تنازعات
سرحدی فیمابین ٹہاکران تہے کہ مدت دراز سے انتقال دیہات بغرض حصول
نذرانہ ہونے سے پیدا ہوکے دایر رہے تہے ان مقدمات کا بہ آسانی فیصل
ہونا ممکن نہ تہا اور محکمہ پنچایت کو منظور تہا کہ جہانتک ممکن ہو دیہات و
اراضی کے باب مین مداخلت نکرین ٹہاکرون کو راج کے متصدی واہلکار
اشتعالک دیتے تہے اور بہکاتے تہے کہ مہاراجہ صاحب کے بااختیار ہوتے
تک اداے رقم ملتوی رکہینگے تو مالگذاری معاف ہوجاوے گی اور سب
طرح خاطرداری ہوگی ایسی شرارت و دہوکہ دہی کے سبب سے محکمہ پنچایت
تمام وکمال زر جمع وصول نکرسکا ۔

دستور ہے کہ مہاراجہ صاحب جدید کی مسندنشینی پر کل بڑے ٹہاکر نذرانہ
دیتے ہین سابقا ٹہاکر حسب حیثیت اپنے ہاتہی وگہوڑے نذر کرتے تہے مگر
اب سالہا سال سے اوسکے عوض زر نقد لیا جاتا ہے حسب نقشہ مرتبہ مہاراجہ

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مرحوم کہ مہاراجہ صاحبان سابق کی نسبت کچہہ زیادہ ہے مہاراجہ صاحب کی مسند نشینی پر ۔۔۔ روپیہ نذرانہ واجب الوصول ہوا اول ٹہاکرون نے اس نقشہ کے بموجب ادا کرنے سے انکار کیا محکمہ پنچایت نے بصلاح معزز ٹہاکران موجودہ بیکانیر بحث و تحقیقات کی اور مہاراجہ صاحب سے راے لی تو سب کے اتفاق سے یہی مناسب متصور ہوا کہ نقشہ مذکورہ مین کمی و بیشی نہونی چاہئے

منڈی یعنی سررشتہ سایر

سنہ ۱۸۷۱ء مین منڈی شہر کی کل آمدنی مودیخانہ و طویلہ و فیلخانہ وغیرہ مین کہ سب بہ اہتمام درباریون اور گولونکے تہی معین تہی یہہ لوگ رئیس کے پاس معتمد عہدون پر ہمیشہ حاضر رہتے تہے کاروبار ریاست مین مداخلت کرتے تہے اور دیوان اون سے سازش نرکہتا تو اوسکی شکایت کرکے اوسکے کام مین خلل انداز ہوتے اوس زمانہ مین اونکا اہتمام بخشی رام و لچہمن سنگہ فوجدار موروثی گنگا جلی والون کو تہا بخشی رام کو منڈی شہر و طویلہ و مودیخانہ کا کام تہا اور لچہمن سنگہ فیلخانہ کا افسر تہا دونون باہم مددگار تہے اور دیوان سے عداوت رکہتے تہی اور اوس سے خودسر تہے پنڈت من پہول کا آمدنی کثیر سایر پر کچہہ اختیار نہ تہا ؛

منڈی مین چہہ مندرجہ ذیل اقسام آمدنی داخل ہین -

اول سایر و چند دیگر محاصل متعلق تجارت ؛

دوم کہولہ یعنی محصول جو پسر متبنی لینے پر لیا جاتا ہے ؛

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سوم چوتہہ زمین یعنی محصول فروخت اراضی واقع شہر ؛

چہارم گیمال یعنی قیمت مال لاوارث منڈی کے عملہ جات خاص دارالریاست مین اور مقامات تحصیل مین مقرر ہین علی العموم تحصیلدار بیکانیر تحصیلات کی منڈی کا افسر ہے اور ایک خاص افسر بنام نہاد حوالدار منڈی ہے کہ اوسکے عملہ مددگاران و محرران و چپراسیان و وزنکشان وغیرہ کا خرچ خاص بیکانیر مین سا ۱۵ ۶ ماہانہ اور تحصیلات مین لما ۱۰ ۶ ہے منڈی شہر سے متعلق چالیس چوکیات ہین ؛

اس سرشتہ کی زیادہ تر آمدنی درآمد و برآمد مال تجارت کا محصول ہے اور آمدرفت مال تجارت کی مفصلہ ذیل راستے اس راج مین واقع ہین ؛

اول دہلی سے بہوانی تجارت گاہ واقع ضلع حصار مین ہوکے راج بیکانیر مین بمقام راجگڈہ واقع سرحد شمال مشرق داخل ہوتا ہے اور چورو و رینی و رتن گڈہ و سجان گڈہ ہوکے ناگور جودہ پور و پالی واقع مارواڑ کو جاتا ہی رتن گڈہ چورو اور سجان گڈہ مین سرکار انگریزی کے ڈاکخانجات ہین ؛

دوم راجگڈہ سے اس راستہ کی ایک شاخ براستہ رینی بیکانیر کو جاتی ہے ؛

سوم رتن گڈہ سے پہلودی و پوہکرن واقع مارواڑ ہوکے گنجیر اور جیسلمیر کو

چہارم بہاول پور سے بیکانیر کو کہ موج گڈہ اور پوگل مین ہوکی گذرتا ہے اور اوسکی ایک شاخ جیسلمیر کو جاتی ہے ؛

پنجم پہلودی سے سرسہ و فاضلکا واقع لب دریاے ستلج اور بہاول پور کو

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ششم سانبھر و ڈیڈوانہ واقع مارواڑ سے سُجان گڈہ و راجگڈہ مین گذرتا ہوا بیکانیر کو ؛

ہفتم سانبھر و ڈیڈوانہ سے بیکانیر کو ؛

ہشتم جے پور سے سیکر و سجان گڈہ مین گذرتا ہوا بیکانیر کو ؛

نہم فاضلکہ ضلع سرسے صورت گڈہ ہوکے بیکانیر کو ؛

دہم منجن آباد علاقہ بہاولپور سے صورت گڈہ ہوکے بیکانیر کو ؛

یازدہم سرسے براستہ ایلن آباد علاقہ سرنوہر و بیکانیر کو ؛

دوازدہم کوٹہ سے بوندی و دیولی و چیتوڑ و نیمچ و اجمیر و ناگور مین گذرتا ہوا بیکانیر کو ؛

سیزدہم پھلودی واقع مارواڑ سے گنجیر ہوکے بیکانیر کو ؛

چہاردہم پالی علاقہ مارواڑ سے دیشنوک ہوکے بیکانیر کو ؛

پانزدہم بیکانیر سے مارواڑ کو سُجان گڈہ ہوکے ؛

پارچہ انگریزی و مال ریشمی ساخت بنارس و دستار دہلی و بیک و گوٹہ و کناری و قیطون وغیرہ طلائی و نقرئی و غلہ خصوص چاول و شیشہ آلات و ظروف روئین و برنجی و طلا و نقرہ و جفت پاپوش و اچار و مزلی و شربت وغیرہ دہلی و بہوانی سے مارواڑ کو راستہ نمبر اول سے جاتے ہین کہ علاقہ بیکانیر کے کل راستون مین سے یہی راستہ تجارت کے واسطے بہت ضروری و مقدم ہے علاوہ اوسکے ان اقسام کے اجناس تین دیگر راستون سے گذرتے ہین ؛

سرسہ سے پہلودی و پوہکرن واقع مارواڑ کو ؛

فاضلکہ واقع لب دریاے ستلج اور بہاول پور سے پہلودی پوہکرن و جیسلمیر کو ؛

بہوانی سے پہلودی وغیرہ واقع مارواڑ کو ؛

گندم وچاول وباجرہ وموٹھہ وغیرہ غلہ وتل وگھی وپارچہ ان تینون راستون سے جاتی ہین اور میوہ جات کابل وپوستین وگھوڑے وقالین واونی پارچہ عرقیات راستہ نمبر ۴ سے گذرتے ہین دیوانہ نامی ایک قسم کے فقیر راستہ نمبر ۷ سے تین ہزار بار شتر پنجاب کا مال لاکے مارواڑ سے ناگوری بیل پنجاب کو لیجاتے ہین اس راستہ سے گذرنے والے اونٹون پر مارواڑ سے سانبھر وڈیڈوانہ کا نمک دندان فیل ہلدی خرمانا رجیل اور مالوہ کا تمباکو وغیرہ پانی سے پنجاب کو جاتا ہے اور پہلودی کا نمک راستہ نمبر ۴ وہ سے جاتا ہے ان راستون کے بیوپاری یہہ ہین۔

اول بہوانی و مارواڑ کے اگروالہ و دیگر اقسام کے بقال جنکی زیادہ تر تجارت راستہ نمبر اول پر ہے ؛

دوم مختلف اقسام کے برہمن جنمین ملہاریہ برہمن متوطن قدیم ملار قریب پہلودی زیادہ ہین نمبر ۴ وہ راستون سے آتے ہین ؛

سوم چارن مذہبی گروہ ہونیکے سبب سے اونکی مال تجارت چہارم محصول معاف ہے ؛

اگرچہ بہوانی سے مارواڑ کا سیدہا راستہ شنخاوٹی ہین ہوکے گذرتا ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مگر اس سبب سے کہ شیخاواٹی مین مختلف مقامات پر بیقاعدہ محاصل لیے جاتی
ہین بیوپاری بیکانیر کے راستہ کو بہتر سمجھتے ہین کیونکہ بیکانیر کے علاقہ مین
بمقامات سُجان گڈہ وراجگڈہ آمدورفت کے وقت حسب موقع محصول لیا جاتا
ہے اور شیخاواٹی مین کوئی گانو ایسا نہین ہے جسکا ٹہاکر بیوپاریون سے
محصول نہ لیتا ہو ؛

بیکانیر مین مال کی درآمد - دہلی وبہوانی سے براستہ نمبر ۲ سرسہ سے
براستہ نمبر ۱۱ فاضلکہ سے براستہ نمبر ۹ ملک بہاولپور سے براستہ نمبر
۱۰ و ۱۱ جے پور سے براستہ نمبر ۶ کوٹہ ومارواڑ سے براستہ نمبر ۱۲ سانبہر
وڈیڈوانہ سے براستہ نمبر ۱۳ و ۱۴ بجز نمبر ۶ و ۱۲ راستون کے ان
راستون سے اجناس مذکورہ صدر بہ اضافہ شالی وغیرہ کاشمیر وپنجاب کے
آتے ہین پنجاب کا ریشمی وکارچوبی پارچہ راستہ نمبر ۹ سے آتا ہے -
ملتان کی چہینٹین اور چرس اور بہاولپور کے میوہ جات مثل انار لیمون
ورنگترہ وسیب وانبہ ودستی بادکش ونیل راستہ نمبر ۴ سے آتے
ہین ؛

راستہ نمبر ۶ سے اجناس مفصلہ ذیل آتی ہین -
اول جے پور سے پارچہ سوتی رنگین وچہپوان جسمین سانگانیر کی چہینٹ
ودوپٹہ داخل ہین ودہوتی وابرہ انگریزی سوت کے کہ سانگانیر مین
چہپتی ہین اور راجپوتانہ معزز وسردار ودولتمندون کو بہت پسند ہین
اور بعض زرد وسپید چہینٹین انگرکہہ بنانے مین مستعمل ہوتی ہین ؛

CC-0. Prof. Satya Vrat Shastri Collection. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

دوم سامگانیر کا عمدہ قسم کا کاغذ جو سرکاری دفترون اور ساہوکاری
کوٹھیون مین مستعمل ہوتا ہے ٭

سوم محلوج ٭

چہارم آہن ٭

پنجم ظروف برنجی و مسی و بہرت ٭

ششم سنگہانہ کی رتہہ اور پہلیان کہ بہت مشہور ہین ٭

ہفتم زیور مرصع جواہرات کہ زیور کی ساخت مین جے پور دہلی سے دوم درجہ
پر ہے اور مرصع کاری مین دہلی سے بہی فایق ہے ٭

ہشتم نقرہ وطلا کہ جے پور کی اشرفیان اور جواہرات چاندی اور سونا
ورق اور کلابتون وغیرہ عمدہ ہوتے ہین ٭

نہم جے پور کی رسیان وڈور ٭

دہم اچار انبہ وغیرہ ٭

یازدہم جے پور کا تمباکو وجفت قدمی وغیرہ ٭

کوٹہ اور مارواڑ سے افیون وآل ناگور سے سوتی پارچہ کوٹہ کی پگڑیان
اور چنریان بنارس کی کہانڈ اور کوٹہ کی تمباکو آتی ہین - مارواڑ سے
پارچہ برہان پور کی چنری اور حیدرآباد کا سوتی وریشمی پارچہ زرین و
نقرئی مثل مندیل وچوکڑہ وغیرہ وسیلہ ودوپٹہ وساڑی مستورات گجرات
کی روئی ہاتہی دانت خرما نارجیل اشیاء آہنی اوجین کی ہلاس و
میوہ جات پالی سے آتی ہین - سانبہر وڈیڈوانہ ویہلودی کا نمک نمبر ہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۲ تک راستون سے آتا ہے - پارچہ و نباتات و اشیاء آہنی جودہ پور کی
پگڑیان ناگور کے بہرت کے پیالے و رکابی وغیرہ راستہ نمبر ۱۲ سے عطر گلاب
وغیرہ و عرق گلاب و پونڈہ و برگ تنبول و پارچہ رنگین و بادکش خس اجمیر سے
براستہ ناگور آتی ہین اور بادکش خس میڑتہ سی بہی آتی ہین اور پنکہونکے دستے دندان فیل کیواسطے بہی میڑتہ
مشہور ہے مکرانہ وغیرہ چند اقسام پتہرون کے پیالے مکرانہ واقع مارواڑ
سے براستہ ناگور آتے ہین غلہ زیادہ تر فاضلکہ سے براستہ نمبر ۹ - اور
سرسے براستہ ۱۱ نمبر کے آتا ہے بیکانیر مصری جو مرزاپور و مہاراج
گنج و شاہجہان پور و شیملی واقع ممالک مغربی و شمالی کی کہانڈ سے تیار ہوتی
ہے مہاراج گنج کی شکر سے نہایت عمدہ مصری تیار ہوتی ہے کہ صفائی و سفیدی
و سختی مین اوسکی برابر کہین نہین ہوتی ہے اور سوا سیر ڈیڑہ سیر کے نرخ
سے بکتی ہے سفید اور سیاہ اون عمدہ نسل کی بہیڑون کی جیسے افغانستان
مین ہوتی ہے علاقہ بیکانیر کی زیادہ تر زمین پرورش بہیڑون کے موافق
ہے اور اون کی تجارت زیادہ ہو سکتی ہے اور بصورت خبرگیری و حفاظت
حکام ریاست کے اوس سے آمدنی راج مین بہت اضافہ ہو سکتا ہے بیکانیر
کے بہترین اون ہندوستان کی سرد و پہاڑی ملکون کے اون کی برابر ہوتی ہے
البتہ ویسی نرم نہین ہوتی ہے زیادہ فاضلکہ کو جاتی ہے کہ وہان کے تاجر
لوئی کو بہیجتے ہین بیکانیر مین فی روپیہ ڈیڑہ سیر سے پونے دو سیر تک بکتی ہی
اور فاضلکہ مین ایک سیر سے سوا سیر تک ۔
دوم پارچہ اونی لوئی و لونکار عمدہ بناوٹ کے جنکی قیمت چالیس روپیہ تک

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہوتی ہے اور صفائی مین کاشمیر کی لوئی کی برابر ہوتی ہے صرف یہہ تفاوت ہے کہ کاشمیر کی لوئی نرم زیادہ ہوتی ہے اور صرف ایک چادر دو ہر ہوجاتی ہے اور بیکانیر کی لوئی کی دو علیحدہ فردین ہوتی ہین کاشمیر کی وضع کی لوئی بنانیکا طریقہ بیکانیر کے جیلخانہ مین بھی جاری ہوا ہے - لوئی کل امرا کو جاتی ہے بلکہ سرکار انگریزی کی بعض ہندوستانی فوج کی پوشش سرمائی اوسی سے تیار ہوتی ہے بیکانیر مین تین روپیہ سے چالیس روپیہ تک فی لوئی مختلف قیمت ہوتی ہے سرخ و قرمزی رنگ کی لوئیان لونکار کہلاتی ہین اونکی قیمت سوا روپیہ سے تین روپیہ تک ہوتی ہے اور مرد و عورت سب اوسکا استعمال کرتے ہین اور سیاہ و سرخ اونی پارچہ سے زمیندار لوگ کمریان بناتے ہین بکری کے بالون سے بورہ اور اونٹون کے شلیطہ بنائے جاتے ہین ٭

چہارم بھجی جو شمالی پرگنات مین پیدا ہوتی ہے ٭

پنجم سانگر و کچری و تربوز وغیرہ خشک نباتات ٭

ششم موٹھہ و باجرہ جب زیادہ ہوتا ہے مارواڑ کو جاتا ہے ٭

ہفتم گہی شمالی اضلاع سے زیادہ جاتا ہے ٭

ہشتم بیکانیر مین ہاتھی دانت کی چوڑیان وغیرہ زیور اچھے بنتے ہین اور کل راجپوتانہ مین اونکی بہت قدر ہوتی ہے ٭

نہم کہال اور چرمی چھاگلین رینی مین تیار ہوکے بکثرت جاتی ہین ٭

تجارت ر محاصل مفصلہ ذیل لیے جاتے ہین ٭

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اول راہداری کہ دروازہ شہر پر چوب عمارتی وچونہ وہیمہ سوختنی وگھاس و چارہ واجناس تجارت درآمدہ پر لیا جاتا ہے فی عرابہ دبار شتر دو روپیہ سے نو روپیہ تک لیا جاتا ہے اور اوسکی آمدنی سے شہر کے دروازون کے محافظ سپاہیون کی تنخواہ تقسیم ہوتی ہے ٭

روپوتا دوم محصول روپوتہ کہ دوکانات پر اور فروخت شتران وبعض دیگر اجناس تجارت پر لیا جاتا ہے ٭

سوم افیون کا سودا - نرخ افیون کی کمی بیشی پر ساہوکار آپسمین بازیان بدتے ہین اون سے فی کس دو روپیہ سے چھ روپیہ تک محصول لیا جاتا ہے ٭

چہارم مینہ کا سودا - احتمال نزول بارش کی نسبت باشندگان شہر آپسمین بازیان بدتے ہین اون سے بہی محصول لیا جاتا ہے ٭

ان ہر دو اقسام محاصل کا ٹہیکہ ہوجاتا تہا کہ ٹہیکہ دار بازی بدنے والون سے بطور خود وصول کرتے تہے محکمہ پنچایت نے ان بازیون کو داخل قمار بازی سمجہہ کے بشمول کل دیگر اقسام قمار بازی کے ناجایز قرار دیا مگر بارش کے سودا کا ٹہیکہ قبل انتظام پنچایت ایک سال کیواسطے ہوچکا تہا اسواسطے تا اختتام سال جاری رہا ٭

ٹانکڑی پنجم محصول ٹانکڑی - کہ گہی وشکر وزردہ وتماکو کے وزن پر لیا جاتا ہے اسکا بہی ٹہیکہ ہوجاتا ہے ٭

ششم دلالی پارچہ کہ فروشندگان پارچہ سے لیا جاتا ہے ٭

ہفتم سونا روپہ کی جہدامی - خرید وفروخت طلا وونقرہ پر محصول ہے ٭

ہشتم کہنڈوئی کی لاگ - تہوارون پر شیرینی تیار کرنے کا محصول ؛

نہم کیرات لوگون کی باچہہ - پیشہ ور لوگون مثل سُنار و لوہار و خیاط و موچی وغیرہ کا محصول کہ ہر سال ہر پیشہ کے چودہریون کی معرفت وصول ہوتا ہے اسکے محصول کا کوئی حساب و قاعدہ نہین ہے چودہری کل پیشہ ورون کی طرف سے یکمشت ادا کر دیتے ہین - اکثر پیشہ ورون کا محصول ہمیشہ کیواسطے سررشتہ تعمیرات سے متعلق ہو رہا ہے کہ سررشتہ مذکور کے اہلکار بطور خود مقرر و وصول کرتے ہین ؛

دہم کہولہ - لڑکا گود لینے والون سے حسب حیثیت ایکہزار روپیہ تک محصول لیا جاتا ہے مہاراجہ صاحب مرحوم کے عہد کے اخیر برسون مین یہہ محصول بہت بڑہ گیا تہا کہ حضوری اور گولے اور متصدی بنظر استحصال زر اختیار بیحد سے وصول کرتے تہے ایک ساہوکار سے پچیس ہزار روپیہ لیا تہا گولہ لوگ بعض شخصون کو خلاف مرضی اونکے بہ زبردستی لڑکا گود بٹہا دیتے تہے اور بعض شخصون کو حسب خواہش اپنے بالکل گود نہین لینے دیتے تہے اور اوسکی جایداد کو اوسکی وفات پر بصیغۂ لاوارثی سرکار مین ضبط کرتے تہے ؛

یازدہم چوتہہ زمین کہ دو قسم کا ہے اول زمین و مکان مملوکہ راج کی فروختگی پر دوم عام لوگون کی زمین و مکان کی فروختگی پر - اول صورت مین کل زر قیمت لیا جاتا ہے اور دوم مین چہارم زر قیمت بطور محصول راج کے وصول ہوتا ہے خرید و فروخت اراضی و مکانات مین بہی بہت زبردستی ہوتی تہی اکثر لوگون سے اراضی و مکانات مقبوضہ قدیم کی ملکیت راج متصور ہوکے قیمت

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

وصول کیجاتی ہے مشتریان جایز کا بیع منسوخ ہوکے حسب خواہش اہلکاران
راج مکان وزمین اشخاص غیر کو فروخت ہوجاتے تہے شہر کے اندر زمین فروخت
ہونے پر بایع ومشتری کو لازم ہے کہ قبالہ بیعنامہ بہر سرکاری مرتب کراوین
جسوقت بایع ومشتری ترتیب قبالہ کی درخواست کرتے تہے گولے اوسکی تیاری
مین توقف کرکے عذر دارد دیگر مشتری پیدا کرتے تہے اور اصل مشتری اکثر مکان
کہو بیٹہتے بلکہ بعض اوقات واپسی زر قیمت سے بہی محروم رہتے تہے کیونکہ مشتریان
جدید سے جو روپیہ وصول ہوتا اوسکو گولہ لوگ خود ہضم کرجاتے تہے ٭

دوازدہم گایوال یعنی آمدنی مال لاوارث کل باشندگان علاقہ راج بیکانیر
کی جایداد خواہ وے علاقہ راج مین رہتے ہون یا بتقریب روزگار وغیرہ علاقہ غیر مین
مسکن گزین ہون بصورت لاولد مرنے کے بصیغہ لاوارثی ملکیت راج متصور ہوتی ہے
اس معاملہ مین بہی بہت ظلم وزیادتی ہوتی تہی ٭

جب بماہ جون محکمہ پنچایت نے کام شروع کیا شرشتہ منڈی باہتمام بخشی رام
عرف بخشا زبردست گولہ کے اہتمام مین تہا اوس نے ایک مکار جوتشی کے ذریعہ
سے مہاراجہ صاحب مرحوم کے مزاج مین بہت دخل پیدا کیا تہا علانیہ ظلم ہوتا تہا
اور شرشتہ مین انواع بیضابطگی ہوتی تہی اسواسطے بخشا سے علیحدہ کرکے اس
شرشتہ کا اہتمام مہتا شاہ ملچ خبسردار کو مفوض ہوا اور اوس نے اپنے تحت
مین میگہراج کو مقرر کیا میگہراج نے دفعہ بیضابطگی واصلاح شرشتہ سے ہرذریعہ
آمدنی پر توجہہ کامل کرکے بہت اضافہ کیا مگر اوسکی تندہی وحسن کارگذاری
سے متصدی وحضوری دشمن ہوکے بشکایت متواترہ مہاراجہ صاحب کی

CC-0. Uttarakhand eGangotri Gyaan Kosha

خدمت مین اوسکی معزولی کے خواستگار ہوئے طریقہ تحصیل محصول کیالی مین
کہ غلہ وغیرہ اجناس درآمد کے وزن پر لیا جاتا ہے اصلاح ہوئی سابقًا اس
محصول کا ٹھیکہ دار ہر ایک اونٹ پر سے غلہ بمقدار غیر معین لیتا تہا بجاے اوسکے
بنظر رفع نقصان و تکلیف تاجران غلہ کے محکمہ پنچایت نے زر نقد مقرر کر دیا کہ ملازمان
شعبۂ منڈی وصول کرتے ہین اور وزنکشون کی معمولی اُجرت مقرر کر دی
اسیطرح حمال یعنی بلہ دار جو کیال یعنی وزنکشون کی مدد کرتے ہین غلہ لیتے تہے
اب بجاے اونکے ملازمان شعبۂ منڈی کام کرتے ہین اور بیوپاریون سے
غلہ یا نقد کچھہ نہین لینے پاتے - چپراسیان شعبۂ اگر کسی کو بلانے کیواسطے جاتے
بجاے نقد طلبانہ کے اوسکا مال و اسباب نہین لاتے یہہ طریقہ بہی موقوف ہوا
اور زر طلبانہ حسب قاعدہ وصول کیا جاتا ہے - منڈی کی مختلف چوکیات
کا گولون نے بہ تعداد مختلفہ ٹھیکہ لے رکہا تہا پنچایت نے اوسکو فسخ کر کے چوکیات
کو منڈی سے متعلق کر دیا کہ اونکی علیحدگی سے اس شعبہ مین بہت نقصان ہوتا
تہا - ملازمان کارخانجات یعنی طویلہ و فیلخانہ و سودی خانہ جنکے مصارف مین
منڈی کی آمدنی مقرر تہی غلہ و گہاس و چارہ وغیرہ سوختنی کو جو فروخت کے
واسطے آتا بہ زبردستی لے لیتے اور حسب تجویز اپنی قیمت مقرر کر کے کسیقدر
دیتے اور اکثر نہین دیتے محکمہ پنچایت نے اس غارتگری کو یکلخت موقوف کر دیا
اور اوسکے پہر وقوع مین نہ آنیکا بندوبست کیا ان کارخانہ جات کے خرچ کے
واسطے اجناس اہلکاران کارخانہ خریدتے تہے مگر دوکاندارون کو اکثر اوسکی
قیمت نہین ملتی تہی کہ دوکاندارون کا تیس ہزار روپیہ راج کے ذمہ تہا

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پنچایت نے اس قرضہ کو ادا کیا اور آیندہ کو قیمت اجناس بروقت ادا کرکے راج
کا اعتبار از سرنو قایم کیا۔ کارخانجات مین غلہ وغیرہ بہم پہونچانے کے حیلہ سے
صرف چند اشخاص غلہ درآمدہ کو خرید سکتے تہے اس سبب سے غریب بیوپاریون
اور زراعت پیشہ لوگون کا بہت نقصان تہا۔

بہیناسر اور اوداسر آباد دیہاے نواح شہر کی چوکیات مین شہر کی نسبت کم محصول
لیا جاتا تہا شہر مین ایک روپیہ ڈہائی آنہ فی بار شتر محصول تہا اور چوکیات
مذکورہ مین تین آنہ اور چار آنہ اوسیقدر پر اسوجہہ سے بیوپاری اپنے مال
کو اون مین آبادیون مین لیجاتے تہے اور یہہ اختلاف متصدیان وحضوریان
قابض دیہات مذکور نے پیدا کیا تہا کہ راج کا نقصان کرکے اپنا فایدہ اوٹہاتے
تہے محکمہ پنچایت نے راج کے اس نقصان کثیر پر بہت جلد توجہہ کرکے بعد بحث
وتحقیقات شرح محصول سابقہ کو بدل دیا یعنی بہیناسر مین گانو کے رہنے والے
بیوپاریون پر بجاے تین آنہ چہہ آنہ اور دیگر بیوپاریون پر حسب شرح مروجہ
منڈی محصول مقرر کیا اور اسیطرح اوداسر مین چار آنہ سے سات آنہ کردیا
ظاہر ہے کہ محکمہ پنچایت نے قلیل وقت مین آنداد نہ تجارت کی کل مشکلات
کو رفع کرکے درآمد وبرآمد مال کی افزونی اور اضافہ آمدنی شرح سایر
مین ہر طرح کوشش کی اور مقدمات گودنشینی اور خرید وفروخت اراضی ومکانات
ورضبطی مال لاوارث مین نہ کسی غریب رعایا کے حق مین بے انصافی کی اور نہ
حفظ فواید راج مین کوتاہی کی قواعد عادلانہ جاری کئے اور سابق کے
بدطریقے جو باعث تکلیف وبربادی رعایا تہے حتی الامکان موقوف کئے۔

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

منڈی شہر کے تحت مین بمقامات مختلفہ چیرہ جات متفرق مین چوکیات ہین ان
چوکیات مین بہی انواع بیضابطگی ہوتی تھی اور ملازمان چوکیات کہ حوالدار
منڈی شہر کے رشتہ دار اور متوسل تہے غبن و بددیانتی سے راج کا نقصان
کثیر کرتے تہے چوگیات واقع پرگنات بالکل تحصیلدارون کے تحت مین ہین
اونکا انتظام بہی ایسا ہی خراب تہا چوکیات کی آمدنی مودیخانہ تحصیل کے خرچ
مین آتی تہی کہ مودیخانہ سے سواران و دیگر ملازمان راج و سرکاری گہوڑون
کو جو سلحہ پوشون کی سواری مین رہتے ہین خوراک ملتی ہے اور اوسکا حساب
تحصیلدار حسب مرضی اپنے مرتب کرتے ہین علاوہ اوس نقصان کے جو ملازمان
کی بددیانتی و تغلب سے ہوتا تہا چارن و برہمن وغیرہ مذہبی قومون کے
فریب سے بہی کہ ان لوگون کا محصول راج سے معاف ہے اور وے دیگر
بیوپاریون کے مال کو اپنا ظاہر کرکے بلا اداے محصول نکلوا دیتے تہے نقصان
کثیر ہوتا تہا اونہون نے اکثر ایسا ہی کیا کہ اہلکاران سایر کو ہاتہہ پانو باندہ کر
ڈالدیا اور بہرتی مال کے اونٹ نکال لے گئے محکمہ پنچایت نے چوکیات کی نگرانی
کا بندوبست کیا تحصیل کے مودیخانہ کے مصارف کی تخفیف ہوئی اور تحصیلدارون
کو ہدایت ہوئی کہ بلا منظوری خاص کوئی غیر معمولی خرچ نہ کیا کرین اور چوکیات
متعلقہ منڈی شہر کی حفاظت کیواسطے جمعیت سواران متعین ہوئی اسیطرح
مودی خانہ و طویلہ و فیلخانہ و کرکری خانہ کارخانجات واقع دارالریاست
مین تخفیف خرچ ہوکے آمدنی منڈی مین کفایت عمل مین آئی ؛
سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین ۳۹ چوکیات متعلقہ منڈی شہر کا بالعوض چہتیس ہزار روپیہ کے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

آمدنی سالگذشتہ سے باضافہ سات ہزار روپیہ گوپال سنگھ خلف حکم سنگھ
نوجدار کو ٹھیکہ ہوا اور بیکانیر و بہوانی کے درمیان مال تجارت کی آمدرفت بکثرت
جاری رہی ٭

علاقہ بیکانیر مین بمقام گوگا منڈہی واقع پرگنہ نوہر کہ بیکانیر سے ۱۶۰ میل ہے اخیر
اگست یا شروع ستمبر مین گوگا کا میلہ ہوتا ہے ایک مہینے تک رہتا ہے اور اوسمین
بیلون کی بکری بہت ہوتی ہے کل اضلاع بیکانیر و علاقہ جات جودہ پور جیسلمیر
شیخاواٹی کے بیل وہان آتے ہین اور خرید ہوکے دہلی و پانی پت و حصار
سرسہ و بہوانی و کرنال وغیرہ کو جاتے ہین ۱۸۷۴ء مین سولہ ہزار بیل فروخت
ہوا سطے آئے اونمین سے بارہ ہزار فروخت ہوئے اس فروختگی پر فی راس
ہوا آٹھ آنہ محصول ٹھیکہ دار کی معرفت راج مین وصول ہوتا ہے کہ سال مذکور
مین سے ۷ ہزار کی آمدنی ہوئی ٭

وضع لون کرن سر مین بیکانیر سے پچاس میل شمال مغرب مین ۱۱۹ خام چاہات
ان آبپاشی سے ناقص قسم کا نمک پیدا ہوتا ہے یہہ چاہات نصف میل مربع رقبہ
مین واقع ہے کہ اوسمین متفرق کیاریان نمک کی بنی ہوئی ہین ۱۸۷۴ء مین یہان
تین ہزار من نمک پیدا ہوا اور بہ نرخ فی روپیہ چودہ من بقیمت چار ہزار
روپیہ فروخت ہوا اس نمک مین سے نصف راج مین آتا ہے ٭

۱۸۷۶ء مین بہوانی کے ساہوکارون نے مارواڑ کو مال تجارت بذریعہ ریل
پھر کے راستہ سے بھیجنا شروع کیا اوسوقت سے راجگڈہ و بیکانیر کے راستہ
آمدرفت موقوف ہوئی اور آمدنی ریاست مین کمی واقع ہوئی صرف راجگڈہ

CC-0. Mumukshu Bhawan Varanasi Collection. Digitized by eGangotri Gyaan Kosha

کی آمدنی محاصل بمقابلہ آمدنی سنوات گذشتہ کے آٹھہ ہزار روپیہ کم ہوئی ہے
بیکانیر کے علاقہ مین اجناس درآمد تعداد و قیمت مین اجناس برآمد سے
زیادہ ہین ٭

جمع وخرچ ریاست

مہاراجہ صاحب مرحوم کی فضول خرچی اور زاید از حد فیاضی سے خرچ ریاست
کی حیثیت سے زیادہ تہا فضولیون مین سے مقدم مہاراج گوشائین مندر
گوکل چندرمان کا خرچ تہا کہ وہ چند سال پیشتر جے پور سے اوٹھہ کر بیکانیر مین
مسکن گزین ہوا تہا اوسکے واسطے عین قحط کے وقت مین کہ جب رعایا کی پرورش
ودستگیری مین روپیہ خرچ ہونا چاہئے تہا پچاس ہزار روپیہ سے زیادہ
کے ہاتہی وغیرہ عمدہ حیوانات و پرند کلکتہ سے منگائے گئے اور لاکہون روپیہ
خرچ ہوا ۱۸۶۶ء مین جب وہ آیا اوسکے خرچ کیواسطے مصارف عالی سالانہ
مقرر ہوا مگر وہ اسّی ہزار سے لاکہہ روپیہ تک معمولی خرچ کیواسطے لیتا رہا
اسکے سوائے تہوارون پر اوسکو اشرفیان اور بیش بہا پارچہ ملتے تہے اور
اوسکے خاندان مین شادی ہوتی تہی تو اوسکا کل خرچ راج سے دیا جاتا تہا
اور اوسمین تیس ہزار روپیہ سے کم خرچ نہین ہوتا جب اس فضول خرچی
مین زرکثیر خرچ ہوتا تہا نہایت ضروری قرضہ کے ادا کرنے مین مہاراجہ صاحب
فرماتے تہے کہ روپیہ نہین ہے گوشائین اور اوسکے ہمراہی رعایا پر انواع
سختی وتشدد اور جرایم سنگین کا ارتکاب کرتے تہے طرح بہ طرح حیلون سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

خلایق کو لوٹتے تہے مجرمون کو پناہ دیتے تہے صاحبان ایجنٹ نے اوسکے نکالنے کے واسطے بارہا مہاراجہ صاحب سے کہا اور اونہون نے اقرار بہی کیا مگر جب اوسکا اظہار نکیا مجبور گورنمنٹ سے تاکید ہونے کی تجویز ہوئی چنانچہ بعد انتقال مہاراجہ سردار سنگہ صاحب گنائین مذکور بیکانیر سے اوٹہہ کے کامہ علاقہ راج بہرتپور کو چلا گیا ٭

کوٹہیار کا خرچ بکثرت تہا ملازمان و دیگر کسان موجودہ بیکانیر کو خوراک ملتی تہی پچیس ہاتہی اور تعداد کثیر مویشیون کا بہت خرچ تہا کل سوروتی سواران متعینہ تحصیلات کو پیٹیہ ملتے تہے اور اونکا کل خرچ مع تنخواہ کے وقت ارسال زر تحصیل سے وضع ہوتا تہا جوہڑ واقع قریب چہہ میل بیکانیر مین قدیم طویلہ ہے وہان گہوڑے بیل اور عمدہ سواری کے اونٹ پرورش پاتے ہین تخمیناً تین سو گہوڑیان کہلی ہوئی چرتی ہین جب اونکا دل چاہتا ہے احاطہ مین آکے دانہ کہاتی ہین اونٹ بہی سرکاری داغ لگانے کے بعد بے مہار پہرتے ہین اسطرح اوس زمانہ مین فوج و کوٹہیار و ملازمان شش جات کا خرچ چار لاکہہ کے قریب تہا ٭

بوہڈ

۱۸۷۱ء مین فوج کی تنخواہ بکثرت چڑہی ہوئی تہی صدہا سپاہی ہر روزہ صاحب ایجنٹ سے شکایت کرتے تہے اور اگر صاحب نہوتے تو ضرور دیوان کو لوٹتے پنڈت من پہول نہایت تنگ تہا روپیہ نہونے کے سبب سے فوج و عملہ حدود کی نوکری پر نہین بہیج سکتا تہا حسب رواج بیکانیر ظلم و تعدی خواہ کسی ذریعہ سے روپیہ بہم پہونچانا اوسکے ذمہ تہا مگر اوسکو خلاف قاعدہ و

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ناجایز طریقہ سے عمل کرنا منظور نہ تہا اس سے وہ نالایق متصور ہوا راج کا اعتبار
نہ رہا تہا کوئی ساہوکار بلا کفالت سرکار انگریزی روپیہ قرض نہین دیتا تہا اور
بد انتظامی کی وجہ سے اور بلا ضرورت واقعی سرکار کفیل نہین ہو سکتی علاوہ
قرضہ سابقہ جسکی فہرست ۱۸۷۲ء و ۱۸۷۳ء مین مرتب ہوئی حسب تفصیل ذیل تہا۔

تفصیل قرضہ ریاست بیکانیر

نمبر	نام قرضخواہ	نام رئیس جسکے عہد مین لیا	اصل	سود	میزان
۱	صورت رام مہاجن رہنے والا ساکن اجمیر	مہاراجہ صورت سنگھ صاحب	۵ لکھہ	۰	۵ لکھہ
۲	سیٹھہ چاندمل اجمیر	"	۵ لکھہ ۶ عصر	۰	۵ لکھہ ۶ عصر
۳	سیٹھہ مرزامل چورو	"	۵ لکھہ	۰	۵ لکھہ
۴	پرہت سیکر	"	ـــ ؎	۰	ـــ ؎
۵	دنگلی گشائین بیکانیر	"	یک لکھہ	۰	یک لکھہ
۶	مادہومل وارثان دوکان سردارمل و اُدیرام دہلی	"	ـــ ؎ ۳ لکھہ	۰ لکھہ ۰ ؎	۳ لکھہ ـــ ؎
۷	سیٹھہ چندن مل اندرمل اودے پور	مہاراجہ رتن سنگھ	۲ لکھہ ـــ ؎	۰	۲ لکھہ ـــ ؎
۸		مہاراجہ سردار سنگھ	۱ لکھہ ـــ ؎	۰	۱ لکھہ ـــ ؎
۹	رامدیال مہاجن سیکر	رتن سنگھ	ـــ ؎	۰	ـــ ؎

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام قرضخواہ	نام مہاراجہ صاحب جنکے عہد مین لیا	اصل	سود	میزان
۱۰	سنت لال اجودہیا پرشاد دہلی	رتن سنگھ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۱	شنکن چند گردہاری لال دہلی	〃	[illegible]	.	[illegible]
۱۲	جگناتھ خلف نارائن داس دہلی	〃	[illegible]	.	[illegible]
۱۳	ہرچند ناتھ گنایمن	〃	[illegible]	.	[illegible]
۱۴	سیٹھ لکھمین چند راوہاکشن متہراوالہ	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	عمیر چند واگہ بیکانیر	مہاراجہ سردار سنگھ	[illegible]	.	[illegible]
۱۶	اگر چند گولیچہ	〃	[illegible]	.	[illegible]
۱۷	ایجنسی راجپوتانہ وجیپور ومارواڑ	〃	[illegible]	.	[illegible]
	میزان		[illegible]	[illegible]	[illegible]

Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مہاراجہ صاحب مصارف ریاست مین بہت کفایت سے عمل کرتے ہین اور حسب موقع تخفیف خرچ مین کوتاہی نہین کرتے ادائے قرضہ ذمگی ریاست کا بہت فکر ہے مگر مہاراجہ صاحبان سابق کے زمانہ کا قرضہ اسقدر ہے کہ بلحاظ آمدنی قلیل ریاست اور اکثر مصارف ضروری و غیر معمولی کے کہ وقتاً فوقتاً پیش آتے ہین اوسکا ادا ہونا محال نظر آتا ہے ٭

۱۸۷۱ء مین مہاراجہ سردار سنگھ صاحب مرحوم نے سوکالج اجمیر کے چندہ مین لاکھہ روپیہ دینے کا اقرار کیا تہا مگر حکام انگریزی نے بلحاظ قلت آمدنی وزیرباری ریاست صرف پچاس ہزار روپیہ لینا تجویز کیا اوسمین سے پندرہ ہزار روپیہ بتاریخ ۳- جنوری ۱۸۷۴ء ادا ہوا اور باقیماندہ دو دیگر قسطون سے ادا ہوکے ۱۸۷۵ء و ۱۸۷۶ء مین تمام و کمال روپیہ داخل ہوگیا اوسکے علاوہ مہاراجہ صاحب نے مبلغ چھہ ہزار روپیہ تعمیر بورڈنگ ہوس سکونت طلبار ریاست بیکانیر کیواسطے دیا اور پانسو روپیہ تعمیر باورچیخانہ متعلقہ بورڈنگ ہوس مذکور کیواسطے دینے کا اقرار کیا مگر افسوس ہے کہ ریاست بیکانیر نے کالج مین کسی طالبعلم کو بہیجنے کا کچھہ بندوبست نہین کیا صاحب اسسٹنٹ نے اس بارہ مین مہاراجہ صاحب کو چندمرتبہ صلاح دی یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب ضرور تدبیر کرینگے ٭

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنہ ۷۳ و ۱۸۷۴ مین ریاست سے غیر معمولی مصارف حسب تفصیل ذیل ہوئے ہین۔

سررشتہ تعمیرات جسمین تیاری مکانات محل داخل ہے	خزانہ ایجنسی بابت ڈگریات پنچو کلاء	تعمیر مندر جدید کیواسطے اودیپور کو بھیجے	خرید غلہ کو ٹھیار
[illegible] ۹/۶	[illegible] ۱۲/	[illegible]	[illegible] ۱۴/
مندرون مین چتر طلائی جڑہائے [illegible]			

جمع و خرچ سنہ ۷۵ و ۷۶ کی غیر معمولی رقمین

مصارف تجہیز و تکفین باجی نورجی بیوہ مہاراجہ سردار سنگہ صاحب مرحوم	مصارف تجہیز و تکفین باجی جیسلمیر نی جی	دیرہ و خیمہ وغیرہ	خرید جواہرات و زیور و گاڑی وغیرہ متعلقہ جاترا و دربار اگرہ
[illegible] ۶/۱۵	[illegible] ۹/	[illegible]	یک لکھہ [illegible] ۶/۹
خیرات وغیرہ تیرتون پر جہان مہاراجہ صاحب گئے	کرایہ ریل و گاڑی و شتر وغیرہ	مصارف مودی خانہ ایام سفر	سفر خرچ ملازمان
[illegible] ۴/	[illegible] ۶/۶	[illegible] ۳/۱۰	[illegible]
مصارف کارخانہ متعلقہ سفر	تیرتہون کے متفرق مصارف		
[illegible]	[illegible]		

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سنہ ۱۸۷۶ و ۱۸۷۷ کی جمع و خرچ مین بمد آمدنی محصول قلعہ بوج کہ شاید قلعہ باہمہ ہے اور قلعہ و شہر بیکانیر کی فصیلون کی مرمت کیواسطے کبھی کبھی لیا جاتا ہے متعدد ایک لاکھہ تیس ہزار روپیہ زیادہ ہوا ہے پیشتر سمت ۱۹۱۴ مطابق سنہ ۱۸۵۷ مین بعہد مہاراجہ سردار سنگھ صاحب یہہ محصول لیا گیا تہا جاٹ وغیرہ زراعت پیشہ لوگ کہ مالگذاری ادا کرتے ہین اون سے ایک روپیہ و دو پیسہ فی گہر لیا جاتا ہے اور چارن و بھاٹ و راجپوت و متعلقین ٹہاکران سے جو ادائے مالگذاری سے معاف ہین پانچ پیسہ و پانچ ٹکہ فی گہر وصول کیا جاتا ہے سنہ ۱۸۵۷ مین مقصدیان و دیگر ملازمان راج سے تنخواہ شش ماہی لیگئی تہی مگر اس مرتبہ مقصدی وغیرہ ملازمون سے اور ہیشری و اوسوال و برہمنون سے جو کبھی کچھہ نہین دیتے ہین کچھہ نہین لیا گیا

تفصیل آمدنی راج بیکانیر

مد آمدنی	سنہ ۱۸۷۲ و ۱۸۷۳	سنہ ۱۸۷۴ و ۱۸۷۵	سنہ ۱۸۷۵ و ۱۸۷۶
بقایا سالگذشتہ	الف ۵ عامہ ۳	ـــ	معہ ۴ اعالہ ۴۶/۳
مالگذاری اراضی	ہر لکہہ ۱ ۴ ماہ ۹	للو لکہہ ۱ معہ ۴ صالہ ۱۶/۱	للو لکہہ ۱ ماہ ۴
سایر	یک لکہہ ۱ معہ ۴ للو ۹/۳	ہر لکہہ ۱ ۴ ماہ ۴	ہر لکہہ ۱ ماہ ۴ ۴۶/۱۴
جرمانہ	معہ ۴ لمالہ ۴ ۴۳/۳		صہ ۴ اعالہ ۱ ۳/۱
فیس عدالت دیوانی	معہ ۴ ماہ ۴		۴ ۴ لماہ ۹/۲
مسفرقات	معہ ۴ لماہ ۴ ۳/۹		یک لکہہ ۱ معہ ۴ ۱۹/۸
نذرانہ مسند نشینی مہاراجہ	للو ۴ صالہ ۴	یہ لکہہ ۱ للو ۴ لالہ ۴ ۶/۴	

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

سر آمدنی	سنہ ۱۸۷۳ء و ۷۴ء	سنہ ۱۸۷۴ء و ۷۵ء	سنہ ۱۸۷۵ء و ۷۶ء
قرضہ	یک لکھہ یعہ ۔ ۔ ۔

تفصیل مصارف راج بیکانیر

مد مصارف	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳	سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶
آروگن ٹہاکر جی خوراک جو مندرون سے تقسیم ہوتی ہے ٹانکڑہ پن ارتہا خرچ تہوار وغیرہ مندران و مصارف دیوستہان یعنی مندران و خیرات	[illegible]	[illegible] ۳	[illegible] ۱۰
انتقال مہاراجہ سردار سنگہ صاحب	[illegible] ۹/۸	۰	۰
مودیخانہ وغیرہ کارخانجات	یک لکہہ [illegible] ۶/۵	[illegible]	[illegible] ۹/۱۱
خرچ خوراک فیلان	[illegible] ۲/	۰	۰
کاہ فیلان و اسپان وغیرہ	[illegible] ۹/۲	۰	۰
توشہ خانہ و گنگا جلی	[illegible] ۹/۶	۰	[illegible] ۳/۱۴
فراشخانہ و پیش خانہ	[illegible] ۵/	۰	۰
شتر خانہ	[illegible] ۱۰/	۰	۰
رتہہ خانہ	[illegible] ۳/۱۲	۰	۰
تعمیرات	[illegible] ۹/۱۴	[illegible] ۹/۶	[illegible] ۶/۶

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مد مصارف	سنہ ۷۲ و ۷۳ ۱۸	سنہ ۷۴ و ۷۵ ۱۸	سنہ ۷۵ و ۷۶ ۱۸
کوسان کا بارہ عملہ بہم رسانی			
آب نوشیدنی	للعہ ۱۱ عہ ۹/۹ ۱۸	.	.
نقار خانہ	ما للعہ	.	.
جہجر خانہ زرگر و مرصع کار	لا عہ	.	.
گینجن قوال و طوایف وغیرہ	اعہ ۱۱ عا لعہ	.	.
عملہ و مصارف سررشتہ سایر	لعہ ۱۱ سہ ۸/۳ ۱۸	.	.
عملہ مال و عدالت و حضوری و			
و درباری	صہ ۱۱ ما سہ ۱۲/	یک لکھہ عہ ۱۱ صما لعہ ۱۵/	یک لکھہ عہ ۱۱ سا لعہ ۸/۹ ۱۸
جیلخانہ	للعہ ۱۱ لعہ ۱/	.	.
وکلاء ریاست متعینہ آبو و جیپور			
و مارواڑ و بہاولپور و سجانگڈہ	لہ عہ ۱۱ اعا لعہ ۱۳/۶ ۱۸	.	.
دار الشفاء	سمہ ۱۱ سالہ عہ ۱۱/۳ ۱۸	.	.
سررشتہ تعلیم	ما مہ سہ ۴/۶ ۱۸	.	.
دار الضرب	ما سہ ۲/۳ ۱۸	.	.
عملہ کان ملتانی مٹی	مہ صہ ۸/	.	.
متفرقات ملازمان	مہ ۱۱ لما لہ ۲/۶ ۱۸	.	.
پنشنداران	الہ ۱۱ مہ سہ ۱/۶ ۱۸	.	.
باغات سیوہاری و گجنیر	اعہ ۱۱ سما لہ سہ ۳/۳ ۱۸	.	.

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مدات مصارف	سنہ ۱۸۷۳ و ۷۲	سنہ ۱۸۷۴ و ۷۳	سنہ ۱۸۷۵ و ۷۴
فوج	لک ۱ لما ۱ ملے ۱۰/۹	لک ۱ لما ۱ صہ ۳/۱۴	لک ۱ اعا ۱ لو ۱ صہ ۹/۱
قیمت خلعت مسند نشینی مہاراجہ صاحب ایجنسی راجپوتانہ میں داخل ہوا	سمہ ۱	۰	۰
متفرقات	معہ ۱ عا ۱ صہ ۶/۶	۰	۰
ادائے قرضہ	لک ۱ ما ۱ صہ	لک ۱ اعا ۱ لو ۱ صہ ۹/۱	صہ ۱ سا ۱ لو ۱ صہ ۱۰
سود و بٹہ	للعہ ۱ اعا ۱ صہ ۱۴/	عہ ۱ ۱ صہ ۸/	عہ ۱ سا ۱ صہ ۹/۸
چندہ محطرزگان بنگالہ	۰	سمہ ۱ ما ۱ صہ ۸/	۰
زرڈکریات مجوزہ ہیچو کلاں			
راجستان و مارواڑ و جیپور	۰	عہ ۱ ما ۱ صہ ۱۲/	اعا لہ للعہ ۱/
تعمیر مندر اودے پور	۰	۱ ۱ ۱	۰
مصارف انتقال مہاراناصاحب اودے پور	۰	عہ ۱ سما ۱ مو ۱ صہ ۳/۸	۰
خرید غلہ	۰	للعہ ۱ اعا ۱ صہ ۱۴/	۰
چتر طلائی مندران اوسر موسر یعنے مدد خرچ شادی وغمی ٹہاکران وغیرہ	۰	عہ ۱ ۱ مار ۱	۰
بقایا رعدم وصول گنتی	معہ ۱ سا ۱ لو ۱ صہ ۶/	یک لکھہ لہ ۱ عا ۱ صہ	عہ ۱ سا ۱ صہ ۵/
	۰	عہ ۱ اعا ۱ صہ ۶/۳	للعہ ۱ ما ۱ لو ۱ صہ ۳/۸

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مدات مصارف	سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳	سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵	سنہ ۷۵ و ۱۸۷۶
چندہ مئو کالج اجمیر	۰	۰	[illegible]
انتقال باجی تنورجی وجیسلمیرنی جی دربار آگرہ	۰	۰	[illegible] ۶/۸
تیرتھہ جاترا مہاراجہ صاحب	۰	۰	[illegible] ۶/۹
میزان	[illegible] ۶/۶	[illegible] ۹/۹	[illegible] ۳/۱

بیکانیر کی فوج

سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ مین بیکانیر کی فوج اس تفصیل سے تہی -

سوار	پیادہ	گولہ انداز توپخانہ	میزان
۱۲۰۰	۶۰۰	۲۶۰	۲۰۶۰

تیس چالیس توپین مختلف جسامت کی ہین سوارون مین ۱۶۰ سوار قواعددان اور اچہی مسلح زیادہ تر قوم سے سکہہ اور جاٹ تہے مہاراجہ صاحب مرحوم کے بہتیجہ کے تحت مین دو سو راٹہوڑ سوار تہے باقیماندہ سوار راج کے موروثی ملازم ہین کہ اونکا اول افسر بمرور عرصہ چار سو سال راؤ بیکا کے ساتہہ اس ملک کی فتح کیواسطے لڑا تہا ان لوگون مین زیادہ تر پریہار راجپوت ہین جو

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

راج مین اپنی پرورش اسقدر استحقاق رکہتے ہین جسقدر مہاراجہ صاحب کا ریاست ہے زیادہ تر تحصیلون مین متعین رہتے ہین اور وہان سے بروقت تنخواہ وپیٹیہ پاتے ہین ؛

پیادون مین قریب دو سو قواعد دان و بندوق بند ہین انکی سوا قریب ڈیڑہ سو بے قواعد ہین اور باقیماندہ قایم خانی یا مسلمان راجپوت ہین گولہ انداز قواعد دان نہین ہین مگر توپ اچہی چلاتے ہین ؛

کل فوج کا کوئی افسر نہونے سے فوج مین بہت ابتری رہتی اور بعض بیڑون مین دو دو چار چار افسرون کا ہونا بہی خرابی کا باعث ہے ؛

سنہ ۷۲ و ۱۸۷۳ء مین بنظر تخفیف مصارف نقشہ مندرجہ ذیل کے بموجب کمی ہوئی ؛

نمبر	نام بیڑہ	تعداد سابقہ	تخفیف	باقی	تنخواہ کل	تخفیف	تنخواہ باقی
	پیادگان						
۱	دیرہ سرحد کا پوربیہ	۲۰۷	۶	۲۰۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	فوج قلعہ بیکانیر	۱۲۵	۰	۱۲۵	[illegible]	۰	[illegible]
۳	دیرہ گولندازان	۱۶۷	۷۷	۹۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۴	پلٹن تلنگان	۱۱۰	۰	۱۱۰	[illegible]	۰	[illegible]
۵	دیرہ رام نارائن	۲۷	۰	۲۷	[illegible]	۰	[illegible]
۶	دیرہ شکروخان	۵۷	۵	۵۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام بیڑہ	تعداد سابقہ	تخفیف	باقی	تنخواہ کل	تخفیف	باقی
۷	فوج شہر بیکانیر	۸۲	۲	۸۰	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۸	پہرہ دفتر	۲۵	۰	۲۵	[illegible]	۰	[illegible]
۹	دیرہ کمیدان گورسہائے	۱۲	۱۱	۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۰	دیرہ اکبر سنگہ	۱۳	۱۳	۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۱	دیرہ ظریف خان	۹	۹	۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۲	دیرہ کریم بخش	۱۷	۱۷	۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۳	دیرہ افضل خان	۲۳	۲۳	۰	[illegible]	[illegible]	۰
	میزان پیادگان	۸۷۴	۱۶۳	۷۱۱	[illegible]	[illegible]	[illegible]
	سواران						
۱۴	اسلام پوریہ	۶۹	۲	۶۷	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۵	رسالہ صاحب رام	۱۶۱	۰	۱۶۱	[illegible]	۰	[illegible]
۱۶	رسالہ راوت سنگہ	۱۸۰	۵۲	۱۲۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱۷	دیرہ عبدالعزیز	۲۹	۲۹	۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۸	دیرہ رام سنگہ	۹	۹	۰	[illegible]	[illegible]	۰
۱۹	دیرہ لال سنگہ	۷	۷	۰	[illegible]	[illegible]	۰
	میزان سواران	۴۵۵	۹۹	۳۵۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام بیڑہ	تعداد سابقہ	تخفیف	باقی	تنخواہ کل	تخفیف	باقی
	متفرقات						
۲۰	ملازمان متفرق	۳۲	۹	۲۳	عالی عہ	صماعہ	اعاوعہ
۲۱	پنشندار	۲۳	۰	۲۳	مصہ	۰	مصہ
	میزان	۵۵	۹	۴۶	عاعہ	صماعہ	اعاوعہ
	میزان کل	۱۳۸۴	۲۷۱	۱۱۱۳	اعاعہ عاعہ ۱۲/۹ نم	ماعہ اعہ ۱۳/	ماعہ اعہ ۱۰/

سنوات مابعد کی تعداد فوج حسب تفصیل ہے —

سنہ	سواران				پیادگان						
	بارگیر	خود اسپہ	جاگیر	میزان	گرد اندازان	توپخانہ	توپچی	شتر سوار	سیزان	میزان کل	تخفیف
۱۸۷۵و۷۴	۶۰۲	۲۱۳	۲۹	۸۴۴	۱۳۹	۱۰۹	۱۲۶	۱۰۷	۲۸۷	۱۴۶۸	۲۵۱۲
۱۸۷۶و۷۵	۵۴۱	۳۰۱	۲۳	۸۶۵	۱۲۶	۱۳۵	۸۱۳	۱۳۱	۶۰۰	۱۸۰۵	۲۶۷۰
۱۸۷۷و۷۶	۵۴۵	۳۲۷	۳۱	۹۰۳	۱۷۷	۲۰۱	۸۵۵	۱۵۱	۶۱۹	۲۰۰۶	۲۹۰۹

قحط سنہ ۱۸۶۸و۶۹

علاقہ بیکانیر کی برابر کسی اور ملک مین قحط سختی سے نہوا شروع اکتوبر سنہ ۱۸۶۸ مین محتاج شہر مین جمع ہونے لگے سجان گڈہ کے سیٹھون نے چند خیرات خانجات مقرر کیے اور بعض دولتمند ساہوکارون نے کسیقدر کہانا بہی روزمرہ تقسیم کیا ٹھاکر اکثر مفلس تہے اونہون نے اپنی رعایا کیواسطے کچہ نکیا لقول

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized by Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ایک دیہاتی کے کہ راج نے ٹھاکرون سے سختی کی اس سبب سے اونکا دل بہی
سخت ہوگیا کہ رعایا کے ساتھہ کچھہ سلوک نہین کرتے ہین راج سے ایک تالاب
کی تعمیر شروع ہوئی مگر روپیہ نہونے سے موقوف رہی تاہم مہاراجہ صاحب
مرحوم نے محتاجون کو کہانا بہت تقسیم کیا اور چیخانہ سابقاً بیکانیر مین قحط مین بہت
آدمیون کے مرجانے سے چند میل دور کردیا دربار نے اپنے اداے فرایض
مین بہت کوتاہی کی فضول مصارف مین زر کثیر خرچ ہوتا تہا اسوجہہ سے
روپیہ نہونیکا عذر بہی پذیرائی کے قابل نہ تہا نقصان قحط کا تخمینہ محال
تہا ہزارہا آدمی وطن چہوڑکے چلے گئے اونمین سے بہت کم واپس آئے غالباً
فاقہ کشی و بیماری و تکلیفات نقل مکان سے بیکانیر کی ایک ثلث آبادی کم
ہوگئی تقسیم خوراک کے حساب سے معلوم ہوا انمین پندرہ فیصدی جاٹ
راجپوت و مسلمان راجپوت تہے - کل ملک علی الخصوص مغربی حصہ مین مویشی
پانچ فیصدی رہگئے ایک ٹھاکر کے گانو مین ۴۳۰۰ مویشیون مین سے صرف
۱۲ بچے - اضلاع بہٹنیر وغیرہ مین جہان مویشی زیادہ ہوتے ہین اگرچہ بہت
نقصان ہوا مگر دس فیصدی مویشی رہگئے اس قحط پر تشدد ایصال جمع
سے دوبالا مصیبت ہوئی اور جرمانہ و غلہ وچارہ کو مصرف راج کیواسطے
ضبط کرنا اور حکماً نرخ کو کم کرنا اوسپر مستزاد تہی زیادہ افسوس یہہ ہے کہ
قرار معافی محصول غلہ کا ایفا رہنوا مگر ۱۸۶۹ء کی رپورٹ مین لکہا ہے کہ قحط
سے پیشتر بدنظمی ریاست کا جو شہرا ہوا تہا وہ کسیقدر غلط معلوم ہوتا ہے
اسمین شک نہین کہ اکثر زراعت پیشہ لوگ خصوص پلی وال برہمن کہ جفاکش

کاشتکار ہین اور مغرب بیکانیر مین بارہ بڑے دیہات مین رہتے ہین وطن چھوڑکے انگریزی علاقہ مین چلے گئے اور سینکڑون نے ممالک مغربی وشمالی مین جاکے بہت تجارت کی اور زمین حاصل کی مگر اونمین سے زیادہ دولتمند پھر اپنے وطن کو آتے ہین اور پختہ مکانات تعمیر کراتے ہین دیگر اقوام کے لوگ بھی اضلاع انگریزی ملحقہ مشرق بیکانیر مین جارہے ہین اور اگر زمین ملے تو اور بھی چلے جاوین مگر یہہ امر کہ دولتمند ساہوکار سب علاقہ بیکانیر کو چھوڑے جاتے ہین غلط ہے اصل مین وے جس سرکار کی حمایت سے یہہ دولت حاصل کی ہے اوسکی خاص حکومت مین رہنا نہین چاہتے جسقدر دوکانات واقع کلکتہ وبمبئی وملتان ومدراس کی نگرانی کیواسطے ضرور ہے اوس سے زیادہ وہان قیام نہین کرتے اور باوجودیکہ حفاظت سرکار انگریزی سے فایدہ حاصل کرنے مین بہت ساعی ہین مگر انگریزی خیالات نے اون پر بالکل اثر نہین کیا ہے ٭

تعلیم

سنہ ۱۸۶۹ء مین بجز جینیون کے مندر و پاٹ شالہ کے بیکانیر مین کوئی تعلیم کا مقام نہ تھا ہندوستان دولتمند ساہوکارون کے اطفال کہ سکنار علاقہ بیکانیر ہین ہندی پڑہنا لکھنا اور حساب سیکھتے ہین اونکی تحصیل علم کا کل سامان پٹی و برتہ ہے اور گلیون مین کشادہ چبوترون پر بلا فرش بیٹھکر پڑہتے ہین مگر پاٹ شالا مین بھی جسقدر دس برس کی عمر سے پیشتر ممکن ہوتا ہے پڑہتے ہین بعد ازان شادی ہوتی ہے وساورون کو چلے جاتے ہین تین برس

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

تک چٹھی پڑہنا اور حساب سکہایا جاتا ہے اور کل عرصہ مین چہہ من اور آٹہہ
روپیہ اوستاد کو دیتے ہین دولتمند اسکے سوائے سو روپیہ اور دیتے ہین
مندرون مین سنسکرت پڑہائی جاتی ہے ایک مندر مین صاحب ایجنٹ نے
جاکے دیکہا تو پنڈت نے کتب خانہ کی سیر کرائی اور جغرافیہ کا نقشہ دکہایا کہ اوسمین
بانی و رود و شہد وغیرہ کے سات سمندر ہم مرکز لاکہون کوس عریض لکہے
ہین اور ایسی ہی لغو و بیمعنی تاریخ پڑہاتے ہین ٭
ب ٹہاکرون کے لڑکون کیواسطے کہ ذہین و ہوشیار ہین مدرسہ بنایا گیا ہی
ور کتابین بہی بہم پہونچائی ہین بیکانیر مین صاحب ایجنٹ نے بہ امداد پنڈت
رش چندر جسکو صاحب ایجنٹ گورنر جنرل نے متعین کیا ہے سنسکرت کتابون
ی تلاش مین بہت کوشش کی اور مہاراجہ صاحب نے بہی مدد کامل دی
تعین ہے آیندہ کو وہ کتابین جنکو رئیس بیکانیر شاہ دہلی کی فوج کا سپہ سالار
ہوکے دکن سے لایا تہا اور محل مین بے ترتیب پڑی تہین حفاظت سے
ہی جاوین گی ٭
سنہ ۱۸۷۳ء مین محکمہ پنچایت نے شہر بیکانیر مین ایک اچہا مدرسہ مقرر کرکے تربیت
لایق کو بہت ترقی دی خانگی چندہ سے روپیہ جمع ہوا اور سرکاری مکان
مرمت ہوکے اوسمین سنسکرت ہندی و فارسی کے مدرس کہ راج سے
خواہ پاتے ہین تعلیم اطفال کیواسطے متعین ہوئے اگر مہاراجہ صاحب بہی
بہت عوام پر ایسی ہی توجہ رکہین تو کچہہ عرصہ مین مدرسہ مستقل ہوکے
گون کو فیض پہونچنے لگیگا مہاجن و دیگر اشخاص اپنے اطفال کو پڑہانے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

لکہانے کا بہت شوق رکہتے ہین اور پنچایت کی تدبیر اجراے سررشتہ تعلیم کے بہت شکرگذار ہین اول سال مین مدرسہ مین تین مدرس ایک ایک ہر ایک زبان کا اور کل ۲۷۵ طالب علم تہے ؛

دار الضرب

بیکانیر مین دار الضرب ہے مگر اوسمین ہمیشہ روپیہ و پیسا تیار نہین ہوتا ہے جب مہاجن و ساہوکار درخواست کرتے ہین تیار ہو جاتا ہے روپیہ کیواسطے یہہ لوگ کبہی بمبئی سے چاندی لاتے ہین اور زیادہ تر زیور اور غیر سکون کے روپیہ سے یہانکے سکہ کا روپیہ بنوا لیتے ہین جے پور کے روپیہ پر فیصدی آٹہہ آنہ داخل ہو کے سکہ پڑتا ہے اور سندہ وغیرہ کے روپیہ پر ایک دو بلکہ چار روپیہ فیصدی تک خرچ ہوتا ہے چاندی سے روپیہ بنوانے مین فیصدی ایک روپیہ پونے سات آنہ داخل کرنا ہوتا ہے - اشرفی بہت کم تیار ہوتی ہے ؛

سنوات گذشتہ مین دار الضرب کی کارکردگی اور مفاد راج حسب تفصیل ذیل ہوئے ہین -

۱۸۶۸ و ۶۷	۱۸۶۹ و ۶۸	۱۸۷۰ و ۶۹	۱۸۷۱ و ۷۰
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تیار ہوا [illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۶/۴	۱۲/	۱۵/	۳/۱

روپیہ	اشرفی
[illegible]	[illegible]

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

۱۸۷۲و۷۱	۱۸۷۳و۷۲
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

...سون کی تیاری مین راج کا فایدہ فی من چار روپیہ ہوتا ہے کہ اس ذریعہ سے
...۱۸۷۰و۷۱ ۱۸۷۱و۷۲ آمدنی ہوئی۔

[illegible]	[illegible]

دار الشفاء

...یب اونیس برس سے ڈاکٹر کولرج صاحب بیکانیر مین مہاراجہ صاحب
...نوکر تہے اونکی موجودگی سے ریاست و رعایا کو بہت فایدہ پہونچا اور
...کار انگریزی مین بہی اونکی بیکانیر کی بود و باش بہت مفید متصور ہوئی
...اونکی صحبت کے سبب سے رئیس و دیگر اشخاص کے خیالات کسیقدر شایستہ
...ر حکام انگریزی کی راے کے موافق ہوئے چونکہ ڈاکٹر صاحب ہر ایک شخص
...بہت شفقت و توجہ سے علاج کرتے تہے سب لوگ اونکی فیض رسانی کے مداح
...ثناخوان تہے اور اونکی بہت تعظیم و تکریم کرتے تہے اونکے صاحبزادہ کپتان
...لرج صاحب محکمہ استیصال ٹہگی و انسداد ڈکیتی راج کے افسر تہے ۱۸۷۰ء مین اونکے
...جانے سے ریاست کا بہت نقصان ہوا مجبور مہاراجہ صاحب نے اسپتال
...واسطے ایک نیٹو ڈاکٹر آگرہ سے طلب کرکے مقرر کیا اوسکا نام لچہمن پانڈی
...۱۸۷۳و۷۲ مین ڈاکٹر مور صاحب انسپکٹر جنرل شفاخانجات راجپوتانہ نے

कोलरिज

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شفاخانہ بیکانیر کا ملاحظہ کرکے اوسکی کارگذاری کی بہت تعریف کی ٭

علاقہ بیکانیر مین ٹیکا لگانیکا عمل بہی جاری ہے مگر ابہی یہان کے لوگ جہل سے اوسکی قدر نہین کرتے ہین بلکہ برعکس اوسکے داغ وگودنے سے زیادتی مرض چیچک کی تحریک کرتے ہین کہ نیٹو ڈاکٹر نے اسکی اطلاع دی تو سرکار سے اسکی قطعی ممانعت ہوگئی ٭

۱۸۷۴ء مین ڈنگو بخار اور اماس پہپڑہ اور نہاروہ اور چیچک کا بہت زور رہا نہاروہ تو خاص اس ملک کی بیماری ہے کہ ہر سال اکثر لوگون کو ہوتا ہی اور چیچک سے تین مہینے کے عرصہ مین چار ہزار بچون نے وفات پائی باشندگان بیکانیر کو بچھو کے کاٹنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے بچھوون کی یہہ کثرت ہے کہ موسم گرما و برسات مین ہر پتھر کے نیچے سے نکلتے ہین اونمین سے ٹہاکریہ قسم کا سیاہ بچھو نہایت زہردار ہوتا ہے اوسکے کاٹنے سے آدمی مرجاتا ہے ٭

اس ملک مین بڑی بیماری گرمی کے موسم مین پانی کا نہ ملنا ہے کہ اس سے ہزارون آدمی مرجاتے ہین اور اگر دولتمند لوگ پوئے یعنی پیاؤ جنمین بطور خیرات پانی پلایا جاتا ہے مقرر نکرتے تو زیادہ مرتے کہ اس ذریعہ سے ہزارون آدمیون کی جانین بچتی ہین ٭

۱۸۷۵ و ۱۸۷۶ء مین پنہمن پانڈے ڈاکٹر کی تبدیلی ہوئی اور بجاے اوسکے رام لال مقرر ہوا اوس نے بہی اپنے کام کو اچہی طرح انجام دیا ٭

تعمیرات

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

شیوباڑی

۱۸۷۴ء مین مہاراجہ صاحب نے موضع شیوباڑی مین کہ شہر سے تین میل پر چھوٹا سا گانو ہے باغ کو آراستہ کیا مکان تعمیر کرایا اور تالاب کی مرمت کی اس تالاب کی مرمت سے بہت فایدہ ہوا کہ سابقاً اسمین پانی بالکل نہین رہتا تہا اب اوسمین پانی ہمیشہ رہنے سے عوام کو بہت آسایش ہوگی اسکے سوای یہان ایک کوا تیار کرایا ہے کہ اوس سے باشندگان دیہہ و مسافرین کو بہت فایدہ پہونچیگا مگر باغ واقع گجنیر مین کہ بیکانیر سے بیس میل ہے خشکی و عدم خبرگیری سے بہت نقصان ہوا بیکانیر مین ہی مہاراجہ صاحب نے محل جدید تعمیر کرایا اور سابقہ محلون کی مرمت کرائی بڑی بڑی کہتیان غلہ بہرنے کیواسطے بنوائی ہین اور شہر کی فصیل بہت مستحکم ہوگئی تہی اوسکی مرمت کا بندوبست کیا ۱۸۷۵ء تعمیرات مفصلہ ذیل کا کام جاری رہا:

نمبر	نام کام	لاگت تخمیناً	خرچ ۱۸۷۵ء
۱	محل جدید	[illegible]	[illegible]
۲	مرمت محل قدیم	[illegible]	[illegible]
۳	کہتیان	[illegible]	[illegible]
۴	مرمت فصیل شہر	[illegible]	[illegible]
۵	چاہ جدید شیوباڑی	[illegible]	[illegible]

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نمبر	نام کام	لاگت تخمیناً	خرچ سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء
۶	مرمت محل گجنیر	لعہ ۔	مہ ۔ اعا ۔
۷	سڑک بیکانیر سے شیوباڑی کو	الـ ۔ صمار	الـ ۔ عہ
۸	چھتری مہاراجہ سردار سنگھ صاحب مرحوم	عہ ۔	معہ ۔ سا ۔
۹	تالاب سور ساگر	للعہ ۔	۰
	میزان	یک لکھہ مہ ۔ سماصہ	۔ ۔ اعا ۔

ڈاکخانجات انگریزی

سنہ ۷۴ و ۱۸۷۵ء مین علاقہ راج بیکانیر مین تین ڈاکخانجات مفصلہ ذیل تھے۔

۱ سجان گڈہ بیکانیر سے ۹۰ میل مشرق مین ؛

۲ رتن گڈہ ۔ ۹۰ میل بیکانیر سے جنوب مشرق مین ؛

۳ چورو بیکانیر سے ۱۲۰ میل جنوب مشرق مین ؛

سڑکون پر ڈاک کی حفاظت کیواسطے راج کی جمعیت مقرر ہے ایک دفعہ رتن گڈہ کے پوسٹماسٹر نے شکایت کی سواران محافظ ڈاک نوکری مین غفلت کرتے ہین اسپر راج کو تاکید ہو کے انتظام حفاظت کرایا گیا اور صاف ہدایت ہوئی کہ علاقہ راج مین حفاظت ڈاک کی ذمہ وری ریاست کی ہے بصورت وقوع

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقصان کے اوسکا مواخذہ ریاست سے ہوگا ؛

پیمایش ٹوپوگرافیکل سروی

فروری و مارچ ۱۸۷۶ء مین مسٹر اے ایس پی آکنسن صاحب متعلقہ پیمایش ٹوپوگرافیکل بیکانیر سے جنوب مین پیمایش کیواسطے مثلثات قطع کرنے مین مصروف رہے اور اونکے پاس اہلکار راج مع سواران و پولیس متعین رہا ؛

موسم سرما ۱۸۷۶ء و ۱۸۷۷ء مین لفٹنٹ ای پی لیچ صاحب رویل انجنیر اور مسٹر ٹوڈ صاحب اور ٹاپسل صاحب اور ہرلال سنگھ اور اتنا سنگھ قریب وجوار سجان گڈہ کی پیمایش مین مصروف رہے اور راج کے اہلکار مع سوار و پولیس اونکے پاس متعین رہے ؛

تنازعات سرحدی

مارچ ۱۸۷۴ء مین حسب الحکم کرنل پیلی صاحب ایجنٹ گورنر جنرل کپتان برٹن صاحب اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل متعینہ سجان گڈہ نے سرحد متنازعہ راج بیکانیر وجے پور پر جاکے مقدمات ذیل کا فیصلہ کرایا اور سرحد منفصلہ پر مینارہ جات تعمیر کرائے ؛

موضع ٹمکوری علاقہ جے پور و موضع راؤ علاقہ بیکانیر

موضع ٹمکوری ایضاً و موضع بدیال ایضاً

موضع کھوری ایضاً و موضع مانگاوا ایضاً

ان مقدمات کے فیصلہ سے دونون ریاستون مین بہت خوشی ہوئی ہے
کہ اونکے سبب سے بہت تکلیف و خونریزی ہوئی تہی جس سرزمین پر ٹمکوری
وراو واقع ہین وہ پانی و درخت اور کسی قسم کی روئیدگی نہونے اور ریتہ
بکثرت ہونے سے نہایت خراب ہے بیکانیر سے ٹمکوری تک ۱۶۰ میل کے فاصلہ
مین کہین زراعت نہین ہوتی ہے اور پتہ و سبز گہاس نظر نہین آتی ہین ؛
اکتوبر ۱۸۷۳ء مین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر حصار اور حاکم راجگڈہ نے سرحد پر
متفق ہوکے موضع بوراک علاقہ حصار اور موکانہ علاقہ بیکانیر کا نزاع چاریہکی
اراضی فیصل کیا ؛

۱۸۷۴ء و ۱۸۷۵ء مین صاحب موصوف نے مقدمات ذیل فیصل کرائے ۔

موضع کاجی علاقہ جیپور و موضع نوندہ علاقہ بیکانیر
دہدہور علاقہ جیپور و تہانو علاقہ بیکانیر
تیگیاواس علاقہ جیپور و ساکہن علاقہ بیکانیر
ملسیسر علاقہ جیپور و کونجلہ علاقہ بیکانیر

جون ۱۸۷۴ء مین بیکانیر کے وکیل نے اطلاع دی کہ سرحد بیکانیر و سرپر مینار
شکست ہوگئی ہین چنانچہ اوسیوقت صاحب ڈپٹی کمشنر کو اطلاع دیکے مینارین
درست کرائی گئین ؛

C.C.O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosh

نقشہ راج سروہی متعلقہ باب نہم وقایع راجپوتانہ

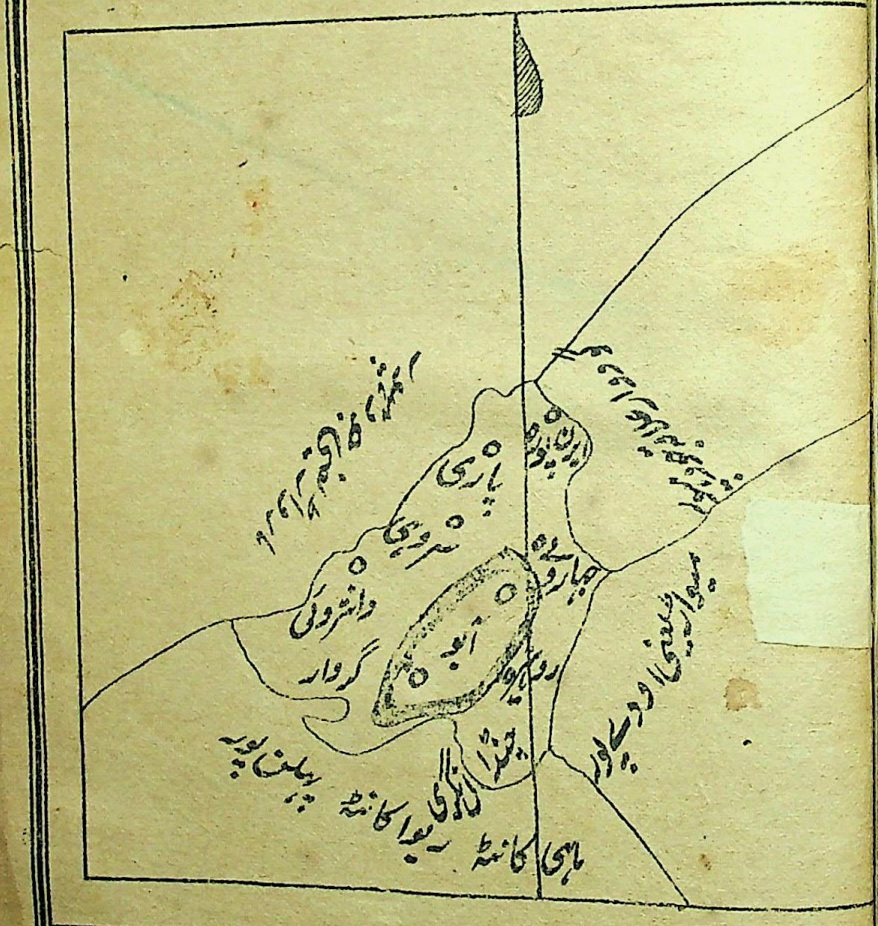

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نوان باب

سروہی

ریاست سروہی کے شمال و مغرب مین راج جودہ پور شمال و مشرق مین ملک گودوار علاقہ جودہ پور مشرق مین اودے پور جنوب مین پہلن پور و ماہی کانٹہ و ریاست بڑودہ ہین خطوط عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۲۳ دقیقہ اور ۲۵ درجہ ۱۶ دقیقہ اور طول بلد مشرقی ۷۲ درجہ ۱۰ دقیقہ ۷۳ درجہ ۱۲ دقیقہ کے اوسکا ۳۰۲۴ مربع میل کا رقبہ ہے اور قریب پچپن ہزار باشندون کی آبادی ہے۔ ملک کے مشرقی و شمال مشرقی حصص پہاڑی ہین کہ وہ اراولی کا شمال مغربی دامن اونمین داخل ہے اور مارواڑ کیطرف شمال مغربی سمت مین بہت ندیان لونی کیطرف روان ہوکے خلیج کچھ مین گرتی ہین جنوب و جنوب مشرق مین بہت بلند پہاڑ ہین کہ وہ آبو مع اپنی شاخون کے اونمین داخل ہے

چندراوتی

چندراوتی شہر کے عظیم الشان کھنڈرات و مکانات واقع کوہ آبو سے ظاہر ہے کہ یہہ ریاست جو حال مین بہت تنزل پر ہے کسی زمانہ مین بہت مالامال اور تربیت یافتہ لوگون سے آباد تھی مگر اب بھی راستہ درمیان گجرات و شہر پالی تجارتگاہ علاقہ جودہ پور کی آمد رفت روز بروز زیادہ ہونے سے ملک کی رونق زیادہ ہوتی ہے اور انتظام انگریزی سے ریاست نے بہت ترقی پائی ہے ٭

شمال مشرق سے جنوب مغرب کی سمت مین چھوٹی چھوٹی پہاڑیان پھیلی ہوئی ہین

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کہ ریاست کو دو مساوی حصون مین تقسیم کرتے ہین مغربی نصف اگرچہ جابجا
سے بلند ہے مگر دوسرے کے مقابلہ مین ہموار وکشادہ اور اسوجہہ سے زیادہ
آبادان اور مزروعہ ہے اس کل سرحد پر پہاڑیون کے متفرق سلسلہ جات
زیادہ تر علاقہ مارواڑ مین ہین اگرچہ اکثر مقامات پر سرحد پانی ڈہال ہے
مشرقی نصف کی سرحد پر کوہ ارابلی ہے اور سروہی کو میواڑ کی بلند وہموار
زمین سے علیحدہ کرتا ہے یہہ سلسلہ جنوب کی سمت مین پہیلکر علاقہ ماہی کانٹہ
پر ختم ہوتا ہے اور دامن کوہ آبو سے پندرہ میل تک ایک پہاڑی ضلع
۲۴ میل طول مین اور ۳۰ میل عرض مین بنام بہاکر مشہور ہے ؛
باوصف پہاڑی سرزمین کے سروہی کی زمین سیراب ہے پانی ہر مقام پر سطح
زمین کے قریب ہے مگر بوجہہ قلت آبادی زیادہ تر زمین غیر مزروعہ جہاڑی
ہے آبو سے جنوب اور مشرق مین اور سروہی سے شمال و مشرق مین ایسے
خطہ جات ہین کہ اونمین ایک بہی آدمی نہین رہتا ہے اور صاحب سپرنٹنڈنٹ
کے اندازہ مین کل رقبہ ریاست کے چالیسوین حصہ سے زیادہ مزروعہ نہین
ہے - یہہ ملک تالابون کی تعمیر کے لایق ہے کہ اونکے ذریعہ سے زمین نشیب کی
آبپاشی اچہی طرح ہوسکے اور بصرف قلیل بند تعمیر ہونے سے پانی رایگان بنجاوے
اور زراعت پیشہ رعایا کی آبادی زیادہ ہوجاوے اور کل سرزمین جو ویران
وبنجر پڑی ہے مزروعہ ہوجاوے ؛
مالکان اراضی راجپوت ٹہاکر ہین کہ بمقتضاء عادات وطریقہ اپنی جاگیر ورعایا
کے فواید کے سواے اور کچہہ خیال مین نہین لاتے اونمین بعض اوصاف اچہے

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

مگر جذبون کے مغلوب ناتربیت یافتہ وغیر محکوم اور کل دیگر اقوام سے فایق
ہین اکثر خاندانون مین باہم مدت سے نزاع چلا جاتا ہی کہ بارہا فساد کرکے
دیہات کو تباہ و برباد کر دیتے ہین اکثر یہہ نزاع زمین کے بابت ہوتے ہین
اور بعض دیرپا نزاع سرحدی پر ہر سال کشت و خون ہوتا ہے بعض ٹہاکر
اپنے علاقہ کے رہنے والے سارق و غارتگرون سے مال ناجایز مین حصہ لیتے
ہین راج سے کسی طرح کی دست اندازی کیجاوے یا کسی ٹہاکر کو کچہہ شکایت
ہو تو وہ باروٹہیہ ہو جاتا ہے اور خالصہ کے ملک یا اپنے دشمن کی جاگیر
مین بربادی کرکے حصول مدعا چاہتا ہے جب راضی نامہ کی صورت پیدا
ہوتی ہے باروٹہیہ کسی چارن سے بچن یعنی قول لیکے اپنی جاگیر مین بیٹہہ جاتا
ہے چونکہ مجمع کثیر برادران باروٹہیون کا ہمدرد ہوتا ہے چہوٹا سا ٹہاکر
راج مین خوف پیدا کر سکتا ہے اس سبب سے بہ اتفاق ضعف حکومت کے
راج کو اپنے سردارون کی سزادہی کا اختیار نہین ہے لوہانہ واقع مارواڑ
اور بہاکر واقع سروہی سرکش سردارون کیواسطے بڑی جاے امن ہین
ان لوگون مین صرف قوی حکومت اور تربیت سے البتہ اصلاح و انقلاب
ہو سکتے ہین ؛

लोहाना

اس ریاست کے باشندون کا جزو اعظم وحشی و جنگلی نسلین ہین اصل باشندگان
ملک بہیل ہین اور دو قسمون مین منقسم ہین اول جو دیگر اقوام کے ساتہہ
دیہات مین رہتے ہین دوم جو صرف اپنی قوم کے نگلون مین رہتے ہین
اور اپنے سرگروہون کے تحت حکومت مین ہین اول قسم کی ریاست کے

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ہر حصہ مین ہین اور دوسری قسم کی فقط سرحد مشرقی ملحق اضلاع کوہی میواڑ
پر ہین اون سے بعد تین قومین اور پیدا ہوکے بعض حصون مین جنکو اب
خاص اونکی جاے سکونت کہہ سکتے ہین مسکن گزین ہوئے ہین شمال مین مینہ
مشرق مین گراسیہ جنوب مین کولی کہ اس سبب سے بہیل صرف مغرب مین
ہین بہیل و مینہ دو بڑی غارتگر قومین ہین بہیلون نے بعض مقامات پر
پیشہ زراعت اختیار کرلیا ہے اور مینون نے پانسو اسی برس پیشتر گودوار
مین آکے قیام کیا تہا کسی چوہان کی فوج مین جو اوس زمانہ مین تدبیرات
فتح کا معاون ہوکے دہلی سے آیا تہا نوکر تہے - جاہل و ناشایستہ اور دیگر
اقوام کے نزدیک نیچ متصور ہوکے دونون اقوام کے آدمی روز پیدایش
سے غارتگری کے عادی ہوتے ہین ریاست کی سرزمین ناقص ہونے کے
سبب سے حصول مدعا کیواسطے پہاڑ و جنگل مین کوسون چلے جاتے ہین اور
بدی پر ایسے آمادہ ہین کہ کسی شخص کو محتاج سمجہہ کے نہ بخشین اور کسی چیز کو ناکارآمد
نہ سمجہین اور کسی مفسد ٹہاکر کے ساتہہ ہوجاوین تو انتقام و ضرر رسانی مین
اوسکو انتہا درجہ کی مدد دین ؛

گراسیہ میواڑ و ایڈر سے نقل وطن کرکے سروہی کی ملحق السرحد ملک مین آئے
ہین اونکی جہونپڑیان زیادہ تر پہاڑ کی گہاٹیون مین متفرق ہین اور اسیطرح
متفرق زراعت کرتے ہین ؛

بہاکر جسکو اوسکے دو دیہات کے نام سے گہر کہیجرہ بہی کہتے ہین کوہ ارابلی کا
ایک جزو ہے اور اس مقام پر بہت عریض ہے اوسمین ۲۵۰۰ فیٹ بلند

घरंवजडा

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور پہٹے ہوئے پہاڑون کا متواتر سلسلہ ہے اور راستہ صرف گہاٹون سی
گذرا ہے سب سے بڑا گہاٹہ موضع دیلدر کا امبا بہوانی کو ہے اسکو بہاکر
کا پہاٹک کہتے ہین ۲۲ میل کے طول مین سرحد سروہی و ماہی کانٹہ پر واقع
ہے اس کل پہاڑ پر گراسیون کے چہونپڑے ہین اور سرحد پر چند دیہہ
بہیلون کے ہین ؛

۱۸۶۷ء تک اس ملک کے باشندون کا حال بہت کم معلوم تہا غیر لوگون
کو نہین آنے دیتے ہین بلکہ چند مرتبہ فوج کا راستہ بند کر دیا ہے اونکی
طاقت و سرکشی کی عجیب روایت ہے کہ پہاڑ پر چند جا پر ڈہول بجا کے صدہا
آدمی بکمال چستی جمع ہو جاتے ہین اہلکار ریاست کی ہمت نہین کہ اندر جاوے
کچہہ خراج نہین دیتے صرف براے نام راج کے ماتحت ہین بارو ٹہیہ اس
مقام کو اپنی جاے پناہ سمجہتے ہین بہاکر کے مفسد باشندون اور دربار
کے درمیان گفتگو و پیام چارنون کی معرفت ہوتا ہے اور چارنون کا اونکی
اس مغایرت و نااتفاقی مین فایدہ ہے اسواسطے ہمیشہ یہی حال رکہا چاہتے
ہین دربار اپنی ہندوستانی کاہلی سے ان سرکشون کو نہین چہیڑتا اور
اس علم سے بہی کہ اونکے دشوار گذار مامنون سے زمانہ سلف مین پہلی رئیسون
کو پناہ ملی تہی اور آیندہ کو بہی اوسیطرح کارآمد ہون اونکو سزا دینا نہین
چاہتا اونکی حملہ آوری اور زیادتی مساوات سمجہی جاتی ہے کوئی سال ایسا
نہین گذرتا ہے جسمین فساد نہوا ہو جب ماہی کانٹہ کا نقصان ہوا راج کو
اوسکا معاوضہ دینا پڑا ؛

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بہاکر مین صرف کرنل ڈونلنگ صاحب پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ سنہ ۱۸۴۱ء مین ویلدر سے امباہوانی تک گئے تہے اول نہ جانے دیا مگر جب کفالت لے لی کہ کسی بد ارادہ سے نہین جاتے ہین اور صرف راستہ راستہ جاوین آوینگی تب جانے دیا کچھہ عرصہ بعد کرنل انڈرسن صاحب گراسیون کی فہمایش کے واسطے ویلڈر تک گئے تہے مگر کچھہ نتیجہ نہ نکلا کیونکہ گراسیون کیطرف سے جو لوگ اون کے پاس آئے تہے بلا اطلاع واجازت چلے گئے ۔ سنہ ۱۸۶۴ء مین تجویز ہوئی تہی کہ ویلڈر سے امباہوانی تک سڑک تعمیر کراکے راستہ جاری کردیا جاوے مگر بوجہہ مقابلہ آرائی باشندگان ملک اور کثرت بیماری کے نہوسکی کام شروع ہوتے ہی بند ہوگیا ٭

بلند زمین سے گراسیہ لوگ مغرب مین پہیل گئے ہین اور چندراوتی نامی قدیم شہر کے کہنڈرات ہین کہ کسی زمانہ مین مغربی ملک کی بڑی منڈی تہا اونکے جھونپڑے واقع ہین ایک مقام پر صرف دو تین سال رہتے ہین اور جہاڑی اور مرض انگیز جنگل کو صاف کرکے زمین کو کارآمد کرتے ہین اسطرح دے موجد ترقی ہین کہ آیندہ کو کسی شایستہ تر قوم کیواسطے سامان مہیا کرتے ہین ٭

جو گراسیہ بہاکر سے باہر رہتے ہین کسیقدر اطاعت پذیر ہین اور اراضی متصل کی بابت قلیل محصول دیتے ہین ٭

کولی بمرور عرصہ ایک سو تیس سال گجرات سے آکے سروہی مین پہیل گئے ہین اوس علاقہ مین سارق مشہور ہین مگر یہان زراعت کا پیشہ کرتے ہین

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

اور دیگر تین اقوام کی نسبت ارتکاب جرایم کم کرتے ہین سروہی کی نصف سے
زیادہ سرحد مارواڑ سے ملی ہوئی ہے وہان کے غارتگرون کے تاخت وتاراج
سے نہ فقط اضلاع ملحقہ مین بلکہ کل راج مین بڑی مصیبت رہتی ہے سروہی
کے نقص سرزمین اور ضعف حکومت کے سبب سے مارواڑ کے سرکش لوگ پشتون
سے غارتگری کرتے رہے ہین راؤ صاحب سروہی نے خریطہ ۹ - مارچ ۱۸۶۷ء
مین نواب گورنر جنرل صاحب کو بشکایت سکنار مارواڑ اپنے ملک کی نسبت
لکہا ہے کہ یہہ اونکی قزاقی کا میدان ہے سرحد مارواڑ کے بدترین مقام
یہہ ہین -

नानाभेरा
दुदेअली
जादपा
चेकला
लोहाना
बडगांव

شمال مشرق مین نانا بہیرہ - شمال مین دودہ علی اور جنوب مغربی گوشہ مین
جاویہ - چیکلہ - لوہانہ - بڑگانو - مشہور بدمعاش سردارون کے گانو ہین
یہہ لوگ جودہ پور سے بہت دور ہونے کے سبب سے راج کی حکومت کو
مطلق خیال مین نہین لاتے ہین اونکے بہیل و دیگر ہمراہیون سے سروہی
و پہلن پور مین بڑا خوف رہتا ہے کوئی اونکی غارتگری سے محفوظ نہین
ہے کوئی سراغ لیکے جاتا ہے تو اوسکو سرحد کے اندر نہین جانے دیتے ہین
اور اب راجپوتانہ مین محل انتہائی سراغ سے مدعیون کی حقرسی کرانا موقوف
ہوگیا ہے اکثر صورتون مین دادرسی غیر ممکن ہے یہہ بات نہین ہے کہ
سکنار علاقہ سروہی مارواڑ مین واردات نکرتے ہون مگر بمقابلہ مارواڑ
کے ٹہاکرون کے سروہی کے ٹہاکر کمزور اور چہوٹے ہین اور جس حالت
مین سروہی کے رئیس اور سردارون کی خواہش بجانب ترقی ہے مارواڑ

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

کی ابتری و بدنظمی ارتکاب جرم و سرکشی کے واسطے ترغیب دیتی ہے ظلم و
تشدد سے جو لوگ ارادتاً نہین چاہتے وے بہی ارتکاب جرایم کرتے ہین اور
عدم سزایابی سے مجرمون کو ہمت اور حوصلہ زیادہ ہوتا ہے ۔
۱۸۶۶ء کے موسم سرما مین صاحب ایجنٹ مارواڑ راج کی فوج لیکے اس سرحد
پر آئے راؤ صاحب اوس زمانہ مین علاقہ گراسیہ مین تہے اونکی کارروائی
کا ہر روزہ حال معلوم ہوتا تہا امید کامل تہی کہ جن باغیون کو مدت العمر سے
سزا ہوئی ہے اس مرتبہ سزا پاوینگے مگر انجام مین دریافت ہوا کہ جرمانہ سنگین
ہوا ہے اسپر سروہی کے سب چہوٹے بڑون نے کہا کہ یہہ مصیبت بہی سروہی
پر نازل ہوئی ہے کہ اسی ملک کو لوٹ کے جرمانہ ادا کرینگے مگر واقع مین اس
سے بہی کسیقدر فایدہ ہوا ہے کہ سرداران سرحدی کو عدم سزایابی کا وہ اطمینان
نہین رہا ہے اور سمجہنے لگے ہین کہ خواہ جرمانہ کی ہو یا قید کی ارتکاب جرایم
پر سزا ضرور ہوتی ہے ۔

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نقشہ پرگنات راج سروہی مرتبہ سنہ ۶۹ و ۱۸۷۰ء

نام پرگنہ	دیہات خالصہ	دیہات جاگیرداران	دیہات متعلقہ زنانہ	دیہات مندر	بہاٹ و چارن و برہمنان	میزان	جمع سالانہ حصہ سرکار	فوج متعینہ سوار	فوج متعینہ پیادہ	فوج متعینہ کل	ہندی نام
کہونی	۱۰	۳۲	۱	۱	۱	۴۵	[illegible] ۱۴ر	۶	۳۴	۴۰	खूनी
بیتروت	۹	۲۸	۵	۵	۷	۵۴	[illegible] ۱۵ر	۹	۳۱	۴۰	वीतरोत
آبو	۱۱	۰	۰	۵	۰	۱۶	[illegible] ۳ر	۰	۱۸	۱۸	आबू
جہورہ کہارل	۳	۱۸	۱	۱	۴	۲۷	[illegible] ۱۰ر	۱	۱۵	۱۶	झूरखारल

نام پرگنہ	دیہات خالصہ	دیہات جاگیرداران	دیہات متعلقہ زنانہ	دیہات مندر	بہاٹ و چارن و برہمنان	میزان	جمع سالانہ حصہ سرکار	فوج متعینہ سوار	فوج متعینہ پیادہ	فوج متعینہ کل	ہندی نام
مگرہ	۱	۲۵	۲	۱	۵	۳۴	[illegible]	۳	۱۵	۱۸	मगरा
بارت چوڑہ	۶	۴۱	۱	۰	۸	۵۶	[illegible]	۲۹	۱۴۷	۱۷۶	बारत चोडा
ریوائل	۱۵	۱۵	۲	۳	۵	۴۰	[illegible]	۴	۱۴	۱۸	रेवायल
بہاکر	۲۷	۰	۰	۰	۰	۲۷	[illegible]	۵	۳۹	۴۴	भाकर
ساتہہ	۰	۴۲	۰	۷	۱۱	۶۰	[illegible]	۱۱	۷۱	۸۲	साथ
میزان	۸۲	۲۰۱	۱۲	۲۳	۴۱	۳۵۹	[illegible]	۶۸	۳۸۴	۴۵۲	

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

بھاگر اس پرگنہ کے دیہات یعنی نگلون کی فہرست ذیل مین لکھی جاتی ہی
ان نگلون مین گھر متفرق کھیتون مین ہوتے ہین اسطرح ایک نگلہ دور تک
بستا ہے سرحد پر صرف بھیلون کے نگلہ جات ہین اونمین صرف وہی گراسیہ
رہتے ہین جنھون نے بھیل عورتین کرلی ہین اور اونکے شامل ہوگئے ہین
اگرچہ ناواقف کو ان دونون مین کچھہ تمیز نہین ہوتا مگر واقع مین بہت
فرق ہے گراسیہ بھیلون کو نیچ سمجھتے ہین گراسیون کے دیہات مین چند گھر
بھیلون کے ہوتے ہین اور لکڑی کاٹنے اور پانی بھرنے کی خدمتین کرتے
ہین ؛

نام دیہہ	قوم باشندگان	تعداد گھر	ہندی نام
جیدرہ	بھیل	۲۳	जैदरा
کیاری	"	۲۴	कियरी
نیچے کا گڈہ	گراسیہ	۴۳	नीचेकागढ
اوپر کا گڈہ ...	"	۵۲	ऊपरकागढ
گورسا	"	۱۶	गोरसा
رارہ	"	۱۳	राग
دیری	"	۲۷	देरी
سورپگلہ	"	۱۹	सूरपगला
کیپرا	"	۲۱	किपरा
تیلیتی	"	۲۸	तेलैती

CC-0. Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

نام دیہہ	قوم باشندگان	تعداد گھر	ہندی نام
مین	گراسیہ	۳۶	मैन
بُوجہ	〃	۱۳	बूजा
اوپر کا بور	〃	۱۵	ऊपर का बोर
نیچے کا بور	〃	۳۱	नीचे का बोर
جمبوری	〃	۴۹	जम्बूरी
بومریو	〃	۱۵	बोमरयो
رانورہ	〃	۱۷	रानोरा
اوپر کا کھیڑہ ..	〃	۵۲	खेज्डा
نیچے کا کھیڑہ ..	〃	۲۲	
پابہ	〃	۲۷	पावा
بوری کا بوج ...	〃	۱۶	बोरी का बुज
دواتیرہ	〃	۳۶	द्वायतरा
ٹانکیہ	〃	۲۴	टांकया

کوہ آبو کوہ ارادلی سے مسلسل مگر اوسکی کل شاخون سے نہایت برتر کوہ آبو ہے اوسکے اوپر کا سطح بہت ناہمواری اور اکثر مقامات بلند چوٹیون مین ختم ہوا ہے اوسکے دامن کا محیط اڑتالیس میل متصور ہے برترین مقام جسکو گورو شکہر کہتے ہین سطح سمندر سے ۵۷۰۰ فینٹ بلند ہے کوہ آبو قدیم سے پرستش گاہ ہے خصوص دلواڑہ مین کہ وسط پہاڑ پر گورو شکہر سے

CC-0. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پانچ میل جنوب مغرب مین ہے جینیون کا عظیم الشان مندر واقع ہے ایک
مندر مین چار پرستش گاہ بشکل صلیب آپسمین متقاطع ہین اونمین سب سے
بڑی مغرب کیطرف رکہب دیو کا مندر کہلاتی ہے بقول کرنل ٹوڈ صاحب
یہہ مکان ہندوستان کے کل مندرون سے بڑا ہے اور آگرہ کے تاجگنج
کے سواے کوئی عمارت اوسکے برابر نہین ہو سکتی کہتے ہین کہ اس مقام پر
پیشتر شیو اور بشنو کے مندر تہے اس مندر کے بنانے والے نے کل زمین
کو روپیہ بچہا کر اور اوس روپیہ کو بطور قیمت زمین حاکم سروہی کو دیکر
زمین خریدی بیرونی عمارت کے بڑے کمرے مین ایک مٹھہ کی مختلف دہاتون
کے مرکب جینیون کے دیوتا کی مورت ہے اور مندر کے محاذی بیمل ساہ
جینی ساہوکار ساکن انہلواڑہ اس مندر کے بنانے والے کی پرتمان ہے
مندر چودہ برس کے عرصہ مین تیار ہوا تہا اور علاوہ چہپن لاکہہ روپیہ
خرچ صفائی زمین صرف تعمیر مکان مین اٹہارہ کرور روپیہ خرچ ہوا تہا
سرا نیمناتہہ کا مندر اوسکے کتبہ سے سنہ ۱۲۳۶ کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے اور
باقیماندہ دو مندر صرف چار سو برس کے بنے ہوئے اور اون سے کمتر درجہ
ہین مگر اب سب خراب ہوتے جاتے ہین بڑا تعجب یہہ ہے کہ سفید سنگ مرمر
ان مندرون مین لگا ہے دور و دراز مقامات سے آیا ہوگا کیونکہ اس
زمین کہین سنگ مرمر کی کان نہین ہے مندرون کے پاس چہوٹا سا
نکی تالاب ہے کوہ آبو کی آب و ہوا بہت خنک و خوش گوار ہے صاحب
گورنر جنرل راجپوتانہ موسم گرما و برسات مین یہان رہتے ہین اور صاحب

रखबदेव

Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

پولیٹیکل ایجنٹ مارواڑ ہی زیادہ تر یہان ہی رہتے ہین اور جہاد ولی ڈویژن
کی فوج کے گورہ سپاہی وافسر حفظ تندرستی کیواسطے یہان آتے ہین یہاڑ
پر سرد رختی بہت ہے اکثر میوہ جات اور پھولون کے درخت خود رو پیدا
ہوتے ہین کوہ آبو عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۳۵ دقیقہ طول بلد مشرقی ۷۲
درجہ ۴۹ دقیقہ پر واقع ہے ؛

سروہی دارالریاست راجستہ نصیرآباد و ڈیسہ پر نصیرآباد سے ۱۸۳
میل جنوب و مغرب مین اور ڈیسہ سے ۶۷ میل شمال و مشرق مین واقع ہے
یہہ سنہ ۱۴۲۴ مین آباد ہوکے شیوپوری نام رکہا گیا تہا اور اصل شہر سروہی
جسکے کھنڈرات تہوڑی دور پر ہین اس سے قدیم تر ہے جب سے ظل حفاظت
سرکار انگریزی مین آیا ہے سروہی کی دولت و تجارت مین بہت ترقی ہوئی
ہے سابق مین ویران و مفلس تہا مکانات زیادہ تر خوشنما اور پختہ اینٹون
کے تعمیر کے ہین راؤ صاحب کے محل مین کہ کسیقدر بلندی پر ہے کوئی خوبی
نہین ہے سروہی مین تلوار بہت عمدہ تیار ہوتی ہے ؛
علی محمد خان نے بہی تصدیق کیا ہے کہ سروہی کی تلوار سب جگہہ مشہور ہے
اور یہان کی سی نرسل بہی کہین نہین ہوتی ہین کہ تیر بنانے کیواسطے
تک جاتی ہین شہر سروہی عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۵۹ دقیقہ طول بلد
مشرقی ۷۲ درجہ ۵۶ دقیقہ پر واقع ہے ؛

دانتروئی سروہی سے بائیس میل جنوب مغرب مین اور
سے ۸۷ میل مغرب مین عرض بلد شمالی ۲۴ درجہ ۴۹ دقیقہ طول بلد

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha

ed in Database

Signature with Date

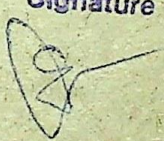

CC-O. Gurukul Kangri Collection, Haridwar. Digitized By Siddhanta eGangotri Gyaan Kosha